ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovered while returning it.

DUE DATE

Cl. No. 294.59
T68 E3 Acc. No. 89079

Late Fine Ordinary Books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night Book Re. 1/- per day.

جنم ساکھی گرو نانک شاہ

جسمین

سرشٹ مہاتما بابا نانک شاہ کے چرتر پوتر آد سے انت تک برنن ہین

اور

سب الایاے منشی پراگ نرائن صاحب مالک نول کشور پریس منشی جگت پرشاد صاحب ساطع کالیسهر یوا

نے گرمکھی زبان سے اُردو عام فہم زبان مین ترجمہ کیا

باراول بصحت و نظر ثانی مصنف

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی
ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ع

حقوق ترجمہ و تالیف بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہین —

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے تین صفحے جو سادے ہین انمین بعض کتب متعلقۂ مذہب اہل ہنود بخط فارسی زبان بھاکھا اردو وغیرہ درج کرتے ہین سکہ جبر یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت		نام کتاب	قیمت		نام کتاب
کتب بخط فارسی زبان بھاکھا اردو			ترجمۂ اردو منظوم دسم اسکندھ سریمد بھاگوت مصنفۂ منشی سروار سنگھ صاحب بہار گو۔ گیا شی کاغذ سفید	۱۰ر		رامائن بھاکھا تلسی کرت بخط ناگری باتصویر کاغذ سفید۔
دیوی بھاگوت کا پورا ترجمہ بارھوان اسکندھ مسمی بہ بھگوتی الھاس مترجمہ پنڈت پیارے لال مرحوم۔	۴ر		پریم ساگر نثر۔ باتصویر ترجمۂ دسم اسکندھ سریمد بھاگوت مترجمۂ [illegible]	۸ر		بھگت بھوبھنجن معروف بہ جنیہ شنکرنا مصنفۂ بختاور سنگھ کاغذ سفید۔
گنیش پوران۔ منظوم از منشی شنکر دیال فرحت۔	۲ پائی		پریم ساگر منظوم۔ از منشی شنکر دیال فرحت۔	۴ر		گوپال سہسرنام۔ اردو و ناگری شمولہ ترمیم شدہ۔
شیو پوران۔ منظوم اردو از منشی شنکر دیال فرحت۔	ار۶آ		گلدستۂ حقیقت نظم۔ ترجمۂ سریمد بھاگوت ہ تمام کتاب ایک قافیہ پر نادر الوجود ہی از سیتل سنگھ لکھنوی۔	۳ر		سری رام مہاتم۔ اردو و ناگری مجموعۂ نادر مسمی بہ چودہ رتن اردو ناگری مشمولہ۔
ترجمۂ شیو پوران۔ نثر بزبان مترجمہ شیو سنگھ انسپکٹر پولیس۔	عہ ب		بھاگوت منظوم مسمی بہ رس منڈل از منشی جگناتھ خوشتر۔	۴ر۶آ		تلسی کرت رامائن بہار باتصویر منظوم مولفۂ بابو بانکے بہاری لال متخلص بہ بہار۔
ترجمۂ سریمد بھاگوت باتصویر مترجمۂ منشی رگھبر دیال یہ ترجمہ لفظ بہ لفظ سکھ ساگر بارھوان اسکندھ مولفۂ راے مکھن لال کاشی نواسی بیکنتھ باشی سے بزبان بھاکھا خط فارسی بعینہ ہوا ہی جسکی خوبی معائنہ پر موقوف ہی کاغذ حنائی۔	۸ر		کتھا چتر گویت۔ از منشی جگناتھ خوشتر	۲ پائی		سدامان چرتر منظوم از منشی ہرنرائن اکبرآبادی۔
ایضاً۔ کاغذ سفید چکنا۔	عہ ر		رامائن بالمیکی۔ اردو بھاشا ساتون کانڈ مع فہرست مطالب ابواب مترجمۂ لالہ پرمیشری دیال مختار کاغذ سفید۔	سے ب		ایشوردیپکا۔ با ترجمۂ اردو و ناگری مترجمۂ سوامی گوبند آنند سرسوتی جدید الطبع۔
ترجمۂ جوگ بسشٹ۔ کامل در دو جلد بزبان بھاشا خط فارسی مترجمۂ لالہ سوامی دیال۔ کاغذ سفید۔	صہ ب		تلسی کرت رامائن۔ ساتون کانڈ مع ٹیکا سکھدیو لال حرف بحرف نقل ناگری بخط فارسی زبان بھاکھا عام فہم مرتبۂ منشی سوامی دیال کاغذ سفید و حنائی۔	ے ب		تلسی کرت رامائن فرحت۔ اردو منظوم۔ از منشی شنکر دیال لب لباب ساتون کانڈ رامائن تلسی کرت۔
منسہم دلاویزہ بخط فارسی سے یعنی						اودھت رامائن۔ منظوم مولفۂ منشی جگناتھ خوشتر

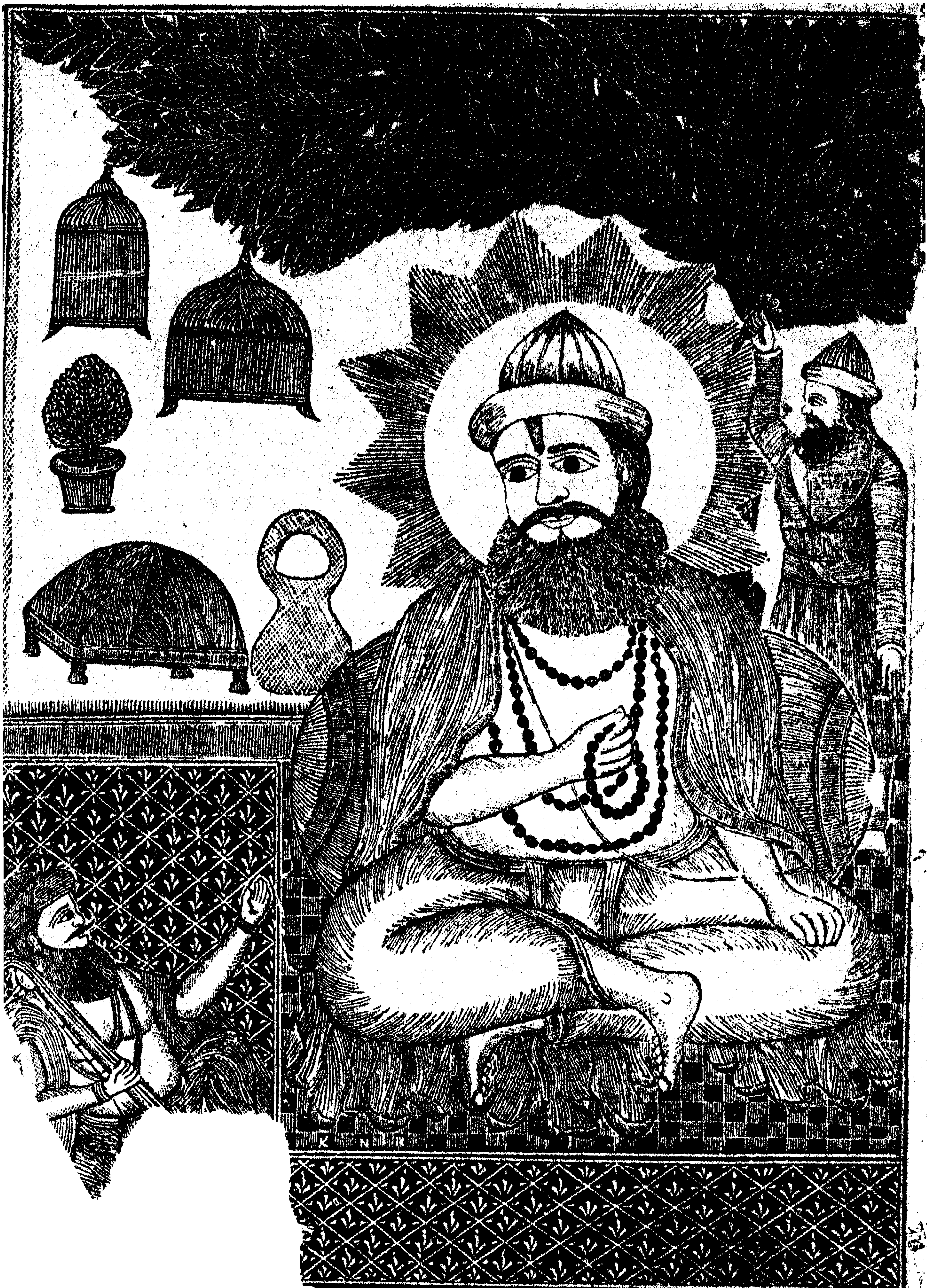

شبیه سری بابا گرو نانک ج

فہرست پوتھی جنم ساکھی گورو نانک جی صاحب نرنکاری.

فحہ	نمبر ساکھی	مضمون
		پوتھی (جنم ساکھی نانک جی صاحب) نام تاریخی سنہ ۴۲۴ ت نانک شاہی (تواریخ مہاراج نانک شاہ) فہرست ہذا نام تاریخی سنہ ۱۸۹۴ عیسوی
ت ۸		دیباچہ وحمد ومناجات وسبب تالیف پوتھی ہذا
ت ۸	+	بھائی بالے سندھو کا کہ جو ستگورو مہاراج نانک شاہ جیکے پادشاہ کے ہمراہ مدام از زمانہ طفولیت ونیز بوقت ملازمت بعہدہ نگرانی مودی خانہ بمقام سلطانپور ونیز سیاحی دُنیا و سفر عبدی دنیا کُل جہان بلکہ از زمین تا بہ آسمان کہ جہان سے سورج وچندرمان بھی ہزارون جوجن نیچے رکھتے رہتے تھے بعد محرومی حضور نانک اوتار پاک نور کے گورو انگدجی صاحب کی خدمت مین پہونچکر درشن کرنا اور گورو انگدجی صاحب کا بھائی بالے سندھو سے حال دریافت کرنا اور بھائی بالے سندھو کا بیان کرنا کہ میرا مکان (قصبہ راے بھوئے بھٹی تلونڈی) مین ہے کہ جسجگہ نانک اوتار ہوا تھا اور مین اُنھین ستگورو مہاراج کا رہا اور ہمیشہ اُنھین کی خدمت مین رہا بھی ہُون۔
ت ۸	+	گورو انگدجی صاحب کا بھائی بالے سندھو سے یہ دریافت کرنا کہ ہ نے نانک اوتار کس لیے رکھا تھا۔ اور ست گورو مہاراج کا جنم پتر کسطرح ہاتھ آسکتا ہے۔ بھائی بالے کا سوال اوّل سے لاعلمی بیان کرنا اور سوال دُوم کا جواب دینا کہ بھائی لالو رام جی چچا ست گورو مہاراج سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ یہ سُنکر گورو انگدجی صاحب کا بھائی بالے کے ہمراہ (لالہ پیرا) اپنے ملازم کو بھائی (لالو رام) کے پاس واسطے لینے جنم پتر ست گورو مہاراج کے روانہ فرمانا۔
ت ۸	+	بھائی بالے ولالہ پیرا کا لالو رام جی کے پاس بمقام تلونڈی پہونچنا اور گورو انگدجی صا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۔ نہایت ۸		جا سے نشین ست گورو مہراج کا اشتیاق جنم پتر گورو نانک جی صاحب کا بیان کرنا۔ ا صاحب کا بھائی کالو رام جی صاحب کے اسباب سے جنم پتر کا تلاش کرکے بعد پانچ اور اپنی طرف سے ایک ناریل اور پانچ پیسہ نذر دینا اور یہ بھی عرض کرنا کہ شاید کبھی نہ صاحب کی طرف سے کچھ قصور ہو تو اسکو معاف کیجئیگا۔
۹۔ نہایت ۱۸	۱ — ۵	بھائی بالے اور لالہ پیو کا جنم پتر لیکر حضور گورو انگد جی صاحب حاضر ہونا اور بھائی کی طرف سے نذر گذرانکر پیغام عرض کرنا۔ گورو انگد جی صاحب کا (مہما) نامی اپنے واسطے بلانے مسمی (پیرا) کھتری مترجم کے براے ترجمہ جنم پتر مذکورہ بالا از بلہ گورو لکھی بھیجنا اور مترجم مذکور کا آنا اور جنم پتر کا ترجمہ کرکے گورو انگد جی کو سنانا: سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی مین کاتک سُدی پورنماشی کو سوا پہر رات باقی رہے نانک اوتار کا پرگٹ ہونا۔ اور پہلے والدین کو حیرت بخش صورت کے درشن دیکر فہمائش کرنا کہ اب ہم بالک رکھتے ہین اور پھر ویسے ہی ہو جانا۔ صبح کے وقت کالو رام جی کا پنڈت ہردیال کل پروہت پر واسطے زایچہ کے خود جانا اور پنڈت جی صاحب کا آنا اور دائی کی زبانی یہ سنکر کہ وقت کے مثل جوان آدمی کے ہنستے ہوے آواز بر آمد ہوئی ہے اور بعد علم نجوم بعد صحت ساعت وغیرہ کرکے اعتقاد کرنا کہ نرنکار نے کلجگ مین پاپیون کے ادہار کرنے کے واسطے اوتار دھرا مشتاق ہونا اور کالو رام جی سے کہنا کہ ہمکو درشن کراو یہ اوتار نرنکار ہے۔ کالو رام جی کا اندیشہ کرکر اور مستورات کا لڑکے دینے سے انکار کرنا اور پنڈت ہردیال کا واسطے درشن کے اصرار کرنا بعد رام لانا اور پنڈت جی صاحب کا ڈنڈوت کرکے درشن کرنا اور یہ کہنا کہ اس لڑکے کے سر پر چھتر پھریگا اور اسکے نام رکھنے کا وعدہ کرکے اپنے گھر پلٹ آنا۔ بدھ ماتا کا برہمن کے روپ مین آکر درشن کرکے رد معہ کرنا بعد اسکے تمام دیوتون کو واسطے درشن کے ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا۔ اور درد بیمارون کا ستگورو مہاراج کے درشنون کی بدولت صحت پانا۔ پنڈت ہردیال کا بعد تیرہ۱۳ دن مہاراج کا (نانک نرنکاری) نام رکھنا کالو رام جی کا دریافت کرنا کہ اس نام سے ہندو مسلمان تفصیل نہین پائی جاتی یہ سنکر پنڈت ہردیال کا جواب دینا کہ پہلے اس سے زمانہ (ترتا) (رام چندر) اوتار اور زمانہ (دواپر) مین (کرشن چندر) اوتار جو ہوے ہین انکے ہندو ہی مانتے تھے اور اس زمانہ (کلجگ) مین یہ جو (نانک) اوتار ہوا ہے اسکو سب گورو مانینگے اور نرنکاری جانینگے کیونکہ یہ خود ہی نرنکار نرنکاری ہی جپینگے اور تمام سنسار کو نرنکار یار
،،	،،	ایک مہینہ کی عمر سے پانچ مہینہ کی عمر تک طفلانہ برتاو کرنا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱ لغایت ۴۱	۱ لغایت ۵	ساتوین مہینہ جوگ سادھن کے آسن لگا کر بیٹھنا- ست گورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے لوگون کے دلون سے تیرتھون اور مرگھٹون کے اعتقاد جاتے رہنا- ست گورو مہاراج کی بابت کلام آسمانی یعنے الہام ربّانی اس مضمون سے ہونا کہ جس جگہ گورو نانک جی صاحب کے قدم پڑینگے وہی مقام لوگون کی پرستش کا ہوجاویگا- اور ان کے مُنھ سے جو گنگا بہیگی انھین یہ طاقت ہوگی کہ پچھلے پاپ مٹا کر آگے کو پاپ ہونے نہ دیگی اور اُنکے مُنھ کی گنگا چارون کھونٹ اور نوکھنڈ مین بہیگی- آکاس بانی سُنکر لوگون کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر ستھا ٹیکنا- والدین کا بعد سال کے سالگرہ کرنا- ست گورو مہاراج کا اس عمر مین سدھ آسن بیٹھکر پران کے بیچ مین (سری واہ گورو کا جپ کرنا)- ڈیڑھ برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا (واہ گورو) واہ گورو) ہی بولنا- دو برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا دیوتون اور اوتارون کی مورتین بنا بنا کر کھیلنا- اور کاغذ کے اچھے اچھے رومال لپیٹ کر اُنکو بجاے پوتھیون کے پڑھنا- اور تین برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا (سپت اشلوکی) گیتا بزبان سنسکرت والدین کو سُنا کر اُسکا ترجمہ بزبان بھاشا فرمانا- گیتا مذکور ست گورو مہاراج کی زبان سے سُنکر والدین کا کہنا کہ ایسی شی کا تو یہان کوئی سننے والا دکھائی نہین دیتا ہی یہان تم کسکو سُناتے ہو- ست گورو مہاراج کا فرمانا کہ اسکے سننے والے ان آنکھون سے دکھائی نہین دیتے ہین اگر آنکھین بند کرو تو سننے والے بھی دکھائی دیوین- یہ سُنکر والدین کا آنکھین بند کرنا تینتیس کروڑ دیوتے اور نیز برہما بشن و مہیش کو دیکھنا- ست گورو مہاراج کے والدین کو راجہ اندر کا اندراسن پر پہونچانا- اور بارہ برس تک اُن لوگون کا اندرلوک مین رہنا- اور بعد بارہ برس کے ست گورو مہاراج کے والدین کا اندرلوک سے مرت لوک مین واپس آنا اور یہان آکر یہ کرشمہ دیکھنا کہ ست گورو مہاراج اُنھین اشلوکون کا ارتھ یعنی مطلب بیان کر رہے ہین- یہ عجیب وغریب تماشہ دیکھکر ست گورو مہاراج سے اُنکے والدین کا دریافت کرنا کہ بارہ برس گذر گئے اور ابھی تک تم نے اُن اشلوکون کا مطلب ختم نہین کیا- یہ سُنکر ست گورو مہاراج کا جواب دینا کہ نرنکار کی مایا کا انت نہین ہی اگر آپ لوگ اُسکا نام جپیے اور سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کیجیے تو کچھ حال معلوم ہو- چار برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا ہم سن وہم عمر کے لڑکون کو برہم گیان کا اُپدیش کرنا-
نایت ۲۱	۱ لغایت ۵	کالو رام جی کا واسطے تعلیم کے ست گورو مہاراج کو گوپال نامی پنڈت کے پاس کہ جو چھوٹے چھوٹے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۹ - لغایت ۴۱	۱ - لغایت ۵	لڑکوں کو پڑھاتے تھے اپنے ساتھ لیجانا اور ست گورو مہاراج کا گوپال پنڈت سے بحث کر واپس آنا۔
		کالورام جی کا لوگوں کے مشورے سے ست گورو مہاراج کو پنڈت برج ناتھ کو جو بہت ذی علم آ تھے اُنکے پاس لیجانا اور ست گورو مہاراج کا پنڈت جی موصوف سے بحث کرنا اور [illegible] مطلب بیان کرنا اور برج ناتھ پنڈت کا معقول ہوکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرنا۔
		کالورام جی کا ست گورو مہاراج کو مولوی قطب الدین کے پاس واسطے تعلیم علم فارسی کے لیجانا ست گورو مہاراج کا مولوی مذکور کو بحث کرکے معقول کرنا اور حروف تہجی کو بامعنی سمجھانا۔
〃	〃	کالورام جی کا ست گورو مہاراج کے جگیوپویت کا سامان کرنا اور پنڈت ہردیال کُل پروہت کا وا جگیوپویت کے آنا۔ ست گورو مہاراج کا فرمانا کہ ایسے جنیئو کہ جو محض سوت کا ہو پہننے سے فائدہ کیا ہے اور اس بارہ میں بہت بحث کرنا اور پنڈت کو معقول کرکے پھر دنیاوی مراسم سے جنیئو پہننا۔
		کالورام جی کا ست گورو مہاراج کو گوئیں چرانے بھیجنا اور جنگل میں ایک کاشتکار کے کھیت کا نقص ہو جانا اور بوقت تحقیقات راے بولار قوم مسلمان رئیس قصبہ تلونڈی کے اُن کھیتوں کا سرسبز و شادا اور راے بولار کا ست گورو مہاراج کا معجزہ دیکھکر قدموں پر گرنا۔
۴۱ لغایت ۴۴	۶	ست گورو مہاراج کا ایک درخت کے نیچے آرام فرمانا اور باوجود ڈھل جانے دھوپ کے درخت سائے کا مستقل رہنا اور اتفاق سے راے بولار رئیس قصبہ تلونڈی کا آجانا اور ست گورو م کا معجزہ دیکھکر قدموں پر گرنا۔
۴۴ لغایت ۴۵	۷	ست گورو مہاراج کا بوقت دوپہر ایک درخت کے نیچے آرام فرمانا اور ست گورو مہاراج کے پر دھوپ کا آنا اور دھوپ کی حفاظت کے لیے سفید سانپ کا ست گورو مہاراج کے چہرہ پر سایا کرنا اور ر کا شکار کھیلتے ہوے آجانا اور سانپ کو ست گورو مہاراج کے چہرے پر دیکھکر حیرت کرنا اور اپنے ملازموں کو بھیج ست گورو مہاراج کو جگانا اور ست گورو مہاراج کو جاگتے ہوے پاکر پیغمبر و نبی و اولیا بلکہ خدا کہنا۔
۴۵ لغایت ۴۷	۸	ست گورو مہاراج کا کھیتی کرنا اور بوقت پختگی کے چڑیوں سے چرا دینا اور کالورام جی کا ناخوش اور ست گورو مہاراج کا گیان کی کھیتی کا اپدیش کرنا۔
۴۷ لغایت ۵۴	۹ لغایت ۱۰	کالورام جی کا ست گورو مہاراج سے بیوپار کے لیے ہدایت کرنا اور ست گورو مہاراج کا گیان بیوپار کی راہ بتانا من بعد کالورام جی کا گھوڑے کے بیوپار کی ترغیب دینا بجواب اُسکے ست مہاراج کا گیان کے گھوڑے کی سوداگری کا اُپدیش کرنا۔ بعدازاں کالورام جی کا نوکری کے میں ہدایت کرنا اور ست گورو مہاراج کا پرمیشر کی نوکری کی راہ بتانا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۸۳ لغایت ۸۹	۱۸	جب مہاراج سری چندہ جی صاحب کی عمر تیرہ برس کی ہوئی اور اُسی زمانہ مین مہاراج لکھمی چندہ جی صاحب کا وجود حمل مین ہوا اسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اب ہم اس سنسار کے جال کو چھوڑینگے بعد اسکے اُس دیبی جی سے کے بھگت یعنی بھائی بدھ کو اور نیز دیگر جو لوگ خدمتی بیٹھے اپنے پاس سے سبکو رخصت کر دیا اُسی دوران مین راوی کے کنارے پر کہ جہان ست گورو مہاراج واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے ایک دن داتون رکھ دی تھی کہ وہ درخت ہوگیا ہے اور اُس مقام کو وہ لوگ سنت گھاٹ کہتے ہین۔ ایک دن ست گورو مہاراج حسب معمول سوا پہر رات باقی رہے راوی ندی کو اشنان کرنے کے لیے تشریف لیگئے اور جوہین غوطہ لگایا نرنکار کے حضور مین جا پہونچے اور اس سنسار سے غائب ہوگئے۔ بعد عرصہ کثیر کے ست گورو مہاراج کا ہمراہی شہر کو واپس آیا اور ہر خاص و عام کو ست گورو مہاراج کے غائب ہو جانے کا حال سُنایا۔ دولتخان لودی جنکے مودی خانہ کا کام ست گورو مہاراج کے تعلق تھا غوطہ خورون کو لیکر دریا پر گیا اور بہت کوشش کی جال ڈلوایا غوطہ کھلوایا لیکن کہین پتہ نہ پایا سب لوگ ست گورو مہاراج کی جدائی کا غم کرنے لگے لیکن بی بی نانکی جی صاحبہ سُنکر مطلق ہراسان نہ ہوئین اور سب کو تسلی و دلاسا دینے لگین۔
؍؍	؍؍	ست گورو مہاراج تیسرے دن اُسی دریا سے حسب معمول اپنے اشنان کیے برامد ہوے چونکہ ست گورو مہاراج کا خدمتگار مسمی (نہال) اپنے وقت پر حسب عادت معہودہ ست گورو مہاراج کی پوشاک لیجایا کرتا تھا اُسدن بھی حسب معمول لیگیا چنانچہ ست گورو مہاراج جسوقت برامد ہوے اور مسمی نہال نے ست گورو مہاراج کے درشن کیے ست گورو مہاراج کے کپڑے دیے مہاراج نے پوشاک پہنی اور مودی خانہ کو تشریف لائے تو دیکھا کہ دُکان مین قفل لگا ہے آپ نے حکم دیا کہ قفل توڑ ڈالو اور اجازت دو کہ جسکا جی چاہے لُوٹ لیجاوے۔ اُسوقت ست گورو مہاراج کا کلام تھا کہ نہ کوئی ہندو ہی ہے و نہ کوئی مسلمان یہ سُنکر ایک قاضی نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ آپ یہ کیا کفر بکتے ہین ہندو مسلمان کی تصریح آپ ہی فرمائیے۔ چنانچہ ست گورو مہاراج نے دونون فرقہ کی اصلیت بیان کی کہ جسکو سُنکر قاضی معقول ہوگیا اور خاموش ہوکر اپنے گھر کو چلا گیا۔ ست گورو مہاراج سے مسمی جادو راے دیوان نے حساب سمجھا کہ جو ست گورو مہاراج سے رنجش رکھتا تھا باوجود اسکے بعد حساب وکتاب کے مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ ستگورو مہاراج کے فاضل نکلے اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ رقم ہماری فقیرون کو دیدیجاوے۔ ست گورو مہاراج کے خُسر مسمی (مولے چوڑا) نے آکر دولتخان لودی سے درخواست کی کہ یہ روپیہ سری چندجی کو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۸۲ لغایت ۹۸	۱۸	مرمت ہونا چاہیے۔ اُسوقت ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر نصف رقم سری چند کو دلوادی اور نصف فقیرون کو تقسیم کردی۔ ست گورو مہاراج کے خسر مسمی (مولی چوڑا) بخیال اسکے کہ ست گورو مہاراج پر کوئی آسیب وغیرہ ہے مسمی سیانا پنڈت کو اپنے ساتھ لایا کہ جسنے ست گورو مہاراج پر کچھ منتر وغیرہ پڑھے تاکہ صحت ہو۔ یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے پنڈت مذکور کو ایسا سمجھایا کہ اُسکو جواب آیا اور خاموش ہوکر بیٹھ رہا۔
۹۸ لغایت ۱۰۵	۱۹	ست گورو مہاراج کے خسر مسمی (مولا چوڑا) نے خود آکر ست گورو مہاراج سے دنیا کے بہت سے نشیب و فراز سمجھایا کہ جسکو سُنکر ست گورو مہاراج نے ہربات کا جواب باصواب اُنکو سُنایا کہ وہ خاموش ہوکر واپس گئے۔ دولتخان لودی نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی اگر تم موحد ہو تو آج جمعہ کا دن ہے ہمارے ساتھ جاکر مسجد مین (نماز) پڑھو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر خانصاحب چلئے یہ سُنتے ہی لودی مذکور مع ایک کثیر جماعت مسلمانان کے مسجد کو گیا۔ یہ خبر سُنکر ہر ہندو کو رنج تھا اور ہر مسلمان خوش۔ ست گورو مہاراج جسوقت مسجد مین پہونچے تو دولتخان لودی پیش امام تھا کہ جمیع مسلمانان نے پیش امام کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ست گورو مہاراج بوقت جھکنے کے کھڑے رہے یہ کیفیت دیکھکر دولتخان کو بہت ملال ہوا اور کہا کہ کیا وجہ ہے کہ باوجود آنے مسجد کے پیش امام کے پیچھے تمنے نماز نہ پڑھی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھین تو پیش امام تھے لیکن تمھارا دل نماز مین نہ تھا بلکہ تمھارا خیال ملک قندھار کی طرف گھوڑا خریدنے گیا تھا نماز مین موجود ہی نہ تھا۔
سہ	سہ	یہ سُنکر قاضی جو اُس جماعت مین موجود تھا طیش مین آکر بولا کہ اچھا مین نماز پڑھاونگا اور آپ مجھے ہی پیش امام بنونگا یہ کہکر ممبر پر پیش امام بنکر کھڑا ہوا چنانچہ جماعت بھر نے اُسکے پیچھے نماز پڑھی لیکن ست گورو مہاراج جھکے بھی نہین کھڑے ہی رہے۔ آپکو کھڑے ہوئے دیکھکر قاضی مذکور بہت ناخوش ہوا اور بولا کہ اے نانک جی اس مرتبہ تمنے کیون سجدہ نکیا اُس دفعہ تو تم نے وہ بہانہ لیا اور اب کیا کہتے ہو اور کونسا حیلہ پیش کروگے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھارا دل اُس گھوڑی مین لگا ہوا تھا کہ جسکے بچہ پیدا ہونے والا تھا اور تمھارے گھر مین جو گڈھا ہے تمکو یہ خیال تھا کہ شاید ایسا نہو کہ بچہ پیدا ہوگیا اور اُس گڈھے مین گر گیا ہو۔ چنانچہ اُس گھوڑی کے بچہ پیدا ہوگیا ہے اور گڈھے مین نہین گرا تم اطمینان رکھو جبکہ دل نماز مین نہ تھا تو مین کسکے ساتھ نماز پڑھتا یہ سُنکر قاضی بھی خاموش ہوگیا اور ست گورو مہاراج مسلمانون کے قافلہ سے ہندو ہی چلے آئے۔
رر	رر	بعد واپسی مسجد کے ست گورو مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لائے اور تمام مسجد کا قصہ جیرام جی اپنے بہنوئی کو جنکو بہت تشویش و فکر تھی سُنایا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۷ لغایت ۵۴	۹ لغایت ۱۰	ست گورو مہاراج کا سکوت اختیار کرنا اور کالورام جی کا ست گورو مہاراج کا سکوت دیکھکر ہرداس نامی بید کو بلوانا۔ بید مذکور کا ست گورو مہاراج کی نبض دیکھنا اُسوقت ست گورو مہاراج کا بید مذکور کو گیان کے شبد سنانا اور شبد سُنکر بید مذکور کا کالورام جی سے کہنا کہ انکو کوئی بیماری نہین ہے بلکہ یہ پرمیشر کے پورے بھگت ہین اور اُسی کے عشق کے نشہ مین سرشار و عاشق زار ہین۔
۵۵ لغایت ۶۰	۱۱	کالورام جی کا ست گورو مہاراج کو مبلغ بیس روپیہ واسطے تجارت کے دینا اور بھائی بالے سندھو کو ست گورو مہاراج کے ہمراہ بھیجنا اور ہدایت کرنا کہ کھرا سودا کرنا چاہیے۔ ست گورو مہاراج کا ایک مقام پر پہونچکر سادھون کی (سنگت) دیکھکر اُنکے پاس جانا اور سادھون کو کل روپیون کی جنس خرید کرکے لا دینا اور مع بھائی بالے کے واپس (تلونڈی) آنا۔ یہ خبر سُنکر کالورام جی کا ناخوش ہونا اور ست گورو مہاراج کے عوض مین راے بولار رئیس قصبہ تلونڈی کا کالورام جی پر خفا ہونا اور مبلغ بیس روپیہ اپنے خزانہ سے کالورام جی کو واپس کر دینا اور یہ کہنا کہ کل دنیا مین جسقدر دولت ہے وہ انھین کے قدمون کی بدولت ہے اور یہ خالق ہین انھین کی سب خلاقت ہے۔
۶ لغایت ۶۳	۱۲	بی بی نانکی جی صاحبہ ہمشیرہ کلان ست گورو مہاراج کی شادی ساتھ جیرام پلٹی کے کہ جو رہنے والے سلطان پور کے تھے ہونا۔ کہ جہان پر ست گورو مہاراج بعہدہ مودی خانہ کے ملازمت اختیار کرینگے۔
۶۳ لغایت ۶۴	۱۳	ست گورو مہاراج کا ایک فقیر سے ملنا اور اُسکا کہنا کہ تم بھی نرنکاری ہو اور ہم بھی نرنکاری ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج کا انگشتری طلائی اور ایک لوٹہ کا دینا۔
۶۴ لغایت ۶۵	۱۴	ست گورو مہاراج کا سلطان پور بغرض رخصت کرانے بی بی نانکی جی صاحبہ کے تشریف لیجانا اور اُنکو رخصت کراکے واپس تلونڈی تشریف لانا۔
۶۵ لغایت ۷۰	۱۵	ست گورو مہاراج بمقام سلطان پور بعہدہ نگرانی مودی خانہ بذریعہ اپنے بہنوئی مسمی جیرام جی کے ملازم ہوے اور جب انکا حساب ہوتا تھا آپ ہی کی رقم زیادہ سرکار مین فاضل نکلتی تھی باوجودیکہ ست گورو مہاراج فقیرون کو لنگر لٹاتے تھے بلکہ اسی وجہ سے آپ کے بارہ مین صدہا شکایتین ہوئین کہ نانک مودی خانہ کو لٹاے دیتے ہین۔
۷ لغایت ۸۳	۱۶ و ۱۷	ست گورو مہاراج کی شادی سمت ۱۵۴۴ بکرماجیتی مین بمقام موضع (پکھو کارندھاوا) بخانہ مولا چونا ہوئی اور مہاراج کی استری کا نام (سلکھنی تھا)
۸۴ لغایت ۹۸	۱۸	بعد شادی کے ست گورو مہاراج چند دن (تلونڈی) مین رہکر بمقام سلطان پور تشریف لاے اور اُسی مودی خانہ کے کام مین مصروف ہوے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۸۳ لغایت ۹۰	۱۸	اب ست گورو مہاراج کی عمر تینتیس برس کی ہوئی اور سلطانپور کے جوار مین آپ کے معجزات وکرشمہ جات مشہور ومعروف ہوے بلکہ سلطان پور کے قریب مین ایک موضع (بلسھیا) تھا اُس موضع مین ایک شخص مسمی بھاگیرتھ نامی رہتا تھا اور وہ ایک دیبی کی بہت پرستش کرتا تھا ایک دن اُسکو دیبی جی نے درشن دیا اور کہا کہ مانگ جو کچھ مانگنا ہو- یہ سُنکر بھاگیرتھ نے عرض کیا کہ دنیاوی دولت تو میرے پاس سب کچھ موجود ہے اب (مکت پدارتھ) کی درخواست ہے- یہ سُنکر دیبی جی نے کہا کہ ہم تو سنساری ہی دولت دیسکتے ہین (مکت پدارتھ) اور (گیان) سنتون ہی کے ست سنگ سے پراپت ہو سکتا ہے چنانچہ ایک سنت مین تجھکو بتاتی ہون یعنے بمقام سلطان پور (نانک) نامی ایک سنت رہتے ہین اور وہ مودیخانہ کا کام کرتے ہین- اسے بھاگیرتھ پرمیشر ہین اور اُن سنت مین ذرا بھی فرق نہین ہے اب تو جا اور اُنھین کی خدمت کر وہ تجھکو گیان اُپدیش کرینگے- چنانچہ بھاگیرتھ مذکور حسب الحکم دیبی جی کے سلطان پور بخدمت ست گورو مہاراج آیا اور اپنی سرگذشت بیان کر کے ستگورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوا- اسی دوران مین مردانہ ربابی تلونڈی سے بمقام سلطان پور بخدمت ست گورو مہاراج آیا اور اپنے اپنی دختر کی شادی کے بارہ مین ست گورو مہاراج سے درخواست کی- اُسکی درخواست پر ستگورو مہاراج نے (بھاگیرتھ) مذکورہ بالا سے ارشاد فرمایا اور مبلغ ۲۰ روپیہ مرحمت فرمائے کہ مقام لاہور سے مردانہ کی دختر کی شادی کے لیے سامان خرید کر دیوے لیکن (بھاگیرتھ) مذکور کو حکم دیا کہ لاہور مین ایک شب سے زیادہ قیام نکرے-
٫٫	٫٫	حسب الحکم ست گورو مہاراج کے بھاگیرتھ مذکور مردانہ کے ساتھ لاہور گیا اور کُل سامان اُسکی دختر کی شادی کے واسطے خرید کر دیا- اور پھر بھاگیرتھ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوا- بوقت جانے لاہور بھاگیرتھ مذکور نے ایک شخص مسمی (منسکھ) قوم بقال وہین کے باشندہ کو ست گورو مہاراج کے معجزات وکرشمہ جات سُنائے کہ جس سے وہ خود حاضر ہوا اور باوجودیکہ پیشتر اُسکے دل مین بہت کچھ ارمان تھا لیکن ست گورو مہاراج کے چرنون مین پہونچتے ہی وہ دل کی باتین دل ہی مین رہین اور ست گورو مہاراج کا فوراً ہی سکھ ہو گیا اور واہ گورو واہ گورو کرنے لگا-
٫٫	٫٫	اسی زمانہ مین ست گورو مہاراج کے پہلے صاحبزادہ (مہاراج سری رامچندجی صاحب) رونق بخش دنیا ہوے کہ جنکے واسطے ست گورو مہاراج نے پیشین گوئی فرمائی کہ انکا پنتھ علیحدہ چلیگا اور انکے پنتھ والے بہت ہونگے اور انکے پنتھ کے لوگ گیانی اور گنبھیر وان اور دھیرج مان اور بابا دھاری اور کلادان ہونگے-

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۹۸ لغایت ۱۰۵	۱۹	دولتخان لودی نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ مبلغ لمائتہ روپیہ جو آپ کے بابت رقم فاضل کے ہمارے خزانہ میں جمع ہیں آپ کا حکم ہے کہ کل فقیروں کو دیدیا جاوے اگر آپ کی مرضی ہو تو نصف سری چند جی کو کہ اُنکا حق بھی ہے دیا جاوے اور نصف فقیروں کو دیا جاوے۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جیسی تمھاری مرضی ہو۔
۱۰۶ لغایت ۱۱۲	۲۰	ست گورو مہاراج کے خسر مسمی (مولا چوڑا) و نیز خوشدامن صاحبہ مسماۃ چند رانی ست گورو مہاراج کا فقیرانہ لباس دیکھکر بہت لعن و طعن کے ساتھ ست گورو مہاراج کے سامنے آئیں ست گورو مہاراج اُنکی باتوں کا جواب شبدوں میں دیتے رہے۔ ست گورو مہاراج ایک مقام پر آبیٹھے وہاں پر ایک شخص ایک راس گاے لایا اور اُس گھاٹ کا محصول گیرندہ محصول گو کہ قوم کا برہمن تھا محصول لینے میں کچھ رعایت نکرتا تھا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُسکو بہت کچھ فہمایش کی اور کہا کہ تم لوگ ملیچھوں کی غذا بھیڑا و بکرا کھاتے ہو اور اُسکے لیے چوکا بھی لگاتے ہو پس تم لوگ ظاہری باتیں بناتے ہو اور اندر صاف و سچ نہیں رکھتے ہو۔ ست گورو مہاراج کے خسر (لالہ مولی چوڑا) و خوشدامن صاحبہ مسماۃ چند رانی (اپنی بیٹی مسماۃ سلکھنی) کو مع لکھمی چند مہاراج کو آخرکار اپنے گھر لیگئیں اور بڑے صاحبزادہ سری چند کو بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس چھوڑ گئیں۔
		اب ست گورو مہاراج سلطانپور سے علیحدہ جارہے
۱۱۳ لغایت ۱۲۲	۲۱ و ۲۲	اب ست گورو مہاراج سلطانپور سے علیحدہ ہوگئے یہ خبر جب مقام تلونڈی میں پہونچی تو ستگورو مہاراج کے والدین نے مردانہ کو واسطے دریافت خیر و عافیت کے بھیجا جب مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس پہونچا تو اُسکو بھی آپ نے اپنے ہمراہ لے لیا۔ ایک دن ست گورو مہاراج نے مردانہ کو رباب لینے کے واسطے بھیجا باوجود اسکے کہ مردانہ سے کوئی شخص واقف نہ تھا اتفاق سے ایک مراثی ایک پٹھان کے آگے رباب بجا رہا تھا مردانہ کو دیکھکر فوراً اُٹھ کھڑا ہوگیا۔ مردانہ کی زبانی سُنکر اپنے مراثی کو مع رباب کے مردانہ کے ساتھ کردیا۔ جسوقت ست گورو مہاراج کے پاس مراثی مذکور مردانہ کے ساتھ پہونچا ست گورو مہاراج نے مردانہ کو رباب بجانے کا حکم دیا باوجود اسکے کہ مردانہ نے کبھی رباب بجایا نہ تھا ارشاد کے ساتھ ہی نہایت عمدہ رباب بجانے لگا جنگل کے جانور بھی سُنکر بیہوش ہوگئے اور وہ مراثی بھی باوجود اسکے کہ وہ خود بھی ذی ہنر آدمی تھا مردانہ کا رباب سُنکر بیہوش ہوگیا۔
〃	〃	ست گورو مہاراج نے مردانہ کو بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس واسطے خرید کردینے ایک عدد رباب کے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۲۱ لغایت ۱۲۲	۲۱ و ۲۲	بھیجا چنانچہ بی بی جی صاحبہ نے مبلغ عـــہ واسطے خرید کرنے رباب کے مردانہ مذکور کو دیئے مردانہ نے روپیہ لیکر بہت کچھ رباب کی تلاش کی لیکن کہین نہ پایا اور واپس آیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ کو ارشاد فرمایا کہ ایک شخص (مسمی پیر بندا) نامی رہتا ہی تو اُسکے پاس جا چنانچہ خود آکر پیر بندا مذکور نے مردانہ کو رباب دیا اور ہمراہ مردانہ کے آکر ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا اور بعد رخصت کے تھوڑی دور جاکر غائب ہوگیا۔ جسوقت پیر بندا کا رباب مردانہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے بجایا تو اُسمین سے یہ آواز آتی تھی (توہی نرنکار توہی نرنکار نانک بندہ تیرا)
〃	〃	یہ آواز سُنکر ست گورو مہاراج کی سمادھی لگ گئی اور تین دن تک سمادھی لگی رہی۔ اس عرصہ مین مردانہ بھوکھ کے مارے بیتاب تھا جب ست گورو مہاراج کی سمادھی کھولی تو مردانہ نے اپنی بھوکھ کی بیتابی ست گورو مہاراج سے عرض کی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر تو بھوکھ کی برداشت نہین کرسکتا تو تلونڈی ہی چلا جا۔ یہ سُنکر مردانہ تلونڈی جانے کو ست گورو مہاراج سے رخصت ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ رباب بی بی نانکی جی صاحبہ کے سپرد کردینا جبکہ مردانہ رباب لیکر بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس گیا تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے اُس سے دریافت کیا کہ تو تلونڈی کیلیے جاتا ہی تو مردانہ نے کہا کہ بھوکھ کے مارے بیتاب ہون اور ست گورو مہاراج کے پاس کھانے کا ٹھکانا نہین ہی تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے مردانہ کو بہت کچھ سمجھایا کہ اب ست گورو مہاراج اکیلے ہین بھائی بالے جاچکے ہین اور تو بھی جاتا ہی اگر تجھکو کھانے ہی کی شکایت ہی تو مجھسے مبلغ عـــ۵ روپیہ لے اور ست گورو مہاراج کے پاس واپس جا۔ یہ سُنکر اور روپیہ لیکر مردانہ مذکور ست گورو مہاراج کے پاس گیا اور وہ رباب بھی لیگیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مردانہ نے پہونچکر عرض کیا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے مبلغ عـــ۵ روپیہ میرے خرچ کے لیے دیے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لیگئے اور مردانہ سے روپیہ مذکور واپس کرایا اور آپ رخصت ہوکر واپس آئے۔
۱۲۲ لغایت ۱۲۸	۲۳	ست گورو مہاراج بمقام (ایمن آباد) بھائی لالو بڑھئی کے مکان پر تشریف لیگئے اور تین دن اُنکے مکان پر رہکر ست گورو مہاراج چلنے لگے اُسوقت بھائی لالو نے عرض کیا کہ اگر حضور زیادہ نہین تو ایک مہینہ ہی قیام فرماوین چنانچہ بھائی لالو بڑھئی کی عرضداشت ست گورو مہاراج نے منظور فرمائی اور اسی عرصہ مین مردانہ بھی رخصت لیکر تلونڈی کو گیا۔
〃	〃	اسی زمانہ مین ایک شخص اسمی (ملک بھاگو) کھتری کہ جو بمقام ایمن آباد بہت بڑا آدمی تھا اُسنے ایک برم بھوج کیا اور اُسمین سب کو نوید دیا چنانچہ ست گورو مہاراج کو بھی نوید دیا لیکن ستگورو مہاراج اُسکے یہان

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمونات
۱۲۳ لغایت ۱۲۸	۲۳	تشریف نہین لیگئے انکے نہ جانے پر ملک بھاگو مذکور ست گورو مہاراج سے بہت ناخوش ہوا اور مکرر آدمی بھیجکر ست گورو کو بلایا اور جب سامنا ہوا تو ملک بھاگو مذکور نے ست گورو مہاراج سے براہ طنز کہا کہ آپ بیتا جی اپنا نام بیتا کہلاتے ہو اور شودر کے گھر کی روٹی کھاتے ہو یہ کونسی عقل ہے اس امر کو بجز نام نہادی کے اور کیا کہنا چاہیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ملک بھاگو کی پوری سے اک پُوا لیکر ایک ہاتھ مین اور دوسرے ہاتھ مین بھائی لالو بڑھئی کے گھر کی باجرے کی روٹی لیکر دبایا تو ملک بھاگو کے کھانے سے خون اور بھائی لالو بڑھئی کی روٹی سے دودھ نکلا اسوقت ملک بھاگو نہایت شرمندہ ہوگیا اور دل مین اپنے بہت ہی رنجیدہ ہوا۔
۱۲۹ لغایت ۱۳۳	۲۴	ست گورو مہاراج سے ملک بھاگو مذکور اپنے دل مین بہت کینہ رکھتا تھا اسلیے اپنے مالک کے ذریعہ سے بہت فقیرون کو گرفتار کرایا منجملہ انکے ست گورو مہاراج کو بھی گرفتار کرایا اسوقت بھائی لالو بڑھئی سے مخاطب ہوکر ست گورو مہاراج نے نسبت آنے مغلون کے پیشین گوئی کی اور اپنے دسوان اوتار دھارن کرنے اور خالصہ پنتھ چلانے کی بابت بھی ذکر فرمایا۔ اور ملک بھاگو کے مالک کو ست گورو مہاراج کی خدمت مین آنا اور ست گورو مہاراج کا اُس سے فرمانا کہ اپنے لڑکے کی خبر منگادو۔ ست گورو مہاراج سے سنکر اُسکا خبر منگانا اُسوقت معلوم ہوا کہ لڑکا مرگیا چنانچہ موافق ہدایت ست گورو مہاراج کے اُسکا فقیرون کو چھوڑ دینا۔ بھائی بالے اور بھائی مردانہ کا ست گورو مہاراج کی خدمت مین تلونڈی سے آنا اور راے بولار کا پیغام ست گورو مہاراج کی خدمت مین عرض کرنا کہ ایک دفعہ ست گورو مہاراج اپنے درشن مجھکو کرا جاوین۔
۱۳۴ لغایت ۱۴۳	۲۵	ست گورو مہاراج کا بموجب پیغام راے بولار کے تلونڈی تشریف لیجانا اور راے بولار ہی کے مکان پر قیام فرمانا اور ست گورو مہاراج کے والدین کا آنا اور سبھون کا ست گورو مہاراج سے مکان مین رہنے کا اصرار کرنا لیکن ست گورو مہاراج کا وہان تشریف لیجانے سے انکار کرنا۔ سمت ۱۵۵۲ بکرماجیتی کو کہ دن جمعرات ماہ پوس بدی نومی تھی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان پر نہانے کے واسطے کوئی ٹوبہ یعنے تالاب نہین ہے چنانچہ اسی وقت راے بولار نے تالاب بنوانے کی اجازت دیکر فوراً تیار کرایا بعد اسکے ست گورو مہاراج پھر امین آباد مین تشریف لائے اور بھائی لالو کے مکان پر پانچ یوم قیام فرمایا۔
۱۴۴ لغایت ۱۴۹	۲۶	بعد اسکے ست گورو مہاراج نے راوی ندی کے کنارے ایک مقام پر قیام فرمایا اور تپ کرنا شروع کیا اُس مقام پر ایک شخص دودی نامی زمیندار جو رہتا تھا ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اسوقت ست گورو مہاراج نے اس دودی زمیندار کو دودھ و پوت کا بردان دیا ایک سرکاری ملازم ملقب کروری اُسی مقام پر رہتا تھا ایک دن اس ارادہ سے چلا کہ ہم بیتا جی کو اُٹھا دینگے یہ کہتا ہی تھا کہ گھوڑے پر سے گر کر پیر ٹوٹ گیا
رر	رر	بعد اسکے وہی کروری مذکور دوبارہ پھر اُسی نیت سے ست گورو مہاراج کی خدمت مین آیا لیکن اندھا ہوگیا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۴۴ لغایت ۱۴۹	۲۶	اُسوقت کروڑی مذکور نے اپنی بدخیالی کا خیال کیا اور اُسکے ہمراہیون نے بھی سمجھایا کہ جسکے سمجھانے سے کروڑی مذکور کی عقل درست ہوگئی اور اُسنے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر معافی مانگی اور اُسنے ستگورو مہاراج سے درخواست کی کہ اب آپ یہین قیام فرماوین کہ جسمین میرا بھلا ہو۔ ست گورو مہاراج نے اُسکی درخواست منظور فرمائی اور وہین قیام فرمایا۔ اور تلونڈی سے اپنے والدین کو مع مہاراج سری چندجی صا کے بلوایا چنانچہ وہ لوگ آئے اور ست گورو مہاراج کے پاس رہنے لگے۔ ست گورو مہاراج نے اپنے والد کالورام جی کو ایک دن گیان کا اُپدیس فرمایا اور اُس کروڑی نے بھی اُپدیس سُنا کہ جسکو سُنکر وہ شرن مین آگیا اور ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ اسجگہ پر ایک قلعہ بنواؤن پس جسکے نام سے آپ اجازت دیوین اُسکے نام سے بنوایا جاوے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرتار کے نام سے (کرتارپور) آباد کرو۔
"	"	اُسی کروڑی مذکور نے ست گورو مہاراج کے لیے بھی مکان پختہ بنوایا۔ اور اس قلعہ کی بھی تعمیر کی سوا دودی زمیندار مذکور اپنے مویشیان گاؤن بھر کا دودھ ست گورو مہاراج کے لیے روزمرہ بھجاتا تھا۔ کالورام جی کا ایام کناگت مین اپنے والد کا سرادھ کرنا اور ست گورو مہاراج کا کچھ باتین کرکے اپنے والد کی آنکھین بند کرانا۔ آنکھین بند کرنے کی حالت مین کالورام جی کا اپنے بزرگوارون کو دیکھنا کہ وہ سب کے سب (چترتبھج مورت سروپ کشن جی کے)
"	"	پاس بیٹھے ہین اور کالورام جی کو دیکھکر کہہ اُٹھے کہ دھنّ ہو تم کہ جسکے گھر مین گورو نانک جی نے اوتار لیا ہے کہ جسکی وجہ سے ہم سب لوگ اُودّھار ہوگئے ہین۔ بعد اسکے کالورام جی نے آنکھین کھولین اور نسبت سرادھ کے ست گورو مہاراج سے استفسار کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے جواب دیا۔ (کہ آپ سرادھ کیجیے کہ جسمین تمام دنیا مین اسکا رواج اور یہ رسم چلی جاوے)
۱۴۹ لغایت ۱۵۳	۲۷	ست گورو مہاراج کا رام تیرتھ پر کہ جو امرتسر سے نزدیک ہی تشریف لیجانا اور ایک برہمن کا کہ جو سالگ رام کی مورت لیے تھا اور "دوادس" تلک بھی لگائے تھا۔ ست گورو مہاراج سے ملاقات کرنا چونکہ یہ سب باتین برہمن مذکور کی ظاہری تھین اسلیے ست گورو مہاراج نے برہمن سے دریافت فرمایا کہ جب مورت ہی تمھارے سامنے ہے تو آنکھین بند کرکے دھیان کسکا کرتے ہو یہ سُنکر اُس برہمن نے ست گورو مہاراج کو سنساری آدمی سمجھکر کہا کہ آنکھین بند کرنے سے مجھکو تین ترلوک دکھائی دیتے ہین یہ سُنکر اور اُسکی بات لغو جانکر ست گورو مہاراج نے اپنے گپت سکھ کے ذریعہ سے اُسکے سالگرام کی مورت کو غائب کرا دینا اور اُس برہمن کی بیتابی اپنے مبالغہ سے پشیمان ہونا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر معذرت کرنا اور معافی

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۴۹ لغایت ۱۵۳	۲۷	مانگنا ست گورو مہاراج دیال روپ تو تھے ہی معاف کرنا اور برہمن کو سالگرام کی مورت منگا دینا اور اس برہمن کو بغرض اسکے کہ آیندہ سے لوگون سے جھوٹ بولکر مال حرام جمع نکرے ایک خزانہ دفینہ بتا دینا اور برہمن مذکور کو دروغگوئی ومبالغہ درازی سے باز آنے کی ہدایت فرمانا اور اسکو رام نام کا اُپدیس فرمانا۔ اُس برہمن نے ست گورو مہاراج سے پھر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین جھوٹھا تھا اسوجہ سے میری کرتوت بھی جھوٹھی تھی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اس کلجگ مین جہان کسی کے پاس کچھ بھی دولت ہوگئی تو وہ لوگ پرمیشر کو بھول جاوینگے۔ یہ سُنکر برہمن مذکور ست گورو مہاراج کا سِکھ ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج نے برہمن مذکور کو نام کا اُپدیس فرمایا۔
۱۵۳ لغایت ۱۵۵	۲۸	ست گورو مہاراج بھوجن کرنے کو اتفاق سے ایک دن تشریف لیے جاتے تھے اور ایک برہمچاری نے آکر ست گورو مہاراج کو آشیرباد دیا ست گورو مہاراج نے اُس برہمچاری سے فرمایا کہ چلو بھوجن تیار ہی یہ سُنکر برہمچاری مذکور نے انکار کیا کہ مین تو رسوئی مین بھوجن نہین کر سکتا ہون مجھکو خشک جنس مرحمت فرمائی جاوے کیونکہ میرا مت برہمچرج کا ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جنس دینے کا حکم دیا چنانچہ برہمچاری مذکور نے جنس بھنڈارہ سے لیکر چوکہ کی تلاش شروع کی تو جہان چوکہ تجویز کرتے تھے وہین پر ہڈیان نکلتی تھین۔ غرضکہ تمام دن برہمچاری مذکور اُسی چوکہ کی تلاش مین سرگردان و پشیمان رہا لیکن کوئی ایسی جگہ نہ ملی کہ جہان پر ہڈی نہو۔ جب بہت ہی حیران ہوا تب ست گورو مہاراج کے قدمون پر آکر گرا اور اپنے قصور کی معافی مانگی اور ست گورو مہاراج کے مہاپرشاد کا مانگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دیوتاجی وہ وقت تو گذر گیا خیر اب تم واہ گورو کہکر کہین چوکہ لگاؤ اور رسوئی بناؤ چنانچہ برہمچاری مذکور نے ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جسوقت یہ اسم اعظم سُنا واہ گورو کہکر ایک مقام پر چوکہ لگایا اور رسوئی بنائی اور اچھی طرح سے بھوجن کیے بعد اسکے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر سکھ ہوا۔
۱۵۵ لغایت ۱۶۰	۲۹	ست گورو مہاراج ایک گانون مین تشریف لیگئے وہان پر ایک شخص مسمی (دُونی چند نامی کھتری) بڑا مالدار آدمی رہتا تھا ایک دن اُسکے گھر مین بہت کچھ سامان کھانے کا تیار ہوا یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ آج تمھارے یہان کیا ہی۔ یہ سُنکر اُس کھتری نے جواب دیا کہ آج میرے والد کا سرادھ ہی اسلیے مین نے ایک سَو برہمن کا بھوجن بنوایا ہی اور اُنکو بھوجن کرانا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دونی چند جی تمھارا باپ آج تین دن کا بھوکا ہی یہ سُنکر دونی چند مذکور نہایت حیرت مین ہوگیا اور عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج وہ کہان ہین اُسوقت ست گورو مہاراج نے دونی چند مذکور کو اُسکے باپ کا پتہ بتایا کہ فلان مقام پر شیر کے سروپ مین ہی لیکن اگر تم اُسکے لیئے بھوجن لیکر جاؤگے تو وہ تم سے گفتگو انسانی کرینگے۔ یہ سُنکر دونی چند مذکور عُمدہ عُمدہ بھوجن لیکر فوراً اُس پتہ پر کہ جو ست گورو مہاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۵۵ لغایت ۱۶۰	۲۹	فرمایا تھا جا پہونچا دیکھا کہ ایک جھاڑی مین ایک شیر بیٹھا ہی ست گورو مہاراج کے بردان سے اُسکی زبان شل انسان کے ہوگئی اور جو کچھ بھوجن دونی چند مذکور لیگیا تھا وہ اُسکے باپ نے کھایا - دونی چند نے اپنے باپ سے شیر کے سروپ ہونے کی کیفیت دریافت کی اُسوقت اُسکے باپ نے جواب دیا کہ جسوقت میری (روح) اُس جسم سے نکلی ہی تو ہمسایہ کے گھر مین گوشت پکا رہے تھے اتفاق سے میرے دل کو گوشت کی رغبت ہوئی اسلیے مین نے یہ جسم پایا بہتر ہی کہ اب تم تو اپنا جنم درست کرو - یہ سُنکر دونی چند مذکور اپنے گھر آیا اور اُسکے پاس سات لاکھ کی دولت تھی وہ سب ست گورو مہاراج کی ہدایت کے موافق فقیرون کو کھلادی اور اپنی عورت کے ساتھ ست گورو مہاراج کا سکھ ہوکر واہ گورو لگا جپنے -
〃	〃	ایک دن ست گورو مہاراج کو بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد فرمایا چنانچہ ست گورو مہاراج نے وہین مردانہ سے فرمایا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی چلنا چاہیے - یہ کہکر ست گورو مہاراج اُٹھے اور فوراً ہی سلطان پور مین پہونچ گئے اور ایک شب رہکر پھر کرتار پور مین مع سری چند و بی بی نانکی جی صاحبہ کے تشریف لائے اُسی عرصہ مین مردانہ رخصت لیکر تلونڈی گیا بوقت رخصت مردانہ نے خرچ کی درخواست کی تو ست گورو مہاراج نے جو روڑے و کنکر وغیرہ پڑے تھے مردانہ کو اجازت فرمائی کہ انکو لیلے اور اپنے گھر مین کھولنا جب مردانہ مذکور حسب ہدایت حضور نانک نور اُن روڑون کو لیکر اپنے مکان گیا اور وہان جاکر کھولا تو وہ سب ڈھیلہ سونے کے تھے - بعد تھوڑے عرصہ کے مردانہ تلونڈی سے پھر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوگیا -
۱۶۰ لغایت ۱۶۱	۳۰	ایک دن ایک خدمتگاری ستگورو مہاراج کو واسطے رسوئین کھانے کے بوقت آرام جگانے گئی اُسوقت ست گورو مہاراج کے قدم چھوئے کہ جسکی برکت سے اُسکو یہ حاصل ہوا کہ سعت گورو مہاراج گو جسمانی آرام مین تھے لیکن روحانی خاصیت سے اپنے سکھون کو سمندر کے پار اُتار رہے تھے اُس خدمتگاری کو روشن ضمیری حاصل ہوگئی اور ست گورو مہاراج کی والدہ سے آکر کہا کہ اسوقت ست گورو مہاراج موجود نہین ہین بلکہ اپنے سکھون کو سمندر کے پار اُتار رہے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی والدہ خاموش ہوگئین جب ستگورو مہاراج بیدار ہوے تو ست گورو مہاراج کی والدہ نے شکایت کی کہ یہ خدمتگاری اسطرح پر کہہ رہی تھی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اپنی والدہ سے فرمایا کہ اے ماتا جسکی اندرونی آنکھین کھل جاتی ہین اُسکی آنکھ نہین لگتی ہی - یہ ست گورو مہاراج کی زبان سے نکلا ہی تھا کہ اُسکی اندرونی آنکھین بھی کھل گئین
۱۶۱ لغایت ۱۶۷	۳۱	ایک شخص بمقام شہرہ ہور رہا کرتا تھا کہ جسکے دل مین معجزہ دیکھنے کی خواہش تھی اور وہ ہمیشہ فقیرون کی خدمت کیا کرتا تھا اور معجزہ دیکھنے کی آرزو رکھتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی اُسکے مکان پر تشریف لیگئے اور اُسکو بر دیا کہ تیری خواہش پوری ہوگی - ست گورو مہاراج اُسکو بر دیکر اور جگہ تشریف

فہرست جنم ساکھی

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۶۱ لغایت ۱۶۷	۳۱	لیگئے چونکہ وہ ہمیشہ دریا نہانے جایا کرتا تھا ایک دن اُس معجزہ دیکھنے والے کو ایک مچھلی بمقام لاہور نگل گئی اور وہ مچھلی بعد چند روز کے مُلتان جا پہونچی غرضکہ اُس مچھلی کو مچھلی پکڑنے والا پکڑ لیگیا اور ایک سپاہی کے گھر فروخت کیا کہ جسکو اُسکی عورت نے کھایا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُسکے شکم سے یہی معجزہ دیکھنے والا شخص پیدا ہوا اور جب سن تمیز کو پہونچا تو اسکی شادی ہوئی جسطرح شہر لاہور مین اسکے اولاد تھی اُسی طرح شہر ملتان مین ہوئی۔ بعد چند روز کے شہر ملتان مین بھی ایک دن ایک مچھلی اس شخص کو نگل گئی اور وہ مچھلی پھر شہر لاہور مین آپہونچی اور یہان آکر اپنے منھ سے اُسکو اُگل دیا اور یہ شخص دریا کے کنارے سے اپنے مکان آپہونچا تو دیکھا اسکی بی بی حسب معمول کھانا پکا رہی ہے اسکو دیکھکر اسکی بی بی بول اُٹھی کہ آج تم بہت جلد آگئے ہو یہ سُنکر یہ شخص تعجب مین ہو گیا کہ باوجود اسکے کہ مین اتنی مدت تک ملتان مین رہ آیا اور یہان یہ حسب معمول کھانا پکا رہی ہے اور کہتی ہے کہ آج تم جلد آگئے۔ وہ شخص اپنے دل مین حیرت زدہ رہا لیکن خاموش رہا کچھ نہ کہا۔ بعد چند روز کے دونون جگہ یعنے شہر لاہور اور شہر ملتان کے خاندان والے یکجا ہوے اور آپس مین یکے بعد دیگرے کہنے لگے کہ یہ شخص میرا ہی حق ہے کہ نوبت عدالت پہونچی اسکی تحقیقات بذریعہ عدالت ہوئی۔ دونون جگہ کی شہادت و ثبوت پختہ گذرا عدالت کو بھی حیرت ہوئی فیصلہ نہ کر سکی۔ تب ہدایت کی کہ تم اپنے مرشد کے پاس جاؤ اور یہ جھگڑا اُنھین کو سُناؤ۔ غرضکہ دونون فریق مع شخص متنازعہ کے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہو اور اپنا اپنا دعوے کہ سُنایا ست گورو مہاراج نے ایک ایک ہاتھ دونون فریق کو کہا کہ اپنی طرف کھینچو بوقت کھینچنے شخص متنازعہ غائب ہو گیا۔ غرضکہ دونون خاندان والے ست گورو مہاراج کے سکھ ہو اور ست گورو مہاراج نے گیان کا اُپدیش کیا کہ جس سے اُنکو تسلی ہو گئی۔
۱۶۷ لغایت ۱۷۰	۳۲	ستگورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے وہان پر ایک بنجارہ اپنی قوم کا سردار تھا کہ جسکے یہان پسر لڑکا پیدا ہوا تھا اور وہ بہت خوشی مین تھا اسی خوشی کی وجہ سے بنجارہ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر نہوا۔ مردانہ نے ستگورو مہاراج سے اُسکی بے پروائی کی اطلاع کی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ لڑکا صبح مر جاویگا اسلیے کچھ آشیرباد ہماری طرف سے اسکو نہ ہونا چاہیے چنانچہ صبح ہوتے ہی وہ لڑکا مر گیا۔
۱۷۰ لغایت ۱۷۷	۳۳	ست گورو مہاراج نے نرنکار کے دربار مین (آرتی سوہیلا) سنایا کہ جسکو سُنکر نرنکار نے فرمایا کہ جو شخص آرتی سوہیلا روزانہ پڑھیگا اُسکی مین تمام زندگی کے قصور معاف کر کے بخش لونگا۔
۱۷۷ لغایت ۱۸۴	۳۴	ست گورو مہاراج اور بھرتھری ناتھ کے ملاقات اور سوال و جواب دربارہ (بھگتی) مین من نرمل کسطرح ہوتا ہے ست گورو مہاراج کا جواب سُنکر بھرتھری جی کا دست بستہ کھڑے ہو جانا اور ستگورو مہاراج کے آگے سیس نوانا ایک مقام سے مردانہ کا بلا مرضی ست گورو مہاراج کے جدا ہو جانا اور راستہ مین مردانہ کو (کُنڈا نامی) راکشس

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۷۷ لغایت ۱۸۳	۳۴	بکڑ لیجانا اور کڑاہ مین تیل کھولتے ہوے مین تلنے کے ارادہ سے ڈالدینا اور ست گورو مہاراج کا فوراً مع بھائی بالے کے پہونچکر مردانہ کو کھولتے تیل سے بچانا گرم تیل کا ستگورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے ٹھنڈا ہو جانا کنڈا نامی راجھس مذکورہ بالا کا ست گورو مہاراج کا مہا پرشاد پاکر دیوتا ہو جانا اور اپنی سرگذشت ستگورو مہاراج کو سنانا کہ مین پورب جنم مین برہمن تھا ایک دن گورو میرے گھر پر آئے اور مین نے انکی تعظیم نکی غرور مین ڈوبا ہوا تھا اسلیے میرے گورو نے مجھکو سراپ دیا کہ تو راجھس ہوگا اور جب نرانکار خود اوتار لیگا تب اُس جسم سے نجات پاویگا اور اُس اوتار کی ایک شناخت میرے گورو نے مجھکو بتائی ہے اور اُس شناخت کے لیے میرے گورو نے مجھکو ایک آئینہ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس آئینہ مین ہر ایک کا منھ دیکھ لیا کرنا جس شخص نے کبھی مرت لوک کی سیر نہین کی اُسکا منھ اس آئینہ مین انسان کا ایسا نظر آویگا اور جسنے کبھی مرت لوک کی سیر کی ہوگی اُسکا منھ کتا و بندر و گدھا وغیرہ وغیرہ سا دکھائی دیویگا۔ جب یہ داستان وہ (کنڈا نامی) راجھس سُنا چکا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور دیوتا ہوکر سُرگ لوک کو چلا گیا۔ جسوقت بوقت تحریر پوتھی (جنم ساکھی) گورو انگد جی صاحب نے یہ تذکرہ بھائی بالے سے سنا وجد مین آگئے اور سات پہر سمادھی مین مستغرق رہے یہانتک نہ کھانا کھایا و نہ پانی پیا بلکہ آٹھوین دن اشنان کیا۔
۱۸۵ لغایت ۱۹۲	۳۵	ست گورو مہاراج بشنبر دیس تشریف لیگئے اور مسمی (سالس راے) جوہری کو بذریعہ مردانہ کے وہ لعل دکھلوایا کہ جسکے صرف دیکھنے کا نذرانہ مبلغ ایکسو روپیہ تھا چنانچہ سالس راے مذکور کا لعل دیکھتے ہی مردانہ کو نذرانہ دینا اور ست گورو مہاراج کا روپیہ واپس کر دینا پھر سالس راے کا خود حاضر آنا مع اپنے خدمتگار مسمی (ادھرکا) کے اور ست گورو مہاراج کے دیکھتے ہی گیان اوینت ہو جانا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس راے تم اپنے غلام (ادھرکا) کے پیرون پڑو تو تمھاری گت ہوگی یہ سُنکر جوہری مذکور کا اپنے خدمتگار کے قدمون پر گرنا اور بعد اُسکے قدمبوسی کی جوہری مذکور کی اندرونی آنکھین کھل گئین۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے سالس راے سے فرمایا کہ جب تک زندہ ہو تم تخت پر بیٹھنا اور بعد کو اپنا تخت (ادھرکا) کے سپرد کرنا۔ ست گورو مہاراج نے دو برس سات مہینہ وہان قیام فرمایا۔ ست گورو مہاراج نے وہ قدرتی لعل کہ جسکا نذرانہ دیکھنے کا مبلغ ایکسو روپیہ تھا اُسکے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب ہم دسوان اوتار دھارن کرینگے تب یہ امانت تم سے لینگے۔ اور اُسی دو برس سات مہینہ کے اندر ہی سالس راے جوہری نے انتقال کیا اور ست گورو مہاراج نے اپنی موجودگی مین (ادھرکا) کو تخت سپرد کر دیا اور آپ دوسری جگہ کو تشریف لیگئے۔

ست گورو مہاراج

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۹۲ لغایت ۱۹۴	۳۶	ستگورو مہاراج بشنبھر سمندر سولیس کے ٹاپو کو تشریف لیے جاتے تھے کہ راستہ میں ایک مچھلی تھی کہ جسپر ہوکر آپکا گذر ہوا وہ مچھلی پینتیس ۳۵ کوس کی لمبی تھی اور پانچ کوس کی چوڑی تھی جب ست گورو مہاراج کے درشن اُس مچھلی نے کیے اور دو صدق اُسنے ندر گذرانے اور انسان کی زبان سے عرض کیا کہ میری سدگتی فرمائیے کیونکہ ایک مدت سے میں حضور کی منتظر ہوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کل تو تر جاویگی اُسنے عرض کیا کہ اُسوقت حضور یہین تشریف رکھیں۔ غرضکہ دوسرے دن شوا پہر دن چڑھے مچھلی کے جسم کو چھوڑکر وہ مچھلی دیو سروپ ہوگئی اور اپنی سرگذشت پچھلے جنم کی ست گورو مہاراج سے عرض کی کہ زمانہ ترتیا میں میں راجہ جنک کا خدمتگار تھا کسی بات کو راجہ نے مجھسے ارشاد فرمایا اتفاق سے میں اُس ارشاد کو بھول گیا جب دوبارہ پھر ارشاد ہوا تب میں نے کہا ہاں اُسوقت راجہ جنک کے منھ سے نکلگیا کہ تو کام تو کرتا ہی لیکن مچھلی کی طرح تڑپتا ہوا اے ست گورو مہاراج اُسوقت سے مچھلی ہی کا جسم ملتا چلا آتا ہی اب آپ کے قدموں کی برکت سے نجات ملی ہی۔ یہ داستان کہکر اور بمان پر چڑھ کر پرم پد کو پہونچ گیا۔
۱۹۴ لغایت ۱۹۵	۳۷	ست گورو مہاراج مع اپنے دونوں ہمراہیوں کے سمندر میں شل خشکی راستہ کے چلے جاتے تھے پانچ دن اور پانچ رات برابر پانی ہی میں چلے گئے ایک دن اسی اثنا راہ میں (کلجگ) بڑی خوفناک شکل بنائے چلا آرہا تھا اُسکی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے ایک ڈنڈا اُسکے منھ میں ڈالدیا کہ جسکی وجہ سے کلجگ مذکور کچھ ہٹ گیا۔ اور وہ ہڈیوں کا مالا اور آدمی کے سر ہاتھ میں لیے ہوئے تھا اُسی کے پیچھے نارد منی بھی آرہے تھے منی موصوف ست گورو مہاراج کو دیکھکر استت کرنے لگے یعنی یہ کہ آپکا اوتار جگت کے اُدھار کے واسطے ہوا ہی۔
〃	〃	بعد اسکے نارد منی نے کلجگ سے دریافت کیا کہ تجھکو تو سادھوں کے پاس آنے کی اجازت نہیں ہی تم یہاں کیونکر آئے یہ سنکر کلجگ نے جواب دیا کہ اے منی جی یہ سادھو جی عجیب قسم کے ہیں پہلے اول تو مجھسے ایک آپہی بچا چاہتے ہیں اور اپنے دو آدمی ہمراہیوں کو بھی بچانا چاہتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ یہ دو غضب کیا بلکہ جو شخص ہمارے پنتھ میں آویگا اور صدق دل سے اعتقاد رکھیگا اُسپر تیرا زور مطلق نہ چلیگا بلکہ وہ لوگ تیرے دانت توڑینگے اور تیرے بالوں کو اُکھاڑ ڈالینگے۔
〃	〃	یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ اے مہاراج تمام خلقت کے بچانے سے آپکا مطلب کیا ہی ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ جگت کے اُدھار کے واسطے کرتار نے مجھکو بھیجا ہی بلکہ نرنکار سے ہم تو اپنے سکھوں کو پہلے ہی سے بخشا لائے ہیں اُسوقت نارد منی نے کہا کہ اے کلجگ یہ ڈنڈا ہی اور یہ نانک نرنکاری ہیں۔ یہ بات سنتے ہی کلجگ مذکور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑا اور متھا ٹیکا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۹۵ لغایت ۲۰۵	۳۸	ست گورو مہاراج پندرہ دن اور پندرہ رات برابر بحر ہوا کے اور وہان کچھ نہ تھا دانہ پانی کیا جبکہ آدمی نہ تھی بعد سفر بسیار ست گورو مہاراج بشنبھر دیس جا پہونچے دو دن وہان بھی ست گورو مہاراج کو گذر گئے کہ کسی نے خبر نہ لی اُسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے شہر مین جانے کی اجازت حاصل کی- ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ (جھنڈا نامی) ایک شخص ہی کہ جسکے باپ کا نام (باکھر) ہی اُسکے پاس جا- اجازت پاکر مردانہ شہر مین گیا راستہ مین ایک شخص (اندر سین) مردانہ کو ملا کہ جو راجہ (سودھر سین) کا بھانجا تھا اُسنے مردانہ کو جھنڈا کے مکان مین پہونچایا- جھنڈا مردانہ کے ساتھ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کچھ کھانا بھی لایا اُسوقت ستگورو مہاراج نے جھنڈا کے ذریعہ سے اندر سین کو بلوایا اور اندر سین کے ذریعہ سے راجہ سودھر سین بھی حاضر ہوا- ست گورو مہاراج نے اندر سین سے پوچھا کہ تمکو وہ دن بھی یاد ہی کہ جب تم راجہ جنک کے یہان تھے اور تم مورتی پوجن کرتے تھے اور تمکو راجہ جنک نے منع کیا تھا- تمھاری خدمت کا جو آدمی تھا وہ تو جھیلی ہوا اور تم سے راجہ جنک نے کہا تھا کہ تمھاری نجات کلجگ مین ہوگی- یہ کہتے ہی جھنڈا اور اندر سین کی سدگتی ست گورو مہاراج کے قدمون کے پرتاب سے ہوگئی- اور راجہ سودھر سین کو اٹھارہ راجاؤن کا مہاراجہ کیا اور ایک مہینہ تک ست گورو مہاراج قیام فرماکر تشریف لیگئے-
۲۰۵ لغایت ۲۰۸	۳۹	ست گورو مہاراج سمندر ہی سمندر مثل خشکی کے پانی پر برابر چلے جاتے تھے اور طرفہ یہ کہ جہان آپکا جی چاہتا تھا وہان بیٹھ بھی جاتے تھے- غرضکہ ست گورو مہاراج چلتے چلتے (سلما دیپ برھمہ پور) کے مقام پر پہونچے اب یہ خبر اُس ملک مین مشہور ہوئی کہ یہ وہی صاحب ہین کہ جنھون نے (راجہ سودھر سین) کو تین دیپ کا راج دیکر اٹھارہ راجاؤنکا مہاراجہ بنایا ہی- بعد ایک ہفتہ کے (مدھر سین) وہان کا راجہ شکار کھیلتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب آیا اور کہا کہ کیا یہ وہی صاحب فقیر ہین کہ جنھون نے (بشنبھر دیس) مین جھنڈا بڑھئی اور راجہ سودھر سین کو نہال کردیا ہی اور (سودھر سین) کو اٹھارہ راجاؤنکا مہاراجہ بنایا ہی- یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ ہان یہی صاحب شاہ کونین ہین کہ جنھون نے راجہ سودھر سین کیا بلکہ جگت کے اُدھار کے واسطے کلجگ مین نرنکار نے خود یہ سروپ دھارن کیا ہی- یہ سُنکر راجہ مدھر سین فوراً سواری سے اُترکے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرا- اُس وقت ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے سودھر سین کو مہاراجہ بنایا ہی تم بھی اُسکی اطاعت و فرمانبرداری جان و دل سے تابعداری کرنا اور دھرم سالہ بنوانا-

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
		ست گورو مہاراج نو مہینہ وہان قیام فرماکر آگے کو تشریف لیگئے۔
۲۰۸ لغایت ۲۱۱	۴۰	ست گورو مہاراج سفر بحری و بری طے کرتے سات دن اور سات رات کے بعد ایک شہر کہ جسکا نام (دیو بوٹ) تھا جا پہونچے کہ جہان پر دیوؤن کے راجاؤن کا تختگاہ تھا اور ستترہ لاکھ راجہ دیوزاد اُس تختگاہ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اتفاق وقت سے اُسوقت (راجہ دیو بوت) خود ہی شکار کھیلتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب آگیا اور اپنے دل مین ست گورو مہاراج و نیز اُنکے ہمراہیون کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ آج خداوند کریم نے مجھکو غذائے لذیذ یعنے آدم زاد عنایت کی ہین یہ سوچ سمجھکر تین دیو اپنے ہمراہی بھیجے کہ تینون شخصون کو ایک ایک دیو اُٹھا لاوے۔ جب ست گورو مہاراج کے قریب وہ دیوزاد پہونچے تو اندھے ہوگئے اور ست گورو مہاراج و نیز اُنکے ہمراہی دیوزادون کو نظر ہی نہ آئے تو وہ پلٹ گئے تو (دیو بوت) نے دوسرے دیوؤن کو بھیجا اُنکی بھی وہی کیفیت ہوئی اور وہ بھی پلٹ گئے قصہ مختصر سات مرتبہ (دیو بوت) نے اپنے ہمراہیون کو بھیجا لیکن ست گورو مہاراج کے پرتاب سے اُن لوگون کو بینائی کی ہی تاب نہ رہی اور اندھے ہو ہو کر پلٹ گئے آخرکار راجہ دیوزاد مذکور نے اپنے وزیر اعظم کو ارشاد فرمایا کہ تو جا اور تعمیل ارشاد بجالا۔ وزیر مذکور کا دل ست گورو مہاراج کی قدمبوسی کا پہلے ہی سے تھا اسلیے وہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنے صدق دل سے حاضر ہوا۔ اُسنے درشن پائے۔ بعد حصول قدمبوسی اپنے راجہ سے جاکر کہا کہ آپ بھی چلیے اور ان سنتون کے درشن کیجیے۔ یہ سُنکر راجہ نے چلنا قبول کیا لیکن اُسوقت تک راجہ کا دل ست گورو مہاراج کی جانب سے سنت کامل ہونے کا اطمینان نہ تھا بلکہ راجہ کی نیت مائل بہ بدی تھی پس جسوقت ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنے وزیر کے ساتھ گیا تو بوجہ سیاہ دلی کے راجہ کو ست گورو مہاراج کے درشن نہ ہوئے اور اُسکے ہمراہی وزیر کو بوجہ صاف دلی ست گورو مہاراج کے درشن برابر ہوئے یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا راجہ (دیو بوت) نے بچشم خود دیکھکر اپنے وزیر سے کہا کہ اے وزیر اب مین تجھسے کچھ وعدہ کرتا ہون کہ مین اگر اُسوقت بینائی پاؤن تو ست گورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر جھکاؤن راجہ کا وعدہ سُنکر وزیر نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ آپ میرے راجہ کو آنکھین بخشتی جاوین وزیر کی عرضداشت ست گورو مہاراج نے منظور فرمائی اور راجہ نے بینائی پائی چنانچہ راجہ مذکور آنکھین پاتے ہی ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ مجھکو بھی کچھ ارشاد ہو کہ جسکی مین تعمیل کرون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تو آدمی کی خواہش چھوڑ دے یہ سُنکر اُسنے عرض کیا کہ یہ خواہش مجھسے چھوٹ ہی نہین سکتی اتنے عرصہ مین راجہ مذکور نے ست گورو مہاراج سے اپنے مکان پر لیجانے کی خواہش کی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکی درخواست منظور فرمائی اور اُسکے مکان پر آپ تشریف لیگئے ستگورو مہاراج کیواسطے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۰ لغایت ۲۱۱	۴۰	اُس راجہ نے ثبت عُمدہ عُمدہ میوہ جات منگائے اور عرض کیا کہ حضور کچھ نوش فرماوین ست گورو مہاراج نے پھر مکرر فرمایا کہ اے راجہ اگر تو انسان کی خواہش چھوڑ دیوے تو البتہ ہم تیرے بیان کی میوہ کھا لینگے آخرکار ست گورو مہاراج نے اُسپر ایسی مہربانی کی کہ اُسنے خواہش انسانی چھوڑ دی۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکے مکان پر کچھ میوہ نوش فرمایا بعد اسکے راجہ سودھر سین کی اطاعت و فرمانبرداری کی (راجہ دیوبوت) کو ہدایت کی اور راجہ مذکور نے بسر و چشم اطاعت قبول کی۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس راجہ کے بیان پرشاد پایا اور اپنا بہت (پرشاد) اُس راجہ کو دیا بس پھر کیا دیر تھی اُسی وقت راجہ مذکور کو دین و دنیا کی دولت حاصل ہوگئی اُسوقت مین ست گورو مہاراج نے اس راجہ کو (سرب دیو) کا خطاب عطا فرمایا۔ اور بعدہ ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے۔
۲۱۱ لغایت ۲۱۲	۴۱	ست گورو مہاراج تین۳ مہینہ کا سفر طے کرکے (برس) نامی شہر مین تشریف لیگئے اور جنگلی آدمی یعنے بن مانس جنکو کہتے ہین اُنکے مقام پر بھی پہونچ کر کچھ میوجات اُنکے لائے ہوئے نوش فرمائے اور ایک مہینہ اُسی مقام پر قیام پذیر رہے اور وہان کے راجہ اسمی (لکھمن سین) نامی کو سرفراز فرمایا۔
۲۱۲ لغایت ۲۱۸	۴۲	ست گورو مہاراج بمقام سوبرن پور تشریف لیگئے اور سدھون کے ساتھ سِدھ گوشٹ کیا۔ اور بعد وہان کے سمندر پار دم کے دم مین ہوکر دوبارہ سدھون سے ست سنگ فرمایا کہ تمام سِدھ لوگون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔ بھرتری ناتھ سدھ نے بدد ست گورو مہاراج کے شہر (رتنت جونار) مین دم کے دم مین ہوکر وہان رانی کلاوتی سے شادی کی اور بوقت رخصت رانی مذکور نے بہت ملال کیا۔ ست گورو مہاراج ہی نے رانی مذکور کو تسلی دی کہ تم ابھی ۱۶ سولہ برس تک جپ تپ عبادت و ریاضت کرو تو بھرتری ناتھ سدھ سے تمہارا ملاپ ہوگا۔ بعدہ ست گورو مہاراج کا وہان سے رخصت ہونا۔
۲۱۸ لغایت ۲۲۵	۴۳	ست گورو مہاراج کا بمقام نانک متا ہوکر سدھون سے ست سنگ کرنا اور اُس مقام کا نام پہلے گورکھ متا تھا ست گورو مہاراج کا سدھون کے جیتنے سے نانک متا نام پایا۔ اور اُسی مقام پر ایک مدتون کے خشک پیپل کے درخت کا ست گورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے فوراً ہرا ہو جانا اور بوقت اڑانے کل درختان جنگل سدھون کے اُس درخت پر ست گورو مہاراج کا ہاتھ رکھنا اور اسوقت تک اُس پیپل کے تنون پر ست گورو مہاراج کا چندن بھرا ہوا ہاتھ کا نشان قائم رہنا۔ ست گورو مہاراج کا بوقت سکھا دینے کل پانی دریا و تالاب و کنوان کے سدھون کی تاثیر منتر سے بذریعہ

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۱۸ لغایت ۲۲۵	۴۳	ایک نیا دریا کیلاس پربت سے (بھاڈری) کے سہارے سے منگالینا کہ جو اسوقت تک جاری ہی۔ ست گورو مہاراج کا (گور دریا ڈ ا می کنوان) سے چھتیس پرکار کے بھوجن سِدھون کی فرمایش سے فوراً منگاکر کھلا دینا اور کنوان مین دودھ پیدا ہوجانا۔ ست گورو مہاراج کا گورکھ ناتھ کے مقابلہ مین نانک متا سے کچھ دور آگے پہاڑ پر جاکر درخت (ریٹھا) کو میٹھا کردینا کہ جو آجتک موجود ہی۔
۲۲۵ لغایت ۲۲۸	۴۴	ست گورو مہاراج سے ایک سکھ کا گورمکھ و من مکھ کی شناخت دریافت کرنا بجواب اُسکے سنگورو مہاراج نے اُس سکھ کو ایک اتھیاس سنایا کہ جسمین من مکھ کیطرف سے متواتر بدی واقع ہونا اور گورمکھ کی طرف سے متواتر نیکی ہی ہوتی گئی آخرکار گورمکھ کا بھلا ہونا اور من مکھ کا تباہ و برباد ہوکر اپنی جان کھونا اسی ساکھی مین وہ ہدایت ہی کہ جسکے مکان مین آسیب ہو تو بھاگ جاوے اور اگر کسی وقت کا دفینہ خزانے ہون تو ملجاوے
۲۲۸ لغایت ۲۳۱	۴۵	ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان ہر ایک ایسا راچھس رہتا تھا کہ وہ دو سو کوس کے کل جیو جنت کھا جاتا تھا اور اسوجہ سے اُس مقام پر آدمی کو کون کہے جانور تک بھی نہ رہتے تھے۔ مردانہ کا بلا مرضی اُس مقام پر جانا اور اُس راچھس سے ملاقات ہونا اور اُس راچھس کا مردانہ کو کھا جانا اور ست گورو مہاراج کا فوراً آپہونچکر راچھس کے شکم سے مردانہ کو مجسم نکالنا۔ ست گورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے اُس راچھس کی سدگتی ہونا۔ بھائی بالے کا ست گورو مہاراج سے دربارۂ اُس راچھس کے دریافت کرنا اور ست گورو مہاراج کا فرمانا کہ راجہ جنک کا پہلے جنم مین رسوئی بردار تھا اور اسنے رسوئی جھوٹی کرڈالی تھی اس قصور پر راجہ جنک نے سراپ دیا تھا کہ تو راچھس ہوگا۔
۲۳۱ لغایت ۲۳۸	۴۶	ست گورو مہاراج کا سونے کی سرزمین مین تشریف لیجانا کہ جسکا نام بھی (سورن پور) تھا اور وہان کے کُل سامان سونے ہی کے تھے۔ مردانہ کا اُس شہر کے اندر جانا اور ایک شخص کہ جسکا نام (دھرم سنگھ) تھا مردانہ سے ملاقات ہونا۔ اُس سرزمین کے لوگ مرد و عورت باہم صحبت نہین کرتے تھے صرف خیال ہی سے اولاد پیدا ہوتی ہی اور وہان کے راجہ کا راج ستره ہزار سات سو جوجن کا تھا۔ آٹھوین دن پھر دھرم سنگھ سے اور مردانہ سے ملاقات ہونا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین دھرم سنگھ کا حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج سے بیان کرنا کہ اس ملک مین ذات و برن کی تفصیل نہین ہی اور یہان کے راجہ کا نام کنول نین ہی۔
״	״	ست گورو مہاراج کی خدمت مین راجہ کنول نین کا بذریعہ دھرم سنگھ کے حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج کا

[illegible]

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۲۱ لغایت ۲۲۸	۴۶	کنول نین کو واسطے اطاعت و فرمانبرداری راجہ سودھرسین کی ہدایت کرنا۔ ست گورو مہاراج نے راجہ کنول نین کی پچھلی سرگذشت سنائی کہ تم اگلے جنم مین راجہ جنک کے خدمتگار تھے اُسوقت تمہارے دل مین یہ بات آئی تھی کہ مین راجہ نہ ہوا۔ تمہارے دل کی بات فوراً راجہ جنک نے دریافت کرکے تمکو بردان دیا تھا کہ تو بھی بڑا راجہ ہوگا یہ بات سُنکر راجہ کنول نین نے پوچھا کہ اے ست گورو مہاراج اُسوقت مین میرا نام کیا تھا۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اُسوقت تیرا نام (صفاچند) تھا۔ یہ سُنکر راجہ مذکور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے راجہ مذکور کو دھرم سالہ بنوانے کی ہدایت کی۔ ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر (سمیر پربت) کی طرف چلنے کا ارادہ کیا۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے مکہ چلنے کے لیے عرض کیا۔ ست گورو مہاراج نے مردانہ کی عرض کو قبول فرمائی اور مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔
۲۲۸ لغایت ۲۴۴	۴۷	ست گورو مہاراج دم کے دم مین یعنے دو ہی قدم مین مکہ کو جا پہونچے اور وہان پہونچکر مردانہ کو ہدایت کی کہ اندر جا اور دیکھ آ۔ مردانہ اندر جانے کے ارادہ سے مکہ کو گیا لیکن مجاورون نے اندر جانے نہ دیا۔ مردانہ واپس آیا اور ست گورو مہاراج سے مجاورون کی مزاحمت کی وجہ پوچھی اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک پُرانا قصہ کہ مکہ پر گذر چکا تھا سنایا کہ اسکے اندر ایک مورت پتھر کی مہادیو کے روپ کی رکھی ہی اُسکو ایک بادشاہ نے اپنے وقت مین اُٹھانا چاہا اُسی وقت اُس بادشاہ کے ونیز تمام مجاورون کے مکانات مین آگ لگ گئی یہ معجزہ اُس مورت کا دیکھکر سب خاموش ہوگئے اور اُسوقت سے یہ قاعدہ مقرر ہوا ہی کہ اندر اسکے کوئی جانے نہین پاتا ہی اور مجاور لوگ بھی جو جاتے وہ آنکھ موندکر جانے پاتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے یہ قصہ سنا کر مردانہ سے فرمایا کہ اب تو جا اور بے کھٹکے اندر چلا جا اب اس مرتبہ تجھسے کوئی مزاحم نہ ہوگا۔ مردانہ حسب الحکم ست گورو مہاراج کے اندر مکہ کے بلا مزاحمت کسی شخص کے چلا گیا اور بعد تھوڑی دیر کے واپس آیا۔
〃	〃	شب کو ست گورو مہاراج نے وہین آرام فرمایا اتفاق سے مکہ کے رُخ ست گورو مہاراج کے قدم مبارک تھے یہ کیفیت دیکھکر وہان کے مجاورون نے بُرا مانا اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک سمت مکہ کو دور کرنا چاہا لیکن عشق تو بڑی ہی کشش رکھتا ہی مقناطیس سے پتھر کو عشق ہی کی وجہ سے کشش ہی گو کہ اُن لوگون نے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک پھیر دیے لیکن بوجہ عشق حقیقی کے مکہ مجسم ست گورو مہاراج کے قدمون کا طواف یعنی پیکرمان کرنے لگا ست گورو مہاراج کے قدمون کا یہ معجزہ

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۴۳ لغایت ۲۴۴	۴۷	دیکھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر وہان کے لوگ آگرے اور متھا ٹیکا-
		ست گورو مہاراج حسب درخواست مردانہ کے مدینہ کی طرف تشریف لیچلے کہ جہان پر محمد صاحب کی قبر ہی اور وہین پر کھڑاؤن کے نشان بنے ہوے ہین ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے اُن نشانات پر چڑھکر جا بیٹھے کہ جو امر وہان کے مجاورون کے خلاف ہوا لیکن جسوقت ست گورو مہاراج نے اُنسے بحث کرنا شروع کیا سب کے سب معقول ہوکر بیٹھ گئے-
		مردانہ نے جسوقت محمد صاحب کی قبر کو دیکھا تعجب مین آگیا- اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ محمد صاحب کا آواگون نہین چھوٹا اسلیے وہ پھر اب ہندو کے گھر مین بلکہ تیج قوم کے گھر مین جنم لیوینگے ہان اُسوقت مین اُنکو البتہ کوئی ست گورو ملیگا کہ جسکے اُپدیس سے آواگون چھوٹیگا-
		ایک وقت مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی یہ سُنکر مردانہ نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہان سے سلطانپور کتنے فاصلہ پر ہی ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ دو ہزار سات سو کوس یہان سے سلطانپور ہی-
		ست گورو مہاراج انتردھیان ہوکر شام کے وقت مع اپنے ہمراہیون کے سلطانپور مین پہونچ گئے
۲۴۴ لغایت ۲۴۵	۴۸	ستگورو مہاراج نے دم کے دم مین ستائیس سو کوس جاکر بی بی نانکی جی صاحبہ سے ملاقات کی اور صرف ایک شب وہان رہکر رخصت ہوگئے
۲۴۵ لغایت ۲۴۶	۴۹	ست گورو مہاراج سلطانپور سے انتردھیان ہوکر باون سو کوس پر تشریف لیگئے جہان پر آپ تشریف لیگئے اُس مقام کی بھی کل سرزمین بلکہ وہان کے پہاڑ وغیرہ بھی سب سونے کے تھے اور اُس مقام پر ایک چشمہ امرت کا بھی جاری تھا-
		مردانہ نے اُس چشمہ کو دیکھکر ست گورو مہاراج سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو اُس چشمہ سے مین بھی کچھ پانی پی لون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جو لوگ اس چشمہ سے پانی پیتے ہین وہ زندہ جی یعنے آزاد ہوجاتے ہین بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے مردانہ اگر تیری یہی خواہش ہو تو تو بیشک پی لیوے -
		جسوقت مردانہ نے حسب الحکم حضور اُس چشمہ سے کچھ امرت پیا تو بیہوش ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج مردانہ کو ہوش مین لائے -
		پھر ست گورو مہاراج (ہمانچل) پربت پر تشریف لیگئے-
بہ		بعد وہان کے ست گورو مہاراج (سردھار پربت) کو تشریف لیگئے اُسوقت مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اے مہاراج کیا پانڈوان وغیرہ یہین پر آکر گل گئے ہین ست گورو مہاراج نے بجواب

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۴۸ لغایت ۲۶۹	۴۹	اسکے فرمایا کہ وہ لوگ یہان تک نہین پہونچے بلکہ نیچے ہی رہگئے ہان منجملہ اُنکے صرف راجہ جدھیشٹر سُرگ کو تک گیا ہی- ستگورو مہاراج سے اور گورکھ ناتھ سے ملاقات ہوئی اور کچھ دیر وہان بھی ست سنگ رہا- ستگورو مہاراج سے مردانہ نے دریافت کیا کہ اے مہاراج اب سورج نظر نہین آتا ہی- بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہم سورج سے بھی بہت اوپر آگئے ہین بلکہ دو ہزار جوجن بلندی پر ہین- بعد اسکے مردانہ نے دریافت کیا کہ جس جگہ اپنا مکان ہی وہان سے سورج کسقدر بلند ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ پینتیس ہزار جوجن اونچا ہی- مردانہ نے دریافت کیا کہ کسقدر راستہ طی کر چکے ہین- ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سینتس ہزار جوجن طی کر چکے ہین- بھائی بالے نے ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج یہ مردانہ مسلمان کیون ہوا- بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ راجہ جنک کے دربار مین ایک روز شراب پیکر و گوشت کھا کر آیا اُسوقت راجہ جنک نے فرمایا کہ تو ملیچھ ہی اسلیے یہ ملیچھ یعنے مسلمان پیدا ہوا ہی- مردانہ نے ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ تو چندرمان بھی نہین دکھائی دیتا ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جسقدر زمین سے سورج اونچا ہی اُسی قدر چندرمان بھی اونچا ہی- مردانہ نے دریافت کیا کہ اے مہاراج دھورو جی کتنی بلندی پر ہین- ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بلندی پر ہین کیونکہ وہ کیلاس کے اوپر ہین-
۲۶۹ لغایت ۲۷۰	۵۰	ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (اوما پربت) پر پہونچے وہان پر بھی سدھون سے ست سنگ ہوا اس مقام کو بھائی بالے کی زبانی جسوقت گورو انگد جی صاحب نے سُنا سات دن اور سات رات سمادھی مین رہے نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا- بعد وہان کے ستگورو مہاراج (سلکا پربت) پر تشریف لیگئے اُسوقت مردانہ نے ستگورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اب ہم چندرمان سے کسقدر بلندی پر آئے ہین- بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ دس ہزار جوجن بلندی پر ہین- پھر مردانہ نے دریافت کیا کہ اے ستگورو مہاراج اب یہان سے (سمیر پربت) کسقدر دور ہی- ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ تہتر ہزار جوجن ہی- مسمی بھنگر ناتھ ستگورو مہاراج کے پاس آیا اور اُسکے بعد کل ناتھ لوگ وقتاً فوقتاً ستگورو مہاراج کی قدمبوسی مین آئے اور کچھ کچھ بحث کرکے اور مٹھائی کھا کر واپس گئے-
۲۷۰ لغایت ۲۸۵	۵۱	ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (سمیر پربت) پر پہونچے وہان پر بھی سدھون اور ناتھون او

[illegible]

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۷۸ لغایت ۲۸۵	۵۱	جیون سے ست سنگ ہوا۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے نوناتھ اور چھہ جتی اور چوراسی سدھ کے نام دریافت کیئے اور ستگورو مہاراج نے بہ تفصیل نام بنام بتایا۔
۲۸۵ لغایت ۲۸۹	۵۲	ست گورو مہاراج نے (بیار پربت) پر پہونچکر (دتاتری) مہاراج سے ملاقات کی اور اُنسے بہت عرصہ تک ست سنگ رہا۔
۲۸۹ لغایت ۲۹۱	۵۳	ست گورو مہاراج (کاگ بھسنڈ) جی سے جا ملے اسوقت بھائی بالے نے کاگ بھسنڈ جی سے دریافت کیا کہ آپکا جسم کاگ کا کیون ہوا۔ یہ سُنکر خود کاگ بھسنڈ جی نے اسکی کیفیت بیان کی اور وجہ اس جسم کے ہونے کی سُنائی۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (الاچین پربت) پر تشریف لیگئے اور الاچین جانور سے ملاقات کی کہ جسکے نام سے وہ پربت مشہور ہے اور اُسی پنچھی نے یہ بھی بیان کیا کہ پہلاد بھگت ہمارے راجہ ہین۔
۲۹۱ لغایت ۲۹۳	۵۴	ست گورو مہاراج جہان پر (پہلاد بھگت) تھے تشریف لیگئے اور اُنسے جاکر ملاقات کی اور بھائی مردانہ کو اُسی مقام پر چھوڑ دیا۔
۲۹۳ لغایت ۲۹۵	۵۵	ست گورو مہاراج جہان پر (دھورو بھگت) ہین وہان پر جا پہونچے اور اُنسے ملاقات کی اور بھائی بالے کو اس مقام پر چھوڑ دیا۔
۲۹۵ لغایت ۲۹۰	۵۶	ست گورو مہاراج مجسم سچ کھنڈ مین تشریف لیگئے اور نرنکار کے حضور مین (سودر جی صاحب) کا سبد سنایا اُسوقت نرنکار کے دربار سے (گورمکھی) اچھر سنسار مین مروج کرنے کو اجازت ہوئی۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج سچ کھنڈ سے رخصت ہوکر دھورو بھگت کے استھان پر واپس آئے۔ بعد وہان کی واپسی کے اپنے اپنے مقامات سے بھائی بالے و بھائی مردانہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ زمین سے کسقدر بلندی پر آئے ہین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ چالیس لاکھ جوجن اور دھورو جی کا مقام اُنتالیس لاکھ جوجن ہے بعد اسکے ست گورو مہاراج نیچے اُترنے لگے پس جس جس قدر مہاراج نیچے تشریف لاتے تھے مردانہ دریافت کرتا جاتا تھا اور ستگورو مہاراج تعداد جوجن کی فرماتے تھے بعد اسکے ست گورو مہاراج (کالکا پربت) پر تشریف لائے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (کلا دھار پربت) پر تشریف لائے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (سیتل پربت) پر تشریف لائے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۹۵ لغایت ۲۹۸	۵۶	بعد اسکے سنگورو مہاراج (اکھنڈ پربت) پر تشریف لائے - بعد اسکے سنگورو مہاراج (زنکار پربت) پر تشریف لائے غرضکہ ست گورو مہاراج اسی طرح پربتون پر ہوتے ہوے نیچے تشریف لائے - ایک مقام پر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو قدرتی پھل کھلایا اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ مہا پورکھ اور بھگت سادھ ہین انکے واسطے یہ پھل زنکار کی قدرت سے بنے ہین -
۲۹۸ لغایت ۳۰۰	۵۷	ست گورو مہاراج (سہلا پربت) سے دم کے دم مین (اہار پربت پر) تشریف لائے اُس مقام پر (کلیان داس) سادھو سے ملاقات ہوئی اور اُسنے ست گورو مہاراج سے کہا کہ مین اپنے گورو (سبل سین) سے آپکی تعریف سُنکر مشتاق ہوا اور یہ بھی کہا کہ میرے گورو کہتے ہین کہ (ترتیا جگ) مین نانک منیا میرے گور بھائی تھے - ست گورو مہاراج سے اور سبل سین یعنے کلیان داس کے گورو سے ملاقات ہونا اور سبل سین کے ذریعہ سے سنگورو مہاراج سے راجہ جنک کا ملاقات کرنا اور سکھدیو جی کا بھی وہان موجود ہونا - اور وہان سے رخصت ہوکر ست گورو مہاراج کا (مینا پربت) پر پہونچنا اُس مقام پر (خلیفہ) سدھ کا ملنا اور ست گورو مہاراج سے کچھ ست سنگ کرنا - بعد وہان کے سنگورو مہاراج کا (گرنار پربت) پر تشریف لانا اور مردانہ کا دریافت کرنا کہ اے ست گورو مہاراج یہان پر بھی کوئی فقیر ہی - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جو آگے مل چکا ہی اُسکا یہین مقام ہی -
۳۰۰ لغایت ۳۰۲	۵۸	ست گورو مہاراج (گرنار پربت) پر اشنان ایک تالاب پر کر رہے تھے کہ وہان پر ایک رکھیشر اسمی (سکھ چین) سے ملاقات ہوئی اور ست گورو مہاراج نے اُس رکھیشر سے فرمایا کہ تم وہی ہو جو راجہ جنک کی سیج سنوارتے تھے اور رکھیشر موصوف کا کہنا کہ جی ہان بعد اسکے ست گورو مہاراج کا رخصت ہونا - ست گورو مہاراج کا (اونکار پربت) پر پہونچنا اُسوقت مردانہ کا درخواست کرنا کہ اے ست گورو مہاراج اگر آپ کی مرضی ہو تو میرے دل مین نو کھنڈ دیکھنے کی خواہش ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو نے (کرشن کھنڈ) معروف (بھارت کھنڈ) کو دیکھا ہی اور اب تجھکو دوسرے کھنڈ دکھلاتے ہین - ست گورو مہاراج (رنجنی کھنڈ) مین تشریف لیگئے اور وہان کا راجہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج نے اُسکی آزمایش کے لیے بہت سخت آزمایشین کین لیکن راجہ مذکور اُن آزمایش مین مستقل رہا اُسوقت سنگورو مہاراج نے اُس راجہ کے لڑکے کو سکھ کیا - بعد اسکے ست گورو مہاراج (ہروا کھنڈ) مین تشریف لیگئے اور وہان کا بھی راجہ حاضر ہوا اُسکو دو عدد الایچی ست گورو مہاراج نے دین کہ جسکی برکت سے اُس راجہ کے یہان دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی -

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۰۰ لغایت ۳۰۶	۵۸	بعد اسکے ست گورو مہاراج (کورکھنڈ) مین تشریف لائے کہ جہان کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کبھی وہان کسی کے گھر مین اولاد پیدا ہوتی تھی تو وہے لوگ روتے تھے اور جب وہان کوئی مرتا تھا تو وہان کے لوگ خوشی مناتے تھے ۔ اور وہان کے لوگون کی عمرین بھی ہزار برس کی ہوتی تھین طرفہ ماجرا یہ کہ وہ لوگ ہمیشہ ہی جوان رہتے تھے ۔ مردانہ نے اُن لوگون سے بابت عمر ہزار برس کے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم لوگ جھوٹھ مطلق نہین بولتے ہین اور اس کلجگ کا اثر ہم پر مطلق نہین ہوا ہے پھر ست گورو مہاراج کے وہان کے لوگ آکر سکھ ہوے اور ست گورو مہاراج نے اُنکو اُپدیس کیا ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (الا پربت کھنڈ) مین تشریف لائے کہ جہان پر سب شیر ہی شیر رہتے تھے اور ایک سو جوجن تک انسان کیا بلکہ پسو پنچھی یعنے حیوان تک کا نشان نہ تھا ۔ مہاراج ست گورو کے قدمون کی برکت سے اُن شیرون کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرنا اور سنگورو مہاراج نے اُن شیرون کو سکھ کیا اور آدمی کے جسم ہونے کی بابت بردان دیا ۔ بعد وہان کے ست گورو مہاراج ایک شہر مین تشریف لیگئے اور وہان کے لوگون کو بھی اُدھار کیا اور اپنے سکھ کیا ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (بھندرا کھنڈ) مین تشریف لیگئے کہ جسکو لوگ جم کھنڈ بھی کہتے ہین اور وہان کا راجہ اسمی (کول ناتھ) ۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ منجملہ چارون آسرم کے کون سا آسرم بڑا ہے ۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ گرہست آسرم بڑا ہے بعد اسکے ۔ ست گورو مہاراج (ہرن کھنڈ) مین تشریف لیگئے کہ جہان کی کل سرزمین سونے کی تھی اور جہان کا یہ طریقہ تھا کہ جسکی موت آوے وہ ایک اونچے پہاڑ پر چلا جاوے اور (برمھ رندھیر) اپنی جان گنوا دے اور وہان کے لوگ گورو گورکھ ناتھ کے سکھ تھے ۔ جب ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اُس سرزمین مین پڑے تو اُنکے مزاج سے جہالت جاتی رہی اور سب کے سب سنگورو مہاراج کے سکھ ہوے ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (تماش کھنڈ) مین تشریف لیگئے ۔ مردانہ کو ایک شخص کا وہان کے دیوتا کے بلدان کے لیے گرفتار کر لیجانا اور بوقت بلدان مردانہ کو سنگورو مہاراج کا نام لینا اور ست گورو مہاراج کا نام سنتے ہی دیبی جی کا خود پرگٹ ہوکر تلوار اُٹھانا اور جو لوگ مردانہ کو بلدان کے واسطے گرفتار کرکے لیگئے تھے اُنکو مارنا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج کی اُنکا سکھ ہونا اور واہگورو اور واہ گورو جپنا ۔ بعد اسکے سنگورو مہاراج کا (ہرورکھ کھنڈ) مین کہ جسکو عرب کھنڈ کہتے ہین تشریف لیجانا اور وہان کے راجہ و پرجا کا ست گورو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۰۰ لغایت ۳۰۶	۵۸	مہاراج کے سکھ ہونا۔ ست گورو مہاراج سے مردانہ کا ساتون دیپ کے دیکھنے کی درخواست کرنی اور ست گورو مہاراج کا مردانہ کو ہرایک دیپ مین لیجاکر دکھانا۔ ست گورو مہاراج سے بھائی بالے کا (سیت بندر ایشر) دیکھنے کی درخواست کرنا اور ست گورو مہاراج کا چشم زدن مین وہان پر پہونچنا اور وہین پر گورو گورکھ ناتھ کا مع پانچ سادھون کے ملنا اور تھوڑی دیر اُنسے ست سنگ ہونا۔ اُسی وقت مین ست گورو مہاراج کا (جپ جی صاحب) اور (رتن مالا) کا اچارن کرنا اور وہان سے دم کے دم مین ست گورو مہاراج کا اچل کے میلہ کو تشریف لیجانا کہ جو ۲۷۵ دوسو پچہتر کوس تھا اور وہان سے کچھ دیر سادھون سے ست سنگ کرکے بھائی بالے سے فرمانا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہے یہ کہکر ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے سلطانپور تک چشم زدن مین تشریف لائے اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے ملاقات حاصل کرکے فوراً ہی رخصت ہوگئے۔
۳۰۶ لغایت ۳۰۸	۵۹	ست گورو مہاراج نے ایک کاشتکار کے کھیت کے قریب قیام فرمایا اور اُسنے اپنے کھیت سے کچھ (بولا) ستگورو مہاراج کے آگے لاکر رکھ دیا اور اُسی کے قریب ایک لڑکا کسی غریب آدمی کا تھا اُسکے دلمین آیا کہ مین اپنے گھر سے ان سادھوؤن کے واسطے کچھ لاکر کھلاؤن ست گورو مہاراج انترجامی تھے ہی آپنے خوش ہوکر فرمایا کہ ہم نے تجھکو راج عطا کیا چنانچہ وہ اُسی وقت اُس ملک کا راجہ ہوگیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اُس سرزمین کا وہی لڑکا مہاراجہ ہوگیا۔ بعد اسکے ست گورونے اُسی مقام پر ایک بیوپاری کو مرتبہ روشنضمیری کا دیا اور اپنا سکھ کیا۔
۳۰۸ لغایت ۳۱۲	۶۰	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے اور ایک کھتری بڑے مالدار کو ست گورو مہاراج کے درشن کرتے ہی بیراگ اُدپت ہوگیا اور اُسنے اپنی سب دولت لُٹاکر فقیری اور مزدوری مین بسر کرنا پسند کیا اور اُس مزدوری مین بھی دو شرطین جسکی مزدوری کرتا تھا کرلیتا تھا۔ شرط اول یہ ہے کہ مین چار ٹکے سے مزدوری کم خواہ زیادہ نہ لونگا۔ شرط دوئم یہ ہے کہ دن بھر مین ایک گھڑی میرے پاس بیٹھکر پرمیشر کی بھگتی مجھکو سناؤ (یا مجھسے سنو)۔ ایک دن اُس کھتری مزدور نے ایک ساہوکار کی مزدوری کی اور بعد سُناتے پرمیشر کی بھگتی کے اُس سے کہا کہ تمھاری تمام عمر اسوقت تک مفت مین رایگان ہوئی اور یہ بھی پیشین گوئی کی کہ آج کے ساتوین دن تم مرجاؤگے اور اُس مزدور فقیر نے اُس ساہوکار کو یہ بھی ہدایت کی کہ جب تم مروگے تو ایک گھڑی کا شکمہ کہ جو تمنے اسوقت میرے ساتھ ست سنگ کیا ہے ایک گھڑی کے لیے ضرور ہی ملیگا اُسوقت تم یہ کہنا کہ اِس

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۱۰ لغایت ۳۱۲	۶۰	ایک گھڑی کے لیے مجھکو اجازت سچ کھنڈ مین رہنے کے لیے دیجاوے بس تم جسوقت سچ کھنڈ مین جاؤگے تو تمکو کوئی گرفتار نہ کرسکیگا- غرضکہ اُس ساہوکار کا وہی حال ہوا کہ وہ ساتوین دن مرگیا اُسوقت اُسنے وہی ایک گھڑی اپنے سکھ کی سچ کھنڈ کے واسطے مانگی کہ جسکی بدولت وہ ساہوکار دوام سچ کھنڈ ہی مین سادھون ست سنگ مین رہا
۳۱۲ لغایت ۳۱۵	۶۱	ست گورو مہاراج کی بدولت ایک چور کا نستار اسطرح پر ہوا کہ ایک چور تھا جب وہ مرگیا تو اُسکا لڑکا ہوشیار ہوا اور اُسنے اپنی والدہ سے اپنے باپ کا پیشہ دریافت کیا تو اُسکی والدہ نے دو اقرار لیکر اُسکے والد کا پیشہ بتایا شرط اول یہ کہ اپنے پیشے کو چاہے جان جاتی رہے لیکن ظاہر نکرے- شرط دوم یہ کہ جہان سنگت سادھوؤن کی ہو وہان ہرگز ہرگز نجاوے بلکہ یہان تک احتیاط رکھے کہ سادھوؤن کا کوئی شبد کان مین نہ آوے- غرضکہ اُس لڑکے کے باپ کا پیشہ چوری کا تھا اُسنے بھی وہی پیشہ اختیار کیا- ایک دن اتفاق سے چوری کا مال لاتے ہوے ایک چوکیدار راستہ مین نظر پڑگیا کہ جسکے خوف کے مارے وہ لڑکا چور مذکور ایک سنگت کے قریب پناہ سمجھکر چلا گیا لیکن والدہ کی نصیحت سے اپنے کانون مین اُنگلی دیے ہوے رہا کہ جسمین یہان کی گفتگو کان مین نہ آوے باوجود اس احتیاط کے یہ بات اُسکے کان مین جا پڑی کہ دیوتون کی پرچھائین نہین ہوتی ہے اور اُنکی آنکھون کے پلک بھی نہین جھپکتے ہین اس بات کو فضول بات سمجھکر اُسنے سن لیا- اتفاق سے ایک وقت مین وہ لڑکا چور چوری کی علت مین گرفتار ہوا اور اُس حالت گرفتاری مین ایک عورت کا اپنے فریب مکاری سے دیبی کا بھیس بنانا اور جیل مین پہونچکر اس سے چوری کرنے کا اقرار کرانا چاہا تو اُسوقت اُس چور لڑکے کو وہ دونون باتین یاد آئین اور اُسکے ذہن مین وہ دیبی جی نہ سمائین اُسکو آدمی ہی جانا اور اُسکے فریب مین نہ آنے سے اُس گرفتاری سے نجات پانا اور ستگورو مہاراج پر سچا اعتقاد لانا اور سکھ ہوکر نجات پانا-
۳۱۵ لغایت ۳۱۶	۶۲	ست گورو مہاراج کی خدمت مین ایک نیمی یعنے اعتقادی سکھ کے ساتھ کپٹی سکھ یعنے بے اعتقادی شخص سکھ ہونے آیا اور ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسکی سیاہ دلی سمجھکر ایسے مقام پہ اُسکو بھیجا کہ وہ وہان سے بھاگ نکلا اور اُسی مقام پر دو چورون کا پہونچکر اُس سیاہ دل کے بدلے بیکنٹھ پہونچ جانا اور برعکس دونون چورون کے سیاہ دل کے سبب سے چوری مین گرفتار ہوجانا لیکن حالت گرفتاری مین راجہ کو اپنی اصلی کیفیت سناکر رہائی پانا اور بعد کو صاف دل ہوکر

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۱۵ لغایت ۳۱۶	۶۲	ست گورو مہاراج کی قدمبوسی حاصل کرنا اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوکر پرم پد کو جاتا۔
۳۱۶ لغایت ۳۱۹	۶۳	ست گورو مہاراج ایک موضع مین تشریف لیگئے اور اتفاق سے وہان کسی نے بیٹھنے نہ دیا اور جب وہان سے اُٹھ کے دوسرے موضع مین تشریف لیگئے تو اُن لوگون نے بڑی خدمت کی تو ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ یہ موضع اُجڑ جاویگا یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ یہ کونسا انصاف ہی کہ جنھون نے خدمت کی وہ پریشان ہون اور جنھون نے بیٹھنے نہ دیا وہ بہ امن و امان ہون۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اگر وہ لوگ اُجڑ کر دوسری جگہ آباد ہونگے تو انھین کی صحبت کا اثر اورونکو بھی ہوگا اور اگر یہ لوگ اُجڑ کر دوسری جگہ جا بسینگے تو انھین کی صحبت دوسرے لوگ اختیار کرکے سادھ سنت کی سیوا و ٹہل کرینگے۔
		ست گورو مہاراج کی خدمت مین ایک کھتری سکھ روزانہ آتا تھا اُسکے ساتھ ایک اور شخص بھی آنے لگا اور اُس سکھ سے اور ایک عورت سے لگاو ہونا۔
		اتفاق سے پہلے سکھ کا نقصان جسمانی اسطرح پر ہونا کہ اُسکے ایک دن کانٹا لگ جانا اور اُس دوسرے بدکار آدمی کا بدکاری کی حالت مین دو اشرفیان پانا اور انکا سبب دونون شخصون کا ست گورو مہاراج کی حضور مین حاضر ہوکر روبرو دریافت کرنا کہ بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بدکار شخص کو دو مٹکے اشرفیون کے ملنے تھے بدکاری کی وجہ سے صرف دو اشرفیان ہی ملین اور نیک کار آدمی کو پھانسی بدی تھی صرف کانٹون مین وہ بلا ٹل گئی۔
۳۱۹ لغایت ۳۲۴	۶۴	ست گورو مہاراج سے گوبند کے لوگون کا ریشتری کی بابت دریافت کرنا اور ست گورو مہاراج سے جواب باصواب پاکر اطمینان کرنا اور خاموش ہونا۔
۳۲۴ لغایت ۳۳۴	۶۵	ست گورو مہاراج سے ایک سکھ کا اپنی دختر کی شادی کے لیے درخواست کرنا اور ست گورو مہاراج کا اُسکی شادی کے واسطے کُل سامان عطا فرمانا۔
		ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ایک دن فرمایا کہ جو منسکھ قوم بقال تیرے لڑکے کی شادی کے وقت مین بھاگیرتھ سکھ کے ساتھ لاہور سے آیا تھا اور بعد کو کچھ مال سوداگری کا لیکر سنگلادیپ کو گیا تھا اب وہ شخص (سنونابھ) راجہ کی نگری مین ہی اور اُسکی کیفیت اسطرح پر ہوئی ہی کہ جب وہ سکھ اس ملک سے گیا تو اپنے پنتھ کے موافق عمل کرتا تھا یہ امر وہان کے ملک والون کے خلاف تھا اسوجہ سے وہان کے راجہ تک اس شخص کی شکایت پہونچی راجہ نے اسکو طلب کیا تو راجہ سے بھی اسنے اپنی مستقل مزاجی ہی بیان کی اور کہا کہ مجھکو ایسے ست گورو مہاراج کے درشن ہوئے ہین کہ میرے دل کی سب بھرمتا دور ہوگئی ہی لیکن راجہ نے اسکے بیان کو کچھ نہ سُنا بلکہ ناحق اس شخص کو جیلخانہ بھیجدیا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۲۴ لغایت ۳۳۴	۶۵	اتفاق وقت سے ایک وقت مین ایک گاے کسی کیچڑ مین پھنس گئی اور اُسکے نکالنے کی بہت سی تدبیرین کی گئین لیکن کسی طرح وہ نہ نکل سکی تب پنڈتون نے ایک تدبیر یہ سوچی اور بیان کی کہ اگر اسمید جگ کا پھل اسکو دیا جاوے تو البتہ یہ گاے نکل آوے یہ سُنکر راجہ کو بہت تشویش ہوئی اور اپنے دل مین ٹھان لی کہ مین جان دیدونگا اور بغیر نکلے ہوے گاے کے کھانا نہ کھاؤنگا۔ اُسوقت اس سکھ نے جیلخانہ سے کہلا بھیجا کہ اگر حکم ہو تو مین اسمید جگ کا پھل دون اُسوقت راجہ مذکور نے دریافت کیا کہ تم نے اسمید جگ کب کیا تھا بجواب اسکے اس سکھ نے کہا کہ مین تو روزمرہ ہی جگ کرتا ہون۔ راجہ نے اس بات مین بحث نہ کی اور کہا کہ بہتر تمھین پھل دو تب اس سکھ نے واہ گورو کہا اور کہا کہ یہ منتر پڑھکر گاے کو نکالو۔ یہ کہتے ہی فوراً ہی گاے نکل آئی۔ یہ معجزہ اس اسم اعظم کا دیکھکر راجہ کو بہت اعتقاد ہوگیا اور فوراً ہی راجہ نے اس سکھ کو جیلخانہ سے رہائی دلوائی اور کہا کہ اپنے گورو کے مجھکو بھی درشن کراؤ۔ یہ سُنکر اس سکھ نے کہا کہ امرت بیلہ مین آپ واہ گورو واہ گورو جپا کیجیے اور ہمارے ست گورو مہاراج انترجامی ہین جب تمھارے دلمین یہی خواہش ہوگی تو ست گورو مہاراج یہین آکر درشن دینگے۔ غرضکہ ست گورو مہاراج پر اُسکا ایسا اعتقاد ہوا کہ اُسنے ایک باغیچہ بنوایا اور اُسمین بہت خوبصورت و کم عمر کی لڑکیان خدمتی وکارباری رکھین اور انکو اس امر کی ہدایت کی کہ جو کوئی سنت خواہ سادھو آوے اُسکا امتحان لو کہ وہ کیسا ہے پس حسب ہدایت اپنے مالک کے وہ عورتین ایسا ہی کیا کرتی تھین۔ اتفاق وقت سے وہ باغ کہ جسکا نام نولکھا تھا خشک ہوگیا اور بارہ برس اُسکو خشکی کی حالت ہی مین گذرے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک جونہین اُس باغ کے گوشہ مین ٹھہرے فوراً ہی باغ مذکور سرسبز وشاداب ہوگیا۔ باغبانون نے راجہ کو اس امر کی خبر دی کہ ایک فقیر کے قدم پڑتے ہی کُل باغ ہرا ہوگیا یہ سنتے ہی راجہ نے اُن عورتون کو حسب معمول حکم دیا کہ جاؤ اُنکی خدمت کرو کہ جسکا منشا امتحان کا تھا ارشاد کے ساتھ ہی وہ عورتین باغ مین آئین اور اپنی آنکھین وابرو چمکانے لگین یہ کرشمہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا کہ جسکے سنتے ہی اُن عورتون کے دل برعکس ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے ست گورو مہاراج نے ایک اور شبد فرمایا کہ جسکے سُنے سے اُن عورتون کو برمھ گیان ہوگیا اور پرمیشر کی بھکتی مین لولین ہوگئین وہ عورتین جسوقت راجہ شیوناتھ کے پاس گئین تو اُنکی حالت دگرگون تھی راجہ یہ کیفیت دیکھکر تعجب مین ہوگیا اُن لوگون نے راجہ سے کہا کہ آج ہم سبھون نے ایسے سادھو کے درشن کیے ہین کہ نہال ہوگئین ہین یہ سنکر راجہ شیوناتھ کو یقین آگیا کہ ہو نہ ہو گورو نانک جی صاحب ہی ہین کہ جنکے درشنون سے ایسے آوارہ مزاج کی عورتین ایسی حالت کو پہونچین۔ راجہ شیوناتھ مذکور فوراً باغ نولکھا پر جا پہونچا اور ست گورو مہاراج کو نمسکار کیا۔ ست گورو مہاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۲۴ لغایت ۳۳۴	۶۵	خیر و عافیت دریافت کی راجہ نے ست گورو مہاراج سے نام دریافت کیا جسوقت ست گورو مہاراج نے اپنا نام بتایا فوراً اُسکو یاد آیا کہ یہ نام تو ست گورو مہاراج ہی کا ہے اس نام کا کوئی دوسرا شخص اس دنیا مین نہین ہے بعد اسکے ست گورو مہاراج سے راجہ مذکور نے شہر مین چلنے کی درخواست کی ست گورو مہاراج نے دھرم سالہ بنوانے کے واسطے ارشاد فرمایا راجہ نے وہ بھی تعمیل کی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے شیوناتھ راجہ کا بہت سخت امتحان لیا کہ جو بوقت ساکھی پڑھنے کے معلوم ہوگا ۔ تاہم راجہ شیوناتھ سب امتحانون مین مستقل برقرار رہا کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ست گورو مہاراج نے راجہ شیوناتھ کو تمام ملک سنگلا دیپ کا راج بخش دیا ۔ کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ شیوناتھ کی رسوئی مین ([illegible]) صرف نمک کا روزمرہ صرف تھا اسکے راجہ و پرجا سب کے سب ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے ۔ ست گورو مہاراج نے ایک پوتھی (پران سنگلی) دھن اُچارن کی ۔ اور یہ فرمایا کہ ہمارے دیس سے اگر سکھ آویگا اُسکو یہ پوتھی دیدینا ۔ بعد چند عرصہ کے راجہ شیوناتھ مرگیا تو ست گورو مہاراج نے اُسکے پوتے (رائے سنگھ) کو گدی عطا فرمائی ۔ بعد اسکے وہان سے جب ست گورو مہاراج کچھ آگے چلے تو سدھون سے کچھ ست سنگ ہوا اور بعد ست سنگ کے سدھ لوگ بھی متھا ٹیک کر رخصت ہو گئے ۔
۳۳۴ لغایت ۳۳۹	۶۶	ست گورو مہاراج تریا دیس یعنی جہان پر عورت راج کرتی تھی کہ جسکو کامرو دیس بھی کہتے ہین تشریف لیگئے اُسوقت کی حکومت نور شاہ نامی ایک عورت کی تھی اتفاق سے مردانہ کو ایک عورت نے گرفتار کر لیا ۔ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فوراً مع بھائی بالے کے تشریف لیگئے چنانچہ عورت مذکورہ اُسوقت پانی کا گھڑا بھرا ہوا اپنے سر پر رکھے ہوے لیے جاتی تھی ۔ ست گورو مہاراج کی قدرت سے وہ گھڑا پانی کا اُس عورت کے سر پر جم گیا اب تمام شہر کے جادوگر یکجا ہوے اور ہزارون ہین تدبیرین کین لیکن گھڑا مذکور اُس عورت کے سر پر سے نہ ہلا آخر کار نور شاہ بیگم کو جسوقت ست گورو مہاراج کی خبر ہوئی فوراً حاضر ہو کر قدمون پر سر رکھ دیا اور بہت کچھ معذرت کی ۔ ست گورو مہاراج دیال روپ اور دیا کے سروپ تو تھے ہی اُس عورت کے سر پر سے بھائی بالے کو حکم دیا کہ واہ گورو کہکر گھڑا اُتار لو چنانچہ وہان پھر کیا دیر تھی بھائی بالے نے فوراً ہی تعمیل حکم کی چنانچہ وہان تمام راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے ۔
۳۳۹ لغایت ۳۵۲	۶۷ - ۶۸	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان کا زمیندار راہمی (بھمی) تھا اور پیشہ اُسکا مدام رہزنی و ڈکیتی کا تھا اُسنے تمام اپنے ملک مین حکم جاری کر دیا تھا کہ جو کوئی سادھو و سنت آوے بجز میرے مکان کے اور کہین جگہ نہ پاوے ورنہ کل مال و اسباب اُس شخص کا کہ جو سادھو و سنت کو اپنے یہان ٹھہراویگا سرکار سے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۳۹ لغایت ۳۵۲	۶۷ — ۶۸	ضبط کر لیا جاویگا اور اُسکی وجہ یہ ہو کہ اُس زمیندار نے باوجود ایسے پیشہ کے اپنے مکان پر ایک لنگر جاری کر رکھا تھا اور کُل سادھو سنت کو کھانا دیا کرتا تھا غرضکہ ست گورو مہاراج اس مقام پر تشریف لیگئے تو وہان کے کل آدمیون نے موافق حکم حاکم کے ست گورو مہاراج کو کہین ٹھہرنے نہ دیا آخرکار ستگورو مہاراج اُس بھمی زمیندار کے مکان پر تشریف لیگئے۔ ست گورو مہاراج کے درشن کرتے ہی اُس بھمی زمیندار کا کچھ اور ہی رنگ ہوگیا اُسنے ست گورو مہاراج کی خدمت کی اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا۔ اسوقت ستگورو مہاراج نے تین باتین یعنے راست گفتاری - نمک حلالی - غریب پروری - ان باتون پر عمل کرنے کی ہدایت کی چنانچہ اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر اور اُسپر عمل کرنے لگا۔ ایک دن ایک راجہ کے مکان پر بھمی زمیندار مذکور واسطے چوری کے گیا اور اپنی چوری کے فن کے موافق بہت کچھ زیور و پوشاک سے آراستہ و پیراستہ ہوکر گیا دربان نے دریافت کیا تو بھمی زمیندار نے اپنے ست گورو مہاراج کے اُپدیش کے موافق راست گفتاری کی اور کہا کہ چوری کے لیے جاتا ہون۔ ایسی تقریر سُنکر دربان دھوکھا کھا گیا اور سمجھا کہ یہ شخص اگر چور ہوتا تو خود اپنی زبان سے اپنے تئین چور نہ کہتا کچھ مزاحمت نہ کی اور جانے دیا۔ جب بھمی زمیندار مذکور چوری کے موقع پر پہونچا تو اُس مقام پر راجہ کے لیے کوئی نمکین شئے رکھی تھی اُسمین ہاتھ پڑگیا اور ہاتھ منھ مین لگایا تو پھر ست گورو مہاراج کی ہدایت یاد آئی کہ اب اسکا نمک کھاکر نمکحرامی نہ کرنی چاہیے چوری سے باز آیا اور اپنے مکان کو واپس گیا۔ جب صبح ہوئی اور راجہ کو اس امر کی خبر ہوئی کہ نقب وغیرہ سب چوری کا سامان ہوگیا لیکن کوئی اسباب چوری نہ گیا اسکا کیا سبب ہی تب راجہ نے یہ مشتہر کرایا کہ اگر چور حاضر آوے تو اُسکا قصور معاف ہی یہ خبر سُنکر بھمی زمیندار چور مذکور راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور بوقت دریافت اپنے ستگورو مہاراج کی ہدایت صاف صاف بیان کردی اور عرض کیا کہ ان تین باتون پر میرا عمل ہی۔ ست گورو مہاراج کی کرپا سے اُس راجہ نے بھمی چور کو وزیر اعظم اپنا بنا لیا۔ ست گورو مہاراج کی ہدایت پر عمل کرنے سے یہ نتیجہ ہوا۔ ست گورو مہاراج کی ثنا و صفت اُس راجہ نے زبانی بھمی زمیندار کی سُنکر بہت مشتاق ہوا اور چونکہ اُس راجہ کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن بھمی زمیندار کے کہنے سے راجہ و رانی نے ایک روز سنگت مین جاکر اولاد کیواسطے درخواست کی چنانچہ بعد میعاد معہودہ راجہ کے مکان مین دختر پیدا ہوئی باوجود وقفیت کے راجہ نے اُس دختر کو لڑکا یعنے پسر مانا اور اُسکو اولاد نرینہ ہی تصور کیا و جانا اور یہان تک اپنا اعتقاد پختہ کیا کہ اُس دختر کی شادی بجائے پسر کے قرار دیکر ایک دوسری جگہ برات لیگیا اثناء راہ مین اُس دختر کو جو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۴۹ لغایت ۳۵۲	۶۷ - ۶۸	فرضی پسر تھا ایک ہرن نکلا کہ جسکے پیچھے اُسنے اپنا گھوڑا ڈالا اور اُسی کے پیچھے باپ نے بھی گھوڑا دوڑایا اور ایک بیابان مین ست گورو مہاراج کے درشن پانا آخر کا۔ انجام یہ ہوا کہ وہ دختر بجاے پسر کے ہوگئی اور اُسمین علامت مردی کی پیدا ہوگئی اور بعد کو شادی کرکے دولھن اپنے گھر لایا۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین کلجگ بہت بھیانک روپ سے آیا اور ست گورو مہاراج کے شبد سنکر آدمی کا سروپ دھارن کیا اور یہ بیان کیا کہ میرے زمانہ مین جو شخص اِن دو باتون سے۔ زناکاری ۔ زبان۔ سے بچیگا اُسکو البتہ چھوڑ دونگا ورنہ سب کو اپنے زیر حکومت لاؤنگا۔ بعد اسکے کلجگ مذکورہ ست گورو مہاراج کا سِکھ ہوا اور یہ اقرار کیا کہ جہان پر سِتگورو مہاراج کے شبد پڑھے جاوینگے اعتقاد وہان میرا اثر نہ ہوگا یہ اقرار کرکے رخصت ہوگیا۔
۳۵۲ لغایت ۳۵۴	۶۹	سِتگورو مہاراج نے ایک وقت مین ایک بڑھئی کے مکان پر جاکر قیام فرمایا اور بوقت روانگی اُسکے تمام برتن کہ جو رسمی گرہست کے ایسے تھے و نیز دیگر اسباب چارپائی وغیرہ ست گورو مہاراج نے اُسکا کل اسباب و نیز پلنگ وغیرہ توڑ پھوڑ ڈالا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مثل سُداماں کے اُسکو بھی نہال کر دیا اور تمام اسباب و نیز مکان وغیرہ اپنے قدمون کی برکت سے سب سونے و جواہرات کے کر دیے۔ یہ خبر سُنکر اور یہ معجزہ ست گورو مہاراج کا دیکھکر تمام بستی ست گورو مہاراج کی سِکھ ہوگئی۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین اُسی بستی کا ایک لڑکا کہ جسکی عمر صرف سات برس کی تھی بلاناغہ روزمرہ حاضر ہوا کرتا تھا ایک دن ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ ست سنگ تجھکو کیونکر اچھا لگتا ہے یہ بات سُنکر اُسنے عرض کیا کہ ایک دن مجھکو میرے باپ نے مجھسے آگ جلانے کو کہا تھا وقت جلانے آگ کے مین نے دیکھا تھا کہ پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں مین آگ لگے اور اُس آگ سے بڑی لکڑیون مین آگ پہونچی۔ یہ کیفیت دیکھکر مجھکو گیان ہوا کہ چھوٹی عمر مین اگر مین سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرونگا تو بڑی عمر مین مجھکو بڑا فائدہ ہوگا اسلیے مین روزمرہ حاضر ہوتا ہون یہ کیفیت اُسکی دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُسکو سِکھ کیا اور ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوگئے۔
۳۵۴ لغایت ۳۵۶	۷۰	ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر (جنواؤن) کی عملداری تھی۔ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے اُن جنواؤن کی کیفیت بیان کی کہ پہلے ایک راجہ یہان آیا تھا اُس راجہ کی اسنے دعوت کی تھی اُس دعوت کے وقت مین اسکے یہان اسقدر سامان بہم پہونچایا گیا تھا کہ بہت سا بچ گیا تھا جبکہ دوسرا راجہ یہان آیا تو کل سامان وہ بچا ہوا اس راجہ کی دعوت مین صرف کیا گیا۔
۳۵۶ لغایت ۳۵۸	۷۱	ست گورو مہاراج ایک بڑھئی کے مکان پر کہ جسکا نام جھنڈا تھا تشریف لیگئے اور اتفاق وقت سے اُسکے مکان پر کچھ سامان نہ تھا اسلیے بڑھئی مذکور سنتون کی خدمت کے واسطے بستی مین بھیک مانگنے گیا اور اتفاق

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۵۲ لغایت ۳۵۸	۷۱	بستی مین بھی کچھ نہ پایا۔ اتفاق سے اُس بستی کے راجہ نے پہلوانون کی کشتی کرائی تھی اور وہی دن کشتی ہونے کا مقرر کیا تھا اور یہ شرط قرار دی تھی کہ جو پہلوان جیتے گا اُسکو مبلغ ۱۰۰ روپیہ اور جو ہار جاویگا اُسکو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جھنڈا نے اس نیت سے کہ بلا سے ہار تو جاؤنگا لیکن ہارنے پر بھی مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ انعام کے پاؤنگا اسمین سنتون کی سیوا ہوجاویگی اکھاڑے مین جا پہونچا اور نامی پہلوان سے اپنی کیفیت مفصل کہہ سُنائی کہ مین صرف سنتون کی خدمت کرنے کے لیے تمھارے اکھاڑے مین آیا ہون یہ سُنکر اُس نامی پہلوان نے اس نیت سے کہ یہ صرف سنتون کی خدمت کے لیے اکھاڑے مین کشتی کرنے آیا ہے اپنا مان توڑکر خود ہی گر پڑا اور جھنڈا کو مبلغ دو سو ۲۰۰ روپیہ انعام کے ملے۔ ست گورو مہاراج نے دونون کو سدگتی بخشی اور دونون مکت پھل کو پراپت ہوے۔
۳۵۸ لغایت ۳۶۵	۷۲	ست گورو مہاراج (میان میٹھے) کہ جو (عبدالرحمان) کے مرید تھے اُنکے یہان تشریف لیگئے۔ ستگورو مہاراج سے شاہ عبدالرحمان سے ملاقات ہوئی اور شاہ عبدالرحمان نے میان میٹھے اپنے مرید سے ستگورو مہاراج کی تعریف کی چنانچہ میان میٹھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے اور ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر ایک شبد مین شک کیا کہ ہمارے مذہب مین صرف چودہ طبق زمین اور چودہ طبق آسمان کہتے ہین اور ست گورو مہاراج لاکھون بلکہ بے انتہا بیان فرماتے ہین اپنے مرشد سے جاکر اپنے شک کو بیان کیا یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے اپنے مرید میان میٹھے کا اطمینان کردیا اور اُسکو ست گورو مہاراج کی خدمت مین واسطے معافی قصور کے حاضر لائے باوجود ان باتون کے میان میٹھے کا دل صاف نہ تھا اسلیے شک ہی باقی رہا ایک وقت مین میان میٹھے اپنی جگہ پر کہہ اُٹھے کہ ہم ست گورو مہاراج کو مثل لیمو کے نچوڑ لیوینگے۔ ست گورو مہاراج کا پھر میان میٹھے سے ملکر اُنکا غرور دور کردینا اور اُنکے دل کا شک جاتا رہنا۔ ست گورو مہاراج نے اُس مقام پر (ایک کتاب حاضر نامہ) فرمایا اور میان میٹھے کو سنایا کہ جسکو سُنکر میان میٹھے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے اور سمجھائیکا بعد اسکے ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے
۳۶۵ لغایت ۳۶۸	۷۳	ست گورو مہاراج (دھناسری) دیس مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک شخص مسمی (سودی گو) کا یہ خیال کرنا کہ ست گورو مہاراج پہر رات رہے جو دریا کے کنارے پر جاتے ہین شاید خواجہ خضر سے ہر بات کے پھل پاتے ہین پس بہتر ہو کہ مین بھی خواجہ خضر ہی کی خدمت کرون کہ مثل ست گورو مہاراج کے ہو جاؤن یہ سوچ سمجھکر دریا کے کنارے ہر روز جانے لگے۔ ایک دن خواجہ خضر سے اور (سودی گو) سے ملاقات ہوئی آپس مین جبکہ دریافت حال ہوا تو خواجہ خضر نے کہا کہ مین ست گورو مہاراج کے درشنون کے لیے حاضر ہوا کرتا ہون کیونکہ پرمیشر مین اور گورو نانک مین

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
٣٦٥ لغایت ٣٦٨	٧٣	کچھ بھی فرق نہین ہی یہ سُنکر سودی کہو ست گورو مہاراج پر اعتقاد لایا اور وہ اور تمام وہان کے لوگ سب کے سب ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے ۔
٣٦٩ لغایت ٣٧٧	٧٤	ست گورو مہاراج کے ہزارہا معجزہ روز بروز ہوتے رہے ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (منافق دیس) کو تشریف لیگئے اور ایک راجہ کے باغ مین جاکر فروکش ہوے باغبان نے ست گورو مہاراج کی خبر راجہ سے جاکر سُنائی چنانچہ راجہ نے واسطے امتحان کے بہت سی عورتین خوبصورت و خوش رو ست گورو مہاراج کی خدمت مین بھیجاین چنانچہ عورتین مذکورہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچکر اپنے نازو کرشمہ دکھانے لگین آنکھین و بھوین نچانے لگین اُنکی یہ حالت دیکھکر ست گورو مہاراج نے سبد فرمایا کہ جسکو سُنکر اُنکے دلون پر اثر پڑگیا کہ فوراً ہی تمام عورتین پلٹ گئین اور اپنے راجہ سے جاکر ست گورو مہاراج کی تعریف کہ سنائی یہ سُنکر راجہ نے رانی صاحبہ کو ستگورو مہاراج کی خدمت مین بھیجا ۔
〃	〃	اب یہ ماجرا سُننے کے قابل ہی کہ اُس رانی کے لڑکی پیدا ہوئی تھی بغرض اسکے کہ راجہ ہماری طرف سے دلشکنی نکرے اُس دختر کو پسر مشہور کیا تھا اُس دختر کو لیتی ہوئی ست گورو مہاراج کی خدمت مین رانی مذکورہ گئی اور ستگورو مہاراج سے اپنی سرگذشت کماحقہ سُنائی اُسکی کیفیت سنتے ہی ست گورو مہاراج نے اُس دختر کو پسر بنادیا بعد اسکے رانی مذکورہ ست گورو مہاراج سے رخصت ہوکر اپنے راجہ کے پاس آئی اور آکر اپنی سابقہ کُل داستان یعنے مخفی رکھنے دختر اور مشہور کرنا پسر و نیز ست گورو مہاراج کا معجزہ کہ اب یہ پسر موجود ہی بیان کیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین خود راجہ بھی حاضر ہوا ۔ اُس وقت ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا کہ سُنکر راجہ ستگورو مہاراج کا معتقد ہوگیا ۔
〃	〃	ست گورو مہاراج اُسی منافق دیس مین مقیم ہی تھے کہ وہان کے کاشتکارون کو پانی کی ضرورت ہوئی اور اُس ملک کا یہ دستور تھا کہ جسوقت پانی کی ضرورت ہوتی تھی رعایا وہان کے راجہ سے درخواست کرتی تھی اور راجہ اُن لوگون کی درخواست منظور کرکے پانی برسادیتا تھا چنانچہ اُس روز بھی جیسے ہی رعایا نے پانی کے لیے درخواست کی پانی برسادیا گویا راجہ کے حکم مین پانی برستا تھا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج تین کوس پر وہان سے اُٹھ کر چلے گئے اور فرمایا کہ چونکہ یہان کے لوگون کے کام صرف راجہ ہی سے حاصل ہوتے ہین اسلیے یہ لوگ پرمیشر کو جانتے ہی نہین ہین پس یہ شہر غارت ہونے کے لایق ہی یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے اُٹھ کھڑے ہوے ویسے ہی پانی برسنا بند ہوگیا اب پھر لوگون نے راجہ سے جاکر درخواست کی چنانچہ راجہ نے اپنے اعتقاد کے موافق (اندر) کے منتر بہت پڑھے لیکن کچھ کارگر نہوے اور ست گورو مہاراج جس کھیت مین آکر بیٹھے اُس کھیت کا کاشتکار ست گورو مہاراج کی خدمت کیا کرتا تھا
〃	〃	ایک دن اُس کاشتکار نے ست گورو مہاراج سے پانی نہ برسنے کی شکایت کی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۷۶ لغایت ۲۷۷	۷۴	کہ اپنے راجہ سے جاکر کہو اب اسکے اُس کاشتکار نے کہا کہ اے مہاراج اب تو اپنے راجہ سے کہہ چکی اور ملکہ راجہ بھی تدبیر کرکے تھک گیا اُسکی تدبیر بھی اب کچھ کام نہین کرتی ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس کاشتکار سے ارشاد فرمایا کہ اب تم پرمیشر کو یاد کرو اور اُسی سے پانی کی درخواست کرو چونکہ وہ پرمیشر کو جانتا ہی نہ تھا اسوجہ سے کاشتکار مذکور دریافت کرنے لگا کہ اے مہاراج پرمیشر جسکو آپ کہتے ہین وہ کون ہی اور کہان کا راجہ ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم کھیت جوتو اور تخم ریزی کرو اگر بغیر پانی کے تمہاری کھیتی اُگے تو تم جاننا کہ کوئی پرمیشر ہی یہ سُنکر اُسنے ست گورو مہاراج کے ارشاد کے مطابق عمل کیا اور اُسکو دیکھتے ہی اوروں نے بھی عمل کیا چنانچہ ہر روز مین ست گورو مہاراج کی کرپا سے بغیر پانی ہی کے سبھون کی کھیتی اُگی یہ کیفیت سُنکر و دیکھکر وہان کے کل راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے ست گورو مہاراج نے ایک کاشتکار سے کہا کہ بھلا دیکھو تو تمہارے کھیتی کا کیا حال ہی جاکے اُس کاشتکار نے ایک درخت اُکھاڑ کر دیکھا تو درختون کے نیچے آل موجود ہی یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا دیکھکر کل راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس دیس سے رخصت ہوے
۲۷۷ لغایت ۲۷۹	۷۵	ست گورو مہاراج عرب دیس مین تشریف لیگئے کہ جہان کا راجہ ہمی (راجح درد) تھا اُس ملک کا مذہبی فرض یہ تھا کہ اگر ہندو مذہب کا کوئی آدمی آوے تو وہ قتل کیا جاوے اس فعل کو بجاے عذاب کے ثواب سمجھتے ست گورو مہاراج کو ایک روز آکاس بانی یعنے وحی آسمانی کلام ربانی اسطرح ہوا کہ اُس ملک مین بڑا ظلم و جبر ہوتا ہی تم جاکر وہان کے لوگون کی رہبری کرو اور بعد اس کلام آسمانی کے ایک عدد حلقہ بھی آسمان سے ست گورو مہاراج کے واسطے اُترا کہ اسکو پہنکر اُس ملک کو جانا اور حلقہ مذکورہ پر پانچ قسم کے قدرتی معجزات تحریر تھے چنانچہ ست گورو مہاراج اُس آکاس بانی کو سُنکر اور اُس حلقہ کو پہنکر عرب دیس مین تشریف لیگئے جسوقت وہان کے بادشاہ کو یہ خبر ہوئی حکم دیا کہ وہ حلقہ فقیر کے بدن سے اُتار لاؤ ارشاد کے ہوتے ہی سب لوگ ست گورو مہاراج کی خدمت مین آئے اور ست گورو مہاراج کے جسم سے حلقہ مذکورہ اُتارنا چاہا تو اُسکی صفت بھی قدرتی ہی تھی کہ نہ وہ اُتارے سے اُتر سکتا تھا اور نہ پھاڑنے سے پھٹ سکتا تھا ملازمان راجہ مجبور ہوکر راجہ سے معذور ہوے کہ اُس فقیر کے بدن سے وہ حلقہ نہ اُترتا ہی نہ پھاڑے سے پھٹتا ہی۔ یہ سُنکر اُس راجہ نے حکم دیا کہ اُس فقیر کو دریا مین ڈبو دو چنانچہ لوگون نے ویسا ہی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو دریا مین بھی کچھ ضرر نہ پہونچا بعد اسکے اس راجہ نے حکم دیا کہ اُس فقیر کو آگ مین جلا دو ملازمان شاہی نے وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو آگ کا بھی کچھ اثر نہ ہوا یہان تک کہ سات دن تک ست گورو مہاراج کے روبرو آگ جلتی رہی آخر کار بادشاہ نے حکم دیا کہ
،،	،،	فقیر کو زمین مین دفن کرو چنانچہ ہوا خواہان سرکار عرب دیس نے وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۷۷ لغایت ۳۷۹	۷۵	وہان بھی کچھ ضرر نہ پہونچا بلکہ زمین سے خودبخود باہر آگئے بعد اسکے پھر بادشاہ خدا فراموش غرور کے نشہ کا مدہوش آخرت سے بیہوش نے حکم دیا کہ میرے سامنے لاکر اُس فقیر کو تلوار سے قتل کرو چنانچہ وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج پر ذرا بھی ہتھیار کارگر نہ ہوا پھر بھی اُس مدہوش کو ہوش نہ آیا اور حکم دیا کہ اس فقیر کو سولی پر چڑھا دو چنانچہ لوگون نے وہ بھی کیا لیکن یہ سب چیزین تو اُسی صانع کی صنعت ہین اُنسے اُسکو کیا مضرت تھی اسی وجہ سے بروقت سولی دینے کے اسکی لکڑیان سرسبز ہوگئین یہ کیفیت دیکھکر اُس بے عقل کو کچھ عقل آئی اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی گستاخی کی معافی کا امیدوار و خواستگار رہا چونکہ ست گورو مہاراج دیال کی مورت تو تھے ہی اُسکو ہدایت کی کہ تم آدمیون کا مارنا چھوڑ دو چنانچہ بادشاہ مذکور ست گورو مہاراج کے ارشاد کا تابعدار ہوا اور اقرار مستحکم کیا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکو سکھ کیا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے اور آگے کو تشریف لیگئے۔
۳۷۹ لغایت ۳۸۲	۷۶	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جہان ایک شخص اسمی (داولی کھتری) رہتا تھا۔ ایک دن مردانہ مارے بھوکھ کے بیچین ہوا تو ست گورو مہاراج نے اُسکو اجازت دی کہ تو شہر مین جا چنانچہ ارشاد کے بموجب مردانہ مذکور شہر مین گیا اور ست گورو مہاراج کی بدولت مردانہ مذکور نے اُس شہر مین بہت کچھ پایا چنانچہ وہ سب سامان ست گورو مہاراج کی حضور مین حاضر لایا اسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پوجا کا دھن کھانا بہت ہی منع ہے بلکہ زہر کے مانند تاثیر رکھتا ہے جو لوگ گوردوارہ و پوجا کا دھن کھاتے ہین وہ بلا تامل نرک کو جاتے ہین۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر چلے اور وہ راستہ بہت ہی اُجاڑ تھا اور مردانہ بھوکھ سے بیتاب تھا اُسوقت مین ست گورو مہاراج نے مدار کے درخت سے حکم دیا کہ اے مردانہ تو اسمین سے پھل کھا لے لیکن باندھنا نہین۔ ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ نے خوب پھل کھائے اور باندھ بھی لیے چنانچہ دوسرے دن جب مردانہ کو بھوکھ لگی تو وہی پھل نکالکر خوب کھائے چونکہ بلا اجازت وہ پھل مردانہ باندھ لایا تھا اسلیے کھاتے ہی مردانہ بیمار ہوکر سخت لاچار ہوا اور بیتاب ہوگیا جب خبر ستگورو مہاراج کو معلوم ہوئی تو ست گورو مہاراج نے اُسی مدار کے پھلون سے ایک پھل اور اپنے ہاتھ سے توڑکر کھلایا کہ جس سے مردانہ فوراً ہی صحت ہوگیا اور ست گورو مہاراج نے مردانہ کو آخرکار ایک دوا یعنے بوٹی بتائی کہ جس سے بھوکھ جاتی رہی۔
۳۸۲ لغایت ۳۸۶	۷۷	ست گورو مہاراج ایک سکھ کے مکان پر پہونچے کہ جو بہت ہی محتاج تھا لیکن ست گورو مہاراج کا پورا بھگت تھا پہلے دن تو اُس سکھ نے اپنے سر کے بال اُتارکر اور اُسکی سیلی بناکر اور فروخت کرکے

پوجا دھن کھانے کی ممانعت

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۸۴ لغایت ۳۸۶	۷۷	اُسکی قیمت سے ست گورو مہاراج کے بھنڈارہ کا سامان کیا اور جب بھنڈارہ قریب تیاری کے تھا تو اُسکی عورت کسی ضرورت سے باہر گئی تو اُسکا لڑکا آگ مین گر کر مر گیا۔ اُس سکھ کی عورت نے اس امر کو اس غرض سے پوشیدہ رکھا کہ شاید اس وجہ سے سب لوگ بھوجن نہ کریں اور اب میرے مکان مین دوسرا سامان بھی موجود نہین ہی لیکن ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی جسوقت بھنڈارہ پر آپ تشریف لیگئے تو اُس لڑکے کو آواز دی اور نام اُسکا لیکر پکارا چنانچہ لڑکا مذکور فوراً ہی زندہ ہو کر آگیا اور ست گورو مہاراج کے چرنون مین گر کر متھا ٹیکا۔ دوسرے دن پھر اُس سکھ کے پاس کچھ نہ تھا اسلیے اُس سکھ نے اُسی لڑکے کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا چونکہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُس لڑکے کو اپنے پاس بُلاکر پوچھا کہ تیرے والدین تجھکو فروخت کرنے کو لیے جاتے ہین اب جو کام مالک بتاویگا تو وہ کریگا۔ اُسنے جواب دیا کہ جی ہان جو آپ کام بتاوینگے وُہی مین کرونگا اُسکی باتین سُنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے بہت سی استتی کی اور اُن سکھون کو اپنے گلے لگایا۔ بعد اسکے
،،	،،	ست گورو مہاراج اُس شخص کے پاس تشریف لیگئے کہ جو اکثر سادھ و سنت کی سیوا و خدمت کرتا تھا اور بوقت رخصت کے اُنسے دریافت کرتا تھا کہ سادھون کے ملنے کا کیا پھل ہی چنانچہ اُس شخص نے حسب عادت اپنے ست گورو مہاراج سے بھی دریافت کیا ست گورو مہاراج نے اُسکو ایک مقام پر بھیجا کہ وہان جاکر اُسکو اطمینان قرار واقعی ہوگیا اور جسکے ذریعہ سے اطمینان ہوا اُسنے یہ کہہ سنایا کہ ہم مہاپاپی آدمی تھے کہ جسکے نتیجے سے کوّے کا جنم پایا تھا اور تم نے سادھو کے درشن کیے اور تمھارے درشن ہمنے کیے اُسکا پھل ہمکو یہ ملا کہ پہلے دن کے درشن سے کوّے کے جسم سے ہمکو بگلے کا جسم ملا اور تیسرے ہی دن ہنس کا جسم پراپت ہوگیا اور آج چوتھے ہی دن آدمی کا جسم پراپت ہوگیا بس تم سمجھو کہ سادھو کے درشن پانے والے کے درشن پانے سے اسقدر پھل ہی تو جو لوگ بسادھو کے درشن کرتے ہین اُنکو کسقدر پھل ملتا ہوگا بلکہ بیان سے باہر ہی
۳۸۶ لغایت ۳۸۸	۷۸	ست گورو مہاراج پورب دیس مین تشریف لیگئے وہان پر کچھ لوگ گوبند لوک کے آکر ست گورو مہاراج سے ملے اور چند سوالات کیے جسکا نتیجہ یہ تھا کہ مکت کسطرح ہوگی اُنکے سوالات کا جواب ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بغیر ست گورو سے ملے مکت یعنی نجات کسی طرح نہین ملسکتی ہی یہی ایک تدبیر بہتر ہی کہ ست گورو سے ملکر نام کا سُمرن کرے۔
۳۸۸ لغایت ۳۹۰	۷۹	ست گورو مہاراج دور دیس مین ایک مقام پر جا پہونچے جہان پر ایک کھتری بڑا دولت ور رہتا تھا اور دوام نیک کام ہی مین مصروف رہا کرتا تھا بلکہ سدا برت بھی اُس شخص کا جاری تھا ست گورو مہاراج کو دیکھکے فوراً ہی حاضر ہوا اور بڑی سیوا و خدمت ست گورو مہاراج کی اُسنے کی چنانچہ ستگورو مہاراج بھی اُسپر بہت مہربان ہوئے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۸۸ لغایت ۲۹۰	۷۹	وہ دولتمند مذکور بعد درشن ست گورو مہاراج کے مرگیا اُسوقت اُسکے خاندان والے ست گورو مہاراج سے کہنے لگے کہ اب آپ ایسی کرپا فرماوین کہ اسکی مکت ہو جاوے کیونکہ آپ کے درشنون سے یہ شخص فیضیاب ہو چکا ہے اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا اور بردان دیا کہ جس شخص کے سنسکار کے وقت یہ شبد پڑھا جاویگا وہ شخص ضرور ہی پرم دھام کو چلا جاویگا۔
۲۹۰ لغایت ۲۹۲	۸۰	ست گورو مہاراج (پٹھان دیس) مین جا پہنچے جہان جنگل مین ایک حجرہ بنا ہوا تھا اور اُس حجرہ مین ایک پٹھان آکر اپنی مذہبی مجلس کیا کرتا تھا ست گورو مہاراج بھی اُس حجرہ مین جا بیٹھے جب وہ پٹھان اُس حجرہ مین آیا اور اپنی مجلس جمائی تب ست گورو مہاراج چلدیے تو اسنے ست گورو مہاراج سے چلنے کا سبب دریافت کیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسطرح نجات نہین ہوتی کہ یہان پر بیٹھکر گھنٹہ دو گھنٹہ کتابین پڑھو اور شب و روز ڈاکہ مارو یہ سنکر اُس پٹھان نے کہا کہ مین تو اپنا کھانا ہضم ہونے کے واسطے خدا خدا کیا کرتا ہون۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایسے فعلون سے نجات ہوگی پٹھان مذکور معقول ہوگیا اور اپنی معافی چاہی اور ستگورو مہاراج کا سکھ ہوگیا۔ اُس مقام پر ست گورو مہاراج نے نو مہینہ قیام فرمایا جب ست گورو مہاراج وہان سے چلنے لگے تو اُس پٹھان نے ست گورو مہاراج سے کوئی نشان طلب کیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے کڑاہ پرشاد کرایا اور اُس پٹھان کے ہاتھ سے چدر چڑھوائی بعد ازان کے جب چدر اُٹھائی تب پنجہ لگا ہوا پٹھان نے نشان پایا۔ اُسوقت ستگورو مہاراج نے بردان دیا کہ تم جب اپنے بھاو سے کڑاہ پرشاد کروگے تو پرشاد پر پنجہ ہو جاویگا تو تم یقین کرنا کہ یہ مقبول بارگاہ ہوگیا۔ چنانچہ اُس ملک مین آجتک پنجہ پرشاد پر ہونا مقبول بارگاہ کا نشان بتاتے ہین اور جس پرشاد پر نشان نمود نہین ہوتا ہے وہ تقسیم نہین کیا جاتا ہے۔
۲۹۴ لغایت ۲۹۶	۸۱	ست گورو مہاراج سے گوبند لوک کے کچھ لوگون نے سوالات کیئے کہ جنکا جواب ست گورو مہاراج نے معقول فرمایا کہ جسکو سُنکر گوبند لوک کے لوگون نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
۲۹۶ لغایت ۲۹۹	۸۲	ست گورو مہاراج نے ایک ہرن کو دیکھا کہ بھوک کی حالت مین شکار کے واسطے کھیت مین جاکر پھنس گیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ایک (بھنورا) کو دیکھا کہ ایک پھول مین جاکر خوشبو کی طمع سے پھنس گیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ ایک مچھلی چارہ کے لالچ سے جال مین پھنس گئی۔ (ان سب کو دیکھکر ست گورو مہاراج نے اپنے دلکو سمجھایا کہ تو بھی اسطرح مایا کے جال مین پھنسا ہوا ہے
״	״	بعد اسکے۔ ست گورو مہاراج نے ایک نالہ کو دریا سے علیحدہ ہوتے ہوئے دیکھا کہ دریا کسی رخ جاتا ہے اور نالہ کا رخ کسی اور جانب ہے اسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ اسطرح تو بھی پرمیشر سے جدا ہوگیا دیکھنا چاہیئے کہ جیسے نالہ دریا سے کب ملتا ہے تو بھی اُس پرمیشر سے کب ملے ورنہ چوراسی ۸۴ جونون مین رہنا پڑیگا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۹۹ لغایت ۴۰۱	۸۳	ست گورو مہاراج ایک شہر مین تشریف لیگئے جہان پر ایک فقیر (سوہ سوہاگن) رہتا تھا اور اُسنے تمام لوگون سے یہ خبر مشتہر کر رکھی تھی کہ ہر چاندرات کو میرا شوہر میرے مکان پر آتا ہی اسلیے مین کسیکو اُس روز اپنا منھ نہ دکھاؤنگا ست گورو مہاراج اتفاق سے جب اُس شہر مین تشریف لیگئے وہ شب چاندنی اور اُسکے مکان پر بڑا بھاری میلہ تھا باجے وغیرہ بج رہے تھے ست گورو مہاراج بھی وہان تشریف لیگئے اور اُسکے اندر جانے کا ارادہ کیا تو لوگون نے منع کیا آخرکار ست گورو مہاراج نے اُس فقیر کو بھی اطلاع کرائی کہ ایک فقیر تمھارے درشنون کو آئے ہین لیکن اُس سوہ سوہاگن نے ست گورو مہاراج کے درشن سے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ آج مین اپنا منھ کسی کو نہ دکھلاؤنگا۔ ست گورو مہاراج اُسکے مکان سے واپس آئے پس اُسیوقت وہان کا میلہ بھی خراب ہو گیا اور اُسی وقت اُسکی جانب سے لوگون کا اعتقاد جاتا رہا یہان تک کہ اُس روز سے اُسکے یہان کا میلہ بند ہو گیا آخرکار جب ست گورو مہاراج کو اُسکے اوپر دیا آئی تو ایک کوڑھی فقیر کو ست گورو مہاراج نے اچھا کیا اور اُس کوڑھی سے کہدیا کہ جو کوئی پوچھے تو تو کہنا کہ سوہ سوہاگن فقیر نے مجھکو اچھا کیا ہی اسیطرح وہ کوڑھی تمام شہر مین مشہور کرتا پھرا۔ اتفاق سے ایک دن اُس سوہ سوہاگن فقیر کی طرف سے یہ کوڑھی جا نکلا چنانچہ اُسنے بھی پوچھا اُس سے بھی اس فقیر نے وہی کہا یہ سنکر اُس سوہ سوہاگن نے دریافت کیا کہ جسنے تجھکو اچھا کیا ہی وہ کہان رہتے ہین اُسنے ست گورو مہاراج کے مقام کا نشان دیا۔ سوہ سوہاگن فقیر مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی۔ ست گورو مہاراج تو دیال کے روپ ہی تھے ایسی کرپا کی کہ اُسکا میلا پھر بدستور قائم ہو گیا۔
۴۰۱ لغایت ۴۰۳	۸۴	ست گورو مہاراج کو ایک سکھ راستہ مین ملا اُسنے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اے مہاراج مین گرہستی کرون کہ فقیری۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس شخص کو ایک خط دیکر اپنے ایک سکھ کے پاس بھیجا۔ جبکہ اُس سکھ کے پاس یہ شخص پہونچا تو باوجود اسکے کہ اُس سکھ کے پاس اُسوقت کچھ نہ تھا اور ست گورو مہاراج کے حکمنامہ مین تھا کہ مبلغ دو سو روپیہ اس شخص کو فوراً ہی دیدینا چنانچہ وہ سکھ حکمنامہ دیکھتے ہی اپنی لڑکی کہ جسکو ایک ساہوکار پہلے ہی سے طلبگار تھا اور ایک ہزار روپیہ دیتا تھا لیکن یہ سکھ اُسکو منظور نہ کرتا تھا جب یہ وقت آیا تو اُس سکھ نے فوراً ہی اُس ساہوکار کے پاس جاکر مبلغ دو سو پچاس روپیہ اُسی لڑکی پر لاکر تعمیل حکمنامہ کی یعنے مبلغ پچاس روپیہ اُس سکھ کو کہ جو حکمنامہ لیکر گیا تھا اور مبلغ دو سو روپیہ حکمنامہ کی تعمیل پر ادا کیے غرضکہ جب وہ سکھ روپیہ لیکر چلا تو راستہ مین ایک فقیر بیٹھا ہوا ملا کہ جسکو ایک شخص نے ایک دوشالہ اور کچھ پرشاد نذر گذرانا۔ اُس شخص سے اس فقیر نے کچھ نہ کہا اور بعد تھوڑی دیر کے ایک اور شخص آیا کہ وہ دوشالہ اور وہ پرشاد لیکر چلدیا اُس شخص سے بھی اس فقیر نے کچھ نہ کہا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۰۱ لغایت ۳۰۳	۸۴	جب رات ہوئی تو یہ سکھ بنیام بر کو جو کھانا لیکر گیا تھا اور رستہ مین آتا تھا ایک درخت کے نیچے جا بیٹھا اور بھوکا بھی بہت ہی تھا اتفاق سے اُس درخت کے اوپر دو جانور یعنی نر و مادہ رہتے تھے دونون نے صلاح کی کہ یہ مسافر بہت ہی بھوکا ہے اس وقت اسکے کھانے کے لیے کچھ سامان نہین ہو سکتا بہتر ہے کہ کہین سے آگ لاوین اور خود جلکر کباب ہو جاوین تاکہ یہ شخص کھا کر اپنی بھوک مٹاوے اور تسلی پاوے کیونکہ ہمارے دروازہ پر یہ آیا ہے اور اسکا بھوکا رہنا ہمارے لیے خرابی کا باعث ہے ہم نرک مین جاوینگے۔ یہ کیفیت سب جگہ کی یعنی اُس سکھ کا اسطرح تعمیل حکم ماں کی کرنا اور ان جانورون کا کباب ہو گئین اور اُن نقد کی لاپروائی کہ دوشالہ و پرشاد کے آنے سے نہ خوشی و نہ اسکے چلے جانے کا غم یعنی خوشی و غم تو ست گورو مہاراج کی حضور مین اُس سکھ نے بیان کی۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تمہاری مرضی ہی چاہیے کہ گرہستی کرو یا فقیری یا دونون کا برتاو تم نے دیکھ لیا ہے۔ اُس سکھ نے عرض کیا کہ آپ کی گت آپ ہی جانیے۔
۳۰۳ لغایت ۳۰۵	۸۵	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جہان پر غلہ پیدا نہوتا تھا صرف وحشی جانور کا گوشت وہان کے لوگ کھاتے تھے اور اُس ملک مین جو کوئی مہمان خواہ سنت وغیرہ جاتے تھے انکو بھی وہی کھلاتے تھے اور قدرت خدا سے اُس ملک مین آگ بھی نہین ہوتی تھی لیکن وہ لوگ وحشی کے گوشت کو صاف کرکے پتھر کے تلے دباکر سورج یعنی آفتاب کا کوئی منتر پڑھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے وہ گوشت پک جاتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج سے وہان کے ایک شخص نے ایسا ہی کیا اور اُسی طرح گوشت پکا کر کہا کہ لیجیے سنت جی اسے نوش کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اُس وحشی جانور کی کھال اور ہڈی بھی یکجا کر کے لے آ چنانچہ وہ شخص لے آیا ست گورو مہاراج نے اُس وحشی جانور کو زندہ کر دیا۔ یہ خبر جب مشہور ہوئی تو وہان کا راجہ بھی حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر درخواست کی کہ اس ملک کو آپ نے سرفراز کیا ہے اب آپکے قدمون کی برکت سے سب چیزین یہان بھی ہونی چاہیین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس ملک کے لیے سب چیزین بخشین پھر سب چیزین وہان ہونے لگین۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے۔
۳۰۵ لغایت ۳۰۶	۸۶	ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے ایک شہر مین تشریف لیگئے کہ جسکو ہر ششماہی مین سمندر بہا لیجاتا تھا وہان کے لوگون نے ست گورو مہاراج کی بڑی خدمت کی غرضکہ جب وہ وقت قریب آیا تو لوگون نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اب ہم لوگ یہان سے بھاگ جاوینگے کیونکہ یہان ہر ششماہی مین سمندر کی طغیانی آتی ہے اور آبادی کو بہا لیجاتی ہے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۰۵ لغایت ۴۰۶	۸۶	فرمایا کہ تم جاؤ ہم یہین بیٹھے ہین یہ سُنکر وہ لوگ وہان سے بھاگ گئے اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک وہین جمے رہے۔ غرضکہ جب وقت طغیانی کا آیا اور سمندر نے اپنا زور دکھایا تب ست گورو مہاراج نے اپنے قدم مبارک سمندر کو چھولائے قدم چھوکر سمندر بلا نقصان رعایا کے واپس چلا گیا اُن لوگون کے مکانات جو ہر شش ماہی مین گر جاتے تھے اور وے لوگ نئے سر سے پھر بناتے تھے بجنسہ بنے رہے جبکہ اُن لوگون نے اپنے مکان اور ست گورو مہاراج کو پایا سب کو تعجب آیا اور یہ معجزہ دیکھکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے۔ ست گورو مہاراج نے اُنکو ہمیشہ کے لیے اُس آفت سے بچایا۔
۴۰۶ لغایت ۴۰۸	۸۷	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جسکا نام (ہاروپور) تھا اور اُس مقام کو ہر سال ایک دیو آگ لگا کر جلا جاتا تھا اور اُسکے وقت سے کچھ پہلے وہان کے لوگ بھاگ جاتے تھے اور جب وہ دیو وہان سے چلا جاتا تھا تب یہ لوگ پھر آکر نئے سر سے اپنے مکان بناتے تھے جب ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لیگئے تب اُن لوگون نے ست گورو مہاراج کی بہت خدمت کی جب وہ وقت قریب آیا اور وہان کے لوگ بھاگنے پر آمادہ ہوے تب ست گورو مہاراج سے اُن لوگون نے عرض کیا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تشریف لےچلیے ہم لوگ وہان پر آپ کی خدمت کرینگے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تم لوگ کہین نجاؤ یہین رہو اور ہم بھی یہین رہینگے۔ غرضکہ رفتہ رفتہ وہ وقت بھی آپہونچا اور وہ دیو بھی آگ لگانے آیا تو اُسکو تعجب ہوا کہ پہلے تو سب لوگ یہان سے بھاگ جایا کرتے تھے ابکی مرتبہ کیا وجہ ہے کہ اسطرح بیخوف یہین اور کہین نہین گئے یہ سوچتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب تک آگیا تو ست گورو مہاراج کی نظر اُس دیو پر پڑی اور دیو مذکور پر نظر پڑتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑا لیکن گرتے وقت اتفاق سے اس دیو کا سر ست گورو مہاراج کے قدمون پر آپڑا بعد تھوڑی دیر کے دیو مذکور کو جب ہوش آیا تو اپنے قصور کی معافی چاہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے وہان کے لوگون سے ایک دھرم سالہ بنوایا اور اُس دیو کو اُس دھرم سالہ کے پانی بھرنے کے کام پر مقرر فرمایا اور یہ شرط فرمائی کہ اپنے سر پر ہمیشہ پانی لایا کرے بعد اسکے وہان کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور سدگتی کو پہونچے۔
۴۰۹ لغایت ۴۱۰	۸۸	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جہان پر ایک شخص اسمی (اجتیا) نامی رہتا تھا اور وہ ایک مہاجن کا قرضدار تھا اور مہاجن نے اُسکو قید کر رکھا تھا جسوقت مسمی اجتیا نے سُنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین اپنے مہاجن سے کہا کہ میرے گورو آئے ہین اُنکے درشنون کو جانا چاہتا ہون چنانچہ مہاجن نے گورو مہاراج کا نام سُنکر اجازت دی جب اجتیا مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین گیا اور کچھ دیر تک وہان رہا تو اُسنے دل مین اپنی خام خیالی سے کہا کہ مین نے ناحق کو اپنا اسقدر وقت صرف کیا۔ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسکے دل کی بات ست گورو مہاراج نے دریافت کرکے ایک مقام کو بتایا اور فرمایا کہ اجتیا وہان سے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۰۹ لغایت ۴۱۰	۸۸	جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو تو وہان جاکر لے لے چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی اجیتا گیا اور اپنی دانست مین جسقدر ضرورت تھی اُس سے زیادہ لے لیا جب ستگورو مہاراج کے قدمون مین آیا تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اجیتا روپیہ شمار کرلے اجیتا نے جب شمار کیا تو مقدار سے بھی کم ہوگئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تو جا وہین دیکھ لے تجھکو ملجاوینگے چنانچہ اجیتا مذکور پھر اُس مقام پر گیا اور روپیہ پاکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
۴۱۰ لغایت ۴۱۵	۸۹ – ۹۱	ست گورو مہاراج اُسی اجیتا کو اپنے ہمراہ لیکر مقام ڈالی چگ مین کہ جہان پر شاہ عبدالرحمان رہتے تھے تشریف لیگئے اور اُس مقام پر ایک اور فقیر تھے اور وہ بھی مسلمان تھے اتفاق سے دونون شخصون کو اُسوقت کچھ غرور آگیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے دونون کی فقیری کی دولت کھینچ لی جب اُن لوگون کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو اُن لوگون نے اپنے قصور کی معافی چاہی تب ست گورو مہاراج نے پھر اُن لوگون کو وہ دولت عطا فرمائی تب دونون شخصون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر جھکایا۔
،،	،،	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان کے لوگون نے آگ و پانی ست گورو مہاراج کو نہین دیا جب مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا تو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ پتھر اُٹھا مردانہ نے تعمیل حکم کی ست گورو مہاراج کی قدرت سے اُس پتھر کے نیچے ایک تالاب نکلا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ آٹا گوندھ کر اسمین ڈال دے روٹی پکجاویگی چنانچہ مردانہ نے وہ بھی تعمیل حکم کی چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ اُس تالاب سے روٹی پک کر نکل آئی یہ معجزہ دیکھکر وہان کے راجہ و پرجا سب کے سب ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے۔
،،	،،	ست گورو مہاراج سے ایک شخص اسمی (پنڈت چترداس) نے آکر بحث کی بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا کہ جسکو سُنکر پنڈت مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
،،	،،	ست گورو مہاراج نے ایک دفعہ مردانہ سے فرمایا کہ تجھکو کسقدر بانی یاد ہین۔ مردانہ نے برجستہ جواب دیا کہ جسقدر حضور نے فرمایا ہو۔ چونکہ ست گورو مہاراج کو ابھمان کا کلمہ پسند نہین ہوا اور مردانہ کے مُنھ سے یہ کلمہ غرور کا بھرا ہوا نکلا اسلیے ست گورو مہاراج نے مردانہ کے غرور مٹانے کے واسطے ایک معجزہ دکھایا کہ ایک شخص بہت سا سامان لیکر آیا اور (کروان) مین اُسکے پاس بہت سی پوتھیان بھری تھین ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اس شخص سے دریافت کرو کہ تمھاری (کروان) مین کیا سامان بھرا ہو چنانچہ مردانہ نے اُس سوداگر سے دریافت کیا۔
،،	،،	بجواب مردانہ کے اُس سوداگر نے کہا کہ میرے پاس گورو نانک جی صاحب کے بانی کی پوتھیان بھری ہین اور مجھکو کتنے ہی جُگ اسکو لیے پھرتے پھرتے گذر گئے۔ یہ سُنکر مردانہ اُس سوداگر کے قریب گیا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۱۳ لغایت ۴۱۵	۹۱	اور اُس سوداگر کا دکردان) کھولکر دیکھا تو اُسمین سب پوتھیان بھری ہوئی پائین اور وہ ایسے خط مین لکھی ہوئی تھین کہ مردانہ کی سمجھ مین نہ آئین مردانے واپس آکر ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا۔
۴۱۷ لغایت ۴۲۰	۹۲	ست گورو مہاراج نے مردانہ کو اُپدیس کیا کہ جسکو سُنکر وہ نہال ہوگیا۔
۴۲۰ لغایت ۴۲۲	۹۲	ست گورو مہاراج کا ایک ٹھگ کے مکان پر تشریف لیجانا اور اُس ٹھگ کا اپنے جی مین خوشی منانا کہ جسوقت زیادہ رات جاویگی تو ان سادھوؤن کے پاس جو دولت ہے وہ میرے ہاتھ آویگی ستگورو مہاراج کا ایک ایسا معجزہ کردکھانا کہ اُس ٹھگ کو مع تمام خاندان کے ایسی نیند آئی کہ وہ لوگ سوا پہر دن چڑھے تک سوکر نہ اُٹھے اور ست گورو مہاراج صبح کو اُٹھکر راہی ہوئے جب وہ جاگے اور ست گورو مہاراج کو نہ پایا ست گورو مہاراج کی تلاش مین چار آدمی دوڑائے۔ راستہ مین ست گورو مہاراج سے ملاقات ہوئی اور اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن ٹھگون کو ایک ایسا معجزہ دکھلایا کہ جسکو دیکھکر اُن ٹھگون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر جھکایا اور سب کے سب ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے۔
		ست گورو مہاراج کا ایک مقام پر تشریف لیجانا اور اُس مقام پر بوجہ بارش کے بہت سے جانورون کا مرجانا ست گورو مہاراج کی قدمبوسی کی برکت سے مردانہ کا اُن مردہ جانورون کو ترس کھاکر زندہ کردینا ست گورو مہاراج کا مردانہ کی طاقت ایسے کامون سے کھینچ لینا۔
		بھولا نامی چور کا ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج کے بچن سنکر چوری سے باز آنا اور اپنا تمام مال و اسباب چوری کی کمائی کا لُٹا دینا اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو جپنا۔
۴۲۳ لغایت ۴۲۹	۹۴	ست گورو مہاراج نے ایک مقام پر قیام فرمایا کہ جہان پر ایک کوڑھی فقیر رہتا تھا اور وہ ستگورو مہاراج کے درشنون سے اچھا ہوگیا۔ یہ سُنکر وہان کے تمام لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور ستگورو مہاراج کی ہدایت سے دھرم سالہ بنوانا۔
		ست گورو مہاراج نے اُسی مقام پر ایک اقتباس فرمایا کہ ایک راجہ فقیر ہوگیا تھا اور وہ خود بھی سدگتی کو پہونچا اور اپنے گورو کو بھی پرم پد کو پہونچایا اور اُسکی وجہ یہ ہوئی کہ اپنے گورو کے بچن پر ایسا ثابت قدم رہا کہ نارائن کا بھی حکم یعنے فرمان الٰہی کو بھی نہ مانا اور بیکنٹھ کا جانا قبول نکیا بلکہ جب اُسکے گورو نے آکر اجازت دی تبھی اُس جگہ سے قدم اُٹھایا۔
۴۲۹ لغایت ۴۳۲	۹۵	ست گورو مہاراج پٹھانون کے دیس مین تشریف لیگئے اور اُن لوگون کو صدہا معجزہ دکھلائے کہ جسکی وجہ سے کل وہان کے پٹھان ست گورو مہاراج کے معتقد ہوکر سکھ ہوئے۔
۴۳۳ لغایت ۴۳۵	۹۶	ست گورو مہاراج کابل مین تشریف لیگئے اور ایک مسجد مین جا بیٹھے کہ اُسی عرصہ مین مسجد کے محافظ نے بکرا کے

نمبر صفحہ	نمبر سلسلہ	مضمون
۴۳۳ لغایت ۴۳۵	۹۶	کرست گورو مہاراج ہندو ہی مسجد مین بیٹھنے سے روکا سو جسے ست گورو مہاراج اُس مسجد کے کنگرے پر جا بیٹھے اور اُس مسجد کو مثل گھوڑے کے خوب دوڑایا کہ اس بات کو تمام شہر کے لوگون نے دیکھا اور تعجب مین ہو کر ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور متھا ٹیکا اور اپنے قصور کی معافی مانگی۔
۴۳۴ لغایت ۴۳۶	۹۷	ست گورو مہاراج مولا کھتری کے مکان پر تشریف لیگئے مولا کھتری مذکور اپنی عورت کے کہنے سے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر نہو اور ایک گوشہ مین چھپ کر جا بیٹھا۔ ست گورو مہاراج وہان سے واپس پلٹ آئے۔ ست گورو مہاراج کے درشن نکرنے کے سبب سے جس گوشہ مین مولا جا بیٹھا تھا اُسکو وہین پر سانپ نے کاٹ کھایا کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ مولا مذکور مرگیا۔ لوگون نے ست گورو مہاراج سے اس غرض سے عرض کی کہ چونکہ مولا مذکور اکال مرت سے مرا تھا مُکت نہ ہوئی چاہیے اُسکی مکت ہو جاوے چنانچہ ست گورو مہاراج دیا کے تو روپ ہی تھے اُس مولا کھتری کو بیکنٹھ مین پہونچا دیا۔
۴۳۶ لغایت ۴۴۸	۹۸	ست گورو مہاراج نے پٹھانون کی وحشیانی حرکت دیکھکر بھائی لالو سے مخاطب ہو کر مغلون کی آمد کی بابت پیشین گوئی فرمائی یعنے سمت ۱۵۷۸ بکرماجیتی مین مغل آوینگے اور تا سمت ۱۷۹۷ بکرماجیتی یعنے ۲۱۹ دو سو انیس برس راج کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ست گورو مہاراج نے اُسی وقت مین یہ بھی فرمایا تھا کہ مین دوسرا جامہ لونگا اور خالصہ پنتھ جاری کر کے اُنکو ناس کرونگا چنانچہ ویسا ہی ہوا یہ باتین جو ست گورو مہاراج نے بھائی لالو سے پیشین گوئی جسوقت فرمایا تھا ایک برہمن نے سن لیا تھا وہ بھی اُسی وقت ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسنے بھی عرض کیا کہ مجھکو کیا ارشاد ہے اُسوقت بھائی لالو سے اور اُس برہمن سے ست گورو مہاراج نے فرمایا تھا کہ تم لوگ یہان سے نکل کر کسی دوسری جگہ مین جا کر پناہ لو چنانچہ اُن لوگون نے ویسا ہی کیا کہ دوسری جگہ چلے گئے۔
〃	〃	ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان تو ایسی ہی تھی کہ جسکو کلام ربانی اور وحی آسمانی کہین تو بجا ہے اور لوح محفوظ کی تحریر برمھا کی لکیر کہین اور سزا ہے پس اُسی دن بابر بادشاہ نے مقام سیدپور کو کہ جو پچاس کوس کے فاصلہ پر تھا آکر لوٹ لیا اور پھر کچھ ومہ کو گرفتار کر کے ذلیل و خوار کیا چنانچہ منجملہ اورون کے ست گورو مہاراج نے دوسرے کی رہائی کے واسطے اپ سے اپنے تئین گرفتار کروایا۔ جسوقت بابر بادشاہ سے اور ست گورو مہاراج سے ملاقات ہوئی بہت عرصہ تک ست گورو مہاراج سے بابر بادشاہ نے باتین کین آخر کار ست گورو مہاراج کے قدمون پر بابر بادشاہ آگرا اور متھا ٹیکا کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ ست گورو مہاراج کے فرمانے ہی سے بابر بادشاہ نے جنکو کہ گرفتار کر لیگیا تھا رہائی بخشی۔
〃	〃	مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کی کہ اے مہاراج چند آدمیون نے تو گناہ کیا اور اتنے شخصون پر کیون آفت آئی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کا اطمینان ایسا کر دیا کہ وہ اُسکو دیکھکر خاموش ہو گیا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۴۸ لغایت ۴۵۱	۹۹	ست گورو مہاراج ملک کشمیر مین تشریف لیگئے کہ جو (گسب جی) کی آباد کی ہوئی ہی اُس مقام پر ست گورو مہاراج کی خدمت مین ایک چرواہا آیا اور اپنے ملک و اپنے مزاج کی خوش طبعی کے موافق کچھ گستاخانہ کلمات بزبان لایا۔ اسطرف اُسکے مُنھ سے بات نکلی ہی تھی کہ اُسطرف اُسکے تمام جانور مرگئے کہ جنکو دیکھکر پہلے تو وہ متعجب ہوا لیکن اپنی خوش نصیبی سے فوراً ہی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوگیا اور اپنے قصور کی معافی مانگی چنانچہ ست گورو مہاراج دیال کے تو سمندر ہی تھے اُسپر کرپا کرکے اُسکو ہدایت کی کہ ہر ایک جانور کو تو واہ گورو کہکر اُٹھا چنانچہ اُس چرواہے نے ویسا ہی کیا پھر کیا دیر تھی جس جانور کو واہ گورو کہکر اُٹھاتا تھا وہ زندہ ہوکر اُٹھ کھڑا ہوتا تھا یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا تمام ملک کشمیر مین مشہور ہوا چنانچہ (مسمی چتر داس پنڈت) ساکن کشمیر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج میرے دل سے دوجا بھاؤ نہین جاتا ہی دیا کرکے اسکی کوئی تدبیر بتلائیے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گورو کرو۔ چنانچہ پنڈت مذکور بہت سے پنڈت اور فقیرون کے پاس گیا لیکن پھر بھی اُسکا اطمینان نہ ہوا آخرکار ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر سکھ ہوا کہ جس سے اُسکو فوراً ہی اطمینان ہوگیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج کی خدمت مین کشمیر کے اور پنڈت بھی حاضر ہوئے اور اپنے اہنکار یعنے غرور کی بابت تدبیر پوچھی اُنکی تقریر سُنکر ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو گیان کا اُپدیس کیا کہ جس سے اُن لوگون کا فوراً ہی اطمینان ہوگیا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو وے لوگ جپنے لگے۔
۴۵۱ لغایت ۴۵۹	۱۰۰	ست گورو مہاراج سلطان حمید قارون کہ جو بڑا ظالم و جابر تھا کہ جسنے ظلم اور جبر کی بدولت پینتالیس ۴۵ گنج خزانہ جمع کیا تھا اُسکے پاس تشریف لیگئے اور اُسکو بلاوسواس نیک روی کی ہدایت کی کہ جس ہدایت پر اُسنے عمل کیا اور ظلم اور جبر فوراً ہی چھوڑ دیا۔ ست گورو مہاراج نے سلطان حمید قارون مذکورۂ بالا کو (نصیحت نامہ نظم) برجستہ تصنیف کرکے سنایا کہ جسکے سُننے سے اُسکا دل کہ جو مثل پتھر کے سخت تھا موم کے مانند پگھل گیا اور یہان تک اُسکے دلمین اثر کیا کہ جسکا مال ظلم و جبر سے سلطان حمید قارون نے لیا تھا فوراً ہی اُسکے واپسی کا حکم دیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر اپنے پچھلے گناہ کی معافی چاہی چنانچہ ست گورو مہاراج دیا کے تو سمندر تھے اُسکو سکھ کیا اور اُسکے گناہ بھی معاف کر دیے۔
۴۵۹ لغایت ۴۶۰	۱۰۱	ست گورو مہاراج نے سنت سیوا کی بابت ایک اقتباس فرمایا اور اس ساکھی مین گوشت کھانے کی ممانعت کئی جگہ پر فرمائی ہی۔
۴۶۰ لغایت ۴۶۳	۱۰۲	ست گورو مہاراج نے (شبد) کی بابت ساکھی فرمائی کہ جسکو سُنکر ایک شخص نہایت دولتمند کہ جسکے پاس چار کروڑ کا اثاثہ تھا کُل پر شبد کے نام پر لُٹا دیا اور ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر سکھ ہوا اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگا

گوشت کھانے کی ممانعت متواتر اس ساکھی مین ست گورو مہاراج نے فرمائی ہی ۱۲

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۶۳ لغایت ۴۶۴	۱۰۳	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر ایک مردہ انسان پڑا ہوا تھا اور اسکے کھانے کو ایک بھیڑیا آیا لیکن ست گورو مہاراج کے شبد سنکر اُس بھیڑیے کو ایسا گیان پراپت ہوگیا کہ اُس مردہ کو سونگھ کے پلٹ گیا اور اُسکو نہ کھایا اور چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بھیڑیا مذکور آیا اور پھر بھی سونگھ کر واپس گیا اسیطرح چند بار آیا اور واپس گیا تو ست گورو مہاراج نے اُس بھیڑیے کو بلا کر وجہ دریافت کی اسوقت ست گورو مہاراج کی کرپا سے وہ حیوان انسانی زبان سے عرض پرداز ہوا کہ اے مہاراج جسطرح کہ مین حیوان آج آپکے حضور مین انسانی زبان سے باتین کرتا ہون اسی طرح سے اسکو بھی تصور فرمائیے گا کہ آپکے درشنون اور شبد سننے کی تاثیر سے مین نے اسکے سب عضو سونگھے لیکن اسنے اپنی حیات مین کوئی ایسا کام نہین کیا کہ جو پرمیشر کی راہ پر ہوتا گو کہ مین نے اسکے ہر ایک عضو کو دیکھا کہ کوئی عضو اسکا یعنے ہاتھ خواہ پیر خواہ شکم اچھے کام مین صرف ہوا ہو تو مین بھی اُس عضو کو کھاؤن لیکن اس شخص کا کل جسم بے سود ہی دنیا مین رہا اسیلیے مجھکو بھی فاقہ کرنا گوارا ہی بلکہ مرجانا ہی گوارا ہی لیکن پرمیشر کے بے مکھ آدمی کا گوشت کھانا گوارا نہین نہ میرا دل قبول کرتا ہی۔
۴۶۴ لغایت ۴۶۵	۱۰۴	ست گورو مہاراج (بارہ شہر) مین تشریف لیگئے اُسوقت مردانہ نے (مان سرور) دیکھنے کی درخواست کی۔ ست گورو مہاراج ایک چشم زدن مین تو کچھ دیر بھی لگتی ہی لیکن ست گورو مہاراج کے مان سرور کے جانے مین کچھ بھی دیر نہ ہوئی جا پہونچے اور پھر واپس تشریف لائے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (بارہ شہر) مین تشریف لیگئے وہان کے لوگ ایک (سیوڑا) فقیر کے معتقد تھے اسوجہ سے پرمیشر کو جانتے ہی نہ تھے اور اُس ملک مین صرف پانی آسمانی ہی صرف ہوتا تھا کنوان وغیرہ نہین ہوتے تھے اتفاق سے جسوقت ست گورو مہاراج وہان تشریف لیگئے تو پانی کی از حد ضرورت تھی اپنے اعتقاد و نیز موافق عادات کے اپنے گورو سیوڑا فقیر سے وہان کے لوگون نے پانی طلب کیا چونکہ وہان پر خود نرنکار ہی موجود تھے اور وہ لوگ نرنکار سے واقف ہی نہ تھے اسیلیے سیوڑا فقیر کی کچھ تدبیر دربارہ پانی برسنے کے کارگر نہ ہوئی سب لوگ عاجز ہوکر ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنی ضرورت بیان کی۔ ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو راہ راست بتائی اور پرمیشر کی بھگتی سنائی سیوڑا فقیر کی پرستش چھوڑانا پرمیشر کی جانب لگانا اور اُن لوگون کو اپنا سکھ کیا کہ وہ لوگ سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو لگے جپنے۔
۴۶۵ لغایت ۴۶۶	۱۰۵	ست گورو مہاراج نے ایک مقام پر پہونچکر راچھسون کو اپنا سکھ کیا اور اُن لوگون کو ہدایت کی کہ دھرمشالہ کی سنگت مین حاضر ہوکر جھاڑو دیا کرو اور پانی بھرا کرو تو تمھارا جسم راچھسی سے چھوٹ جاویگا چنانچہ اُن راچھسون نے ست گورو مہاراج کی ہدایت پر عمل کیا اور پرم پد کو پہونچ گئے۔
۴۶۶ لغایت ۴۶۷	۱۰۶	ست گورو مہاراج (تل گنجے) مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر گورو گورکھ ناتھ نے صرف تل کھاکر عبادت

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۶۶ لغایت ۴۶۷	۱۰۶	در ریاضت اس مقام پر سدھون کا ست گورو مہاراج کے واسطے صرف ایک عدد تل دینا اور پانی اپنی کرامات سے خشک کر دینا اس سبب سے کہ یہ تو صرف ایک ہی عدد تل ہوا اور یہ بغیر تقسیم کیے ہوے کھاتے ہی نہین اب دیکھین کہ یہ کیا کرتے ہین چنانچہ ست گورو مہاراج نے مردانہ کے ذریعہ سے (دکیل من) کے استھان سے پانی منگایا اور اسی تل کو پسوا کر سب کو تقسیم کرایا — بعد اسکے ست گورو مہاراج سے اور سدھون سے ست سنگ ہونا اور سدھون کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکنا۔
۴۶۷ لغایت ۴۶۹	۱۰۷	ست گورو مہاراج (سیت بندر امیشر) مین تشریف لیگئے اور بعد وہان کے لنکا کو تشریف لیگئے ست گورو مہاراج کو سنکر راجہ (ببھیکھن) حاضر ہوا اور اپنے ذریعہ سے (مہابیر جی) کو بلوایا لیکن ست گورو مہاراج سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ مہابیر یعنے ہنومان جی بجز سری رام چندر جی کے دوسرے کو سر نہین جھکاتے ہین چنانچہ جسوقت مہابیر جی حاضر ہوے اسوقت ست گورو مہاراج نے اس نظر سے کہ انکا عہد قائم و برقرار رہے ہنومان جی کو دی سروپ سری رام چند کا مع انکے ہمراہیون کے یعنے ست گورو مہاراج کی مورت سری رام جی صاحب کی ایسی صورت اور بھائی بالے کا روپ لچھمن جی کا سروپ اور مردانہ کی شکل جانکی جی کے مثل نظر آئی۔ ہنومان جی نے اپنے اعتقاد کے موافق درشن کیا اور بعد درشن کے واپس گئے
۴۶۹ لغایت ۴۷۳	۱۰۸	ست گورو مہاراج کا (بغداد) شہر مین تشریف لیجانا اور وہان کے پیر اسمی (مجید الدین) سنگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے۔ ست گورو مہاراج نے وہی پوڑی جپ جی صاحب کی پڑھی کہ لاکھون اکاس ہین اور لاکھون پاتال۔ یہ سنکر پیر مذکور نے بہت کچھ بحث کی اسکی بحث سنکر ست گورو مہاراج نے بحوالہ کلام محمد صاحب بابت روانگی معراج مع جبرئیل کے فرمایا کہ جسکو سنکر مولوی مجید الدین مذکور نے بعض معقول ہونے کے نامعقولی حرکت یہ کی کہ ست گورو مہاراج پر سنگ ساری پر آمادہ ہوا۔ سنگورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اسکے دل کی بات جانکے ایک نظر سے اسکو دیکھ دیا پھر کیا تھا وہ فوراً ہی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور بعد تھوڑی دیر کے جب ہوش مین آیا تو اپنے قصور کے معافی مانگی اسوقت ست گورو مہاراج نے اسکو راہ راست بتائی — بعد اسکے سنگورو مہاراج نے مجید الدین کے لڑکے کو آکاس و پاتال کی سیر کرائی اور آکاس کی سنگت مین اسکو لیجا کر کڑاہ پرشاد دلوایا جب وہ لڑکا کڑاہ پرشاد لیکر آکاس سے واپس آیا تب سب لوگ سنگورو مہاراج کے سکھ ہوے۔
۴۷۳ لغایت ۴۷۴	۱۰۹	ست گورو مہاراج کا (خورمہ شہر) مین تشریف لیجانا اور وہین پر مردانہ کا انتقال کرنا اور مردانہ کا بوقت وفات اپنی نعش کے پھونکنے کے لیے وصیت کرنا اسلیے ست گورو مہاراج نے مردانہ کی نعش کو بموجب
〃	〃	وصیت اسکی کے داغ دیا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۷۳ لغایت ۴۷۵	۱۱۰	ست گورو مہاراج (ملتان) شہر مین تشریف لیگئے اور وہان کے پیر پیلے بہ ارادہ مباحثہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے لیکن ست گورو مہاراج کے جلال و اقبال نے انکو منھ کھولنے نہ دیا اور ست گورو مہاراج کے [illegible] سب پیر ملتان کے معقول ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
۴۷۵ لغایت ۴۷۷	۱۱۱	ست گورو مہاراج نوشہرہ کے مقام مین تشریف لیگئے اور ایک بہت بڑا ساہوکار جو وہان رہتا تھا اُسکے قریب مین جاکر قیام فرمایا چنانچہ اُسکی ہمہ نعمت دیکھکر بھائی بالے نے اُس ساہوکار سے دریافت کیا کہ اے ساہوکار تمکو تو بجز سُکھ کے دُکھ تو کسی بات کا نہین ہے۔ یہ سُنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنت جی مجھکو بڑا بھاری غم ہے اُسوقت بھائی بالے نے اُسکے غم کی کیفیت دریافت کی تو واقعی مین اُسکو ایسا ہی غم تھا کہ بجز ست گورو مہاراج کے اور کوئی دوسرا اُسکے غم کو دور ہی نہین کرسکتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکے دُکھ کو مٹایا اور اُس ساہوکار و نیز اُسکی عورت کو گیان بتایا۔
۴۷۷ لغایت ۴۷۹	۱۱۲	ست گورو مہاراج ایک ویرانہ مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر صرف ایک ہی مکان تھا اور اُسمین ایک عورت رہتی تھی اُسنے ست گورو مہاراج کو گوشت کھانے کو دیا ست گورو مہاراج نے گوشت دیکھکر اُسکی کیفیت دریافت کی تو اُسنے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھکو فروخت کردیا تھا چونکہ اُسنے میرا گوشت فروخت کرکے کھایا اسلیے مین بموجب حکم نرنکار کے اُسکا گوشت کھاتی ہون تاکہ اُسکی نجات ہو اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکی و نیز اُسکے باپ مردہ کی نجات کی اور دونون کو بیکنٹھ بھیجدیا۔
۴۷۹ لغایت ۴۸۰	۱۱۳	ست گورو مہاراج (ہستناپور معروف دہلی) مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک بادشاہی ہاتھی مرے کو زندہ کیا۔ یہ معجزہ دیکھکر فیلبانان نے بادشاہ کی خدمت مین اس امر کی اطلاع کی ایک قاضی و نیز بادشاہ خود تشریف لائے اُس قاضی نے بنظر تعصب ست گورو مہاراج سے کہا کہ آپ نے اسکو زندہ کیا ہے تو پھر اُسکو ماردیجیے یہ بات قاضی کے منھ سے نکلی ہی تھی کہ ہاتھی مذکور پھر مرگیا یہ کیفیت دیکھکر بادشاہ و نیز قاضی مذکور و نظام الدین اولیا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر معافی مانگی اور ست گورو مہاراج سے پھر اُس ہاتھی کے زندہ ہونے کی درخواست کی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو پھر بھی زندہ کردیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بادشاہ کو نیک روی کی ہدایت کی اور آپ رخصت ہوے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (جمو) کہ جو (جامونت) کی گپھا کا مقام ہے تشریف لیگئے اور وہانکا راجہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو اُپدیس کیا اور اُسکے لیے بائیس ۲۲ پشت راج کرنے کے لیے بردان دیکر رخصت ہوے۔ بعد اسکے
〃	〃	ست گورو مہاراج مقام (تلونڈی) اپنے وطن مین تشریف لیگئے اور وہان سے مردانہ کے لڑکے کو کہ جسکا نام (سجادہ) تھا اپنے ساتھ لیکر باہر نکل کھڑے ہوے۔ بعد اسکے

اس ساکھی کے پڑھنے سے [illegible]

دختر کے دھان کھانے کی قیمت

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۹۹ لغایت ۵۰۴	۱۱۳	ست گورو مہاراج (لاہور) شہر مین تشریف لیگئے اور وہان پر (گوروان) کو فتح کرتے دیکھکر آپ نے فرمایا کہ (لاہور شہر ظاہر قہر سوا پہر) اور خاص شہر مین نہین ٹھہرے بلکہ بمقام (شہدرا) جاکر قیام فرمایا اور صبح اٹھکر روانہ ہوگئے ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (سیالکوٹ) مین تشریف لیگئے اُسجگہ پر ایک ملا مسلمان ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر ایمان لایا اور اپنا گل مال و اسباب لُٹا دیا اور پھر ست گورو مہاراج کے ساتھ ہی رہا ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (دلمبو) شہر مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک فقیر بشنوی مت کا کہ جسکا نام بھی (سجن) تھا اور ہمیشہ ٹھگائی کیا کرتا تھا اتفاق سے (سجادہ) مردانہ کا لڑکا بھی اُسکے دام مین گرفتار ہوگیا۔ ستگورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فوراً ہی اُسکے مکان پر پہونچکر (سجادہ) کو اُس سے چھوڑا دیا اُس وقت (سجن بشنوی) نے اپنے قصور کی معافی مانگی اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکو سکھ کیا اور اُس کو ہدایت کی کہ اب ایسی حرکت نہ کرنا ۔ بعد اسکے ۔ ست گورو مہاراج (سجادہ کو) لیکر خورمہ شہر مین تشریف لیگئے اور اُسکے باپ مردانہ کو سجادہ کو دکھایا اور سجادہ کو ہدایت کی کہ اب تو یہان آباد ہو اور اُسکو یہ بھی بردان دیا کہ جسوقت تو مجھکو یاد کریگا مین تیرے پاس موجود ہونگا ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر سجادہ اپنے وطن تلونڈی آیا اور اپنا مال و اسباب وغیرہ متعلقان کو لیکر شہر خورمہ مین جاکر آباد ہوا ۔
۵۰۴ لغایت ۵۰۸	۱۱۴	ست گورو مہاراج (قندھار) شہر مین (یار علی) کے پاس تشریف لیگئے اور وہان پر ایک مغل فقیر رہتا تھا اُسنے ست گورو مہاراج سے کچھ باتین کہین اور ست گورو مہاراج سے اپنی باتون کے جواب سُنکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور اُسکے یہان ایک شخص مشرف نامی پٹھان ساکن بدو شہر کا آیا ہوا تھا اُسنے اُس مغل کی زبانی ست گورو مہاراج کی تعریف سُنکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا ۔
۵۰۸ لغایت ۵۱۱	۱۱۵	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر ایک شخص مسمی (دینا ناتھ) ایک کھتری کا لڑکا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو پورب جنم کے اُسکے حالات بتائے ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (ولی قندھاری) کے مکان پر تشریف لیگئے اور اشرف نامی پٹھان سے باتین کرنا اور اُسکا ہر ایک امر کی بابت فقراوی معاملہ مین دریافت کرنا یعنے اسطرح پر کہ گودڑی کیا کہتی ہے اور سیلی کیا کہتی ہے اور ٹوپی کیا کہتی ہے ۔ ست گورو مہاراج کا اُسکے ہر ایک بات کا جواب باصواب دینا اور اُسکا معقول ہوکر ست گورو مہاراج کے قدمون کے اوپر سر رکھنا ۔ ستگورو مہاراج بھائی بالے کا ۔ دینا ناتھ و ولی قندھاری و اشرف کی بابت دریافت کرنا کہ یہ کیسے ہین ۔ چنانچہ ستگورو مہاراج نے ہر ایک کے اوصاف بیان فرمائے ۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۰۳ لغایت ۵۱۱	۱۱۵	ست گورو مہاراج کابل کی سرزمین مین تشریف لیگئے اور وہان پر مسمی (مانجندہ لدکھان چند) قوم کھتری کو گیان بتایا اور اپنے ہاتھ کا ڈنڈا اُسکے سر پر رکھدیا کہ جس سے بوشنفیری حاصل ہوگئی۔ ست گورو مہاراج کے ہمراہ مسمی مولا کھتری جو عرصہ سے تھا اُسکی خواہش کے مطابق دم کے دم مین اُسکے مکان مقام (سیالکوٹ) پہونچادیا اور اُسکو بہت سی دولت عطا فرمائی کہ جسکی بدولت اُسنے اپنے مکان پر پہونچکر اپنی شادی کی ستگورو مہاراج ایک مقام پر (گودای جوگی) کے مکان پر تشریف لیگئے اور اُسکا طریق دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ ست گورو مہاراج (بھائی لالو بڑھئی) کے مکان پر تشریف لیگئے اور سات روز مقیم رہکر رخصت ہوئے۔ ست گورو مہاراج (لکھو کی رندھاوا) مولا چوڑا کے یہان یعنے اپنی خسرال بعد اٹھارہ برس کے تشریف لیگئے اور دو مہینے تک وہین مقیم رہے بعد اسکے ست گورو مہاراج سری چند جی صاحب و نیز اُنکے والدہ کو اپنے ساتھ مقام کرتارپور لائے اور بھائی بالے کو مقام (تلونڈی) بھیجکر اپنے والدین کو بلانا اور وہ لوگ فوراً ہی آئے بعد اسکے ست گورو مہاراج سے مسمی کالورام جی اُنکے والد نے گیان کی بابت کچھ ذکر کیا اُسکو ستگورو مہاراج نے شبدون کے ذریعہ سے اُسکا اطمینان کیا آخر مین کالورام جی کا یہ کہنا کہ مین نے کوئی نام نہیں جپا اب بتلاؤ کہ میرا کیا حال ہوگا اور ست گورو مہاراج کا جواب دینا کہ باپ جی جو میرا حال ہوگا وہ تمہارا حال ہوگا پس یہ سنتے ہی اُنکو گیان ہوگیا۔
؍؍	؍؍	ست گورو مہاراج نے اوداسی لباس اُتار کر گرہستی پوشاک دھارن کی اور سب سکھ سیوکون کو درشن دیتے رہے اور ہر چرچا مین آٹھون پہر مصروف رہتے تھے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج کے پاس سب بندہ لوگ آئے اور کچھ دیر تک اُلنے اور ستگورو مہاراج سے ست سنگ کا ایک دن آندھی کے ذریعہ سے بہت جانورون کا مرجانا اور ست گورو مہاراج کا اُنکو زندہ کردینا اور اُسکے عوض مین بہت سخت عبادت کرنا۔
؍؍	؍؍	ست گورو مہاراج نے پھر اوداسی پوشاک دھارن کی اور کل تیرتھون مین تشریف لیگئے۔ ست گورو مہاراج (کوروچھتر) مین تشریف لیگئے اور اُس مقام پر ایک ایسا معجزہ دکھلایا کہ وہان کے لوگ و نیز تمام میلہ والے کہ جسمین ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے معتقد ہوگئے۔ ست گورو مہاراج (گنگا) جی پر تشریف لیگئے کہ جو عین دن کاتک کی پورنماسی کا تھا وہان کے لوگون کا ست گورو مہاراج کے پاس حاضر ہوکر سکھ ہونا اور کچھ بحث کرکے معقول ہونا اور سری گنگا جی کا مجسم ہوکر آنا اور ست گورو مہاراج کا بھنڈارہ دینا۔
؍؍	؍؍	ست گورو مہاراج گوکل و بندرابن و متھرا مین تشریف لیگئے اور گوبردھن پہاڑ کی بابت بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے پوچھا اور ستگورو مہاراج نے اسکی اصلیت بیان فرمائی اور وہان کے برہمنون کا کہنا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۱ تا ۵۳۵	۱۱۵	کہ ہمارا چھٹکارا کیونکر ہوگا۔ بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نام جپو اور نام کا اُنکو اُپدیش کرکے رخصت ہونا ست گورو مہاراج (بنارس یعنی کاشی پوری) مین تشریف لیگئے اور وہان کے پنڈتون نے اس امر کی بابت دریافت کیا کہ یہان کا عالم یہ ہی کہ جو مرے وہ بیکنٹھ کو جاوے اسکی کیا وجہ ہی۔ بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ خاص وجہ یہ ہی کہ شیو جی کی یہ پوری ہی جو مرتا ہی اُسکو وہ اپنا منتر سُنا دیتے ہین اور نیز دیگر وجوہات بھی بتلائے جسکو سُنکر پنڈتون کو اطمینان ہوا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے سب کو ست نام کا جاپ جپایا۔ ست گورو مہاراج (گیا جی) مین تشریف لیگئے اور بھائی بالے نے اسکی وجہ دریافت کی۔ ست گورو مہاراج نے دربارہ (گیا جی) وجہ تسمیہ یعنی مفصل حال بھائی بالے کو سنایا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (جگناتھ جی) کو تشریف لیگئے اور بوقت جانے کے ست گورو مہاراج کو پنڈون نے مندر کے اندر جانے نہ دیا کہ اُسکے عوض مین جگناتھ جی کا خود بھوگ نہ لگا اور پنڈون کو خواب ہوا کہ تم لوگون نے گورو نانک کو اندر مندر کے آنے نہین دیا ہی اسلیئے بھوگ نہین لگتا اور تاوقتیکہ وہ بھوجن نہ کرینگے بھوگ ہرگز نہ لگیگا۔ یہ سُنکر پنڈا لوگ دوڑکر ست گورو مہاراج کو بڑے عجز و انکسار سے اندر مندر کے لیگئے اور ست گورو مہاراج نے وہان پر ایک باؤلی بنوائی اور پھر وہان سے رخصت ہوگئے۔ ست گورو مہاراج (پراگ راج تیرتھ) مین تشریف لائے اور وہان کے لوگون کو بھی ست نام کے جپنے کا اپدیش فرمایا ست گورو مہاراج اسیطرح اور تیرتھون مین بھی تشریف لیگئے۔ دوارکا جی ونیز گوداوری وغیرہ وغیرہ مین جاکر بھگونت کے اُپاسکون کو درشن دیا اور خود کیا۔ ست گورو مہاراج بعد درشن میلہ تیرتھون کے پنجاب مین تشریف لائے اور وہان پر سدھون کا ملنا اور آپسے ست سنگ ہونا اور سدھون کا ست گورو مہاراج کے آگے گرکر متھا ٹیکنا اور رخصت ہو جانا۔
،،	،،	ست گورو مہاراج (شیخ فرید) کے پٹن سے دو کوس کے فاصلہ پر (شیخ برھمہ) کہ جو شیخ فرید کا مرید تھا تشریف لیگئے اور شیخ برھمہ کا مرید شیخ کمال تھا اسنے ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر اپنے مرشد شیخ برھمہ سے جاکر کہا کہ گورو نانک جی صاحب نہایت صاحب کمال درویش ہین اسی طرح سے اور بہت کچھ صفت بیان کی یہ سُنکر شیخ برھمہ نے اپنے مرید سے کہا کہ میرا ایک سوال ہی اسکا جواب گورو نانک سے جاکر دریافت کر تو البتہ اُنکے صاحب کمالی کا امتحان ہو جاوے وہ سوال لیکر شیخ کمال ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے مرشد کا جاکر سوال سُنایا چنانچہ ست گورو مہاراج نے ایسا جواب دیا کہ جسکو سُنکر شیخ برھمہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر عرض کیا کہ اے گورو نانک جی صاحب کوئی شَے جو خدا کے نام کی ہو مجھکو عنایت کیجیے اُسوقت ستگورو مہاراج نے (اساکی وار) کا شبد پڑھ سنایا کہ جسکو سُنکر شیخ مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدم چومے اور بعد اسکے دونون صاحب رخصت ہوگئے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۲ لغایت ۵۱۴	۱۱۲	ست گورو مہاراج کا ایک سکھ مسمی (داو باری خان) تھا کہ جسنے جا کر شاہ عبدالرحمان ساکن روم سے ست گورو مہاراج کی تعریف بیان کی کہ جسکو سُنکر عبدالرحمان مذکور نے غصہ کیا اور کہا کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو انکو ہم اُٹھا دینگے اُس سکھ پٹھان کو شاہ عبدالرحمان کا یہ کہنا بہت ہی ناگوار گذرا اسوجہ سے شاہ عبدالرحمان کو اُس سکھ پٹھان نے سخت جواب دیا۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین وہ سکھ پٹھان ایک دن آیا اور ایک عدد یافتہ کا تھان لطریق نذرانہ کے لایا۔ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسکے دل کی بات کو سمجھکر شاہ عبدالرحمان کا کچھ ذکر چھیڑا اُس ذکر پر وہ سکھ پٹھان ست گورو مہاراج سے وہ ذکر بھی زبان پر لایا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج شاہ عبدالرحمان کے مکان پر خود تشریف لیگئے اور عبدالرحمان مذکور سے بحث چھیڑی چنانچہ عبدالرحمان مذکور اُس بحث کی تہہ ہی سے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج نے شاہ عبدالرحمان مذکور کو راہ راست بتائی اور تعصب کی بات اُسکے دل سے مٹائی۔
۵۱۴ لغایت ۵۳۵	۱۱۷	ست گورو مہاراج (شاہد جلال) نامی ایک فقیر تھا اُسکے یہان تشریف لیگئے اُسکا ایک مرید (رشیدی) نفل اور وہ اتفاق سے پانی بھرنے آیا تھا اُسنے جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے (لکھہ آکاسان اکاس اور لکھہ پاتالان پاتال) کی بانی سنی فوراً ہی اپنے مرشد سے جا کر کہا کہ مجھکو بہت شک آگیا ہے کہ ایک فقیر سطح کی بانی پڑھتا ہے اُسکے مرشد نے کہا کہ اُس فقیر کو اندر بلا لا چنانچہ (رشیدی) مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے مرشد کی جانب سے پیغام اندر آنے کا کہہ سنایا چنانچہ ست گورو مہاراج اندر تشریف لیگئے۔ (رشیدی) نے اپنا شک صاف کرنا چاہا اسلیے اپنے مرشد سے اُسنے کہا کہ حضور یا تو قرآن شریف جھوٹا ہے یا محمد صاحب نے دروغ فرمایا ہے یا اس فقیر کی غلطی ہے کیونکہ وہ تو چودہ طبق زمین اور چودہ طبق آسمان بیان کرتے ہین اور یہ فقیر صاحب لاکھون آسمان اور لاکھون تختہ زمین کہہ سکتے ہین اس میرے شک کو دور کر دیجیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ فقیر صاحب (گورنکہ) کسکو کہتے ہین یہ سُنکر اُسکے مرشد شاہد جلال نے کہا کہ ہم ان فقیر صاحب سے اسکو کیا دریافت کرین ہم مکہ جاتے ہین اور اسکی صحت کرآتے ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج سے (شاہد جلال نے کہا کہ مکہ جاتا ہون آپ تا واپسی میری میرے مکان پر قیام فرمائیے یہ کہکر شاہد جلال مذکور مکہ کو روانہ ہوا لیکن ست گورو مہاراج کی قدرت نے اثناء راہ مین وہ معجزہ دکھلائے کہ جسکو دیکھکر شاہد جلال مذکور فوراً ہی راستہ سے پلٹ آئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ عرض کیا تھری گت مت تمہین جانو۔
رر	رر	ست گورو مہاراج شکارپور کی بازار مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک شخص مسمی (نور شیر) چرواہے کو دودھ
رر	رر	ست گورو مہاراج کیواسطے دودھ نذر لایا اور ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ فقیر لوگ بادشاہی دے سکتے ہین

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۲۵	۱۱۷	اسلیے مجھکو یہان کا اب راج عطا فرمایئے چنانچہ ستگورو مہاراج نے اُسکو اپنا سکھ کیا اور وہانکا راج اُسکو عطا فرمایا ست گورو مہاراج کی خدمت مین مسمی (داؤد) نامی جولاہا ایک قالین نذر لیکر حاضر ہوا اور اولاد ہونے کی خواہش کی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو اولاد بکثرت بخشی ـ بعد اسکے
〃	〃	ست گورو مہاراج (سدھ کی گنڈ) پر تشریف لیگئے کہ جہان پر (سرور) نامی ایک شخص تپ یعنی عبادت و ریاضت کرتا تھا ست گورو مہاراج کی خدمت مین مسمی سرور حاضر آیا اور عرض کیا کہ (ملتان) کے پیر کی جیسی عزت و آبرو ہے ویسی ہی میری بھی ہوجاوے ـ ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ جس مقام پر ہم بیٹھے ہین روزمرہ یہان جھاڑو دیا کریا اور چراغ جلانا تمھاری عبادت یعنے خواہش پوری ہوجاویگی چنانچہ مسمی سرور کی بھی خواہش پوری ہوگئی اور بلکہ ست گورو مہاراج نے (نہکام) کی پدوی یعنے مرتبہ عطا فرمایا ـ
〃	〃	ست گورو مہاراج آنا پور تشریف لائے تھے کہ اثنا راہ مین ایک شخص قوم کا کھتری کہ (جو برہمہ خان لودی) کا مصاحب تھا ست گورو مہاراج کی تعریف سنکر جل رہا تھا اُسکی شامت نے جو دھکا دیا کہ اُسکے دل مین یہ بات آئی کہ یون تو گورو نانک صاحب کی گرفتاری مین باعث اتہام ہے کل فقیرون کو گرفتار کراؤ تو وہ بھی گرفتار ہو آوینگے اسلیے اُسنے اپنے آقا کی جانب سے کل فقیرون کو گرفتار کرانا شروع کردیا ـ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اور فقیرون کے چھوڑانے کیواسطے آپ بھی گرفتار ہوے لیکن اُس گرفتاری مین ستگورو مہاراج کے ایسے معجزہ ظاہر ہوے کہ جنکو دیکھکر (برہمہ خان لودی) مذکور اپنے اُس مصاحب پر بہت ناخوش ہوا اور ست گورو مہاراج سے اُسنے اپنی معافی چاہی اور ست گورو مہاراج کو اُسنے فوراً ہی رخصت کردیا لیکن ست گورو مہاراج اُس مقام سے نہ ہلے اور اُس مقام پر بھائی بالے سے بھی مخاطب ہوکر پیشین گوئی فرمائی کہ سات مہینہ اور سترہ دن کے بعد دیکھنا کہ یہان کیا ہوگا چنانچہ اُسی تاریخ معہودہ پر (پانی پت کرنال) کے مقام پر (اُسی برہمہ خان لودی) اور (بابر شاہ) کا مقابلہ ہوا چنانچہ برہمہ خان لودی جان سے مارا گیا اور بابر بادشاہ نے فتح پائی ـ بعد اسکے ـ
〃	〃	بابر بادشاہ نے بھی بہت سے آدمیون کو گرفتار کرایا چنانچہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی منجملہ اورون کے آپ نے بھی اپنی گرفتاری واسطے رہائی دوسرون کے اپنے ذریعہ سے قبول فرمائی جوقت ستگورو مہاراج کی گرفتاری بابر بادشاہ کو معلوم ہوئی فوراً ہی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی مانگی اور اُسنے ست گورو مہاراج کو رخصت کیا اور ستگورو مہاراج کے فرمانے سے سبکو رہائی دی ست گورو مہاراج کی خدمت مین (مالو ترعالم) کا بحث کے ارادہ سے حاضر ہونا اور اپنے سوال کا جواب باصواب پاکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرنا ـ بعد اسکے اُسی وقت
〃	〃	ست گورو مہاراج کی خدمت مین ادباری خان پٹھان کا حاضر ہونا اور ستگورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر واپس جانا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۲۵ لغایت ۱۳۵	۱۱۷	ست گورو مہاراج کا (کجوکے رندھاوی) مین تشریف لانا یعنے اپنی خسرال کے مقام پر اور وہان پر مسمی (اجیتا) کو روشنضمیری کا مرتبہ عطا فرمانا۔ ست گورو مہاراج نے (روڑھی) کو بردان دیا کہ جو تجھکو دیکھیگا یا یاد کریگا اُسکا اُدھار ہوجاویگا۔ ست گورو مہاراج (کرتارپور) مین تشریف لائے اور سخت عبادت یعنی تپشیا شروع کی۔ ست گورو مہاراج سری گنگا جی پر تشریف لائے اور وہان کے لوگون کو پانی دینے اور چوکا لگانے کی ہدایت فرمائی ست گورو مہاراج بمقام (کرتارپور) تشریف لائے اور اُسوقت مین نرنکار سے خواہش کی کہ میرے انگ سے کوئی شخص میرا جانشین انگد نامی پیدا ہو۔ چنانچہ نرنکار نے (بلوچن) رکھی کو واسطے جانشینی ست گورو مہاراج کے سنسار آنے کے واسطے اجازت دیا کہ ملک پنجاب مین جاکر جنم لو اور بعد گورو نانک نرنکاری کے سنسار مین (نانک پنتھ) پرگٹ ہو۔ حسب الحکم نرنکار کے (بلوچن رکھی) کا پنجاب کی سرزمین مین مقام (متی کی سرائے مین) تہمن کھتری کے گھر مین مسمی (سبھرا نامی) کھتری کے گھر مین جنم لینا اور والدین کی استدعا کے موافق اس کا نام (لہنا) نکلنا بعد اسکے چودہ برس کی عمر مین آپ کی شادی ہونا اور اٹھارہ برس کی عمر مین آپ کے گھر مین اولاد پیدا ہونا کہ جسکا نام (داسو) آپ نے رکھا اور بعد چند روز کے متی کی سرائے سے اپنی خسرال مین چلے آنا اور ایک سکھ ست گورو مہاراج کا اُس مقام پر رہتا تھا اور وہ ست گورو مہاراج کے شبد گایا کرتا تھا اُنکو سنکر آپ کا مشتاق ہونا اور اُسی سکھ کے ذریعہ سے آپ کا بھی شبد ستگورو مہاراج کے یاد کرنا اور اپنے دل مین عہد کرنا کہ مین بھی ست گورو مہاراج کا سکھ ہونگا۔ لہنا جی صاحب کہ جنکا نام ست گورو مہاراج کی زبان سے انگد جی ہوگا اپنی بستی کے آدمیون کے ساتھ جوالا مکھی دیبی کے درشنون کو چلنا اور اثنا راہ مین بمقام کرتارپور ستگورو مہاراج کے درشنون سے فیضیاب ہونا اور دیبی جی کے جاترا ملتوی رکھنا اور اُسی روز اپنے گھر واپس آنا اور دوسرے دن حسب وعدہ اپنے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہوکر انگد جی نام پانا اور دین و دنیا کی دولت ست گورو مہاراج کے قدمون کی بدولت حاصل کرنا۔ گورو انگد جی صاحب کا ست گورو مہاراج کے دربار مین حاضر ہوکر خدمت کرنا ایک دن ایک خدمتگاری کی حیثیت مین ایک دیبی جی کا آنا اور گورو انگد جی صاحب کا اُسکو معمولی عورت تصور کرکے دریافت کرنا اور اُسکا بیان کرنا کہ ست گورو مہاراج کی بدولت یہ رتبہ مجھکو ملا ہے اور گورو انگد جی صاحب کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکنا۔ ایک دن ست گورو مہاراج کا قدم مبارک ہلتا ہوا دیکھکر گورو انگد جی صاحب کا دریافت کرنا اور ستگورو مہاراج کا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۲۵	۱۱۷	فرمانا کہ گوبت سنگت درشن کرتی ہی یہ سنکر گورو انگد جی صاحب کا ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکنا ۔ ایک دن ست گورو مہاراج کا چہرہ خشک دیکھکر وجہ دریافت کرنا اور ست گورو مہاراج کا فرمانا کہ اسوقت ایک چروا ہا ایک میدان مین اپنے جانور چراتے وقت سوہلا اور آرتی کا پاٹھ کرتا تھا اور جہان اس شبد کا پاٹھ ہوتا ہی مجھکو ضرور ہی وہان جانا پڑتا ہی اسوجہ سے چہرہ پر خاک آگئی ہی اُسوقت اُس چرواہے کو بلوا کر و نیز ست سنگت کو گورو انگد جی صاحب نے ہدایت فرمائی کہ بھائیو سوہلا اور آرتی کا پاٹھ ایسی جگہ اور ایسے وقت کیا کرو تا کہ ستگورو مہاراج کو تکلیف نہ ہو ۔
〃	〃	گورو انگد جی صاحب کا تین برس تک ست گورو مہاراج کی خدمت مین رہکر اپنے مقام پر جانا اور حسب الارشاد ست گورو مہاراج کے اپنے متعلقان کو بھی ست گورو مہاراج کی سرناگت مین حاضر لانا ۔ ست گورو مہاراج کا گورو انگد جی کے چرنون مین سب سنگت کو متھا ٹکوانا یعنے اپنا جانشین ظاہر کرنا ۔ ست گورو مہاراج کا (راوی ندی) کے کنارے پر گورو انگد جی صاحب سے گیان کی باتین کرنا ۔ ست گورو مہاراج ایک دن مع گورو انگد جی صاحب کے (راوی ندی) پر تشریف لیگئے سردی کا موسم تھا اور کچھ پانی بھی برس رہا تھا اور گورو انگد جی صاحب بھیگ گئے تھے اور ہوا بھی سرد چل رہی تھی اسلیے گورو انگد جی صاحب مارے سردی کے بیہوش ہوگئے ۔ جب ستگورو مہاراج بعد بھجن کے ندی سے باہر نکلے تو گورو انگد جی صاحب کا یہ حال دیکھا اُسی وقت اپنے قدم مبارک ہلاکر بیہوشی سے ہوش مین لائے اور فرمایا کہ کیا حال ہی اُسوقت گورو انگد جی صاحب نے قدمون پر گرکر متھا ٹیکنا ۔ بعد اسکے
〃	〃	ست گورو مہاراج نے ایک عبادت بہت ہی سخت شروع کی کہ بجز ایک چادرہ بچھانے کے اور ایک ہی چادرہ اوڑھنے کے اور کوئی شئے اپنے پاس نہ رکھتے تھے اُسوقت ستگورو مہاراج کو تنہائی پسند ہوئی ۔ ست گورو مہاراج سے گورو گورکھ ناتھ کا ملنا اور ست گورو مہاراج کا گورو انگد جی کی گورو گورکھ ناتھ سے ملاقات کرانا اور گورکھ ناتھ کا اشیرباد دینا ۔
〃	〃	ست گورو مہاراج کا دنیا داروں سے پرہیز کرنا ۔ اور اچنبھ لیلا لوگون کو دکھانا جسکے سبب سے گورو انگد جی نے ایک التماس سب لوگون کو سنانا کہ یہ جو کچھ لوگ اکثر دنیا داروں سے پرہیز کے وقت بہت سی لیلا دکھاتے ہین کہ اُن لیلاؤن کو دیکھکر دنیا دار لوگ خوف مین آجاتے ہین دیکھو وششٹ منی جی نے بھی ایک ایسی ہی لیلا لچھمن جی کو دکھلائی تھی کہ جسکو دیکھکر لچھمن جی بھی خوف مین آگئے تھے لیکن رامچندر جی نے پھر لچھمن جی کو سنبھالا تب وہ قائم رہے ۔
〃	〃	ست گورو مہاراج نے ایک وقت مین اپنے سکھون کا امتحان لیا لیکن اُس امتحان مین کل سکھ نکل بھاگے صرف بھائی بالے جی صاحب اور گورو انگد جی صاحب ہی قائم رہے اُسوقت ستگورو مہاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۲۵	۱۱۷	گورو انگد جی کو بردان دیا کہ اسے انگد جی مین نے سارا سنسار تیرے پیچھے بخش لیا ہی جو شخص تیرا نام جپیگا اُسکو مین نہال کرونگا۔
۵۲۵ لغایت ۵۴۴	۱۱۸	ست گورو مہاراج کا سیچ کھنڈ کو واپس آنا اور گورو انگد جی صاحب کو نرنکار کی اجازت سے (جپ جی) کا پاٹ کرانا اور گورو انگد جی صاحب سے جپ جی صاحب کا پاٹ سوا پہر رات رہے سُنکر بردان دینا۔ ست گورو مہاراج کی اجازت سے گورو انگد جی صاحب کا سن سمادھی کے لوگون کے درشنون کو جانا اور سمندر پار پہونچکر اور بہت سفر طی کرنے کے بعد اُن لوگون کے درشن پانا اور وہان سے دم کے دم مین پھر واپس آنا ست گورو مہاراج کا (تلونڈی) مین تشریف لیجانا اور بعد پندرہ دن کے پھر واپس آنا۔ ست گورو مہاراج کا (لکھو کی رندھاوی) کو جانے کا ارادہ کرنا اور مہاراج سری چند جی کی والدہ کا عرض کرنا کہ اب تو بہت سیر ہو چکی ہی کچھ دن ہمکو بھی درشن ہونے دیجیے۔ ست گورو مہاراج سے بھائی بالے کا رخصت ہوکر اپنے مکان آنا اور وقت رخصت کے بھائی بالے کا دریافت کرنا کہ بعد کو کون صاحب ہونگے۔ ست گورو مہاراج کا بعد اپنے گورو انگد جی صاحب کا ہونا بیان فرمایا۔ بھائی بالے کا گورو انگد جی صاحب سے ست گورو مہاراج کے درشن ہونے کی وجہ دریافت کرنا اور گورو انگد جی صاحب کا اپنی کل داستان کہہ سنانا۔
۵۴۴ لغایت ۵۴۴		**ست گورو مہاراج کا معجزہ زبانی گورو انگد جی صاحب کے** گورو انگد جی صاحب فرماتے ہین کہ ایک رات کو ست گورو مہاراج نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ دن ہی یا رات مین نے عرض کیا کہ حضور رات ہی یہ سنکر پھر آپ نے حکم دیا کہ پھر دیکھو اُسوقت مین نے سوچ کر عرض کیا کہ حضور دن ہی تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دن ہی تو تم میری گٹھری دھولاؤ چنانچہ مین حسب الارشاد ست گورو مہاراج کے گٹھری لیکر بستی کے باہر گیا تو برابر دن تھا یہانتک کہ سورج بھی موجود تھا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کی گٹھری دھوکر مین حاضر ہوا اور جسوقت مکان مین پہونچا تو پھر وہی شب یعنی رات پائی اور سراسر اندھیالی نظر آئی۔ اُسوقت پھر مجھسے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ دن ہی کہ رات مین نے عرض کیا کہ آپ کے ہاتھ دن اور رات دونون ہین جو چاہین آپ کرین۔
۵۴۴ لغایت ۵۵۲	۱۲۰	ست گورو مہاراج کا دوسرا معجزہ گورو انگد جی صاحب یون فرماتے ہین کہ ایک وقت مین ماہ کاتک سودی پورنماشی کو ست گورو مہاراج کے دربار مین مقام کرتارپور بہت بھاری میلہ تھا اور اتفاق سے تین شبانہ روز بارش برابر رہی کہ کل میلہ بھوکھا رہگیا جبکہ تیسرے دن بادل پھٹا اُسوقت سب سنگتون نے ست گورو مہاراج سے جاکر عرض کیا کہ ہم لوگ تین دن کے بھوکھے ہین اور اب اسقدر جلدی بھنڈارہ تیار ہونا ممکن نہین ہی کیونکہ میلہ کا ہجوم بہت زیادہ ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے مجھکو حکم دیا کہ باہر مکان کے جو درخت کنکر لیفے ببول کے لگے ہین اُنکو ہلاک

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۴۴ لغایت ۵۵۲	۱۴۰	کل سنگتون کو ہر قسم کا بھوجن کھلاؤ ارشاد کے ہوتے ہی مین [illegible] آگیا اور ان ببول کے درختون کو ہلایا تو اُنکے ببول یعنے کیکر کے درختون سے ہر قسم کی مٹھائی و پکوان گرنے لگا کہ جو سب سنگت نے آسودہ ہو کر کھایا۔ اور ست گورو مہاراج کے آگے حاضر ہو کر بیٹھا تھا اُسوقت میلہ کا ہجوم پانچ ہزار سے زیادہ آدمیون کا تھا۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ اسے گورو مہاراج اب ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کی کیفیات بیان کیجیے گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ مین اُسوقت موجود نہ تھا بلکہ اُسوقت بھائی بوڑھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین تھے بعد اسکے بھائی بالے نے بھائی بوڑھے سے دریافت کیا تو بھائی بوڑھے فرماتے ہین کہ ایک دن ستگورو مہاراج کے پتا کالو رام جی نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ آج ہم سے ہمارے پیرون نے خواب مین کہا ہے کہ تم بیکنٹھ دھام کو چلو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جہان آپ کی اچھا ہو وہان رہیے آخر مین فرمایا کہ اچھا آپ بیکنٹھ دھام کو چلیے ہم بھی آتے ہین۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج کے پتا کالو رام جی بیکنٹھ دھام کو تشریف لیگئے اور انکے تیرہوان دن ست گورو مہاراج کی والدہ بھی تشریف لیگئین اور اُن لوگون کے کریا کرم ستگورو مہاراج نے شاستر ریت اور دیس ریت اور کل ریت سے بہت اچھی طرح سے کیا۔ پھر ست گورو مہاراج کرتارپور مین رہتے تھے اور ہر خاص و عام کو ست نام کا اُپدیس کرتے تھے اور گورو انگد جی صاحب کو مقام کھنڈور کو رخصت کر دیا تھا۔ بعد اسکے
،،	،،	ست گورو مہاراج نے ارادہ کیا کہ کنوار بدی ستمی کو نرنکار کے حضور مین حاضر ہون لیکن جناب مہاراج سری چند جی کی والدہ نے آکر عرض کیا کہ کلھ آپکے پتا کا سرادھ ہے یہ سُنکر آپ نے وہ دن نرنکار کی حضوری کا ملتوی رکھا اور فرمایا کہ اچھا اب ہم دسمی کو جاوینگے۔ بعد اسکے کنوار بدی دسمی کو ڈیڑھ پہر رات باقی رہے ست گورو مہاراج سچ کھنڈ جانے کو تیار ہوئے صاحبزادون کو خبر ہوئی اُنکے آنے مین کچھ توقف ہوا اتنے مین ستگورو مہاراج نے آنکھین بند کرلین اُسوقت دونون صاحبزادہ یعنے سری چند جی صاحب اور لکھمی چند جی صاحب آپہونچے اور ست گورو مہاراج کی یہ حالت دیکھکر نرنکار کی دوہائی ستگورو مہاراج کو دلوائی کہ دو گھڑی کے واسطے ہمکو بھی بات کرنے کے لیے موقع دیجیے نرنکار کی دوہائی سُنتے ہی ست گورو مہاراج نے آنکھین کھول دین اور فرمایا کہ تم نے اسوقت صرف دوہی گھڑی کے لیے موقع مانگا اسوقت اس دوہائی کے لفظ سے جسقدر موقع چاہتے ملجاتا چنانچہ میعاد مہلت مین دونون صاحبزادون نے عرض و معروض اپنا حال کیا اُنکی عرض معروض سُنکر ست گورو مہاراج نے اشیرباد دیا اور رخصت کیا۔
،،	،،	بھائی بوڑھے کہتے ہین کہ مین نے اُسوقت مین ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ آپ سبکو ست نام کا اُپدیس فرماتے رہتے ہین اب آیندہ کو کیا ارشاد ہے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب گورو انگد جی صاحب سبکو اُسی نام کا اُپدیس کرینگے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۴۴ لغایت ۵۵۱	۱۲۰	ایک شخص کرتارپور مین (سادھارن) تھا ست گورو مہاراج نے اُسی کو مکان لیپنے و کپڑے دھونے کو حکم دیا۔ بعد اسکے سنگورو مہاراج سے (واہ گورو) کے ارتھ مین نے دریافت کیے اور سنگورو مہاراج نے حرف بحرف مجھسے بیان فرمایا بعد اسکے سمت ۱۵۹۶ بکرماجیتی ماہ کنوار بدی دسمی امرت بیلا کے وقت قنات گھروا کر پہر رات رہے پرمیشر کے کیرتن مین آنند دھن کے ساتھ سرپ کلا کے گھر مین ست گورو مہاراج گورو نانک جی صاحب پاربرہم سروپ آنند روپ پرمیشر کے چرنون کے ساتھ سمائے سری ٹھاکر جی کی جوت مین جوت روپ ہو کر لین ہوگئے جسطرح جل مین جل ملکر ایک روپ ہوجاتا ہے۔
،،	،،	بعد اسکے ست گورو مہاراج کے سکھ پٹھانون نے جب سنا کہ سنگورو مہاراج انتردھان ہوگئے اُسوقت وہ لوگ آ پہونچے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ ست گورو مہاراج اپنے مرشد کے درشن کرینگے سنگورو مہاراج کے جو ہندو سکھ تھے اُنھون نے منع کیا کہ اب تمھارے درشنون کا وقت نہین رہا آخر وہ لوگ یہ کہنے لگے کہ ہم لوگ اپنے مذہب کی رو سے ست گورو مہاراج کہ جو ہمارے مرشد تھے تجہیز و تکفین ادا کرینگے اور ہندو لوگ سنگورو مہاراج کی کریا وکرم کرنے کو آمادہ تھے آخرکار جبکہ دونون فرقہ مین تکرار زیادہ ہوئی اور نوبت فوجداری کی پہونچی اُسوقت ایک بزرگ آدمی نے کہا کہ قنات کے اندر تو دیکھو جو نکلے اُسی پر قناعت کرو۔ دیکھا تو وہان کچھ بھی نہ تھا صرف دو چادرین موجود تھین چنانچہ دونون فرقون نے اُن چدرون کو لیکر اپنے اپنے مذہب کے موافق اپنا فرض ادا کیا۔ جسوقت بھائی بوڑھے نے بھائی بالے اور گورو انگد جی صاحب کو ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کی کتھا سنائی اُسوقت سبھون نے سنگورو مہاراج کو زمین پر گر کر متھا ٹیکا۔ اور دھن باد ادا کیا
،،	،،	**گورو انگد جی صاحب کا بردان جنم ساکھی کے پاٹ کرنے والون کے واسطے** گورو انگد جی صاحب بردان دیتے ہین کہ جو شخص جنم ساکھی کا پاٹ کریگا بلکہ پڑھنے والا اور پڑھانے والا اور سننے والا اور سنانے والا اُن لوگون کو ست گورو مہاراج بخش لیوینگے اور یہ سب لوگ سنگورو مہاراج کے قدمون مین جگہ پا دینگے فقط

سری واہ گورو جی کی فتح ہی

اوم تت ست برہمہ آتمہ نمہ

قلم ایک اونکار کو سر جھکائے
एक ओंकार
رٹے دو زبان سے جو تو ست نام
सत्य नाम
نہ نربھو ہو موذی پہ نرویر بن
یہانتک ہو پھر تجھکو رتبہ حصول
الٹ پھیر سے بس وہی رام ہی
وہ سیبھنگ ہو جبکہ دلمین سمائے
सैभं
اسی کو تو جپ آد ست تھا وہی
आदि सच जप

تری روسیاہی کا الزام جائے
سکے پھر نہ افعی بجھے خاص و عام
نہ اژدر نہ عقرب نہ کاٹے کا کبھین
کہ دوہری عبادت ہو تیری قبول
کہ جس سے خلائق کو آرام ہی
ہمہ جا ہمہ اوست پھر وہ دکھائے
جگاد یو نہین ست بھی تھا وہی
सत्य जुगाद
جو پہلے گنہ ہین نہ کر کچھ خیال

کرین دیکھکر لوگ پھر یون بیان
جو کرتا پورکھ ہو سبھی بر زبان
करता पुर्ख
زبان پر ترے ورد یہ نام ہو
ترا نام سکتے ہین جو مار مار
وہ ہی ذات نربھو و نرویر کی
निर्भउ निर्वैर
گورو سے جو پرشاد پائے کہین
गुर प्रसाद
وہی ست ہی جو کہ ہے بھی ہے ست
सत्य है भी
مسدس یہ ساطع کا پڑھو بحال

ہو ماتھے پہ سجدہ کا ٹیکا عیان
کہین تجھ کو موذی نہ ایذا رسان
نہ تو روسیاہی سے بدنام ہو
مکرر سرر گزر کہین بار بار
ہو اکال مورت اجونی وہی
अजूनी अकालमूर्त
اسے ورد کر مکت ہو بالیقین
وہی ست نانک ہوسی بھی ہی ست
सच नानक होसी भी

مسدس طبعزاد سنگت پرشاد متخلص ساطع لکھنوی مولف پوتھی ہذا

ہوئے جتنے ہین سب ہی انکا شاہ

جو ہی نانک اوتار با عز و جاہ
نہ گردید محروم زین بارگاہ

تمہین مکت کی ہم بتاتے ہین راہ
چہ روئے سفید و چہ بخت سیاہ

اسی کے قدم کے تلے ہو پناہ

فقط اُلفت تھی گنہگار تھا جسکا نام
سدنا تھا قصائی ہی مشہور عام
چمار ایک ریداس سب کا غلام
گئے اُسکی کرپا سے عالی مقام
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

ہر اک ذات کا وان نہین کچھ بچار
جو ہو نیک کردار یا گنہگار
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
گورو کے سرن مین پڑ جا کے یار
تو ہو جاے بیڑا وہین اُسکا پار
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

کسی کے گناہون کی جو ہو کتاب
سدا خوف رکھتا ہو روز حساب
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
کھلا ہی گورو کے گھرانے کا باب
وہ آئے یہان ہر نہ کچھ پیچ و تاب
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

جو سعدی نے سمجھا غفور الرحیم
بھروسے سے بولا کہ سن اے کریم
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
شنیدم کہ در روز امید و بیم
بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

نظامی وہ تھا مرد جو ہوشیار
یہ کیا شعر لکھا ہی اے ذی شعا
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
گناہ من ار نامدے در شمار
ترا نام کے بودے آمرزگار
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

لکھا اسمین جو کچھ ہی نازک مقام
ہی نا منصفی کا غرض اتہام
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
ہوا اُسکی تصریح مین یہ کلام
گناہون کی بخشش سے ہی اُسکا نام
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

گنہگار ہو یا کہ پرہیزگار
سب ہی ایک سان ہوگئی اے ذی شعار
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
ریاضی ریاضت کا ہی انتظار
گنہگار بخشش کا امیدوار
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

کہان تک کرے ساطع اُسکی صفات
وہ ہی نیک ذات اور ہی نیک ذا
نگر دید محمد دم زین بارگاہ
نہ بخشش جو کرتا تو کیون ہوتی بات
کیا بھرگ کو مکت ماری جو لات
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

سوا اُنکے بخشے بہت گنہگار
کہ جنکے گنہ کا نہین ہی شمار
جنہون نے عبادت کا جانا نہ نام
کبھی منہ سے نکلا نہ تھا جنکے رام
سدا عیش و عشرت مین کاٹین تھی رات
پسند آتی تھی کب عبادت کی بات
گلون سے نہ جب تپ کے دامن بھرے
ہوے دل نہ پژمردہ اُنکے ہرے
لگا نخل طاعت مین کب ایک پھل
نہ برت اور تیرتھ یہ تھا کچھ عمل
نہ سنتون کی خدمت کی دیکھی بہار
خزان تھی ریاضت کی فصل بہار
جمے تھے نہ سیوا کتھا کے شجر
نہ تھا باغ ست سنگ مین کچھ ثمر
لگا کرم اور دھرم مین جی نہ جی
کبھی بھیک تک ہاتھ سے بھی نہ دی
درخت عبادت کی تھی خشک ڈال
ریاضت کے سرسبز تھے نہ نہال
بھجن کس کو کہتے ہین نہ جانتے
کسی کے کہے کو نہ تھے مانتے
نہ ٹھہری ہوی سر دھر نام کے
گرفتار تھے حرص کے دام کے
کبھی بلبل دل سری رام پر
جھکا کر نہ آیا بوقت سحر
نہ دریا سے دل سنت کے پاس جا
نہ حاصل کیے کچھ دُرِ بے بہا
صدف تشنہ لب تھی جو ہر نام سے
نہ پایا کوئی قطرہ اُس جام سے
پڑی اُنکی کشتی تھی گرداب مین
نکلنے کی اُمید نہ خواب مین
ہوا خود خدا ناخدا اُنکا یار
جسے لوگ کہتے ہین پروردگار
نہین جانتا ہی کوئی جس کا سار
کنارے سے لگایا اُسی نے جہاز
گنہ کے سمندر کا تھا وہ جو زور
ہو آب شیرین دہی آب شور
مچی تھی جو ہل چل وہ طوفان مین
لگی آ کنارے سے بس اک آن مین
نرنکار جو ہی اناتھون کا ناتھ
خضر کی سی صورت پکڑ کر کے ہاتھ
اُسی نے نکالا ہی منجدھار سے
برآمد کیا گنہ کے غار سے
دیا اسقدر موج نے اُسکے زد
رہا پھر کسی کا نہ نالہ نہ شور

اللہ کی طرف سے جو بدلی نگاہ
رہی پھر عنایات کی کچھ نہ تھاہ
برن ذات پر بھی نہ تھی کچھ نظر
نہ تھی علم پر اور نہ شعوی ہنر
کرشمہ سمجھ میں نہیں آتے ہیں
کہ راضی وہ کس طرح ہو جاتے ہیں
فقط ہے سبب اُنکی یہ دریا دلی
گنہگار تک مکت کس کو نہ دی
سشل ہو کہ تیجو کی تھی ذات اہیر
یہ سب جانتے تھے جولاہا کبیر
طوائف تھی گنکا قصائی سدھن
نہ تھے چھتری اور نہ تھے برہمن
وہ ریداس گو ذات کا تھا چمار
ہوا اُسکا ہے عابدوں میں شمار
طوائف گجے تھی ایک نو نظر
رکھا شہر ہوئی سب میں دو بشت
ویسے بسوا استری نام مشہور ہیں
حضوری میں خالق کے منظور ہیں
پرستار زادہ بدر کے یہ بھاگ
کہ خود آ سکے گھر جا کے کھائیں ساگ
یک عورت بھی تھی متھرا کی کبری تھا نام
اُسے مکت دی ایسے کرتے ہیں کام
رحیم آپکا دل جو تھا بے بدل
تو کھائے ہیں سیوری کے گھر جا کے پھل
گنہگار اجامل اور بالمیک
بد افعال تھے کیسے وہ ٹھیک ٹھیک
ہو مشہور کنس اور راون کا شہر
اُٹھائی مقابل میں تیغ و سپر
عنایت کی پھر بھی وہ صورت رہی
نہ آواگون کی ضرورت رہی
رکھا نانک اوتار رجب دی ہنر
تو کھائی ہے ردتی تو لالو کے گھر
تھی لالو کی گو ذات بڑھئی ترکھان
وہیں باجرہ کی وہ کھاتے تھے نان
مٹھائی نہ میٹھی لگی عقلمند
دہی خشک تھی باجرہ کی پسند
تعجب کا یہیں نہیں ہے مقام
ز ماسب برن میں ہے وہ ذات رام
اور اُسپر یہ طرفہ سنو ماجرا
گرے دودھ اُس سے جو ہو ماجرا
یہانتک ہوئی عاجزی ہوشمند
کیا نیچ کو آپ ہی نے پسند
نہیں اسکی تفتیش بہتر ضرور
وہی خوب بہتر جو منظور حضور
سنہ اماں کو دم میں کیا ہے نہال
وہ ہے ذات والا عدیم المثال
کرم تجھپہ بھی وہ کریگا کریم
عجب ذات ہے وہ غفور الرحیم
بہت ہو چکی اب ہدایت قلم
کہاں سے زبان لائیں سمجھائیں ہم
لکھا ہے جو سعدی نے در بوستان
اُسے تو بھی کر اے قلم بزبان
شنیدم کہ در روز امید و بیم
بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
نہ ہرگز گناہوں سے ہو پُر محن
بھروسہ تو کر اب بقول حسن
اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اُس سے مایوس اُمیدوار

حمد

صفت کب ہو ناپاک سے پاک کی
ہے کیا اصل اِس پتلۂ خاک کی
کہ جو حمد لکھے سری رام کی
مدح ثنا سے جو ہر نام کی
زبور اور توریت و انجیل سب
بیان جسکو کرتے ہیں ہر ذات سب
سب ہی متفق ہیں کہ ہے ایک ذات
کہے دوسرا کون کس منہ سے بات
بنے مٹھ و مسجد ہیں گرجا تمام
اُسی کی عبادت کے سب ہیں مقام
وہی ایک ہے تو ہوا ہے انیک
اگر غور کیجیے تو پھر بھی ہے ایک
کسی سے کوئی شکل ملتی نہیں
جمی ایسی ہے جو کہ ہلتی نہیں
یہانتک کہ یک ماں سے ہوں صد پسر
مطابق نہ ہوں ایک سے یک دگر
جدا ہی ہر اک کی جو صورت جدا
اسی سے موحد ہے ذات خدا
نکلتے ہیں یک تخم سے کتنے پھل
وہی تخم ہوتا ہے پھر برمحل
نرنجن نرنکار و پروردگار
اسنکھوں ہیں نام اُسکے اور بشمار
کوئی رام کہتا ہے کوئی رحیم
کوئی ذات واحد کوئی ذوالکریم
کوئی لاڈ گاڈ اور کوئی خدا
کوئی برہمہ تت اور کوئی موحدا
زبان کا فقط یک الٹ پھیر ہے
تعصب کا دل میں یہ اندھیر ہے
دوئی جس گھڑی دل سے جاتی رہے
تو پھر ایکو ہم بس سناتی رہے
کیا اُس نے جسوقت میں تین کا تار
قطب پردہ میں دل نے پایا قرار
ہے گی وہیں آنکھ کھل جائیگی
وہی ایک صورت نظر آئیگی
وہی ذات موحد ہے کون و مکان
بنائے ہیں جس نے زمین آسمان
عجائب غرائب طلسمات سب
اُسی کی ہے بس یہ کرامات سب
فلک پر ستاردن کا دیکھو وجود
زمین پہ ہر اک شئے عجائب نمود
اُسے لکھنے کی میری اوقات ہے
اشارہ میں جسکے یہ دن رات ہے
قلم کو مرے ہے یہ طاقت کہاں
کہ اوصاف اُسکے کرے کچھ بیان

لہ ملک پنجاب میں قوم بڑھئی کو ترکھان کہتے ہیں

مین یک مشت خاک ہون ہی اہل کیا
مجھسے ولا ہین سب ہی فضول
فرشتون کی بھی عقل حیران ہی
اُسی کی عبادت مین ہر برگ شجر
جو ہی مالک وہ زمین آسمان
زمین کو جو گردش ہی لیل ونہار
پھرے چرخ چکر مین آٹھون پہر
نباتات سے تاجمادات تک
فلک اور ملک پر جو ہو حکمران

مرا کیا دماغ اور مری عقل کیا
بڑی داستان ہی یہ قصہ ہی طول
جو ہی دیوتا دو پشیمان ہی
جھکے ہین زمین پر وہ سب با ثمر
اُسی کے ہی فرمان سے دریا روان
اُسی ذات موحد کی ہی تابعدا
اُسی کے ہی فرمان کا یہ اثر
ہین بندے اُسی کے فلک اور ملک
کرون کس طرح سے مین اُسکا بیان
نہ کھو ساطع اب وقت اپنا فضول

جو صانع ہمارا ہو صنعت ہون ہم
ہمیشہ ہی اور اوتار سب
نظر مین کسی کے وہ آتا نہین
کھڑا آسمان ہی جو یہ بے ستون
روان اور دوران ہین جو شمس وقمر
ستارے کلان خورد ہین جسقدر
جو بر آسمان ہی یا زیر زمین
ہین حیوان یا جتنے انسان ہین
مری عقل کیا ہی مرا کیا خیال
سفر ہی بہت اور منزل ہی طول

اُٹھے اُسکے لکھنے کو کیونکر قلم
کہا سب نے لا انتہا ذات ہی بس
سمجھ مین کسی کے سماتا نہین
اُسی کی عبادت مین ہین سرنگون
اُسی کا ہر یک حکم امر ذی ہنر
اُسی کی اطاعت مین باندھے کمر
اطاعت سے اُسکی ہی باہر نہین
سب ہی اُسکے بس زیر فرمان ہین
اٹھاؤن قلم کو مری کیا مجال

مناجات بدربار مجیب الدعوات مع سبب تالیف کتاب

خدایا مرے سر سے پروردگار
جو ملتا لکھاتا مین کہین اختتام
مگر تب بھی [illegible] ہون
وہ دولت بخشے [illegible] جو شیال
شب و روز رہتی ہی خواہش مری
اسی سے ہوا پھر یہ مجھکو خیال
بلاشک ہی تو بھی وہ آب حیات
جسے گورکھی علم آتا نہین
بہت دل مین کہاتے ہین گو پیچ و تاب
کہا دل نے لکھو جنم ساکھی کتاب
ہوئی یہ صدا غیب سے مجھکو یار
گورو کا زبان پر جہان نام آئے
زمانہ کا ہرگز نہین کچھ قرار
یہ دنیا ہی بس ایک خواب و خیال
کہان ہین وہ فیضی وہ جامی کہان
فقط اُنکا باقی رہا ہی کلام

مرا حال ہی تجھپہ سب آشکار
اُنھین جانتے ہین سب ہی خاص وعام
کہان ہی یہ طاقت صفت کچھ لکھون
قیامت تلک ہی نہ جسکو زوال
رہے نظم اور نثر سے دلگی
یہ مقبول لکھون گورو نانک کا حال
ملے اُس سے قطرہ تو ہووے نجات
نہ گورمکھی ہونے کا پاتا نہین
کہ یہ وقت جاتا ہی سارا خراب
تو اردو عبارت مین کر لا جواب
اگر ہمت نہ دے ہاتھ سے زینہار
تو ہو جیسی مشکل وہ آسان پائے
کہان زندگی کا زمانہ [illegible]
گھڑی ایک کٹتی ہی مشکل بحال
کہان شیخ سعدی نظامی کہان
قیامت تلک اُنکا زندہ ہی نام

کہ ہی علم گورمکھی نہ کچھ بہم
کرون شکر تیرا مین کیونکر بیان
جو دنیا کی نعمت ہین کی سب عطا
تری دی وہ نعمت بہت خوب ہی
یہی شغل میرا خوش اسلوب ہی
اگرچہ خط گورمکھی ہی تمام
ہی گورمکھی وہی جو پڑھے گورمکھی
مگر کیا کرین اب زمانہ نہین
کہا کرتے ہین کوئی ایسا نہین
رہا دیر تک کچھ پس و پیش بھی
تو کہہ واہ گورو اور اٹھا تو قلم
ہوئی اُس صدا سے جو ہمت بلند
یہ ہماری غرض ہی سخن ہی مدام
اگر دار فانی مین ہی کچھ قرار
کہان تلسی داس اور کہان سور داس
بہ تعمیل ارشاد دل کے جناب

فقط ہی تری مجھپہ یہ لطف سب
بدن کے مرے رونگٹے ہون زبان
تو خوش ہو بہت میرے دل مین [illegible]
مجھے دی [illegible] دل سے [illegible]
مشکل ہی کہ دریا روان خوب ہی
لکھی پوتھی جو جنم ساکھی ہی نام
رہے دو جہان مین خوش وہ سکھی
نہ ہو اسطرح سے کلا جب کہین
کرے جو پڑھیون تو ہو آزردہ کہین
نشیب اور فراز و بداندیش بھی
تو سامان ہو جائیگا تو بہم
کیا دل نے میرے نصیحت و پند
چلے جاتے ہین لوگ ہر صبح و شام
تو تحریر کا ہی فقط اعتبار
گئے وہ ولے اُنکا قصہ ہی پاس
لکھی مین نے ہی نثر مین یہ کتاب

یہ ہے عرض اب دوستون سے مری	خطا سے نہین کوئی انسان بری	شرارت جو آدم نے کی ذی ہنر	اسی سے ہوا نام اُنکا بشر
جو پہلے سے آدم گنہگار ہے	تو کل نسل اُنکی خطادار ہے	جو ہوتی ہے غلطی کسی سے کہین	نظر کام کرتی ہے اُسکی نہین
وگر کوئی شخص غلطی کرے	اور الزام غلطی کا اوپر دھرے	جو ہین لوگ دنیا مین بس عیب بین	یہی ڈھونڈھتے ہین غلطی کہین
نہ سمجھین کہ ہے جانفشانی کا کام	نہ جانین نکلتا ہے کیونکر کلام	نظر کے دریا مین جو غوطہ کھاے	تو مضمون گوہر کہین ہاتھ آئے
جو ہے شاعری کا ذرا دل مین جوش	نہ دنیا کی سدھ اور نہ عقبی کا ہوش	جو ہین عیب بین ہے نہ اُنکو شعور	فقط ہے بھرا اُنکے دل مین غرور
کسی جا کہین مین لین کچھ بھی کلام	تو کہنے لگین ہے غلط کُل تمام	غلط ہے غلط ہے انشا غلط	غلط ہے غلط ہے املا غلط
اگر اُنسے پوچھو کہ مطلب ہے کیا	تو بھاگین وہان سے وہین دُم دبا	نہین عیب بینون سے کچھ ہمکو ڈر	جو غلطی نکالین نہین کچھ خطر
ہمارے ہو ہم عصر اِے ہمنشین	وہ دونون کی غلطی کو دیکھین یہین	اگر میری غلطی ہی معقول ہے	سر و چشم وہ ہمکو مقبول ہے
ہر اک کرم کر دین اُسکو معاف	کرین کلک اصلاح سے اُسکو صاف	بنائین وہ غلطی پہ نظری دہین	جہان پائین غلطی وہ میری کہین
	قدم پر جھکا دونگا مین اُنکے سر	رہون اُنکا مشکور مین عمر بھر	

مناجات بدرگاہ ستگورو مہاراج برائے ناظرین وسامعین پوتھی ہذا

گورو جی سے ہے التجا اب مری	دعا مانگتا ہون یہ مین دوسری	سُنے یا پڑھے جو یہ پوتھی تمام	بر آئین مرادین بس اُسکی تمام
وظیفہ سے اُسکے ہو دل شاد	پڑھین جس مقاصد سے پائین مراد	مطالعہ سے اُسکے جو محظوظ ہون	وہ آواگون سے بھی محفوظ ہون
کوئی شخص بیکار و بیمار ہو	یا دنیوی اُسکو کچھ کار ہو	پڑھے صدق دل سے وہ پائے مراد	رہے دو جہان مین غرض وہ شاد
بر آئین مرادین [illegible] تمام	پڑھے [illegible] یہ کلام	رکھے جو کوئی شخص پوتھی یہ پاس	کسی فکر سے ہو نہ ہرگز اداس
	سُنے جو کوئی شخص پوتھی تمام	کرے یاد سامع کو بھی وہ مدام	

سبب پوتھی جنم ساکھی ہذا منجانب مؤلف

واضح ہو کہ بعد از گورو نانک نرنکاری جی صاحب کی دوسری گدی (گورو انگد جی صاحب) نے زبانی (بھائی بالے سندھو) کہ جو ہمراہ (گورو نانک جی صاحب) کے ہمیشہ اور ہر جگہ موجود رہتے تھے حالات کہ جہان جہان وہ تشریف لیگئے اور جس جس مقام پر جو معجزات وکرامات وکرشمہ جات [illegible] حضرت گورو نانک جی صاحب کے بابرکات سے ظہور مین آئے تشریح وار مفصلاً و مشرحاً بخط گورمکھی زبان پنجابی لکھا کر نام اُسکا (پوتھی جنم ساکھی) رکھکر سکھون کو بطور یادگاری نانک نرنکاری کے تقسیم کرایا- ازان بعد بھائی گورداس جی صاحب نے اپنی زبان پنجابی مین بعبارت نظم مرتب کیا اور نام اُسکا (گیان رتناولی) رکھا- بعد بھائی منی سنگھ جی صاحب نے اُسی پوتھی نظم کا ٹیکا یعنی مطلب اُسی زبان پنجابی مین اسطرح پر لکھا کہ اوپر وہی نظم اور اُسکے نیچے اُسکی شرح [illegible] تمام انجام کو پہنچایا اور نام اُس شرح پوتھی کا (ٹیکا گیان رتناولی) رکھکر طبع کرایا ہے کہ جسکے وظیفہ سے ہر خاص وعام فیض پاتے ہین [illegible] نقصان کو دعا سے بہرے یاد فرماتے ہین [illegible] فی الحقیقت ہر دو پوتھی مذکورہ بالا کی صفت مین یہ مصرعہ تلسی داس جی صاحب کا بہت موزون ہے مصرعہ گرا نین من بن بانی پس جسطرح اُن صاحبون نے اپنی مادری زبان پنجابی مین پوتھی جنم ساکھی لکھکر ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب کے حالات یعنی جو ترا و معجزات و کرشمہ جات سے ہر خاص وعام کو آگاہ کیا ہے یہ محض بے بنیاد خاکپائے اوستاد عاصی پر معاصی بے استعداد دسکت پرشاد متخلص ساطع

لکھنوی جماعت منشی بیجناتھ صاحب مرحوم انوندی نگوار شاہی دربار سلطنت اودھ کہ جو قبل لکھنے پوتھی ہذا کے ملک پنجاب مین جاکر زبان پنجابی تحصیل کی اور ہر ایک مقامات معبدگاہات نانک شاہی کے درشنون سے فیضیاب ہوکر اُس ملک کے باشندگان کی صحبت وخدمت مین رہکر علم گورمکھی تحصیل کرکے اور اُسکے قواعد کو بخوبی دریافت کرکے سوچا کہ اگر اب پوتھی جنم ساکھی کا ترجمہ کیا جاوے چنانچہ پوتھی مذکورہ بخط فارسی بعبارت اُردو بہ محاورہ روزمرہ جیساکہ زمانہ کی بول چال ہی ہر سہ پوتھی مذکورالصدر سے تالیف کرکے اپنے وطنی بھائیون اُردو خوانون کے لیے مرتب کرکے گذارش پرداز ہی کہ اس پوتھی مین مضمون آرائی اور سخن پیرائی کا خیال نکرکے اُسکے مطالعہ سے لطف اُٹھاوین کیونکہ پوتھی ہذا مین کل حالات (آد گورو نانک نرنکاری جی صاحب) کے بعبارت سلیس برائے فہم ہر خاص وعام لکھکر تمام کی گئی ہین گو مسجع ومقفیٰ سے عاری ہی لیکن مطلب مین بہت بھاری ہی امید کہ اُسکے وظیفہ سے دنیا کے مطلب برلاوین عاقبت مین نام نیک بیجاوین عقبی مین بہشت حاصل کرین اپنے تئین ست گورو مہاراج کے چرنون مین داخل کرین - زیادہ بس باقی ہوس -

اب پوتھی جنم ساکھی کا آغاز ہی کہ جسکی قدرت سے بے انداز ہی

خلاصہ سبب تالیف پوتھی جنم ساکھی بعہد جناب سری گورو انگد جی صاحب دوسری بادشاہی

واضح ہوکہ تتی بیساکھ سودی پنچمی سمت ۱۵۹۲ بکرماجیتی سے شروع ہوکر دو مہینہ سترہ روز مین پوتھی جنم ساکھی) گورو نانک جی صاحب کی مع کل کیفیت زبانی (بھائی بالے سندھو) کہ جو قوم کے جاٹ تھے اور (قصبہ رائے بھوی بھٹی تلونڈی) کے رہنے والے تھے اور وہی مقام ستگورو مہاراج نانک نرنکاری کے ظہور نور کا بھی ہی اور بھائی بالے سندھو صاحب موصوف زمانہ طفولیت سے ہمراہ ستگورو مہاراج کے تھے شاید کبھی کسی وقت مین دو چار روز کے لیے جُدا ہوگئے ہون بلکہ بمقام سلطانپور بہ زمانہ ملازمت مودی خانہ بھی ساتھ رہے تھے اور کل کیفیت ستگورو مہاراج کی اُنکے چشم دیدہ ہی نہ شنیدہ -

مشرح سبب تالیف پوتھی جنم ساکھی حسب الارشاد سری گورو انگد جی صاحب دوسری بادشاہی

پوشیدہ نہ رہے کہ گورو انگد جی صاحب دوسری گدی بادشاہی گورو نانک جی صاحب کو ایک عرصہ تک اِس امر کی جستجو تھی کہ اگر گورو نانک جی صاحب کی مفصل کیفیت از ابتدائے تاریخ ولادت تا تاریخ روانگی سچ کھنڈ مع مقامات سیاحی دریافت ہون تو بقلم لائے جاوین تاکہ ہر خاص وعام اُنکے حالات سے آگاہ ہوجاوین چنانچہ گورو انگد جی صاحب کو یہ تلاش تو تھی ہی اتفاق سے بھائی بالے سندھو جی صاحب کہ جو بعد محرومی حضوری حضور نانک اوتار پاک نور کہ جو قدمبوسی سے دور ہوگئے تھے نہایت حیران وپریشان رہا کرتے تھے اور اِس امر کی تلاش تھی کہ جو صاحب جانشین ستگورو مہاراج کے ہون اُنکی قدمبوسی سے فیضیاب ہون رفتہ رفتہ افتان وخیزان بہ تتبع کاتک سودی پورنماشی بمقام گورو انگد جی صاحب پہونچے حالانکہ گورو انگد جی صاحب اُس زمانہ تک بہت مخفی وپوشیدہ رہتے تھے جسوقت بھائی بالے سندھو جی صاحب وہان پہونچے اور گورو انگد جی صاحب کی کیفیت سُنی کمال مشتاق ہوکر گورو مہاراج ممدوح کے مقام پر حاضر ہوئے دیکھا کہ گورو انگد جی صاحب گورو نانک جی صاحب کے جانشین گوشہ نشین ہین نزدیک پہونچے قدمبوس ہوئے نذر گذرانی گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے سکھ تم کہان سے آئے ہو اور کہان کو جاتے ہو اور کہان کے رہنے والے ہو کون ذات ہو یہ سنکر بھائی بالے سندھو نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ قوم کا جاٹ ہون بالے میرا نام ہی اور سندھو میرا گوتر ہی (قصبہ رائے بھوی بھٹی تلونڈی) مین مکان ہی جو ستگورو و گورو نانک جی صاحب کی ولادت کا

استھان ہر وہی میرا ابھی قدیمی وطن ہر دلی آرزو و قلبی خواہش و جستجو یہی ہر کہ جو صاحب گورو نانک جی صاحب کے جانشین ہون اُنکے درشنون سے فیضیاب ہون یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے دریافت فرمایا کہ تم گورسکھ کسکے ہو بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مہاراج مین گورو نانک جی صاحب کہ جو کالو رام بیدی کھتری کے گھر مین اوتار ہوا تھا اُنکا سکھ ہون مین نے اُنہین سے اُپدیش پایا ہر یہ سنکر پھر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سندھو سے بڑے آنند کے ساتھ پوچھا کہ اے سکھ تم نے گورو نانک جی صاحب کے درشن کیے ہین یہ سنکر بھائی بالے موصوف نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب مجھ سے عمر مین کسی قدر زیادہ تھے اور مین گورو مہاراج کے چرنون مین ہمیشہ ہی رہا ہون ابتدائے سن تمیز و نیز ملازمت تمام سلطانپور بعہدہ نگرانی مودی خانہ و نیز بوقت سیاحی دنیا سفر بحری و بری کل جہان بلکہ از زمین تا بہ آسمان کہ جہان سے سورج و چندرمان ہزار دن جوجن نیچے رہگئے تھے ساتھ رہا ہون لیکن بوقت روانگی پیچ کھنڈ کچھ دن پہلے از شومی طالع جدا ہوگیا تھا اُسوقت سے دل مثل سیماب و ماہی بے آب کے مضطر و بیقرار تھا اب آپ کے درشنون سے کچھ قرار پایا اسوجہ سے کہ آپ ستگورو مہاراج کے جانشین ہین کیونکر تسکین نہ ہو جسوقت اسقدر باتین گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے سنین فوراً اُنکو بیراگ پیدا ہوگیا یعنے وجد مین آگئے غرضکہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی تب گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے کو یاد کیا ارشاد ہوتے ہی بھائی بالے جی صاحب حاضر ہوئے قدمبوس ہوکر متھا ٹیکا گورو مہاراج نے بعد آشیرباد کے فرمایا کہ اے بھائی بالے تمکو یہ بات بھی معلوم ہر کہ نرنکار نے گورو نانک جی صاحب کا اوتار کس لیے رکھا تھا بھائی بالے نے جواب دیا کہ مہاراج یہ امر تو مجھکو بالکل معلوم نہین مگر ہان اکثر زبانی پنڈت ہردیال کے کہ جنہون نے ستگورو مہاراج کے اوتار ہونے کی کیفیت بروے علم نجوم معلوم کرکے اول ہی ظاہر کی ہر اور وہی کیفیت ستگورو مہاراج کے جنم پتر مین بھی تحریر کی تھی سُنا ہر کہ ماہ کاتک سدی پورنماشی سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی مین نانک اوتار ہوا تھا اور پنڈت جی صاحب یہ بھی کہتے تھے کہ کالو رام جی کے گھر مین نرنکار نے نانک چند جی صاحب کے نام سے اوتار لیا ہر یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سندھو جی سے کہا کہ گورو مہاراج کا جنم پتر کسطرح اور کسکے ہاتھ سے اور کس ذریعہ سے دستیاب ہوسکتا ہر بھائی بالے نے جواب دیا کہ ستگورو مہاراج کے ہاتھ سب کچھ ہر البتہ اگر تلاش کیا جاوے تو یقین ہر کہ ہاتھ آجاوے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے سکھ تم اُسی سرزمین کے باشندے ہو اور اکثر وہان کے لوگون سے واقفیت رکھتے ہو تمھین سے وہ گل کہ جسکی خوشبو سے ہم مشتاقان کے دل و دماغ کو معطر کریگا یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اب تو ستگورو مہاراج کے ماتا پتا یعنے والدین کو بیکنٹھ باش ہوچکا ہر مگر حقیقی چچا ستگورو مہاراج کے بھائی لالو رام جی صاحب ابھی موجود ہین یقین ہر کہ اُنکے پاس ضرور ہو بہتر ہر کہ حضور اپنا ایک آدمی بھیجدیوین اور وہ اُنسے جا کر لے آوے کچھ مشکل بات نہین ہر یہ سنکر پھر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے آپ ہی سے یہ کام انجام پاویگا بجز آپ کے اور کون لاویگا بھائی بالے نے جواب دیا کہ مجھکو تو کچھ عذر ہی نہین ہر تاہم ایک آدمی آپ کا ہونا ضرور ہر یہ سنکر ایک شخص اسمی (لالہ پنو) نامی گورو انگد جی مہاراج کی خدمت مین جو رہا کرتے تھے موجود تھے اُنکو آپ نے ارشاد کیا کہ تم بھائی بالے کے ساتھ جاکر گورو نانک جی صاحب کا جنم پتر لے آؤ چنانچہ لالہ مذکور نے عرض کیا کہ بہت بہتر آج میری بڑی خوش نصیبی ہر کہ جو حضور نے ایسے کام کے واسطے میرے لیے ارشاد فرمایا ہر اسی حیلہ سے گورو مہاراج کے جائے تولد و نیز اُنکے جنم پتر کے مجھکو درشن ہونگے مین یہ سمجھونگا کہ گویا آج مجھکو خاص ستگورو مہاراج ہی کے درشن ہوئے بعد اسکے بھائی بالے کی جانب مخاطب ہو کر گورو انگد جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بھائی لالو رام جی صاحب کو ہماری طرف سے بہت کچھ پوچھنا اور کہنا کہ آپ کے خاندان کو کیا کہنا ہر کہ جہان پر خود نرنکار ہی نے اوتار لیا ہر جسکے ہم سب داس ہین اسلیے براہ یادگاری نانک نرنکاری کے اُنکا جنم پتر اگر عنایت کیا جاوے

تو ہم لوگون کے نصیبے جاگ اور کیا خوب خوش نصیبی آپ کی بدولت ہم لوگ اُنکے درشن سے فیضیاب ہوجاوین اور آپ کے ممنون و مشکور ہون غرضکہ اسطرح سے تو بہت کچھ سمجھا بوجھا کر ہر دو صاحبون کے لیے یہ دعا دی (کہ تمکو کرتار ریت آوے) اور رخصت کیا رفتہ رفتہ دونون صاحب مقام اتھیہ سر [illegible] مین جا پہونچے اور گورو انگدجی صاحب کا پیغام از شروع تا بہ انجام بھائی لالوجی رام صاحب سے کہہ سنایا یعنے یہ کہ گورو انگدجی صاحب نے ستگورو مہاراج کا جنم پتر مانگا ہے آپ عنایت کر کے عنایت کیجیے یہ سُنکر بھائی لالو رام جی صاحب نے جواب دیا کہ گورو نانک جی صاحب کا جنم پتر اس وقت میرے پاس تو نہین ہے لیکن تلاش سے مل سکتا ہے اب پہلے یہ تو بتلاؤ کہ گورو انگدجی صاحب کون صاحب ہین کہ جنھون نے اس بہشتی باتی سے گورو نانک جی صاحب کا جنم پتر مانگا ہے اس پر بھائی بالے نے کہا کہ تمکو تو بخوبی معلوم ہے کہ لہنا جو ستگورو مہاراج کے ساتھ ہمیشہ ہی رہتے ہو گورو انگدجی صاحب وہی ہین گورو انگدجی صاحب سے کیا توسل ہے کہ جو تم کو لینے کو بھیجا ہے اور کس سے کبھی ملاقات ہوئی اور مین نے تو بابا سری چند جی کی نسبت سنا تھا لیکن آج تمھاری زبانی گورو انگدجی صاحب کا نام سُننے مین آیا یہ سُنکر بھائی بالے نے بھائی لالو رام جی صاحب سے کہا کہ آپ کا سننا غلط ہے کہ بابا سری چند صاحب ستگورو مہاراج کے گدی نشین ہوئے ہین یا ہونگے ہرگز نہین بلکہ ستگورو مہاراج ہی کی زبانی مین آپ سے کہتا ہون کہ انکا مہاتم تو اور ہی طرح فروغ پائیگا اور گدی تو گورو انگدجی صاحب ہی کو ہوئی ہے کہ جنکے آگے گورو نانک جی صاحب نے خود پانچ پیسے اور ایک ناریل رکھکر متھا ٹیکا ہے اور اب اس سے زیادہ کیا ہوگا اور مین نے بڑی تلاش اور جستجو سے گورو انگدجی صاحب کے درشن پائے ہین بلکہ گورو انگدجی صاحب تو بہت گپت اور پوشیدہ ہین یہ سنکر بھائی لالو رام جی صاحب نے کہا کہ آپ لوگ منازل و مراحل کا سفر اٹھا کر آئے ہین اب آرام کیجیے اور مین بھائی کالو رام جی صاحب کے اسباب مین جنم پتر مذکورہ تلاش کرتا ہون گو کہ جب سے بھائی کالو رام جی صاحب پرلوک کو تشریف لے گئے ہین اُنکے اسباب کی طرف مارے رنج کے دیکھا بھی نہین ہے لیکن اب اس ضرورت کے لیے اُنکے اسباب مین سے ڈھونڈھ نکالکر تم لوگون کو دونگا غرضکہ اُنکا اسباب دیکھتے دیکھتے پانچوین دن گورو مہاراج کا جنم پتر دستیاب ہوا کہ جسکے درشنون سے ہر ایک مشتاق بہرہ اندوز و فیضیاب ہوا جسوقت بھائی لالو رام جی نے جنم پتر گورو نانک جی صاحب کا بھائی بالے و لالہ پیرا جی کو دیا اُسوقت اسقدر اور بھی عرض کیا کہ اب چونکہ گورو انگدجی صاحب گورو نانک جی صاحب کے جانشین ہین اسلیے ہمکو بھی اُنکی تعظیم لازمی ہے لہذا میری جانب سے کچھ نذرانہ مہاراج کی خدمت مین لیے جائیے بھائی بالے نے کہا کہ بہت بہتر آپکو جو مناسب ہے مجھکو اُسکے لیجانے مین کیا عذر ہے جو کچھ آپ اُنکے لیے دینگے وہ بسروچشم ہم لیجا دینگے تب بھائی لالو رام جی صاحب نے پانچ پیسہ اور ایک ناریل گورو مہاراج کی نذر کے واسطے بھائی بالے کو دیا اور کہا کہ میری طرف سے بہت اچھی طرح سے متھا ٹیکنا اور اسقدر اور عرض کیجیگا کہ اگر بالفرض سری چند جی صاحب آپ کو کبھی کچھ کہین بھی تو اُسپر آپ ہرگز خیال نہ کیجیے گا بس اسطرح کی باتین سمجھا بوجھا کر ہر دو صاحبونکو رخصت کیا جسوقت ہر دو صاحب گورو انگدجی صاحب کے حضور حاضر ہوئے اور آکر متھا ٹیکا تب گورو انگدجی صاحب نے بہت خوش ہوکر دعا دی (کہ تم دونون آدمیون کو کرتار ریت آوے) اور یہ بھی کہا کہ آج گویا تم لوگون نے گورو نانک جی صاحب کے درشن ہمکو کرا دیئے ہین بھائی بالے نے گورو انگدجی صاحب کے آگے ستگورو مہاراج کا جنم پتر رکھدیا چنانچہ گورو انگدجی صاحب نے جنم پتر اُنکے ہاتھ سے لیکر سر و آنکھون سے لگایا اور جنم پتر کا بوسہ لیکر کھولا تو دیکھا کہ جنم پتر کے حروف بخط سنسکرت ہین فرمایا کہ اگر کوئی شخص گورمکھی اور سنسکرت دونون علم سے واقف ہو اُسکو لاؤ چنانچہ جس جگہ پر گورو انگدجی صاحب کا قیام تھا وہان ایک شخص جسکا نام مسمی (مہا) تھا اور وہ شخص قوم کا جاٹ تھا اُسنے عرض کیا کہ مہاراج سلطانپور کے راستہ مین ایک مقام ہے وہان پر ایک شخص مسمی (پیڑا مولا) قوم کھتری رہتا ہے اور وہ دونون علمون سے

بجنسہٖ وہی واقعہ ہے یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ بھائی (مہا) تم اُس شخص کو جاکر فوراً ہی لے آؤ ارشاد ہوتے ہی مہاند کو اُس شخص کو جا کر بلا لایا جب وہ حاضر ہوا گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا تب گورو انگد جی صاحب نے اُس شخص کو دعا دیکر جنم پتر ستگورو مہاراج کا اُسکو دیا اور ارشاد فرمایا کہ اسکا ترجمہ بزبان پنجابی بخط گورمکھی کر دو اُسنے کہا کہ بہت بہتر کسی کو ارشاد ہو کہ قلم دوات مع کاغذ لا دے تب اُس شخص نے قلمدان لا کر رکھدیا چنانچہ (پیڑا مولا) نے جنم پتر مذکورہ بالا کا ترجمہ کر دیا اور گورو انگد جی صاحب سے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا۔

ایک اونکار ستگور پرشاد نمبر ۱

پہلی ساکھی گورو نانک جی صاحب کے جنم کی شروع ہوئی نمبر ۱

واضح ہو کہ سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی ماہ کاتک سودی پورنماشی شبھ دن اور شبھ نچھتر اور شبھ مہورت سوا پہر رات باقی رہے پہلے وہ سروپ یعنی چتربھج مورت ماتا ترپتا اور کالو رام جی پتا کو دکھایا ماتا ترپتا نے ڈنڈوت کی بینتی کر دور دیوتی جو رامی سدھ نو ناتھ چھ جتی باون بیر اور تمام دیبی دیوتا پیر پیغمبر رکھیشر منیشر و تپیشر جسقدر کہ اچھے لوگ سمجھے جاتے ہیں آکر متھا ٹیکا اور کہنے لگے کہ دھن ہو نرنکار جو تو نے اس کلجگ میں پاپی جیون کے واسطے انسانی جسم میں رحمانی و ربانی قدرت دکھایا ہے اور نانک اوتار دیا ہے جب کہ وہ سب لوگ استتی کرکے رخصت ہوگئے اُسوقت ماتا ترپتا سے آپ نے فرمایا کہ اب میں طفولیت کی شکل ظاہر ہوتا ہوں یعنی بالک سروپ رکھتا ہوں یہ کہکر مایا کا جال والدین کے دل میں ایسا ڈالا کہ وہ لوگ ستگورو مہاراج کو اپنا لڑکا سمجھنے لگے بس آپ لڑکوں کی طرح رونے لگے اور تماشا سے طفلانہ دکھلانے لگے دائی بلائی گئی انسانی پیدائش کے سامان بہم پہونچائے گئے ظہور وہ پاک نور مجسم ہوا پنڈت ہردیال کالو رام جی صاحب کے کُل پروہت تھے صبح ہوئی خود کالو رام جی پنڈت ہردیال صاحب کے مکان پر پہونچے اُنکو دیکھتے ہی پنڈت جی نے دریافت کیا کہ آج آپ ایسے سویرے کیسے تشریف لائے ہیں کالو رام جی نے جواب دیا کہ شب کو گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جنم پتر لکھنے کی ضرورت ہے پنڈت ہردیال نے کہا کہ بہتر آپ چلئے میں ابھی آتا ہوں چنانچہ وہ پلٹ کر آ گئے اور پنڈت جی صاحب اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر کالو رام جی کے یہاں تشریف لائے اور کاغذ و قلم و دوات اور کسی قدر زعفران یعنی کیسر طلب فرمایا اور یہ بھی دریافت کیا کہ کس قسم کی آواز لڑکے کی بوقت پیدائش مُنہ سے برآمد ہوئی ہے اور کیا وقت تھا کالو رام جی نے جواب دیا کہ ٹھیک وقت پیدائش سے تو ہمکو آگاہی ہے لیکن آواز کہ جو وقت ولادت برآمد ہوئی ہے اُسکی ہمکو خبر نہیں ہے لیکن وہ بھی اندر سے دریافت ہو جاوے گی یہ کہکر کالو رام جی صاحب اندر گئے اور دائی کو اپنے ساتھ لائے اور قلمدان و کاغذ اور زعفران بھی لاکر پنڈت جی کے آگے رکھدیا اور کہا کہ دربارہ آواز جو کچھ آپ کو دریافت کرنا ہو دائی سے دریافت کر لیجیے چنانچہ پنڈت ہردیال صاحب نے دائی مذکورہ سے پوچھا کہ کون سی آواز لیکر یہ لڑکا پیدا ہوا ہے یہ سُنکر دائی مذکورہ نے جواب دیا کہ اے پنڈت جی مہاراج مجھکو خود ہی حیرت و تعجب ہے کیونکہ صدہا بچے میرے ہاتھوں سے پیدا ہوئے ہیں لیکن یہ لڑکا جس طرح سے پیدا ہوا ہے اُس طرح کوئی نہیں پیدا ہوا ہے کیونکہ اس بچے کی آواز ولادت کے وقت ایسی نکلی ہے جیسا کہ کوئی جوان آدمی اچھی طرح سے ہنستا ہو وے بلکہ یہی نہیں اس لڑکے کی کُل باتیں اچنبھے کی سی ہیں اُن باتوں کا خیال کرکے مجھکو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ نارائن کی یہ کیا لیلا ہے یہ سُنکر پنڈت جی نے دائی سے کہا کہ جاؤ اور آپ ساعت و مہورت جنم پر غور کرنے لگے چنانچہ بعد غور بسیار کے کالو رام جی سے کہا کہ اے کالو رام یہ لڑکا ایسے شبھ نچھتر میں پیدا ہوا ہے کہ اگر پہلے دو پہر رات کے وقت اُسطرف یہ لڑکا پیدا ہوتا تو ضرور ہی ساہوکار ہوتا چونکہ یہ لڑکا پچھلی رات کے وقت اسطرف پیدا ہوا ہے اور جو گرہ ہیں اُسکے پڑے ہیں اُن سے صاف ثابت ہے کہ اِسکے سر پر چھتر پھریگا مگر میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ چھتر کون سا ہے اسقدر کہکر پھر غور کرنے لگے چونکہ پنڈت ہردیال صاحب موصوف بہت ذی علم آدمی تھے بعد تھوڑی دیر کے کالو رام جی سے کہا کہ اس لڑکے کے مجھکو درشن کرا دو یہ سُنکر کالو رام جی اندر گئے

اور کہا کہ لڑکے کو پنڈت جی صاحب دیکھنا چاہتے ہین عورتون نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب یہ تو نئی بات ہوئی بھلا کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ لڑکا جسوقت پیدا ہو باہر جاوے کچھ عقل بھی چاہیے اول تو موسم سردی کا ہی اور لڑکا تو ابھی خون کا لوتھڑا ہی ہم لڑکے کو باہر کیسے دے سکتے ہین یہ سنکر کالورام جی باہر پلٹ کر آئے اور عورتون کی گفتگو بزبان لائے تب پنڈت جی نے کہا کہ اچھا ہم قریب مکان چلتے ہین وہانتک لڑکے کو لاؤ چنانچہ پنڈت ہردیال موصوف قریب مکان زچہ خانہ کے آئے اور کہا کہ یہانتک لڑکے کو لاؤ اگر اندیشہ کرے کہ لڑکے کو کسی طرح کا گزند پہونچے اُسکے ذمہ دار ہم ہین چونکہ برہمن کا کہنا برھما کی لکیر سمجھنا فرض ہی عورتون نے کپڑے مین لپیٹ کر لڑکے کو دیدیا اور کالورام جی خود ہی اپنے ہاتھ مین لائے پنڈت جی نے لڑکے کو دیکھکر نہایت ادب سے زمین مین گر کر ڈنڈوت کی اور کہا کہ اب انکو اندر لیجاؤ چنانچہ کالورام جی اندر لے گئے اور واپس آکر کے پنڈت جی سے کہا کہ اس لڑکے کا نام بھی فرما دیجیے یہ سنکر پنڈت جی نے جواب دیا کہ بعد تیرہ دن کے انکا نام رکھا جاویگا پنڈت جی اپنے مکان کو پلٹ آنے مین بعد (بدھ ناتھ) برہمن کا روپ دھارن کرکے سری گورونانک جی صاحب کے پاس آکر درشن کیا متھا ٹیکا اور کالورام جی ونیز ترپتا جی سے کہا کہ آپ لوگ بڑے بھاگوان ہین کہ جنکے گھر مین ایسا تیجوان پورکھ لڑکا پیدا ہوا ہی انکی بدولت ہزارون آدمیون کی مکت ہوگی چنانچہ والدین ستگورو مہاراج کے پرتاپ سنکر بہت خوش ہوے اور اُس برہمن کو کچھ دان وغیرہ دیکر رخصت کیا تمام خاندان کو خوشی ہوئی جتنے لوگ باقی تھے ستگورو مہاراج کے درشنون سے مکت پائی غریب دولتمند فقیر تونگر ہو گئے بیمارون نے صحت پائی دیوتی اور تیرون مین خوشی سمائی لوگ چرچے کرنے لگے کہ ہمارا ادھار کرنے والا پیدا ہو گیا اٹھاسی ہزار دیوتی پرتھوی سمیت حاضر ہوے گورونانک جی صاحب کی آرتی اُتاری ڈنڈوت کے بعد اِسکے تمام گن اور گندھرپ سری چت گوپت جی و دھرم راے جی بھی حاضر ہوے چونسٹھ جوگنون نے بھی آکر متھا ٹیکا مہادیو و پاربتی جی بھی ونیز باون بیر چھ جتی چوراسی سدھ نو ناتھ اور تمام دیبی اور دیوتا حاضر ہوکر پھولون کی برکھا کی اور استتی گائی آنند کی صدا ہر ایک جانب سے آنے لگی لوگ کہنے لگے کہ ای پار برھم پرماتما آپ کو اوتار لینے کی کیا ضرورت تھی صرف جگت کے کلیان کے واسطے آپ نے یہ چرتر اور تماشا دکھایا ہی غرضکہ سبھون نے استتی کی خوشی منائی اپنے اپنے استھانون کو رخصت ہوکر چلے گئے اِسطرح کی لیلا اُس اپرم پار کی اپرم پار ہوئی اب سنیے کہ لڑکے کی خاصیت رونے کی ہوتی ہی چنانچہ آپ کی دُھن اُس رونے کی آواز مین یہ ہوتی تھی کہ (دھن تیرا نام دھن تیرا نام) لیکن یہ بات تو کسی کی سمجھ مین آتی ہی نتھی اسلیے آپس مین سب لوگ کہا کرتے تھے کہ اس لڑکے کا رونا دُنیا سے نرالا ہی یعنے کچھ اور ہی قسم کا پایا جاتا ہی - اب ہر ایک رشتہ داران و عزیزان و اقربان و خاندان کے لوگون کے ہجوم مع پرجون کے یعنے کہار و باری و حجام مع باجے و بدھاوے کے بڑی دھوم دھام سے کالورام جی کے گھر مین آنے لگے آپس مین ایک دوسرے سے مبارکبادیون کے کلام سنانے لگے ناچ و رنگ کا چرچا ہوا سب لوگ خوشی منانے لگے خدمت گار و ہر ایک بجا انعام و اکرام پانے لگے کالورام جی گاے و گھوڑا و نقد و پارچہ ہر ایک کو دیتے تھے ہر ایک کے مراسم بدھاوے وغیرہ کے لینے تھے عورتین منگلا چار گاتین تھین برہمن لوگ اپنے اپنے علم کے ذریعہ سے گرہ وسا کا بچار کرتے تھے غرضکہ ستگورو مہاراج کی چھٹی کا دن آیا اُسکی بھی رسم رسمیات ادا کی گئین اُس دن ستگورو مہاراج کی ماتا نے خود اشنان کیا اور ستگورو مہاراج کو بھی اشنان کرایا کپڑے پنھائے پرم بھوج ہوا برادری کا کھانا ہو کر تمام پرجاون کو جوڑے تقسیم ہوے بطریق مراسم خاندان دیوتی و پتر منا کر جگ کیا گیا ہندو و مسلمان ستگورو مہاراج کے درشنون کو دوڑے چلے آتے تھے اور جو لوگ درشن کرتے تھے ان یہی کلام زبان پر لاتے تھے کہ ہو نہو یہ تو کوئی اوتاری پیدا ہوا ہی - قصہ مختصر پنڈت ہردیال جی صاحب نے حسب وعدہ تیرھوین دن آکر ستگورو مہاراج کا نام (نانک نرنکاری) رکھا جسوقت یہ نام کالورام جی نے سُنا پنڈت جی سے کہا کہ یہ نام کسطرح کا ہی کیونکہ اس نام سے ہندو و مسلمان کی تفصیل پائی نہین جاتی ہی تب

پنڈت ہردیال نے جواب دیا کہ اے کالورام جی یہ بڑا بھاری اوتار نرنکار نے رکھکر تمھارے گھر مین جنم لیا ہی اِس سے بڑھکر اور کوئی اوتار آگے نہین ہوا ہی کیونکہ پیشتر زمانہ مین جب کہ تریتا جگ مین سری رام چندر جی اور زمانہ دواپر مین سری کرشن چندر جی کے جو اوتار ہوئے ہین اُنکو صرف ہندہی مانتے تھے اور یہ جو اب اِس زمانہ مین کہ کلجگ کہلاتا ہی نانک اوتار ہوا ہی اِسکو ہر ایک فرقہ کے لوگ سجدہ کرینگے اور متھا ٹیکینگے اور اسکے نام کا مہاتم تمام زمین وآسمان مین مشہور رہیگا اور دونون جہان مین کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان اِنکا پرکاش نہو سرب شکت مان اور سرب بیاپی اِنھین کا نام ہی یہی خاص نرنکار ہین اور نرنکار ہی نرنکار خود جپینگے اور تمام خلقت کو بھی نرنکار ہی نرنکار جپائینگے سوائے ایک پرمیشر وحدہ لاشریک کے دوسرے کو نہ مانینگے اے کالورام جی گورو نانک جی صاحب کا اوتار تمام جگت کے اُدھار کے واسطے ہوا ہی - جب پنڈت ہردیال نے اِسقدر باتین کہین اور یہ نام ستگورو مہاراج کا کہ سنایا تب کالورام جی اپنے دل مین خوش ہوئے اور چپ ہو رہے ستگورو مہاراج کو کون گیان سکھلانے والا تھا جب کہ بید و پوران اُنھین کی زبان ہی بید اُنھین ہی سے گیان وان تھے بیراگ لیکر پیدا ہی ہوئے تھے کیونکہ نرنکار نے اپنی بھوشت بانی یعنے پیشین گوئی مین پہلے ہی سے کہہ رکھا تھا کہ کلجگ مین ایک وقت مین سادہ اوتار دھارن کرونگا پس اُوسی پیشین گوئی کے موافق یہ اوتار نانک نام کا ظہور ہوا اسلیے پہلے ہی سے بیراگ ہی کمائی کی - جب ستگورو مہاراج کی عمر ایک مہینہ کی ہوئی تو جھولے مین لیٹے لیٹے ہاتھون و پیرون کے انگوٹھے ڈھبن کی سی پیرت اُس صورت کی وجہ سے چوستے تھے - اور جب عمر آپ کی پانچ مہینہ کی ہوئی تب لڑکون کی طرح جب کوئی آپکی جانب مخاطب ہوتا خواہ چٹکی بجاتا تھا یا اور کسی طرح سے اشارہ کرتا تھا تو آپ ہنس دیا کرتے تھے - اور جب آپ کی عمر سات مہینے کی ہوئی اور کچھ بیٹھنے لگے تو چوکڑی مارکر آپ بیٹھتے تھے جوگ سادھن کے آسن لگاتے تھے مہاراج کی ماتا اِسطرح کی نشست دیکھکر اِس خیال سے کہ شاید اِنکے پیر کمزور و نو حسیین ہین ٹیڑھے نہو جاوین ستگورو مہاراج کے پیرون کی چوکڑی کھول دیا کرتی تھی بلکہ اِسی خیال سے پیر بھی عرصہ تک پکڑے رہتی تھین غرضکہ جب تک ماتا جی صاحب پیر پکڑے رہتی تھین چوکڑی کھولے رہتے تھے اور جو ہین وہ پیر چھوڑ دیتی تھین ویسے ہی پھر چوکڑی لگ جاتی تھی اور جوگیون کے سے آسن مارکر آپ بیٹھ جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی آپ تاڑی بھی لگا لیا کرتے تھے سب لوگ یہ کرشمہ دیکھکر تعجب کیا کرتے تھے عورتین آپس مین گفتگو کرتی تھین کہ یہ لڑکا کس طرح سے بیٹھتا ہی ہم لوگون کی سمجھ مین کچھ نہین آتا ہی - جب ستگورو مہاراج کی عمر آٹھ مہینہ کی ہوئی اور اپنے پیرون کے زور سے کھڑے ہونے لگے تو اُسوقت جو کوئی شخص بلاتا خواہ اشارہ کرتا تو آپ ہنسکر اُس شخص کو لپٹ جایا کرتے تھے اور ماتا کا دودھ بھی آپ ہنس ہنسکر پیا کرتے تھے اور پچھلی رات کو آپ ہی سب سے پہلے جگا کرتے تھے بعد آپ کے اکثر ماتا و پتا آپ کے جگتے تھے جنابِ والدین خود اُسوقت اشنان کرتے تھے اور ستگورو مہاراج کو بھی اشنان کراتے تھے والدین معمولی پوجا و پاٹ کرتے تھے اور ستگورو مہاراج وہی آسن جماکر اور سوانسا چڑھاکر نرنکار مین دھیان لگاتے تھے ستگورو مہاراج کے پرگٹ ہوتے ہی جہان سے اگیان کا اندھیالا جاتا رہا اور لوگون سے قبرون اور منڈیون کی پرستش جاتی رہی جو جو اعتقاد لوگون کے دلونمین ناجائز بڑھگئے تھے ستگورو مہاراج کے جلالی آفتاب کی روشنی سے جاتے رہے غرضکہ لوگون کے دلون سے تاریکی دل جاتی رہی جسطرح کہ آفتاب کے روشن ہوتے ہی شب کی اندھیاری و شب کے تارے جاتے رہتے ہین اُسی طرح ستگورو مہاراج کے نام کے پرکاش سے اگیان کا اندھیارا اور خیالی خدائی کی پرستش جاتی رہی جیسے کہ شیر کی آواز سے چھوٹے چھوٹے جانور اُس جنگل سے بھاگ جاتے ہین ویسے نانک نرنکار ست کرتار کے آگے خیالی پیر فرضی پیغمبر فریبی نبی جھوٹے اولیا جعلی ولی بھی بھاگ گئے غرضکہ سب لوگون نے ست کرتار نانک اوتار کے درشن کرتے ہی اپنے اپنے خیالات بدل ڈالے اور سچے نرنکار پر ایمان لائے -

الہام آسمانی یعنی کلام ربّانی از جانب نرنجن نرنکار در بارۂ نانک اوتار

ایک دن آکاسں بانی یعنے وحی آسمانی کلام ربانی اسطرح پر ہوا کہ جس جگہ گورو نانک جی صاحب کے قدم پڑینگے وہی مقام قابل پرستش کے ہوجاوینگے اور جس مقام پر ستگورو مہاراج ست سنگ کرینگے وہ مقام رکھیشرون اور منیشرون اور پیر اور پیغمبر کی پرستش کے قابل ہوجاوینگے اور جن جن پوتھیون اور کتابون مین ستگورو مہاراج وغیرہ انکی بانی کا ذکر آویگا وہی گرنتھ مستند سمجھا جاویگا کیونکہ میرے نام کی گنگا ستگورو مہاراج کو روان کرنی ہی جو گنگا کہ خلقت مین بہتی ہی وہ میرے قدمون سے پرگٹ ہوئی ہی اسکا رخ جانب سمندر ہی پس جو لوگ اس گنگا مین اشنان کرتے ہین انکے پچھلے پاپ دور ہوجاتے ہین مگر اگلی پاپ مٹانے کی انمین سامرتھ نہین ہی اور گورو نانک جی صاحب کی زبان سے جو گنگا پرگٹ ہوگی اسکا رخ میری جانب ہوگا پس جو شخص اس بانی کو پڑھیگا وہ پڑھنا ایسا سمجھا جاویگا کہ گویا اس گنگا مین اشنان کیا وہ میرے چرنون مین ضرور ہی پہونچ جاویگا اور اسکے پچھلے پاپ بھی کٹ جاوینگے اور آیندہ کو ان لوگون سے ہرگز پاپ نہوگا سنسار مین وہ گنگا ایک ہی مقام پر بہتی ہی اور ستگورو مہاراج کی زبان سے جو گنگا پرگٹ ہوگی وہ پنڈ پنڈ گانون گانون گھر گھر ہر ایک انسان کے دل مین فرداً فرداً روان ہوگی غرضکہ چارون کھونٹ اور نو کھنڈ مین انہین کے بانی کی گنگا کا دھارا بہیگا میرے نام کے پیچھے بانس وبلی سے کھیکر سنسار کی کشتی کو پار لگاوینگے میرا روپ ہی خود مجسم ہوکر کلجگ مین نانک اوتار پرگٹ ہوا ہی غرضکہ مین نے اپنا روپ بدل کر نانک سروپ مین پرگٹ کیا ہی مجھ مین اور گورو نانک جی صاحب مین کچھ بھید یعنے فرق نہین ہی۔

جس وقت

پس جس وقت یہ الہام آسمانی یعنے کلام ربانی ماتا ترپتا اور پتا کالو رام جی نے سُنا بہت آنند ہوئے اور گورو نانک جی صاحب کے چرنون مین گرکر متھا ٹیکا اور ستگورو مہاراج کی خدمت اوتار روپ سمجھکر کرنے لگے۔

جبکہ ستگورو مہاراج کی اوستھا ایک سال کی ہوئی تو والدین نے سالگرہ کیا اور برادری کے لوگون کی دعوت کی بزم بھوج ہوا غریب وغربا کا ایسا بھلا ہوگیا کہ کچھ دن کے واسطے بے فکر ہوگئے۔

اب ستگورو مہاراج بہت اچھی طرح سے بیٹھنے لگے گزشتہ کا وہی طریقہ یعنے چوکڑی مار سدھ آسن بیٹھکر پران کے بیچ مین ستگورو مہاراج (سری واہ گورو) کا جپ کیا کرتے تھے۔

جب ستگورو مہاراج کی اوستھا ڈیڑھ برس کی ہوئی تب اچھی طرح سے بولنے لگے اس آواز مین بھی (واہ گورو واہ گورو) ہی بولتے تھے حالانکہ ماتا پتا ونیز تمام خاندان والے۔ دادا۔ وبابا۔ کہنا سکھلاتے تھے لیکن ستگورو مہاراج سوائے واہ گورو کے دوسری لفظ بھی منھ پر آنے ندیتے تھے

جب ستگورو مہاراج کی عمر دو برس کی ہوئی تو آپ کے دانت مثل موتیون کے چمکتے ہوئے نکلتے تھے اور جب آپ کچھ کھیلتے تھے تب دیوتون اور اوتارون کی مورتین بنا بنا کر کھیلا کرتے تھے اور انہین کی پرستش کرتے تھے اور ایسے ہی کھیل مین آپ معروف رہتے تھے اور کسی قسم کا کہین کاغذ پا جاتے تھے تو انکی پوتھیان بنا کر اچھے اچھے رومال ان کاغذون پر چڑھایا کرتے تھے آپ کے ہم جلیس وبرابر والے لڑکے اگر انکو کھیلنے کو بلاتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ مین پوتھی پڑھ رہا ہون۔

اسیطرح ستگورو مہاراج کی سالگرہ سال بسال ہوا کرتی تھی اور دان وپن ہوتا تھا۔

جب ستگورو مہاراج کی اوستھا تین برس کی ہوئی تو ایک دن والدین ستگورو مہاراج کے اتفاق سے آپ کے پاس آگئے اور پوچھنے لگے

اور او نانک جی تم کون سی پوتھی پڑھتے ہو یہ سُنکر آپ نے جواب دیا کہ مین اسد نت (سپت اشلوکی گیتا) کا پاٹ کرتا ہون والدین نے ہنسکر کہا کہ ای نانک جی ہمکو بھی سناؤ بجواب اسکے آپ نے فرمایا کہ سُنو۔

کرشن چندر مہاراج ارجن سے فرماتے ہین

شری کرشن مہاراج ارجن سے فرماتے ہین کہ ای ارجن (ایک اونکار) جو اچھر یعنے حرف ہی وہی شبد برھم ہی جو لوگ اُسکو اچارن کرتے ہین اور میرا دھیان کرتے ہین وہ آخر کو جسم فانی چھوڑ جب ملک جاودانی کو جاتے ہین تو ضرور مجھ برھم کے پاس پہونچ جاتے ہین۔

ॐ मित्येकाक्षरंब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् यः प्रयातित्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ।१।

شری کرشن مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن تم یقین کرو کہ مین (چیتن) ہون اور (آد) ہون اور سُکھم سے مین نہایت سُکھم ہون اور مین ہی سب کا ادھار ہون یعنے سب مجھی کو دھارن کرتے ہین اور مین ہی بے پرواہ ہون اور سب مین پرکاش کرنیوالا مین ہون بلکہ سورج کو روشن کرنیوالا مین ہون (اگیان) کے اندھیارے سے علیحدہ مین ہون جس مقام پر میری کتھا و کیرتن ہوتی ہی اُسکی حفاظت کرنیوالا مین ہون جہان پر کتھا و کیرتن ہوتی ہی راچھس وغیرہ اُس مقام سے جسکے خوف کے مارے بھاگ جاتے ہین وہ مین ہون جس مقام پر میری کتھا اور کیرتن ہوتی ہی اُس مقام کو اوتار و سدھ لوگ اور جتی وستی وسنجوگی نمسکار کرتے ہین۔

स्थानेहृषीकेशतवप्रकात्यी जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवन्ति सर्वे नमस्यन्ति च सिद्धसंघाः ।२।

شری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن مین سرب بیاپی ہون سب کے ہاتھ میرے ہاتھ ہین اور سب کے پیر میرے پیر اور سب کی آنکھین میری آنکھین اور سب کے کان میرے کان غرضکہ سب کا انگ میرا انگ ہی اور سب مین میری ہی چیتنا ہی۔

सर्वतः पाणिपादंतत्सर्वतोक्षि शिरोमुखं सर्वतः श्रुतिमीलोके सर्वमावृत्यतिष्ठति ।३।

شری کرشن مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن یہ جو براٹ روپ ہی اُسکو ایک درخت فرض کر لیا گیا ہی بیکنٹھ اُسکا سر ہی اور تینون لوک اِسکے پوریان ہین پس وہی اِسکی ڈالین ہین اور بید مقدس اُسکے پتے ہین چونکہ پتے شجر سے دور بھی ہو جاتے ہین اسیطرح بید بھی چلا سے مان ہی گیانی لوگ گو کہ اُسکو ست مانتے ہین لیکن جو چیز چلا سے مان ہی اُسکو گیانی پورش است ہی مانتے ہین ان بید مقدس کا بیدانت یعنے اُسکا مطلب اُس شجر کا ثمر ہی پس پھل اُسکا یعنے مطلب اِسکا بیشک وشبہہ امر واجر ہی لیکن

कविंपुराणमनुसासितारमनोरणीयांसमनुस्मरद्यः।। सर्वस्यधातारमचिन्त्यरूपमादित्यवर्णंतमसःपुरस्तात्।४।

ऊर्ध्वमूलमधःशाखमश्वत्थं-
प्राहुरव्ययम् छन्दांसि यस्यपर्णा-
नियस्तं वेद सवेदवित् । ५ ।

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो मत्तः स्मृ-
तिर्ज्ञानमपोहनं च वेदैश्च सर्वैरहमे-
व वेद्यो वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहं । ६ ।

मन्मनाभव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु मा-
मेवैसस्य युक्तैवमात्मानं मत्परायणः । ७ ।

جو شخص پتون کو جاودانی سمجھتا ہی وہ غلطی مین ہی اور جو شخص اُسکو فانی ناشا ہی وہ شخص البتہ بیدانت کا مطلب پاتا ہی پس جس شخص نے یہ جانا اُسی نے پرماتما کو پہچانا ۔

شری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن تمام خلقت کے اندر کا اندرجامی مین ہون اسلیے مین نے سب کے ہردے مین اپنی سکونت اختیار کی ہی بید مقدس بھی مجھی کو جانتے ہین کیونکہ اسکا اصول مین ہون اور ستہ روپ مین ہون ۔

شری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن تو میرا سننے والا ہی اور میرا بھگت ہی مجھکو پہچاننے والا ہی مجھی کو پوجا کر مجھی کو دھیان کیا کر اور مجھی کو ہر جگہ حاضر و ناظر دیکھتا ہی اسلیے تجھ سے کہتا ہون کہ میرے [illegible] رہو اور مجھی سے امید رکھو ۔

شری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن سوا میرے کوئی دوسرا نہین ہی وہ نہ ہوا ہی وہ نہ ہوگا ۔

جملہ

ان سبت اشلوکی گیتا کا ارتھ یعنے مطلب سری ستگورو مہاراج نے اپنے والدین کو سنایا تو والدین ستگورو مہاراج کے تحیر و تعجب مین ہوگئے اور کہنے لگے کہ بھلا یہ تو بتاو کہ تم ایسے اشلوک کسکے سامنے پڑھتے ہو یہان تو کوئی اسکا سننے والا بھی نہین ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر آنکھین موندو تو تم کو سننے والے بھی دکھائی دیوین ان آنکھون سے اسکے سننے والے نظر نہین آتے ہین یہ سنکر والدین ستگورو مہاراج نے آنکھین بند کرلین تو دیکھا کہ تمام دیوتا اندر سے لیکر برہما وشنو مہیشر سب ہاتھ جوڑے بیٹھے ہین اور دھیان لگاکے ستگورو مہاراج کی زبان مبارک سے سبت اشلوکی گیتا سن رہے ہین اتنے مین اندر نے دیوتون سے کہا کہ یہ دونون شخص سری گورو نانک جی صاحب کے ماتا پتا ہین انکو بوان پر چڑھاکر سُرگ لوک لیجاو اور بہت اچھی طرح سے انکی خدمت کرو یہ سنتے ہی ستگورو مہاراج کے والدین کو بوان پر بٹھا کر سُرگ لوک کو لے گئے اور بڑی خدمت کی یہانتک کہ بارہ برس تک ستگورو مہاراج کے والدین نے سُرگ لوک مین آرام فرمایا ایک دن ستگورو مہاراج کے والدین نے اُن دیوتون سے کہا کہ ہمکو مرت لوک مین گورو نانک جی صاحب جہان پر ہین لیچلو چنانچہ دیوتون نے یہ کہتے ہی ستگورو مہاراج کے والدین کو ستگورو مہاراج کے پاس لاکر بٹھا دیا اُسوقت ستگورو مہاراج نے والدین سے کہا کہ آنکھین کھولو یہ سنتے ہی اُن لوگون نے آنکھین کھولدین تو دیکھا کہ ستگورو مہاراج اُنھین اشلوکون کا مطلب بیان فرما رہے ہین بلکہ منجملہ سات اشلوکون کے ایک ہی اشلوک کا مطلب ابھی ختم نہین ہوا یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج کے والدین نے دریافت کیا کہ ای نانک جی بڑے تعجب کی بات ہی کہ ہم لوگ بارہ برس تک سُرگ لوک مین رہکر واپس آئے لیکن تم اُنھین ساتون اشلوکون کا ارتھ بیان کر رہے ہو یہ نہایت حیرت کا مقام ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ مہاراج کی مایا کا انت نہین ہی اور اُسکی مایا مین کچھ تعجب نہ ہونا چاہیے کیونکہ دیکھو ایک گھڑی کے خواب مین ہر ایک آدمی کئی برس کے بھوگ بھوگتا ہی یعنے

ستگورو مہاراج کے والدین نے کہا کہ کیا ہمنے یہ خواب دیکھا تھا ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہوش و حواس کے ساتھ بارہ برس تک ہم لوگون نے سُرگ لوک مین باس کیا ہے اور بعد بارہ برس کے تمھارے پاس واپس آئے ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دنیا مثل ایک خواب خیال کے ہے اور ہم اور تم مثل ایک خواب کے ہین اور حالت خواب مین گیان کہان ہے بغیر گیان کی سب خواب کی ایسی حالت ہے بس بہتر ہے کہ آپ لوگ مہاراج کا نام جپیئے اور سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کیجیے تب البتہ اسکی کیفیت کھلیگی۔

جب ستگورو مہاراج کی عمر چار سال کی ہوئی تو لڑکون کے ساتھ کھیلنے لگے اور لڑکون کے بیچ مین بیٹھکر اُنکو برہم گیان کی ہدایت اور رہنمائی کرنے لگے جو لوگ ہوشیار تھے اور اُسوقت موجود تھے وہان نکلے ستگورو مہاراج کی تقریر برہم گیان کی سُنکر کہنے لگے کہ ہو نہو یہ شخص ضرور [illegible] پرمیشر کا سروپ ہے کیونکہ ابھی اِس سن مین ایسی گیان کی باتین کرتا ہے۔

ستگورو مہاراج اُس عمر لڑکپن ہی مین کھیلتے وقت اگر کوئی سادھو و سنت نظر آتا تھا تو کھیل کود کو چھوڑکر اور ہمجلیسون سے منھ موڑکر سادھو خواہ سنت کے ساتھ ہوکر اُسکو اپنے گھر لاتے تھے اور اپنے والدین سے اُسکے کھلانے پلانے کی بابت سخت تاکید کرتے تھے اور خود باوجود صغیر سنی کے اُسکی خدمت گذاری مین لگے رہتے تھے۔

ستگورو مہاراج کے گھر مین ستگورو مہاراج کی تاریخ پیدایش سے روز بروز دولت کی ترقی ہونے لگی۔

ستگورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کچھ والدین سے پایا کرتے تھے باہر جاکر لوگون کو بانٹ دیا کرتے تھے ایسے فضول اخراجات دیکھکر ذاتہ سے کالورام جی نے ایکدن پنڈت ہردیال صاحب سے جاکر کہا کہ پنڈت جی صاحب آپکا تو قول تھا کہ اس لڑکے کے سبب سے گھر بھر جائیگا اب تو برعکس اُسکے گھر کی دولت بھی یہ لڑکا کھوتا ہے پنڈت ہردیال جی نے سُنکر جواب دیا کہ اے کالورام جی جب وہ دن تقدیر سے آویگا تو آپ منھ سے بھی نہ بولیے گا کالورام جی یہ بات سُنکر لوٹ آئے اور خاموش ہوکر بیٹھ رہے۔

آگے ساکھی گوپال پنڈت کے ساتھ ہوئی

نمبر ۲

جب ستگورو مہاراج کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو والدین نے صلاح کی کہ اب اُنکو کچھ تعلیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے چنانچہ اُس مقام پر ایک شخص گوپال نامے پنڈت رہتے تھے اور وہ اکثر چھوٹے چھوٹے لڑکون کو پڑھایا کرتے تھے اُنکے پاس پڑھانے کی غرض سے کالورام جی مع تختی اور قلم و دوات کے ستگورو مہاراج کو لیکر اور ایک تھال مین شکر بھرکر پانچ روپیہ اُسکے اوپر رکھکر گئے پنڈت جی کی خدمت مین چند اتوار کو پہلی تتھ اور اچھی مہورت مین نذر ستگورو مہاراج سے دلوائی اتفاق سے شکر کا تھال کہ جو وہان پر رکھدیا تھا ڈھلک گیا اور (چاٹریان) کہ جو پنجابی زبان مین طالب علمون کو کہتے ہین اُس تھال ڈھلکے ہوئے کو جمع ہوکر کھانے لگے اُسوقت پنڈت جی نے کالورام جی سے کہا کہ تمھارا لڑکا بڑا بھاگوان ہوگا کیونکہ شگون اچھا ہوا ہے اِس لڑکے سے بہت لوگون کو فیض پہونچیگا۔

بعد اسکے ستگورو مہاراج کی طرف پنڈت گوپال صاحب موصوف نے مخاطب ہوکر کہا کہ پڑھو۔

(اونگ ننگ سدھنگ سار دھاشو اشوتنہہ)

یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے پنڈت گوپال سے فرمایا کہ ای پنڈت جی اسکا مطلب بھی آپ جانتے ہین بجواب اسکے پنڈت موصوف نے کہا کہ ای نانک جی تم ہم سے پڑھنے آئے ہو یا بحث کرنے اور مطلب پوچھنے اگر تمھین جانتے ہو تو بیان کرو ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا پنڈت جی سنیے

ساردھا ایک دیبی ہی برہمہ لوک سے وہ سرگ لوک کو آتی ہی جو کوئی اُسکو اُونکار کا نام اُوچارن کراتا ہی تو وہ دیبی خود بھی پونتر ہوتی ہی اور اُسکی چارن کرانے والے کو بھی پونتر کرتی ہی اور جسقدر یہ جسم ہین وہ سب است یعنے فانی ہین صرف ایک واہ گورو کا نام ہی ست ہی اور سب شے فانی ہی ہی ہر شخص کا بیڑا اُسی کی بدولت پار ہو گا۔

ستگورو مہاراج کے کلام سنکر گوپال پنڈت نے کالو رام جی سے کہا کہ تمہارا لڑکا بڑا گیان مان ہی تمام سنسار مین یہ شخص نئے سرے شاستر پرگٹ کریگا بلکہ یہ شخص بڑا بھاری مہا پورکھ ہوگا پنڈت جی کے ایسے کلمات سنکر کالو رام جی ستگورو مہاراج کو گھر واپس لائے اور اکثر لوگون سے اسکا ذکر کیا تب لوگون نے کالو رام جی کو صلاح دی کہ ایک پنڈت یہان (قصبہ تلونڈی) ہی مین (برج ناتھ) نامے رہتے ہین آنکے پاس اُنکو بھیجاؤ کیونکہ وہ نہایت ذی علم اور فہمیدہ آدمی ہین اور سن رسیدہ بھی ہین وہ البتہ انکی تعلیم کے لائق ہین چنانچہ کالو رام جی ستگورو مہاراج کو ایک دن پنڈت (برج ناتھ) کے پاس لیکر گئے اور اُنسے ستگورو مہاراج کی تعلیم کی بابت کہا پنڈت جی نے کہا کہ کاغذ اور قلم و دوات لاؤ تو مین بارہ کھڑی لکھ دون اُنکے کہنے کے موافق کالو رام جی نے قلم و دوات و کاغذ و چاول مع دچھنا پنڈت جی کے آگے لاکر رکھدیا چنانچہ پنڈت (برج ناتھ) موصوف نے بارہ کھڑی لکھکر ستگورو مہاراج کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ تو نانک جی پڑھو بجواب اُسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پنڈت جی صاحب تم بھی کچھ پڑھے ہو یہ سنکر پنڈت برج ناتھ مذکور نے کہا کہ مین سب کچھ پڑھا ہون یہ سنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

سری راگ محل

پوڑی اول	پہلا
جال موہ گھس مس کر مت کاغذ کر سار۔	जाल मोह घिस मस कर मत कागज़ करसार
بھاؤ قلم کر چت لکھاری گور پونچھ لکھ بچار۔	भाव क़लम कर चित लिखारी गुरु पूछांह् लिख विचार
لکھ نام سلاح لکھ لکھ انت نہ پارا وار	लिख नाम सलाह लिख २ न पारा नार
ایک رہاؤ۔	एक रहाव
بابا یہ لیکھا لکھ جان۔	बाबा यह लेखा लिख जान
جیتھے لیکھا منگیے تتھی ہووے سچا نشان	जेथे लेखा मंगये तेथे होवे सच्चा निशान

ارتھ

ستگورو مہاراج پنڈت برج ناتھ سے فرماتے ہین کہ سنو پنڈت جی اُس پورکھ اپار کے اپار ہی مہان ہی اے سوامی جی یہ جو مین نے کہا ہی وہ سچ کا لکھنا پڑھنا ہی پس یاد رکھیے کہ جو کوئی شخص میرے کہے ہوے کو لکھے یا پڑھیگا یا سُنے یا سُنائیگا وہ شخص ضرور ہی پرم گت کو پائیگا۔

یعنی

جسقدر مایا کا موہ ہی وہی جنم مرن کو پراپت کرتا ہی پس ہر شخص کو لازم ہی کہ اُسکو گیان کی آگ سے جلا کر گورو کے بچن مین ابھیاس کرنا اُس جلے ہوے کا جل کا گھسنا ہی اور اُپدیش کا ڈنڈا یعنے دستہ بنا کر خوب گھسکر روشنائی بنانا ہی اور بدھ یعنے جو اپنی عقل ہی اُسکو بجاے کاغذ کے تصور کرنا اور سادھ سنگت اور مہاتماؤن کے ست سنگ سے جو کچھ پراپت ہو اُسکو یقین ماننا اور مہاراج کے بھجن مین دل کو آنند دیکر لکھنا

یہی لکھنا اور پڑھنا ہی خلاصہ کلام یہ کہ گوروؤن کے بچنون کو اپنے تختۂ دل پر نقش کالحجر کرنا یعنے پرمیشر کا نام یاد رکھنا یہی لکھنا اور پڑھنا راست ہی کیونکہ اُسکا انت وار پار نہین ہی

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پنڈت جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا اور پڑھنا آپ جانتے ہون تو آپ بھی لکھیے اور مجھے بھی لکھائیے کیونکہ دھرم راے جی کا لکھا یعنے حساب مانگینگے تو جن گورمکھون کے ہاتھ مین اُنکے گوروون کے شبد کا جھنڈا یعنے نشان ہو ویگا اُنکو دھرم راے جی بھی متھا ٹیکینگے ای پنڈت جی صاحب اگر آپ اسطرح کا لکھنا پڑھنا جانتے ہون تو مجھکو بھی سکھلائیے ورنہ آپ مجھ سے سیکھ لیجیے جس سے آپ کا اُپکار ہو ویگا اور آپکے سر سے جم کی پھانسی کٹ جاویگی یاد رکھیے ای پنڈت جی صاحب کہ جس لکھنے پڑھنے سے جنم مرن کی پھانسی کٹ جاتی ہی اگر آپ ایسا لکھنا پڑھنا سیکھینگے تو یہ یقین جانیے کہ تمھارے ہاتھ سچ نام کا نشان ہو ویگا اُسوقت دھرم راج بھی حساب نہ طلب کرینگے ای پنڈت جی صاحب تم یقین مانو کہ جو مین تم کو بتاتا ہون وہی درگاہ کا جھنڈا یعنے نشان ہی پس اگر تم پرمیشر کی درگاہ مین صاف ہو جایا چاہتے ہو تو سچے پرمیشر کا لیکھا تم خود سیکھو اور دوسرون کو بھی سکھاؤ یعنے وہی من خود پڑھو اور دوسرون کو بھی پڑھاؤ ای پنڈت جی صاحب جسکی پیشانی پر اسطرح کا لکھنا پڑھنا لکھا ہو ویگا اُسکو پار برہم پرماتما ضرور پراپت ہو گا مگر ای پنڈت جی صاحب فضول لکھنے پڑھنے سے پرمیشر نہین پراپت ہوتا ہی فضول اشغال فضول ہی ہی اصل اصول ہی ہی ای پنڈت جی صاحب پرمیشر کو وہی شخص پراپت ہو سکتا ہی اور یہ بھی یقین رکھو کہ جس پر واہ گورو کی کرپا ہوتی ہی وہی پرمیشر کے نام کی پڑھائی جانتا ہی اور وہی آخر دم بھی جانیگا ای پنڈت برج ناتھ جی صاحب بغیر پرمیشر کے نام کے سب پڑھنا پڑھانا محض بیکار ہی

جب اسقدر باتین ستگورو مہاراج نے پنڈت برج ناتھ سے کہین تب پنڈت موصوف نے جواب دیا کہ ای نانک جی صاحب جس پڑھنے کی آپ اسقدر تعریف کرتے ہین وہ پڑھنا کس قسم کا ہی کہ جسکی وجہ سے سب دھرم راج سے انسان بری و پاک ہو جاتا ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو دیوتا جی چراغ کے کاجل کی روشنائی اور سن کا کاغذ سینٹھے کا قلم بناکر جو لکھتے ہین وہ تو وہی مایا کا جنجال ہی اور اُسکا لکھنا پڑھنا محض خواب و خیال ہی ای سوامی جی جو سچ کا لکھنا پڑھنا ہی وہ اسطرح پر ہی کہ مایا کو جلا کر اُسکا کاجل بنائے اور دیا کا کاغذ کرے اُسکے اندر جو بھاؤ یعنے اعتقاد اسطرح کا ہو وے اُسکو قلم سمجھے اور اپنے ہی دل کو لکھنے والا خیال کرے پس ایسے سامان سے جو لکھے وہ پرمیشر کا نام ہی لکھے کہ جو اپار اور بے انت ہی ایسے لکھنے پڑھنے سے تمام بیکار خیالات مٹ جاتے ہین اور اسطرح کے لکھنے پڑھنے والے کے خیالات کو مستقل مزاجی آجاتی ہی پس وے لوگ گورمکھ کہلاتے ہین اور جو لوگ ایسا لکھنا پڑھنا نہین جانتے ہین وہ منمکھی کہلاتے ہین ای پنڈت برج ناتھ جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا پڑھنا آپ جانتے ہون تو آپ بھی پڑھیے اور ہم کو بھی پڑھائیے اور اگر آپ خود ہی سچ کا لکھنا پڑھنا نہین جانتے ہین تو آپ مجھکو پڑھانے سے معاف کیجیے

اسقدر باتین ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنکر پنڈت برج ناتھ جی صاحب نے کہا کہ ای نانک جی صاحب بھلا یہ تو بتلاؤ کہ یہ بات تمنے کہان سے پائی علاوہ اسکے ایک امر اور بھی مجھکو دریافت طلب ہی کہ جو لوگ پرمیشر کا نام جپتے ہین اُنکو کیا پھل ملتا ہی۔

ستگورو مہاراج نے جواب دیا۔

پوڑی دوسری

جیتھے ملی بڈیائیاں صد خوشیاں صد چاؤ	जेथे मिलै वडाइयां सद खुशियां सद चाव
تن مکھ ٹکے نکلیے جن من سچا ناؤ	तिन मुख टकी निकलये जिन मन सच्चा नाव
کرم ملے تو پائیے ناہین گلین وادو داؤ	करमि मिले ता पाइये नाही गली वाद वाव

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو پنڈت برج ناتھ جی صاحب جس جگہ تمھاری روح جاویگی وہان صرف بھجن ہی کام آویگا جس شخص کا بھجن ہوا ہی اسکو ہمیشہ ہی خوشی ہوتی رہیگی اور جن لوگون نے ایک دل ہوکر پرمیشر کو یاد کیا ہی انکو سچی درگاہ مین بڑائیان ملینگی پنڈت برج ناتھ صاحب ستگورو مہاراج کی باتین سنکر بڑے پس و پیش مین ہوے اور کہنے لگے کہ ای نانک جی صاحب مجھکو ایک بڑا تعجب ہی کہ جو لوگ پرمیشر کا نام لیتے ہین یا نیک راہ چلتے ہین انکو تو کوئی جانتا ہی نہین ہی اور بلکہ وہ لوگ روٹیون کے محتاج رہتے ہین اور دنیا کے کچھ عجیب کارخانہ ہین کہ ادنی بادشاہی کرتا ہی اور ہر طرح سے آرام پاتا ہی باوجودیکہ وہ کبھی پرمیشر کا نام تک زبان پر نہین لاتا ہی ونہ پرمیشر کا ذرا بھی خوف کرتا ہی اسکا کیا سبب ہی کہ نیک چال والے آدمی کا یہ حال ہو اور بدکار آدمی ہر ایک امر سے فارغ البال ہو انکو کیا پھل ملیگا اور انکا کیا نتیجہ ہوگا یہ جواب اسکا ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جن لوگون کے دلون مین گورو کے نام کی خواہش ہی انکو اس لوک مین بھی اور پرلوک مین بھی آرام ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ جنکے پورب جنم کے کرم اچھے ہین انھین کو پرمیشر کا نام بھی پراپت ہوویگا اور جن لوگون کے پچھلے جنم کے کرم خراب ہین وہ لوگ یہان پر مثل بانسری کے دل رکھتے ہین کہ ایک سوراخ سے پھونک ماری اور دوسرے سوراخون سے آواز نکل گئی بس ویسے ہی ایسے لوگ ایک کان سے سنت مہاتما کے بچن اپدیش سنکر فوراً ہی بھول جاتے ہین گویا دوسرے کان یعنی سوراخ سے آواز نکال دیتے ہین انکو خیال بھی نہین ہوتا ہی کہ کس نے کیا کہا تھا یہ کہکر ستگورو مہاراج نے تیسری پوڑی فرمائی ۔

پوڑی تیسری

اک آوین اک جاہین اٹھ رکھیئے ناؤ سلار	एक आवे एक जाइये उठ रखये नाव सलार
اک اپائی منگتے اکنا بڑے دربار	एक उपाइ मंगते एकना बडे दरबार
اگے گیا جانیئے بن نامی بیکار	आगे गया जानिये निन नामो बेकार

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو پنڈت جی صاحب ایک پرانی آتے ہین اور ایک جاتے ہین اس سنسار کا کارخانہ عجیب طرح کا ہی کہ ایک تو ساہوکار ہوتا ہی اور ایک بادشاہ اور ایک بھیکھ مانگتا ہی اور کوئی تو عیش سے بسر کرتا ہی ایک آدمی روتا ہی اور ایک ہنستا ہی اسکا سبب یہی ہی کہ جو بادشاہی کرتے ہین اور اپنی زندگی بہ آرام بسر کرتے ہین لیکن پرمیشر کا نام کبھی نہین لیتے ہین پس ظاہرا تو انکی بسر خوب ہی ہوتی ہی لیکن یاد رکھو کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پاٹے پر پٹکتا ہی ویسے ہی بادشاہی کرنے والے وبہ آرام بسر کرنے والے بھی پٹکے جاوینگے یا انکو جیسے چکی مین دانہ دلے جاتے ہین ویسے ہی یہ لوگ بھی کہ جو پرمیشر کو بھول کر عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین اور پرمیشر کو یاد نہین کرتے ہین جمراج کے ہاتھون سے سزا پاوینگے جیسے تیلی تلون کو کولھو مین ڈالکر پیر ڈالتا ہی ویسے ہی پرماتما کے نام نہ لینے والے بھی پیسے جاوینگے جنھون نے پورب جنم مین دان پن نہین کیا وے لوگ اس جنم مین بھیکھ مانگتے ہین اور جن لوگون نے پچھلے جنمون مین دان اور پن کیا ہی وے لوگ اس جنم مین ساہوکار ہوتے ہین یہ سب کمائی نیک اور بد پورب جنمون کی ہی اور جو لوگ اس جنم مین کچھ نہین ہین وہ آیندہ کچھ نہ پاوینگے اور جن لوگون نے پورب جنم مین سادھو کی سنگت کی ہی وے لوگ اس جنم مین سادھو ہوتے ہین اور بعض لوگ اپنے لڑکون کے نام چن چن کر اچھے رکھتے ہین لیکن وہ لوگ پرمیشر کا نام نہین لیتے ہین اور جو لوگ پرمیشر کا نام لیتے ہین گو کہ اسوقت یہان پر وے لوگ بھیکھ مانگ کر گذر کرتے ہین ای

پنڈت جی صاحب اُنکو پرمیشر کے دربار مین بُرائی ملیگی اور جن لوگون نے پرمیشر کے نام مین پریت و محبت نہین کی اُنکے دلون مین حسرت اُنکو بدلا دیا جاویگا۔ باتین ستگورو مہاراج کی زبان مبارک سے پنڈت برج ناتھ نے سُنکر بڑی دہشت کھائی اور اُس کے دل مین پرمیشر کے خوف آئے اُسوقت پھر پنڈت برج ناتھ نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ ای نانک جی صاحب یہ باتین تم نے کہان سے پائین سچ ہے تم کو ایسی تھوڑی عمر مین آئین ابھی تو تمھاری عمر بہت ہی کم ہے تم ابھی محض لڑکے ہو ماں باپ کا زمانہ کسی کو نہین ملتا ہے اِس زمانہ کو اِسوقت غنیمت جانو کہ تمہارے والدین موجود ہین بہتر یہ کہ اُنکے وقت مین خوشی سے بسر کرو جب تمھاری عمر ایسے کام کے قابل ہوگی تب ہی دیکھا جاویگا پنڈت جی صاحب کے مُنہ سے ایسی باتین سُنکر ستگورو مہاراج نے چوتھی پوڑی فرمائی۔

پوڑی چوتھی

بھو تیری ڈر اگلا کھپ کھپ چھیجے دیہہ
نام جنان سلطان خان ہوندے ڈٹھے کھیہہ
نانک اُٹھ چلیا سب کوڑے تُوٹے نیہہ

भय तेरी डर अगल्ला खिप २ छीजे देह
नाम जिना सुल्तान खाँ होंदे डिठे खेह
नानिक उठ चलिया सब कूडे टूटे नेह

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پنڈت جی صاحب مجھکو اُس صاحب کا ایسا خوف غالب ہے کہ جسکے باعث سے مین آٹھ پہر دریاے فکر مین غوطہ زن رہتا ہون کیونکہ جنکے نام پر یہان بادشاہ اور مہاراجہ کہے جاتے تھے میری چشم دید مین وہ لوگ دم کے دم مین خاک مین ملگئے پس یہ جسم جو فانی ہے اور اسکے ساتھ جو روح ہے وہ بھی ناحق جھوٹے اور بیکار صحبت مین لگی ہے کیونکہ جسوقت اسکا حکم آویگا وہ اسی وقت تو راہی اِس جسم کو چھوڑکر اُس نرنکار کے دربار مین حاضر ہوجاویگی اور اپنے ساتھ سواے نیکی یا بدی کے کچھ بھی نہ لیجاویگی اِسواسطے واہگورو کے خوف سے اکثر آدمی ڈرتے ہین پنڈتا اُسکے ایک جھلکو بھی تصور کرنا چاہیے کیونکہ مجھکو بھی نہایت ڈر و خوف لگا رہتا ہے جن لوگون کا یہان پر کیسا کیسا سامان تھا اب کچھ بھی باقی نہ رہ گیا طرفہ یہ کہ وہ سامان اُنکے ساتھ بھی نہ گیا۔

پھر ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پنڈت جی صاحب مین یہان پر کسکے ساتھ محبت کرون کیونکہ مجھکو تو بخوبی یقین ہے کہ وہ سب لوگ جسامہ انسانی کو اور ملک فانی کو چھوڑکر ایک نہ ایک دن ملک جاودانی کو چلے جاوینگے پس اِس جسم کا بھروسہ کرنا محض حمق ہی خیال رکھیگا کہ جسوقت روح اِس جسم کو چھوڑتی ہے اُسوقت صرف ایک پرمیشر کا بھجن یا اُسکی اطاعت و بندگی ہی روح کے ساتھ جاتی ہے وہی جم راج کے ڈنڈ سے چھڑاتی ہے اِسلیے جسم انسانی اور اِس جہان فانی کو جاودانی سمجھنا محض نادانی ہے اور آخیر مین خرابی و پشیمانی ہے سواے اسکے اور کچھ بھی نہین پس یہ باتین سنتے ہی پنڈت برج ناتھ موصوف ستگورو مہاراج کے قدمون پر دوڑکر گر پڑے اور ڈنڈوت کرکے عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب آپ دھن ہین کوئی کسی کا ہو مگر مین تو آپ کا غلامان غلام خادم بےدانہ و دام ہون ۔ بعد اسکے ستگورو مہاراج نے پنڈت برج ناتھ سے دریافت کیا کہ ای پنڈت جی صاحب جوکہ بھگوان کا نام ہے آپ نے اپنا نام کیون رکھا جواب اسکے پنڈت جی نے کہا کہ ای نانک جی صاحب لفظی معنے اِس نام کے یہ ہین کہ (گوادّن) کے بیٹھنے کی جگہ کو برج کہا جاتا ہے اور اُنکے مالک کو ناتھ کہتے ہین پس دونون لفظون سے یہ نام مرکب ہوکر برج ناتھ کہلاتا ہے پس یہ جسم اُس زمین کے مانند ہے کہ جسکو برج کہتے ہین اور اندریان جو اُسکے اندر ہین وہ مثل گوالون کے ہین اور جو اندریون کا حاکم ہے وہ ناتھ کہا جاتا ہے پس اِنھین دونون لفظون کو یکجا کرنے سے (برج ناتھ) کا لفظ ہوگیا اب آپ

خیال فرماتے کہ مین بدھوان اِس جسم کا محافظ یعنے نگران ہون اسیلئے مجھکو بھی اگر برج ناتھ کہا جاتا ہی تو بجا و سزا ہی ستگورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی اتنی دیر تک پنڈت برج ناتھ کے ساتھ گفتگو کیا کیے گو ایک گیان کا اشارہ کیا ورنہ پنڈت برج ناتھ کی کیا طاقت تھی کہ گورو نانک جی صاحب کو پڑھاتے جو کہ خود عالم الغیب تھے ۔ بعد اسکے ستگورو مہاراج سے پنڈت برج ناتھ نے پھر کہا کہ گورو نانک جی صاحب اب بارہ کڑی مین لکھدیتا ہون تم پڑھو یہ سنکر ستگورو مہاراج نے راگ آسا مین شبد فرمایا ۔

راگ آسا محل پہلا

نمبر ۱

سسّے سوئی سرشٹ جن ساجی سبنا صاحب ایک بھیا
सस्से सोई स्रिष्ट जिन साजी सब ना साहब एक भया

سیوت رہے چت جنکا لاگا آیا تن کا سوپھل بھیا
सेवत रहे चित जिन का लागा आया तिन का सुफल भया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو تمام خلقت کا خالق اور تمام جہان کا رازق ہی جن لوگون نے اسکو سچے اعتقاد سے دل لگاکر یاد کیا ہی اسکا جنم سوپھل ہوگیا اور جو لوگ کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار ۔ مین پھنسے ہین انسے ضرور ہی دھرم راے جی حساب لیوینگے اومن توکیون بھلا ہوا ہی یہ جسم انسانی کہ جو اشرف المخلوقات ہی اسکو کیون رایگان کھوتا ہی اسکو اپنے سچے اعتقاد سے جو لوگ یاد کرتے ہین یاد کرینگے اُن لوگونکو کبھی حساب نہ دینا ہوگا ۔

نمبر ۲

ایڑی آدپورکھ ہی داتا آپے سچّا سوئی
एड़ी आदि पुरुष है दाता आप सच्चा सोई

ان اکھرین جو گورمکھ بوجھے تس سر لیکھ نہ ہوئی
इन अक्षर में जे गुरमुख बूझै तिस सिर लेख न होई

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ایڑی اکھر آدپورکھ پرمیشر کی قدرت یعنے شکت ہی اور سب کا وہی داتا ہی جو کہ پرمیشر ہی جو شخص اسطرح کے مطلب سمجھکر اِس حرف سے اسکا نام لیگا اور چت لگاکر اسکے نام کو سنیگا اور اُس سنتے ہوے کو جپ کریگا اُس شخص کو بیشک وشبہہ دھرم راے اُس سے لیکھا نہ طلب کرینگے ۔

نمبر ۳

اوڑی اوپمان تاکی کیجے جاکا انت نہ پایا ۔
ऊड़े उपमा ताकी कीजे जाका अंत न पाया

سیوا کرسے سوئی پھل پاوے جنے سچ کمایا
सेवा करे सोई फल पावे जिने सच्च कमाया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اوڑی نام اونکار کا ہی اور اونکار ہی شبد ہی اور اسی شبد سے نرنکار نے تمام سرشٹی رچی ہی ان صنعتون کا وہی صانع ہی اسوجہ سے اسکا انت کسی نے نہین پایا اور نہ آیندہ بھی کوئی پاویگا بس جن لوگون نے سنتون اور مہاتماؤن سے ملکر شبد کمایا ہی انھین کو گیان میسر ہوا ہی وہ لوگ آنند مین اپنا جنم سوپھل کرتے ہین ۔

نمبر ۴

گیان گیان بوجھے جے کوئی پڑھیا پنڈت سوئی
سب جہان بن ایکو جانے تان ہون مین کہے نہ کوئی

ज्ञाँ ज्ञान बूझे जो कोई-पढ़िया पण्डित सोई
सर्ब जियाँ में एका जाने-ताहूँ मैं कहे न कोई

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ گیان اچھر سے مراد ہے کہ جو شخص سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرکے شاستر اور بید و پوران آدک کو سنکر اسپر عمل کرتا ہے اُسی کا پڑھنا لکھنا سچا ہے اور اُسی کے حاصل کرنے سے پنڈت کہلاتا ہے اور جسمین یہ بات نہین ہے اُسکی زندگی مفت رایگان جاتی ہے پس جس شخص نے ایسا پڑھنا پڑھا ہے وہ واقف کلام ربانی ہے اور جسنے نہین پڑھا وہ غرور سے اگیانی ہے۔

نمبر ۵

ککے کیس پنڈر جب ہوئی بن صابون اُجلیان
جم راج کے ہیرو آئی مایا کے سنگل بندھ لیا

ककाकेश पुंडर जब होये-बिन साबुन उजलियाँ
यमराज के हेरो आये माया के संगल बिन्धलिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ حرف (ک) یعنے ککّے سے مراد ہے کہ ان کالے بالون کو صابون سے لاکھون بار کوئی شخص دھوئے تو کیا ممکن ہے کہ کوئی اپنے کالے بالون کو سفید کر لیوے ہرگز ہرگز نہین ہان جو وقت سفیدی کا آویگا تو خود بخود سفید ہو جاوینگے علی ہذا القیاس دنیا کا بھی یہی قاعدہ ہے کہ جہان کہین ایک دو بال سفید ہونے لگے تہان لوگ کہنے لگے کہ اب جوانی چلی اور بڑھاپا آیا جیسے کہ کھیت مین جس وقت بیج بو یا گیا اور اُگا اور خوشہ یعنے بالی نکلی اُسوقت سے ظاہر ہو گیا کہ اب بالی پختہ ہو کر تھوڑے دنون مین جاتی رہیگی پس وہی وقت روانگی کا ہوتا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ جس شخص نے پرمیشر کا نام لیا اور سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کیا اُسکا مُنھ نرنکار کے دربار مین اُجل ہو جاویگا اور اُسکے پچھلے کُل پاپ دور ہو جاوینگے اور جسنے کہ اخیر وقت بھی اپنا کھو دیا تو یقین کرلو کہ جمراج کے دوت فوراً ہی اُسکو پکڑ لیجاوینگے۔

نمبر ۶

کھکھے کھوند کار شاہ عالم کر خرید جن خرچ دیا
بندھن جاکے سب جگ باندھیا اور کا سے ناہین حکم پیا۔

खखे खुदकार शाह आलम कर खरीद जिन खर्च दिया
बन्धन जाके सब जग बाँधिया उर का ई नाहीं हुक्म भया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (کھکھے) اچھر سے مراد ہے کہ وہ رب العالمین اور جملہ لوکن تمام خلقت کا جو خالق اور تمام عالم کا جو رازق ہے وہ صرف ایک واہ گورو ہی ہے دوسرا کوئی نہین جس نے اپنے نام کی دولت دیکر تمام دنیا کو خرید کر لیا ہے جو لوگ گیان سے مستقل مزاج ہو گئے ہین اُن لوگون سے دھرم راج کبھی حساب نہ سمجھینگے اور نہ اُنکے اوپر کوئی دوسرا حکم کر سکتا ہے۔

نمبر ۷

گگّے گوئی گائی جن چھوڑی گلین گوبند گرب بھیا
گھڑ بھانڈے جن آوے ساجی چاڑن واہی تائی کیا

गगे गोई गाई जिन छोडी गल्ली-गोबिन्द गर्ब भया
घड़ भाँड़े जिन आवे साजी चाढ़न वाहे ताहि किया -

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ نرنکار نے سب جیوون کو اپنے ہاتھ سے خود ہی بنایا ہی لیکن یہ جیو مایا مین پھنس کر مہاراج کو بھول گیا ہی اور بھول ہی نہین گیا بلکہ ابھمان کرنے لگا اور یہ نہین سمجھا کہ جس نے مجھکو بنایا ہی اُسی کی تمام برہمانڈ رچی ہوئی ہین پس جس نے بنایا ہی اُسکو اختیار انہین بنائی ہوئی چیز کے بگاڑ دینے کا بھی ہی۔

نمبر ۸

گھگھے گھالے سیوک جی گھالے شبد گورو کے لاگ رہے	घघे घाले सेवक जे घाले शब्द गुरू के लाग रहे
برا بھلا جے سم کر جانے اِن بدھ صاحب رمت رہے	बुरा भला जे सम कर जाने इन विध साहब रमत रहे

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (گھگھے) حرف سے مراد ہی کہ جو کوئی گورو دُون کے شبد مین لپٹ رہا ہی اور سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت اور سیوا مین اپنا وقت صرف کر رہا ہی اور سوا اُس نرنکار کے دوسرے کو مطلق خیال مین نہین لاتا ہی جو شخص رنج اور خوشی کو یکسان مانتا ہی وہ شخص سچ کھنڈ مین مہاراج کے حضور ضرور پہونچ جاویگا یقین مانو کہ وہ پرمیشر کے دربار مین جگہ پاویگا۔

نمبر ۹

چچے چار بید جن ساجے چارے کھانی چار جگا	चचे चार बेद जिन साजे चारे खाणी चार जुगा
جگ جگ جوگی گیانی بھوگی پڑھیا پنڈت آپ تھیا	जुग २ जोगी ग्यानी भोगी पढ़िया पण्डित आपथिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (چچا) حرف سے مراد ہی کہ جس واہ گورو نے تمام جیوون کو رہبری کے واسطے چار بید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنایا ہی اور اُسمین چار اقسام کی پیدائش یعنے کھانی اور چار ہی قسم کی بانی بھی ظاہر کی ہین اور ہر ایک شخص کی رائے اور ہر شخص کی صورت و سیرت جداگانہ ہی بنایا ہی اور خود آپ ہی نے تمام جگون مین بھوگ کیا ہی اور سب سے علیحدہ بھی رہا ہی بلکہ خود ہی کہین پنڈت ہوکر ہدایت کرتا ہی پس ایسے محسن کی اطاعت سے منہ پھیرنا جائز و روا نہین ہی۔

نمبر ۱۰

چھچھے چھایا برتی سب انتر تیرا کیا بھرم ہویا	छछे छाया वरते सब अन्तर तेरा किया भर्म हुआ
بھرم اُپاے بھولائین آپی تیرا کرم ہویا تن ستگور ملیا	भर्म उपाय भुलायन आये तेरा कर्म हुया तिन सत गुरू मिलया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (چھچھا) چھ کا مطلب یہ ہی کہ نرنکار کی مایا کا جو سایا ہی وہ تمام خلقت مین پھیلا ہوا ہی جسطرح مہاراج نے بھرم کو پیدا کیا اور تمام خلقت کو اُس مایا مین بھولا دیا ویسے ہی جس شخص پر اپنی کرپا کرتا ہی اُسکو اُس مایا سے نکال لیتا ہی پس جس شخص کو مایا سے نکال لیتا ہی اُسکو ستگورو کے درشن پراپت ہوتے ہین۔

نمبر ۱۱

جے جان سنگت جن جانیے لکھ چوراسی بھیکھ دیا
ایکو لیوے ایکو دیوے اور نہ دوجا مین سنیا

जजे जान मंगत जिन जांचे लख चौरासी भीख भविया
ऐके लेवे ऐके देवे और न दूजा मे सुनया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ججا) اچھر کہتا ہی کہ مین تو یہ دان مانگتا ہون کہ مجھکو چوراسی لاکھ جون مین رکھا کرے یا اس سے جب چاہے پرے کرے کیونکہ تیرے سوا دوسرا کوئی دینے والا ہی اور نہ لینے والا ہی۔

نمبر ۱۲

جھجھا جھور مرو کیون پرانی جو کچھ دیا سو دے رہیا
دے دے دیکھے حکم چلاوے جیو جہان کا رزق پیا

झझा झूर मरो क्यों प्राणी जो कुछ देना सो दे रहया
दे२ देखे हुक्म चलावे ज्यों जिहां का रिज़क पिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (جھجھا) حرف کہتا ہی کہ ای پرانیون جھور کیون موتے ہو جس مہاراج نے تم کو پیدا کیا ہی اُسی نے تمھارے پیشانی مین بھی لکھدیا ہی کہ تم کو رزق ضرور ہی ملیگا کیونکہ وہ خود ہی دیکھتا ہی اور خود ہی دیتا ہی سب خلقت کا وہی خالق ہی اور تمام سنسار کا وہی رازق ہی اُسکے سوا دوسرا کوئی نہ ہی نہ ہوا ہی و نہ ہوگا۔

نمبر ۱۳

ٹیٹے نظر کرے جان دیکھا دوجا کوئی ناہین
ایکی رم رہا سب ٹھائین ایک بسیا من ماہین

ञञा नज़र करे जा देखा दूजा कोई नाहीं
ऐके रम रहिया सब ठाईं ऐक वसिया मन माहीं

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ٹیٹے ٹیٹے) حرف کہتا ہی کہ جہان دیکھتا ہون سواے واہگورو کے دوسرا کہین نظر نہین آتا ہی اسیلیے وہی واہگورو یعنے حقیقی معبود کہ جو تمام مقام اور تمام جگہ پر حاضر و موجود ہی اور وہی ہمارے من مین ہی مقیم ہی اسیلیے تو اُسی معبود موجود کا دھیان کر تجھکو یہی لازم ہی۔

نمبر ۱۴

ٹٹے ٹنچ کرہو کیا پرانی گھڑی کے موہت کو اٹھ چلنا
جوئی جنم نہ ہارو اپنا بھاج پرو تم ہرسرنا

टटे टंच कारहु क्या प्राणी घड़ी के मोहित को उठ चलना
जोई जन्म न हारो अपना भाज परो तुम हरि सरना

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ٹٹے) حرف سے اشارہ ہی کہ ای پرانیون کپٹ کی ٹٹی اپنے دلون مین کیون رکھتے ہو یہ تو جانتے ہی نہین ہو کہ کس گھڑی پران یہان سے بھاگینگے اور نہ یہ جانتے ہو کہ اب زندگی کی کے گھڑی باقی ہین پس جب تم اسقدر بے اختیار ہو تو تمکو مناسب ہی کہ جسکے اختیار مین یہ سب ہی یعنے سچّانند پاربرہمہ اُسی کے نام مین اور اُسی کے کام مین دل و جان سے مصروف رہو اور یہ نادر وقت اپنا جسم انسانی کا کہ جسمین حکم ربانی بجالاسکتے ہو بیکار اپنا وقت ضائع مت کرو پس یہی بہتر ہی کہ بیکار کامون سے دل موڑ کر فضول باتونکو

چھوڑ کر سنتوں اور مہاتماؤں کی سرناگت میں جا پڑو کہ جسمیں تمہارا کلیان ہو۔

نمبر ۱۵

ٹھٹھے ٹھاڈ برتی تن انتر ہر چرنی جا کا چت لاگا ۔
چت لاگا سوئی جن نس ترسے تو پرشادی سکھ پایا

ठठे ठाड वरती तिन अन्तर हरि चरनी जा का चित लागा
चित लागा सोई जन निसतरे तौ प्रशादी सुख पाया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ (ٹھٹھے) حرف سے مراد ہے کہ جنکے دلوں میں شانت آگئی ہے اور انکا دل ستگورو کے شبد میں لگ گیا ہے وہ دل سے اسمیں لگے ہوئے ہیں پس اے بھائیو یقین جانو کہ انھیں کا کلیان اور نستار ہوگا۔

نمبر ۱۶

ڈڈے ڈمف کرو کیا پرانی جو کچھ ہوآ سو سب چلنا ۔
تس ہی سیوہو تاں سکھ پاوہو سرب نرنتر رو رہیا

डडे डंफ करो क्या प्रानी जो कुछ होया सो सब चलना
तिस ही सरहु तां सुख पावहु सबे निरअन्तर रव रहया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ (ڈڈا) حرف کہتا ہے کہ اے پرانیو ناحق کو بیکار جھک جھک بک بک میں اپنا وقت ضائع کرتے ہو یہ سنسار سب چلاے مان ہے یعنے فانی ہے صرف ایک (ست نام) کا جو سمر ہے وہی جاودانی ہے سنتوں اور مہاتماؤں کی خدمت کرو تو سکھ پاؤ کیونکہ سری واہگورو جی ہی تمام خلقت کے خالق اور تمام جہان کے رازق ہیں اُسی کو بخشنے کی طاقت ہے سوا اُسکے کوئی دوسرا نہیں ہے نہ ہوا ہے نہ ہوگا

نمبر ۱۷

ڈھڈھے ڈھاہ اساری آپے جیوں تس بھاوے تیوں کرے
کر کر دیکھے حکم چلاوے تس نستارے جا کو نظر کرے ۔

ढढे ढाहि उसारे आपी ज्यों तिस भावे त्यों करे
कर कर देखे हुक्म चलावे तिस निस्तारे जा को नजर करे

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ (ڈھڈھے) حرف سے اشارہ ہے کہ سری واہگورو میں سب سامرتھ ہے یعنے ڈھائی کو اٹھاتا ہے اور بنے کو بگاڑتا ہے غرضکہ اسمیں سب طرح کی طاقت ہے کیونکہ وہ خود مختار ہے دونوں جہان اُسی کا فرمان بردار ہے جس کسی کو کرم اور رحم کی نگاہ سے دیکھتا ہے اُسکا نستار ہو جاتا ہے اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اُسی کے بھجن میں لگا رہنا چاہیے ۔

نمبر ۱۸

ڑاڑے رمت رہے گھٹ انتر ہر گن گاوے سوئی
آپے آپ بلاوے کرتا پنر پ جنم نہ ہوئی

ड़ाड़ा रमत रहे - घट अन्तर हरि गुण गावे सोई
आपे आप बुलाये करता पुन नरप जन्म न होई

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ (ڑاڑے) حرف سے مراد ہے کہ سب میں سری واہگورو (رمتا) ہوا ہے جو شخص اُس رمی کے گن گاتا ہے اُسکو وہ خود بخود اپنے میں ملاتا ہے جس کسی کے اوپر دیا کیا کرتا ہے اُسکو سادہ اور ست سنگ بھی پراپت کرا دیتا ہے اور جس شخص کو سنتو

اور مہاتماؤن کا ست سنگ پراپت ہو گیا پھر اُسکو جانو کہ وہ آواگون سے چھوٹ گیا اور بلکہ وہ چوراسی لاکھ جونون کی سرگردانی اور پریشانی کی گرداوری سے نجات پایا۔

نمبر ۱۹

ننے نارو بھوجل ہویا تاکا انت نہ پایا۔
نا ترنا تولہا ہم بوڑس تار لیہو تارن رایا۔

न नानारु भव जल होया नाका अन्त न पाया
नातरनातुलहाहमबूढसतारलेहु तारनराया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ننے) حرف سے مراد ہی کہ اگیان کا بھوجل سمندر بڑا بھاری ہی بلکہ اتھاہ ہی کہ جسکی انتہا ہی نہین ہی اُسکے عبور یعنی پار جانے کے واسطے نہ کوئی کشتی ہی و نہ جہاز و نہ ناؤ ہی و نہ ڈونگی بغیر سادھو سنگت اور مہاتماؤن کی خدمت سے تمام خلقت ڈوبتی چلی جاتی ہی ہان جنپر سری واہ گورو کی کرپا ہو جاتی ہی اُنکو صحبت عارفان خود بخود پراپت ہو جاتی ہی بغیر اُسکی کرپا کے کچھ میسر نہین ہوتا۔

نمبر ۲۰

ٹھٹھے ٹھان ٹھنتر سوئی جاکا کیا سب ہویا
کیا بھرم کیا مایا کہئی جو تس بھاوے سوئی بھلا

थथा थान थनन्तर सोई जाका किया सब हुया
क्या भर्म किया माया कहिये ज्योतिष भावे सोई भला

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ٹھٹھا) حرف سے مطلب ہی کہ اندر اور باہر سب مین صرف ایک واہ گورو ہی بیاپ رہا ہی کیونکہ اِس خلقت کا خالق اور تمام سنسار کا وہی رازق ہی اور سب کچھ اُسی کے ہاتھ ہی اُسی کی مایا کا جو بھرم ہی وہ محض جھوٹ اور محض بے ثبات ہی جسکے ہردے مین سری واہ گورو بس گیا ہی وہی سب مین اور سب سے بہتر ہی اور جس گُل مین اُسکی خوشبو نہین وہ کچھ بھی نہین۔

نمبر ۲۱

ددے دوش نہ دیو کسے دوش کرمان آپنیان
جو مین کیا سو مین پایا دوش نہ دیجیے اور جنان

ददा दोष न देवकिसे दोष कर्मा आपनिया
जो मैं किया सो मैं पाया दोष न दीजै और जना

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ددی) حرف سے مراد ہی کہ دوش کسی کو نہ دینا چاہیے کیونکہ جسکے جیسے پچھلے کرم ہونگے اُس کو ویسے ہی اُس جنم مین پراپت ہوگا اور سب سری واہ گورو کے جیو ہین اور وہ سب کا حاکم الحاکمین اور سب کا رب العالمین ہی اُسکے سوا کوئی دوسرا نہ ہی اور نہ آیندہ ہوگا اور نہ ہوا ہی ہر مقام پر وہ معبود موجود ہی۔

نمبر ۲۲

دھدے دھار کلا جن چھوڑی ہر چوجی جن رنگ کیا
تس دا دیتا سبھن لیتا کرمی کرمی حکم پیا

धधे धार कला जिन छोडी हर चूजी जिन रंग किया
तिस दादिया सबहिन लिया करमी २ हुकम पिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (دھدھی) حرف سے مراد ہی کہ سری واہ گورو نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک کلا یعنے تماشا دکھایا ہی اور یہ سب جیو جنت جو پیدا کیا ہی وہ بھی ایک معجزہ دکھایا ہی پس جس شخص کے پچھلے کرم یعنے پاپ و پن جیسے ہونگے اُسکو ستگورو مہاراج سزا وجزا دیتے ہین قصہ مختصر ہر بشر اپنے کرمون کا پھل پاتا ہی۔

نمبر ۲۳

ٹھٹھے ناہ بھوگ نت بھوگے نا ڈٹھے نا سملیا
گلین ہون سوہاگن بہن کنت نہ کبہون مین لیا

मने नाह भोग नित भोग नाडिठे ना सन मिलया
गलीं हूं सोहागिन वहिरा कंथ न कबहूं मैं मिलया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ٹھٹھا) حرف سے مراد ہی کہ جو واہ گورو سب کا مالک ہی وہی سب مین بھوگتا ہی اور سب کا وہی دیکھنے والا ہی سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہین دیکھ سکتا ہی۔

نمبر ۲۴

پپے پادشاہ پریشر دیکھن کو پرپنچ کیا
دیکھے بوجھے سب کچھ جانے انتر باہر رم رہیا

पपे पातशाह परमेश्वर देखन को परपंच किया
देखे बूझे सब कुछ जाने अन्तर बाहर रम रहया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (پپے) حرف سے مراد ہی کہ سب کا بادشاہ صرف ایک واہ گورو ہی ہی اُسی نے اپنی مایا کی لیلا سے اس سنسار کے دیکھنے کے واسطے اپنا ایک کرشمہ بنا رکھا ہی اور اُس کرشمہ کو خود ہی دیکھتا ہی اور سب کا انترجامی وہی ہی کیونکہ وہ سب مین رما ہی اور سرب شکت مان ہی اور سرب بیاپی ہی۔

نمبر ۲۵

پھپھے پائی سب جگ پھانسا جم کے سنگل بندہ لیا
گور پرشادی سے جن اُبرے جو ہر سرناگت بھج پیا

फफे फाई सब जग फांसा जम के सनाल बंधलया
गुरू परसादी से जन उबरे जो हर सरणागत भज पया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (پھپھی) حرف سے مراد ہی کہ سارا جگت مایا کی پھانس مین پھنس گیا ہی اسوجہ سے جم کے سنگل کے ساتھ بندھے ہوئے ہین ست گورو کی کرپا سے اُس سنگل سے چھوٹ سکتے ہین بجز اِسکے اور کوئی تدبیر نہین ہی جنھون نے سنتون اور مہاتماؤں کا ستسنگ پایا ہی وے لوگ اِس جال و پھانس سے چھٹینگے۔

نمبر ۲۶

ببے بازی کھیلن لاگا چوپڑ کیتے چار جگان
جیا جنت سب ساری کیتے پانسا ڈھالن آپ لگا

बबे बाजी खेलन लागा चौपड़ केते चार जुगा
जिया जंत सब सारी केते पांसा ढालन आप लगा

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ببے) حرف سے مراد ہے کہ واہ گورو نے مایا کے ذریعہ سے چارون جگون یعنے ست جگ - ترتیا - دواپر - کلجگ - کی چوپڑ بنائی اور چوراسی لاکھ جون کو اُس چوپڑ کے خانہ قرار دیئے اور خود ہی چوپڑ کھیلنے لگا پس جس طرح سے چوپڑ کی جو گوٹ پختہ ہوجاتی ہے اُسکا سر نیچا ہوجاتا ہے اور جبتک گوٹ کچی رہتی ہے اُسکا سر اونچا ہی رہتا ہے اسیطرح گورمکھ لوگ بھی اپنا سر نیچا کر لیتے ہین پس اُسی پختہ چوپڑ کی گوٹ کے مانند ہوجاتے ہین اُنہین لوگون کا جنم مرن بھی چھوٹ جاتا ہے اور من مکھ لوگ اُسی کچی گوٹ کی طرح مایا کی چوپڑ کے خانہ مین اپنا سر اونچا کیے ہوے چوراسی لاکھ جونون مین پھرا کرتے ہین اور جبتک ستگورو کے سرن مین نہ جاوینگے کبھی آرام نہ پاوینگے نہین معلوم کب سے پھرتے ہین اور کب تک پھرینگے -

نمبر ۲۷

ببے بھالہہ سو پھل پاوے گر پرشادی جن کو بھو پیا	भभे भालह सो फल पावै गुरू परशादी जन को भोपया
من مکھ پھرے نہ چیتے موڑھے لکھ چوراسی پھیر پیا	मनमुख फिरे न चेतै मूढे लख चौरासी फेर पया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ببے) اچھر کہتا ہے کہ جو لوگ ستگورو کو سچے اعتقاد سے مانتے ہین اُنکو گیان اور نام کے جسقدر پھل ہین سب پراپت ہوجاتے ہین اور سنساری مایا کی باتین اُنسے چھوٹ جاتی ہین اور جو مورکھ گورون کے شبد پر اعتقاد نہین جانتے ہین اور جو کچھ اُنکے جی مین آتا ہے کرتے ہین وے لوگ من مکھ کہلاتے ہین اور وے لوگ چوراسی جونون مین پھرا کرتے ہین -

نمبر ۲۸

ممے موہ مرن مدھ سودن مرن بھیا تب چیتویا	ममे मोह मरन मद सूदन मरणा भया तब चेत विया
کایا بھیتر اردھ پڑیا ممّا اکھر وسریا	काया भीतर उर्ध पड़या ममा अक्खर वीसरया -

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (مما) اچھر سے مراد ہے کہ جو کوئی اپنے من کو مارتے ہین وے مدھ سودن روپ ہوجاتے ہین مایا اور موہ ایک تعجب کا مقام ہے جو شخص اچھی طرح سے دل ستگورو مہاراج کے چرنون مین رجوع نہین کرتا ہے وہ شخص انجام کو دیکھتا ہے -

نمبر ۲۹

ییے جنم نہ ہووے کبہون جے کر سچ پچھانے	यये जन्म न होवे कबहूं जे कर सच पिछाने
گورمکھ آکھے گورمکھ بوجھے گورمکھ ایکو جانے	गुरूमुख आखे गुरूमुख बूझे गुरूमुख ऐको जाने

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ییے) حرف سے مراد ہے کہ جو شخص تمام کامناؤن کو مارکر اپنی زندگی مین گورون کے شبد کو کماتے ہین وہ لوگ بیشک، ہمیشہ جنم مرن کے جال سے چھوٹ جاتے ہین یہ نرنکار کا بچن ہے گورمکھ اُسی کو کہتے ہین اور گورمکھ لوگ اُسی کو سمجھتے ہین اور اُسی کو ایک کہتے ہین سچ تو یہ ہے کہ دوسرے کو وہ نہین جانتے ہین پس جو لوگ ایسا جانتے ہین یا ایسا مانتے ہین اُنہین سے بیر اور برودھ کام اور کرودھ لوبھ و موہ اور سب چھوٹ جاتے ہین -

نمبر ۳۰

رارے رو رہیا سب انتر جیتے کیے جنتا
جنت اُپاے دھندے سب لاے کرم جیسے تن نام لیا

ररे रव रहया सब अन्तर जेते किये जनता
जन्त उपाय धन्धे सब लाये कर्म हुये तिन नाम लिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (رارے) اچھر سے مراد ہی کہ جسقدر جیو جنت اِس سنسار مین ہین اُنمین وہ نرنکار رما ہوا ہی لیکن تاوقتیکہ محنت شاقہ نہ کیجاوے کسی طرح سے وہ ہاتھ نہ آوے جیسے کہ دہی سے گھی بغیر محنت نہین نکلتا ہی ویسے ہی بغیر کنوان وتالاب کھودے ہوے پانی ہاتھ نہین آتا ہی پس اسیطرح سنتون اور مہاتماؤن کے بغیر خدمت وسیوا وست سنگ کے اور ستگورو کے بچنون کو چیے بغیر کسی سیکھ کو سانت واستقلال نہین آتا ہی اور ہرگز ہرگز اُن سکھون کے دلون سے دواتیا نہین جاتی ہی۔

نمبر ۳۱

للی لاے دھندے جن چھوڑی میٹھا مایا موہ کیا
کھانا پینا سم کر سہنا بھانے تاکے حکم ہیا

लले लाय धन्धे जिन छोडे मीठा माया मोह किया
खाना पीना सम कर सहना भाने तांके हुकम पया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (للا) حرف سے مراد ہی کہ تمام خلقت کو مہاراج نے مایا وموہ کی دھندے مین ایسا لپٹا رکھا ہی کہ جسطرح مکھی شہد مین اُسکی مٹھاس کی وجہ سے لپٹی رہتی ہی ویسے ہی انسان بھی مایا اور موہ کی خواہش مین پھنسے ہوے ہین اب بجز مہاراج کی کرپا کے اور سنتون اور مہاتماؤن کے ست سنگ کے ہرگز ہرگز نہین چھوٹ سکتا ہی اُسکی محبت کو چھوڑنا ایک امر محال ہی گو کہ یہ جی کا جنجال ہی لیکن اِس سے مُنہ کا موڑنا انسان کے لیے چوراسی لاکھ جونون سے فارغ البالی ہی۔

نمبر ۳۲

ووے واسدیو پرمیشر دیکھن کو جن ویس کیا
دیکھے چاکھے سب کچھ جانے انتر باہر رم رہیا

ववे वासदेव परमेश्वर देखन को जिन वेष किया
देखे चाखे सब कुछ जाने अन्तर बाहर रम रहया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ووی) حرف سے مقصد ہی کہ واسدیو جو پرمیشر ہی اُسی نے جگت کے کوتک یعنی کھیل دیکھنے کیواسطے ستگورو کا روپ دھارن کیا ہی اور تمام خلقت کو ست کا پرکاش ہوکر دیکھتا ہی اسوجہ سے جو لوگ اُسکا حکم سچ کرکے مانتے ہین صرف اُسی ایک اونکار کو نرانکار مانتے ہین اِس خلقت کا اُسی کو خالق جانتے ہین وے گورمکھ سجن جیو ہین۔

نمبر ۳۳

ڑاڑی راڑ کرسے کیا پرانی تس ہے دھیاوہ جی امر ہویا
تس ہی دھیاوہ سچ سمادہ اُس وٹو قربان کیا

ड़ाड़े राड़ करै भया क्या प्रानी तिस ही ध्यावहु जो अमर होया
तिस ही ध्यावहु सच समावहु उस विटहु कुर्बान किया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ڈراڑی) اچھر سے مراد ہی کہ اے پرانیون آپس مین ڈراڑ وجھگڑا و فساد کیون کرتے ہو جو کچھ مہاراج کا حکم ہی اُسی کی تعمیل کرنی چاہیے اور جو لوگ اُسکا حکم مانتے ہین اُنپر مین قربان ہوتا ہون۔

نمبر ۳۴

ہاہا ہوڑ نہ کوئی داتا جیون اُپاے جن رزق دیا	हाहा होड न करये दाता जियोंउपाये जिन रिज़क दिया
ہرنام دھیاؤ ہرنام سماؤ اندن لاہا ہرنام لیا	हर नाम ध्या वहु हर नाम समावहु अन दिन लाहा हरनाम लिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ہاہا) حرف سے مراد ہی کہ جو خالق اِس خلقت کا پیدا کنندہ ہی وہی تمام جز و کل کا رزق دہندہ ہی ویسے ہی ستگورو نے جیسر کرپا کرکے گورمنتر دیا ہی وہی گیان کا داتا ہی سواے ستگورو کے اور کوئی گیان کا دینے والا نہین ہی پس تمام جز و کل کو اُنکے کرمون کے موافق رزق پہونچا کر ہر طرح کی پرورش کرتا ہی سواے اُسکے نہ کوئی ہوا ہی و نہ ہوگا۔

نمبر ۳۵

ایڑی آپ کرے جن چھوڑی جو کچھ کرنا سو کر رہیا	ऐड़ी आप करै जिन छोडे जो। कुछ करना सो कर रहया
کرے کراے سب کچھ جانے نانک شاعر یون کہیا	करे कराये सब कुछ जाने नानिक शायर यों क.हया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ایڑی) حرف سے اشارہ ہی کہ جس واہگورو نے اِس سرشٹی کو رچا یعنے پیدا کیا ہی جو کچھ اُسکو کرنا منظور تھا وہ کرچکا اور اب بھی جو کچھ چاہیگا وہ کریگا غرضیکہ اُسکو سب طرح کی طاقت و سامرتھ ہی اور مین تو صرف اُسکا کہنے والا ہون چاہے مجھکو شاعر کہو یا کبیشر۔

یہ کہکر ستگورو مہاراج نے پھر فرمایا کہ اے پنڈت برجناتھ جی صاحب مین تمکو مہاراج کا مہاتم سناتا ہون خیال کرکے اور کان دھر کے سُنیے - دہندے کی بدیا کو چھوڑ دیجیے یہ جو بدیا لوگون کے پڑھانے کے واسطے تمنے سیکھی ہی وہ تمام دہندھون کی جڑ ہی اور جو بدیا پورب جنم کے واسطے سیکھی ہی وہی بدیا اور اُسکی کمائی بندھن کے کھولنے کی کُنجی ہی ورنہ اِسی دھندھی مین ہمیشہ ہی بند ہی رہیگا۔

جب اتنا بچن ستگورو مہاراج نے فرمایا اور پنڈت برجناتھ کو تمام پینتیس اچھرون کا ارتھ یعنے مطلب اپنی زبان فیض ترجمان سے مشرح کہہ سنایا پنڈت موصوف کو سنتے ہی گیان آیا مان کالو رام جی صاحب سے کہا کہ اے کالو رام جی اِس زمانہ کلجگ مین چارون بیدون کی بدیا گپت ہوگئی تھی اسلیے یہ سادھو روپ دھارن کرکے نرنکار نے تمہارے گھر مین اوتار لیا ہی غرضکہ اپنا سروپ اِنکے روپ مین چھپایا ہی۔

بعد اِسکے پنڈت برجناتھ کو ایسا گیان ہوگیا کہ دنیا کی بیکار مایا سے اپنا دل پھیر کر پرمیشر کی طرف رجوع کیا اور براے عبادت و ریاضت کے جنگل کو چلا گیا۔

اب گورو نانک جی صاحب کی یہ کیفیت ہوئی کہ اندر مکان کے اگر بیٹھ گئے تو ایسی سمادھی لگادی کہ اُٹھنا محال ہوگیا اور اگر دریا کے کنارے پر جا بیٹھے تو وہان بھی وہی کیفیت ہوئی غرضکہ جہان پر آپ جا کر بیٹھ جاتے تھے وہین پر پرمیشر کا چرچا کیا کرتے تھے یہانتک کہ دن کا دن اور رات کی رات چرچا اور ست سنگ ہی مین گذر جایا کرتا تھا سواے اُسکے نام کے چرچا کے اور ذکر کچھ مطلق نہین کرتے تھے یہانتک ستگورو مہاراج

کو پرمیشر کے نام کے چرچا کا شوق تھا کر کھانا کھانے گھر مین نہین آتے تھے تو مہاراج کالورام جی تلاش کر کے آپ کے لیے کھانا وغیرہ وہین پہونچایا کرتے تھے اُسپر بھی آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر بھوجن کے وقت کوئی سادہ یا فقیر آجاتا تھا یا کہین آپ اُس جاتے تھے کہ سادھو مقیم ہو تو آپ وہین کھانا پہونچادیا کرتے تھے اور آپ بھوکے رہجاتے تھے صرف ست سنگ کی غذا سے آپ جیتے تھے بجز ست سنگ کے اور آپ کو کچھ بھی شوق نہ تھا۔

اب ساکھی مولوی قطب الدین کے ساتھ ہوئی

نمبر ۳

ایک دن رائے بولار رئیس قصبہ تلونڈی نے کالورام جی سے کہا کہ اگر تم گورو نانک جی صاحب کو فارسی علم سکھلاؤ تو بوجہ ہوشیاری و تحصیل علم کے اِنھین کو کام ریاست کا سپرد کر دیا جاوے چنانچہ بموجب ارشاد رائے بولار کے گورو نانک جی صاحب کو کالورام جی نے ایک شخص مسمی مولوی قطب الدین کہ جو اکثر کام معلم گری کا قصبہ تلونڈی مین کیا کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے لڑکون کو تعلیم علم فارسی کی دیا کرتے تھے اُنکے پاس گورو مہاراج کو لیکر گئے اور کہنے لگے کہ اے مولوی صاحب نانک جی بھی آپ کے پاس پڑھنے کی غرض سے حاضر ہوے ہین یہ سُنکر مولوی موصوف نے کہا کہ بہت اچھا یہ لڑکا بھاگمان اور ذہین نظر آتا ہے کلکہ روز چہارشنبہ یعنے بُدھ کا دن ہے ضرور اُنکو لائیے اور اِس مکتب مین بٹھلائیے - اُس دن تو کالورام جی پلٹ آئے اور صبح اُٹھکر مولوی قطب الدین صاحب کے پاس گورو نانک جی صاحب کو پھر لائے جسوقت ستگورو مہاراج مولوی قطب الدین کے پاس پہونچے باقاعدہ نذر دی اور بیٹھ گئے چنانچہ ایک تختی پر حروف تہجی یعنے از حرف (الف) تا حرف (ے) لکھدیا اور کہا کہ یہ قاعدہ کے حرف ہین اِنکو یاد کرو یہ سُنکر گورو نانک جی صاحب نے جواب دیا کہ اے مولوی صاحب اِن حرفون کے معنے بھی آپ کو معلوم ہین بجواب اِسکے مولوی صاحب نے کہا کہ ہمکو تو معلوم نہین اگر تمھین کو معلوم ہون تو بیان کرو چنانچہ ستگورو مہاراج نے حروف تہجی کے معنی فرمائے -

جیسا کہ نقشہ مندرجۂ ذیل سے واضح ہوگا
الف ب بامعنی فرمودہ گورو نانک جی صاحب

حرف	مصرعہ اول مع مصرعہ ثانی		
الف	اللہ کو یاد کر غفلت منھو بسار	अलिफ -	अल्लाह को याद कर ग़फ़लत मनहुं विसार
″	سانس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار	″	सांस पलटे नाम बिन धिर्ग जीवन संसार
ب	بدعت دور کر قدم طریقت راکھ	बे	बिद्अत दूर कर क़दम तरीक़त राख
″	سبھوہن آگے نیو چل مند اکسے نہ آکھ	″	सबहुन आगे नियू चले मंदा कोउ न आख
ت	توبہ کر عاجزی ماسے بے پرواہ	ते	तोबा कर आजज़ी माई बे परवाह
″	ساتھ نہ چلے قطب الدین تسدا کی دے ساہ	″	साथ न चले कुतबुद्दीन निमिश कोये साह
ث	ثنایت بہت کر خالق کو کر یاد	से	सनायत बहुत कर खालक को कर याद
″	یاد نہ کیو قطب الدین جنم گنوایو باد	″	याद न कीनो कुतबुद्दीन जन्म गवांयो बाद

ج	جماعت جمع کر پنج نماز گذار	जीम	ज़माअत जमा कर पंज निमाज़ गुज़ार
〃	بانجھوں یاد خدا اے دے ہوسی بہت خوار	〃	बांझों याद ख़ुदाय दे होसी बहुत ख़ुवार
ح	حمایت دور کر ساتھ نہ چلے کوے	हे	हिमायत दूर कर साथ न चले कोय
〃	عزرائیل فرشتہ مارے بہت بگوے	〃	इज़राईल फ़िरशता मारै बहुत बिगोय
خ	خیانت منع کر قادر نوں کر چیت	ख़े	ख़्यानत मना कर क़ादर नों कर चेत
〃	یہ سب قدرت نانکا نوں کر جانے انیت	〃	यह सब कुदरत नानका नूं कर जाने अमीत
د	دلالت مسردی آوے اونگھی کم	दाल	दलालत मसरदी आवै ऊंघ कम
〃	بدعملیاں نوں چھوڑ کر کرو یاد ہر دم	〃	बद अमलयां नों छोड़ कर करो याद हर दम
ذ	ذلیل نہ ہووے توں جے مانیگا فرمان	ज़ाल	ज़लील न होवे तूं जे मानेगा फ़रमान
〃	سوئی سب پستک کہین سوئی کہے قران	〃	सोई सब पुस्तक कहें सोई कहे कुरान
ر	ریاضت جو کرے سوئی ہووے شاد	रे	रियाज़त जो करै सोई होवै शाद
〃	بانجھوں یاد خدائی دے جنم گنوائے باد	〃	बांझों याद ख़ुदाए दे जन्म गंवाई बाद
ز	زیان نہ ہووے جی ہر دم چیت کرے	ज़े	ज़ियान न होवे जे हर दम चेत करै
〃	بانجھوں سائیں اپنے جھوٹھے سب بھرے	〃	बांझों सांई आपने झूठे सब भरै
س	سینہ مین سربر حق جو دم دم ہووے یاد	सीन	सीने में सर बर हक़ जो दम २ होवै याद
〃	جو دم خالی جاوے سے سو کدہی نہ ہوسی شاد	〃	जो दम ख़ाली जाय सो सो कधी न होसी शाद
ش	شکر کر حق کا جن صحت بدنی دین	शीन	शुक्र कर हक़ का जिन सेहत बदनी दीन
〃	لکھ چوراسی جون کا راجہ مانس کین	〃	लख चौरासी जून का राजा मानुष कीन
ص	صبر کر چت مین جے پہونچے رزق نصیب	स्वाद	सबर कर चित में जे पहुंचे रिज़क़ नसीब
〃	بھونکھ روگ جی لائیا سوئی حق طبیب	〃	भूख रोग जे लाईया सोई हक़ तबीब
ض	ضلالت چھوڑ دے دیکھے رعایت مال	ज़्वाद	ज़लालत छोड दे देखे रियायत माल
〃	سب کچھ رب کا جان کے ہر دم رب سنبھال	〃	सब कुछ रब का जान के हर दम रब सम्हाल
ط	طریقت دڑھ کر معرفت نو پائی راکھ	तो	तरीक़त दिढ करो मार्फ़त नो पाई राख
〃	یہ تن تیرا قبر مین ہوسی ڈھیری خاک	〃	यह तन तेरा क़बर में होसी ढेरी ख़ाक
ظ	ظریف جو جگت مین جو سنگت بھلی کرین	ज़ो	ज़रीफ़ सो जगत में जो संगत भली करैं
〃	گورو پیران کے کہے تے ثابت قدم دھرین	〃	गुरू पीरां के कहे ते साबित क़दम धरैं
ع	عنایت انان کو جو خدمت کر دے پیر	ऐन	इनायत इनां को जो ख़िदमत कर दे पीर

"	बाझों खिदमत टहल दे मरसन हुई हक़ीर	باجھوں خدمت ٹہل دے مرسن ہوئی حقیر	"
ग़ैन	ग़नी सोई भये हरदम नाम संम्हाल	غنی سوئی بھئے ہردم نام سنبھال	غ
"	भाजहु सचे नाम दे मंदा होसी हाल	بھاجھو سچے نام دے مندا ہوسی حال	"
फ़े	फ़ारग़ हो दुनी से अपनी ना कर जान	فارغ ہو دنی سے اپنی نہ کر جان	ف
"	जे जावैगा रब दे ना होवेगा हैरान	جی جائیگا رب دے نہ ہوویگا حیران	"
क़ाफ़	क़नायत पकड़ तूं सांस न बिर्था जाय	قناعت پکڑ تون سانس نہ برتھا جاے	ق
"	बद अमलां ने छोड के चंगे अमल कमाय	بدعملان سنے چھوڑ کے چنگی عمل کمائے	"
गाफ़	गबर यह मन है जो इस नों बस करै	گبر یہ من ہے جو اس نون بس کرے	گ
"	उपर राह हक़ीक़तो सची क़दम धरै	اوپر راہ حقیقتی سچے قدم دھرے	"
लाम	लानत है तिन्हा को जो ज़कात न कधीदे माल	لعنت ہے تنہاں کو جو زکات نہ کڈھی دے مال	ل
"	धका पैदा रब दा होंदा सब ज़वाल	دھکا پیدا رب دا ہوندا سب زوال	"
मीम	मना है खुद रबी कहे पीर दे चल	منع ہے خود رب دے کہے پیر دی چل	م
"	दान न केतो नानका तां माया जासी छल	دان نہ کیتو نانکا تان مایا جاسے چھل	"
नून	नज़र करै सच दे दुनया झूटी जान	نظر کرے سچ دے دنیا جھوٹی جان	ن
"	जो दुन्या ने सच जानदे सो मर्द होई हैराम	جو دنیا نے سچ جاندے سو مرد سے ہوئی حیران	"
वाव	वली सोई भये जे करदे सत संग	ولی سوئی بھئے جو کردے ست سنگ	و
"	ज्यों २ साहब चित करन त्यों २ चढ़दा रंग	جون جون صاحب چت کرن تیون تیون چڑھدا رنگ	"
हे	हरदम नों चित रख दम दा नहिं वेसाह	ہردم نون چت رکھ دم دا نہیں بساہ	ہ
"	आवे मूल न आवे न रहवे गुमराह	آوے مول نہ آوے نہ رہے گمراہ	"
ल	लाफ़ न मारो बिना गुरु आवे नाहीं काम	لاف نہ مارو بنا گن آوے ناہین کام	لا
"	नानक दम २ याद रख मुर्शिद पास सलाम	نانک دم دم یاد رکھو مرشد پاس سلام	"
	छोड़ तकबुर गुमरही डाढा रब पिचान	یہ چھوڑ تکبر گمرہی ڈاڈھا رب پچھان	"
	लिखा देसी नानका पोसी दर परवान	لیکھا دیسی نانکا پوسی در پروان	"
ये	यक़ीन प्रीत करै ता पावै क़बूल	یقین پریت کرے تا پاوے قبول	ی
"	नानक अकरवे क़ुतबुद्दीन पहुंचे जाय रसूल	نانک اکھے قطب الدین پہونچے جاے رسول	"

جبکہ کل حروف (الف) سے حروف (ے) تک ست گورو مہاراج نے بذریعہ شبد اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائے تب مولوی قطب الدین نے کالو رام جی سے کہا کہ آپ کا لڑکا بڑا بھاری ولی پیدا ہوا ہے یہ شخص ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہب سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے کیونکہ موحد ہ

یقین مانتا کہ یہی کیرتن کاشی بنارس کیا گنگا جمنا کیا بلکہ تمام ہندوون کے معبد گاہ و مسلمانون کی عبادتگاہ بلکہ (مکہ) و (مدینہ) تک مشہور و معروف ہونگے یہ کہکر کالو رام جی کو مولوی قطب الدین نے اُس روز رخصت کیا۔

دوسرے روز جب پھر گورو نانک جی صاحب کو کالو رام جی مولوی قطب الدین کے پاس لے گئے تب مہاراج کے ہم عمر والے لڑکے یہ خبر سنکر کہ گورو نانک جی صاحب فارسی علم تحصیل کرنے کے واسطے مولوی قطب الدین کے پاس گئے ہین لڑکے بھی آپہونچے اور پڑھنے لگے گورو نانک جی صاحب کا یہ قاعدہ تھا کہ جو مولوی صاحب ایک مرتبہ پڑھا دیا کرتے تھے وہ اُنکو فوراً یاد ہوجایا کرتا تھا اور کبھی نہ بھولتے تھے یہ کیفیت دیکھکر مولوی صاحب نہایت حیرت مین تھے اور دلون سے کہتے تھے کہ یا الٰہی یہ کیسا شخص ہے اور اسکا کیا قدرتی ذہن ہے کہ چاہے جسقدر علم مشکل ہو باوجودیکہ ابھی یہ لڑکا بہت کم سن ہے کہ نہایت ہی ذہین ہے اور اسکا عجیب حافظہ ہے کہ جو نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ دوسرے لڑکون کو جسقدر برسون کی محنت مین حاصل ہوتا ہے وہ اِس لڑکے کو ایک دفعہ کے بتا دینے مین آجاتا ہے یہ کہکر خدا کا شکر بجا لاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے خداوند کریم اِس لڑکے پر تیری کمال عنایت ہے کیونکہ بعض لڑکے دس دس برس گذر چکے ہین اور آجتک خط و کتابت بھی نہین کر سکتے اور یہ لڑکا تیری عنایت سے ایک دفعہ کے بتلانے سے یاد کر لیتا ہے۔

اب گورو نانک جی صاحب کا یہ دستور ہوا کہ ہندو و مسلمان جس فرقہ و مذہب کا آدمی مہاراج کے پاس آتا تھا اُسکو پرمیشر کی راہ کی ہدایت کرتے تھے اسوجہ سے سب لوگ ستگورو مہاراج کے اوصاف حمیدہ اور واعظ پسندیدہ ہر ایک خرد و کلان کے بر زبان تھا اور تمام لوگون کا یہ امر مسلّم تھا کہ یہ شخص ضرور ہی پرمیشر کا پیارا ہے اور ستگورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ اپنے واعظ مین ہندوون کے مقابلہ مین بید و شاستر و پوران کا اور مسلمانون کے مقابلہ مین اُنکی حدیث اور قرآن کا حوالہ دیکر سمجھایا کرتے تھے غرضکہ جو شخص جس قسم کا سوال ستگورو مہاراج سے کرتا تھا اُسکو اُسی کے اطمینان کے موافق جواب باصواب دیتے تھے یہانتک کہ ستگورو مہاراج سے جس شخص نے جس زبان مین اگر بات چیت کی اُسکو اُسی زبان مین جواب دیا جبکہ اِسطرح پر کئی مہینے گذرے تب ستگورو مہاراج نے تنہائی اختیار کی اب اُنکا کچھ اور ہی رنگ ہوا یعنے نہ آرام سے کام نہ کھانے پینے کا نام نہ کپڑے کی سدھ بدھ نہ آگلے سے مدعا صرف ایک سکوت کا عالم کہ جس سے تمام خاندان مین ماتم جہان بیٹھے وہین بیٹھے رہے جہان کھڑے ہوے اُسی جگہ اڑے ہوے اگر لیٹ گئے تو رات و دن پڑے ہی رہے ستگورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر والدین مع جملہ عزیز و اقارب نہایت حیران و پریشان ہوے کالو رام جی نے ایک دن مولوی قطب الدین کے مکان پر آکے ستگورو مہاراج کی کل کیفیت بیان کی کہ آج دو روز سے لڑکے کا عجیب حال ہے یعنے نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے نہ بولتا ہے نہ ہنستا ہے آج ذرا چلکر آپ بھی دیکھ لیجیے کہ کیا اسرار ہے یہ سنتے ہی مولوی صاحب معاً کالو رام جی کے ساتھ ہوے اور نانک جی صاحب کے پاس آپہونچے اور اپنے اعتقاد کے موافق ستگورو مہاراج کے اوپر کسی منتر کا دم کرکے پھونک ماری لیکن اُنکے منتر نے کچھ بھی اثر نہ دکھایا یہ کیفیت دیکھکر مولوی قطب الدین کے فرشتون کے ہوش جاتے رہے اب اسکا چرچا پھیلا کہ نہین معلوم کہ گورو نانک جی صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے یہ خبر جب مشہور ہوئی عزیز و اقارب دیکھنے آنے لگے جو لوگ ستگورو مہاراج کی ایسی حالت دیکھتے تھے آپس مین کہتے تھے کہ بارہا اسکا تجربہ ہو چکا ہے کہ ذہین و ہوشیار لڑکے اچھی طرح سے رہنے نہین پاتے ہین ناحق بیماریون مین ستائے جاتے ہین دیکھو گورو نانک جی صاحب کو کیا تھا اور کیا ہوگیا کہ کسی سے بولتے تک نہین ہین غرضکہ مولوی قطب الدین علوی و سفلی منتر ختم کر چکے اور جب کچھ اثر نہ ہوا تب مجبور ہوے اور ستگورو مہاراج کے پاس آکر بیٹھ گئے اور کہا کہ اے نانک جی صاحب۔

اپنے صاحب کیواسطے

کچھ بولیے یہ سُنتے ہی ستگورو مہاراج مولوی قطب الدین کیطرف متوجہ ہوے اور اُٹھ بیٹھے اسوقت مولوی صاحب موصوف نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ ای نانک جی صاحب آپ کو آپ کا صاحب بہت ہی پیارا ہی کہ اُسکا واسطہ دیتے ہی آپ بیہوشی سے ہوش مین آگئے فی الحقیقت آپ خداوند کریم کے بخشے ہوے ہین اور کمال مہربانی اُس خالق کی آپ کے اوپر ہی اب یہ بات آپ ہی خیال کیجیے کہ آپ کے نہ بولنے سے تمام خاندان آپ کا حیران و پریشان ہو رہا ہی اُنکی دلجوئی کے واسطے آپ کو مناسب ہی کہ اپنے فرزندون اور اقاربون سے بات چیت کیجیے تب ستگورو مہاراج نے راگ تلنگ مین ایک شبد فرمایا۔

شعر راگ تلنگ

یک عرض گفتم پیش تو در گوش کن کرتار
حقا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار

यक अर्ज़ गुफ़तम पेश तो दर गोश कुन कर्तार
हक़ा कबीर करीम तू बे ऐब परवरदिगार

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای صاحب تیری خدمت مین میری ایک عرض ہی اُسکو توجہ کرکے سُن لیجئے تو ہی فعل فاعل مفعول ہی کرن کارن کرتار تو ہی ہی اور یہ بندہ تمام عیبون سے بھرا ہوا ہی بے عیب صرف تیری ذات ای پروردگار ہی اور جسقدر جیو ہین سب کا پیدا کنندہ اور رزق دہندہ تو ہی ہی سواے تیرے دوسرا کوئی نہین ہی نہ ہوا ہی و نہ آیندہ ہوگا۔

جواب مولوی قطب الدین

یہ سُنکر مولوی قطب الدین نے کہا کہ ای نانک جی صاحب تمہارے سکوت سے تمام خاندان پشیمان ہی اس سے بہتر ہی کہ تم اُٹھو منہ ہا دھوو تاکہ سب کو تسلی ہو۔

تب ستگورو مہاراج نے دوسری پوڑی فرمائی شعر

دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر موے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ ندانی

दुनया मुक़ाम फ़ानी तहक़ीक़ दिल दानी
मम सर मुई इज़राईल गिरफ़तह दिल हेच न दानी

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای مولوی صاحب مین کسکے ساتھ باتین کرون دنیا تو فنا ہی ہوتی جاتی ہی یہ امر تحقیق کرکے مین نے اپنے دلمین ٹھہرا لیا ہی کہ جسوقت اِس بندہ کا ہاتھ عزرائیل فرشتہ پکڑکر بیچ کلفنڈ مین لیجاویگا گو کہ ابھی کسی کو خبر نہین ہی کہ میرا ہاتھ عزرائیل کے ہاتھ مین کس واسطے ہوگا اور بیچ کلفنڈ مین پہونچنے کے بعد میری کیا حالت ہوگی کیونکہ مرنیکے بعد کی کیفیت تو کسی کو معلوم ہی نہین ہوتی کہ کیا ہونا ہی بس ای مولوی صاحب میرے سکوت اور میری خاموشی کا باعث صرف اُس بات کی واقفیت کا سبب ہی اور ہر وقت مجھکو یہی خیال رہتا ہی کہ لوگون کیون نہین یہ بات سوجھتی اور کیون نہین ہر شخص کو اس بات کی فکر ہوتی۔

جواب مولوی قطب الدین

ای نانک جی صاحب تم ابھی لڑکے ہو تمہاری عمر ابھی کم ہی اِس عمر مین تم کو ایسی باتون کا خیال دلمین نہ لانا چاہیے جسوقت تمہاری عم

اِس قابل ہوگی دیکھا جاویگا ہان اُسوقت تمکو اختیار ہوگا کہ جو تمہارے جی مین آوے وہ کرنا تم سے کوئی مزاحم نہ ہوگا کیونکہ وہ عمر تمہاری خود مختاری وآزادی کی ہوگی۔

جواب سنگورو مہاراج

سنگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مولوی قطب الدین صاحب اگر کوئی کسی کا ملازم ہو اور بالفرض کہ آقا اُسکا کم سِن ہو تو تابعدار اُسکی عمر کا خیال کرے کہ یہ بالغ ہوگا تب اُسکی اطاعت وتعمیل حکم کرونگا ہرگز نہین ہرگز نہین بلکہ اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری مثل بالغ کرتا ہے اور اُسی آقا کی خدمت اپنا فرض سمجھتا ہے پس اسیطرح مجھے اپنی کم عمری کا خیال مطلق نہین ہے بلکہ اپنے آقاے نامدار کی خدمت گذاری ہی کا خیال ہر وقت بنا رہتا ہے مدام یہ ڈرا کرتا ہون کہ اگر آقاے نامدار کی خدمت گذاری مین کچھ بھی پہلوتہی ہوئی تو حرام خوری مین شامل ہے۔

جواب مولوی قطب الدین

یہ سُنکر مولوی قطب الدین نے کہا کہ اے گورو نانک جی صاحب دراصل یہ آپ کا فرمانا بجا وسزا ہے۔

جواب سنگورو مہاراج

اے مولوی صاحب جسوقت اخیر وقت مین عزرائیل فرشتہ ہاتھ پکڑ کر لیجاتا ہے اُسوقت اِس جیو کا کوئی مددگار ہوتا ہے یا کوئی یار وغمگسار کام آتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین بغیر پرمیشر کے نام کے اُس جگہ دوسرا کوئی نہین ہے کہ اُسوقت کسی قسم کی مدد کرے یا بُری گت سے بچا دے۔

جواب مولوی قطب الدین

اے گورو نانک جی صاحب آپ سچ فرماتے ہین کہ بجز اُسکی ذات کے اور کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ اُسوقت مدد کرے پس جس شخص پر اُسکی مہربانی ہوتی ہے تو اُسی کو اُس مصیبت سے خود ہی بچاتا ہے لیکن اے نانک جی صاحب تمہاری عمر تو ابھی بہت ہی کم سن ہے تم کو ایسے خیال ابھی سے ہونے چاہئین ہان مانا کہ تم پر بیشک خدا کی بڑی عنایت ہے کہ جو اسقدر کم سن مین تمہارے ایسے خیالات ہین کہ جو اسقدر خدا کا خوف دل مین سمایا ہوا ہے تمہاری نیک روی تمہاری شاہد ہے کہ تمہاری طبیعت بدی کی طرف جاتی ہی نہین ہے کسی قسم کی بُرائی تم مین پائی ہی نہین جاتی۔

تب سنگورو مہاراج نے تیسری پوڑی فرمائی

زن پسر پدر برادران کس نیست دستگیر
آخر بیفتم کس ندارد چون شود تکبیر

ज़न पिसर पिदर बिरादरां कस नेस्त दस्तगीर
आख़िर बयफ़्तम कस नदारद चूं शवद तकबीर

دیگر

شب و روز گشتم در ہوا کردیم بدی خیال
گاہے نہ نیکی کار کردم ما این چنین احوال

शबो रोज़ गश्तम दरहवा करदेम बदे ख़्याल
गाहे न नेकी कार करदम मम ईं चुनीं अहवाल

ارتھ

سنگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنیے مولوی قطب الدین یہ زن اور پسر اور برادر کوئی کام نہ آویگا ہان اگر دل سے غرور جاتا رہے تو بیشک پرمیشر اُسپر کرپا کرتا ہے۔ اور رہے مولوی قطب الدین صاحب مین رات اور دن ہوا وہوس بدی کے خیال مین ہی رہتا ہون یہ دل خدا کو کبھی بھی نہین یاد کرتا ہے اور دوام مدام بدی ہی مین مصروف رہتا ہے یہانتک کہ کچھ ذرا بھی نیکی نہین ہوسکتی ہے پس میرے تو ایسے افعال ہین ہمیشہ ہی

اس بات [illegible] رہتی ہو انجام تو ظاہر ہو نہ کیا احوال ہو۔

جواب مولوی قطب الدین

ای نانک جی صاحب آپ تو اُس صاحب کے ہمیشہ ہی ساتھ رہتے ہین تم مین اور اُسمین کچھ فرق نہین ہی جیسے آفتاب اور اُسکی پرچھائین۔

جواب ستگورو مہاراج

شعر

بدبخت ہم چغلخور غافل بے نظر بے باک	बद्बख्त हम चुगलखोल गाफ़ल बे नज़र बे बाक
نانک بگوید چون ترا تیرے چاکران پا خاک	नानक बगोयद जुनतुरा तेरे चाकरां पा खाक

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای مولوی قطب الدین صاحب پرمیشر کا راز جاننا اس بندے کے لیئے آسان نہین ہی کیونکہ یہ بندہ تو ہر وقت بُرائی کرتا رہتا ہی اور اسوجہ سے مدام خواب غفلت مین پڑا ہوا ہی سوائے اپنے اور کسی دوسرے کی بابت فکر ہی نہین ہوتی ہی بلکہ برعکس اُسکے بدی کیطرف مدام خیال رہتا ہی اور اسی غفلت کی وجہ سے پرمیشر سے نڈر اور بیخوف ہوگیا ہی ای مولوی صاحب یہ بندہ ناپاک ایک پتلہ خاک ہی بھلا یہ اسکے وصف کیا بیان کرسکتا ہی ہان جو لوگ پرمیشر کے خاص بندہ ہین وہ البتہ آٹھ پہر موت کو اپنے سامنے حاضر و ناظر موجود دیکھتے ہین پس جو لوگ ایسے ہین مین اُنکے پیرون کی خاک ہون اگر وہ بندہ جو کہ آٹھ پہر موت کو اپنے سامنے دیکھتے ہین میرے اوپر مہربان ہوجاوین تو بیشک مین نہال ہوجاؤن لیکن یہ بندہ تو نڈر و بے خطر ہوکر بدافعالیون ہی مین مصروف رہتا ہی اسلیے اسکو ضرور ہی حساب دینا ہوگا گو کہ ابھی غفلت سے یہ سمجھتا ہی کہ ہم سے کوئی محاسبہ ہی نہ لیگا لیکن یہ اُسکی سراسر غفلت و نادانی ہی کہ جسکا انجام مدام سرگردانی و پریشانی ہی ہان جو لوگ کہ محاسبہ سے پاک ہین وہ البتہ حساب دینے مین بھی بیباک ہین اور میری تو پرمیشر کے حضور یہی عرض ہی کہ میرے اُن بندون کی مین خاک ہون جو مجھکو آٹھ پہر نہین بھولتے ہین اسوجہ سے سب کی طرف سے میرے دلمین نہایت عجز و انکساری رہا کرتی ہی۔

جواب مولوی قطب الدین

ای نانک جی صاحب بیشک آپ اُس پاربرہم سے واصل ہین اور آپ کو اُسکے جسقدر راز ہین کل حاصل ہین کیونکہ آپ اُسکو اپنا خاوند آٹھ پہر تصور کرتے ہین اسلیے میری خواہش ہی کہ آپکو اپنا صاحب جانون اور آپ ہی کو اپنا خاوند مانون۔

جواب ستگورو مہاراج

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای مولوی قطب الدین آپ بھی اُس صاحب کو کچھ نہ کچھ ضرور یاد کیا کیجیے کہ جسمین آپ کا بھلا ہو اور مین بھی اُسکی درگاہ مین آپ کی مدد کرونگا یہ سنتے ہی مولوی قطب الدین فوراً ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر قدمبوس ہوئے اور اجازت لیکر اپنے گھر کو چلے آئے ستگورو مہاراج کے اُپدیش نے مولوی قطب الدین کے دل پر ایسا اثر کیا کہ پرمیشر سے اُسنے اپنی لو لگا دی یہانتک کہ بُری بات پر اُسکو کبھی یاد نہ آئی اور گوشہ نشینی اُسنے اختیار کی انجام کو ستگورو مہاراج کی کرپا کے بدولت سے پرمیشر کی درگاہ مین داخل ہوگیا۔

آگے ساکھی پنڈت ہردیال ساگل پروہت سے بابت جگیوپویت کے ہوئی

نمبر ۴۴

جس وقت ستگورو مہاراج کی عمر نو برس کی ہوئی تو براے ادائے مراسم (جگیوپویت) کالو رام جی والد ماجد ستگورو مہاراج نے پنڈت ہردیال اپنے کل پروہت کو بلاکر ساعت گھڑی نچھتر مہورت دکھلاکر کل سامگری یعنے سامان منگوایا اور تمام اہل برادری وعزیز و اقارب و دوست و آشنا کو نوید بھیجکر بلوایا اور تمام برہمنان شہر کو نوید دلوایا غرضکہ جسوقت تمام برادری وغیر برادری جمع ہوئی اور مراسم (جگیوپویت) کرنے کی ودا کی تمام مکان بید بدھی کے ساتھ چوک رچاکر پاک وصاف کیا تمام بیدی کل کے کھتری بموجب برن چھتری اور تمام پنڈت بید خوان منتر کے ساتھ گورو مہاراج کو اشنان کرایا چوک پر بٹھایا اُسوقت کی سوبھا کسکی زبان ہے کہ بیان کرے کسکے قلم مین طاقت ہے کہ لکھے جسطرح سے چندرمان ستارون کے حلقہ مین خوبصورتی دکھاتا ہے ویسے ہی ستگورو مہاراج اُس جلسہ مین سوبھاے مان تھے پنڈت ہردیال نے چھتری برن کے دھرم کے موافق گورو مہاراج کی (جگیوپویت) کے مراسم ادا کیے اور جو کچھ اُس خاندان کا طریق تھا یعنے کلٹ کرم سنکلپ دیا و ترپکن و شیلیا پوتر و دھوتی و جنیو۔ مالا و تلک۔ وہ سب ستگورو مہاراج کو پنہایا اور کان مین منتر سنایا اور گلے مین گورو مہاراج کے (جگیوپویت) پنہایا دھرم کے مراسم بتلائے تب وہ سرب شکت مان مالک زمین و آسمان مکت و بھگت کے داتا یعنے گورو نانک چندر جی صاحب پورن برہم کہ بھگوان تھے پنڈت ہردیال جی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای مصرجی صاحب ایسے جنیو کے پہننے سے کیا فضیلت ہوتی ہے اور اِسطرح کے جنیو پہننے کا کیا دھرم ہے اور دنیا کے لوگ ایسے جنیو کے پہننے والے کو کس خطاب سے پکارتے ہین بالفرض کہ اگر اُسکو کوئی شخص نہ پہنے تو اُسکے لیے لوگ کیا کہتے ہین۔

جواب پنڈت ہردیال جی صاحب

ای نانک جی صاحب اِس سنسار مین جو لوگ اُوتم کل یعنے شریف خاندان سے ہین اگر وہ لوگ جنیو نہ پہنے تو (اسُدھ) و (اَپوتر) یعنے ناپاک سمجھے جاتے ہین اور چوک مین یعنے جگ کی جگہ جانے کے قابل نہین ہوتے ہین یہانتک کہ اُس آدمی کو لوگ اُوتم کل مین شمار نہین کرتے ہین بلکہ اُسکو نیچ یعنے سودر سمجھتے ہین اور وہ لوگ بے دھرم کہے جاتے ہین کیونکہ جبتک اوتم کل والون کا جگیوپویت نہین ہوتا ہے تب تک سودر سمجھا جاتا ہے اور جسوقت وہ جگ کے ساتھ پوتر یعنے بیدانت کے منترون سے بموجب خاندان۔ برہمن و چھتری و بیس کو بدھ کے ساتھ جنیو پنہایا جاتا ہے تو وہ کل کے مراسم ادا کرنے کے قابل یعنے کرم و دھرم کے لائق ہوتا ہے اور اپنے ملت یعنے مذہب سے واقف ہوجاتا ہے۔

جواب ستگورو مہاراج

ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پنڈت ہردیال جی صاحب۔ برہمن و چھتری۔ ہوکر گلے مین جنیو پہنے اور برے کرم کرے تو ایسے جنیو سے کیا فائدہ ہوگا صرف دنیا کے واسطے جس شخص نے جنیو پہنا اور جنیو پہنکر برے کرم کیے تو کیا وہ شخص برہمن و چھتری ہی رہا ہرگز نہین بلکہ اُسکو چانڈال کہین تو بجا ہے اور بد افعال کہین تو روا ہے کیونکہ وہ شخص تو ضرور ہی جم راج کے ہاتھ سے سزا پاویگا ایسے جنیو کے پہننے سے کیا بھلا اور کیا نتیجہ نکلتا ہے کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص پاپ کریگا ضرور ہی نرک یعنے دوزخ مین جاویگا۔

جب کہ ایسی باتین ستگورو مہاراج نے پنڈت ہردیال سے کہین تو اُس جگہ جتنے لوگ بیٹھے تھے سب ششدر ہوگئے اور آپس مین لوگ کہنے لگے ای پرمیشر ابھی تو یہ لڑکا محض لڑکا ہے اور بہت ہی کم سن ہے لیکن خیالات اِسکے بہت بڑے ہین کہ ایسی باتین اِس عمر مین کرتا ہے پنڈت ہردیال نے گورو نانک جی صاحب سے کہا کہ ای نانک جی وہ جنیو کونسا ہے کہ جسکے پہننے سے آدمیون کا دھرم رہتا ہے

جواب گورو نانک جی صاحب

اشلوک

دیا کپوہ سنتوکھ سوت جت گانٹھی ست وٹ	दया कपाह संतोष सूत जत गांठी सुत वट
یہ جنیو جی کا ہے تان پانڈے گھت	यह जनेव ज्या का है तां पांडे घट

دیگر

نا یہ ٹوٹے نا مل لگے نا یہ جلے نا جاے	ना यह टूटै न मल लगै ना यह जलै न जाय
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پاے	धन सो मानुष नानका जे गल चल्ले पाय

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو پنڈت جی صاحب اِس دیہہ کا دھرم ایسے جنیو کے پہننے سے رہتا ہے۔

یعنی

دیا کا کپاس سنتوکھ کا سوت۔ ست کی اینٹھ لگا کر جت کی گرہیں بننے کا تو دیکر جو شخص جنیو پہنے گا تو وہ شخص پانڈے کے خطاب سے منسوب ہوگا پس اے پنڈت ہردیال جی صاحب آپ بھی خیال فرمایئے کہ اِس کپاس کے سوت کو بٹ کر جو لوگ جنیو پہنتے ہین ناحق کو اپنا وقت بیفائدہ کھوتے ہین یہ جنیو کسی کام کا نہین ہے کیونکہ اِس کپاس کے سوت کو آگ جلا دیتی ہے پانی سے گل جاتا ہے اب فرمایئے کہ ایسا جنیو پہننے والا کیا پھل پاتا ہے اور کچھ دن پہننے سے میلا بھی ہو جاتا ہے آخر کار پرانا ہو کر ٹوٹ بھی جاتا ہے اور جو مین نے بیان کیا ہے یعنے۔ دیا و سنتوکھ و جپ اور ست کا جو جنیو ہے اُسکی صفت سنیئے کہ برعکس اِسکے وہ جنیو کہ جو نہ آگ سے جلے و نہ پانی مین گلے نہ میل لگے نہ پرانا ہو کر ٹوٹے دھن ہین وہ لوگ کہ جنھون نے ایسا جنیو پہنا اختیار کیا ہے اے پنڈت جی صاحب اِس کپاس کے سوت کا جنیو تو کچھ بھی نہین ہے بلکہ اُسکے آگے اسکی کچھ بھی حقیقت نہین ہے پس جیسا کہ جنیو مین نے تم سے بیان کیا ہے اگر ایسا جنیو تمھارے پاس ہو تو بیشک ہمارے گلے مین پہناؤ اور اگر ایسا جنیو آپ کے پاس نہین ہے تو ہم کو اِس کپاس کے سوت کا جنیو نہ پہنایئے۔

جواب پنڈت ہردیال صاحب

اے نانک جی صاحب جیسا کہ آپ کہتے ہین۔ ایسا جنیو تو بیشک میرے پاس نہین ہے مگر اِس سنسار مین ہمیشہ سے ایسا ہی جنیو ہوتا چلا آیا ہے۔

جواب گورو نانک جی صاحب

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے پنڈت جی صاحب یہ جنیو تو نہین رہجاویگا پرلوک تو ساتھ نہ جاویگا پھر ایسے جنیو کے پہننے سے فائدہ ہی کیا ہوگا

جواب پنڈت ہردیال جی صاحب

اے نانک جی صاحب تمھارا کہنا بہت سچ ہے لیکن اِس جنیو کو (سنکادک) وغیرہ نے بھی پہنا ہے اُسوقت سے اور اِسوقت تک اِس جنیو کا رواج ویسا ہی چلا آیا ہے پس جو کہ سناتن دھرم ہے آپ اُسکو کسطرح منع کرتے ہین۔

جواب گورو نانک جی صاحب

اشلوک

چوکڑ مل انائیا بہ چوکے پایا	चोकर मूल अनया बह चोके पाया

سکھان کن چڑائیان گُرُ برہمن تھیا
اوہ مُوا اوہ جھڑ پیا وِسے لگا گیا

सिखां किन चढायां गुरु ब्रह्मण थिया
वह मुआ वह झडपयावे नगा गया

اشلوک محل پہلا

لکھ چوریان لکھ جاریان لکھ کوڑیان لکھ گال
لکھ ٹھگیان پہنامیان رات دنس جی نال

लख चोरयां लख जारयां लख कोरयां लख गाल
लख ठगयां पहना मयां रात दिनस जिया नाल ॥

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنیئے پنڈت ہردیال جی صاحب یہ باتین تو سب کہانی وقصہ ہین اب آپ فرض کیجیے کہ کسی شخص نے خود ہی توہو کا لگایا اور جو دھی اُسمین جا بیٹھا پس ایسی ہی کسی نے کسی شخص کو گورو کر کے یقین کیا کہ مین اسکا چیلہ ہون گورو نے اُس کفن کو جنیئو پہنایا پس اُسی وقت سے اُس شخص نے جنیئو پہنانے والے کو گورو کہنا شروع کیا اب یہ مقام غور کا ہی کہ جس برہمن نے اُس شخص کو جنیئو پہنایا تھا وہ مرگیا یا آنکہ وہ شخص کہ جسکو جنیئو پہنایا گیا تھا وہ ہی مرگیا اور بعد مرنے کے اُسکو لوگون نے جلا دیا تو ضرور ہی کہ وہ جنیئو بھی اُسکے گلے کا اُسکی نعش کے ساتھ ہی جل جائیگا پس ایسے جنیئو پہننے سے کیا فائدہ ہی ہر انسان کو لازم وواجب ہی کہ ایسا جنیئو پہنے کہ جو پرمیشر کی درگاہ مین بھی کام آوے اور یہ امر تو ظاہر ہی کہ دُنیا کے کام دنیا ہی مین رہینگے اور دنیا مین جو باتین ہین سب دنیا ہی کے واسطے ہین اے پنڈت جی صاحب یاد رکھیے کہ دُنیا کی زیبایش کی باتین پرمیشر کی درگاہ مین کچھ کام نہین آتی ہین اور پرمیشر کی درگاہ کی باتین گو کہ اچھی نہین بھاتی ہین لیکن آخر کار اُسکے دربار مین وہی کام آتی ہین اسلیئے پرمیشر کا حکم ماننا فرض ہی اب ستگورو مہاراج بہت تسلی کے ساتھ فرماتے ہین کہ اے پنڈت جی صاحب آپ مجھکو سنساری یعنے دُنیاوی معاملہ مین کیون لگاتے ہین وہ ہمارا کام نہین ہی۔

پس جسوقت ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ باتین لوگون نے سُنین سب کو ایک حیرت سی چھا گئی اور واہ واہ کہکر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوگئے اور آپس مین کہنے لگے کہ اے پرمیشر اتنے کم سن لڑکے پر آپ نے ایسی کرپا کی ہی کہ جو بیان سے باہر ہی۔

گذارش پنڈت ہردیال جی صاحب

اے نانک جی صاحب آپ کے پتا کالو رام جی نے آپ کے مراسم جنیئو کے واسطے بہت کچھ خرچ کر کے سامان منگوایا ہی اور تمام عزیز واقارب کو بلوایا ہی اور جملہ عزیزان واقربان تکلیف گوارا کر کے تشریف لائے ہین اُنکے ساتھ اور لوگ بھی آئے ہین آپ کے والد ماجد نے بڑی خوشی سے اُنکی خدمت کی ہی ہر ایک کو اُنکے رشتہ کے موافق نذر و نیاز وغیرہ بھی دی ہی بس اگر آپ نے جنیئو نہ پہنا تو وہ سب سامان خراب ہو جاویگا ہر ایک شخص ناخوش ہو کر اپنے گھر کو واپس چلا جاویگا اور پھر کبھی آپ کے یہان نہ آویگا کھانے پینے کا سامان جو کچھ تیار ہی وہ بھی بیکار جاویگا پس جس وقت کہ یہ سب لوگ یون ہی پلٹ جاوینگے کمال بدنامی کا باعث ہوگا آیندہ آپ کی جیسی مرضی ہو وہ کیجیے۔

تب ستگورو مہاراج نے دوسرا اشلوک فرمایا

تگ کپاہون کتیا برہمن وٹے آئے
کُہ بکرا رِنّہ کھایا سب کوئی آکھے پاے

तग कपा हों कतया ब्रह्मण वटे आय । ॥
कहु बकरा रिन्ह खाया सब कोई अखे पाय

دیگر

ہووے پرانا سوٹے پھٹ پھر پاوے ہور
نانک تگ نہ ٹوٹئے جے تگ ہووے جور

होय पुराना सुटये भये फिर पाये होर
नानक तगा न टूटये जे तग होवे जोर

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے سوامی دیوتا جی ہمارے گلے میں تو وہی جنیؤ چاہیے کہ جو کبھی نہ ٹوٹے اور جو جنیؤ کہ ٹوٹ جاوے اُسکے پہننے سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے کیونکہ ایسے تاگے ایک نہیں اگر ہزار پہنا دیجئے تو اُنکے پہننے سے مکت پدارتھ کبھی حاصل نہ ہوگا۔

یہ سُنکر پنڈت ہردیال نے کالو رام جی سے کہا کہ اے کالو رام جی تمہارا لڑکا دیوانہ ہوگیا بلکہ خود سر لڑکا ہے یہ دیکھنے کو تو جسم آدمی کا ہے لیکن آدمی نہیں اگر یہ جنیؤ پہنیگا آدمی ہو جاویگا اور کسی کے کہنے سُننے خواہ سمجھانے بُجھانے سے تو ہرگز نہ پہنیگا یہ سُنکر کالو رام جی نے گورو نانک جی صاحب سے کہا کہ اے بیٹا سناتن سے مہاپُرکھ لوگ بھی سنسار کے سنسکار کے کرم کرتے آئے ہیں اسلیئے تمکو بھی سنساری بیوہار ماننا کیا بلکہ کرنا چاہیے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی ہو میں وہی کروں اتنے میں پھر پنڈت ہردیال نے کہا کہ اے نانک جی صاحب اس سوت کے جنیؤ کو آپ پوتر کیجئے یہ سُنتے ہی فوراً ستگورو مہاراج نے جنیؤ ہاتھ میں لیا اسوقت پھر پنڈت ہردیال نے کہا کہ اے نانک جی صاحب وہ جو آپ نے کہا تھا کہ جو سچ کا تاگا ہے وہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور میلا بھی وہ تاگا نہیں ہوتا ہے اور ٹوٹتا بھی نہیں ہے اور آگ میں بھی نہیں جلتا ہے اور نہ وہ پانی میں گلتا ہے اور اُسکے پہننے سے پرمیشر کا دربار نصیب ہوتا ہے اُسکی صفت آپ کی زبان سے ایسی سُننے میں آئی ہے اور اُسکی صفت پر ہمارے کان سُننے کے مشتاق ہیں یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

نائیں منیے پت اوپجے صالاہن سچ سوت
درگاہ اندر پائے تگ نہ ٹوٹ سپوت

नाई मोनय पत उपजे सालाहों सच सूत
दरगाह अंदर पाइये तग न टूट सपूत ॥

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کو لازم ہے کہ پرمیشر کی سیوا میں لگا رہے اور سچ کے گھر میں سکونت اختیار کرے ست کے سوت کا جنیؤ پہننے سے ست کا زور ہے کیونکہ وہ تاگا ہمیشہ ہی مضبوط بنا رہتا ہے اے پنڈت جی پرمیشر کا دھیان دلمیں لانا یہی کپاس کے درخت کا اُگنا ہے اور راستی یعنے سچائی پر چلنا یہی سوت کا کاتنا ہے سنتوں اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا یہی تاگے میں بٹ لگانا ہے اور اُنکے اُپدیش پر عمل کرنا یہی سوت کا ملنا ہے یعنے اسی کو بانجھنا سمجھنا ہے اُنکی ہدایت پر قائم رہنا یہی گرتھی یعنے گانٹھ کا لگانا ہے۔

گورو - گورو شستر - عمل - یہ تینوں لڑیں اس ترکیب کا جنیؤ پہننا اصلی جنیؤ پہننا ہے اسکے سوا اور جو کچھ ہے وہ سب نقلی ہے اے پنڈت جی صاحب ایسا جنیؤ پانی میں گلے اور نہ آگ میں جلے نہ میل لگے نہ کبھی ٹوٹے لیکن اے پنڈت ہردیال جی صاحب خوب یاد رکھیے کہ پرمیشر کی ہی کرپا سے ایسا جنیؤ کبھی کسی کو پراپت ہوتا ہے پرمیشر کی جس کسی کو ہدایت کرتا ہوتی ہے تب البتہ اُسکو ایسا جنیؤ ملتا ہے اور جس کسی کو مل گیا تو ہر ایک مقام پر یہ جنیؤ اُسکے ساتھ رہتا ہے جسوقت پنڈت ہردیال نے ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ باتیں سُنیں دلمیں کہنے لگے کہ گورو نانک جی صاحب اوتار ہیں یعنی ہو یہ کہکر اور کھڑے ہوکر دست بستہ عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب تمہارے سمان تمہیں جانو۔

القصہ باتوں ہو چکنے کے بعد آرام فرمایا اتفاقاً پنڈت جو تھے وہ نہایت خوش ہوئے تمام نے کھانا کھایا اور منگتے اور جاچکوں نے انعام و اکرام پایا بعد فراغت

روت دتو ادمع کے دان دوچھنا برہمنون کو دیا گیا برہمن لوگ آشیرباد دیتے ہوے رخصت ہوگئے عزیز و اقارب بھی دو دو چار چار روز مقیم رہکر اپنے اپنے مکانون کو گئے ۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج کے گؤ چرانے کی چلی

نمبر ۵

اب سنیئے کہ گورو نانک جی صاحب نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے بیہوشی کا عالم بناکر اور سین برت رکھ لیا تھا کہ کوئی راز نہ جانے اور ہم کو نہ پہچانے اسلیئے چپ چاپ خاموشی اختیار کرلی ہیچ سمجھا وے شب و روز اکثر کبھی برت بنائے سب سے علیحدہ تنہائی مین بیٹھے رہنے لگے اور دُنیا کو عالم فانی سمجھکر کسی طرف مخاطب نہ ہونے لگے ایسی حالت مہاراج کی دیکھکر تمام مرد و عورت صدہا طرح کے خیالات بجائے بھوت و پریت و آسیب و جنات پر کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ کسی کے کہنے و سننے کو خیال نہین کرتے ہین سوال کا جواب بھی نہین دیتے ہین غرضکہ اسیطرح پر کچھ عرصہ گذرا اور یہی حالت بدستور انکی رہی اور تمام لوگ اپنے و پرائے عزیز و اقارب و ہمسایہ سمجھا بجھاکر تھک گئے اور کسی کے کہنے پر خیال نہ کیا ایک دن خود کالورام جی گورو نانک جی صاحب کے پاس آ بیٹھے اور مہاراج کو بہت دلاسے سے سمجھانے لگے اور پیٹھ اور سر پر بکمال شفقت پدرانہ سے ہاتھ پھیرنے لگے پیشانی پر بوسہ لیا اور متھا چوما اور بہت آہستہ سے کہا کہ اے بیٹا کبھی کبھی کچھ کام گرہستی کا بھی کیا کرو خالی بیٹھے رہنے سے طبیعت گھبراتی ہے جی نہین لگتا ہے اور اگر تمہارا دل پرمیشر کی ہی جانب لگا ہے تو بہت بہتر ہے پرمیشر کی کیرتن بھی کیا کرو دیکھو اور غور کرو کہ ہمارے ایک تمہین لڑکے ہو بغیر کچھ کام کیئے ہوئے کسطرح گذر ہوگا بالفرض کہ اگر کسی اور کام مین تمہارا دل نہین لگتا ہے تو گھر مین گائین و بھینسین ہین چرایا کرو گویا یہی ایک کام سے مجھکو فرصت ملی کیونکہ نوکر چاکر جو کام کرتے ہین وہ محض بیکار رہتا ہے بلکہ اسوجہ سے تمام جانور بھی دُبلے ہوگئے ہین اور دودھ نہین دے سکتے ہین اور اگر یہ کام تم خود کروگے اور ہری ہری گھاس ڈھونڈھکر چراؤگے تو دودھ بھی بخوبی ہوگا جانور اچھے رہینگے غرضکہ ایسی گفتگو دردآمیز کالورام جی نے ستگورو مہاراج سے کی کہ وہ چپ ہوگئے اور کہا کہ بہت اچھا جیسا کہ آپ کہینگے ویسا ہی مین کرونگا غرضکہ صبح اُٹھکر بڑے علی الصباح گورو نانک جی صاحب اپنے مویشی یعنے گائین اور بھینسین لیکر جنگل کو چلے گئے ایک ہاتھ مین چھوٹی سی چھڑی گؤ پال جو نام ہے اُس نام کو پرت پال کرنے لگے تمام دن گؤون کے پیچھے پیچھے رہکر چرانے رہے شام کو مکان آگئے اور روزانہ اب یہی معمول ہوا کہ سارا دن مویشی چرانے تھے اور شام کو گھر مین لاتے تھے اسیطرح پر چند دن گذرے اور کالورام جی کو بخوبی اطمینان ہوا کہ اب نانک جی صاحب اپنے گرہستی کے کام مین لگ گئے بلکہ ایسی محنت کا کام اختیار کیا کہ جسکا اُٹھانا دشوار تھا یہ سوچ سمجھکر اپنے دل مین بہت خوش ہوے ایک روز کالورام جی بڑے سویرے اُٹھے اور آواز دی کہ بیٹا نانک جی اُٹھو باپ کی آواز سُنکر چونک پڑے اور اُٹھکر حسب معمول اپنی گائین اور بھینسین کھول کر باہر نکالین اور جنگل کی جانب لیکر چلے اور ایک مقام پر بیٹھ گئے صبح کا وقت تو تھا ہی آپ اُسی مقام پر سمادھ مین استھاپت ہوگئے اور مویشی ایک کھیت مین جا پڑین اور وقت فرصت پاکر خوب کھیت کھایا اور اُسی کھیت مین کھُندین اور ستگورو مہاراج پرمیشر کی بندگی مین یوہین ہوگئے جب کچھ دن زیادہ چڑھا اور کاشتکار اپنے کھیت مین آئے چنانچہ اس کھیت کا کاشتکار بھی آپہونچا تو اُسنے اپنے کھیت کی حالت دیکھی کہ سراسر نقصان ہوگیا ہے کچھ باقی نہین رہا ہے یعنے سب کھیت مویشیون نے چرلیا اور کھیت ہی مین مویشی بیٹھے بھی ہین کاشتکار مذکور کو یہ کیفیت دیکھکر بہت رنجیدہ ہوا اور کہنے لگا کسی نے دیدہ و دانستہ میرا کھیت چرا لیا ہے افسوس کہ مین نے کس تکلیف اور مصیبت سے اس کھیت کو تردد و آبپاشی سے سرسبز کیا تھا ایسا بیخوف کون آدمی ہے اپنے دل مین یہ بات کہی رہا تھا کہ اتنے عرصہ

مین کسی دوسرے شخص کو دیکھکر یہ ذکر کرنے لگا یکایک اُسکی آواز سنکر ستگورو مہاراج بھی چونک پڑے اور مویشیون کو دیکھکر کھیتون سے مویشی ہانکنے لگے کاشتکار مذکور ستگورو مہاراج کے پاس آیا اور سخت و سُست باتین سنائین اور کہا کہ تم نے میرا بڑا نقصان کیا ہی اِسلیے مین تم کو ہرگز ہرگز جانے نہ دونگا تب ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو بھائی بالفرض کہ اگر کسی جانور نے تمہارے کھیت مین کچھ چر بھی لیا ہی تو کیا مضائقہ ہی جسکی جتنی پرالبدھ ہوتی ہی اُسکو اُسی قدر ملتا ہی نفع یا نقصان جو ہونے والا ہوتا ہی ضرور ہی ہوتا ہی پرماتما ہی ہر کام کا بنانے والا اور بگاڑنے والا ہی اُسکے سوا دوسرا کوئی نہین ہی جو بگڑنے والی چیز ہی وہ ضرور ہی بگڑ جاتی ہی اور جو بننے والی چیز ہی وہ ضرور ہی بنجاتی ہی غرضکہ سبکا مالک وہی پرماتما ہی سوا اُسکے نہ کوئی شخص کسی چیز کو بنا سکتا ہی اور نہ بگاڑ سکتا ہی اے بھائی اس بات کو سچ جانو اور یقین مانو کہ یہ سب امور نیک ہون خواہ بد صرف اُسی جگت ناتھ کے ہاتھ ہی تم ان مویشیون کو چھوڑ دو جو ہونا تھا سو ہوگیا اب اُسکا ذکر کرنا ہی فضول ہی اور اسکا قصہ بڑھانا محض طول ہی ایسی باتین جب ستگورو مہاراج نے کاشتکار سے کہین تو کاشتکار نے جواب دیا کہ واہ صاحب واہ ہمارا ہی تو نقصان کیجیے اور ہمین کو گیان بتائیے یہ قصہ مین کچھ نہ سنونگا کیونکہ میرا دل جلا جاتا ہی اب مجھکو کچھ نہین بھاتا ہی سراسر اپنا نقصان و زیان دیکھتا ہون جو میرے تمام خاندان کی زیست کا باعث ہی غرضکہ راے بولار کی خدمت مین کاشتکار مذکور دہائی دیتا ہوا جا پہونچا اور پکار پکار کر کہنے لگا کہ اے مالک جی صاحب آپ کے پٹواری کالو رام جی کے لڑکے نے جنکا نام نانک ہی آج بڑے سویرے سے میرا تمام کھیت اپنے مویشیون سے چرا لیا ہی اب آپ کے پاس فریاد لایا ہون انصاف آپ کے ہاتھ ہی راے بولار نے اُسکے شور و غل کو سنکر فرمایا کہ کوئی جلد جاوے اور کالو رام کو اپنے ساتھ لاوے یہ سنکر ایک آدمی گیا اور کالو رام جی کو اپنے ساتھ لایا کالو رام کو دیکھکر راے بولار نے کہا کہ تمہارے لڑکے نے کیا عمدہ کام کیا ہی یہ کرتوت اپنے لڑکے کی دیکھو اور سنو کہ تمام مویشی اس کاشتکار کے کھیت مین چھوڑکر آپ سو رہے اور کل کاشت چرا لیا ہی اس کاشتکار کا بڑا نقصان کر ڈالا پس انصاف یہی گواہی دیتا ہی کہ جسقدر نقصان اس کاشتکار کا ہوا ہو وہ تم پورا کرو ورنہ یہ مسلمان لوگون کے پاس فریادی ہوگا تو اُسوقت بہت خرابی آویگی میری راے یہی ہی آیندہ تم جانو مانو یا نہ مانو سمجھانے سے ہمکو کام تھا سو سمجھا دیا اور ہم کچھ نہین جانتے ہین یہ سنکر گورو نانک جی صاحب بھی جو کہ وہان اُسی کاشتکار کے ساتھ راے بولار کے پاس گئے تھے فرمایا کہ اے راے جی صاحب اِسکی کاشت کا ایک پتہ بھی نقصان نہین ہوا ہی یہ کاشتکار محض جھوٹ کہ رہا ہی اگر یقین نہ آوے تو کسی آدمی کو بھیجکر دکھا منگائیے بجواب اُنکے راے بولار نے اُس کاشتکار سے کہا کہ اگر تیرا نقصان نہین ہوا ہی اور جھوٹ شور و غل ناحق کو کرتا ہی تو سزا پاویگا یہ کہکر ایک آدمی کو حکم دیا گیا کہ جاکر موقع دیکھ آوے اور تخمینہ کر لاوے کہ اس کاشتکار کا کس قدر نقصان ہوا ہی کہ موافق تخمینہ کے کالو رام جی سے کاشتکار کا ہرجہ دلایا جاوے حسب الحکم راے بولار صاحب رئیس قصبہ تلونڈی کا ایک آدمی موقع پر گیا اور جاکر دیکھا بلکہ ہر چہار طرف کھیت کے خوب گشت کرکے دیکھا اور واپس آکر راے صاحب سے عرض کیا کہ یہ کاشتکار محض جھوٹا آدمی ہی یہانتک کہ اُسکے کھیت کا ایک پتہ بھی نقصان نہین ہوا اور مویشیون کے پیرون کا نشان تک وہان نہین ہی اس شخص کے تمام کھیت لہلہا رہے ہین نقصان خواہ زیان کا زبان پر نام لانا ہی گناہ ہی جسوقت راے بولار صاحب کے سامنے ملازم نے یہ کیفیت بیان کی کاشتکار مذکور یہ سنکر چلا آیا اور کہا کہ حضور یہ پٹواری کا لڑکا ہی اسکی رعایت سب کو منظور ہی ہر شخص اُسکی حکومت سے راست گفتاری سے مجبور ہی خود حضور اپنی چشم سے دیکھین اور بعد ملاحظہ کے جو سزا یا جزا مناسب سمجھین مجھکو دین مجھکو کچھ عذر نہوگا راے بولار نے اُسکی عرضداشت کو منظور کیا اور خود اُسکی تحقیقات کو اُٹھے اور موقع پر پہونچے کاشتکار سے پوچھا کہ نقصان کا نشان بتا اُسوقت خود کاشتکار متحیر ہوگیا اور اپنے دلمین کہنے لگا کہ اے پرماتما یہ کیا خواب ہی جو مین دیکھ رہا ہون یا کہ وہ خواب تھا کہ جو میری نظر سے سراسر نقصان اور زیان ہی نظر آتا تھا یا کہ اب ایک پتہ کا بھی

نقصان دکھائی نہین دیتا ہی جبکہ اُسکے جواب مین تاخیر ہوئی تب مکرر راے بولار صاحب نے کاشتکار سے پوچھا کہ بتا تیرا نقصان کس کھیت کا اور کس مقام پر ہوا ہی کہ جسکا ہرجہ دلایا جاوے یہ سُنکر کاشتکار مذکور شرمندہ ہوکر کہنے لگا کہ حضور کیا عرض کرون خود ہی نادم ہون کالو رام جی کا لڑکا جسکا نام نانک ہی خود ہی خدا ہی پیر و پیغمبر اِسکے سب تابعدار ہین غرضکہ اگر یہ خود خدا ہی ہی خدا سے ہرگز جدا نہین ہی یہ نانک اصلی دُونون جہان کا مالک معلوم ہوتا ہی کیونکہ جسوقت مین حضور کے قلعہ کو گیا تھا اُسوقت تمام کھیت اُجڑے پجڑے تھے یہانتک کہ کوئی کھیت کیا بلکہ کوئی درخت بغیر چرے ہوے نہ تھا لیکن اب جو آپ کے ہمراہ آیا ہون یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھتا ہون یا اِس لڑکے کا معجزہ و کرشمہ دیکھتا ہون کہ جو میری سمجھ سے باہر ہی یہ سنکر راے بولار نے بھی آنکھین نیچی کرلین اور ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر ماتھا ٹیکا اور اپنے قلعہ کو واپس چلے آئے کالو رام جی گورو نانک کو ہمراہ اپنے گھر ہوئے اور کاشتکار ندامت کے دریا مین غوطہ لگا کر واپس گیا۔

آگے ساکھی درخت کے سایہ کی گورو مہراج پر قائم رہنے کی چلی

نمبر ۶

اسیطرح پر ستگورو مہاراج ہر روز اینک اور انت لیلا کرنے لگے کمل کے پھول کی طرح آپ کا رخ خندہ دہن تھا جسوقت سے کہ مہاراج کالو رام جی نے مویشی چرانے کی ہدایت کی تھی مدام اپنے مویشی جنگل کو لیجایا کرتے تھے اور جنگل مین حسب معمول مویشی چھوڑکر جہان پر جنگل خوشنما پھول و پھل عمدہ نظر آتے تھے اُس مقام پر بیٹھکر آپ آرام کیا کرتے تھے ایک روز ایک مقام ایسا خوشنما نظر آیا کہ جہان پر پھول و پھل عمدہ و خوشبودار قطار کی قطار لگے تھے مور کا شور ہو رہا تھا کویل کی کوکو پپیہے کی آواز پیو پیو کی ہو رہی تھی و نیز دیگر جانوران خوش الحان اپنے خالق کا نام بر زبان کر رہے تھے تمام جنگل سرسبز و شاداب تھا غرضکہ وہ مقام ایک مقام نایاب تھا ستگورو مہاراج نے اُس مقام کو دیکھا پسند کیا ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دوپہر کا وقت تو ہو ہی گیا تھا دھوپ کی شدت سے چہرہ پر اوداسی چھا گئی تھی روٹی بھی آپ کے مکان سے آگئی تھی اُس جگہ پر آپ نے کھایا اور چندے استراحت فرمایا اُن درختون مین جو ٹھنڈک پائی نیند بھی ستگورو مہاراج کے آرام کیواسطے دوڑی آئی آپ نے آنکھین بند کرلین آرام کرنے لگے تمازت آفتاب سے گورو مہاراج کے چہرے پر گرمی کی وجہ سے پسینا آگیا تھا گویا کمل کے پھول پر موتی کے دانہ رکھے تھے یا کہ ریشم کے تاگے مین ایک دوسرے کے برابر موتی جڑے تھے جب کہ آفتاب کی دھوپ بعد دوپہر کے اور درختون سے ڈھل کر نیچے آگئی تھی اُسوقت اتفاق وقت سے راے بولار صاحب مالک قصبہ تلونڈی براے سیر و شکار اُس مقام پر نکلا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھکر کے غور کرنے لگا تو عجیب تماشہ نظر آیا یعنے جملہ درختون کا سایا تو معمول سے درختون کے نیچے سے آگے جا رہا ہی لیکن جس درخت کے نیچے ستگورو مہاراج آرام فرماتے تھے اُسکا سایا بجنسہ اپنے مقام پر برقرار ہی پہلے تو سوچا کہ کوئی چرواہا سو رہا ہی کچھ خیال نہ کیا لیکن جب یہ کیفیت نظر آئی تب زیادہ تر عقل دوڑائی کہ کیا وجہ ہی کہ اِس درخت کا سایا جیُون کا تیُون مستقل طور سے دست بستہ بہ ادب کھڑا ہوا ہے بعد غور بسیار راے بولار نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھو تو یہ کون شخص سو رہا ہی کوئی کلادھاری آدمی معلوم ہوتا ہی چنانچہ حسب الحکم راے صاحب کے ہمراہیون مین سے ایک آدمی نے جاکر دیکھا اور واپس آکر راے صاحب سے کہا کہ خداوند نعمت یہ وہی لڑکا کالو رام پٹواری کا ہی کہ جسکا نام نانک ہی اِس درخت کے نیچے سو رہا ہی راے بولار نے سُنکر جواب دیا کہ اے بھائیو یہ لڑکا بیشک پرمیشر کا سُروپ ہی بلکہ اُنکو اسطرح سمجھا جاتا ہی کہ جسطرح آگ راکھ مین پوشیدہ رہتی ہی اور جو لوگ خواہش کرتے ہین اُس راکھ سے آگ تلاش کرکے اپنے مطلب براری کر لیتے ہین اسیطرح اُنکو بھی بعض بعض اشخاص جو کہ خداپرست و خداشناس ہین مثل اُسی آگ کے

دنیا کی ساکھ سے تلاش کر کے اُنکے دشمنون سے نجات حاصل کر لیا کرتے ہین بموجب فقرہ (کہ جو اُنکو جانتے ہین وے اُنکو مانتے ہین) ہم نے پہلا معجزہ اُنکا اُس کاشتکار کے کھیت چر جانے اور بوقت تحقیقات اپنے ہرا بھرا پانے کا دیکھا تھا اور اب یہ دوسرا معجزہ ہی کہ اس درخت کا سایا دیکھو مستقل طور پر دست بستہ کھڑا ہی باوجود دوپہر ڈھل جانے کے ایک ہی جگہ اُنکے آرام کے لیے اڑا ہی یہ کہکر گورو نانک جی صاحب کو پرمیشر کا روپ مانکر ہاتھ جوڑے اور نمسکار کیا اور اپنے قلعہ کو واپس آئے اتفاق وقت سے کالو رام جی بھی اسی وقت راے بولار صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے چنانچہ راے بولار صاحب کالو رام جی کو دیکھکر بڑی عزت سے پیش آئے اور کہا کہ ای کالو رام جی آپ بڑے بھاگوان ہین کہ جسکے گھر مین خود پروردگار نرنجن نرنکار نے اوتار لیا ہی غرضکہ آپ پر اُسنے اننت اننت مہربانی اور اپنی دیا کی ہی یہ آپ کا لڑکا جسکا نام نانک ہی خود نرنکار کا روپ ہی بلکہ زمین و آسمان یعنے دونون جہان کا مالک ہی اب مین تم سے ایک بات کہتا ہون خیال رکھنا یعنے کبھی اس لڑکے سے سخت گفتگو سے مخاطب نہ ہونا کیونکہ تمھارا مزاج بہت سخت ہی اور یہ سختی کے لائق نہین ہین بلکہ میرا تجربہ ہی کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی اس بستی مین جو غور کر کے دیکھتا ہون تو اُس روز سے مایا بہت پرگٹ ہوئی ہی بلکہ مین اپنی ہی برکت کو نہین کہتا ہون تمام باشندگان قصبہ بھی اس بات کے معترف ہین اور سب بہت خوش و خرم نظر آتے ہین غرض کہ چھوٹے سے بڑے تک سب کی آمدنی مین فرق نظر آتا ہی یہ سُنکر کالو رام جی نے کہا کہ خدا کی باتین خدا ہی جانے۔

آگے ساکھی سانپ کے سایا کرنیکی گورو مہاراج کے چہرہ پر کی چلی

نمبرے

اب سُنیے کہ گورو مہاراج کے ایسے ایسے معجزہ ہمیشہ ہی ہونے لگے آپ کا قاعدہ معمولی یہ ہوا کہ سادھو مین زیادہ مصروف ہونے لگے گھر باہر جہان ہون سمادھی مین استغرق رہین اور جب کبھی باہر جاوین تو وہین سمادھ لگا دین اور جب مکان پر بیٹھین تو بھی سمادھی ہی کے آسن سے بیٹھین اور جب کبھی کوئی سادھ خواہ سنت نظر آوے تو مکان کو چھوڑکر سادھ کی خدمت مین چلے جاوین اور شب و روز سادھ کی ست سنگ مین رہین گھر کو واپس نہ آوین اور اگر کہین برادری خواہ قومی جلسہ دعوت و تواضع کا ہی ہو تو وہان آپ نہ جاوین دوام نرنکار کی کتھا وارتا مین اپنا وقت صرف کرین بجز اسکے اور کوئی چرچا نہ رکھتے تھے اور اسی ریت سے رہا کرتے تھے ایک دن کی کیفیت اسطرح پر ہوئی کہ ستگورو مہاراج مکان سے باہر گئے جنگل مین ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے اور سمادھ لگائی پھر دوسری طرف آنکھ نہ اُٹھائی بلکہ ایسے مراقبہ مین ہوگئے کہ مستغرقیت سے خود ہی لیٹ گئے گرمی کا موسم جیٹھ کا مہینہ دھوپ کی شدت دن کا چلنا زمین کا جلنا اُسوقت درخت کا سایا جاتا رہا قضا اتفاق سے نیند آگئی اور آپ سو گئے پرمیشر کی لیلا اپرم اپار ہی اُسکی قدرت دیکھیے کہ راے بولار رئیس قصبہ بھی اُسی مقام پر جس جگہ ستگورو مہاراج آرام فرماتے تھے آپہونچے ٹھیک دوپہر کا وقت تو تھا ہی ستگورو مہاراج کے چہرہ پر دھوپ جو آگئی تھی ایک سانپ سفید رنگ نے کہ جسکی رنگت گاے کے دودھ سے بھی زیادہ تھی ستگورو مہاراج کے چہرہ پر دھوپ دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ یہ وہی اوتار ہی کہ جس نے (چھیر سمندر) مین میرے جسم کو اپنی سیج سمجھکر آرام کیا تھا آج وہی تجھبن ناتھ یہان ایک درخت کے نیچے دھوپ مین براجمان ہین مجھکو یہان بھی اُنکی خدمت فرض ہی یہ سوچ سمجھکر ستگورو مہاراج کے سر کے پاس آبیٹھا اور دھوپ کی حفاظت کے لیے اپنا پھن پھیلایا اور ستگورو مہاراج کے چہرہ پر سایا کر لیا یہان یہ سب کرشمہ ہو ہی رہا تھا کہ یکایک راے بولار کی نظر دور سے جا پڑی اور یہ دیکھا کہ ایک سانپ ایک آدمی کے قریب بیٹھا ہی اور آدمی زمین مین لیٹا ہی معاً راے بولار نے اپنے ملازمون سے کہا کہ دیکھو بھائیو وہ ایک آدمی سوتا ہی اور اُسی سے ملا ہوا

سفید رنگ کا سانپ بھی بیٹھا ہی اور پھن بھی پھیلائے ہی اب اُس آدمی کو دیکھا چاہیئے کہ اُسکی کیا کیفیت ہی اگر یہ شخص زندہ ہی تو بیشک کلا دھاری اوتار ہی اور اگر اسکو سانپ نے کاٹ کھایا ہی تو اسکی شناخت کرکے اسکے ورثا کو خبر پہونچانا چاہیئے اور اسکو مُردہ ماننا چاہیئے یہ بات رائے بولار اپنے ملازمون سے کہہ رہا تھا کہ جو اور ہمراہی پیچھے رہگئے تھے وہ بھی آگئے چنانچہ ایک آدمی کو رائے بولار نے اجازت دی کہ جاکر دیکھو کہ یہ شخص زندہ ہی کہ مردہ اُس آدمی نے جاکر دیکھا تو کالو رام پٹواری کا لڑکا کہ جسکا نام نانک جی ہی پہچانکر رائے بولار سے آکر عرض کیا کہ حضور یہ وہی کالو رام جی کا لڑکا ہی کہ جسکا نام نانک ہی یہ بات ادھر ہو ہی رہی تھی کہ آدمیون کی آواز سُنکر سانپ مذکور ست گورو مہاراج کے پاس سے چلاگیا تب رائے بولار صاحب موصوف نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ای بھائیو اب اس لڑکے کو اُٹھانا چاہیئے دیکھو تو کہ یہ زندہ ہی کہ مرگیا یہ سُنکر اُن آدمیون نے ستگورو مہاراج کو جگایا تو گورو مہاراج چونک پڑے اور اُٹھ بیٹھے دیکھا کہ رائے بولار گانون کا سردار سرپر کھڑا ہی ستگورو مہاراج نے زمانہ کے رواج کے موافق رائے بولار کی تعظیم کی اُسوقت رائے بولار نے گھوڑے سے اُترکر ستگورو مہاراج کو اپنی بغل مین لے لیا اور ستگورو مہاراج کی پیشانی پر بوسہ لیا اور بڑی عزت اور وقار سے پیش آیا اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ دیکھو بھائیو اس سے پہلے اُس کاشتکار کے کھیت کا معجزہ دیکھ چکے ہین دوسرا وہ دیکھا کہ درخت کا سایا مستقل آپ کے آرام کے واسطے دست بستہ کھڑا تھا تیسرا معجزہ یہ ہوا کہ انکے سرپر سانپ سایا کیے ہوے بیٹھا رہا یہ سب باتین ہم لوگون کے چشم دید ہین نہ کہ شنیدہ بس ان سب باتون سے صاف ظاہر ہی کہ یہ شخص کوئی بڑا بزرگ آدمی ہی اور فی الحقیقت یہ بندہ خدا ہی کا بندہ ہی بلکہ میری دانست مین خود خدا ہی کہ جو کالو رام جی کے یہان آکر اوتار لیا ہی کالو رام جی بڑے ہی بھاگوان آدمی ہین کہ جنکے گھر مین ایسا شخص پیدا ہوا ہی بلکہ مجھکو تو یہ یقین ہی کہ جس روز سے یہ لڑکا ہماری عملداری مین پیدا ہوا ہی تمام باشندگان ہماری عملداری کے خوش و خرم ہین تمام کاشتکارون کے یہان مویشی اس کثرت سے ہوگئے ہین کہ دودھ مکھن وغیرہ ایسا افراط ہی کہ کوئی کسی کا محتاج نہین ہی غلہ وغیرہ کی بھی پیدائش اس جگہہ پر انھین کی قدمون کی برکت سے بافراط ہی ہوا اور ہماری تمام رعایا کو انکی ذات سے بہت آرام ملا ہی اُسوقت جسقدر ہمراہی رائے بولار کے ساتھ تھے یہ داستان عجیب و غریب دیکھ و سُنکر متعجب ہوگئے اور کہنے لگے کہ اس بستی کے مالک رائے بولار پر پرمیشر کی بڑی ہی کرپا ہی کہ جو یہ اوتار یہان پیدا ہوا ہی بعد اسکے رائے بولار صاحب موصوف جنگل سے واپس اپنے قلعہ کو آیا اور کالو رام جی کو خاص ایک آدمی بھیجکر بلایا جسوقت کالو رام جی رائے بلار کے پاس پہونچے معاً دیکھتے ہی رائے جی نے کہا کہ ای کالو رام تمہارے گھر مین جو نانک اوتار ہوا ہی اُنکو اپنا لڑکا نہ سمجھنا بلکہ اُنکو تو نرنکاری کرکے ماننا جوگ ہی کیونکہ جبدن سے یہ لڑکا تمہارے گھر مین پیدا ہوا ہی ہمکو اور تمکو اور ہماری ساری رعایا کو موجب ترقی و آرام ہی تمام پرجا شادکام ہی یہ سُنکر کالو رام جی نے جواب دیا کہ پرمیشر ہی کو اس بات کی خبر ہی رائے جی سے رخصت ہوکر کالو رام جی اپنے مکان پر آگئے اور شام کو حسب معمول مویشی لے کر ستگورو مہاراج بھی تشریف لائے۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج کے کھیتی کرنے کی چلی

نمبر ۹

ایک دن والدین ست گورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر بہت پریشان ہوے اور کالو رام جی نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اول تو نانک جی نے کچھ پڑھا اور لکھا ہی نہین اور کچھ کام بھی نہین کرتے اس سے بہتر ہی کہ اگر کچھ کام یہ کیا کرین تو ہوشیار ہوجادین اور بغیر کام کیے ہوے خالی بیٹھنا بھی اچھا نہین ہی یہ سوچ سمجھکر گورو مہاراج کو اپنے پاس بلاکر بٹھایا اور سمجھا کر کہا کہ ای پتر تم کچھ کام دنیاوی

کا بھی کیا کرو کہ جس سے شرافت کی بات پائی جاوے اور یہ مویشیون کا چرانا تو تمھارے لائق نہین ہو بلکہ اس سے کثافت پائی جاتی ہو اور خالی بیٹھے رہنے سے جی بھی گھبراتا ہو یہ سنکر سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ بہت اچھا پتاجی جو تم حکم کروگے اُسکی تعمیل مین ضرور ہی کرونگا یہ کلام سنگور و مہاراج کا سنکر کالورام جی بہت خوش ہوے اور کہا کہ ای پسر وہ ٹکڑا زمین کا جو اُس مقام پر بیکار پڑا ہو اگر تمھاری خوشی ہو تو امسال اُس زمین مین کچھ کاشت کرو اور جو سامان کاشتکاری کے لیے مطلوب ہو از قسم ہر گاؤ و تخم لازم و غلہ وغیرہ جسکی ضرورت ہو وہ مہیا کر دیا جاوے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ بہت اچھا چنانچہ کالورام جی نے کسی قدر غلہ براے تخم ریزی وغیرہ خرید کر دیا کہ جو غلہ یک من ۱۰ سیر تھا چنانچہ سنگور و مہاراج اُس غلہ کو لیکر جس جگہ وہ زمین کا ٹکڑا واقع تھا تشریف لائے اور زمین کو درست و ہموار کر اسکے تخم ریزی کرائی اور آپ ہی خود بھی بہت ہی محنت کی ملازمون سے بھی کام لیا یہ کیفیت دیکھکر ایک دن کالورام جی بہت خوش ہوے اور کہا کہ ای نانک جی تمھاری کاشتکاری بہت اچھی ہو بلکہ اب پھول و پھلی طیار ہو یہ سنکر سنگور و مہاراج نے کالورام جی سے کہا کہ پتاجی تم تو بہت دولت کی خواہش کرتے ہو اور مین پرمیشر کو بہت اچھا جانتا ہون مجھکو پرمیشر کی بندگی کے کھیتی یعنے کاشت منظور ہے جس سے تمام خلقت کو رہبری ہوگی اور عوام کو اُس کھیتی سے نفع پہونچیگا اور اِس کھیتی سے تو صرف آپ ہی کو فائدہ ہوگا اسوجہ سے پرمیشر ایسی کھیتی سے کہ جس سے صرف ایک آدمی کو فائدہ پہونچے خوش نہین ہوتا اسلیے انسان کو لازم ہو کہ جس بات سے پرمیشر خوش ہو وہی کام کرے پس ای پتاجی مجھکو تو ایسی کھیتی پسند نہین ہو جس سے کہ پرمیشر ناخوش ہو علاوہ اِسکے اِس کھیتی مین ایک بڑا نقص یہ ہو کہ اگر جانور کھیت کھاتے ہین تو مجھکو اُن جانورون کو کھیت کھانے سے منع کرنا پڑتا ہو اور مجھکو جانورون کا کھا لینا کھیت سے غلہ کو بہت پسند ہو اسلیے مین اُن جانورون کو کھیت کھانے سے منع نہین کرسکتا ہون غرضکہ ایسی گفتگو سنگور و مہاراج نے کالورام جی سے کی بعد اِسکے کالورام جی اپنے مکان کو چلے آئے اور سنگور و مہاراج وہین مقیم رہے پس جسوقت کھیت مین بالیان آئین اور پختگی پر کھیت آیا تو سنگور و مہاراج نے اپنی خاصیت طبعی سے کسی جانور کو کھیت کھانے سے منع نہ کیا کسی کا کوئی جانور ہو بلا مزاحمت کھانے دیتے تھے رفتہ رفتہ یہ خبر کالورام جی کو پہونچی خبر سنتے ہی کالورام جی فوراً ہی کھیت کے موقع پر آ پہونچے پہونچکر دیکھا تو تمام کھیت مویشیون کے کھانے سے ختم ہو چکے تھے یہ کیفیت دیکھکر کالورام جی سنگور و مہاراج سے بہت ناخوش ہوے اور سخت و سست بھی کہا اخیر مین یہ بھی کہا کہ تم بڑے لائق لڑکے ہمارے گھر مین پیدا ہوے ہو کیا اچھی ساعت و مہورت و تتھ و گھڑی تمھارا جنم ہوا ہو کہ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جب پہلے مین نے اِس کھیت کو دیکھا تھا تو نہایت خوش ہوا تھا اور سوچا تھا کہ اب تم اپنا گھر بناؤگے کھیتی مین محنت کی ہو نفع اُٹھاؤگے مین نے اپنے دل مین اُس محنت کو دیکھکر سوچا تھا کہ اگر امسال تمھارا کام اچھا انجام پایا تو آگے کے سال کچھ اور کھیت تم کو لے دونگا یہانتک کہ ایک چھوٹا سا موضع خرید کر دونگا کہ جسمین تمھاری بسر بہ کثرت ہوگی لیکن افسوس کہ تم نے کل کھیت مویشیون سے چرا لیا اور اپنا نفع نہ سوچا نقصان کا بوجھا سر پر اُٹھا لیا اسطرح کی باتین کہہ سن کر اُسی غصہ مین پنڈت ہردیال کے پاس پہونچے اور گورونانک صاحب کی شکایت کرنے لگے اور کہا کہ واہ پنڈت جی صاحب واہ واہ واہ واہ اِس لڑکے کے سر پر بڑا بھاری چھتر پھرا آپکا شاستر و بید بہت اچھا ہو کہ برخلاف تعبیر بتاتا ہو دیکھیے پنڈت جی صاحب کھیتی بھلی چنگی آپ کے چھترداری نے مویشیون سے چرائی اور تمام کھیت اُجاڑ کرا دیے یہ سنکر پنڈت ہردیال نے جواب دیا کہ ای کالورام جی تمکو ابھی اِس امر کی اور اِس چھترداری راز کی خبر ہی نہین ہو کیونکہ گورونانک جی صاحب سے تمکو کچھ حاصل تو ہونا ہی نہین ہو حالانکہ گورونانک جی صاحب سے ایک جہان فیضیاب ہوگا اور اُنکی بدولت انیک لوگون کا اُدھار ہوگا ای کالورام جی یاد رکھو کہ گورونانک جی صاحب سے ہندو و مسلمان

کیا بلکہ سارا جہان فیض اُٹھائیگا اور تمام خلقت مین آپ کا نام مشہور ہوگا میری بات آپ لکھ رکھیے کہ گورونانک جی صاحب کی زبان سے انیک باتین نہین بلکہ انیک کتھائین نکلینگی اے کالورام جی تم اسمین ذرا بھی شک نہ لاؤ یہ اوتار ایسا ہی بڑا ہوا ہے اے کالورام جی دینہ دھاری پہچانے نہین جاتے ہین میرے علم سے تو گورونانک جی صاحب پرمیشر کا روپ ہی ہین اور پروردگار و نرنکار ہی ہین آیندہ تم چاہو جو خیال کرو جب کہ ایسی باتین پنڈت ہردیال جی نے کالورام جی سے کہین تو کالورام جی خاموش ہوگئے گو کہ پنڈت ہردیال نے کالورام جی کو بہت کچھ سمجھایا لیکن انکے دل سے غصہ و ملال دور نہ پایا بلکہ اسی غصہ مین اپنے گھر آگئے اور ستگورو مہاراج بھی کالورام جی کی خفگی کی وجہ سے کھیت پر سے گھر کو چلے آئے تھے اور ایک گوشہ مین چُپ چاپ بیٹھے ہوئے تھے اپنی سمادھ مین آسنجیت ہوگئے تھے اور بالکل خاموشی اختیار کر لی تھی بعد اسکے آپ کا یہ قاعدہ ہوا کہ اگر کبھی گھر سے نکل گئے تو جنگل ہی مین سمادھ لگا کر بیٹھ رہتے تھے غرض کہ کالورام جی ستگورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر از حد ناراض تھے اور اکثر کہہ اُٹھتے تھے کہ اے نانک جی تم میرے گھر مین کیون پیدا ہوئے ہو تمھارے پیدا ہونے سے مجھکو تو کچھ بھی فائدہ نہین پہونچا بلکہ جسقدر میرا نام دنیا مین تھا وہ سب ڈوب گیا تمہاری ایسی صورت اور یہ حالت دیکھکر مجھکو کمال ملال ہے یقین جانو کہ مجھکو تو اپنا عزیز اب اس سنسار مین نظر نہین آتا ہے کیونکہ تم سے پہلے جو اولاد ہوئی وہ دختر ہے کہ جسکا نام نانکی ہے لیکن وہ پرائے گھر کی ہے اور تم جو اولاد مین پسر پیدا ہوئے ہو جس سے زندہ مردہ مین ہر طرح کی امید ہوتی ہے ایسے نکلے حالانکہ مجھکو تو یہ امید تھی کہ تم کماؤ گے اور ہم کھائینگے سو تم نے ایسا سوانگ بنایا تمہاری ولادت سے ہم یہ جانتے تھے کہ تمہاری کمائی کے درخت کے ہم پھل کھائینگے لیکن برخلاف میرے خیال کے تمہاری پیدایش سے میرا نام صاف ڈوب گیا غرضکہ کالورام جی ایسی ہی باتین کرتے تھے اور ستگورو مہاراج انکی باتون کو چپکے بیٹھے ہوئے سنتے رہتے کچھ جواب نہ دیا بعد چند عرصہ کے پھر ایک دن کالورام جی ستگورو مہاراج کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اے نانک جی مین تو بکتے بکتے تھک گیا اور تم جواب تک نہین دیتے ہو بلکہ خیال بھی نہین کرتے ہو کہ مین کیا بک رہا ہون اے بیٹا تمہارا غم مجھکو کھائے جاتا ہے اور تم کچھ بھی نہین سمجھتے ہو یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے پتا جی ابکی مرتبہ قصور معاف فرمایئے آیندہ جو ارشاد فرمایئے گا اُسکی تعمیل مین فرق نہ ہوگا۔

آگے ساکھی والدین کی گفتگو ہونے کی ستگورو مہاراج سے چلی

نمبر ۹

اب ستگورو مہاراج کا ڈھنگ اسطرح کا رہنے لگا کہ نہ کسی سے کچھ واسطہ اور نہ کسی سے کچھ سروکار نہ کبھی کسی سے بولنا چالنا اور نہ کسی سے مخاطب ہوکر کچھ کہنا بلکہ چُپ چاپ خاموش سکوت کا عالم تنہائی مین بیٹھے رہنا یعنے اگر بیٹھے ہین تو بیٹھے ہی ہین اور اگر لیٹے ہین تو چپکے پڑے ہین اسوجہ سے تمام خاندان بیدی کھتری حیران و پریشان رہا کرتے تھے بلکہ آپس مین سب لوگ بیٹھے گفتگو کرتے تھے کہ گورونانک جی صاحب پر کوئی آسیب ہے اسی خیال سے ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ یعنے ماتا ترپتا ستگورو مہاراج کے پاس آئین اور کہنے لگین کہ اے بیٹا تم صرف پڑے ہی رہتے ہو اس سے کیا فائدہ ہے اور یہ کس طرح گذریگا اور کیسے بنے گا کیونکہ تمہاری عمر بھی جوانی پر آئی ہے کچھ روزگار کی فکر و جستجو چاہیے نیک کام کرنے سے دنیا مین آدمی نیک نام ہوتا ہے اور خوشی سے بسر کرتا ہے یہ سہل انکاری اور کاہلی چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ تمکو سب لوگ بُرا کہتے ہین اور تمام برادری و قرب و جوار کے آدمی تمہارے باپ کا نام رکھتے ہین آپس مین سب لوگ کہا کرتے ہین کہ فلان شخص کا لڑکا مجہول و بیکار پڑا رہتا ہے ایسی باتین تمہاری نسبت سنکر ہم لوگون کو کمال ملال گذرتا ہے غرضکہ بڑے عرصہ تک ایسی نصیحتانہ باتین ستگورو مہاراج سے اُنکی والدہ نے کہین لیکن ستگورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا چُپ چاپ بیٹھے سُنا کیے اُنکی باتون سے آپ کا دل پرمیشر کی جانب سے کچھ بھی نہ پھرا اُسی طرح جیسے کہ

آپ پہلے پڑے رہتے تھے پڑے ہی رہے اور وہی خاموشی وسکوت اختیار کیے رہے اور لوگ جو اُس جگہ پر جمع تھے سمجھاتے رہے مگر کسی کے کہنے پر مطلق آپ کا خیال نہ ہوا جب کہ آپ نے کسی کی بات کا جواب نہ دیا اور آپ کی والدہ بھی سمجھا کر تھک گئین اور جواب تک نہ پایا تو مجبور آ کالورام جی سے جا کر کہا کہ دیکھو لڑکے کو کتنی روز گذر گئے نہ کچھ کھاتا ہی اور نہ کچھ پیتا ہی اور تم خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہو یہ سُنکر کالورام جی ستگرو مہاراج کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ای بیٹا نانک جی تمہارے اسطرح پڑے رہنے اور سکوت اختیار کرنے سے کیونکر بات بنے گی اٹھو کھاؤ پیو سیر کرو چلو پھرو کچھ کھیت پات کی بھی خبر لینی چاہیے کبھی کبھی اُسکی بھی خبر لے لیا کرو اور کچھ روزگار بھی کرنا چاہیے ای بیٹا تم کو دیکھکر تمام خاندان رنجیدہ و آزردہ رہتا ہی کیونکہ تم صرف چپ چاپ لیٹے رہتے ہو نہ کسی سے ہنسی دل لگی بیکار غمگین پڑے رہتے ہو اسلیے تمکو سمجھا کر کہتے ہین اور تم سے پوچھتے ہین کہ تم کس فکر مین غلطان و پیچان رہا کرتے ہو ہر انسان کو دنیا مین کچھ نہ کچھ شغل چاہیے کہ جس سے انسان کی بہبودی متصور ہو دیکھو غور کرو کہ جس کھتری کے لڑکے کے پاس کچھ بھی اثاثہ ہوتا ہی وہ کچھ نہ کچھ روزگار ضرور بالضرور اپنے حتی المقدور کرتا ہی تمہاری طرح خاموش کبھی نہین رہتا ہی سُنو بیٹا بغیر کسی روزگار کے مرد کا اعتبار نہین ہوتا ہی بلکہ اُسکی زندگی تلف ہو جاتی ہی اور حیات مین خلل پڑ جاتا ہی بیکار رہنے سے ہم چشمون اور اصحاب برادری مین عزت نہین ہوتی ہی ای بیٹا فی الحال دیہات کی سیر بھی بہت اچھی ہی کیونکہ یہ عین وقت فصل کا ہی اور کھیت بھی پختہ کھڑے ہین اگر صرف تم وہان موقع پر کھڑے ہو جاؤ تو بھی نقصان نہو اگر تم کچھ بھی کماؤ تو تمہاری تعریف ساری دنیا مین ہو اور پھر سب لوگ برخلاف آجکل کے ہمکو کہنے لگین کہ واہ بھائی واہ کالورام جی کا لڑکا کیسا کماؤ نکلا دیکھو اپنا کاروبار خود اپنی آنکھ سے دیکھکر انجام پہونچاتا ہی اور ای بیٹا کاشتکاری بھی نہایت عمدہ چیز ہی مثل مشہور ہی (کہ کھیتی انسان کے واسطے خصم ہی) یعنے خاوند ہی ۔ اِسقدر باتین سننے کے بعد ستگرو مہاراج نے جواب دیا کہ ای پتا جی ہماری کھیتی تو وہی کھیتی ہی اور وہی ہل ہی اور وہی زمین ہی اور وہی ہوا ہی چنانچہ اُس کھیتی کی ہم بہت نگرانی رکھتے ہین اور بہت ہی نگہبانی کرتے ہین ہم اپنی کھیتی کو ای پتا جی صاحب ہمیشہ ہی دیکھا کرتے ہین اور اُس کھیتی کی ترکیب بھی ہمکو بخوبی معلوم ہی اُسکی کیفیت ہم کچھ بیان کیا چاہتے ہین اُسکو سُنیے اور دل سے خیال کیجیے یہ سُنکر کالورام جی کو بہت تعجب ہوا اور چہرہ پر حیرت سی چھا گئی جو لوگ وہان قریب موجود تھے اُنکی طرف کالورام جی مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو تو یہ لڑکا کیا کہتا ہی اتنے عرصہ مین کالورام جی نے ستگرو مہاراج سے کہا کہ ای نانک جی اگر تم نے کوئی نئی قسم کی کھیتی بوئی ہی تو اب کی فصل مین دیکھتے ہین کہ تمہاری کھیتی کس طرح کی ہوتی ہی اور یہ بھی دیکھینگے کہ تمکو اِس کھیتی سے کیا فائدہ ہوتا ہی یہ سُنکر ستگرو مہاراج نے جواب دیا کہ ہان پتا جی مین نے ایک نئے انداز کی کھیتی کی ہی اور اُسکے لیے نہایت عمدہ زمین تردد ہوئی ہی یہ سُنکر کالورام جی نے جواب دیا کہ ای بیٹا وہ کھیتی تمہاری مین نے دیکھی ہی تب ستگرو مہاراج نے فرمایا کہ ای پتا جی میری کھیتی وہی ہی کہ جہان وہ زمین ہی تم ضرور دیکھوگے اور سنوگے یہ کہکر ستگرو مہاراج نے ایک شبد کہا ۔

راگ سورٹھ محل پہلا

من ہالی کرسانی کرنی شرم پانی تن کھیت نام بیج سنتوکھ سوہاگا رکھ غریبی بھیکھ بھاؤ کرم کر جمسے سے گھر بھاگٹھ دیکھ بابا مایا ساتھ نہ ہووے	मनहाली किरसानी करनी श्रम पानी तन खेत नाम बीज सनतोख सुहागा रख ग़रीबी भेस भाव करम कर जमसी से घर भा घठ देख बाबा माया साथ न होई ॥

اِن مایا جگ موہیا برلا بوجھے کوئی	इन माया जग मोहया बिरला बूझै कोई

ارتھ

یہ سُنکر کالو رام جی نے کہا کہ اے نانک جی اِسکا مطلب مجھکو بتلاؤ تب ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پتا جی جو من ہے اُسکو مین نے سادہ سنگت مین جسقدر اپنا وقت صرف کیا ہے اُسی کو ہل سمجھا ہے اور اِس تن کو کھیت سمجھکر سوکرم یعنے نیک کام وغیرہ مین جسقدر وقت صرف ہوا ہے وہ کسان یعنے کاشتکار ہے اُسی تن کے کھیت مین جوت کی باہین گہی ہین اور سادھون کا ست سنگ کرنا اُسی کھیتی کی آبپاشی ہے اور پرمیشر کا نام جپنا اُسی کھیتی سے پھل کھانا یعنے فائدہ اُٹھانا ہے سنتوکھ رکھنا کھیتی کی مدد یعنے سہارا دینا ہے اچھے کرمون کا خیال رکھنا بھی اسکا بڑا فائدہ ہے اے پتا جی وہی گھر بھاگوان ہے جس گھر مین ایسے کاشتکاری کا غلہ آتا ہے دھن دھن وسے لوگ جو ایسی کاشتکاری کا غلہ کھاتے ہین اُنکی تعریف کس کے منھ مین زبان ہے کہ جو بیان کرے اے پتا جی مایا کی رچنا اُسکے آگے خاک کے مانند ہے کیونکہ مایا پرمیشر کو بھلاتی ہے طرفہ یہ کہ یہ مایا ایسی دشمن ہے خرافات کا سبز باغ دکھلا کر پرمیشر کو بھلا دیتی ہے اور خود بھی ساتھ نہین دیتی ہے یہ سُنکر کالو رام جی نے کہا کہ خیر اگر تمکو کھیتی کا روزگار پسند نہین ہے تو کر سکتے ہو تو بازار ہٹ ہی کا سودا کیا کرو اور ہماری قوم کھتری ہے اُسکے واسطے بازار ہٹ بجائے کاشت کے ہے اور ہماری یہی کھیتی ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے دوسری پوڑی فرمائی۔

پوڑی

ہان ہٹ کر آرجا سچ نام کر وتھ	हान हट कर आरजा सच नाम कर वथ
سُرت سوچ کر بھانڈ سال تس وچ تس نون رکھ	सुर्त सोच कर भांड साल तिस विच तिस नों रख
بنجاریان سون بنج کرلے لاہا من ہس	बनजारयां सो बनज करले लाहा मन हस

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے پتا جی اِسطرح کا ہاٹ بازار کا سودا بھی مین نے کر لیا ہے یعنے آدمی کی جو زندگی یعنے حیات ہے اُسکو مین نے ہٹس تصور کیا ہے بس وہی تو سودا ہے اور سرتی کو ابھیاس مین لا کر بُرے کرمون سے علیحدہ ہونا اُسی کو پاکی یعنے پوترتائی سمجھتا ہے اور اُسی سودے کے کھنڈ سال یعنے سال مین بھرا ہے اور پرمیشر کا جو اِست نام ہے اُسی کو یاد رکھنا گویا سبری غلہ کی خریداری ہے سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت کرنا یہی میرا بیوپار ہے اور اِس خدمت سے جو گیان پرگٹ ہوجاوے وہی نفع ہے اور شاذ و نادر سنتون کی خدمت چھوڑکر کو سنگت مین جو ملاپ ہے اُس سوداگری مین نقصان ہے یہ سُنکر کالو رام جی نے پھر کہا کہ اے نانک جی اگر اِسمین بھی تمہارا دل نہ لگتا ہو تو اور ہی کچھ یعنے گھوڑے ہی کی سوداگری کرو یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اُسکی بھی سوداگری مین کر چکا ہون یہ کہکر آپ نے ایک پوڑی فرمائی۔

پوڑی

سُن شاستر سوداگری ست گھوڑے لے چل	सुन शास्त्र सौदागरी सत घोड़े ले चल ·
خرچ بنا چنگیائیان مت جانے کل	खर्च बिना चिंगाययां मत जाने कल
نرنکار کے دیس جاوے تان سُکھ لہے محل	निरंकार के देस जाय तां सुख लहे महल

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای تپا جی سب شاستر کا سمرن کرنا یعنے شاستر دن کا سننا اور انکو سنکر انپر عمل کرنا ہی ہماری سوداگری ہی اور راست گفتاری یعنے سچ بولنے کو ہمنے جنس یعنے گھوڑا تصور کیا ہی اور نیک کامون مین مصروف رہنا اور کوکرم یعنے برے کامون سے بچنا ہی جایداد ہی اور ہردے یعنے من مین یقین لانا کہ وہ پاربرہم پرمیشر سرب شکتمان اور سرب بیاپی معبود ہر جگہ حاضر و ناظر موجود ہی آٹھ پہر حضوری کبھی دور نہین بس اسی بھگونت کی کرپا سے نرنکار کے دیس مین جا براجت ہونگے یعنے نرنکار کے مقام پر ضرور ہی جا پہونچینگے یہ فایدہ اس گھوڑے کی سوداگری مین ہمکو پراپت ہوا ہی ای تپا جی اس سبب سے ہم بڑے آنند مین مگن رہا کرتے ہین یہ سنکر پھر کالو رام جی نے کہا کہ ای نانک جی بالفرض کہ تم گھر کا کام کچھ بھی نہ کیا کرو لیکن ہم یہ چاہتے ہین کہ تم خوشی سے مکان مین رہا کرو کیونکہ ہمکو تمہاری طرف سے بڑی فکر رہا کرتی ہی اور تمکو رنجیدہ اور غمگین دیکھکر مخالف لوگ کہا کرتے ہین کہ کالو رام کا لڑکا محض نالایق ہی اور اگر تم کہین رنجیدہ خاطر ہوکر مکان سے نکل گئے تو مخالفون کو اور بھی کہنے کا موقع ملیگا کہ کالو رام کا لڑکا محض نالایق نکلا کہ جو فقیر ہوگیا غرضکہ ای نانک جی ایسی باتون سے بستی اور برادری اور ہمچشمون مین سوا ذلت کے اور کیا ظاہر ہوگا اور سنو بیٹا اگر تم اور کچھ کام نہین کرسکتے ہو تو کہین کسی کی نوکری ہی کر لو یہ سنکر ستگورو مہاراج نے چوتھی پوڑی فرمائی ۔

پوڑی

لاے چت کر چاکری من نام کر کم	लाय चित कर चाकरी मन नाम कर कम
بن بدیان کر دھاونی تاکو اکھی دھن	बिन बदयां धाव नी ताको अक्खे धन
نانک دیکھے نظر کرے چڑھے جوگن ون	नानक देखे नजर करे चढ़े चोगन वन

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای تپا جی مین نے نوکری بھی کر رکھی ہی اسکی کیفیت اسطرح پر ہی کہ پرمیشر کے قدمون مین جو شخص چت یعنے دل لگاتا ہی وہی اسکی ملازمت اختیار کرتا ہی اور پرمیشر کا نام یاد رکھنا بھی کام ملازمت کا ہی بس یہی کام ہمارے تعلق ہی برے کرمون کو تیاگ اور دل کو بری باتون سے بیراگ بھی اسکی ملازمت کا کام انجام دیتا ہی چونکہ مین اپنے منصب کو بخوبی انجام دیتا ہون اسوجہ سے سب لوگ مجھکو دھن دھن کہتے ہین اور جسطرح اچھے کامون سے دنیاوی مالک خوش ہوتا ہی اور اپنے ملازم کو انعام دیتا ہی ویسے ہی اگر نرنکار کے احکام کی تعمیل بخوبی ہووے تو خاص نظر ترحم سے نرنکار دیکھے تب دیکھیے کہ اسکے دربار در بار سے کیا انعام ملتا ہی جسکی کوئی حد ہی نہین ہی ای تپا جی جن لوگون کے اوپر ستگورون کی کرپا ورشٹ ہوئی ہی انکے ہردے کے آسمان پر گیان کا چاند و سورج پرکاش ہوجاتا ہی اسوقت مین بیشک وہ ملازم نرنکار کا نرنکار کے دیس مین جا پہونچتا ہی غرضکہ جب اسطرح کی باتین ستگورو مہاراج نے اپنے پتا کالو رام جی سے کہین تو کالو رام جی کو سکوت کا عالم ہوگیا اور خاموش ہوکر بیٹھ رہے اور ستگورو مہاراج کی وہی رفتار و گفتار قایم و بدستور رہی ۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے اور ہرداس بید کے ساتھ کی چلی

نمبر۱۰

ستگورو مہاراج اپنی حالت مستانہ و مجذوبانہ بناکر بیٹھے نہ دن کو کسی قسم کا کام و نہ شب کو آرام ہنسنے نہ بولنے کا ذکر نہ کھانے و پینے کی فکر دنیا سے برکت ہوکر سنسار سے کنارہ اختیار کیا تمام خاندان کے لوگ عموماً اور بیدی کھتری یعنے برادری والے خصوصاً ستگورو مہاراج کو دیکھ د

دنگ ہوتے جاتے تھے آپس مین ایک دوسرے سے اُنکے آثار برکت ہوتے بتاتے تھے آخر کار خلقت کی تقریر نے یہانتک طول کھینچا کہ سب لوگ آپس مین کہنے لگے کہ کالو رام جی کا لڑکا جسکا نام نانک ہی دیوانہ ہوگیا یہ خبر سنکر ستگورو مہاراج کے ہم عمر واسطے لڑکے بھی واسطے ملاقات کے آنے لگے اور ہم عمری طبیعت سے ستگورو مہاراج کو سمجھانے لگے لیکن ستگورو مہاراج کیا دوست کیا عزیز کیا آشنا اور کیا اقارب ہی سے مخاطب تک نہین ہوتے تھے اور ایسی بے مروتی سے پیش آتے تھے کہ گویا کسی سے کبھی کی ملاقات ہی نہ تھی اُسوقت سب لوگ ستگورو مہاراج کی صورت دیکھ دیکھکر افسردہ دل رنجیدہ مضمحل حیران و پریشان ہوتے تھے اور ستگورو مہاراج ان لوگون کی حالت دیکھکر اپنے من مین مگن ہوتے تھے لیکن کھانے و پینے کی وہی کیفیت تھی کہ نہ ضرورت طعام و نہ آب سے کام سب سے الگ ایکانت جگہ مین بیٹھے رہتے تھے لوگون کے کہنے و سننے پر مطلق خیال نہ کرتے تھے تمام خاندان واسطے و نیز ہر خاص و عام ستگورو مہاراج کی حالت پر افسوس کرتے اور آپس مین ہر ایک کہتے تھے کہ کیا تدبیر کیجاوے کہ جس سے انکا یہ مرض جاوے اور شفا و صحت ہاتھ آوے آخر کار ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے دودھ پلایا ہی نو مہینہ شکم مین رکھا ہی کیا عجب ہی کہ میری محبت انکو جوش کرے اسلیے بہتر ہی کہ مین خود ہی جاکر سمجھاؤن بگڑے کو مناؤن یہ امر سوچ سمجھکر ستگورو مہاراج کے پاس آکر بیٹھ گئین اور کہنے لگین کہ ای بیٹا تمنے یہ کیسی صورت بنا رکھی ہی تمکو چاہیے کہ اپنے گھر کا کام کرو باہر سے کماؤ ہم لوگون کو کھلاؤ اور خود خوش رہو اورون کو خوش رکھو فقیرون کی صحبت ترک کرو بدقدمون کی صحبت و نشست و برخاست اختیار کرو دلجمعی کے ساتھ محنت ہوکر بیوہار و بیوپار کرو ای بیٹا اپنی ذات و برادری مین ہر ایک آدمی کو آنکھنا دیکھنا چاہیے دیکھو خیال کرو کہ احباب و اصحاب برادری تمہاری صورت و شکل دیکھکر کیسے رنجیدہ خاطر ہوتے ہین اور جو جو کلمات تمہاری نسبت وہ لوگ کہتے ہین انکو ہم لوگ سن سنکر روتے ہین اور کڑھ کڑھ کر تمہارے رنج و غم مین اپنی جانین کھوتے ہین اب تو تم بفضل کبریا سے ہوشیار ہو نادان نہین لڑکے نہین بچے نہین اپنے گھر کی آمدنی و خرچ دیکھو سمجھو کہ تم پر ظاہر ہو اور اُسکی فکر کرو اور ایسا کام کرو کہ روپیہ کما کر گھر لاؤ تمہارا چال و چلن جب لوگ اچھا دیکھینگے کوئی کھتری تم کو پسند کرکے تمہاری شادی پر آمادہ ہوگا اور تم کو کماؤ لڑکا دیکھکر اپنی لڑکی دیگا اگر ایسا ہو تو مجھکو بھی خوشی حاصل ہوگی تمام لوگ برادری و غیر برادری تمہاری تعریف کرینگے نہ یہ کہ اب جو شخص تمکو دیکھتا ہی ہنستا ہی تمہاری صورت مستانہ و مجذوبانہ دیکھکر ہم لوگ خون کے آنسوؤن سے روتے ہین تمہارے غم مین ہم لوگون کی وجہ سے غیر لوگ بھی اپنی جانین کھوتے ہین مخالف لوگ ہنسی و مذاق کرتے ہین اور علانیہ کہتے ہین کہ یہ لڑکا محض نالائق ہی کیونکہ اسکو معاش کی تلاش نہین ہی نہ روزگار سے کام نہ کوئی نوکری کی جستجو غرضکہ آثار ایسے ہین کہ دالدری ہوگا کوئی کہتا ہی کہ کمبخت بیوقوف و بے عقل ہی کوئی کہتا ہی کہ کم رو ہی پس لوگون کا تمہارے واسطے برا بھلا کہنا ہمارے دل پر بجر کے تیر کے موافق دکھدائک زخم کاری لگتا ہی ای بیٹا ایسی کٹھور بانی لوگون کی زبانی سن سنکر میرا کلیجہ جلا جاتا ہی مجھکو ایسا سخت ملال ہی کہ رونے سے آنسو نہین آتے ہین غرضکہ والدہ نے ستگورو مہاراج کو دیر تک سمجھا سمجھا کر ایسی باتین کین کہ اگر ستگورو مہاراج کو دنیا سے کچھ بھی سروکار ہوتا تو اُنکے ساتھ ہی خود بھی روتے سچ ہی کہ نرنکار کو دنیاوی بیوہار و بیوپار سے کیا واسطہ ستگورو مہاراج وہی اپنی خاموشی اختیار کیے رہے چپ چاپ بیٹھے ہی رہے کچھ بھی جواب نہ دیا رات و دن پڑے ہی رہتے تھے یہانتک کہ کسی سے باتین تک نہ کرتے تھے جیسا کہ کوئی مست آدمی ہوتا ہی ویسے ہی آپ پڑے رہتے تھے اکثر آپ کی والدہ ماجدہ جوش مادری سے کچھ کھانا اپنے ہاتھ سے کھلا دیا کرتی تھین وہ بھی صدہا خوشامد اور تدبیرون سے کھلاتی تھین یہ بھی ذرہ نہین گاہے ماہے کچھ کھا لیا کرتے تھے اسلیے نہایت نحیف و ضعیف ہوگئے تھے اسطرح پر بھی جب کچھ عرصہ گذرا اور بہت کمزور صورت ہوگئی

تب پھر ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ ست گورو مہاراج کے پاس آکر رونے لگین اور کہنے لگین کہ ای بیٹا نانک جی بالغرض کہ اگر تمھاری طبیعت کچھ بیمار ہو تو ہم تمھاری ماں ہین ہم سے نہ چھپاؤ بلکہ صاف صاف بتاؤ تو اُسکا علاج کیا جاوے صحت پر طبیعت آسکے دیکھو تمھارا چہرہ زرد ہوگیا ہی تمھارے ہاتھ پانون کمزور ہوگئے ہین رات دن پڑے ہی رہتے ہو کھاتے پیتے ہی کچھ نہین ہو جو لوگ تمکو دیکھنے آتے ہین اُنسے نرم بولتے بھی نہین ہو تمھاری صورت دیوانہ وار دیکھکر افسوس کرتے لوگ واپس جاتے ہین اور تمھاری نسبت صدہا طرح کی باتین سناتے ہین اور جو ہم لوگون سے سنی نہین جاتی ہین جب کہ ستگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے اسقدر باتین کہین اور اپنی باتون کا کچھ بھی اثر نہ دیکھا تب پرمیشر کے آگے پرارتھنا کرنے لگین ڈنڈوت اور بندنا کرنے لگین اور دعا مانگنے لگین کہ ای بھگوان میرے لڑکے کو جو کچھ بیماری ہو تو دور کیجیے تاکہ میرا لڑکا نیروگ ہو جاوے ہر طرح کے مرض و بیماری سے شفا پاوے بارم بار پرمیشر سے بنتی کرتی تھین اور زمین پر سر ٹیکتی تھین لیکن ستگورو مہاراج کو سنساری بیوہار سے تو کچھ سروکار ہی نہ تھا کیونکہ ستگورو مہاراج تو - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار کو تو کھو بیٹھے تھے انکو موہ کیونکر آتا والدہ کی گریہ و زاری محض دنیاداری سمجھکر کبھی بھی خیال نہ کیا بعد اسکے کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ آکر ستگورو مہاراج کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگین کہ ای بیٹا اپنا درد دکھ جو ہو مجھ سے نہ چھپاؤ صاف صاف مجھکو بتاؤ اگر تمھاری مرضی پاؤن تو کسی بید خواہ حکیم کو بلاؤن اور تمھارا علاج کراؤن تمکو تو یہان بلواؤن یا تمکو انہین کے پاس پہونچاؤن عارضہ کے بتانے مین شرم نہ چاہیے بیماری کے چھپانے مین سراسر نقصان ہی اسطرح ستگورو مہاراج کی والدہ نے گھنٹون باتین کہین لیکن ستگورو مہاراج کے نزدیک کیا مجال تھی کہ موہ قریب آجاتا اسوجہ سے آپ نے کچھ جواب نہ دیا چُپ چاپ خاموش سنسان ٹوٹا ہوا دل بند کیا ہوا دھیان آپ بیٹھے رہے وہ بھی چپ ہوکر اُٹھ گئین برادری کے لوگ اکثر خیر و عافیت دریافت کرنے آتے تھے ستگورو مہاراج کی حالت دیکھکر دل مین پچھتاتے تھے برادری کے لوگ کیا بلکہ اُس جوار و دیار کے لوگ ستگورو مہاراج کی صورت دیوانہ وار دیکھکر افسوس کرتے تھے اور زیادہ تر لوگون کو تعجب اس امر کا تھا کہ ستگورو مہاراج کی بیماری جو کسی کو معلوم ہوتی نہ تھی آخرکار ایک دن سب لوگ جمع ہوے تھے اُسوقت کالو رام جی سے سب لوگ کہنے لگے کہ کیون مہتا جی تم بیفکر خاموش بیٹھے ہو اور تمھارے نانک جی کو ایسی سخت بیماری ہی کہ اُنکی طبیعت اُٹھنے بیٹھنے سے عاجز و عاری ہی تمھین خیال کرو کہ کس قدر عرصہ گذرا اور اب روز بروز کمزور ہوکر اُنکا مرض بڑھتا جاتا ہی یہانتک نوبت پہونچ گئی ہی کہ بولنے چالنے سے اور اُٹھنے بیٹھنے سے مجبور و معذور ہوگئے رات دن پڑے ہی رہتے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا ہوگا معلوم نہین کہ تم کو کس کا انتظار ہی کسی حکیم خواہ بید کو بلاکر دکھاؤ علاج کراؤ تاکہ وہ صحت ہون اور تم آرام پاؤ ایک ہی تمھارے لڑکا ہی روپیہ و پیسہ آدمی کی جان پر نچھاور ہی روپیہ کی محبت نہ کرو لڑکے پر شفقت کرو اگر تمھارا لڑکا موجود رہیگا روپیہ بہت آویگا اسوقت لڑکے کو دیکھنا چاہیے مال کو لڑکے پر تصدق کرنا چاہیے اگر لڑکا اچھا ہو جاویگا تو تم کو کسقدر خوشی ہوگی ای کالو رام جی انسان کے پاس چاہے جسقدر روپیہ ہو لیکن اگر اُسکے اولاد نہین ہی تو سب مٹی یعنے بیکار سمجھیگا اب یہی مصلحت ہی کہ کسی حکیم خواہ بید کو بلاکر انکو دکھاؤ یہ سنتے ہی مہاراج کالو رام جی اُٹھ کھڑے ہوے اور بھائی لالو رام جی یعنے ستگورو مہاراج کے جو چچا تھے آکر ستگورو مہاراج کے پاس خبرگیری کے واسطے بیٹھ گئے اُسوقت ستگورو مہاراج نے منھ پر چادرہ اپنے ڈال لیا اور خاموشی لیے بیٹھے رہے کالو رام جی ہرداس نامے بید کو جو وہان قریب مین رہتے تھے جاکر بلا لائے جس جگہ پر ستگورو مہاراج لیٹے تھے ہرداس بید آکر بیٹھ گئے اُسوقت کالو رام جی نے دیگر جمیع عزیزان نے بید موصوف سے کہا کہ ای بید راج جی نانک جی کی نبض تو دیکھیے اور کچھ بیان کیجیے کہ کیا بیماری ہی کیونکہ دن رات آلس لیے ہوے لیٹے رہتے ہین کھانے پینے سے کچھ سروکار نہین ہی منھ لپیٹے لیٹے رہنا مرغوب طبع ہی اسوجہ سے

کمزور اور دبلے ہوتے جاتے ہین یہ سُنکر بید راج موصوف ستگرو مہاراج کے قریب گئے اور مُنہ کھولکر دیکھا نبض اور سینہ وغیرہ دیکھنے لگے کیفیت دیکھکر ہرداس بید موصوف سے ستگورو مہاراج نے اپنا ہاتھ کھینچکر علیحدہ کرلیا اور اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ ہمارا ہاتھ تم نے پکڑکر نبض دیکھی اب ہم پوچھتے ہین کہ بتلاؤ کہ ہمکو کیا مرض ہی یہ سُنکر ہرداس بید نے جواب دیا کہ تھوڑی دیر تامل کیجیے مرض تشخیص کرتا ہون جو ہماری سمجھ مین آویگا بیان کیا جاویگا اور موافق اُسکے علاج تجویز کیا جاویگا تم اطمینان رکھو جسوقت دوا کھلائی جاویگی طبیعت صحت پر آئیگی اور بیماری دور ہو جاویگی اور یہ بھی یقین رکھیے گا کہ پھر کبھی بیماری آپ کے نزدیک نہ آویگی تمھارا جسم دوام کو نروگ ہو جاویگا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

اشلوک محل پہلا

بید بلایا بیدگی پکڑ ڈھونڈھولے بانھ	वैद बुलाया वैदगी पकड ढंढले बांह
بھولا بید نجانے کرک کلیجہ مانھ	भूला वैद न जाने करक कलेजे मांह
بیدا بید سو بید تون پہلے روگ پہچان	वैदा वैद सो वैद तूं पहिला रोग पहिजान
ایسا دارو لوڑ لیو جت دیجے روگان گیان	ऐसा दारू लोड़ लहु जित बीजे रोगां जान
جب دارو روگ اُٹھیئے تن سکھ دسی آے	जित दारू रोग उठियां तिन सुख बसे आय
روگ گنواسے آپنا تان نانک بید سدا اسے	रोग गवांवे आपना तां नानिक वैद सदाय

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ پتا کالو رام جی نے بید بُلایا ہی بیدک دوا نانک کے علاج کے واسطے اسلیے اسے بید راج جی مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ ابتو آپ نے میری نبض دیکھ لی ہی اب بتلائیے کہ ہمکو بیماری کیا ہی اور اُس مرض کا کیا علاج آپ نے تجویز کیا ہی اگر تم کو اتنا مرض دریافت ہو جاوے تو اچھے ہو جانے کا بھی اعتقاد آوے یہ کہکر پھر آپ نے فرمایا کہ ہرداس بید راج جی انسان کو ایسا علاج کرنا چاہیے کہ یہ روگ کیا بلکہ تمامی عوارض جسمانی و روحانی دنیا اور عاقبت کے جاتے رہین فقط جسم ہی کے نہین بلکہ روح کا بھی عارضہ وہ دوا کھو دیوے ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جیون ہین یہ کلام نکلا ہرداس بید کو گیان آگیا اور اندرونی تاریکی جاتی رہی کھڑے ہوکر ستگورو مہاراج کے سامنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے سرب شکت مان مالک زمین و آسمان وہ بیماری جسکو آپ بیماری جانتے ہین مجھکو خود ہی لگی ہوئی ہی اُس مرض مین مین خود ہی بیمار ہون یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بید راج جی جس تدبیر سے یہ (ہُون من) یعنے کلمۂ غرور اپنے دل سے نکلجاوے تو ہمیشہ کو آزادگی ہو جاوے ہر پرانی کو ایسا علاج کرنا چاہیے کہ دل سے۔ کام۱۔ کرودہ۲۔ لوبھ۳۔ موہ۴۔ اہنکار۵۔ کی بیماری کھو دیوے وہ بیشک بہت اچھا بید ہی یا حکیم کامل ہی ایسے حکیم خواہ بید کے علاج سے مریض جنم مرن کی بیماری سے شفا پاتا ہی اور اُس بیمار کو پھر ایسی بیماری نزدیک نہین آتی ہی اسقدر کہکر پھر آپ نے فرمایا کہ اے ہرداس بید راج ہم اپنے پیارے پرمیشر مین لو لین ہو رہے ہین اس ہماری بیماری کا کوئی علاج نہین ہی اور جو بیماری عوام کو ہوتی ہی اُس بیماری کے صدہا کیا ہزارہا علاج ہین اے ہرداس بید راج (ممتا) روگ جو جنم مرن کا عارضہ ہی اُسکو دور کرنا چاہیے تاکہ جنم مرن کی بیماری جاتی رہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ یہ امر سخت مشکل ہی اسلیے ہر انسان کو لازم ہی کہ پرمیشر کو حاضر و ناظر سرب شکت مان اور

سرب بیاپی جانکر کسی سے برائی نہ کرے اور یہ سمجھے رہے (کہ آتما ایک رس سچدانند سب مین پورن ہی) یہ باتین ستگورو مہاراج کی سنکر ہردواس بیدنے کالورام جی سے کہا کہ ای کالورام جی نانک جی صاحب کو کوئی بیماری نہین ہی تم کچھ فکر نہ کرو یہ تو پرمیشر کے رنگ مین رنگے ہوئے ہین اور ای کالورام جی یہ تمام چیر واجر کے دور کرنے کو سامرتھ وان ہین یہ کہکر ہردواس بیدنے ستگورو مہاراج کے قدمون پر دھرکر متھا ٹیکا اور رخصت ہوکر گھر کو چلا گیا۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج کے اور سادھون سے کھرے سودے کی بابت ہوئی

نمبر ۱۱

ایک دن ستگورو مہاراج اپنے مکان پر براجمان تھے صورت شکل آپ کی وہی مستانہ و مجذوبانہ بنی ہوئی تھی بیٹھے تھے اسوقت کالورام جی بھی اسی مقام پر آپہونچے دیکھا کہ ستگورو مہاراج کی رفتار و گفتار مین کچھ فرق نہین ہوا چنانچہ کالورام جی کو ستگورو مہاراج کی کیفیت دیکھکر کمال ملال ہوا اسوقت ستگورو مہاراج سے کالورام جی مخاطب ہوکر دردآمیز کلمات کہنے لگے کہ ای پوت تمہارا غم مجھکو کھائے جاتا ہی اور تمہاری سمجھ مین مطلق نہین آتا ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای پتاجی اب میرے پچھلے گناہ آپ معاف فرمائیے اور بخش دیجیے آیندہ کو جو ارشاد ہو اسکی تعمیل مین فرق نہوگا اس حکم کو مین بسر و چشم انجام دونگا یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ خیر اب بھی بہتر ہی کہ اب تم بنج ویوپار کیا کرو ستگورو مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا جو ارشاد ہو اسکی تعمیل کیجاویگی اسکے بعد کالورام جی نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ اب مین مبلغ عہ روپیہ تم کو اس شرط سے دیتا ہون کہ (کھرا سودا) خرید کرو اگر تم ان روپیون سے کھرا سودا خرید کرکے نفع اٹھاوگے اصل جمع سے زیادہ بڑھاوگے تو آیندہ ہم سے اور بھی کچھ پاوگے ورنہ اسکو کھوکر پچھتاوگے یہ سمجھایا اور بھائی بالیہ سندھو کو جو ہمجلیس ستگورو مہاراج کے تھے انکو کالورام جی نے اپنے پاس بلوایا انسے کالورام جی نے کہا کہ سنو بالہ تم ہوشیار ہو اسلیے بہتر ہی کہ تم نانک جی کے ساتھ جاو تا کہ نانک جی کچھ بنج ویوپار کرنا سیکھین کیونکہ تم انکے دوست بھی ہو بھائی بالے نے کہا بہت اچھا یہ کہکر بھائی بالے نے ستگورو مہاراج کا اسباب و بچھونا وغیرہ لے لیا اور مبلغ ۲۰ عہ روپیہ کالورام جی نے گورو نانک جی صاحب کو واسطے کھرا سودا خرید کرنے کی دیا تھا انکو بھی بالے نے اپنی کمر مین باندھ لیا اور ستگورو مہاراج کے ساتھ ہو لیے چنانچہ ستگورو مہاراج جب مکان سے باہر نکلے تو کالورام جی شہر کے باہر تک دونون آدمیون کو خرید و فروخت کی باتین بتاتے زمانہ کے نشیب و فراز سکھاتے پہونچانے چلے گئے ستگورو مہاراج سے کہا کہ ای نانک جی تم اگر میری زندگی مین اپنا کام کاج کرنے لگو تو ہماری عین خوشی کا باعث متصور ہی اور ہمکو تمہاری جانب سے جو فکر دامنگیر رہتی ہی بے فکری و اطمینان ہو جاوے کیونکہ تمہارے پیدا ہونے سے مجھکو کمال اطمینان تھا کہ جسقدر مین نے کمایا ہی اس سے بہت زیادہ تم کماوگے اور ہمارا نام ترقی پر پہونچاوگے جسطرح چندرمان دیکھکر سب خوش ہوتے ہین اسیطرح تم ہملوگون کی آنکھون مین مثل دویج کے چاند کے سمائے ہوئے ہو اس سے مجھکو کمال امید ہی کہ تم ضرور بیوپار کروگے اور اپنے کام مین جی لگاوگے کیونکہ ہر بشر کو اپنی قوم کا رواج و چال ڈھال ضروری امر ہی وہی تم بھی اختیار کروگے دیکھین بیٹا اس روپیہ سے اب تم کیسا سودا عمدہ و بھلا خرید کروگے اگر اس مرتبہ نفع دکھلاوگے دوسری مرتبہ جمع زیادہ پاوگے اور ہم لوگون کا بھی جی خوش ہوگا غرضکہ ستگورو مہاراج کو کالورام جی ایسی ایسی باتین بتاتے بازار کے رنگ ڈھنگ سکھلاتے شہر باہر سے بھی کچھ دور آگے پہونچاکر آپ واپس پھرے اسطرف یہ تو گھر مین پہونچے اسطرف بھائی بالہ اور ستگورو مہاراج روانہ ہوئے گو کہ بوقت جدائی ستگورو مہاراج کو کمال ملال تھا لیکن لڑکے کی تعلیم و ترتیب کو ضروری امر تصور کرکے صدمہ جدائی گوارا کیا اور دل کو تسلی دی جبتک دکھائی دیتے تھے تب تک بھائی کالورام جی کھڑے ہوئے ستگورو مہاراج کو دیکھا کیے تھے

جب نظر سے دور ہوئے کالو رام جی بھی مجبور سے معذور ہوئے اب راستہ مین ستگورو مہاراج بھائی بالے کو بیراگ اور گیان کا اُپدیش کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جب کہ بارہ کوس ستگورو مہاراج مکان سے نکل گئے تب دیکھا کہ ایک جنگل مین دسنت منڈلی پڑی ہوئی ہی تمام بھیشری لوگ تپ کرتے ہین بیٹھنے کوئی تو ہاتھ اٹھائے پرمیشر سے لو لگائے کھڑے پرمیشر کے دھیان مین آڑے کوئی پدم آسن مارے پرمیشر کے نام کے سہارے کوئی پنج اگن تاپتے کوئی بیکرمان کرکر زمین ناپتے کوئی سدہ آسن کسی کے گلے مین ٹھاکر جی کا سنگھاسن کوئی صرف ایک لنگوٹی ہی باندھے کسی کے پاس صرف ایک کمل کاندھے کوئی بیراگی کوئی تیاگی کسی کے سر پہ جٹا دھاری کوئی دودھا دھاری کوئی جل سین کرکے پانی کے اندر پڑا ہی کوئی ایک پیر سے کہین کھڑا ہی کوئی کسی مقام پر بیٹھے ہوئے پوتھی پڑھ رہا ہی کوئی اُلٹے جھولنے کے ارادہ سے درخت پر چڑھ رہا ہی کوئی پون اہاری اور کوئی مون دھاری غرضکہ وہ ساری منڈلی پرلوک کے آسی اِس لوک سے اُداسی اُس جنگل مین اپنے معبود پر بھروسہ کے ساتھ موجود ہین اور ان سنتون مین ایک سنت جی صاحب براجمان مرگ چھالا بچھائے کسی درخت کی چھال کی لنگوٹی لگائے سر پر جٹا و کیس ہر طرح سے فقیرانہ بھیس چند سادھوون کے ساتھ بیٹھے ست سنگ کر رہے ہین اِس سنت سبھا کو دیکھکر ستگورو مہاراج بھی مع بھائی بالے کے کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اور بعد دیکھنے کے بھائی بالے سے کہا کہ ای بھائی بالے ایسے کھرے سودے سے میری نظر مین کوئی کھرا سودا کہین نہ ملیگا اِس امولک سودے کو چھوڑنا مجھکو ہرگز نہین بھاتا ہی اور پتا کی اجازت بھی یون ہی ہی کہ کھرا سودا کرنا بس اِس سے زیادہ کھرا سودا کہان ملیگا کبھی نہین کبھی نہین اب بہتر ہی کہ وہ کل روپیہ انکو دیدیے جاوین تاکہ یہ سنت لوگ اُس سے بھوجن پاوین اور کپڑا وغیرہ لیکر خوش ہو جاوین ستگورو مہاراج کی زبان سے یہ بات سنکر بھائی بالے نے کہا کہ مجھکو تمہارے پتا کا خوف ہی کیونکہ انھون نے بیوپار کے واسطے یہ روپیہ دیا ہی اور اُنکا مزاج بھی بہت سخت ہی سو اس بات آپ خوب غور کرلیجیے کیونکہ مین تو تابعدار ہی ہون آپ اپنے پتا کالو رام جی کو سمجھا لیجیے گا کہ جسمین مجھکو کسی جھگڑہ سے کچھ واسطہ نہ رہے کیونکہ مین تو بندہ ہی ہون آگے بھی اور اب بھی میرے لیے جو ارشاد ہو اُسکی تعمیل کرون یہ کہکر بھائی بالے نے مبلغ ۲۰ روپیہ جو اُسکے پاس واسطے خرید سودے کے تھے ستگورو مہاراج کے آگے رکھدیے اور ستگورو مہاراج اُن روپیون کو لیکر اُن سنت جی کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور نہایت شیرین زبانی سے بہت جھک کر نمسکار کیا اور پھر پوچھا کہ ای سنت جی آپ لوگ کپڑا کیون نہین پہنتے ہین کیا آپ لوگون کو ملتا ہی نہین ہی یا پہنتے ہی نہین ہین اور رات دن دھوپ دہالا سردی و گرمی سہتے ہو پانی برستا ہوگا بھیگ جاتے ہوگے آپ لوگون کی ایسی عمدہ صورت و شکل و جسم ہی جسمین راکھ و خاک لگا رکھی ہی یہ سنکر کسی سنت نے جواب دیا کہ ای بھائی ہم لوگ (نربان) سادھو ہین ہم لوگون کو بستر کا سنجم ہی نہ رکھنا چاہیے اور تم کو اِن باتون سے کیا مطلب ہی اور اسکے دریافت کرنیکا کیا سبب ہی اُسوقت بھائی بالے نے کہا کہ ای نانک جی تم چلکر سودا خرید کرو جیسا کہ کالو رام جی نے ہدایت کی ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای بھائی بالے مجھکو تو پتا جی نے کھرا سودا خرید کرنے کی اجازت دی ہی اور مجھکو بھی لازم ہی کہ کھرا سودا خرید کرنے کی مصلحت دو تاکہ مین کھرا سودا خرید کرون بھائی بالے نے کہا کہ مین کیا ہون تم اُنکے لڑکے ہو اور وہ تمہارے باپ ہین تمہین سمجھو کیونکہ تمہین کو انھین سمجھانا ہوگا یہ سنکر ستگورو مہاراج سنتون کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای سنتو آپ لوگ کپڑا کیون نہین پہنتے ہین اور اگر بالفرض یہ خیال کیا کہ آپ لوگ (نربان سادھو) ہین کپڑے کا سنجم نہین کرتے ہین تو کیا کھانا بھی نہین کھاتے ہین یہ سنکر سنت جی صاحب نے جواب دیا کہ ای لڑکو جو پرمیشر بھیجتا ہی وہ ہم لوگ کھا لیتے ہین اور ہمارا پنتھ تو اداسی ہی اسوجہ سے ہم لوگ ویرانہ مین بسر کرتے ہین بستی اور آبادی مین قیام نہین کرتے ہین یہ سنکر ستگورو مہاراج نے دریافت کیا کہ ای سنت جی صاحب آپ کا نام کیا ہی سنت جی نے جواب دیا کہ ہمارا نام (سنت رتن) ہی یہ نام سنکر ستگورو مہاراج بہت خوش ہوئے اور بھائی بالے سے کہا کہ ای بھائی بالے ایسا کھرا سودا مین ہرگز نہ چھوڑونگا

کیونکہ یہ نہایت کھرا سودا ہی ایسے سودے خرید کرنے مین نقصان نہین ہوتا ہی بلکہ فائدہ ہی ہوگا یہ سُنکر بھائی بالے نے کہا کہ ای نانک جی صاحب تم جانو یا کالو رام جانین اس معاملہ مین مین کچھ نہین جانتا ہون کہ یہ سودا کھرا ہی یا کھوٹا بعد اسکے ستگورو مہاراج نے وہی روپیہ مہنت جی کے آگے رکھدیئے اُسوقت مہنت جی نے کہا کہ ای لڑکو یہ روپیہ ہمارے کام کا نہین ہی کیونکہ تمھارے باپ نے بیوپار کے واسطے دیا ہی اور تم فقیرونکو کھلانے کو دیتے ہو اور تم لوگ ابھی بچے ہو تمھارے کھیلنے کھانے کے ابھی دن ہین ناچ رنگ تماشہ دیکھنے کے تمھارے سن ہین سب کام تمھارا ابھی تمھارے بزرگون کے تعلق ہی خود مختار نہین ہو تمھارے باپ نے کسی خاص کام کو دیا ہی تم اُسکو دوسرے کام مین صرف کرتے ہو اُنکو کیا جواب دوگے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سنیئے مہنت جی صاحب میرے باپ کی اس روپیہ کی بابت مجھکو یہ ہدایت ہی کہ اس روپیہ کا تم کھرا سودا خرید کرنا پس میرے نزدیک اس سے زیادہ اور کوئی کھرا سودا نہین ہی دنیا کے کل سودے مجھکو کھوٹے نظر آتے ہین اس سے اچھا سودا اور کوئی نظر نہین آتا ہی یہ سُنکر مہنت جی موصوف متعجب ہوگئے اور کہنے لگے کہ ای لڑکے تیرا نام کیا ہی اور تو کون ذات ہی یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ میرا نام نانک نرنکاری ہی اور کالو رام کھتری کا لڑکا ہون یہ سُنکر مہنت نے جواب دیا کہ بیٹا یہ کیا کہان نانک نرنکاری اور کہان کالو رام کھتری کا لڑکا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای مہنت جی صاحب پہلے زمانہ (ست جگ) مین مین نے نرنکار کی بھگت کی ہی وہ بھگت ہماری پوری نہین ہوئی ہی اور بعد اُسکے زمانہ (تریتا) اور زمانہ (دواپر) مین بھی ہمنے نرنکار ہی کی بھگت کی وہ پوری ہوئی اسلیے تب بھی ہم نرنکاری تھے اور اب بھی ہم نرنکاری ہی ہین جب یہ گفتگو مہنت جی نے ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنی تب کہا کہ ای نانک جو اچھا ہو مانگو تب ستگورو مہاراج نے کہا کہ مین کیا مانگون صرف ایک نرنکاری ہی مانگتا ہون تب تو مہنت جی نے جواب دیا کہ ای نانک تم آپ ہی نرنکاری ہی ہو رہا ہی اور ہم اور تو کیا دو ہین خیر اب ایک کام کرو روپیہ تو ہمارے کام کا نہین ہی کیونکہ یہ دھات ہی اور دھات پر ہم ہاتھ نہین لگاتے ہین پس بہتر ہی کہ اس روپیہ کی جنس خرید لاؤ تو البتہ فقیرون کا بھوجن بنجاوے اور یہ لوگ کھالیوین یہ سُنکر ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے روپیہ اُٹھاکر ایک گانون کی طرف گئے اور وہان سے جنس خرید لانے یعنے - آٹا - دال - شکر - گھی - دودھ - برتن - لکڑی - غرض کہ سب سامان لاکر رکھدیا اور سنتون کو سمجھائیکا اُسوقت مہنت جی نے کہا کہ ای نانک جی تم آپ ہی نرنکاری ہو یہ نانک روپ خود نرنکار نے دھارن کرکے تم مین پرگٹ ہوا ہی یہ امر ہمکو بخوبی یقین آگیا ہی کیونکہ ای نانک جی ان سادھون کو سات دن ہوگئے کہ یہان ان لوگون کو بھوجن نہین ملا تھا آج نرنکار نے تمھارا روپ دھارن کرکے یہ بھوجن پہونچایا ہی یہ کہکر پھر مہنت جی صاحب سے ستگورو مہاراج مع بھائی بالے رخصت ہوکر اپنے گھر کو چلے اُسوقت ستگورو مہاراج نے سمجھائیکا اور مع بھائی بالے کے وہان سے اُٹھکر چلدیے بعد تھوڑی دیر کے کہ جب ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوگئے تب ایک سادھو نے آکر اپنے مہنت جی سے پوچھا کہ ای مہنت جی صاحب اس لڑکے کی آپ نے بہت تعظیم کی اور بڑا ادب کیا کیونکہ اُس لڑکے کے خیال سے آپ نے آسن چھوڑ دیے اور اُٹھ بیٹھے اور اسقدر جلد اُس لڑکے کو رخصت بھی کردیا اور مجھکو اُسکے طرز طریقہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی دلی خواہش حضور کے پاس رہنے کی تھی یہ سُنکر مہنت جی صاحب نے جواب دیا کہ ای سادھو جی وہ لڑکا نہین ہی میری دانست مین وہ آپ ہی نرنکار ہی ہم سب کی خبرگیری کے واسطے نرنکار کا بھیجا ہوا آیا تھا اور ہمکو تو اسقدر حبس اُس لڑکے سے پہنچی تھی سو پایا نہ کہ ہم اُس شخص سے خدمت کرانی منظور تھی اور اُس لڑکے کا اقبال وجلال بڑے زور پر تھا کہ جسکی آتش نور مجھ سے برداشت نہین ہوسکتی تھی اسلیے ہمنے اُسکو جلد رخصت کردیا اب سنیئے کہ جب ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے ان سادھون سے رخصت ہوکر دو تین کوس نکل آئے تب بھائی بالے سے ستگورو مہاراج پوچھنے لگے کہ ای بھائی بالے ہمنے یہ کیا کیا یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ ای نانک جی صاحب آپ روپیہ تو پوچھتے ہین تو

روپیہ مذکور وہ آپ کے ہاتھ پر مین نے دیدیا مین تو حساب سے صاف ہُون بجواب اِسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے کیا مجھ سے غلطی ہوئی ہی یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اِس امر کو آپ ہی جانیئے یا کالورام جانین اور مین تو آپ کا حکمی بندہ ہُون اور مین کچھ نہین جانتا ہُون غرضکہ ایسی ہی باتین کرتے کرتے ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے واپس تلونڈی آئے اور نزدیک مین ایک تالاب جو خشک تھا والد کی عُدول حکمی کے خیال سے قریب بستی کے پوشیدہ ہو رہے اور بھائی بالے اپنے مکان کو چلے آئے جبکہ یہ خبر کالورام جی کو معلوم ہوئی کہ بالے اپنے گھر واپس آیا اور گورو نانک جی صاحب کا پتہ نہین ہی شاید سفر مین اُنکو تنہا چھوڑ کر آپ چلا آیا ہی یہ خبر سُنکر کالورام جی کو بہت تشویش ہوئی اور فوراً ہی ایک آدمی بھائی بالے کے مکان پر بھیجا کہ بھائی بالے کو جلد لا دے تا کہ اُس سے گورو نانک جی صاحب کا حال دریافت ہو جاوے چنانچہ وہ آدمی گیا اور بھائی بالے کو اپنے ساتھ لایا جسوقت بھائی بالے کالورام جی کے پاس آئے کُل کیفیت اُن روپیون کی سادھوون کے دعوت کر دینے کی کہ سنائی یہ سُنکر کالورام جی کو غصہ آیا کہا کہ سُن بالے مین نے تو تجھکو ہوشیار سمجھکر گورو نانک جی کے ساتھ بھیجا تھا اور بخوبی سمجھا دیا تھا کہ تیری وجہ سے یہ روپیہ ضائع نہ جاویگا مین یہ نہین سمجھا تھا کہ کبھی اصلی رقم مین نقصان ہوگا بلکہ فائدہ ہوگا چنانچہ اُسکے برعکس یہ ہوا کہ نفع کیسی فائدہ کون جانور کا نام ہی اصل ہی ندارد شد۔ بھلا بالے اب تو یہ تو مفصل کہہ سُنا کہ کس مقام پر اور کس طرح کیونکر روپیہ کھویا اُس وقت بھائی بالے نے جواب دیا کہ جب آپ سے رخصت ہو کر کے ہم لوگ چلے تو چلتے چلتے بارہ کوس پر پہونچے وہان پر ایک جنگل ملا اور اُس جنگل مین ایک سنت منڈلی اُتری ہوئی تھی اُس سنت منڈلی کو ستگورو مہاراج دیکھکر فوراً وہین کے اوپر رُک گئے اور روپیہ مذکورہ مجھ سے لیکر اُن سنتون کو کھلا دیا اور مجھ سے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے کھرا سودا کرنے کی اجازت دی ہی اور میرے نزدیک یہ سودا بہت ہی کھرا ہی یہ کہکر اُن لوگون کو جنس منگاکر کھلا دیا اب آپ خیال فرمائیے کہ اِسمین میرا کیا قصور ہی کہ جو مجھپر آپ خفا ہوتے ہین یہ سُنکر کالورام جی نے کہا کہ خیر وہ تو بعد کو دیکھا جاویگا پہلے یہ تو بتلاؤ کہ نانک جی کو تم نے کہان چھوڑا یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ نانک جی صاحب میرے ساتھ ہی آئے ہین بستی کے باہر کہین ٹھہر گئے ہین یہ کہکر اور کالورام جی کو ساتھ لیکر گورو نانک جی صاحب کی تلاش کرنے کو بستی کے باہر نکلے جسوقت یہ خبر ستگورو مہاراج کی والدہ کو معلوم ہوئی نہایت تشویش و تفکر ستگورو مہاراج کی والدہ کو بھی ہوا اور کہنے لگین کہ آج بہت خفگی مین باہر کو گئے ہین دیکھا چاہیئے کہ نانک جی سے کس طرح پیش آتے ہین یہ کہکر اور بی بی نانکی جی صاحبہ کو سمجھا کر فوراً دوڑایا اور کہا کہ تمھارے والد نانک جی کے ڈھونڈھنے کو گئے ہین اور بہت غصہ مین ہین ای نانکی تو جلد جا تاکہ تیرے والد نانک جی کو کچھ کہنے نہ پاوین غرضکہ آگے آگے بھائی بالے اور اُنکے پیچھے بھائی کالورام جی اور سب کے پیچھے چلکے سے بی بی نانکی بستی کے باہر ستگورو مہاراج کو تلاش کر رہے تھے یکایک اُن لوگون کی نگاہ پڑی کہ ستگورو مہاراج و سچے بادشاہ ایک مقام پر براجمان ہین پہلے کالورام اور بھائی بالے ستگورو مہاراج کے نزدیک گئے ستگورو مہاراج کو دیکھتے ہی آتش غضب کالورام جی مین بھڑک اُٹھی کہ ضبط نہ کر سکے اور ستگورو مہاراج سے پوچھنے لگے کہ تم تو بتاؤ کہ وہ میرا روپیہ کیا ہوگیا اور تم نے کیا سودا خرید کیا ستگورو مہاراج نیچی نگاہ کیے ہوئے بیٹھے رہے کچھ جواب نہ دیا تب کالورام جی کو اور غصہ زیادہ آیا اور ستگورو مہاراج کے مُنہ پر دو طمانچہ ایک اِسطرف اور ایک دوسری طرف مارے اتنے ہی عرصہ مین بی بی نانکی جی صاحبہ بھی وہان پہونچ گیئن اور کالورام جی کے ہاتھ جوڑنے لگین اور قدمون پر سر رکھدیا اور زبانی بھی عرض کیا کہ اب معاف کیجیے آیندہ سے ایسا قصور کبھی نہ ہوگا لیکن ستگورو مہاراج نیچی نگاہ کیے ہوئے بیٹھے رہے اب سُنیئے کہ یہان تو یہ امر ہو ہی رہا تھا وہان کسی نے جاکر رائے بولار رئیس قصبہ تلونڈی سے جاکر کہا کہ آج کالورام جی نے اپنے لڑکے کو کہ جسکا نام نانک ہی ڈنڈے سے بہت مارا ہی یہانتک کہ جب اُسکی لڑکی نانکی نام نے بہت منت و سماجت کر کے چھوڑایا تب چھوڑا ہی اور بہت دیر تک ہاتھ و پیر جوڑتی رہی تب نانک کی خلاصی ہوئی یہ سُنکر

سنتے ہی راے بولار نے ایک آدمی اپنے ملازم کو حکم دیا کہ کالورام جی کو فوراً ہی بلا لاؤ چنانچہ آدمی نے آکر کالورام جی سے کہا کہ آپ کو راے جی صاحب نے بلایا ہے اور نانک جی صاحب کو بھی ساتھ ہی لیتے چلیے گا یہ سنکر کالورام جی اُس آدمی سے بھی ستگورو مہاراج کی شکایت کرنے لگے کہ اے بھائی اِس لڑکے کو مین سکھاتے سکھاتے تھک گیا لیکن اِسکو مطلق عقل نہ آئی میری سکھائی ہوئی بات اِسکے ذہن مین نہ سمائی بس ایسے شخص کو وہان کیون لے چلون اِس لڑکے نے میری جان زچ کر رکھی ہے یہ سنکر اُس آدمی نے کہا کہ اے کالورام جی راے جی صاحب کا حکم ہے کہ نانک جی کو بھی ساتھ لیتے آنا یہ سنکر کالورام جی مجبور ہو گئے اور ستگورو مہاراج کو بھی اپنے ساتھ لے لیا اور راے بولار کے پاس جا پہونچے اُسوقت کالورام جی کا غصہ جاتا رہا اور براگ چھوٹ گیا راے بولار نے نانک جی صاحب کو اپنی بغل مین بٹھالیا اور پیشانی پر بوسہ لیا اور کالورام جی پر بہت تیز نگاہ سے دیکھکر کہا کہ سنو کالورام مین نے یہ بات تم سے چند بار آگے بھی کہی تھی کہ نانک جی صاحب سے تم کبھی سخت کلامی سے نہ پیش آنا اور انکو کبھی خیال مین بھی اپنا لڑکا نہ سمجھنا لیکن تم نے میرے کہنے کو کچھ بھی خیال نہ کیا اور نہ اُنکی کچھ قدر جانی بلکہ برخلاف میرے کہنے کے تمنے آج اُنکو اسقدر مارا ہے کہ اکثر لوگ جو اُس راستہ ہوکر بھی نکلے ہین وہ لوگ بھی ترس کھاکر کہتے تھے کہ آج کالورام جی نے نانک جی کو نہایت بے دردی سے مارا ہے کہ اگر اُنکی لڑکی بی بی نانکی نہ آجاتی تو نہین معلوم کہ کیا کرتے اُسی بیچاری نے آکر چھوڑایا تب چھوڑا ورنہ چھوڑتے ہی نہ تھے غرضکہ تم اُنکے ساتھ آج اِسطرح سے پیش آئے ہو کہ دیکھنے والے بھی نہایت افسوس کرتے تھے اے کالورام جی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ تمنے نہ ہمارے کہنے کو خیال کیا اور نہ پرمیشر کا کچھ ڈر کیا اور نہ لڑکے کی محبت کی یہ بھی نہ سمجھا کہ میرے ایک ہی اولاد ہے اے کالورام جی یہ حرکت تمھاری شیطانی ہوئی ہے نہ کہ انسانی سچ تو یہ ہے کہ گورو نانک جی صاحب تمھارے گھر کے لائق ہی نہین ہین اور مجھکو اپنے اوپر کمال افسوس ہوتا ہے کہ مین خود اُنکی خدمت کے لائق نہین ہون اسوجہ سے اپنے گھر پر رکھ نہین سکتا اور بقول تمھارے کہ جبکہ اُنکو اپنے من سے فراموشی اور تن سے بیہوشی ہے تب دوسرے کے کہنے سُننے کو کب اثر ہو سکتا ہے پس تم جو کچھ اُنکے ساتھ کرتے ہو اچھا نہین کرتے ہو اُنکو جسقدر تم تکلیف دیتے ہو بہت بیجا کرتے ہو اے کالورام جی تم اپنے دل مین یہ یقین ماننا کہ جسقدر چوٹ گورو نانک جی صاحب کے جسم پر لگی ہے وہ سب میرے جسم پر لگی ہے کیونکہ یہ شخص بڑا اقبالمند آدمی اور ولی اللہ پیدا ہوا ہے یہانتک راے صاحب کو رنج ہوا کہ وہ کالورام جی سے باتین تو کرتے تھے لیکن آنکھون سے آنسو نکلتے تھے غرضکہ راے بولار کا براگ تھمتا ہی نہ تھا اور ستگورو مہاراج کو گلے لگائے بیٹھے رہے اِسقدر غصہ کالورام پر راے بولار صاحب کا تھا کہ کانپتے تھے بعد تھوڑی دیر کے کالورام جی سے پھر راے صاحب موصوف نے کہا کہ اے کالورام جی آجتک مین تم سے کبھی سخت کلامی سے بھی نہین پیش آیا لیکن آج تم سے مین یہ کہتا ہون کہ تم کو لازم نہ تھا کہ تم نانک جی صاحب سے اِسطرح پیش آتے اور ایسا مارتے کہ مُنہ پر طمانچہ کے داغ پڑ گئے ہین سچ ہے کہ تمنے جلادی کا کام کیا ہے یہ کلام سنکر کالورام جی بہت خوفناک ہوے اور کہنے لگے کہ اے راے جی صاحب مین نے کیا ایسا قصور کیا ہے کہ جسکے عوض مین حضور اسقدر ناراض ہین اب اِسکی کیفیت حضور مجھ سے سنئین کہ اِس لڑکے کو مین نے بارہا سمجھایا اور ہر ہر طرح پر سکھایا لیکن اِسکے دل پر کچھ اثر نہ کیا آخرکار مین بھی تنگ آگیا ایک دن بہت سہولیت کے ساتھ مین نے اِس سے کہا کہ اے نانک جی میرے گھر مین تمھین ایک ہی لڑکے ہو اور اب تم ہوشیار ہوکر سن تمیز کو پہونچے ہو کچھ اپنا کام دیکھو اِسطرح سے سمجھا بجھا کر اُنکو مین نے مبلغ ۲۰ روپیہ دیے اور ہمراہ اِنکے بھائی بالے کو کر دیا اور نشیب و فراز دنیا کے بہت سے بتا دیے اور یہ بھی ہدایت کی کہ بہت کھرا سودا خرید کرنا باوجود ایسی ہدایت کے اُنھون نے روپیہ مذکورہ بیجا کر فقیرون کو کھلا دیا اب حضور ہی غور کرین کہ جس دن سے یہ پیدا ہوے ہین اُسوقت سے اور اسوقت تک کتنی ہی مرتبہ اِس شخص نے گھر اُجاڑ کر دیا لیکن مین اب تک خیال کرتا تھا کہ اِسکے سن کا قصور ہے اِسی واسطے اِس مرتبہ اُنکو بہت ہوشیار کر دیا تھا اور ہر طرح سے سمجھا بجھا دیا تھا

کہ دیکھنا یہ روپیہ خراب نہ کرنا اگر تم ایسا کروگے تو پھر کبھی نہ پاؤگے ورنہ اِس سے زیادہ تم کو واسطے تجارت کے دیا جاویگا لیکن پھر بھی اُنھون نے وہی حرکت کی کہ یہان سے روپیہ بیجا کر فقیرونکو کھلا دیا حالانکہ بھائی بالے یہ بھی کہتا ہی کہ وہ ایسا مقام تھا کہ پانی تک میسر نہ تھا اُس مقام پر کچھ لوگ بیٹھے تھے اُنسے یہ شخص خود ملکر اور اُن لوگون سے مفلسی کو دریافت کرکے کھلا دیا یہ کل کیفیت بھائی بالے کے زبانی تو سُننے مین آئی لیکن اسنے اپنے منہ سے اِسوقت تک کچھ اقرار خواہ انکار نہین کیا بلکہ گھر بھی چھوڑا بالے تو اپنے مکان کو واپس آیا لیکن یہ برعکس اُسکے باہر ہی رہگیا جبکہ میرے کان تک یہ خبر پہونچی کہ بالے واپس آیا اور نانک جی کو ساتھ نہین لایا تب مجھکو زیادہ فکر ہوئی اُسوقت بالے کو بلاکر کل کیفیت دریافت کی یہ سُنتے ہی راے بولار جی صاحب موصوف نے بھائی بالے کو بھی بلا بھیجا چنانچہ بھائی بالے فوراً ہی حاضر ہوے اور کل واقعہ کھرے سودے کا کہ سُنایا بعد سُننے اِس کیفیت کے راے بولار صاحب نے کالو رام جی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے کالو رام جی تمھاری تقدیر بڑی کھوٹی ہی اب مجھکو معلوم ہوا کہ تمھاری بیالبدہی بُری ہی کیونکہ تم نانک جی صاحب کی قدر نہین جانتے ہو تمھاری وہ مثل ہی کہ جیسے کسی نافہم آدمی کے پاس پارس پتھر ہو اور وہ اُسکی قدر نہ جانتا ہو اسلیے اُس پتھر کو بھی عام طور کا پتھر خیال کرکے محتاجگی سے بھیک مانگتا ہو اور اُس پتھر کو معمولی پتھر سمجھکر بے قدری کے ساتھ پھینک دیوے یا یون سمجھو کہ جیسے کسی ناسمجھ کے ہاتھ کوئی جواہرات لگے اور وہ اُسکی قدر نہ جانتا ہو اسوجہ سے وہ محتاج ہی بنا رہے تو اُسکو بجز اُسکی بدقسمتی کے اور کیا کہنا چاہیے بس اُسیطرح پر تمھاری تقدیر بھی ہی مجھکو افسوس آتا ہی اور میرا جسم مسلمان کا ہی اسلیے مین اُنکی خدمت مطلق کر نہین سکتا ہون اِسی خیال سے آپکو اپنے مکان پر رکھ نہین سکتا کیونکہ اِنکا جسم ہندو کا ہی اور ہم مسلمان فرق از زمین تا آسمان ہی کالو رام جی تمکو دھن دولت کی بڑی خواہش ہی اِسی خیال سے مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ جسقدر اُنکے مصارف کے واسطے خرچ کی ضرورت ہو مین تم کو بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہون کہ تم میرے خزانہ سے لیجاؤ یہ کہکر ایک ملازم کو جسکا نام (امیدا) تھا راے جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اندر سے مبلغ عمہ روپیہ کالو رام جی کو ابھی لادے چنانچہ ملازم مذکورہ اندر گیا اور بیگم صاحبہ سے راے جی صاحب کے نام سے مبلغ عمہ روپیہ اندر سے لاکر کالو رام جی کے ہاتھ مین رکھدیا اُسوقت کالو رام جی نے روپیہ لینے سے انکار کیا اور دست بستہ عرض کیا کہ حضور یہ روپیہ مین کسطرح لون بجواب اُسکے راے بولار نے کہا کہ اب یہ روپیہ ہمارے بھی کام کا نہین رہا مجھکو تو کمال ہی افسوس ہی کہ نانک جی صاحب میرے مکان پر قیام ہی نہین کرسکتے ورنہ مین آپکو اپنے پاس سے ایکدم کو بھی جدا نہ کرتا اور تم اُنکی قدر نہین جانتے ہو کہ اُنکو کسطرح سے رکھنا چاہیے اور اُنسے کس طرح سے پیش آنا چاہیے یا اُنکی کسطرح خدمت کرنی چاہیے خیر مین اپنی طرف سے نانک جی صاحب کو تمھارے سپرد کرتا ہون بعد اسکے اِس امر کی بحث پیش ہوئی کہ کالو رام جی تو وہ مبلغ عـہ روپیہ لیتے نہ تھے اور راے بولار صاحب واپس نہ لیتے تھے مگر سہ کرر کالو رام جی نے عرض کیا کہ جناب راے جی صاحب یہ روپیہ کسکا ہی اور یہ لڑکا کسکا ہی یہ سب کچھ حضور ہی کی بدولت ہی اور یہ بات بھی حضور پر ظاہر ہی کہ اِسقدر روپیہ سے مین کچھ غریب نہ ہوجاؤنگا صرف اُنکے لیے نصیحتانہ جو کچھ کیا گیا تھا کیا گیا تھا تاکہ آیندہ سے ایسی غلطی نہ کرین ورنہ اِن روپیون کی حقیقت ہی کیا ہی یہ سُنکر راے بولار نے جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اے کالو رام جی اب یہ روپیہ تم لے لو اور جبتک نانک جی صاحب کی عمر اِس قابل نہو کہ یہ بھی قوت بازو سے کچھ پیدا کرین تب تک اِنکی خدمت مین کرُونگا اور اِنکے لیے مصارف مین اپنے خزانہ سے دُونگا بجواب اِسکے پھر کالو رام جی نے عرض کیا کہ حضور اپنے جی مین سوچین کہ یہ روپیہ مین کسطرح سے لون اور میرا اِسکے لینے کا حق کیا ہی یہ سُنکر پھر راے بولار نے جواب دیا کہ ہمارے خزانہ مین تو اب یہ روپیہ جمع ہی نہین ہوسکتا ہی اسوجہ سے یہ روپیہ تمکو ضرور ہی لینا چاہیے آخرکار جب کالو رام جی نے ازحد انکار کیا اور راے جی صاحب نے ازحد اُسکے لینے کے بارہ مین اصرار کیا چند بار کہا بلکہ صدہا بار انکار و اصرار دونون طرف سے جب ہوئے تب یہ بات

ٹھہرائی کہ کالورام یہ روپیہ آپ سے لیوین چنانچہ کالورام جی کو مجبوراً وہ روپیہ لینا پڑا گو کہ کالورام جی نے وہ روپیہ اُسوقت لے لیا لیکن دل مین نہایت ہی پس وپیش رہا کہ کیا کرنا چاہیے پھر راے بولار جی صاحب نے مکرر کہا کہ اے کالورام جی آج سے جو صرفہ نانک جی صاحب کی ذات خاص کا ہوا کرے میرے بیان سے بیجا یا کرو تاکہ آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو اور پہلا حساب بھی کر لو کہ جسقدر نقصان انکی وجہ سے تمہارا ہوا ہو وہ بھی ہم سے سب اپنا بیباق کر لو کیونکہ تم روپیہ کے نرے طالب ہو اور آیندہ سے کبھی ایسے ست دھرم آدمی کو یعنے نانک جی صاحب کو کہ خاص پرمیشر کے پیارے ہین تم کسی طرح بے عنوانی سے پیش نہ آؤ غرضکہ اسطرح کی باتین ایک عرصہ تک رہین راے بولار جی صاحب کالورام جی سے بیٹھے کہتے تھے کہ اے کالورام جی یہ نانک جی صاحب کی ذات اس سنسار کے اُدّھار کے واسطے ہی جسم انسانی رکھکر تمہارے گھر مین نازل ہوے ہین یہ نانک جی صاحب تو پورے سنت ہین لہذا انکو کبھی ہرگز ہرگز تکلیف ہونے نہ پاوے یہ سُنکر کالورام جی بہت شرمائے اور راے جی صاحب سے رخصت ہوکر اپنے گھر چلے آئے اب جسقدر لوگ قصبہ تلونڈی کے تھے کالورام جی کو انگشت نمائی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ دیکھو تو بھائی کالورام جی کو کیا ہو گیا ہی کہ پہلے تو نردئی سر پر ہو کر اپنے لڑکے نانک جی صاحب کو بہت بیدردی سے مارا اور جبکہ راے بولار جی صاحب نے روپیہ دیا وہ بھی اپنے گھر لے آئے غرضکہ جب یہ بات زبانزد خلائق ہوئی تو ایکدن کالورام جی نے راے بولار کے پاس پھر مع روپیہ کے حاضر ہو کر عرض کیا اور قدمون پر گر پڑے اور کہا کہ اس روپیہ کو حضور واپس لے لیوین ورنہ زمانہ بھر مین میری ہنسی ہوگی بجواب اسکے راے بولار نے کہا کہ اے کالورام جی یہ روپیہ ہمنے تم کو نہین دیا بلکہ مجھکو تو گورو نانک جی صاحب کا قرضہ ادا کرنا تھا وہ دیا ہی اسوجہ سے آپ یہ روپیہ قرضہ کا مین پھر کیونکر واپس لے سکتا ہون یہ سُنکر پھر کالورام جی نے عرض کیا کہ اے راے جی صاحب بھلا اس لڑکے کے پاس روپیہ کہان تھا کہ جو آپ کو قرض دیتا یہ سب آپ کی بندہ پروری ہی کہ جو اسطرح پر آپ فرماتے ہین یہ سب آپ کے رئیسانہ مزاج کی خاصیت ہی یہ سُنکر پھر راے بولار صاحب نے جواب دیا کہ اے کالورام جی تمکو اس بات کی مطلق خبر نہین ہی کہ جسقدر دولت اس سنسار مین کیا بلکہ دونون جہان یعنے زمین و آسمان مین ہی وہ سب انھین نانک جی صاحب کے قدمون کی برکت ہی غرضکہ یہی نانک جی صاحب ساری دولت دین و دنیا کے مالک ہین جسقدر کہ میرے گھر مین زر و نقد و اسباب و گھوڑے ہاتھی و رتھ وغیرہ ہین وہ سب انھین کی قدمون کی برکت سے ہین بلکہ میرا دلی اعتقاد ہی کہ انھین کا دیا ہوا مین کھاتا ہون اور میری کیا اصل تھی کہ مین آپ کو کچھ دیتا اے کالورام جی یہ سارا سنسار انھین کا دیا ہوا کھاتا ہی یہ بات سُنکر جسقدر لوگ وہان بیٹھے تھے سب کو حیرت ہوگئی اور سب کو یقین آگیا کہ ستگورو مہاراج یعنے نانک نرنکاری کے جسم مین بڑا اوتار بھاری پرمیشر خود ہی دھارن کر کے پرگٹ ہوا ہی۔

آگے ساکھی جے رام پلٹی کی ستگورو مہاراج کے ساتھ ہوئی

نمبر ۱۲

ایک زمانہ مین کہ مہینہ چیت خواہ بیساکھ کا تھا مسمی جے رام جی صاحب کہ جنکا گوتر پلٹی مشہور تھا اور جنکے ساتھ شادی بی بی نانکی جی صاحبہ کی ہوئی اور وہ سلطان پور کے رہنے والے تھے کسی چیز کی خریداری کے واسطے بمقام تلونڈی کہ جہان ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب کا مکان تھا آئے اور اپنے خرید و فروخت کے کام مین مصروف ہوئے ایک دن کا واقعہ یہ ہوا کہ جے رام جی صاحب موصوف راے بولار رئیس قصبہ تلونڈی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے راے جی نے دریافت کیا کہ جے رام جی تمہاری شادی ہوگئی ہی یا نہین یہ سُنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ ابھی نہین ہوئی ساتھ اُسکے یہ بھی جے رام جی نے کہا کہ اس قصبہ مین ہماری قوم کے بہت گھر آباد ہین اگر اس قصبہ مین شادی ٹھہر جاوے

تو ہم منظور کر لیوینگے اگر حضور کی کچھ توجہ اس معاملہ مین ہو تو مین نہایت مشکور ہونگا یہ سنکر راے جی صاحب نے جواب دیا کہ ہان اس قصبہ مین تو اکثر قوم کھتری بیدی زیادہ رہتے ہین اگر اُنسے تمھاری رشتہ داری ہو سکتی ہو تو کیا مضائقہ ہے ہم بھی کوشش کرینگے اور اگر رشتہ ہی نہین ہوتا ہو تو مجبوری ہے جے رام جی کے پاس ایک برہمن کہ جسکا نام (ندھا) تھا ملازم تھا اُس سے جے رام جی نے بلا کر دریافت کیا کہ تم تو ہماری قوم کے رشتہ داریون سے بخوبی واقف ہو ہمارے خاندان کی نسبت رشتہ داری بیدی کھتریون مین ہو سکتی ہے یا نہین یہ سنکر اُس برہمن نے جواب دیا کہ اکثر بیدی کھتریون مین آپ کے خاندان کے رشتہ داریان موجود ہین اور برابر ہوتی ہین جسوقت یہ بات راے بولار نے سنی خیال کیا کہ یہ شخص جسکا نام جے رام جی ہے ایک ساہوکار آدمی ہے اور کانو رام جی کہ ہمارے دربار کا کاروبار کرتا ہے اُسکے ایک دختر ہے اگر اس شخص کے ساتھ اس دختر کی نسبت ہو جاوے تو بہت عمدہ بات ہے بعد دو ایک روز کے راے بولار صاحب نے کانو رام جی سے پوچھا کہ اے کانو رام جی جے رام کھتری کا گوتر پلٹی کے لقب سے ہے اور تمھارا گوتر بیدی کھتری مشہور ہے تمھاری اور انکی شادی و بیاہ آپس مین ہو سکتی ہے یا نہین یہ سنکر کانو رام جی نے جواب دیا کہ جی ہان ہو سکتی ہے اور برابر ہوتی ہے بعد اسکے کانو رام جی نے راے صاحب کے اشارہ کو سمجھکر کہ شاید بی بی نانکی جی صاحبہ کے واسطے راے صاحب نے یہ گفتگو فرمائی ہے جواب دیا کہ جی ہان لیکن ہماری قوم کا کچھ عجب دستور ہے کہ شادی کا پیغام منجانب پسر ہوتا ہے نہ کہ از جانب دختر اور یہ رواج سلف سے ہے کہ لڑکے ہی کی طرف سے پیغام آتا ہے اور بلکہ اس امر کا یہان تک رواج ہو گیا ہے کہ اگر کسی دختر کی طرف سے شادی کا پیغام بھیجا جاوے تو خوب نہین بلکہ معیوب سمجھا جاوے جنابعالی حضور کے اشارہ کو مین بخوبی سمجھ گیا حضور کی تجویز میری سبکدوشی کا باعث ہے لیکن رواج ملک و خاندان سے مجبوری ہے کیا بلکہ عذر ہی ہے یہ سنکر راے بولار صاحب نے جواب دیا کہ اے کانو رام جی دختر کا بار سب کے سر پر برابر ہوتا ہے کیا امیر اور کیا غریب خیر دیکھا جاویگا آخرکار ایک دن کانو رام جی بھی وہان موجود تھے اور جے رام جی بھی بیٹھے تھے اُسوقت راے بولار صاحب نے جے رام جی سے چپکے سے کہا کہ اپنے برہمن ملازم کہ جسکا نام (ندھا) ہے کانو رام جی سے اُسکی زبانی اشارۃً و کنایتاً کچھ کہلاؤ تو سہی یہ سنکر جے رام جی نے (ندھا) برہمن سے کہا کہ آج کانو رام جی سے کہ اسوقت موقع بھی بہت اچھا ہے کچھ ذکر کرو تو سہی چنانچہ وہ دن سنیچر یعنے شنبہ کا تھا اور قریب ڈیڑھ پہر دن کے باقی تھا (ندھا) برہمن مذکور نے کانو رام جی سے کہا کہ اے مہتا جی آپ بھی کھتری ہین اور جے رام جی بھی کھتری ہین آپکو واجب ہے کہ جو کچھ جے رام آپ سے درخواست کرین اُسکو آپ قبول فرمایئے یہ سنکر کانو رام جی نے جواب دیا کہ ہان جو کچھ وہ کہین یا تم کہو وہ مین سنُون تو سہی یہ سنکر راے بولار جی صاحب بول اُٹھے کہ اے کانو رام جی بھلا تم اس بات کو غور تو کرو کہ ایسی بات جے رام جی اپنے منھ سے کیونکر کہ سکتے ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ یہ برہمن یعنے (ندھا) جے رام جی کا ملازم کہ رہا ہے وہ گویا انھین کی تقریر ہے یہ سنکر کانو رام جی نے جواب دیا کہ اے راے جی صاحب آپ کا ارشاد مجھکو بسر و چشم قبول و منظور ہے قصہ مختصر آیندہ ماہ بیساکھ پر شادی مقرر ہوئی بس جسوقت ساعت معہودہ شادی کی آئی بہت دھوم دھام سے بی بی نانکی جی صاحبہ کی شادی جے رام پلٹی کے ساتھ ہوئی اور شادی ہی مین بی بی نانکی جی صاحبہ رخصت ہو کر اپنی سسرال کو تشریف لے گئین بعد کچھ عرصہ کے ایک روز کانو رام جی نے گورو نانک جی صاحب سے کہا کہ سلطانپور جاکر بی بی نانکی جی صاحبہ کو رخصت کرا لاؤ یہ سنکر گورو نانک جی صاحب نے پہلے تو انکار کیا لیکن جب کانو رام جی نے بہت سا اصرار کیا تو اور سمجھایا کہ اے بیٹا سواے تمھارے اور کون ایسے کام کو جا سکتا ہے اپنی ہمشیرہ کو جاکر رخصت کرا لاؤ اسیطرح والدہ نے بھی بہت کچھ کہا کہ تمکو ضرور سلطانپور جانا چاہیے کیونکہ جو دنیا کے مراسم ہین اُنکو ضروری کرنا چاہیے بعد اسکے کانو رام جی کے منھ سے نکلا کہ مین چاہتا ہون کہ تمکو مین اُنھین کے سپرد بھی کردون غرضکہ جو کچھ مراسم رخصت کے تھے سب سامان و نیز بھائی بالے کو جنسے گورو مہاراج سے زیادہ محبت تھی

انکو بھی ساتھ کر یا چنانچہ ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے سلطانپور کو تشریف لیگئے اور جسوقت سلطانپور مین پہونچے بی بی نانکی جی صاحبہ نے ونیز جے رام جی صاحب نے بہت خوشی منائی اور کمال خاطر داری سے پیش آئے اور صبح اُسکے ستگورو مہاراج نے جانے واسطے رخصت کرانے بی بی نانکی جی صاحبہ جے رام جی سے درخواست کی یہ جواب اُسکے جے رام جی نے کہا کہ میری خواہش ہی کہ آپ بھی یہین تشریف رکھیئے اور اپنی ہمشیرہ کو بھی یہین رہنے دیجیے مجھکو تو تم دونون کو یہین رکھنا منظور ہی بجواب اِسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر جو آپ ارشاد فرماینگے اُسکی تعمیل مین مجھکو کیا عذر ہی لیکن اِس مرتبہ مجھکو مع ہمشیرہ صاحبہ کے اجازت دیجیے تاکہ والدین کی ناخوشی کا باعث نہ ہو اور جناب ہمشیرہ صاحبہ بھی سب لوگون سے ملاقات کر آوین پھر جو کچھ حکم ہوگا اُسکی تعمیل کی جاویگی یہ سُنکر جے رام جی اندر مکان کے آئے اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہا کہ تمھارے بھائی تمھاری رخصت کے بارہ مین درخواست کرتے ہین یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے لیکن میری بھی مصلحت یہی ہی کہ اِس مرتبہ مجھکو رخصت کر دیجیے تاکہ والدین ونیز بھائی کی خوشی کا سبب ہو جاوے اور یہ لفظ کہنے کی نوبت نہ آسکے کہ مین بغیر رخصت کے واپس چلا آیا اگر ایسا ہی ہی تو جلد رخصت کرا منگائیے گا مین سوچتے اور بھی کہتی ہون کہ اکثر مین وہان کی بابت خواب دیکھا کرتے ہون قطع نظر اِسکے مجھکو بارہا اِس بات کا تجربہ ہو چکا ہی کہ اکثر جو میرے بھائی کے منھ سے نکل گیا ہی وہ بیشک وشبہہ ویسا ہی ہوگیا ہی اسلیے اِس بارہ مین آپ سے مین مکرر عرض کرتی ہون کہ مجھکو اجازت جانے کی میرے بھائی کے ساتھ دیدیجیے ایسا نہ ہو کہ میرا بھائی کچھ کہہ اُٹھے یہ باتین سنتے ہی جے رام جی نے بی بی نانکی جی صاحبہ کی رخصت فوراً ہی منظور فرمائی اور بعد اِسکے پوچھا کہ کب تک آنا ہوگا بجواب اِسکے بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ جب آپ اُسطرف آئیے مجھکو بھی ساتھ لیتے آئیے کیونکہ یہ مقام ایسا ہی کہ بغیر لائے ہوئے خود میرا آنا تو مناسب ہی نہین ہی خیر بعد اِن سب باتون کے بی بی نانکی جی صاحبہ ہمراہ گورونانک جی صاحب مع بھائی بالے سلطانپور سے رخصت ہو کر بمقام (تلونڈی) تشریف لائین اور اپنے والدین سے آکر ملین یہ خبر راے بولار جی صاحب کو بھی پہونچی کہ گورونانک جی صاحب اپنی ہمشیرہ کو رخصت کرا کے واپس آگئے ہین چنانچہ راے جی موصوف ستگورو مہاراج کو اپنے اعتقاد کے موافق بُلا کر قدمبوس ہوئے اور عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب جسقدر آرام مجھکو حاصل ہی وہ سب آپکے قدمون ہی کی برکت سے حاصل ہی بعد اِسکے ستگورو مہاراج اپنے اُسی نرنکار کی بھگت مین مشغول وموظف ہوئے آخر کار ماہ چیت وبیساکھ کے دن جب پھر آئے تو جے رام جی صاحب برائے تجارت جیسا کہ ہمیشہ آتے تھے تشریف لائے اور اپنا تجارت کا کام شروع کیا جب کہ تجارت کا کام ختم ہوگیا اور جے رام جی کا ارادہ واپس جانے کا ہوا تو راے بولار نے جے رام جی کی دعوت کی اور اپنی خوشی ظاہر کی اُسوقت جے رام جی نے عرض کیا کہ مین بھی کسی خدمت کا امیدوار ہون کہ کچھ خدمت مجھ سے بھی لیجاوے بجواب اُسکے راے بولار نے کہا کہ اے جے رام جی آپکے خسر کالو رام جی کا مزاج نہایت سخت ہی اور گورونانک جی صاحب سادھو آدمی ہین اکثر اِنکے ساتھ بھی کالو رام جی اُسیطرح جیسے کہ غیر شخص سے پیش آتے ہین گورونانک جی صاحب کے ساتھ بھی پیش آتے ہین اور مجھکو بوجہ اِنکے سادھو ہونے کے یہ امر ناگوار گذرتا ہی لیکن کیا کرون کہ مین اپنے پاس اِنکو رکھ نہین سکتا اسلیے مین مصلحتاً تم سے کہتا ہون کہ گورونانک جی صاحب کو آپ اپنے پاس رکھیے کیونکہ گورونانک جی صاحب خدا کی عبادت مین زیادہ دل لگاتے ہین اور کالو رام جی اُنکو اُس کام سے ہٹاتے ہین اسلیے مین یہی چاہتا ہون کہ گورونانک جی صاحب آپ ہی کے پاس رہا کرین اور بہتر یہ ہوگا کہ وہان آپ کی صحبت مین کوئی کام بھی سیکھینگے یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ راے جی صاحب یہ کونسی بات ہی بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ گورونانک جی صاحب اِسی مرتبہ میرے ساتھ چلین اور مین اِنکی شادی کی بھی فکر کرونگا یہ سُنکر راے بولار نے جواب دیا

اد ای جے رام جی اب اِسوقت تمھارے ساتھ تو گورو نانک جی صاحب کا جانا مناسب نہین ہی مگر ہان اگر تم اِس بات کو منظور کرتے ہو تو مین بعد ایک ماہ کے گورو نانک جی صاحب کو تمھارے پاس بمقام سلطانپور بھیجدونگا لیکن اِس امر کا خیال رکھنا کہ اِنکو کسی کاروبار دنیاوی مین بھی لگا لینا تاکہ اِنکو کسی سے کچھ واسطہ نہ رہے یہ سُنکر جے رام جی نے تسلیم عرض کیا اور اپنا مکلاوہ یعنے گونا لیکر بی بی نانکی جی صاحبہ کو رخصت کرا کے سلطانپور کو گئے ۔

آگے ساکھی گورو مہاراج سے اور ایک اتیت سے جو باتین ہوئین وہ چلی

نمبر ۱۳

جب گورو نانک جی صاحب کی عمر بیس برس کی ہوئی جگت کے اُدّھار کرنے والا بیدی کھتری کی کُل مین پورنماشی کا پورا چندرمان کر دھرم کا اُپدیش کیا کرتے تھے ایک دن کا واقعہ یہ ہوا کہ ایک اتیت فقیر شہر کے باہر آ اُترا گورو نانک جی صاحب نے جب سُنا کہ کوئی فقیر شہر کے باہر آ اُترا ہی اُسکے پاس گئے اتفاق وقت سے گورو نانک جی صاحب کے ہاتھ مین ایک لوٹا از قسم گڑوا اور ایک انگشتری طلائی تھی جب کہ اُس فقیر کے پاس ستگورو مہاراج پہونچے تو اُس اتیت فقیر نے ستگورو مہاراج سے دریافت کیا کہ کیون تیرا نام کیا ہی اور تو کون ذات ہی یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای سادھو جی نام تو میرا نانک نرنکاری ہی اور قومیت میری کھتری ہی یہ سُنکر اُس فقیر نے کہا کہ ای نانک نرنکاری تم بھی نرنکاری ہو اور مین بھی نرنکاری ہی کا ہون اِسوجہ سے تم مین اور مجھ مین کچھ فرق نہین ہی بجواب اُسکے گورو مہاراج نے فرمایا کہ در اصل کچھ فرق نہین ہی یہ کہکر اور اُس فقیر کو اپنی روشن ضمیری سے اپنی انگشتری طلائی وغیرہ لوٹا یعنے گڑوا فوراً ہی دیدیا اُسوقت پر فقیر مذکور نے کہا اب یہ دونون چیزین ہمکو پہونچ گئی ہین اِنکو آپ اپنے ہی پاس رہنے دیجیے اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دیوتا جی دی ہوئی چیز کو واپس لینا مثل اُسکے ہی کہ بقول شخصے کہ تھوک منہ سے گرا کر اُسکو پھر منہ مین لینا جو لوگ دی ہوئی چیز واپس لیتے ہین بعینہ ویسا ہی کرتے ہین یہ سُنکر پھر اُس فقیر نے کہا کہ ای نانک نرنکاری تم اصلی ہی نرنکاری ہو اور ہم تو نقلی نرنکاری ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا اور کھڑے ہو گئے اور اُس فقیر سے رخصت ہو کر اپنے مکان کو چلے آئے اور اُسطرف وہ فقیر وہ دونون اشیاے یعنے انگشتری طلائی اور گڑوا لیکر روانہ ہو گیا جسوقت ستگورو مہاراج گھر پہونچے تو کالو رام جی نے دریافت کیا کہ ای نانک جی تمھارے ہاتھ مین لوٹا از قسم گڑوا تھا کہان بھول آئے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے کچھ جواب ندیا خاموش ہو رہے اُنکی خاموشی سے کالو رام جی کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ ای نانک اب تم میرے گھر سے نکل جاؤ کیونکہ مین نے تم کو بہت کچھ سمجھایا لیکن تم نہ سمجھے ہمارا کہنا تمھارے دل پر مطلق اثر نہین کرتا اور افسوس یہ ہی کہ میرا ہی تو تم نقصان کرتے ہو اور مجھی کو ہر لوگ قائل کرتے ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہان راے بولار صاحب کو کسی نے جا خبر کی یہ سُنکر راے صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی جاکر کالو رام جی کو جلد بُلا لاؤ چنانچہ ایک آدمی گیا اور کالو رام جی کو فوراً ہی بُلا لایا جسوقت کالو رام جی راے صاحب کے پاس پہونچے راے صاحب نے کہا کہ کہو کالو رام کیا حال ہی کالو رام جی نے جواب دیا کہ حضور میرا تو اب کہین ٹھکانا نہین ہی نانک اپنے فعل سے باز نہین آتا ہی اور برعکس اُسکے مجھی کو ہر ایک شخص اُلٹ پھیر کے سمجھاتا ہی حضور بھی مجھ پر خفا ہوتے ہین کیا کہون دیکھیے آج بھی نانک جی نے ایک لوٹا از قسم گڑوا اور ایک انگشتری طلائی نہین معلوم کس کو دے آیا اور طرفہ یہ کہ جواب تک نہین دیتا ہی جب کچھ کہو تو خاموش رہتا ہی یہ سُنکر راے بولار نے جواب دیا کہ ای کالو رام جی نانک جی صاحب تمھارے پاس رہنے کے لائق نہین ہین اور تم نہ اُنکے مرتبہ و منزلت سے واقف ہو اِس سے بہتر یہ ہی کہ اِنکو جے رام جی کے پاس بھیجدو کیونکہ اِنکی وجہ سے تمکو بھی ملال رہتا ہی اور گورو نانک جی صاحب بھی رنجیدہ خاطر رہا کرتے ہین اور مجھکو اِن کا

خیال رہاکرتا ہی پس اب یہی مناسب ہے کہ نانکجی سلطانپور مین جاکر مقیم ہون وہان جے رام جی کی صحبت مین عقل بھی آجاویگی یہ کہکر راے بُولار صاحب نے سنگورو مہاراج کو بُلا بھیجا اور ایک خط اپنے قلم سے لکھکر سنگورو مہاراج کے حوالہ کیا اور زبانی کہا کہ بہتر ہی کہ آپ اپنا قیام سلطانپور مین قبول فرمائیے اور مین نے اِس خط مین جے رام جی کو لکھ دیا ہی اور آخر مین یہ فقرہ بھی لکھدیا ہی کہ مین گورو نانک جی صاحب کو تمہارے سپرد کرتا ہون اسلیے آپ سے جو کچھ اِنکے بارہ مین ہوسکے کوتاہی نہ کیجیے گا مرقوم سمت ۱۵۴۴ بکرماجیتی متی مگسر یعنے اگھن بدی تیرس۔ چنانچہ سنگورو مہاراج خط لیکر راہی جانب سلطانپور ہوے۔

آگے ساکھی سنگورو مہاراج سے اور جے رام جی سے گفتگو کی چلی

نمبر ۱۴

سنگورو مہاراج راے بولار سے رخصت ہوکر کے پانچوین دن تلونڈی سے سلطانپور مین پہونچے ماہ مگسر یعنے اگھن سُودی ستمی کو گورو نانک جی صاحب نے بی بی نانکی جی صاحبہ اپنی ہمشیرہ سے ملاقات کی بی بی نانکی جی صاحبہ نے جسوقت سنگورو مہاراج کو دیکھا فوراً ہی قدمون پر گر پڑین اُسوقت سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی تم تو مجھ سے بڑی ہو مجھکو واجب ہی کہ آپ کے قدمبوس ہون نہ کہ برعکس اُسکے آپ ہمارے قدمون پر گرین یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بیشک یہ بات تو آپ سچ کہتے ہین لیکن یہ مراسم دنیاوی انسانی ہین اور تم تو میری نظرون سے پرمیشر کا روپ ہو صرف دیکھنے کو آدمی کا سروپ ہو اتفاق سے اُسوقت جے رام جی مکان پر موجود نہ تھے بی بی نانکی جی صاحبہ نے سنگورو مہاراج کی نہایت ہی خاطرداری کی اور سب کی خیر وعافیت دریافت کی سنگورو مہاراج نے جواب دیا کہ جی ہان سب خیر وعافیت ہی اُسی عرصہ مین جے رام جی بھی مکان پر آگئے اور سنگورو مہاراج کو پاکر نہایت خوش ہوے چنانچہ سنگورو مہاراج اُٹھکر جے رام جی کے قدمون پر گر پڑے چونکہ جے رام جی نہایت فہمیدہ آدمی تھے فوراً سنگورو مہاراج کو پکڑ لیا اور اپنے قدمون تک اُنکے ہاتھون کو جانے نہ دیا اور خود سنگورو مہاراج کے قدمبوس ہوے اُسوقت سنگورو مہاراج نے جے رام جی سے کہا کہ یہ اُلٹی بات آپ کرتے ہین بجواب اُسکے جے رام جی نے کہا کہ اے نانک جی صاحب آپ سب جانتے ہین یہ رسم دُنیا کی سارے اور ہندوئی کا مین آپ کے ساتھ خیال مین بھی نہین لاتا ہون بلکہ مین تو آپ کو پرمیشر خیال کرتا ہون اور اپنی بہت ہی خوش نصیبی سمجھتا ہون کہ جو آپ کے قدم میرے گھر مین پڑے ہین اور مین تو آپ کے درشن ہی سے آنند ہوگیا گویا آپنے مجھکو نہال کردیا بہتر ہوا کہ آپ تشریف لائے میری دلی آرزو اور خواہش قلبی یہی تھی اب یہان کچھ آپ کام نہ کرین بلکہ بیٹھے ہوے پرمیشر کا نام لیا کرین اور بخوشی آرام کرین یہ سُنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ خیر اب تو آئے ہی ہین جو ہوگا دیکھا جاویگا مگر میرے نزدیک اگر کچھ کام مجھ سے دیاجاوے تو بہت عمدہ بات ہی یہ سُنکر جے رام جی نے دریافت کیا کہ اے نانک جی صاحب آپ کچھ علم فارسی بھی جانتے ہین یہ سُنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ مین بصرف ہندی ہی علم جانتا ہون اُسکا بھی حروف شناسی ہی ہون یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ اے نانک جی صاحب مین آپ کو مُودی خانہ کا کچھ انتظام کرادونگا یہ سُنکر سنگورو مہاراج نے استفسار کیا کہ کہین نواب صاحب کے مودی خانہ کا انتظام کرادیجیگا بہ جواب اُسکے جے رام جی نے کہا کہ نواب دولت خان صاحب کے مودی خانہ کا کام ہی اگر تمہاری مرضی ہو تو اُنکا مودی خانہ تم کو دلوادون تاکہ تمہارا دل بہل جاوے اُسوقت سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جے رام جی جو کام کرتار سپرد کریگا وہی انجام کو پہونچ جاویگا اِتنے عرصہ مین بی بی نانکی جی صاحبہ بھی اُس مقام پر آگئین اور یہ گفتگو دونون صاحبون کی سُنکر کہنے لگین کہ اے بھائی نانک جی صاحب تم تو پرمیشر کے پیارے ہو کھاؤ اور پرمیشر کا بھجن کرو کیونکہ تم فقیرون کے ملنے والے ہو تم کو ایسے کام سے کیا سروکار ہی یہ سُنکر سنگورو مہاراج

فرمایا کہ بی بی جی جیسی آپ کی مرضی ہوگی وہی کیا جاویگا لیکن جو لوگ محنت و مشقت سے کھاتے ہین اُنکا کھانا بہت پاک اور پوتر ہوتا ہی بلکہ غیرمذہب والون نے بھی کہا ہی کہ حق حلال کرکے کھانا بہتر ہی) یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جواب دیا کہ ای بھائی جی جیسے آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے گا اور آپ کے دل مین جو بات آئی ہی وہ بہت عمدہ بات ہی یہ کہکر بی بی نانکی جی نے جے رام جی سے پوچھا کہ تم اُنکے راز سے واقف ہوے کہ نہین یہ سُنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ مین بخوبی واقف ہوگیا اُسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بہتر یہ ہی کہ اُنکو ایسے قصہ جات سنائے جائین جسمین اُنکی طبیعت گرہستی کی جانب راغب ہوجاوے اُسوقت اُنسے کچھ کام بھی کرتے بنیگا یہ سُنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ جسوقت اُنکے کو کام تعلق ہوجاویگا اُسوقت اُنکے خیال خود پلٹ جاوینگے ایسے معاملہ مین جلدی بیجا ہی پرمیشر کی کرپا سے سب اچھا ہی ہوگا بلکہ بقول اُنکے کہ انسان کو خود محنت کرکے کھانا بہت اچھا ہی اور جسوقت آپکے پاس چار پیسے ہوجاوینگے اُسوقت عزت و آبرو بھی بڑھیگی اور اعتبار بھی زیادہ ہوجاویگا تو البتہ اکثر لوگ اُنکی عزت و آبرو کی کیفیت دیکھکر اُنکی شادی کی بھی خواہش کرینگے یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ ہان تمھاری مصلحت بہت ہی بہتر ہی کیا عجب ہی کہ اسیطرح سے اُنکی خانہ آبادی ہوجاوے کہ جو ہم لوگون کا باعث شادی ہی اور مین نے تو اُنکو اب تمھارے سپرد ہی کردیا ہی۔ غرضکہ بعد چند عرصہ کے نواب دولت خان صاحب سے اور ستگورو مہاراج سے جے رام جی نے ملاقات کرادی یعنے تاریخ ملاقات نواب دولت خانصاحب و نیز ستگورو مہاراج کی متی مگسر یعنے ماہ اگھن سودی چودس ہوئی اور جے رام جی ہی نے خود ستگورو مہاراج کی ملاقات اپنے ساتھ لیجاکر کرائی تھی اور بوقت ہونے ملاقات کے جے رام جی نے عرض کیا کہ حضور نے مودی خانہ کے انتظام کے واسطے ایک شخص طلب فرمایا تھا چنانچہ نانک جی نامے شخص براے انجام کار مودی خانہ حاضر ہی مین امیدوار ہون کہ اُنکے تعلق مودی خانہ کا کام کردیا جاوے چنانچہ عرضداشت جے رام جی کی نواب دولت خان صاحب نے فوراً ہی منظور فرمائی اور ستگورو مہاراج کی نسبت کہا کہ ای جے رام جی ہمکو تو یہ آدمی بہت ہوشیار نظر آتا ہی ہمکو یقین ہی کہ یہ شخص مودی خانہ کا کام بہت ہوشیاری سے انجام دیگا یہ کہکر حکم دیا کہ نانک جی کو مودیخانہ کا کام انجام دینے کے واسطے سپرد کیا جاوے جب یہ خبر بی بی نانکی جی صاحبہ نے سُنی نہایت خوش ہوئین اور کہنے لگین کہ اب میرے بھائی دُنیا کے کامون مین مصروف ہوجاوینگے۔

آگے ساکھی گورو مہاراج کے مودیخانہ کے کام کی بابت چلی

نمبر ۱۵

اب مودی خانہ کا کام ستگورو مہاراج نے شروع کیا اُسوقت جے رام جی نے بہ ضمانت اپنے مبلغ ایک ہزار روپیہ پیشگی براے انجام کام نواب دولت خان صاحب سے ستگورو مہاراج کو دلوادیا اور اُسی روپیہ سے ست گورو مہاراج بخوشی تمام مودی خانہ کا کام انجام دینے لگے غرضکہ ایک عرصہ تک کام کرتے رہے اُسوقت بھائی بالے بھی ستگورو مہاراج کی خدمت مین موجود تھے ایک دن بھائی بالے نے ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ اب آپ نے تو مودیخانہ کا کام شروع کیا ہی اسلیے میرے لیے بھی اجازت ہووے کہ جسمین مین بھی کچھ کام کرنا شروع کردون یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ سنو بھائی بالے ابھی ہم سے مجھکو بہت کام لینا ہی اور میری محبت تم سے بہت ہی بن تمھارے ساتھ اس روزگار کو چھوڑ کر چلونگا تب بھائی بالے نے جواب دیا کہ ای نانک جی ہمکو تو تمھارے کہنے مین ذرا بھی عذر نہین ہی اُسوقت ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے تم نرنکار کے تو چہرہ دیکھو کہ وہ کیا دکھاتا ہی اور ہمارا جو کام ہی ہم تو وہی کرینگے اسلیے بہتر ہی کہ تم ہمارے ساتھ رہو یہ سُنکر بھائی بالے نے کہا بہت اچھا جیسی آپ کی مرضی ہوگی وہی عمل مین آویگی اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی با

جو کچھ نرنکار کی مرضی ہوتی ہو رہی مین کرتا ہون یہ سُنکر بھائی بالے خاموش ہو گئے اور ستگورو مہاراج کی خدمت مین رہنے لگے ستگورو مہاراج مودی خانہ کا جمع خرچ ماہ وار نواب دولت خان صاحب کو دکھا دیا کرتے تھے اور ہر ایک جمع خرچ مین کچھ نہ کچھ ستگورو مہاراج ہی کی رقم فاضل نکلا کرتی تھی اور طرفہ ماجرا یہ تھا کہ جو کوئی شخص ستگورو مہاراج سے جس شی کی بابت سوال کرتا تھا ستگورو مہاراج اُسکا سوال پُورا کرتے تھے یعنے کپڑے والے کو کپڑا اور نقدی والے کو نقدی تقسیم کیا کرتے تھے اور جنس تو ہر خاص و عام محتاجون کو ہمیشہ ہی دیا کرتے تھے غرضکہ محتاجون کا ہجوم ستگورو مہاراج کے پاس رہا کرتا تھا اور تمام قاعدہ ستگورو مہاراج کا یہ تھا کہ اگر سرکاری رقم کسی شخص کو آتا تھا تو ستگورو مہاراج اُس شخص کی تعداد رقم سے کچھ نہ کچھ زیادہ ضرور ہی دیا کرتے تھے اسوجہ سے سب لوگ ستگورو مہاراج سے نہایت ہی خوش تھے جب کہ یہ خبر ستگورو مہاراج کی فیاضی کی مشتہر ہوئی اور رفتہ رفتہ تلونڈی مین کسی نے جاکر بیان کیا جسوقت ستگورو مہاراج کے والد ماجد بیدی کالو رام جی نے سنا کہ گورو نانک جی صاحب نے فیاضی پر اسطرح کمر باندھی ہے کہ جو کوئی جس چیز کی بابت اُنسے سوال کرتا ہے اُسکا سوال پورا کرتے ہین اور بلا تامل سائل کی منہ مانگی چیز دیدیتے ہین یہ خبر سنتے ہی کالو رام جی سے ضبط نہ ہو سکا اور آپ سلطانپور کو راہی ہوئے اور جسوقت آپ سلطانپور مین پہونچے ستگورو مہاراج کی فیاضی کا ذکر ہر خاص و عام سے سُنا اپنے دل مین نہایت رنجیدہ ہوے بعدہ آکر ستگورو مہاراج سے ملاقات کی ستگورو مہاراج کالو رام کو دیکھکر اُٹھ بیٹھے اور قدمبوس ہوئے کالو رام جی نے ستگورو مہاراج کو سینہ سے لگا لیا اور پیشانی پر بوسہ لیا بہت پیار سے گلے لگایا اتنے عرصہ مین بھائی بالے بھی آ پہونچے اُنسے بھی کالو رام جی سے صاحب سلامت ہوئی من بعد ستگورو مہاراج کے ہمراہ کالو رام جی کے جے رام جی سے آکر ملاقات کی جے رام جی بھی ان لوگون کو دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھے اور کالو رام جی سے باادب پیش آئے چنانچہ جے رام جی کو کالو رام جی نے گلے لگایا خیر و عافیت دریافت کی بی بی نانکی جی صاحبہ بھی آئین چنانچہ کالو رام جی جو جو اشیاے از قسم زیور و پارچہ بی بی نانکی جی صاحبہ کے واسطے لے گئے تھے اُنکو دیا سب لوگ آپس مین ملکر نہایت خوش ہوے اُسوقت کالو رام جی ستگورو مہاراج کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ ای بیٹا نانک جی اتنا عرصہ تم کو یہان آئے ہوئے ہوا اب مجھکو تو بتاؤ کہ کیا پیدا کیا اور کیا خرچ کیا اور کیا باقی ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان پتا جی اِس عرصہ مین بیشک مین نے بہت کچھ پیدا کیا اور بہت کچھ خرچ بھی کیا لیکن باقی کے نام سے ایک دمڑی بھی نہین ہے یہ سنتے ہی کالو رام جی بھائی بالے پر نہایت ناخوش ہوے اور بہت سخت زبانی سے پیش آئے اُس وقت ستگورو مہاراج نے بھائی بالے کو اشارہ کیا کہ خاموش رہنا کچھ جواب نہ دینا اور نہ بُرا ماننا چنانچہ بھائی بالے ستگورو مہاراج کا اشارہ پاکر خاموش چپ چاپ بیٹھے رہے اور بالکل سکوت کر گئے یہانتک کہ کچھ بھی جواب نہ دیا بعد اِسکے پھر گورو نانک جی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر کالو رام جی نے کہا کہ ای بیٹا مین نے تو یہ سمجھا تھا کہ اب تم روزگار کرنے لگے ہو جو کچھ کہ میرا اوائل عمر مین کھویا ہے پُورا کروگے لیکن تم نے کچھ بھی نہ کیا اِدھر کالو رام جی ستگورو مہاراج سے یہ کہی رہے تھے اُدھر جے رام جی کی جانب بھی مخاطب ہوکر شکایتاً کہنے لگے کہ مجھ کو تم سے تو یہی امید تھی کہ تم اِنکے خبرگیران رہوگے لیکن تم نے بھی اِنکی جانب سے لاپروائی کی یہ بات سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ پتا جی آپ خفا کیون ہوتے ہین جس دن سے نانک جی اِس طرف کو آئے ہین آپ کا کچھ نقصان تو نہین کیا آپ کو اِسی امر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور بلکہ زیادہ شکریہ اِس امر کا سمجھنا چاہیے کہ نانک جی اب روزگار وغیرہ تو کرنے لگے اور ایسے کام مین بھلا اِنکا دل تو لگ گیا ہے پہلے تو آپ کو اِسی امر کی شکایت تھی کہ گورو نانک جی صاحب کوئی روزگار وغیرہ نہین کرتے ہین بلکہ سکوت کے عالم مین بیٹھے رہتے ہین اور اب تو بھلا یہ کام کاج تو کرنے لگے اِسی کو آپ غنیمت جانئے کہ اطمینان سے بیٹھے تو ہین اور اِنکی فکر سے آپ کو نجات تو

لی ہو اور اِس درمیان مین آپ کا تو کچھ نقصان نہین ہُوا اور اب مین یہ بھی عرض کرتی ہون کہ اگر آپ سے کچھ اِنکا انتظام ہو سکے تو آپ کو اختیار ہی کہ وہ کیجیے جسقدر آپ کو اِنکی بابت خیال ہی اُسکا دونا اِنکے بہنوئی و نیز مجھکو بھی اِنکا خیال رہا کرتا ہی یہ سُنکر کالو رام جی سنے کہا کہ ای بیٹی نانکی جو کچھ کہ انتظام اِنکی بابت مجھ سے ہو سکیگا وہ مین کرونگا لیکن اب اِنکی شادی کی بابت بھی کچھ اچھے خاندان مین کہین فکر کرتی چاہیے تاکہ باعث اِنکی دلبستگی کا ہو جاوے اور اچھے خاندان مین ہو جانے سے باعث انگشت نمائی کا نہ ہووے یہ سُنکر جے رام جی سنے کہا کہ متاجی مین سنے تو ابھی خود ہی منظور نہین کیا ورنہ ایک شخص اسمی (مولا) کہ جسکا گوتر (چونا) ہی اور وہ موضع (لکھوری رندھاوی) کا رہنے والا اور وہ اُسی موضع کا پٹواری بھی ہی لیکن کچھ دینے لینے کا اقرار نہین کرتا ہی صرف گورو نانک جی صاحب کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دینے کو کہتا ہی یعنی پن ارتھ ہی شادی چاہتا ہی گو کہ مجھکو بھی اُسکے اچھے خاندان کی وجہ سے شادی کر لینی منظور ہی آیندہ جو آپ کی مرضی اور پرمیشر کا حکم ہوگا وہ ہوگا یہ سُنکر کالو رام جی سنے جواب دیا کہ ای بیٹا میرے دو اولاد ہین چنانچہ دختر کا مُنکھ تو نظرون کے سامنے آ گیا ہی اب نانک جی کا بھی مُنکھ اُن نظرون مین آ جاوے تو دل چین پاوے یہ سُنکر جے رام جی سنے جواب دیا کہ متاجی میری خوشی تو یہ ہی کہ آپ بھی یہین رہیے اور نانک جی کو بھی یہین منگا لیجیے تاکہ سب آدمی یکجا ہو کر خوشی سے بسر کرین یہ سُنکر کالو رام جی سنے جواب دیا کہ ای بیٹا جے رام جی میرا یہان کا رہنا مناسب نہین ہی کیونکہ مین ایسا وہان پھنسا ہُوا ہون جیسے تم جانتے ہو کہ رائے بولار کی ریاست کا کُل کام میرے ہی تعلق ہی پس میرا آنا کیونکر ہو سکتا ہی جے رام جی نے جواب دیا کہ آپ میرے بزرگ ہین مجھکو آپ کی خدمتگذاری مین کبھی کچھ عذر نہ ہوگا بعد اسکے کالو رام جی نے کہا کہ یہ موضع و محل کے تعلق ہی جسوقت نانک جی کی شادی قرار پاوے مجھکو فوراً ہی اطلاع کرنا اور نانک جی کی خبرگیری و نگرانی تمہارے ہی تعلق ہی اور اسکا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ یہ روپیہ پیسا بیکار خرچ نہ کرنے پاوین یہ سُنکر بی بی نانکی جی سنے کہا کہ ای پتا جی آپ فکر نہین کیجیے مین اور برعکس اُسکے آپ یہی کہا کرتے ہین کہ تم خیال رکھنا کہ یہ بیجا صرف کرنے نہ پاوین پہلے تو آپکو روزمرہ یہی فکر رہا کرتی تھی کہ آج یہ کھو دیا اور کل وہ کھو دیا خیر اب آپ کو اُس کھو دینے کی فکر تو جاتی رہی اب اگر کھوتے بھی ہین تو اپنی ہی کمائی کا کھوتے ہین اُسپر بھی مین اِنکی طرف سے کہتی ہون کہ نانک جی روپیہ پیسہ کبھی بیکار نہین کھوتے ہین اگر کھوتے تو البتہ منع بھی کیا جاتا سمجھایا بھی جاتا ہان ایک خرچ آپ کا البتہ ہی کہ جو فقیرون اور سنتون اور بھگتون پر کچھ صرف کرتے ہین تو وہ اپنی کمائی کا اگر ایسے نیک کامون مین صرف کرتے ہین تو اُنکو منع کون کر سکتا ہی اور کون ایسے نیک کام کے کرنے مین حارج ہو سکتا ہی ہان اگر کسی خراب دکھوٹے کامون مین صرف کرتے تو البتہ مین یا اُسکے بہنوئی بہت کچھ سمجھاتے اور جب فقیرون کو کھلاتے ہین تو ایسے کام کے صرف کرنے کو منع کرنا باعث خوف معلوم ہوتا ہی کیونکہ پہلے تو مجھکو بھی خوف آتا تھا کہ جب دولتخان رئیس کی ڈیوڑھی پر نانک جی کے پاس فقیرون کا ہجوم رہتا تھا اُسوقت مجھکو بھی یہ خیال ہوا تھا کہ کہ ایسا نہو کہ سرکاری تحویل تصرف ہو جاوے تو نانک جی و نیز اُنکے بہنوئی کو بدنامی آوے اور رسوائی کا باعث ہووے لیکن ای پتاجی صاحب جب جب اور جس جس وقت نانک جی کا حساب ہوا تب تب انھین کی رقم فاضل پڑھی اسوجہ سے مجھکو یقین ہی کہ یہ نانک جی صاحب صرف آدمی کا جسم ہی رکھتے ہین ورنہ اِنکے پرمیشر ہونے مین ذرا بھی فرق نہین ہی یہ خود ہی نرنکار ہین اسوجہ سے ہم اِنکو کچھ نہین کہہ سکتے ہین یہ سُنکر کالو رام جی سنے کہا کہ ای بیٹی خیال رکھنا کہ اب جسوقت کبھی اِنکا حساب ہووے اور اگر اِنکی کچھ رقم فاضل نکلے تو تم ضرور ہی لے لینا اور اسیطرح بھائی بالے کو بھی سمجھایا گو کہ اسوقت بھائی بالے وہان پر موجود نہ تھے اسلیے بھائی بالے کو جے رام جی سنے خاص ایک آدمی بھیجکر بلا بھیجا اور آتے ہی جے رام جی موصوف بھائی بالے سے کہہ اُٹھے کہ دیکھو بھائی بالے آپ خاص گورو

نانک جی صاحب کے پاس ہمیشہ ہی رہتے ہین آپ ہی اُنکے خبرگیران رہیے کہ جسمین فضول خرچی مین رُوپیہ خراب نہ کرین یہ سُنکر کالُورام جی بھی رُونے لگے کہ ای بالے یہ بات جو رام جی میری کہی ہوئی تم سے کہتے ہین چنانچہ مین بھی تم سے کہتا ہون کہ ای بیر بالے تم تو ہمیشہ ہی اُنکے ساتھ رہتے ہو مجھکو امید ہی کہ تم اُنکو ایسی رہبری کرو کہ جسمین نانک جی اپنی کمائی سے کم خرچ کرین اور زیادہ جمع کرین اور جو رام جی کے کہنے کو بُرا نہ مانا یہ سُنکر بھائی بالے رونے لگے اور کہنے لگے کہ ای پتا جی آپ اگر یہ خیال کرتے ہین کہ بالے نانک جی کے پاس رہکر نانک جی سے فضول خرچی کراتا ہی تو اس بارہ مین مین بقسم کہتا ہون کہ مجھکو تو کوئی اچھی چیز کھانا تیل گھی وغیرہ کے برابر بُری چیز کے ہی ہان البتہ مین تو اس بات کا آنند ہون کہ سری نانک جی صاحب جو چاہین کرین اُنسے مین کچھ عذر کر ہی نہین سکتا ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ وقتاً فوقتاً تشریف لایا کرین اور جو کچھ اُنکے پاس جمع ہوا کرے وہ لے جایا کرین اور مجھ سے تو کچھ کبھی نہ ہو سکیگا کہ مین کبھی کچھ نانک جی صاحب سے گستاخانہ کہون یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ سُنو پتا جی بھائی بالے بہت سچ کہتے ہین کیونکہ نانک جی صاحب تو ہم سب کی نظرون مین آدمی نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ پرمیشر کا رُوپ اپنی دکھائی دیتے ہین یہ کہکر جے رام جی نے کالُو رام جی کو رخصت کیا اور کہا کہ جس وقت نانک جی کی سگائی قرار پا دیگی اُسوقت مین فوراً ہی آپ کو مطلع کرونگا اور جس وقت اُنکی شادی ہو جاویگی اور تیسلہ گھر آویگی وہ خود ہی سمجھ جاوینگے یہ باتین جسوقت ختم ہوئین کالُو رام جی جانب تلونڈی اپنے مکان کے روانہ ہوئے اور جب کہ اپنے مکان مین پہونچے تو گورو نانک جی صاحب کی والدہ نے اپنے صاحبزادہ گورو نانک جی صاحب و نیز نور چشمی بی بی نانکی جی صاحبہ کی خیر و عافیت دریافت کی تو کالُو رام کی زبان سے معاً یہی نکلا کہ کیا کہین نانک کی رفتار تو وہی ہی کچھ بھی فرق نہین ہوا بلکہ زیادہ ہو گئے کہ یہان تو کچھ خرچ وغیرہ کم پاتے تھے اور وہان تو اپنی کمائی کا ہی جو چاہا اُڑا دیا کوئی اُنکا سمجھانے والا تو ہی نہین اسلیئے اُنھون نے اپنا طریق کچھ بھی نہین چھوڑا اور فقیرون کا ہجوم اُنکے پاس لگا ہی رہتا ہی غرضکہ جو شخص اُنسے اگر جو کچھ طلب کرتا ہے اُسکی فرمایش بلا تامل ادا کرتے ہین گویا اُنکے یہ قرضدار ہی تو ہین غرضکہ ایسی ایسی شکایتین بہت دیر تک کیا کیے آخرکار بہت دیر کے بعد چپ ہوئے اب سنیئے بعد ایک مہینے کے ایک شخص نے آکر جے رام جی سے کہا کہ گورو نانک جی آپ کے سالیے جو مُودی خانہ کا کام کرتے ہین اُنکو آپ فہمایش نہین کرتے ہین کیونکہ پٹھانون کے مزاج سے آپ بخوبی واقف ہین اور گورو نانک جی ابھی ان لوگون کے مزاج کو جانتے ہی نہین ہین آپ جانتے ہین کہ ان لوگون کی خاصیت کیسی ہوتی ہی اور نانک جی روپیہ پیسہ کے اُٹھانے اور صرف کرنے مین ذرا بھی تامل اور غور نہین کرتے ہین اب آپ خیال کرین کہ جسوقت نواب صاحب کو یہ خبر معلوم ہوگی اور جسقدر اُنکے ذمہ تغلب نکلیگا وہ رقم آپ سے نواب صاحب فوراً ہی وصول کرا لینگے مجھ کو تو اس معاملہ مین کچھ واسطہ نہین ہی لیکن چونکہ مین آپ کا دوست ہون اسلیئے مین نے آپ سے خبر کر دی یہ کہکر وہ آدمی چلا گیا اب جے رام جی کو بہت تشویش پیدا ہوئی اور اُسی تشویش مین اپنے مکان چلے آئے اُنکے چہرہ پر ملال کو دیکھکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنے دل مین کہا کہ ای پرمیشر آج کیا ہوا ہی کہ جس وجہ سے فکرمند ہین بعد تھوڑی دیر کے بی بی نانکی جی صاحبہ کو جے رام جی نے تخلیہ مین بلا کر کہا کہ آج ایک شخص نے مجھ سے کہا ہی کہ تمھارے سالے جنکا نام نانک ہی یعنی جنکے تعلق مُودی خانہ ہی از حد فضول خرچی کرتے ہین اُنکو آپ سمجھاتے کیون نہین ہین اگر اُنکے ذمہ خیانت ثابت ہوئی تو اُنکے بارہ مین آپ کی ضمانت ہی کس کو روپیہ دینا پڑیگا یہ سُنکر مجھکو کمال ملال ہوا اور اسوجہ سے آج دربار سے بلا وقت چلا آیا اور تم سے پوچھتا ہون کہ مین کیا کرون اب جیسی صلاح تمھاری ہو وہ کیا جاوے یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ بھلا اسمین میری کیا صلاح ہی جو کچھ آپ مناسب سمجھے وہ کیجیے مین اس معاملہ مین کیا کہہ سکتی ہون ہان مین تو اسقدر ضرور کہونگی کہ آجتک آپکو گورو نانک جی صاحب کا یقین نہین آیا کہ گو کہ اسوقت

میرے کہنے کو آپ یہ خیال کرینگے کہ اپنے بھائی کی طرفداری کرتی ہین تاہم مین یہ بات ضرور ہی کہونگی کہ سنسار مین جسقدر دولت و مال و خزانہ ہی اُسکا مالک یہی نانک ہی دوسرا کوئی مالک نہین ہی جسقدر خرچ ہوتا ہی وہ سب انھین نانک جی صاحب کی مرضی ہی سے خرچ ہوتا ہی غرضکہ کُل مایا انھین کے حکم کے تابع ہی جو کچھ آپ کا حکم ہوتا ہی اُسکو سب بجالاتے ہین اور مایا بھی وہی فرمان برداری کرتی ہی لیکن اب ہمارے خیال کے موافق یہ امر ضروری ہی کہ اُنکا حساب وکتاب دیکھا جاوے اور بعد حساب وکتاب کے جو بات پائی جاوے وہ کیجاوے تاکہ آپکو بھی معلوم ہو جاوے کہ آیا اُنکا حساب کیسا ہی یعنے رقم باقی نکلتی ہی یا فاضل پڑتی ہی اور اگر بالفرض کچھ رقم گھٹے بڑھے تو خبردار کسی سے اس امر کا ذکر آنے نہ پاوے تاکہ اپنی بات نہ جاوے یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ اگر تمکو ایسا ہی یقین ہی تو کوئی ضرورت حساب فہمی کی نہین ہی تمہارے یقین سے مجھکو بھی یقین ہی یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جواب دیا کہ بہتر ہی کہ ابھی آپ اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کیجیے مین اپنے بھائی کو بُلاتی ہون اور بحکمت دریافت کرکے اُنکو اصلی واقعات کہ سناتی ہون بعد اسکے جو کچھ ہوگا آپ سے کہونگی یہ کہکر تلشی خدمتگاری کو بھیجا اور کہا کہ بھائی سے میری جانب سے عرض کرنا کہ آج کسی وقت مین مجھکو آپ اپنے درشن دیوین چنانچہ تلشی خدمتگاری ستگورو مہاراج کی خدمت مین گئی اور عرض کیا کہ آپکو بی بی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی یہ سنتے ہی ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بالے آج بی بی نانکی جی صاحبہ نے مجھکو یاد کیا ہی میرا دل گواہی دیتا ہی کہ شاید کسی شخص نے میری شکایت کسی قسم سے کی ہی جسکی وجہ سے اُنکو تشویش ہوئی ہی یہ سُنکر بھائی بالے جی نے جواب دیا کہ مہاراج آپ کی کیا کوئی شکایت کریگا ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بتاشون کا گھڑا اُٹھا لاؤ چنانچہ بھائی بالے بتاشون کا گھڑا لائے اُسوقت اُس گھڑے مین ڈھائی سیر بتاشے موجود تھے وہ سب ستگورو مہاراج نے کسی رومال مین لے لیے اور بی بی نانکی جی صاحبہ کے یہان تشریف لے گئے جسوقت بی بی جی نے سُنا کہ ستگورو مہاراج تشریف لائے ہین سنتے ہی ستگورو کی خدمت مین بی بی جی موصوفہ آ موجود ہوئین اور کہا آؤ بھائی جی ایک پیڑھا بیٹھنے کیواسطے بچھا دیا چنانچہ ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے بیٹھ گئے بعد مزاج پرسی کے ستگورو مہاراج نے دریافت کیا کہ آپ نے مجھکو کیون یاد کیا ہی بی بی جی نے جواب دیا کہ ای بھائی جی عرصہ گذرا کہ آپ کے درشن مجھکو نہین ہوے تھے اسلیے مین نے آپ کو تکلیف دی ہی کہ آپ کے درشنون سے فیضیاب ہون بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ کی بات مجھکو پہلے ہی معلوم ہوئی تھی جس لیے آپ نے مجھکو یاد کیا ہی یہ سُنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ آپ تو انترجامی ہین آپ کو سب کچھ معلوم ہی میرے کہنے کی کیا ضرورت ہی یہ کہکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بی بی جی میرے پاس کل حساب صاف موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لیوے کیونکہ یہ امر بھی مجھکو معلوم ہی کہ میری شکایت اس بارہ مین جے رام جی سے ہوئی ہی اب یہی بہتر ہی کہ مجھ سے حساب سمجھ لیا جاوے یہ سُنکر بی بی جی بہت تسکین سے کہنے لگین اور ای بھائی جی آپ ہر طرح سے اطمینان رکھیے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ معاملہ حساب وکتاب کا ہی اسکی لئے صفائی ہی اچھی بات ہی ایسے معاملہ مین شرم ولحاظ بہتر نہین ہی یہ سُنکر بی بی جی نے جواب دیا کہ نہین بھائی آپ ہر طرح سے اطمینان رکھین غرضکہ سمت ١٥٤٣ ماہ ماگھ سودی پنچمی کو جسوقت نواب دولت خان مودی نے ستگورو مہاراج سے حساب سمجھا تو مبلغ ماعہ ستگورو مہاراج کے فاضل نکلے اُسوقت ستگورو مہاراج نے جے رام جی اپنے بہنوئی سے کہا کہ اب تو آپ کا مُنہ سرخ رو ہوا اب بہتر ہی کہ اس مودی خانہ سے مجھکو نجات بخشیے اور اب یہ خدمت کسی اور شخص کے تعلق کیجیے اور مین کرتار کرتار کرون یہ سنتے ہی جے رام جی بہت مخوف ہوے اور ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے اور بی بی نانکی جی صاحبہ نے جب یہ بات سنی تو آب دیدہ ہوئین اور کہنے لگین کہ ای بھائی جی پہلے آپ مجھکو مار ڈالین بعد اسکے آپ یہان سے کہین قدم نکالین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بی بی جی اس مرتبہ تو حساب وکتاب پورا ہو گیا ہی شاید کسی وقت مین کمی وبیشی حساب

وکتاب مین ہو جاوے تو آپ کے ذمہ بدنامی آوے یہ سُنکر بجے رام جی نے عرض کیا کہ اے بھائی نانک جی صاحب مجھ سے دیدہ و دانستہ تو ایسا قصور نہین ہوا کیونکہ آپ روشن ضمیر ہین اگر ہوا بھی ہو تو اُسکو معاف کیجئے اور میرے قصور کو بخش دیجیے کیونکہ مجھ سے تمھاری ہمشیرہ نے کہا تھا لیکن افسوس کہ مین نے اُنکے کہنے پر خیال نہ کیا اتنے ہی عرصہ مین بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ اے بھائی جی صاحب آپ مودی خانہ کا کام شوق سے کیجیے اور اگر شاید کبھی حساب وکتاب مین کمی و بیشی ہوگی تو مین اُسکو پورا کر دونگی بعد اِسکے بی بی جی صاحبہ موصوفہ نے و نیز بجے رام جی نے بھائی بالے سے اپنی سفارش چاہی اُسوقت بھائی بالے نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ اے مہاراج آپ نور روشن ضمیر ہین آپ پر سب کچھ روشن ہے اِسوقت آپ کی ہمشیرہ صاحبہ و نیز بہنوئی صاحب کس لجاجت سے پیش آرہے ہین مجھکو تعجب ہے کہ آپ کیون نہین خیال فرماتے ہین اِسوجہ سے مین بھی کچھ عرض نہین کر سکتا ہان اِسقدر گذارش ہے کہ اِن لوگون کی درخواست پر نظر توجہ ہو بجواب اِسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا تمھارا کہنا مین نے قبول کیا یہ سنتے ہی بھائی بالے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے اور متھا ٹیکا اُس وقت بی بی نانکی جی صاحبہ و نیز بھائی بجے رام جی صاحب بھائی بالے کا شکریہ ادا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے آج ستگورو مہاراج کو گویا اپنی طرف سے ہم لوگون کو دیا ہے ورنہ امید نہ تھی غرضکہ نواب دولتخان نے مبلغ [illegible] رقم فاضلات اور مبلغ [illegible] روپیہ پیشگی ستگورو مہاراج کو عنایت فرمائے چنانچہ ستگورو مہاراج روپیہ لیکر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے جتنے لوگ وہان پر اُسوقت موجود تھے ستگورو مہاراج کو مبارکباد دینے لگے ہندو و مسلمان دونون فرقہ کے لوگ آپس مین کہنے لگے کہ نانک جی صاحب بیشک کوئی اولیا ہین غرضکہ ستگورو مہاراج نے نئے سر سے مودی خانہ کا کام شروع کیا جن لوگون نے سُنا تھا کہ ستگورو مہاراج نے مودی خانہ کا کام چھوڑ دیا ہے یہ سُنکر جن لوگون کو ملال تھا وہ لوگ خوش ہوکر مبارکباد دینے لگے ستگورو مہاراج کی پھر وہی رفتار ہوئی یعنے جو شخص اُنسے جو کچھ آکر کہتا تھا اُسکو وہ ضرور ہی دیدیا کرتے تھے کسی کو کبھی محروم نہین رکھتے تھے اِسوجہ سے ایک زمانہ آپ سے خوش تھا۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب کی کُرمائی یعنے سگائی کی چلی

نمبر ۱۶

سمت ۱۵۴۲ بکرماجیتی بماہ اگھن سودی پنچمی کو ستگورو مہاراج کی کُورمائی یعنے سگائی ہوئی جس دختر کے ساتھ سگائی قرار پائی اُنکا نام (سُولکھنی) تھا اور موضع کا نام (لکھو کی رندھاوی) تھا ستگورو مہاراج کے خسر کا نام (مولا) تھا اور اُنکا گوتر (چوڑا) تھا اسلیے اکثر گوتر کو ملا کر مولا چوڑا کہا جاتا تھا اور اُس موضع کے وہ بھی پٹواری تھے جسوقت سگائی کا سامان سلطان پور مین پاس بی بی نانکی جی صاحبہ و نیز بھائی بجے رام جی صاحب کے پہونچا مراسم سگائی کو دیکھکر دونون صاحب نہایت خوش ہوے جو برہمن کہ مراسم سگائی کی لایا تھا اُسکی نہایت خاطرداری کی اور تمام خاندان و برادری کو نوید دیکر بلایا اور رسوم سگائی کی بہت خوشی کے ساتھ ادا کی اور جو کہ شگون اور مراسم تھے باحکام شاستر بجا لائے نوید کے خطوط پر زعفران چھڑک کر تحریر کیا چنانچہ ایک خط بخدمت کالو رام جی صاحب کے کہ جسمین ستگورو مہاراج کی والدہ کے تشریف لانے و نیز جمیع خاندان کو ہمراہ لانے اور شریک جلسہ ہونے کی بابت ذکر تھا روانہ کیا جسوقت اِس مضمون کا خط مقام تلونڈی پہونچا جمیع صغار و کبار اُسکے پڑھتے ہی خندان و بشاش ہوگئے اور قاصد خط کو شکر اپنے ہاتھ سے کالو رام جی نے کھلائی اور کہا کہ تم نے ایسی خوشخبری مجھکو آکر سنائی ہے کہ جسکی انتہا نہین ہے اور مادر ستگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ بھی پرمیشر کا دھن باد دینے لگین اور کہنے لگین کہ ہزار ہزار شکر اُس نرنجن نرنکار کا کہ جس نے آج مجھکو یہ دن دکھایا اور دھن باد اُس برہمن کے منہ کو کہ جس نے مجھکو آکر ایسی خوشخبری

ستائی اور گانے بجانے کا جلسہ شروع ہوا اور تمام مستورات آپس مین یہ تقریر کرتی تھین کہ ہمارے تمام خاندان مین کالُورام جی کا لڑکا بڑا بھاگوان پیدا ہوا ہے ایسے لڑکے کو کُل دیپک کیا بلکہ سُورج خاندان کہنا بجا و سزا ہے یہان تلونڈی مین تو یہ خوشی ہو رہی تھی کہ ایک آدمی ستگورو مہاراج کی ننہال کو مع خط مسرت نمط مشعر جلسہ سگائی ستگورو مہاراج کے روانہ ہوا اور اُس خط مین یہ بھی لکھدیا گیا کہ اصل جلسہ و نیز مراسم سگائی بمقام سلطانپور ہوگا اسلیئے آپ اسطرف سے تشریف لایئے تاکہ ہم اور آپ لوگ ساتھ ہوکر سلطانپور چلین جس وقت یہ خبر فرحت اثر ستگورو مہاراج کے ننہال مین پہونچی وہان سے فوراً ہی رام شُبھ جی صاحب نانا ستگورو مہاراج و کشن جی صاحب ماموں ستگورو مہاراج و نانی صاحبہ ستگورو مہاراج کی روانہ تلونڈی ہوئین اور جس وقت یہ سب لوگ تلونڈی مین پہونچے اور کالُورام جی صاحب سے ملاقات ہوئی آپس مین سبکے بعد دیگرے مبارک و سلامت کرنے لگے غرضکہ اُس روز سب لوگ تلونڈی مین مقیم رہے صبح اُسکے ہر دو مقامات کے صاحبان سلطانپور چلنے کو طیار ہوے اُس وقت کالُورام جی صاحب نے اپنے آقا سے نامدار یعنے رائے بولار صاحب رئیس تلونڈی کی خدمت مین جاکر عرض کیا کہ خداوند نعمت نانک جی کی سگائی ہونے والی ہے اسلیئے اجازت چاہتا ہون چنانچہ رائے بولار نے فوراً بہت خوشی کے ساتھ کالُورام جی کو اجازت جانے کی دی اور کہا کہ اب ہم کو یقین آیا کہ گورو نانک کا دل سنسار مین لگ جاویگا لیکن ای کالُورام جی تم بہت خبردار رہنا یہ سُنکر کالُورام جی نے عرض کیا کہ حضور مین نے اِس فقرہ کو نہین سمجھا اُس وقت رائے بولار صاحب نے کہا کہ یہ ہمارا اشارہ اسواسطے ہے کہ گورو نانک جی صاحب سادہ صفت ہین اور تم سخت زبان ایسا نہ ہو کہ تمھاری سخت زبانی باعث زیان و برعکس خوشی و شادمانی کی ہوکر پریشانی مُنہ دکھاوے یہ سُنکر کالُورام جی نے جواب دیا کہ نہین حضور ایسا کبھی قصور نہ ہوگا اور اکثر جو بایام طفولیت گورو نانک جی صاحب برخلاف میری مرضی کے کام کرتے تھے تو بھی مین دل سے ناخوش نہ ہوتا تھا اور یہ کام تو مین میری مرضی و خوشی کا ہے کیونکہ ایسے کام سے اُنکی پابندی کا باعث متصور ہے آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر حضور کا اقبال ہوگا تو کُل کام اچھی طرح سے انجام کو پہونچینگے اب اجازت کا خواستگار ہون یہ سُنکر رائے بولار نے اجازت دی اور فرمایا کہ جاؤ پرمیشر تمھارے ہر کام مین مدد کریگا اور جملہ کار اُسکی مدد سے نیک انجام ہونگے اور میری طرف سے بہت بہت عجز و انکسار کے ساتھ گورو نانک جی صاحب کے قدمبوس ہونا اور بغلگیر ہوکر پیشانی پر بوسہ لینا اور دست بستہ ہوکر عرض کرنا کہ قدمبوسی کا مشتاق ہون اور تسلیمات بجالانا اچھا جاؤ خدا حافظ چنانچہ کالُورام جی رائے بولار سے رخصت لیکر مع جملہ صاحبان کے سواری گاڑی بیل روانہ سلطانپور ہوے اور پانچ روز کے بعد سلطانپور مین پہونچے اور بھائی جے رام کے والد کا نام پرمانند جی صاحب تھا اُنکے مکان پر پہونچکر بخوشی و خرم سب سے ملاقات کی اور مبارک و سلامت کی صدائین جانبین سے آنے لگین اور ستگورو مہاراج کا قیام مودی خانہ مین تھا جس وقت ستگورو مہاراج کو یہ خبر ہوئی کہ والدین و نیز چچا لالو رام جی و نیز نانا و نانی و ماموں صاحب تشریف لائے ہین اور اُنکے ہمراہ مردانہ ربابی بھی آیا ہے فوراً ہی مودی خانہ سے اُٹھکر اُنکے پاس آئے اور آتے ہی کالُورام جی کے قدمبوس ہوے چنانچہ کالُورام جی نے ستگورو مہاراج کو بغل مین اُٹھا لیا اور پیشانی پر بوسہ لیا اُس وقت ستگورو مہاراج نے کالُورام جی سے دریافت کیا کہ پتا جی رائے جی صاحب بہت اچھی طرح سے خوش و خرم ہین یہ سُنتے ہی کالُورام جی نے جواب دیا کہ بیٹا تم نے خوب یاد دلایا رائے جی صاحب نے تمھاری پیشانی پر بوسہ لینے کو مجھ سے کہا تھا وہ مین بھول گیا تھا یہ کہکر کالُورام جی نے رائے جی صاحب کی جانب سے ستگورو مہاراج کی پیشانی کا بوسہ لیا اور دست شفقت سر پر پھیرا بعد اِسکے ستگورو مہاراج وہان سے اُٹھکر اندر مکان کے پہونچے اور والدہ صاحبہ کے آگر قدمبوس

ہوے ستگورو مہاراج کو بھائی لالو رام جی نے گلے لگایا اور کہا کہ ای مُتر نانک جی تم نے ہمارے کل کو صاف و پاک کر دیا اِس قدر تو مین بھی کہتا ہون آیندہ پرمیشر ہی واقف ہی بقول شخصے کہ وہان کے معاملے تو وہی جانے اِس سنسار مین تو تمھاری بدولت ہم لوگ صاف و پاک ہو گئے بعد ازان ستگورو مہاراج نانا کے قدمبوس ہوے اور اُنھون نے بھی ستگورو مہاراج کو گلے لگایا اور ایسا چمٹا لیا کہ چھوڑتے ہی نہ تھے اور نظر کرکے ہر طرف دیکھتے تھے کہ اگر محتاج نظر آوے اِنکے سر پر سے نچھاور اُتار کر اُسکو دیجاوے کیفیت دیکھکر نانی صاحبہ نے کہا کہ لڑکے کو چھوڑ تو دو یہ سُنکر نانا صاحب نے کہا کہ مین مبلغ عسہ روپیہ اِنپر نچھاور کیا چاہتا ہون جسوقت اِنکے اوپر سے نچھاور اُتار لون تو میری خواہش پوری ہو یہ سُنکر نانی صاحبہ نے کہا کہ کسی طرح سے جلد نچھاور اُتار لو اور لڑکے کو چھوڑ نانا صاحب نے کہا کہ یہان تو کوئی محتاج نظر ہی نہین آتا ہی اِتنے مین بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنی خدمتگاری تلسیا کو حکم دیا کہ دیکھ کوئی محتاج ہو اُسکو بلا لے چنانچہ تلسی خدمتگاری کسی محتاج کو بُلا لائی تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ وہ محتاج آگیا میرے بھائی پر سے جو کچھ تصدق و نچھاور کرتے ہو کرکے اس محتاج کو دے دو اور یہ بھی کہا کہ اگر خلاف مرضی نہو تو اِن روپیون کے پیسے منگا کر محتاجون کو تقسیم کر دیجیے یہ بات نانا صاحب کو بھی پسند آئی اور اپنے صاحبزادہ اسمی (کشن) جی کو اجازت دی کہ اِن روپیون کے پیسے منگا لو اِتنے عرصہ مین نانی صاحبہ نے کہا کہ ای کشن مبلغ عسہ روپیہ کے پیسے میرے لیے بھی لیتے آو چنانچہ کشن جی نے کہا کہ پانچرو کے پیسے مین اپنی طرف سے لاکر نچھاور کرونگا غرضکہ جملہ مبلغ عسہ روپیہ کے پیسے آگئے اور جس جس نے جس جس قدر کے پیسے منگائے تھے اپنے اپنے سے لیے اور سبھون نے ستگورو مہاراج کے اوپر سے نچھاور کر دیے غرضکہ جو تتھ ماہ اگھن سودی نَومی روز بربسپت سمت ۱۵۴۴ بکرماجیتی رسم سگائی کی قرار دی تھی تاریخ معہودہ پر اچھی ساعت مین خاندان مادری و پدری دیجے رام جی بہنوئی و نیز اُنکے والد یعنے پرمانند جی صاحب و نیز چار ملازم دیگر اور ندھا برہمن موضع (لکھو کی رندھاوہ) کو روانہ ہوے جب قریب پہونچے یہ مصلحت قرار پائی کہ ندھا برہمن کو پہلے روانہ کرنا چاہیے تاکہ وہ خبر آمد مہمانان کی پہلے پہونچاوے اُس موضع کا رئیس چودھری جیبا نامے تھا کہ جسکے ملازم مسمی (مولا چوڑا) تھے کہ جنکی دختر کے ساتھ ستگورو مہاراج کی سگائی قرار پائی تھی چنانچہ ندھا برہمن روانہ کیا گیا اور مولا چوڑا کے مکان پر پہونچکر آشیرباد سُنایا چنانچہ مولا چوڑا نے پالاگن کرکے پوچھا کہ سب خیر و عافیت ہی ندھا برہمن نے خیر و عافیت کہکر کہا کہ مین سلطانپور سے آتا ہون اور کل صاحبان براے اداے مراسم سگائی سلطانپور سے تشریف لائے ہین واسطے اطلاع کے مین پہلے آیا ہون یہ سُنکر مولچند نے جواب دیا کہ ای پادھا جی اُن لوگون کا آنا گویا مجھکو سرفراز کرنا ہی اب اُنسے میری طرف سے عرض کیجیے کہ آپ لوگ تشریف لائیے یہ سُنکر ندھا برہمن مذکور واپس گیا اور جہان پر یہ صاحبان مقیم تھے اُس مقام سے اُٹھکر جہان پر (مولا چوڑا نے) شامیانہ وغیرہ درست کر رکھا تھا یہ سب لوگ جا اُترے چنانچہ بتاریخ معہودہ (پرمانند ملیا) کہ جو جے رام جی صاحب کے والد تھے اپنے ہاتھ سے کل مراسم سگائی ادا کیے اور ہر ایک پرجا وغیرہ کو حقوق طرفین سے تقسیم کیے گئے اور نہایت خوشی کے سامان ادا کیے گئے اُس وقت لالو رام جی نے پرمانند جی اپنے سمدھی سے کہا کہ ای پلتا جی صاحب اب آپ ہی ساہا یعنے تاریخ شادی بھی مقرر کرا دیجیے چنانچہ پرمانند جی صاحب موصوف نے (مولا چوڑا) سے تاریخ شادی کی مقرر کرنے کی بابت تخلیہ مین جاکر کہا اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی کہا کہ کنیا و بر دونون اپنی عمر کے ہو چکے ہین اسلیے انسب ہی کہ تاریخ شادی بھی مقرر ہو جاوے یہ سُنکر مولا چوڑا نے کہا کہ بہت اچھا مجھکو آپ کے ارشاد مین کبھی عذر نہ ہوگا لیکن کچھ دنون کے واسطے مہلت

دیجیے پیچھے سے کوئی تاریخ تلک شادی کے واسطے دریافت کرکے لکھونگا پرمانند جی نے مولچند جی کی معذرت کو قبول کرلیا اور وہان سے بہت خوشی کے ساتھ رخصت ہوکر بمقام سلطان پور پہونچے اور ہر خاص و عام کی زبان پر مبارک و سلامت کا لفظ برزبان تھا بی بی نانکی جی صاحبہ نے گانا بجانا شروع کیا چار یوم تک سلطان پور مین یہ سب لوگ مقیم رہے بعدہٗ کچھ لوگ سلطان پور اپنے مقام ہی پر رہگئے اور کچھ لوگ تلونڈی کو روانہ ہوے بوقت روانگی مردانہ میراثی نے عرض کیا کہ مہاراج مجھکو حضور سے رخصتانہ ملنا چاہیے ستگورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ کیا لیگا اور ہم کو تو تجھ سے ابھی بہت کام ہی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جو چیز بہت عمدہ ہو وہ حضور مجھکو عطا فرماوین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ عمدہ چیز لیکر تو رنجیدہ خاطر ہوگا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کوئی ایسا بھی ہی کہ عمدہ چیز پاکر رنجیدہ ہو آپ جس چیز کو عمدہ جانتے ہون وہی مجھکو عطا فرماوین اُس وقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اي مردانہ تو قوم کا میراثی ہی اسلیے تجھکو تیری قوم کا پیشہ یعنے تار کا کام بخشا جاتا ہی اور اِس کام کی مجھکو بھی کسی وقت مین ضرورت ہوگی یہ سنتے ہی مردانہ آداب بجا لایا اور متھا ٹیک کر عرض کیا کہ مین تو تابعدار ہی ہون جس وقت حضور مجھکو یاد فرمادینگے تابعدار بسروچشم حاضر ہوگا بعد اسکے ستگورو مہاراج نے اپنی پہنی ہوئی پوشاک اُتار دی چنانچہ مردانہ اُس پوشاک کو پہنکر آداب بجا لایا اُس وقت پھر ستگورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اي مردانہ تجھ سے ایک اور بات بھی کہی جاتی ہی اُس سے عدول نہ کرنا مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور کے فرمانے کی دیر ہی اُسکی تعمیل مین کبھی مجھ سے فرق نہ ہوگا اور کبھی عدول حکمی نہ ہوگی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اي مردانہ تو (بیدی کھتری) کی قوم کا میراثی ہی اسلیے اب آج سے اپنی حاجت لیکر دوسری قوم کے پاس نہ جانا یعنے کسی دوسری قوم کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ حکم تو مین اُسی وقت تعمیل کرسکتا ہون کہ جب حضور میری برابر خبرگیران رہین یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اي مردانہ کرتار سب کا خبرگیران ہی یہ سنکر مردانہ نے متھا ٹیکا غرضکہ جب اسقدر باتین ہوچکین تب سب لوگ رخصت ہوکر جانب تلونڈی روانہ ہوے اب ستگورو مہاراج بھی اپنے مودی خانہ کے کام مین مصروف ہوے لیکن ستگورو مہاراج کی رفتار سابق دستور رہی یعنے جو کوئی کچھ سوال آکر کرتا تھا بیشک منہ مانگی بات پاتا تھا محروم کوئی نہ جاتا تھا قصہ مختصر اب پھر سلطان پور مین اِس امر کا چرچا شروع ہوا کہ نانک جی صاحب مودی خانہ کا کام کس بے عنوانی سے کرتے ہین کہ اُنکے خرچ کی کوئی انتہا نہین ہی اب قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ چند ہی دن مین نانک جی صاحب کسی طرف کو چلے جاوین رفتہ رفتہ یہ خبر بی بی نانکی جی صاحبہ و نیز بھائی جے رام جی صاحب کے پاس پہونچی یہانتک کہ ایک شخص نے کھُل کر جے رام جی سے جاکر کہا کہ اي جے رام جی تم تو غافل بیٹھے ہو مجھکو یقین ہی کہ امروز فردا مین ضرور بالضرور نانک جی صاحب کسی طرف کو نکل جانا چاہتے ہین کیونکہ اُنکے خرچ کی کچھ انتہا نہین ہی چونکہ مجھ سے اور آپ سے قدیمی رسم ہی اسلیے مین آپ کو خبردار کیے دیتا ہون تاکہ تم ہوشیار ہوجاؤ اور کچھ اپنا انتظام کرلو کیونکہ تمہاری عزت و وقار نواب صاحب کے دربار مین بہت ہی وہ کسی طرح سے بنی رہے اور بیفائدہ کا تاوان تم کو دینا نہ پڑے جس وقت جے رام جی نے یہ بات سُنی فوراً اپنے مکان آئے اور آتے ہی بی بی نانکی جی صاحبہ سے بلاکر کہا کہ مجھ سے آج ایک شخص نے اِس طرح کی گفتگو کی ہی اسمین تمہاری کیا راے ہی مین اِس معاملہ مین کیا کرون اور نانک جی کی رفتار تو بدلتی ہی نہین ہی سابق کی باتین آجتک قائم ہین یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے فرمایا کہ دیکھیے مہاراج آپ کسی کے کہنے پر عمل نہ کیجیے گا اور بھرمنا مین ہرگز ہرگز نہ پڑیے گا یہ سنکر جے رام جی خاموش ہو رہے اور اپنے دل مین آٹھون پہر سوچا کرتے تھے کہ دیکھیے اِس بات کا کیا انجام ہوتا ہی لیکن اپنے منہ سے باہر نہ نکالتے تھے غرض جبکہ چند دن اسطرح گذرے ایک دن ستگورو مہاراج نے خود ہی

اپنی زبان سے جے رام جی کے پاس آکر کہا کہ بھائی صاحب سرکاری حساب بہت عرصے سے صاف نہین ہوا ہی اور اسکا صاف ہو جانا ہی اچھا ہی اسیلیے بہتر ہی کہ اسکو صاف کر دیجیے چونکہ جے رام جی کو یہ بات پہلے ہی منظور تھی سنتے ہی نواب دولتخان صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ نانک مودی کی درخواست ہی کہ عرصہ سے مودی خانہ کا حساب صاف نہین ہوا ہی اسیلیے صاف ہو جانا چاہیے بہتر ہی کہ حساب کتاب دیکھ لیا جاوے نواب صاحب نے حکم دیا کہ نانک مودی طلب کیا جاوے اور مودی خانہ کا حساب سمجھ لیا جاوے چنانچہ جے رام جی نے نندا برہمن کو بھیجکر نانک جی صاحب کو بلا بھیجا سنتے ہی ستگورو مہاراج تشریف لائے اور کُل حساب مودی خانہ کا بھی ساتھ لیتے آئے کُل کتابین اور بہیان وغیرہ کی جے رام جی کے آگے رکھدین جے رام جی صاحب موصوف ستگورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر نواب صاحب کے سامنے آپہونچے اور حساب کی جانچ ہونے لگی اتنے عرصہ مین نواب دولتخان صاحب نے دریافت کیا کہ ای مودی تمھارا نام کیا ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ میرا نام نانک نرنکاری ہی یہ سنکر نواب صاحب نے کہا کہ ای جے رام مین تو اس بات کو مطلق نہین سمجھا کہ انھون نے اپنا نام کیا تبلایا یہ سنکر جے رام جی نے نوابصاحب سے عرض کیا کہ حضور جسکو فارسی مین کہتے ہین کہ خدا احد ہی اور وہ بیچون و بے نمون ہی کہ جسکی کوئی تمثیل نہین ہی اسکے مثل ہونے کی کوئی دلیل نہین ہی وہ سب کا صانع ہی اسکی سب صنعت ہی وہ موصوف ہی اسکی سب صفت کرنے والا بندہ ہی مین ہون نوابصاحب نے جسوقت یہ سنا ہنس پڑے اور پوچھا کہ ای جے رام جی بھلا یہ تباؤ کہ اس مودی کی شادی ہو گئی ہی یا نہین جے رام جی نے عرض کیا کہ اسوقت تک تو شادی نہین ہوئی لیکن اب ہونیوالی ہی اگر حضور کی پرورش ہوگی تو بہت جلد ہو جاویگی یہ سنکر نواب دولت خان صاحب نے فرمایا کہ جتنی آپکو اصطلاح کی باتین یاد آتی ہین اور کہتے ہین کہ مین بیچون وچرا کا بندہ ہون جسکو تمام شاستر بید و پوران و قرآن کہ رہے ہین کہ بیحساب ہی جسکی انتہا نہین ہی اور وہ تمام صنعتون کا مالک ہی اور کُل صنعت کا وہی صانع ہی اسکا مین بندہ ہون بس یہ گفتگو اسوقت تک ہی جسوقت تک انکی شادی نہین ہوتی ہی یاد رکھو کہ جسوقت انکی جورو گھر آویگی تو صفتی بندہ ہو جانا بھول جاویگا بلکہ جورو کا بندہ ہو جاویگا کیونکہ سلف سے بہت سے پیر و فقیر رکھیشر و منیشر گذر چکے ہین کہ ایسی ایسی باتین سب بناتے رہے ہین مگر جس وقت جورو کا منھ دیکھا انکی عقل ٹھکانے نہ رہی وہ سب باتین فراموش ہوگئین یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنیے نواب صاحب فی الحقیقت آپ کا کہنا بہت سچ ہی لیکن جن لوگون کی محبت عشق حقیقی مین پوری نہین ہوتی ہی انکے یہی طریق ہین اور جنکی محبت عشق حقیقی مین پوری ہی وہ عشق مجازی کو سفلہ پن جانتے ہین اور دنیا کو ایک حباب پر آب مانتے ہین اور جنکا دل پرمیشر سے کبھی جدا ہی نہین ہوتا ہی وہ ہر وقت اسکی بندگی مین لگے ہوے رہتے ہین اور وہ لوگ آٹھ پہر اپنے مالک کو حاضر ناظر جانا کرتے ہین اور اپنی نظرون کے سامنے اسکی مورت مانا کرتے ہین اپنے سے دور اسکو چھن ماتر کو بھی نہین جانتے ہین انکے دلون مین عورت کیا کوئی شی سمائی ہی نہین ہی اور عورت کو تو مل موتر کا جسم جانتے ہین اور خون و گوشت کا پتلہ مانتے ہین اسکی صورت پر انکی پاک نظر جا ہی نہین سکتی ہی اور نہ اسکی چشم جادو کا چھلاوا اُن پر اثر کرسکتا ہی اور نہ اُسکی تیغ ابرو کچھ کارگر ہوسکتی ہی وہ پرمیشر کے پیارے پرمیشر کے روپ ہی ہو جاتے ہین جب اسقدر باتین ستگورو مہاراج نے نواب دولتخان سے کین تب نواب موصوف کو انکی ترشح تقریر سے ثابت ہوا کہ یہ پرمیشر کی محبت مین صدق دل سے ہی انکا خمیر پرمیشر کی محبت کے آب و گل سے ہی اسیلیے نواب صاحب نے اس بات کو ٹال دیا اور کہنے لگے کہ ای نانک جی مین نے یہ بات بہت آدمیون سے سُنی ہی کہ تم بہت فضول خرچ کرتے ہو اور مودی خانہ کا روپیہ بہت زیادہ اور بیفائدہ صرف کرتے ہو بس شاید میری عادت سے واقف نہین ہو تم یاد رکھو کہ میرا نام دولتخان لودی ہی یہ سنتے ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سنیے آپ اپنا حساب سمجھ لیجیے اور اگر میرے ذمہ کچھ تغلب نکلے تو اُسیوقت لے لیجیے اور اگر میری کچھ رقم فاضل نکلے اُسکا مین آپ سے کبھی طالب نہ ہونگا اگر آپکی مرضی ہوگی عنایت کیجیے گا ورنہ مین فارغخطی داخل کردونگا اور اس امر کا جھوٹ

دہیج ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی یہ سُنکر نواب صاحب نے جے رام جی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ مودی کس بھروسہ پر اِس جرأت کے ساتھ کہتا ہی جیرام جی نے عرض کیا کہ حضور اسکی تقریر سے صاف ثابت ہی کہ یہ خیانت آلودہ نہین ہی اِس سے قیاس ہوتا ہی کہ خیانت کا الزام اِسپر محض بے سود ہی یہ سُنکر نواب دولت خان صاحب نے حکم دیا کہ جادو راے کو بلاؤ ارشاد کے ساتھ ہی جادو راے کے پاس آدمی گیا اور بلا لایا جس وقت جادو راے آئے اُنکو حکم ہوا کہ نانک مودی کا حساب جانچو اُنھون نے عرض کیا کہ بہت اچھا لیکن عرصہ کا حساب ہی دیکھا چاہیے کہ کس قدر رقم نکلتی ہی جمع و خرچ کو جانچنا ہی چونکہ نواب صاحب کے کان لوگون نے سنگورو مہاراج کی طرف سے بہت بھر رکھے تھے کہ نانک مودی نے مودی خانہ کو لوٹ لیا ہی اور فقیرون کو لٹا دیا ہی اِسلیے نواب صاحب نے جادو راے سے کہا کہ اِنکا حساب بخوبی جانچنا لوگون نے اکثر مجھ سے فضول خرچی کی شکایت کی ہی جادو راے کو سنگورو مہاراج سے پہلے ہی سے رنجش تھی کہ کچھ حق وغیرہ نہین پاتا تھا اب نواب صاحب کے کہنے سے کمال بشاش ہوئی اور کہا کہ اکیلے ہی مال اُڑایا ہی ہمکو بھی کبھی کچھ نہین ملا یہ کہکر ستگورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی جسقدر رقم تمھارے ذمہ برآمد ہوگی اُسکو جمع کراکے اُٹھنے دونگا اور آیندہ کو تم کو کبھی مودی خانہ مین بیٹھنے نہ دونگا کیونکہ تم نے ہم کو تو کبھی کچھ سمجھا ہی نہین یہ کہکر بیٹھ گئے اور حساب جانچنے لگے پانچ یوم مین کُل حساب جانچ لیا حالانکہ جادو راے سنگورو مہاراج سے کینہ رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ سنگورو مہاراج پر خیانت کا الزام لگائے لیکن بقول شیخ کہ (سانچ کو آنچ نہین اور دروغ کو فروغ نہین) جادو راے کی کوئی بات پیش رفت نہ گئی سنگورو مہاراج نے اِسطرح پر حساب سمجھایا کہ جسقدر رقم نواب صاحب کے یہان سے حاصل ہوئی تھی اُسکو ایک طرف جمع کر دیا اور جسقدر خرچ مین نواب صاحب کے نام لکھی تھی خرچ کی مد مین لکھا اور باقی نکلی تاریخ وار لکھا دیا آخرکار مبلغ تین سو ایک روپیہ سنگورو مہاراج کا خزانہ نواب صاحب سے واجب الادا نکلا جادو راے یہ کیفیت دیکھکر شرمندہ ہوا اور خاموش ہوکر سکوت کر گیا بعد حساب و کتاب کے جے رام جی کچہری مین نواب صاحب کے سلام کو حاضر ہوے چنانچہ نواب صاحب نے جے رام جی سے دریافت کیا کہ مودی خانہ کا حساب کیا صاف ہوگیا جے رام جی نے عرض کیا کہ جانچ مودی خانہ کی جادو راے کے تعلق تھی چنانچہ جادو راے طلب ہوے جادو راے حاضر ہوے تسلیم بجالائے نوابصاحب نے جادو راے سے فرمایا کہ مودی خانہ کا حساب ہوگیا جادو راے نے عرض کیا کہ صاف ہوگیا نوابصاحب نے فرمایا کہ کیونکر اور کس طریق پر حساب سمجھا گیا چنانچہ جادو راے نے کُل حساب دکھلایا حساب کے اخیر مین مبلغ تین سو ایک روپیہ سنگورو مہاراج کا فاضل مندرج تھا حساب دیکھتے ہی نواب صاحب چونک اُٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے اوپر اُسکے زائد ہین یا ہمارے اُسکے ذمہ عائد ہین بجواب اُسکے جادو راے نے عرض کیا کہ جناب عالی سرکار مین مودی کی رقم مبلغ تین سو ایک روپیہ فاضل نکلے ہین کہ جو اُسکو ملنے چاہیے یہ سُنکر نواب صاحب نے فرمایا کہ ارے جادو راے اور لوگون کے قطع نظر تمھین خود مجھ سے آٹھ پہر کہتے تھے کہ نانک مودی خانہ لٹائے دیتا ہی اور لوگ بھی اور بہت کچھ کہتے تھے جادو راے خاموش ہوگیا جے رام جی نے عرض کیا کہ حضور نانک جی سے دشمنی رکھتے ہین اِس وجہ سے اکثر بلا سمجھے بوجھے کہہ اُٹھتے چنانچہ نواب صاحب نے (بھوانی داس) خزانچی کو حکم دیا کہ جو رقم مودی کی ذمہ مودی خانہ فاضل ہی بجاے اور مبلغ تین ہزار روپیہ واسطے مصارف مودی خانہ کے مودی کو فاضل دیے جاوین بھوانی داس خزانچی نے ستگورو مہاراج کو دو ہزار روپیہ بقایا و نیز رقم پیشگی دیدیا چنانچہ ستگورو مہاراج روپیون کی تھیلیان بھرکر اپنے مکان لے گئے منجملہ اُنکے اپنی رقم تین سو ایک روپیہ ستگورو مہاراج بازار سے لے گئے اور سرکاری رقم امانت رکھدی یہ کرشمہ ستگورو مہاراج کا دیکھکر جے رام جی نہایت خوش ہوے اور جب اپنے مکان آئے تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ نانک جی صاحب کا کیونکر حساب ہوا اُسوقت جیرام جی نے

بہت متعجب ہوکر کہا کہ اِس مقام پر مجھکو خود سخت تعجب ہی کیونکہ سب لوگ عموماً اِس بات کو کہتے تھے کہ نانک جی فضول خرچ ہین اور روپیہ لٹائے دیتے ہین لیکن جب جب اُنکا حساب وکتاب ہوا اُنھین کی رقم فاضل نکلی اور نکلتی ہی جو حساب اِس مرتبہ ہوا ہی اُسمین بھی تین سو ایک روپیہ نانک جی کے فاضل نکلے ہین باوجود اِسکے کہ ایسی فضول خرچی کھلانے و پلانے فقیرون مین نانک جی کرتے ہین کہ جسکو دیکھکر سب لوگون کو یہی گمان ہوتا ہی کہ ضرور بالضرور سرکاری رقم اِنکے صرف مین آئی ہوگی لیکن اُنھین کا روپیہ فاضل نکلتا ہی یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اِنکے تو بہت مرتبہ راے بولار نے معجزہ وکرشمہ دیکھے ہین اور اُنھین نے اچھی طرح سے پہچانا ہی یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ ایک راے بولار نے کیا اِنکو پہچانا ہی سچ تو یہ ہی کہ ایک زمانہ نے اُنکو جانا ہی اور آیندہ بھی پہچانے گئے یہ بات سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ بہت خوش ہوئین۔

آگے ساکھی گورونانک جی صاحب کی شادی کی چلی

نمبر ۱۷

واضح ہو کہ سمت ۱۹۴۵ بکرماجیتی ماہ اساڑھ سودی ششمی کو سنگورو مہاراج کی شادی کا دن قرار پایا کہ جسکی اطلاع جانبین کو ہوئی جس وقت تاریخ شادی از جانب دختر مقرر ہوکر بمقام سلطانپور تحریر آئی فوراً بذریعہ نند معابرہمن خط لکھکر اور زعفران چھڑک کر بخدمت والدین سنگورو مہاراج کے مع پانچ روپیہ تلونڈی کو روانہ کیا گیا جس وقت یہ خبر فرحت اثر والدین کو پہونچی خوشی کے شادیانے بجنے لگے آسمان پر دیوتاؤن کے شور سے بادل گرجنے لگے کالورام جی نے اُسی وقت ایک خط بجانب اپنی سسرال یعنے سنگورو مہاراج کی نانہال کو مشعر اطلاع تاریخ شادی سنگورو مہاراج کے روانہ کیا اور اُسی دن راے بولار صاحب کی خدمت مین بھی اطلاع دی اور رخصت کی درخواست اپنے مالک سے کی اور اطلاع کے ساتھہی ایک لفظ اسطرح پر کالورام جی کے مُنھ سے نکلا کہ آپ کے سادھک یعنے داس نانک کی شادی قرار پاچکی ہی اسلیے مجھکو تلونڈی جانا ہی یہ لفظ سُنتے ہی راے بولار نے رنجیدہ ہوکر کالورام جی سے کہا کہ تمھاری عقل پر پتھر پڑے ہین تو تم نانک جی صاحب کو اپنا لڑکا اور میرا داس بتاتے ہو اجی وہ تو تمام زمین و آسمان کے مالک ہین ایسے مالک دوجہان زمین وآسمان کو میرے ساتھ داس کے لفظ کے ساتھ استعمال کرتے ہو اے کالورام وہ داس نہین ہین اُنھین کے ہم سب داس ہین بلکہ ہم سب کے وہ پرورش کنندہ و رزق دہندہ ہین یہ سُنکر کالورام جی نے راے بولار صاحب سے اپنے قصور کی معافی مانگی اور عرض کیا کہ ایسی خطا آیندہ سے نہ ہوگی یہ سُنکر راے صاحب نے کہا کہ اے کالورام تمھاری عادت نہایت خراب ہی اور تم نہایت سخت زبان ہو دیکھنا خبردار ایسی سخت زبانی کبھی وہان نہ کر بیٹھنا کیونکہ ہمنے سُنا ہی کہ تمھارا سمدھی بھی کہ جنکا نام مولچند ہی وہ بھی بہت بدزبان ہین غرضکہ تم اور وہ دونون ہم پلہ وزن مین برابر ہو اسوجہ سے مجھکو اندیشہ ہی کہ ایسا نہو کہ تم ایسے کار خیر مین ناچ ہو جاؤ یہ سُنکر کالورام جی نے کہا کہ نہین حضور میرے ایک ہی اولاد ہی بھلا اُسکی کار شادی کہ جس سے اُسکی نہین میری خانہ آبادی ہی مین کیون ناچ ہونگا یہ سُنکر راے صاحب نہایت خوش ہوے اور کہا کہ ہان ایسا ہی چاہیے کالورام جی نے کہا کہ آپ مالک ہین آپکے اقبال سے سب کام بخیریت انجام پاوینگی یہ سُنکر راے صاحب نے کہا کہ جاؤ خداوند کریم تمھاری کل مرادین پوری کرے اب تم روانہ ہو بعد اُسکے کہا کہ گورونانک جی صاحب کی خدمت مین میری طرف سے تسلیمات عرض کرنا بلکہ اُنکے قدمون پر میری جانب سے گرنا اور بغلگیر ہونا بعد اسکے کالورام جی راے صاحب سے رخصت ہوے اور سب کے ہمراہ روانہ سلطانپور ہوے۔ علاوہ دیگر ہمراہیان کے حسب ذیل خاص اصحاب تلونڈی سے روانہ سلطانپور ہوے۔ کالورام جی صاحب۔ لالورام جی صاحب۔ [illegible]

اندرسن جی صاحب - فرندامی صاحب - جگت من جی صاحب - لعل چند جی صاحب - جگت رائے جی صاحب - جیدمل جی صاحب بانجھ رام جی صاحب - اب سلطانپور مین پہونچکر وہان سے برات باسامان بیک ساعت نیک کہ جسکی رات شب برات اور دن عید کہنا چاہیے بمقام (لکھنو کے رندھاوی) برمکان لالہ مولچند جی صاحب پہونچی اور قریب پہونچکر ندھا برہمن کو روانہ کیا کہ جسمین اطلاع آمد مہاماان کی دیوے - غرضکہ ندھا برہمن مذکور نے برمکان لالہ مولچند جی صاحب کے جاکر خبر دی کہ برات آگئی ہے اور مجھکو پرمانند جی نے واسطے اطلاع کے بھیجا ہے تاکہ آپکو خبر دوان یہ سُنکر مولچند نے جواب دیا کہ بہت اچھا پرہت جی یہ امر ہماری بہت ہی خوش نصیبی کا باعث ہے لیکن اپنے ملازم ساتھ کر دیا کہ یہان جنواسا قرار پایا تھا پہونچا دیوے اور اسطرف اپنی بستی مین برادری وغیر برادری کو نوید پہونچا دین تاکہ سب لوگ برات کی پیشوائی کے واسطے تشریف لادین اور ایک شخص معزز اُس بستی کا بجانب مولچند بخدمت چودھری ہت رندھاوی کہ جنکا لڑکا چودھری اجیتا رندھاوی تھا پاس جاکر گذارش کی کہ حضور بھی تکلیف فرماوین مولچند کی دختر کی شادی مین چلکر شریک ہوون یہ سُنکر چودھری ہت رندھاوی نے جواب دیا کہ نہایت خوشی کا مقام ہے اسمین شریک ہونا ضروری ہمارا کام ہے لیکن مین تو کہین جاتا ہی نہین ہون اور بھائی میارام جی صاحب کہ جو اکثر جایا کرتے تھے ضعیف ہو گئے ہین اجیت ضرور شریک ہونگے یہ کہکر اجیت کو طلب کرکے فرمایا کہ دیکھو اکثر بھائی میارام ایسے کام مین شریک ہوا کرتے تھے لیکن اب وہ ضعیف ہوئے شریک نہین ہو سکتے تم ضرور جاکر شریک ہو اور یہ بھی ہدایت کی کہ جیسی مولچند کی رائے ہو اُس مطابق مراسم ادا کرنا اور جو شخص بپیغام مولچند کا واسطے شرکت جلسہ بارات کے گیا تھا اُس سے کہا کہ ہماری طرف سے مولچند سے کہنا کہ اب مجھ مین طاقت نہین ہے اسلیے مین اجیت کو بھیجتا ہون یہ سُنکر اُس معزز آدمی نے عرض کیا کہ وہ بھی تو حضور ہی ہین اگر آپکا لڑکا بھی جاتا تو ہمارے لیے باعث افتخار کا تھا من بعدہ چودھری صاحب نے یہ بھی کہا کہ مولچند سے میری طرف سے کہدینا کہ یہ لوگ بیدی کھتری اور بہت معزز آدمی ہین اور تمہاری بدزبانی کی عادت ہے اسلیے تمکو واجب ہے کہ زبان سنبھال کر گفتگو کرنا کیونکہ مین نے یہ بھی سنا ہے کہ کالورام جی رئیس تلونڈی کے پٹواری ہین اور یہ بھی سننے مین آیا ہے کہ کالورام جی بھی سخت زبان ہین بلکہ یہانتک بھی سنا گیا کہ وہ اپنے لڑکے سے بھی بدزبانی سے پیش آتے ہین لیکن یہ خیریت ہے کہ اُنکے کاروبار پرمانند ہین کہ جو بہت ہی نیک آدمی ہین اکثر اُنکی تعریف سُننے مین آئی ہے تاہم تمکو اُنکی بدمزاجی سے کام نہین ہے اسوقت چونکہ تمہاری دختر کی شادی ہے تمکو ہر حال اُنکا ادب و تعظیم کرنا واجب ہے یہ سُنکر اُس شخص نے عرض کیا کہ جو کچھ حضور فرماتے ہین بہت بجا ہے کیونکہ اب مولچند کے پشت پناہ ہین جسطرح کہ آپکا پشت پناہ خداوند کریم ہے ویسے ہی دنیا مین آپ مولچند کے ہین - یہ سُنکر چودھری صاحب نے کہا کہ پرمیشر سب کی اوٹ ہے اُسی کا آسرا سب کو رکھنا چاہیے یہ کہکر اُس معزز آدمی کو رخصت کیا آپ اپنے دختر کی جانب سے اگوائی کے مراسم کا سامان پہونچا اور سب لوگ مع تمام برادری وغیر برادری بقول شخصے کہ پرمیشر و پنچ ایک ہی ہے برات کی پیشوائی کو گئے اور چودھری صاحب کے صاحبزادہ مسمی اجیت بھی ساتھ تھے جس مقام پر جنواسا قرار دیا گیا تھا شامیانہ وغیرہ استادہ ہو گئے طرفین سے رسم رہمیات ادا ہوئین اور بعد دوار چار کے برات جنواسے کو واپس آئی ابتداء روانگی برات دوار چار کے تا واپسی ایک جانب کالورام جی اور ایک جانب جیرام جی کے والد پرمانند جی صاحب روپیہ و پیسہ لٹاتے تھے غرضکہ مایا سنگورہ مہاراج پر سے نچھاور ہو کر باہر پھینک دیجاتی تھی تمام لوگ مولچند کی خوش قسمتی کی تعریف کرتے تھے علاوہ خلقت انسانی کے کل دیوی اور دیوتے اٹھاسی ۸۸ ہزار مع آندر و برہما و بشن و مہیش مع تمام اپنی سینا یعنی لشکر کے سنگورہ مہاراج کے براتی تھے اور پاربتی و لچھمی و اندرانی و برہمانی ہاتھ مین آرتی لیئے ہوئے مع تمام سامان پوجا کے سنگورہ مہاراج کے

بیاہ کے راگ منگلاچار گاتی ہوئی موجود ہوئیں جسوقت مولچند کے گھر مین ست گورو مہاراج نے قدم رکھے یہ سب گورو نانک نرنکاری کا نام لیکر گیت گاتی تھین بید برہما کر چوک ریتھ گئے برہما آدک بید کے منترون کے ساتھ استت کرتے تھے اور شیوجی مہاراج اپنے گنون لینے ہمراہ ہوکے ساتھ کمت لیکر آئے اور تمام گن وگندھرب لوگ بھی حاضر ہوکر منگلاچار کرنے لگے سنکادک سہرا لیکر آموجود ہے غرضکہ تمام خلقت انسانی و روحانی یعنے تمام دیوی دیوتے پان پھولوں کی بارش کرنے لگے اور جے جے کار کہنے لگے یہان تک کہ نوناتھ اور چوراسی سدھ نذر لیکر حاضر ہوئے غرضکہ سودی ستمی کو ستگورو مہاراج کی شادی امرت بیلا یعنے صبح کے وقت ہوئی مہارانی سولکھنی کو خوب سنگار کرکے اور نئی پوشاک پہناکے بیدون کے منترون کے چوک پر ستگورو مہاراج کے پاس لا بٹھایا اور اگنی دیوتا کو روشن کرکے گنیش پوجا کی اور گھی وغیرہ کی آہوت دی اور لاون وغیرہ کے جو مراسم تھے وہ سب ادا ہوئے باجے بجانے لگے سب لوگ جے جے کار منانے لگے - غرضکہ پانچ گھڑی رات رہے لاون کی رسم پوری ہوئی

راگ سوہی محل پہلا	राग सोही महल पहिला
سری مکھ باک	श्री मुख बाक्य
منگل	मंगल
ست جگ	(सत युग)
رام پہلڑی لاوان ستگور ست جگ ساجیا بلرام جیو -	राम पहलड़ी लावाँ सत गुरु सत युग साजियाँ बलराम जीव
تریہ گن بستار اناہد باجیا بلرام جیو -	त्रिय गुण बिस्तार अनाहिद बाजिया बलराम जीव
بجایا اناہد سمندر متھیا لچھ کولان نکلے	बजाया अनाहिद समुद्र मांथया लक्ष कोलाँ निकले
تینتس ۳۳ کروڑ چھند کے آئے ٹھاکر کو ملے -	तेंतीसैं करोड़ छन्द.के आये ठाकुर को मिले
بیاہ ٹھاکر چرن لائے اور بھگت نباہیا -	व्याह ठाकुर चरण लाये और भक्त निबाहिया
ارداس نانک لاون پہلی پہلا ستگورو ست جگ ساجیا -	अरदास नानक लाऊं पहिली पहिला सतगुरु सतयुग साजिया
تریتا جگ	(त्रेता युग)
رام دوسری لاؤن تریتا جگ ورتائیا بلرام جیو -	राम दूसरी लाऊँ त्रेत युग वर्तीया बलराम जीव
دھن دھن سنت پیارے جن ہرنام دھایا بلرام جیو -	धन्य २ सन्त प्यारे जिन हरनाम ध्याइया बलराम जीव
سنت جپتے نام ہر کا ملے کام پیاریا -	सन्त जपते नाम हरि का मिले काम प्यारिया
گنڈیو دھنک رگھوپت چڑھایا پرسرام کا بل ہاریا -	गाण्डीव धनुष रघुपति चढाया परशुराम का बल हारिया
بیاہ سیتا گرہ ماہ آئی اور بھگت نباہیا -	व्याह सीता गृह माहि आई और भक्त निबाहिया
ارداس نانک لاؤن دوجی سیتا رام بیاہیا -	अरदास नानक लाऊं दूजी सीता राम व्याहिया
دواپر جگ	(द्वापर युग)
رام تیجی لاؤن جگ دواپر ورتائیا بلرام جیو -	राम तीजी लाऊँ युग द्वापर वर्तायाँ बलराम जीव -
رکمنی منگل گایا سہج سیتی سسپال راجہ ماریا بلرام جیو -	रुकिमिणी मंगल गाया सहज सेतीं शिशुपाल राजा मारिया बलराम जीव

بچن پورے دوس دھریا چکر سنکھ بداریا -	बचन पूरे दोष धरिया चक्र शंख बिधारिया
بیاہ رکمنی گرہ مین آئی اور بھگت نباہیا -	ब्याह रुकमिणी गरह में आई और भक्त निबाहिया
ارداس نانک لاون تیجی رکمنی کرشن جی بر پائیا -	अरदास नानक लाऊँ तीजी रुकमिणी कृष्ण जी बरपाइया
کلجگ	**(कलि युग)**
رام چوتھی لاوان کرتے کلجگ پرگٹائیا بلرام جیو -	राम चौथी लाऊं करने कलियुग प्रगटाइया बलराम जीव
جنان ہرسون پریت ناہین تے سنگ بھرمی مائیا بلرام جیو -	जिना हरि सों प्रीति नाहीं ते संग भरमे माइया बलराम जीव
مایئے لاگے بھرم جاکے سکل دجیو تن گھٹیا	माया ने लागे भर्म ज्यों सकल वजु तिन घाटिया
نام دان اشنان نہین کیا جسم کا پنتہ نکاٹیا -	नाम दान स्नान नहीं किया यम का पन्थ न काटिया
نہکلنکی آپ ہوئیا چھپے ناہین چھپائیا -	निहकंलकी आप होइया छिपे नांहें छिपाइया
ارداس نانک لاون چوتھی پربھ سبھنا ماہیں سمائیا -	अरदास नानक लाऊँ चौथी प्रभु सभना माहिं समाइया
راگ سوہی بیچ سری مکھ باک	**(राग सोहे बीच श्री मुख वाक्य)**
منگل ست جگ	**(मंगल सत युग)**
رام پہلڑی منگل کہ ہرنام دھیائیے	राम पहलड़ी मंगलह कि हरि नाम ध्याइये
میرے من تن سری رنگ اگر چندن گھس لائیے -	मेरे मन तन श्री रंग अगर चन्दन घिस लाइये
اگر چندن گھس لائے کپور کنگو ڈھوئیے -	अगर चन्दन घिस लाय कपूर कंगू ढोइये
رام نام اچرنت رسنا سدا ہر رس گوئیے -	राम नाम उच्चरत रसना सदा हरि रस गोइये
گھس لگائے اگر چندن کنگو پریم پربھو کا پائیے -	घिस लगाइये अगर चन्दन कंगू प्रेम प्रभू का पाइये
قربان کیتا گوردوؤن جن یہ کاج رچائیے -	कुर्बान कीता गुरु विहूं जिन यह काज रचाइये
ترتیا جگ	**(त्रेतायुग)**
رام دوجڑے منگل پھولن مانگ بھرائیا -	राम द्विजड़े मंगल फूलन मांग भराइया
پھولن نال مانگ بھرائے آپ کرتا پورکھ بیاہن آئیا -	फूलन तों मांग भराय आप कर्ता पुरुष ब्याहन आइया
سُر نر گن گندھرپ سبھی کوتک دیکھ بسمائیا -	सुर नर गण गन्धर्व सब ही कौतुक देख विस्माइया
قربان کیتا گور دوؤن جن یہ کاج رچائیا -	कुर्बान कीता गुरु विहों जिन यह काज रचाइया
بنونت نانک سنہو سب سوپھل یہ کاج سوہائیا -	बिनवन्त नानक सुनो सब सुफल यह काज सोहाइया
اتساہ ہوئیا سو بھبنتی منگل کاج سوہائیا -	उत्साह होइया शुभ सुती मंगल काज सोहाइया
دواپر جگ	**(द्वापर युग)**
رام تیجے منگل پڑھنا جن سے آئیے -	राम तीजे मंगल पडिता जिन से आये

اندر پور بیچ جنمتا جن سُرگون جن منگائیے -	इन्दु पूर बीच जन्मता जिन सुरगों जिन मंगाइये
گل سبھ گندھن پائے تا جن لگام درست کرائیے -	गल सब गन्धन पाय ता जिन लगाम दुरुस्त कराये
عجب شوبھا پائے تا جن ٹھاکر آپ سجائیے -	अजब शोभा पाय ता जिन ठाकुर आप सजाइये
جت چڑھے سری رنگ آپ سوامی عجب سوبھا سوہائیے	जित चढ़े श्रीरंग आप स्वामी अजब शोभा सोहाइये
بنونت نانک چوتھے منگل پڑتا جن لائیے -	बिनवन्त नानक चौथड़ मंगल पड़िता जिन लाइये
کلجگ	(कलि युग)
رام چوپڑی منگل ستگورو بیاہن آئیا -	राम चोपड़ी मंगल सत गुरू ब्याहन आइया
یہ عجب درس اپار تیریاں سنتان کے من بھایا -	यह अजब दरस अपार तेरियाँ सन्तां के मन भाइया
تینتیس کروڑ دیوتے سرب سنگت نال گنپت آئیا -	तेंतीस करोड़ दे सब्बे संगति नाल गणपति आइया
سد برہم شاردادک موتیان چوک پورائیا -	सद ब्रह्म शारदादिक मोतियाँ चौक पुराइया
دھرو کہارے دیوہ پھیرے ستگورو بیاہن آئیا	धरहु स्वारे दहू फेरे सत गुरू ब्याहन आइया
بنونت نانک منگل چوتھی سرب کاج سوائیا -	बिनवन्त नानक मंगल चौथ सब्बे काज सोहाइया

غرضکہ ست گورو مہاراج کی شادی ہوئی

آپ بھائی بالے بوقت لکھانے جنم ساکھی کے گورو انگد جی صاحب سے کہنے لگے کہ اے انگد گورو مہاراج کی کل کیفیت اپنی آنکھوں کی دیکھی ہوئی عرض کرتا ہوں نہ کسی کی زبانی سنی ہوئی لکھتا ہوں ہیں جوقت گورو انگد جی صاحب نے ان شبدون کو بھائی بالے کی زبانی سنا اور یہ بھی تصدیق ہوا کہ بھائی بالے کی چشم دید ہی یہ سنکر بیہوش ہو گئے اور اُس شب تمام شب بیراگ ہی میں رہے جبکہ صبح ہوئی اور پھر بھائی بالے جنم ساکھی کی سرگذشت بیان کرنے لگے کہ بعد شادی کے صبح کے وقت ستگورو مہاراج نے مجھے فرمایا کہ اے بھائی بالے تم ہمیشہ ہمارے پاس ہی رہنا میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا میں حضور ہی کی خدمت میں حاضر رہونگا بلکہ ست گورو مہاراج کا روپیہ پیسہ جو کچھ تھا سب میرے ہی پاس تھا غرضکہ تین دن برات جنواسے میں رہی اور چوتھے دن برات رخصت ہوئی اور ڈولا سمیت سلطانپور برات آئی صبح ہی ستگورو کی والدہ جی نے ایسا کہا کہ ڈولا مقام تلونڈی ہمارے ساتھ چلیگا یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحب نے اصرار کیا کہ میری بھاوج میرے ہی گھر رہیگی اور ساتھ ہی آپکے پرانند جی بھی بول اٹھے کہ قبل شادی کے مولچند نے مجھسے اقرار لے لیا ہے کہ میری دختر سلطانپور ہی میں رہیگی تلونڈی میں نہ جاویگی اور آپکے اقرار کو میں نے قبول کر لیا ہے تب شادی انھوں نے منظور کی ہے ورنہ وہ شادی ہی منظور نہ کرتے تھے قطع اسکے گورو نانک جی صاحب کے ذریعہ ملازمت جب یہین ہے تو تلونڈی جانے ہی کی کیا ضرورت ہے گو کہ یہ سب باتیں پرانند جی صاحب نے کہیں لیکن ست گورو مہاراج کی والدہ نے اس امر کو منظور نہ کیا بلکہ ڈولا اپنے ساتھ تلونڈی لیگئیں اور بلکہ ستگورو مہاراج کو بھی ہمراہ لیے گئیں بوقت روانگی ست گورو مہاراج کی ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ جبتک میں تلونڈی سے واپس نہ آؤں اُسوقت تک تم کام مودی خانہ کا انجام دینا گو بھائی بالے نے عذر کیا کہ اے مہاراج بھلا مجھسے مودی خانہ کا کام انجام پاویگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے کرتار انجام کو پہونچاویگا صرف تم یہاں بیٹھے رہنا میں اندر ایک مہینے کے ضرور ہی حاضر ہو جاؤنگا۔

بعد اسقدر کہنے کے بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے عرض کیا کہ جسوقت ستگورو مہاراج نے یہ فرمایا مین نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ جو حکم ہوا اسکو بسر وچشم مین تعمیل کرونگا۔

غرضکہ ستگورو مہاراج مع ڈولا کے سب صاحبون کے ساتھ روانہ تلونڈی ہوے اوس وقت کی کیفیت سے مجھے آگاہی نہین ہی کہ وہان پر ستگورو مہاراج نے کیا کیا لیلا کی اسلیئے مین اوسقدر عرصہ تک کی کیفیت کچھ عرض نہین کرسکتا آپ سنیئے کہ ستگورو مہاراج ایک ماہ تلونڈی مین رہکر واپس تشریف لائے اور بی بی نانکی جی صاحبہ وجیرام جی صاحب سے ملاقات کی اور صبح اُسکے اپنے کام مودی خانہ مین مصروف ہوئے اور جو طریق ستگورو مہاراج کا پہلے تھا وہی بدستور رہا اور وہی اخراجات اور وہی مصارف خیرات وہی فقیرون کا ہجوم تصرف کے وہی دھوم دھام جاری رہی آخرکار لوگون کی پھر وہی تقریر شروع ہوئی کہ مودی خانہ کو نانک جی لٹائے دیتے ہین اور کوئی لوگ جو پہلے حساب وکتاب سے واقف تھے وہ یہ بھی کہتے تھے کہ شاید نانک جی کے پاس پارس پتھر ہی کہ جسکے ذریعہ سے اسقدر خیرات کرتا ہی سچ تو یہ ہی خیرات کا مجسم یہ شخص ہی بعد اسکے چند روز کے بعد ایک دفعہ کالورام جی بھی اور لالا مولچند بھی آئے اور ستگورو مہاراج کی کیفیت دیکھکر واپس گئے غرضکہ چند دن تک تو آپ بی بی نانکی جی صاحبہ ہی کے یہان بسر کی آخرکار اپنا جدا مکان بناکر سلطانپور رہنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے ستگورو مہاراج کی والدہ صاحبہ بھی سلطانپور تشریف لائین اور ہنسی وخوشی سے رہتی تھین ستگورو مہاراج بھی اُنکے خبرگیران اچھی طرح سے ضروریات کے رہتے تھے لیکن اپنے متعلقان کی طرف متوجہ بہت کم ہوتے تھے اسوجہ سے (سولکھنی جی) بی بی نانکی جی صاحبہ کے یہان زیادہ رہتی تھین اور بی بی نانکی جی صاحبہ بھی اسی وجہ سے اپنی بھاوج کی دلجوئی زیادہ کیا کرتی تھین اور یہ امر بھی پوشیدہ نہ رہے کہ چونکہ آپکا مادری وپدری گوتر (چوڑا) تھا یعنے لالا مولچند (چوڑا) کی آپ دختر تھین اسوجہ سے اکثر لوگ آپ کے نام مین بھی وہی گوتر یعنے بلفظ چوڑی استعمال کرتے تھے بلکہ ستگورو مہاراج تو اکثر چوڑی ہی کہا کرتے تھے اور (سولکھنی جی) مہارانی اکثر بی بی نانکی جی صاحبہ سے ستگورو مہاراج کی شاکی رہتی تھین کہ تمہارے بھائی ہماری طرف متوجہ ہی نہین ہوتے ہین غرضکہ پہلے تو کچھ کچھ شکایت تھی جب ستگورو مہاراج دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوئے تب (سولکھنی جی) مہارانی علانیہ شاکی ہوئین یہان تک کہ ایک روز اپنے والد سے بوقت ملاقات آپ نے کہا کہ تم نے مجھکو کہان ڈال دیا ہی یہ بات لالا مولچند نے ایکروز جیرام جی سے کہا کہ تم میری لڑکی کو گویا کوئین مین ڈبوا دیا ہی یہ سنکر جیرام جی نے ستگورو مہاراج کو بلا بھیجا جبکہ ستگورو مہاراج تشریف لائے تو جیرام جی نے جو امر شکایت کا تھا بیان کیا لیکن ست گورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا سب لوگ خاموش ہوگئے اتفاق سے ستگورو مہاراج کی خوشدامن صاحبہ کہ جنکا نام (چندرانی) تھا تشریف لائین اور اُس شکایت کو بی بی نانکی جی صاحبہ سے برزبان لائین اور بہت کچھ سخت وسست کہا بلکہ یہانتک کہا کہ پہلے تو تمھین مالکنی تھین لیکن اپنے بھائی کو آپ نہین سمجھاتی ہو کہ وہ میری بیٹی کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اور نہ تمہارے خاوند جیرام جی ہی اپنے سالے نانک کو سمجھاتے ہیں کہ یہ بات اچھی نہین ہی اب مین تم سے پوچھتی ہون کہ تم لوگون نے اسکا انجام کیا سوچا ہی یہ کوئی اچھی بات ہی جو سوچا ہو تم مجھسے بیان کرو بی بی نانکی جی صاحبہ مجبوراً اسطرح پر جواب دینے لگین کہ سنیئے مین اپنے بھائی کو کیا سمجھاؤن کیونکہ میرا بھائی کہین چوری تو کرتا ہی نہین ہی کہ اسکو اُس حرکت سے باز رکھنے کی ہدایت کرون نہ وہ جوا کھیلتا ہی نہ اسمین کسی طرح کی بدچلنی ہی نہ کوئی نشا پیتا ہی ہان اُسمین ایک بات یہ البتہ ہی کہ اپنی کمائی سے بھوکون اور ننگون کو کچھ دیدیا کرتا ہی دان پن کرنے کی اُسکی عادت ازلی سے ہی ایسے کام کو منع کرنا اپنے سر پر گناہ کا بوجھ لینا ہی یا پاپ کے سمندر مین ڈوبنا

آپ کی صاحبزادی کو کسی بات کی تکلیف نہین ہی کپڑا و زیور پرمیشر کی کرپا سے سب موجود ہی بلکہ نت نیا ملا کرتا ہی اب اسپر بھی ناشکری کرے تو آپکی خوشی ہی اور میرے منہ سے تو کبھی کسی کی بدگوئی ہو ہی نہین سکتی ہی کیونکہ زیور و کپڑا کی تو کمی دیکھی نہین جاتی اور یون تو ایسے ڈھکوسلے بعض عورتون کو آیا ہی کیا کرتے ہین بس اگر تم ناحق کسی کو بدنام کرو تو تم جانو اسمین میرا کچھ اختیار نہین ہی میری طرف سے کسی قسم کی برائی نہوگی آپ اپنی صاحبزادی کو تو سمجھاتے ہی نہین ہین برعکس اسکے پرائے لڑکے کو برا بھلا کسی کے کہنے سننے پر آپ بھی کہہ اٹھتی ہین غرضکہ بی بی نانکی جی صاحبہ ایسی باتین سنکر بی بی چندرانی یعنے خوشدامن ستگورو مہاراج کی خاموش ہوگئین اور اٹھکر چلی گئین اور اپنی گفتگو کی کچھ نادم بھی ہوئین) اور اپنی دختر (سولکھنی جی) کے پاس آکر کہنے لگین کہ تمھاری نند نے تو آج مجھکو بڑے آڑے ہاتھون لیا اور تمھارے کہے ہوئے پر مجھکو بہت شرمندہ ہونا پڑا یہان تک مجھکو انکی بات کا ایک جواب بھی نہ آیا اب تمکو لازم ہی کہ تمھین اپنی نیک روی اختیار کرو تاکہ کسی کی جانب سے شکایت نہ ہو نہ تمکو شکایت کرنے کا موقع ملے یہ بات سنکر (سولکھنی جی صاحبہ) بول اٹھین کہ ہان اماں جی ٹھیک بقول نند جی صاحبہ کے ہین مجھکو کبھی و تنگی تو نہین رہتی ہون بلکہ کل سامان موجود ہی زیور اور پارچہ ہر قسم کا میرے پاس ہی یہ سنکر چندرانی جی صاحبہ نے کہا کہ پھر تمھین اپنے منہ سے قائل ہو کہ جو پرائے لڑکے کو بدنام کرتی ہو یہ سنکر (سولکھنی جی صاحبہ) تو آہستہ سے بولین کہ میری طرف انکی توجہ تو نہین یہانتک کہ منھ سے بات بھی نہین کرتے ہین یہ امر کسی کے گوش زد کرنے کے تو لائق ہی نہین پھر سوا تم سے اور کس سے کہا جاوے یہ تقریر سنکر پھر (چندرانی جی صاحبہ) بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس واپس آئین اور آکر کہنے لگین کہ سنو بی بی جی تمھاری بھاوج کی شکایت اسی امر کی ہی کہ تمھارے بھائی صاحب انکی طرف توجہ ہی نہین کرتے ہین اور سب کے لیے تو وہ خود اقبال کرتی ہی کہ مجھکو کھانے پینے و کپڑے کی تو کسیطرح کی کمی نہین ہی بلکہ خواہش سے زیادہ میرے پاس موجود ہی بس اگر شکایت ہی تو صرف اسی بات کی ہی کہ میری طرف انکا رجوع نہین ہی یہان تک کہ اول گھر ہی نہین آتے ہین اور اگر بالفرض کہ آئے بھی تو منہ سے بات تک نہین کرتے ہین یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اسطرح پر تقریر اٹھائی کہ سنیے خالہ جی صاحبہ میری بھاوج کے بھی عادات ایسے ہی ہین کہ کہنے کے لائق نہین ہی اکثر جب مین کبھی بلا بھیجتی ہون تو اول تو آتی ہی نہین ہین جب کہکر سہکر آدمی پر آدمی بھیجے گئے تو ادھر آئین اودہر چادر اٹھائی چلنے پر طیار ہوگئین مجھکو تو اس امر کا خیال رہتا ہی کہ میری چھوٹی بھاوج ہی جسمین یہ خوش رہین وہی مین کرون انکی ناخوشی مجھکو ہر حال منظور نہین جب یہ چلنے لگین کچھ مین نے روکا جب انھون نے نہ مانا مین خاموش ہوگئی یہ سب امور اس وجہ سے ہین کہ اول تو کم عمر و دوسرے شریف کی دختر مین چاہتی ہون کہ انکی کسیطرح دلشکنی نہ ہو گو کہ مین تو آٹھ پہر بھاوج ہی بھاوج کہا کرتی ہون لیکن وہ مجھکو اتنا بھی نہین سمجھتی ہین کہ جیسے اور دہ پر سفیدی - مین تو انکا منھ دیکھا کرتی ہون وہ مجھکو دودھ کی ایسی مکھی پھینک دیتی ہین بس انکی عادت بھی قابل تعریف ہی یہ باتین سنکر بی بی چندرانی بولین کہ اے بیٹی نانکی یہ بات تو مجھکو بخوبی معلوم ہوئی کہ میری بیٹی کو کھانے پینے کی کسی قسم کی تکلیف نہین ہی سب سامان آرام موجود ہی لیکن تم اپنے دل مین خیال کرو کہ عورت کے لیے خاوند کا بولنا بتلانا یا مخاطب ہونا اسکی دل اندوزی کا کسیقدر باعث ہی موجب خوشی باعث بہبودی کسب اطمینان ہی کہ نہین - یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ فی الحقیقت آپکا کہنا بجا و سزا ہی پرمیشر آپ کی گفت و شنید کو تیز کریگا الا اپنی صاحبزادی کو آپ اپنے طور سے سمجھا دیجے اور فہمایش کیجیے کہ مردون کی عادت طبعی یہ ہی کہ جسوقت مرد باہر سے آوے عورت اسکے لیے پانی لیکر دوڑے خندہ پیشانی سے پیش آوے اور اسکے ساتھ ایسی تقریر کرے کہ اسکا دل اپنے جانب کھینچ لاوے اے خالہ جی صاحبہ اگر مرد عورت سے ہر طرح کا آرام پاوے کیونکر اپنا دل اسپر نہ لاوے گو کہ آپ اسوقت اپنے دلمین ضرور خیال

کرتی ہونگی کہ اپنے بھائی کی طرفداری کرتی ہی لیکن اگر منصفی کیجیے تو آپ ہی فرمایئے کہ بعض عورتین کم بخت ایسی ہی ہین کہ ادھر اُنکے مرد نے دروازہ مین پیر رکھا اُدھر غصہ اُنکے سر پر سوار ہوا درد سر درد جگر سر لپیٹ چارپائی پر پڑ گئین ناحق کو کاٹنے لگین وہ بیچارہ کہین کا مارا تھکا ہارا اب اُنکی دعا داروں مین مصروف ہوا وہان بقول شخصے کہ اگر درد ہو جاتا رہے جب درد ہی نہین تو جاسے کیا خاک اُسکی جانب وہ بیچارہ کیا مخاطب ہو اُس سے کس چیز کا طالب ہو اور اے خالہ جی صاحبہ مین گورو نانک جی صاحب کو نرنکار پار برہمہ پرمیشر کا اوتار مانتی ہون سرب شکتمان سرب بیاپی اُنکو جانتی ہون اس بات کو آپ یقین کرکے مانیے گا کہ اسمین ذرا بھی فرق نہین ہی اب آپ تشریف لیجایئے اور بھاوج صاحبہ کی دلجوئی کا باعث پیدا کرونگی یہ سُنکر جیدرانی جی صاحبہ اپنے مکان کو تشریف لیگئین بعد کئی روز کے ایک دن ستگورو مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لائے بی بی جی موصوفہ نے بہت خاطر کی اور کہا کہ آج میرے اوپر پرمیشر کی بڑی ہی کرپا ہوئی ہی کہ جو آپ نے درشن دیا ہی یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی مین آپ سے بہت چھوٹا ہون بہرحال آپکا تابعدار و فرمانبردار ہون یہ سُنکر بی بی جی نے فرمایا کہ آپ مجھسے ایسی گفتگو نکیا کیجیے کیونکہ مین آپکو پرمیشر ہی کرکے جانتی ہون پھر بھی آپ نے فرمایا کہ آپ مجھسے بہرحال بڑی ہی ہین بجواب اسکے بی بی جی نے کہا کہ ہان مین گوکہ عمر مین بڑی ہون لیکن آپ مین اور مجھ مین بڑا فرق ہی سچ تو یہ ہی کہ جسکے کام اچھے ہون سب مین وہی بڑا ہی اور یون تو سب مین کھجور کا درخت بڑا ہوتا ہی لیکن کس کام کا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی یہ بات پرمیشر کی جانب سے آپکے دل مین آئی ہی اس سے صاف ثابت ہی کہ پرمیشر آپ پر بہت مہربان ہی اُسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ مین تو جبھی پرمیشر کو اپنے اوپر مہربان سمجھون جب مین کچھ عرض کرون اور وہ قبول ہو جاوے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جی ہان بہت جلد کہیے کیا آج آپ کچھ کہینگی جو کچھ آپ کہینگی اُسکو مین ضرور ہی مانونگا کیونکہ تم میری بڑی بہن ہو اور آپکا اور میرا پچھلے جنم مین سے بہن بھائی کا ساتھ تھا اور آیندہ بھی یہی رشتہ ہوگا اور تم نے ہمیشہ ہی میری خدمت بہت کی ہی اُسکا بوجھا میرے سر پر ہی اُس بوجھے سے مجھے سبکدوش ہونا چاہیے اسلیے جو آپ کہینگی وہ مین ضرور کرونگا یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ اے بھائی جی صاحب مین نہایت شرمندہ ہوتی ہون کہ آپ میری بھاوج کی طرف توجہ نہین کرتے ہین اور یہ کم بخت عورتون کی خاصیت ہی کہ جب تک اُسکا خاوند اُسکو تسلی نہین دیتا ہی تب تک اُسکو تسلی نہین ہوتی ہی بلکہ وہ نہایت پریشان رہتی ہی اور اپنی ذاتی و صفاتی خاصیت سے نادم ہوتی ہی گوکہ آپ تو سادھو ہین لیکن ہماری بھاوج تو گرہست ہین اب اپنے دل مین آپ ہی غور فرمایئے کہ جب گرہستی بھاو نہین تو گرہست کیسے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی کیون ہمارے گلے مین پھانسی ڈالتی ہو یہ سُنکر بی بی جی نے کہا کہ نہین بھائی جب پرمیشر نے ہی دی ہی تو پھانسی کیون ہوئی عورت کے لیے اُسکے خاوند کا منھ سے بولنا ہی اُسکی کمال دلجوئی کا باعث ہوتا ہی یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اگر آپ اس لفظ کو واپس لیکر اور جو کچھ مانگین اُسکو مین فوراً ہی قبول کرون اور اُسکی تعمیل مین ذرا بھی فرق نہ ہو الا اس لفظ کو چھوڑ دیجیے یہ سُنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ بھائی جی میری تو یہی عرض ہی اور یہی میری غرض ہی کہ تمھاری اولاد اپنی آنکھون دیکھون اور ہاتھون کھلاؤن یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بی بی جی جو تم چاہتی ہو وہ سب ہوگا یہ کہکر ستگورو مہاراج چلے گئے اور بی بی جی اپنے کاروبار مین مصروف ہوئین۔

آگے ساکھی ہاٹ پر بیٹھی گوبند لوک کی بابت ہوئی

نمبر ۱۸

اب سنیے کہ ستگورو مہاراج مودی خانہ کا کام بخوبی انجام دیتے تھے اور سب لوگ آپ سے خوش تھے اور اپنے مکان کو بھی اکثر تشریف لاتے تھے

یہ بات سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نہایت خوش ہوئین ستگورو مہاراج تمام دن مودی خانہ کے کام مین مصروف رہتے تھے و رسابق دستور آپکا خیرات کا دریا بہ رہا تھا جو کوئی آپ سے سوال کرتا تھا کبھی محروم نہ جاتا تھا جب وہی کارخانہ فیضانہ جاری رہا تو ایک دن ایک حاسد شخص کہ جو وہان کا دیوان تھا نواب دولتخان صاحب سے جاکر شاکی ہوا کہ نانک مودی کبھی ہمارا حق دیوان گری کا نہین دیتا ہی اور حساب بھی اُسکا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی یعنے جب حساب اُسکا ہوتا ہی اُنھیں کی رقم فاضل نکلتی ہی اسکی وجہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتی ہی پس اگر اجازت ہو تو اُسکے جمع و خرچ کی پڑتال مین خود کرون تاکہ معلوم ہو کہ کسطرح یہ ہمیشہ ہی انھین کی رقم فاضل نکلی ہی بھلا مین بھی تو دیکھون کہ جسطرح اُسکا حساب ہوکر بر ترتیب اُنکو فاضل دیا جاتا ہی اور یہ بھی دیکھنا منظور ہی کہ خیرات کی مد مین کسقدر صرف پڑتا ہی غرضکہ اجازت لیکر اُسنے مودی خانہ آکر ایک دن کا حساب دیکھا تو ظاہر ہوا کہ ایک دن کے جمع و خرچ مین نواب صاحب کے نام تو صرف دو تین سو روپیہ مندرج تھے اور بمد خیرات تین خواہ چار سو روپیہ لکھے ہین یہ دیکھتے ہی دیوانصاحب مذکور باطن کور کاغذات مودی خانہ کے لیکر نواب صاحب کے حضور آ پہونچا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت کل علاقہ جات کی آمدنی نانک مودی لیجاتا ہی جبوقت آپکے تعلق مودی خانہ ہوا ہی اُسوقت سے جسقدر آمدنی ہی کل مودی خانہ کو جاتی ہی صرف سائر کی رقم مثل راہداری وغیرہ سے مصارف دیگر ریاست کے انجام پاتے ہین اور نانک مودی اُس رقم کو اپنے صرف مین نہین لاتا ہی بلکہ فقیرون کو مفت کھلا دیتا ہی یہ سنکر اور کاغذ دیکھکر نوابصاحب نے ارشاد فرمایا کہ جیرام جی کو بُلا کر حساب جانچا جائے۔

ست گورو مہاراج کے پاس ایک دیوی کے سکھ کا حسب اجازت دیوی اپنے اشٹ کے مکت پدارتھ کے واسطے حاضر آنا

اب سنیے کہ اس مدت مین ست گورو مہاراج کی عمر تیئیس برس کی ہوئی اور جابجا ستگورو مہاراج کے معجزات و کرشمہ جات معروف و مشہور ہو چلے یہانتک کہ قریب سلطانپور کے ایک موضع (ملسیہا) نامی تھا اسمین ایک شخص مسمی بھاگیرتھ رہا کرتا تھا اور وہ ایک دیبی جی کی بہت ہی پرستش کرتا تھا اور شب و روز انھین کی پرستش مین اپنا وقت صرف کرتا تھا اور آٹھ پہر اُنھین کا دھیان رکھتا تھا اور بھاگی رتھ مذکور کو اولاد و دولت و ثروت پرمیشر نے سب کچھ دے رکھا تھا کہ کسی بات کی اُسکو آرزو نہ تھی صرف اُسکی خواہش یہ تھی کہ اپنے سروپ کا مجھکو گیان ہو جاوے اور اگیان کا اندھیالا جاتا رہے کہ جسمین میری مکت ہو جاوے اور آواگون کا بیڑا پار ہو جاوے دیبی جی کی پرستش کرتے کرتے کچھ عرصہ گذرا ایک روز اتفاق سے اُسکا دشمی کا برت تھا بھاگی رتھ نے برت تو رکھا ہی تھا جاگرت آرتی کے واسطے اُس دیبی کے مندر مین بھاگی رتھ مذکور آیا اور بدھ کے ساتھ دیبی جی کی پرستش کی آرتی اُتار کر مہامنتر دیبی جی کے منتر کا جاپ کیا اور بشن پد راگ گایا غرضکہ تمام رات جاگرت آرتی مین صرف کی جب صبح ہونے کو ہوئی اور پچھلی رات کا وقت آیا بیٹھے بیٹھے بھاگی رتھ کو کچھ سستی سی معلوم ہوئی اُسی جگہ لیٹ گیا اُسی غنودگی مین ایک خواب بھاگی رتھ مذکور نے دیکھا کہ دیبی جی مجسم آکر کھڑی ہی اور اپنی زبان سے فرماتی ہی کہ اے بھاگی رتھ تجھپر میری بڑی کرپا ہوئی ہی تیری عبادت مقبول ہوئی اب مانگ جو تجھے ضرورت ہو بھاگی رتھ نے عرض کیا کہ دنیا کے کل پدارتھ آپ کی کرپا سے مجھکو حاصل ہین اب بجز گیان کے باقی کے اور کوئی خواہش نہین ہی یہی آرزو ہی کہ اگیان کا اندھیالا جاتا رہے یہ سنکر دیبی جی نے جواب دیا کہ اے بھاگی رتھ یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہی یہ بات تجھکو کسی سنت کی خدمت کرنے سے حاصل ہوگی اور ہم لوگون کو تو سنساری ہی پدارتھ دینے کے نرنکار کی جانب سے اختیار حاصل ہوئے ہین وہ تجھکو سب حاصل ہی ہین اور مکتی پدارتھ اور گیان کی دولت تو ست سنگ سادھو اُن ہی سے مل سکتے ہین اسلیے اب تمکو مین ایک سنت کا نشان بتاتی ہون تو وہان جا اور اُنھین کی خدمت کر تو تجھکو تیری آرزو ملیگی اس کلجگ مین ان پدارتھون کے دینے والے بجز اُنکے

ذات کے اور کوئی نہین ہی سلطان پور کے مقام پر نانک نامی ایک سنت رہتے ہین اور وہ مودی خانہ کا کام کرتے ہین گرہستی سادھو ہین نرنکار جو پرمیشر ہی اُسنے وہ جسم رکھکر اوتار دھارن کیا ہی۔ غرضکہ اے بھاگی رتھ تو میری بات کو یقین کر کہ پرمیشر مین اور نانک جی مین ذرا بھی فرق نہین ہی۔ بس تو انھین کی خدمت اور اُنھین کی سیوا کرکے اپنی آرزو برلا جب تک تو زندہ ہی اُنکے قدمون سے جدا نہ ہونا اب تجھکو مین نے بھی بردان دیا ہی اور جسوقت تو اُنکے پاس پہونچیگا وہ تجھپر بڑی ہی کرپا کرینگے اور تجھکو وہ گیان اُپدیس کرینگے انجام کار تیری سدگتی اُنھین کے پاس ہوگی اسقدر باتین دیبی جی نے بھاگیرتھ سے کہین تھین کہ اتنے عرصہ مین بھاگیرتھ کی آنکھین کُھل گئین اور اُس مندر سے اُٹھکر سلطانپور کی طرف راہی ہوئے اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوئے۔ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی بھاگیرتھ کو گیان کا اُپدیس دیا اور سنسار کو خواب وخیال جتا کر من کا بھرم دور کر دیا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین بھاگیرتھ مذکور تین مہینہ تک مقیم رہے اور جو کچھ کہ ست گورو مہاراج ارشاد فرماتے تھے بھاگیرتھ سے اُسکی تعمیل مین ذرا بھی فرق نہ آتا تھا اور ست گورو مہاراج کے چرنون مین ہر روز پریم زیادہ بڑھتا جاتا تھا جسطرح بھاگیرتھ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنا دل زیادہ لگاتے تھے اُسی طرح اُسکو صاف دلی حاصل ہوتی تھی اور اسلیئے بھاگیرتھ مذکور کا ہردیال ہی نام معروف لکھا ہوا ہی اتفاق سے ایک دن مردانہ ربابی تلونڈی سے ست گورو مہاراج کی خدمت مین سلطانپور آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین جو جو پیغام تلونڈی سے لایا تھا سب سنایا رائے بولار و نیز مہتہ کالو رام جی وغیرہ کی طرف سے بعد مزاج پرسی کے بہت بہت اشتیاق عرض کیا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو کسلیئے حاضر ہوا ہی یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا تھا کہ تو بیدی کھتریون کا میراثی ہی اب تو دوسرے سے سوال نکرنا اور تیری گذر اوقات اسطرح سے ہو دیگی اور دوام تیری بسر اسی طرح سے ہوا کریگی چنانچہ حضور کی زبان مبارک سے جب سے یہ الفاظ نکلے ہین نہایت پُرتاثیر نکلے ہین کہ اُس دن سے مجھکو کھانے پینے کی تو کسی قسم کی ضرورت نہین ہوئی بلکہ بخوشی تمام انجام ہوتے ہین لیکن اب یہ ایک ضرورت اشد آگئی ہی کہ غلام کی دختر شادی کے قابل ہو گئی ہی اور یہ کام بغیر روپیہ کے انجام نہین ہوسکتا ہی دختر کے واسطے لڑکا تجویز ہو چکا ہی وہ موجود ہی اسلیے حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہون کہ اب جو ارشاد ہو اُسکی تعمیل دربارہ شادی دختر مذکورہ کے کیجاوے اتنے مین بھاگیرتھ مذکورہ بالا حاضر خدمت سرکار والا تھا اُسکی طرف ست گورو مہاراج نے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ اے بھاگی رتھ تم اسکی یعنی مردانہ کی ضرورت کو رفع کرو اور شادی کے اخراجات کی فہرست داخل کرو۔ چنانچہ بھاگی رتھ نے مردانہ کی دختر کے اخراجات شادی کی فہرست مرتب کر کے پیش کی اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ جملہ خرچ شادی کی تعداد کسقدر ہوگی۔ مردانہ نے اپنے حوصلہ کے مطابق مبلغ ماھ۱۲ روپیہ عرض کیے اُسکو سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس فہرست کی تعداد کا دوچند یعنی ما ۲۵ھ کا سامان لکھا جاوے چنانچہ مردانہ نے ویسا ہی کیا جسوقت یہ فہرست دوبارہ تیار ہوئی ست گورو مہاراج نے بھاگی رتھ مذکورہ بالا کو حکم دیا کہ تم خود لاہور مین جا یہ سب سامان خرید کرو کیونکہ اسجگہ پر اچھا سامان ملتا نہین ہی اور بخوبی دیکھ بھال کے خرید لینا لیکن ایک شب سے زیادہ لاہور مین قیام نکرنا۔ دن ہی دن مین یہ سب سامان خرید کرکے راوی اُتر کرکے۔ بھوڑھا باڑی اور سادھا باڑی مین پہونچ جانا جب تمہارا جنم سوپھل ہوگا اور تم نہال ہو جاؤگے۔ غرضکہ بھاگی رتھ ارشاد حضور کا پاکر اور روپیہ لیکر مہاراج کے قدمون پر متھا ٹیک کر لاہور کی طرف روانہ ہوئے اور بہت جلد جاکر لاہور مین پہونچکر ایک شخص اسمی (من مکھ) بہت بڑا ساہوکار اور بیوپاری تھا اُسکو وہ فہرست اسباب سامان شادی دختر مردانہ کی دکھائی اور جسقدر روپیہ لیکر گئے تھے (من مکھ) مذکور کے ہاتھ مین رکھ دیے اور یہ کہا کہ کل سودا آج ہی مجھکو خرید کر دو

صرف ایک ہی شب اس شہر مین رہ سکتا ہون۔ یہ سُنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اسقدر جلدی کیون کرتے ہو اب اسوقت رات تو ہو ہی گئی ہی کل صبح مین کُل سامان خرید کر دونگا کیونکہ یہ سب سامان جلدی اچھا نہ ملیگا۔ بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ اے ساہ جی مین دوسری رات اس مقام پر رہ ہی نہین سکتا ہون اور اگر رہگیا تو جنم میرا بے ارتھ ہو جاویگا۔ یہ سُنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ کیا بات تمنے کہی اے بھاگی رتھ جی تمھاری بات سُنکر مجھکو بڑا بھاری خیال ہوا اور میرے دل کو نہایت تشویش پیدا ہوئی ہی اسلیے آپ ہی میرے دل کی تشویش دور کیجیے یہ سُنکر بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ سنو ساہ جی جس میرے گورو کا میرے لیے یہ حکم ہی اُسکا کوئی لفظ بیکار نہین جاتا ہی جو مُنھ سے نکلتا ہی وہی ہوتا ہی بس اُنکی اجازت اس شہر مین رہنے کے لیے صرف ایک ہی شب مقرر ہی تو مین بغیر اُنکی اجازت کے کہ جسکا ارشاد زبانی کلام ربانی کہین تو بجا ہی اور وحی آسمانی کہین تو روا ہی یہ سُنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اے بھاگیرتھ جی اس زمانہ کلجگ مین تو یہ سب قصہ و کہانی سمجھو ایسا ہونا بہت دشوار ہی۔ بھاگی رتھ نے بجواب اسکے کہا کہ اے ساہ جی تم میرے کہنے مین ذرا بھی شک نکرو کیونکہ اس زمانہ کلجگ مین اُسکے جسم مین خود نرنکار نے آکر قرار کیا ہی کیونکہ مین جس شخص کی بات کرتا ہون وہ پورا ست گورو ہی کیونکہ جسکی صفت خود دیبی نے اپنے مُنھ سے فرمائی اور مجھکو اپنے قدموں سے اُنکی خدمت مین بھیجا ہی اور مین نے سنا و لیا ہی پایا ہی کیونکہ جسوقت سے مین اُنکی خدمت مین گیا ہون اور اُنکے درشن کیے ہین اُسی وقت سے میرے دل کو استقلال آگیا ہی یعنے مجھکو سانت ہوگئی ہی بس جبکہ میرے دل بیقرار کو قرار آگیا اسلیے اُنہین کے قدمون مین پڑا ہون اُنہین کیا چرنون مین اڑا ہون میری تو دنیا و آخرت کی فکر ہی جاتی رہی ہی اور میرے دل کو اس معاملہ مین ایسا یقین کامل آگیا ہی کہ بجز اُنکے دوسرا کوئی مُکت داتا دکھائی ہی نہین دیتا ہی اُنکے درشن جنم مرن کی پھانس کاٹنے کو سوپھل ہین اس زمانہ کلجگ کے پاپی بجز اُنکی قدمبوسی کیے ہوے نجات ہی نہین پا سکتے ہین سچ تو یہ ہی کہ جسکی پچھلے جنم کی بہت اچھی نیک افعالیان ہونگی وہی اُنکے چرنون مین جائیگا اور اُنکے درشن کرکے اپنا جنم سوپھل کریگا یہ کہکر پھر بھاگی رتھ جی نے کہا کہ (اے من مکھ) مین تمکو بھی صلاح دیتا ہون کہ تم بھی اُنکے قدمون مین جا کر اپنا جنم سوپھل کرو یہ سُنکر (من مکھ) نے کہا کہ اے بھاگی رتھ جی جو سنتون کے لچھن ہین اگر وہ مجھکو اُنمین دکھائی دیوینگے تو مین بھی ضرور ہی اُنکا سکھ ہونگا ورنہ مین نے اس تھوڑی سی عمر مین بہت سے اس سنسار مین ڈھبھی و کپٹی دیکھے ہین اور اس زمانہ مین بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین کہ جنکا ذکر فضول سمجھکر نہین کیا جاتا ہی اسی واسطے اب میری پریت و پرتیت کسی سادہو و فقیر مین نہین آتی ہی مین تمسے شرطیہ اقرار کرتا ہون کہ اگر مین نے اُنکی کچھ بھی عظمت دیکھی تو البتہ مجھکو یقین آجاویگا۔ یہ سُنکر بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ اے ساہ جی اپنے دل کے وسواس شیطانی اور خیالات لایانی دور کرو اور حق الیقین سے و صدق دل سے چل کر اُنکے درشن کیجیے اور بہت عاجزی کے ساتھ دست بدعا ہوجیے اور اُنکے قدمون پر گر لیے اور دو چار دن اُنکے مُنھ سے کچھ بچن سُنیے تو البتہ اُسی وقت تمھارے دل کو سانت پراپت ہو جاوے یعنی تسلی آجاوے اور اپنے سروپ کو پہچان لو کہ ہم کون ہین اور کہان سے آئے ہین اور کہان کو جائینگے اور جو تم عظمت و کرامات کی خواہش رکھتے ہو یہ تو محض حقیر بات ہی مثل تو مثلاً کوئی شخص سمندر کے کنارے پر جاکر کچھ تھوڑے پانی کا خواستگار ہووے تو کچھ بھی نہین کیونکہ مراد تو ضرور ہی پوری ہو جاویگی لیکن سمندر کے نزدیک تھوڑا پانی دینا کیا بڑی بات ہی بس آپ سچے اعتقاد سے میرے ساتھ چلین تو آپکی مراد دل ضرور ہی پوری ہو جاویگی (من مکھ) کے یہ بات بہت ہی پسند آئی اور اعتقاد سے آیا غرضکہ صبح کو کل سامان خرید کرکے (من مکھ) بھی چلنے کو خود تیار ہوے سب سامان تو خرید کرلیا اور آٹا کے واسطے کہا کہ میرے ہی مکان مین موجود ہی وہ مین لیچلونگا اگر اسکے خرید مین مصروف ہوا تو دوسری شب یہان کا رہنا ہوگا کہ جو آپکو منظور نہین ہی۔ یہ سُنکر بھاگی رتھ نے کہا کہ بہتر وہی آٹا جو آپ کے مکان پر موجود ہی لیچلو اور جو سامان خرید ہو چکا ہی وہ سب لیکر آج ہی

اس شہر سے چلدیجیے اب جسوقت (من مکھ) ست گورو مہاراج کی خدمت مین چلنے کو تیار ہوے اُسوقت اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ میری شردھا کی کہ جسوقت مین بھائی رتھ جی کے گورو کے پاس پہونچون اگر وہ میرا نام لیکر یہ کہین کہ آو من مکھ تو میرا اعتقاد ضرور اُنپر آجاویگا ورنہ نہین اگر ایسا ہوا تو البتہ مین اُنکو سچ کرجانونگا اور اپنا گورو اُنکو مانونگا اُسوقت مجھکو ضرور یہ یقین آجاویگا کہ میرا جنم مرن بھی یہ سنت جی دور کردینگے۔ غرضکہ (من مکھ) مذکور ست گورو مہاراج کی حضور مین آپہونچے اور متھا ٹیکا۔ بھاگیرتھ نے سب سامان شادی دختر مردانہ کا ست گورو مہاراج کے سامنے رکھ دیا یہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آو بھاگیرتھ بھائی پراوپکاری جسطرح کہ چندن اپنی خوشبو تمام درختون کو دیکر خوشبودار کردیتا ہی اسیطرح تم بھی ہو کیونکہ پہلے یہ (من مکھ) کچے تھے اب پکے ہووینگے۔ ست گورو مہاراج کے ایسے بچن سنکر (من مکھ) مذکور نے دوڑکر ستگورو مہاراج کے قدم پکڑلیے جیسے کہ کسی پیاسے کو پانی ملجاوے اور وہ کہین کنوان دیکھکر دوڑا آوے وہی کیفیت (من مکھ) کی ہوئی بھاگیرتھ نے یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور پر سب کچھ روشن ہی مین کچھ کہہ نہین سکتا تاہم بیہودہ گوئی سے عرض کرتا ہون کہ یہ شخص جسکا نام (من مکھ) ہی آپکا نام پتت پاون سنکر آپکا سکھ ہونے کو آیا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے (من مکھ) مذکور کو حکم دیا کہ بیٹھو اور دونون شخصون کو اپنے پاس بٹھالیا۔ پھر مردانہ کو بلایا اور کل سامان شادی کا اُسکو دیدیا اور نقد جسقدر تجویز کیا تھا دیدیا اور رخصت کیا چنانچہ مردانہ روانہ تلونڈی ہوا اور اپنے مکان پر پہونچکر اُسی سامان سے مردانہ نے اپنی دختر کی شادی کردی اور ہر خاص و عام سے ستگورو مہاراج کی تعریف کرنے لگا۔ غرضکہ اب ست گورو مہاراج کی توصیف و تعریف معجزات و کرشمہ جات کا ذکر جابجا پھیلنے لگا اور (من مکھ) مذکور بھی سلطانپور مین ست گورو مہاراج کے قدمون کے تلے رہنے لگا اور بہت اعتقاد سے ستگورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوا۔ اب سنیے کہ (من مکھ) مذکور کی یہ کیفیت چند ہی دن مین ہوئی کہ ایک دن ست گورو مہاراج کے قدم داپتے داپتے یہ عرض کیا کہ اے مہاراج یہ سنسار بڑا اندھیالا ہی اور اسکے رہنے والے بیشک اندھگھور مین ہین اب آپ اس سنسار سے میری حفاظت کیجیے اور اسی وجہ سے مین حضور کی سرگت مین حاضر ہوا ہون۔ ست گورو مہاراج نے اُسکی ارداس سنکر اُسکے سدگتی کی بات حسب ذیل فرمائی یعنے

سری مکھ باک

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے (من مکھ) سکھ جبھی ہوتا ہی کہ جب مین کا لفظ اور میرے کا لفظ چھوٹ جاتا ہی لیکن یہان تو سب اسمین بندھے ہوئے ہین بلکہ جو کبھی اسمین بندھا ہوا ہی اور یہ سمجھتا ہی کہ یہ میرے لڑکے ہین اور یہ میری عورت ہی اور یہ میرے رشتہ دار ہین۔ بس اسی وجہ سے اسکو تکلیف ہوتی ہی ہان اگر کہین ست گورو مہاراج ملگئے اور اُنکی کرپا ہوگئی تو یہ ہون مین کیا بلکہ آواگون جنم مرن سب سے نجات ہوگی لیکن بغیر ست گورو ملے اور بغیر ست گورو کی کرپا کیے اس سے چھوٹنا امر محال ہی پس ہر بشر کو لازم ہی کہ کسی ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچکر اور اس ہون مین کو تیاگ کر پرمیشر کا نام جو واہ گورو ہی اُسکا جاپ کرے اور پریم کے ساتھ ست گورو کے حکم کی تعمیل بہت خوشی سے مانکر اسکو برہما کی لکیر جان کر یعنے جو اُسکی مرضی ہو اور وہ جو کرے اُسکو بہت اچھا سمجھکر مان لے اور پرمیشر مین کوئی عیب نہ لگاوے اپنے ہون مین یعنے خودی و متکبری و غرور کو دور کرے اور اُسکے دھیان مین اپنا من دھن لگاوے تو ضرور یقین کامل رکھو کہ [illegible] ہوجاوگے اور ضرور بالضرور ست پد کو پاؤگے اور جگت یعنی سنسار کے بندھن ٹوٹ جاوینگے اور مکت پد کو پراپت ہوجاوگے۔

غرضکہ جب اسطرح کی بانی ست گورو مہاراج کی زبانی کہ جسکو کلام ربانی اور وحی آسمانی ماننا اور جاننا بجا و سزا ہی (من مکھ) نے سنتے نہایت آنند مین ہوگئے اور بہت عرصہ تک ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر رہکر خدمتگذاری کی بعد اسکے ست گورو مہاراج سے

اجازت لیکر جانب لاہور کی تیاری کی - لاہور مین پہونچکر ست گورو مہاراج کی ہر روز مانسی پوجا کرنے لگے اور بھرم اُنکا صاف دور ہوگیا اور انجام کو سدگتی کو پراپت ہوا -

اب بھاگی رتھ کی کیفیت سنیئے کہ اُنکو وہی ست گورو مہاراج کی خدمت سے کام اور اُسی سے اُنکو آرام تھا اور بھائی بالے بھی ستگورو مہاراج کی خدمت مین رہکر اُسی مودی خانہ کے کام مین مدد دیا کرتے تھے جو کہ ضروریات بیرونجات کی ہوا کرتی تھی کیا کرتے تھے اور ست گورو مہاراج کے ہاتھ سے سودا وغیرہ دیا جایا کرتا تھا اسی طریق پر مودی خانہ کا کام انجام پاتا تھا اور لینا دینا جاری رہا کرتا تھا -

اسی زمانہ مین ست گورو مہاراج کے پہلے صاحبزادہ کہ جنکا نام سری چند جی رکھا گیا تولد ہوئے یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نہایت خوش ہوئین بلکہ بی بی جی موصوفہ نے کہ سری چند جی کی حقیقی پھوپھی تھین اپنی زبان سے صاحبزادہ کا نام سری چند رکھا تھا جنکی مثال کسی سے دی نہین جا سکتی ہی خود ہی بے مثال ہی - ستگورو مہاراج کے جسوقت یہ خبر گوش گذار ہوئی فوراً زبان مبارک سے فرمایا کہ اسکا بڑا بھاری پنتھ چلیگا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ وہان موجود تھین کہنے لگین کہ اے بھائی جی کیا اسکا بھی پنتھ چلیگا اور کیا یہی سادھو ہوگا اور اسکے بال بچے بھی ہونگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک اور بھی ہوگا اُسکا نام (لکھمی داس) رکھنا اور اُسکے اولاد بہت زیادہ ہوگی لیکن اسکا تو پنتھ ہی چلیگا اور اسکے پنتھ والے بکثرت ہونگے اور اُسکی اولاد والے گیانی اور گمبھیر وان اور دھیرج مان اور مایا دھاری اور کلاوان ہونگے اس بات کو سُنکر ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے بی بی نانکی جی صاحبہ کو دونی خوشی ہوئی -

فرزند ارجمند کے تولد ہونے کی خبر فرحت اثر تلونڈی بھیجی گئی اور وہان بھی نہایت خوشی منائی گئی خبر مسرت نمط سُنکر کالو رام جی فوراً سلطانپور تشریف لائے اور پہونچکر پوتے کے دیدار سے آنکھین شاد ہوئین نہایت خوشی ہوئی اور کہا کہ اب البتہ میرے جگر سوختہ کو ٹھنڈھک آئی کیونکہ اول تو یہ سُنکر کہ نانک جی کو مجھسے زیادہ آمدنی ہی اور جسوقت کہ آنکا حساب ہوتا ہی اُسوقت کچھ نہ کچھ انھین کی رقم فاضل نکلتی ہی وہ انکو ملتی ہی اور انھین کی وجہ سے گھر مین بھی رونق رہتی ہی وہان کی دُکان سے بھی لوگ اکثر لیجایا کرتے ہین دوم اب آپکی اولاد کو دیکھکر مجھکو نہایت خوشی ہوئی بعد چند یوم کے تلونڈی واپس گئے وہان بھی بہت خوشی منائی -

اب سنیئے کہ جب سری چند جی کی عمر تین برس کی ہوئی تو نرنکار خود مجسم ہوکر دروازہ پر آکر موجود ہوا الا لباس اُسوقت مسلمانی تھا ست گورو مہاراج نے تعظیم کی تسلیم بجالائے بٹھایا اسوقت اُس ولی اللہ نے فرمایا کہ اے نانک تمھارا نام نرنکاری ہی اسلیئے اب نرنکار کا نام پرسیدھ کروگے یا کہ اسی مودی خانہ ہی مین لگے رہوگے یہ کہکر وہ ولی اللہ چلدیئے -

اُسطرف وہ روانہ ہوئے اسطرف ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے اب ہم اس سنسار کی جال کو چھوڑتے ہین لیکن تم تھوڑے دن تک بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس مقیم رہنا اور بھاگیرتھ کو بھی ارشاد فرمایا کہ تم بھی بھگونت کی یاد مین مصروف رہو کہ جس سے تمھارا بھی جنم سوپھل ہوجاویگا - علاوہ انکے اور جو بھگت لوگ سلطانپور مین تھے اُنکو بھی ہدایت کرکے رخصت کیا اور پچھلی رات کو جیسا کہ مدام راوی ندی پر اشنان کو ستگورو مہاراج جایا کرتے تھے اور بعد اشنان کے جوگ ابھیاس کے طریق سے بھگونت کے دھیان مین مصروف رہتے تھے - ایک مقام پر ست گورو مہاراج نے (داتون) کرکے رکھ دی تھی اُس مقام پر وہی داتون درخت ہرا بھرا ہوگیا اُس مقام کو اسوقت تک عام لوگ (ست گھاٹ) کہتے ہین اور اُسی راوی ندی کے کنارے وہ مقام موجود ہی -

اب سنیئے کہ جب مہاراج سری لکھمی چند جی صاحب کا وجود عمل مین ہوا اور مہاراج سری چند جی صاحب سن شعور کو پہونچے اُسوقت ستگورو مہاراج نے

سکھ رن کے اُدھار کے واسطے مودی خانہ کے کام کو چھوڑنے کا خیال کیا یعنے کچھ اور ہی لیلا دل مین آئی زمین سے آسمان کی سیر کرنے کی دُھن دلمین سمائی جیسے ہی یہ سنکلپ دلمین ستگورو مہاراج کے آیا اس طرف سری نرنکار ٹھاکر جی نے اپنے رتھ سواری کو ارشاد فرمایا اور راجہ برن کو ارشاد ہوا کہ تم مرت لوک سے نانک جی کو جا کر لے آؤ اونکی سواری کے واسطے میرا خاص رتھ لیجاؤ ارشاد کے ہوتے ہی سواری کا رتھ یعنے سکھ پال جو خاص ٹھاکر جی کی سواری کا تھا سلطانپور کے مقام پر راوی ندی کے درمیان مین راجہ برن نے لا کر کھڑا کیا خاص اُس مقام پر جہان پر ستگورو مہاراج اشنان کو تشریف لیجایا کرتے تھے۔

اگلے دن پچھلی رات کو جب حسب معمول ستگورو مہاراج سوامی پہر رات باقی رہے واسطے اشنان کے تشریف لائے اور ندی کے کنارے اسوقت ستگورو مہاراج کے قدم مبارک آئے آپ نے (داتون) وغیرہ سے فراغت کر کے اور کپڑے اُتار کے دریا کے اندر تشریف لیگئے اُسوقت راجہ برن دیوتا دست بستہ عرض پرداز ہوا قدمبوس ہو کر عرض کیا کہ اے نانک نرنکاری جی صاحب آپ کو سری ٹھاکر جی مہاراج نے یاد فرمایا ہے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ کہکر جیونہین غوطہ لگایا راجہ برن نے سکھ پال پر چڑھا کر ستگورو مہاراج کو پار برہمہ نرنجن نرنکار کے سامنے جا اُتارا ستگورو مہاراج کے پہونچنے کی خبر ہوا خواہان حضور نے سری ٹھاکر جی کے حضور مین عرض کیا کہ مہاراج نانک آپکا بھگت حاضر ہے حکم ہوا کہ میرے بھگت کو بعزت لاؤ ارشاد ہوتے ہی لوگ آئے اور کہا کہ چلیے ستگورو مہاراج نرنکار کے حضور حاضر ہوئے درشن پا نمسکار کر کے ڈنڈوت پرنام کر سامنے با ادب کھڑے ہو گئے جب کچھ دیر دست بستہ کھڑے رہے تب کرتا پرکھ نے ستگورو مہاراج پر بہت مہربانی فرمائی

اب سلطانپور کی کیفیت سنیے

ست گورو مہاراج کے خدمت گذار لوگ ستگورو مہاراج کے کپڑے ہاتھ مین لیے کھڑے ہوئے تھے معمول سے جب انتظار بسیار ہو گیا راہ دیکھتے دیکھتے تھک گئے کھڑے سے بیٹھ گئے لیکن جب بہت ہی عرصہ گذرا یہانتک کہ دن بھی چڑھ آیا اُسوقت ست گورو مہاراج کے سیوکون نے آپس مین مصلحت کی کہ اب کیا کیا جاوے ستگورو مہاراج اشنان کو گئے تھے برامد نہین ہوئے جب انتظار بیکار سمجھا مکان کو واپس آئے اور نواب دولتخان صاحب سے جا کر عرض کیا کہ حضور نانک مودی حسب معمول دریا کے اشنان کو گئے تھے لیکن اسوقت تک نہین نکلے ہم لوگ قریب دوپہر کے دریا کے کنارے کھڑے رہے اور اُنکے برامدگی کا انتظار کیا کیے لیکن انتظار بیکار ہوا اور اب تک برامد نہین ہوئے اسلیے حضور مین اطلاع کرنے کے واسطے حاضر ہوئے ہین یہ سنتے ہی نواب دولتخان صاحب موصوف نے سواری طلب کی اور سوار ہو کر خود دریا کے کنارے پر جا پہونچے گھاٹ پر پہونچکر کمال افسوس کیا غوطہ خوردن و ملاحون کو طلب کیا دریا مین جال ڈلوایا غوطہ خورون کو غوطہ لگوایا غرضکہ جو جو تدابیرین ممکن تھین وہ سب کین لیکن سب تدبیرین محض بے سود ہوئین کہین پتہ نہ پایا آخرکار نواب دولتخان صاحب اپنے مکان کو واپس آئے اور یہ کلمہ برزبان لائے کہ نانک جی بہت ہوشیار آدمی تھے اور ہمارے مودی خانہ کا کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور بہت خوبصورت جوان آدمی تھے ہمکو افسوس کیا بلکہ کمال افسوس ہے کہ ایسا آدمی اب ملنا محال ہے انکی نیک روی کی خوشبو ایک زمانہ مین پھیلی ہوئی تھی اور طرفہ ماجرا یہ تھا کہ خیرات اپنی اوقات سے زیادہ کرتے تھے غرضکہ دیر تک نواب صاحب نے ایسی ہی باتین کین اور افسوس کیا جسوقت یہ خبر وحشت اثر جیرام جی نے سنی اُنھون نے بھی بہت دوا دوش کی اور روتے پیٹتے اپنے مکان کو آئے اور تمام عزیز و اقارب گریان و نالان تھے (سو بھینی جی صاحبہ) بھی مارے غم کے بیہوش ہو گئین غرضکہ تمام سلطانپور مین کہرام مچا تھا ہر کہ و مہ غم سے کوئی نہ بچا تھا اور اپنے فائدہ کا ہر شخص افسوس کر رہا تھا لیکن بی بی نانکی جی صاحبہ کے چہرہ پر ذرا بھی ملال نہ تھا بلکہ اپنے خاوند و نیز بھاوج کو بھی تسلی

و دلاسا دے رہی تھیں اور فہمایش کرتی تھیں کہ آپ لوگوں کے خیال کیسے خام ہیں گورو نانک جی صاحب پار برہمہ پرمیشر کا روپ ہیں جی انکا کرنا چرتر ہی ہی کر دیکھو دھیرج دھرو کہ انکی کیا مرضی ہی اور اسکا نتیجہ کیا ظہور ہوتا ہی کیونکہ گورو نانک جی صاحب جنم مرن سے علحدہ ہیں اور اپنی بھاوج کو گود میں لیے ہوے تسلی دے رہی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم بہت ہی کمزور ہو تمھارا جسم رنج اٹھانے کے قابل نہیں ہی کچھ بھی فکر نکرو میرے بھائی کہیں نہیں گئے آنے ہی چاہتے ہیں غرضکہ ہر فرد بشر بلکہ تمام شہر کو ایک صرف بی بی نانکی جی صاحبہ ہی اسوقت تسلی دینے والی تھیں اور تمام سلطانپور ہر خورد وکلان گریان ونالان تھا وہ ہارسے ایسا منھ کہاں سے لائیں کہ ہر بشر کو سمجھائیں اخرکار دن گذرا اور رات ہوئی اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے ست گورو مہاراج کو اپنے دلمیں یاد کیا اور دل میں انکی مورت کا دھیان کیا اور من میں کہا کہ بھائی جی اگر میری محبت آپ کے قدموں میں صدق دل سے ہی کہ جسکو آپ ہی خوب جانتے ہیں تو مجھکو ایسے وقت میں ضرور ہی درشن دیجیے کیونکہ آپ بلا ریب عالم الغیب ہیں اسوقت سے اور صبح تک مجھکو درشن ضرور ہی ہونے چاہییں۔

اب نرنکار کے دربار کی کیفیت سنیے

نرنکار نے ست گورو مہاراج کے واسطے امرت کا کٹورا بھر دیا اور کہا کہ اے نانک جی یہ جو امرت ہی سو میرے نام کا پیالہ ہی اسکو تم پیو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کو متھا ٹیک کر امرت کا پیالہ نوش فرمایا اسوقت نرنکار نے ستگورو مہاراج پر بہت ہی مہربان ہو کر کہا کہ اے نانک جی میں تم پر بہت ہی خوش ہوں اور آٹھ پہر تمھارے ہی ساتھ ہوں کبھی ایسا نہیں ہی کہ جہاں تم ہو اور میں نہ ہوں میں نے تمکو نہال کر دیا ہی پس جو شخص تمھارا نام لےگا خواہ جپےگا یا کسی دوسرے کو جپائےگا وہ بھی نہال ہو جائیگا اور جو کوئی تمھارے پنتھ میں آئیگا اُسکی میں مکت کرونگا اسلیے اب تم میرا نام سنسار میں جا کر جپاؤ اور خود بھی جپو لیکن تم سنسار سے صاف علحدہ رہنا اور حسب ذیل کاموں کو پرگٹ کرنا۔ نام۔ دان۔ اشنان۔ دیا۔ دھرم۔ پرُاپکار۔ کیونکہ میں نے تمکو اپنا نام دیا ہی پس تمکو بھی لازم ہی کہ پرمارتھ کے خیال سے سنساریوں کو نام جپاؤ۔ یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے پار برہمہ پرمیشر یہ وقت مہا کلکال کا ہی اکثر لوگ سنساریوں کو بھرم میں ڈالکر برے کام کی کمائی کرینگے اور آپ انترجامی ہیں آپ پر کوئی بات مخفی نہیں ہی آپ سب کچھ جانتے ہیں اسلیے میری خواہش دلی ہی کہ مجھکو اپنے ہی قدموں میں رہنے دیجیے یہ سُنکر نرنکار نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم خوف نکرو میں نے تمکو اپنا نام دیا ہی اسوجہ سے تمھارے نزدیک کوئی بھی نہیں آویگا اور اے نانک جی تمکو زمین و آسمان کا راستہ دینگے لیکن تم صرف میرے ہی دھیان میں لگے رہنا اور میں اپنی قدرت کی کرپا تمھارے ساتھ کیے دیتا ہوں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے متھا ٹیکا بعد اسکے پھر نرنکار نے کہا کہ اے نانک بھگت جی تم میرے نام کی بڑائی جسطرح کروگے دیکھنے میں آئیگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا

کوٹ کوٹی میری آرجا پون پین اپیاؤ۔
چند سورج دوین گوپے نہ دیکھاں سوپنے سون نہ تھاؤ۔
بھی تیری قیمت نہ پوے میں کیوڑ اکھاں ناؤ۔
سانچا نرنکار نج تھاؤ۔
سُن سُن اکھن اکھنا جے بھاوے کرے تماؤ۔

ہندی

कोटकोटी मेरी आरजा पवन पियन अपियाव
चन्द्र सूर्य्य दुई गुफे न देखा सुपने सोन थाव
भी तेरी क़ीमत न पोय में केवड आखां नाऊँ
साँचा निरंकार निज ठाँऊ
सुन २ आखन आखणा जे भावे करे तमाव

اک رہاؤ	यक रहाव
ارسان کٹیان وار وار پیسن پیسان پای آگے سیتی جالیان بھسم سیتی رلجاؤ	कोसां कुटियां वार २ पीसन-पीसां पाय आगे सेती जालि-या भस्म सेती रुलजांव
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ اکھان ناؤ-	भय तेरी क़ीमत न पव्वे हूं केवड अरवां नांव
پنکھی ہوکے جے بھوان سے اسمانی جاؤ-	पंखी होके जे भवां से अस्मानी जाव
نظری کسے نہ آوے نا کچھ پیان نا کھاؤ-	न ज़री किसे न आवे न कुछ पीया न खांव
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ اکھان ناؤ	भय तेरी क़ीमत न पव्वे हूं केवड अकथां नांव
نانک کاغذ لکھ منان پڑھ پڑھ کیجے بھاو-	नानिक कागज़ लख मणां पढ़ २ कच्चे भांव
مسو ٹوٹے نہ آوے لیکھن پون چلاؤ-	मसु टूट न आवे लेखन पवन चलाव
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ اکھان ناؤ-	भय तेरी क़ीमत न पव्वे हूं केवड़ अकवां नांव

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھگونت تیری مہان اپار ہو کہ جسکی انتہا و حد پائی نہین جاتی ہو گو کہ چاہے کوئی جیسا ہی سادھن کیوے تو بھی اُسکی تعریف نہین کرسکتا ہو یہان تک کہ کسی شخص کی کروڑن برس کی حیات یعنی زندگی ہووے اور وہ شخص یون اہاری ہووے لینے کھانا پینا اُسکا صرف ہوا ہی ہو یہان تک کہ جو مقام اُس شخص کی عبادت کا ہو وہ ایسا سخت ہو کہ وہان نہ آفتاب و نہ ماہتاب کا ہی گذر ہو اور آرام اُس شخص کو خواب مین بھی نظر نہ آوے بلکہ وہ مقام ایسا تنگ ہو کہ اسمین لیٹنے کی جگہ مطلق نہ ہو اور وہ بلکہ خود ہی خواب مین بھی نیند کو آنے نہ دیوے یعنی اول تو وہ مقام ہی ایسا ہووے کہ اُسمین لیٹنے و آرام کی جگہ ہی نہ ہو دوسرے وہ شخص خود ہی ایسا ریاضی ہو کہ اپنی ریاضت کے خیال سے خواب مین بھی آرام نکرے بوجہ سخت ریاضت کے اگر کوئی چاہے کہ اُسکی تعریف کرے تو بھی غیر ممکن ہو- ست گورو مہاراج نرنکار کی استتی کرتے ہین کہ تیری صفت کسی سے نہین ہو سکتی ہو باوجود ایسی سخت ریاضت کے بھی تیری توصیف ایسا ریاضی شخص بھی نہین کرسکتا ہو جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہو غرضکہ تیرا نام بڑا بھاری ہو اور تیری توصیف کے آگے جپ تپ سب کے پلہ ترازو ہلکا ہو- اے نرنکار جی اب کیسا ہے-

یعنے

سچا ہو- نرنکار ہو- اپنے مقام پر مقیم ہو- ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے نرنکار تجھ تک کیا بلکہ تیرے مقام تک بھی کوئی نہین پہونچ سکتا ہو دنیا کے لوگ کیا بلکہ جسقدر کہ تجھ خالق کی خلقت ہو ایک دوسرے کے کیے ہوے کو جانتے ہین پس صاف تو یہ ہو کہ بلکہ تو جانے اور جسپر تیری نظر عنایت ہووے اسی کو تیری طرف توجہ ہوتی ہو گو کہ کہنے اور سننے کو تو سبھی کہتے سنتے ہین لیکن سچ یہی ہو کہ جسپر تو عنایت کرتا ہو وہی تیری طرف راغب ہوتا ہو اور بغیر تیری عنایت کے تیری خواہش ہونا غیر ممکن ہو گو کہ اگر کوئی شخص چاہے کہ بجائے ریاضت و عبادت کے کوہ کے غار مین رہنا کیا بلکہ اپنے تئین چاقو سے کاٹ ہی ڈالے اور ٹکڑے ٹکڑے علحدہ کر دیوے بلکہ بوٹی بوٹی جدا کر ڈالے اور چکی مین اپنے تئین پیس ہی ڈالے اور آگ مین ہی اپنے تئین جلا دیوے کہ جلکر خاک ہو جاوے لیکن اے بھگونت تیری قیمت وہ بھی نہین پا سکتا ہو اور مین ناچیز تیرا نام کیونکر لے سکتا ہون-

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے نرنکار اگر کوئی شخص ایسی ہی ریاضت کرے کہ اپنے بازو مین پر لگا کر آسمان پر بھی جا پہونچے بلکہ ایک ہی آسمان پر نہین بلکہ کروڑون آسمان پر جا پہونچے بلکہ یہان تک کہ وہ ریاضی نہ کچھ کھائے اور نہ کچھ پیئے وہ بھی تیری قیمت نہین پا سکتا ہے کہ کتنا بڑا تیرا نام ہے

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ لاکھون من کاغذ لکھے خواہ پڑھے اور اُنکی شرح بھی کرے اور اُسکے لکھنے کے واسطے روشنائی بھی اسقدر بنائے کہ کبھی کم نہ پڑے اور تمام درختان دنیا کے قلم بنا ڈالے اور تحریر بھی اس تیز روی کے ساتھ کرے کہ خود ہوا ہی گو یا موجود ہو ایسے سامان ہونے پر بھی تیری قیمت نہین پائی جا سکتی ہے بلکہ یہان تک بھی کوئی نہین کہہ سکتا ہے کہ کتنا بڑا تیرا نام ہے غرضکہ تو (سبے انت ہی)

بس

جسوقت کہ اسقدر استتی ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے کی تو اُسے سنکر ست گورو مہاراج سے نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی جسپر تیری نظر اُسپر میرا کرم کیونکہ (میرا نام پار برہم پرمیشر ہی) اور تمہارا نام (سری ست گورو پرمیشر ہی) یہ سنکر ست گورو مہاراج نرنکار سری ٹھاکر جی کے قدمبوس ہوئے نرنکار نے اُسوقت اپنی قدرت کا خلعت سروپا عطا فرمایا اسوقت ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے پار برہم پرمیشر مجھکو وہ خلعت ملنی چاہیے کہ جسمین ہمیشہ تیرا نام ہی وظیفہ کیا کرون یہ سنکر نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی مین اپنے نام ہی کے سروپا کی خلعت تمکو دیتا ہون پس تم خود ہی نام جپو اور سنسار کو بھی اُپدیس کرکے جپاؤ۔ وہ خلعت یہ ہی

منتر

(ایک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نربیر اکال مورت اجونی سی بھنگ گورو پرشاد جپ)

نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی یاد رکھو کہ جو کوئی تمہاری شرن مین آویگا ضرور وہ نجات پاویگا کیونکہ اُسکو مین بخش دونگا یہ سنکر ستگورو مہاراج نے دست بستہ کھڑے ہوکر عرض کیا کہ آپکی کرپا مجھپر از حد ہوئی ہے پھر ستگورو مہاراج نے ڈنڈوت کی اُسوقت سری ٹھاکر جی نرنجن نرنکار نے ارشاد فرمایا کہ اے نانک جی اب دوکان کا کام چھوڑ کر سنساریون کو میرا نام جپاؤ اور جگت مین میرے نام کا چکر پھراؤ یہ کہکر سری ٹھاکر نرنکار نے نَو ندھی اور اٹھارہ سدھی ست گورو مہاراج کے قدمون مین لگا دیا اور رخصت کیا اور حکم دیا کہ نانک جی کو اُسی گھاٹ پر پہونچا دو حکم ہوتے ہی ہوا خواہان سرکار نے ست گورو مہاراج کو سلطانپور کے مقام پر راوی ندی کے کنارے سنت گھاٹ پر پہونچا دیا

اب سلطانپور کی کیفیت سنیئے

کہ جسوقت ستگورو مہاراج سوا پہر رات باقی رہنے دریا کے اشنان کے واسطے تشریف لایا کرتے تھے اُسی وقت حسب معمول ستگورو مہاراج کا خدمتگار روزمرہ اُسیطرح پوشاک سرکار نانک اوتار کی لیکر حاضر ہوا کرتا تھا اور بعد انتظار بسیار ہر روز محروم ہوکر واپس آیا کرتا تھا علی ہذا القیاس اُس دن بھی خدمتگار اپنے معمول سے حاضر تھا اور حساب سے ست گورو مہاراج کو تشریف لیگئے ہوئے تیسرا دن تھا جبکہ ست گورو مہاراج پہلے غوطہ لیکر نکل آتے تھے تیسرے دن دریا سے باہر تشریف لائے ستگورو مہاراج کو دیکھتے ہی خدمتگار مذکور کہ جو منتظر حضور تھا قدمون پر آکر گر پڑا اور متھا ٹیکا ست گورو مہاراج کی پوشاک آگے رکھدی اُسوقت ست گورو مہاراج نے زبان مبارک سے فرمایا (دکہ نہال بھائی) یہ سنتے ہی خدمتگار کی اندرونی آنکھیں کھل گئین دل سے اگیان کا اندھیالا جاتا رہا گیان ہوگیا اسوقت ستگورو مہاراج نے

خدمتگار سے ارشاد فرمایا کہ تم گھر جاؤ اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہو تمہارا بھائی آیا ہے ارشاد ہوتے ہی خدمتگار مکان پر جا پہونچا اور ست گورو مہاراج کی تشریف آوری کی خبر ہر بشر کو سنائی چنانچہ (سوبھنی) جی کو کسی گونہ تسکین ہوئی جسوقت جیرام جی نے سنا فوراً ستگورو مہاراج کی خدمت مین جا پہونچے ملاقات کی اُنکے ساتھ ہی ست گورو مہاراج دریا کی طرف سے جانب شہر روانہ ہوئے۔ ستگورو مہاراج کو ہر فرد بشر دیکھکر تعجب ہوتا تھا اور آپس مین سب لوگ کہتے لگے کہ اے پرمیشر یہ کیا تماشہ ہے کہ آج تین دن گذرے کہ ستگورو مہاراج دریا مین ڈوب گیے تھے نواب دولتخان صاحب نے انکی تلاش مین جال بھی ڈلوایا تھا اُسوقت انکا کچھ پتہ بھی نہ لگا تھا نہ کہین نشان پایا جاتا تھا اب یہ کیا ہوا کہ ستگورو مہاراج تین دن کے غائب ہو کہان سے نکل آئے۔ لوگون کی تقریر ست گورو مہاراج سنتے ہوئے مودیخانہ کی طرف تشریف لائے دُکان کو دیکھا تو مقفل پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ اسمین قفل کس نے لگایا ہے یہ سُنکر جیرام جی نے جواب دیا کہ نواب صاحب کے حکم سے دُکان مقفل کردی گئی ہے یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا کہ قفل کھول دو اور اگر نہ کھُلے تو تالا توڑ دو اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جسکا جی چاہے لوٹ لے حکم ہوتے ہی لوگون نے قفل توڑ ڈالا اور لوٹنا شروع کر دیا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج کا یہ کلام تھا۔

کہ نہ کوئی ہندو ہی ہے و نہ کوئی مسلمان ہی ہے

جیرام جی یہ سب کیفیت دیکھکر حیران تھے عقل دنگ تھی کہ کیا ہوتا ہے اور کیا ہوگا اتنے عرصہ مین یہ خبر نواب دولتخان صاحب کو جا پہونچی اُسی وقت نواب صاحب موصوف فوراً آئے لیکن ست گورو مہاراج نے نواب صاحب کی طرف دیکھنا کیا خیال بھی نہ کیا کہ کون ہے جب اُسطرف ست گورو مہاراج مخاطب ہی نہ ہوئے حاسدون کو موقع ملا۔ برعکس نواب دولتخان صاحب سے لوگ کہنے لگے لیکن کچھ لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ انکا غوطہ لگانا ایک تعجبات سے خالی نہین ہے کہ تین دن تک پانی مین رہے اور کچھ صدمہ نہ پہونچا اس سے صاف ظاہر ہے کہ انپر خدا کی ضرور عنایت ہے اتنے مین نواب دولتخان صاحب نے جو لوگ دُکان کو لوٹ رہے تھے ہٹوا دیا اور جیرام جی کو حکم دیا کہ دُکان بجنسہ بند کرا دو یہ حکم دیکر اور رنجیدہ خاطر ہو کر نواب صاحب موصوف اپنے مکان کو واپس تشریف لائے اور ست گورو مہاراج اسی طرح باہر کھڑے رہے اور علانیہ دونون مذہب کی بابت اب فرماتے تھے کہ اصلی کوئی نہین ہے۔ یہ سُنکر ایک قاضی صاحب جو وہان رہتے تھے ستگورو مہاراج سے آکر کہنے لگے کہ آپ یہ کیا کہتے ہین کہ نہ کوئی ہندو ہے و نہ کوئی مسلمان اب آپ ہی فرمایئے کہ آپ نے کیا پایا ہے کہ جو بے ساختہ یہ فرمایا ہے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے قاضی جی بیشک مین سچ کہتا ہوں کیونکہ جو شخص جس مذہب کا کام کرے وہ وہی کہا جا سکتا ہے یعنی جو ہندو کا کام کرے وہ ہندو ہے اور مسلمان ہو کر جو خدا کے احکام کا پابند ہو وہ اصلی مسلمان ہے یہ سُنکر قاضی نے دریافت کیا کہ اے نانک جی صاحب مسلمانون کے واسطے کیا فرض ہے لینے کیا کرنا چاہیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اشلوک فرمایا۔

اشلوک	श्लोक
مسلمان کہاؤن مشکل جو ہووے تو مسلمان کہاوے	मुसल्मान कहावन मुशकिल जो होवै तो मुसल्मान कहावै
اوّل اولیا دین کر میٹھا مشکل مان مال موساوے	अवल अवलिया दीन कर मीठा मुशकिल मां माल मुसावै
ہوئے مسلم دین مہاڑی مرن جیون کا بھرم چکاوے	हुइ मुसलिम दीन मुहाडी मरन जीवन का भरम चुकावै
رب کی رضائے مانے سر اوپر کرتا مانے آپ گنواوے	बि की रज़ाय मानै शिर ऊपर कर्ता मानै आप गंवावै

تو نانک سرب جیاں مین رمت ہووے تو مسلمان کہاوے
مہر مسجد صدق مسلہ حق حلال قرآن شرم سنت سیل روزا ہی مسلمان
کرنی کعبہ سچ پیر کلمہ کرم نماز تسبیح ست سوبھاو کی نانک رکھے لاج

तो नानक सर्व्व जियाँ में रमत होवै तो मुसल्मान कहावै
मेहर मसजिद सिदक मुसल्ला हक्क हलाल क़ुरान शर्म्म सुन्नत
शील रोजा है मुसल्मान
करनी काबा सच्च पीर कलमा कर्म्म निमाज़ नसबी सत्य
सुभाव की नानक रक्खे लाज

ارتھ

ستّے گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے قاضی جی صاحب مسلمان کہانا سہج نہین ہی بلکہ بہت ہی مشکل ہی یعنے جس شخص مین اتنی باتین ہون اُسکو مسلمان کہنا بجا و سزا ہی اور اُسی کے واسطے یہ لفظ زیبا ہی۔

اوّلیا لوگون یعنے سنتون کے طریق کو بہت اچھا سمجھے اور مان یعنے جو غرور ہی اُسکو اسطرح دُور کر دیوے کہ جیسے اس جسم مین تھا ہی نہ تھا۔

مستقل ہو کر دین پر مسلم یعنے استقامت رہے اور تناسخ یعنے آواگون کا بھرم اپنے دل سے دور کر دیوے۔

رب کی رضا کو بسر و چشم قبول کرے اور اپنی عقل کو ناچیز جانے بلکہ خودی کو کھو دے۔

اُسے نانک اپنے دل مین اس بات کا یقین کامل کر کہ وہ سب مین رما ہی اسوجہ سے سب جاندارون کی جان کو برابر اپنی جان کے جانے اور اُس خالق کی خلقت سب کو مانے جو شخص ایسا سمجھے اُسی کو مسلمان کہنا بجا ہی۔

خستہ پر مہربانی کرنی یہ مسجد ہی راست گفتاری یا اقراری مُصلّٰہ ہی حق حلال کھانا قرآن پڑھنا ہی باتون سے شرم کرنا سنت ہی با مُروّت ہونا روزہ رکھنا ہی۔ غرضکہ ان باتون کی پابندی کرنا ہی مسلمان ہوتا ہی۔

اچھے کام کرنا ہی کعبہ ہی۔ راست گفتاری کو پیر جانے دینداری کو کلمہ مانے نیک اطواری کو نماز سمجھنا پیغمبر کے احکام پر عمل کرنا ہی تسبیح ہی جن لوگون کی ایسی نیک عادت ہی انھین کی پرمیشر لاج رکھیگا۔

ست گورو مہاراج اُس قاضی کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہین کہ اے قاضی جی صاحب اب آپ فرمایئے کہ یہ نشانات نیک روی کے کسی مسلمان موجودہ حال مین ہین تو اُسکو مین البتہ مسلمان سمجھون اُسوقت قاضی مذکور محجوب ہو کر کہنے لگا کہ اب آپ ہندو ہونے کے بھی علامات فرمایئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ہندو بھولے اکھوٹی جاہی
نارد کہہ اس پوج کراہی۔
اندھے گونگے اندھ اندھیارا
پاتھر لے پوجے مگدھ گنوارا
آوے جیاں پڑھ بے تم کہہ تارن ہارا
پرہر کام کرودھ جھوٹھ نندا تج مایا اہنکار چکاوے
تج کام کامنی موہ تجے تان انجن ماہہ نرنجن پاوے
تج مان ابھمان پریت سُت دارا تج پیاس آس رام لیو لاوے

श्लोक

हिन्दू भूले अखोटी जाही
नारद कह अस पूंज कराही
अन्धे गूंगे अन्ध अंधियारा
पत्थर ले पूंजे मुगध गंवारा
आय जियां पढ़वे तुम कह तारन हारा
परहरि काम क्रोध झूठ निन्दा तजि माया अहंकार चुकावै
तजि काम कामनी मोह तेज तों अंज्जन माहिं निरंजन पावै
तजि मान अभि मान प्रीति सुत दारा तजि पियास अस राम लिव लावै

نانک سانچا من بسے سانچ شبد ہر نام سماوے

नानक सांचा मन बसै सांच शब्द हरि नाम समावै

ارتھہ

ہندو لوگ بھولے ہوئے ہین اور کھوٹے کرم مین مصروف ہین اور دُوئی کی خواہش مین لگے ہوئے ہین -

تاروں کی طرح کا ہے ادہر اور کا ہے اُدہر مستقل نہین ہین -

بوجھ نہونے برتھہ ورشٹی کے اندھے ہین اور بوجھ نہ ہونے برہم گیان کے گونگے ہین اسوجہ سے مہا اندھیارے مین اندھے پڑے ہین

پھر بوجھتے بوجھتے خود سنگ دل ہو گئے اور سراسر جہالت مین ہو کر گنوار کی طرح بالکل بیوقوفی کر رہے ہین -

میری عقل دنگ ہو کہ اُنکی کسطرح سے مُکت ہوگی اور کون اُنکا تارنے والا ہوگا -

شہوت پرستی - غصّہ - جھوٹھ - نِندا یعنے بُرائی کرنا - لالچ - اہنکار یعنے غرور - انکو دُور کر دیوے -

بدافعالی - عورت - موہ یعنے محبت سواے پرمیشر انکو جو شخص چھوڑ دیوے تو انھین آنکھون سے نرنجن نرنکار دکھائی دیوے -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جسکے دل مین سچائی اور صفائی سے یہ باتین مندرجۂ بالا آجاوین وہی ٹھیک ہندو ہے -

درب - اُستھان - اولاد - عورت منکوحہ - ہر قسم کی خواہش ان سب کو چھوڑ کر رام نام سے لو لگائے گا وہی پائیگا -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جس شخص کے من مین سچا شبد بسیگا وہی ہر نام مین سماویگا -

ثبوت

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبانی کہ جسکو کلام ربانی کہین تو بجا ہے اور وحی آسمانی کہین تو سزا ہے - قاضی مذکورہ بالا نے شبد مندرجۂ بالا سُنا خاموش ہو گیا اور اُسوقت ست گورو مہاراج کی مورت مجذوبانہ و مستانہ صورت کی سی تھی اسلیے جنگل مین منگل جانتے تھے اور بستی و آبادی مین برعکس مانتے تھے شہر مین آتے ہی نہ تھے میدان مین جہان جی چاہتا تھا بیٹھے رہتے تھے اب ایسی حالت ست گورو مہاراج کی دیکھ کر مخالفون کو موقع ہاتھ آیا غیبت مین یہ کہ سنایا کہ دیکھو بھائی نانک جی نے مُودی خانہ مین فضول خرچی کر کے مال فقیرون کو کھلا دیا اُسوقت وہ تھوڑی دیر کی تعریف بہت اچھی معلوم ہوتی تھی آخر کار انجام کیا ہوا کہ یہ صورت بنائی وہ دولت مفت مین گنوائی -

بعض لوگ جو اچھی روش پر تھے - جن - بھوت - آسیب - وغیرہ کا خیال دلمین لاتے تھے آسیب زدون کی سی حالت بتاتے تھے اکثر لوگ پاگل خفقان کہ سناتے تھے رفتہ رفتہ یہ خبر نواب دولتخان صاحب کو پہونچی کہ نانک جی کو خلل دماغ ہے بعض حضرات مفسدہ پردازی سے نوابصاحب ممدوح سے یہ بھی کہہ اُٹھے کہ کوئی بیماری نہین ہے تحویل سرکاری جو کھا گئے ہین اسکے تحلیل کا بہانہ ہے - یہ خبر سُنکر نواب صاحب موصوف نے جیرام جی کو بُلا کر فرمایا کہ نانک جی تمھارے سالے جو مودیخانہ کا کام کرتے تھے اُنکی تو یہ کیفیت ہے کہ جو ظاہر ہے اور مودیخانہ کا حساب پاک و صاف نہین ہوا وہ ہو جانا چاہیئے تاکہ ہمکو بھی معلوم ہو جاوے وہ تمھارے عزیز تھے بہتر ہے کہ تم حساب سمجھا دو اگر کچھ رقم اُنکے تصرف مین نکلے اپنے گھر سے لا دو یہ سُنتے ہی جیرام جی کے ہوش جاتے رہے کیونکہ وہ گورو نانک جی صاحب کی فضول خرچی کو بخوبی جانتے تھے کچھ سوچ کر عرض کیا کہ مین نانک جی صاحب کے پاس جاتا ہون جسطرح بنیگا اُنکو لاتا ہون بجواب اسکے نواب صاحب نے کہا کہ بہتر تم جاؤ اور اُنکو لاؤ حسب الارشاد جیرام جی ست گورو مہاراج کی خدمت مین گئے اور جا کر کہا کہ اے نانک جی صاحب نواب صاحب مودیخانہ کا حساب مانگتے ہین اسلیے مناسب ہے کہ تم چلو اور اُنکا حساب سمجھا دو یہ سُنتے ہی ست گورو مہاراج جیرام کے ساتھ نواب دولتخان صاحب کے مکان پر آئے

نواب صاحب نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر کہا کہ اے نانک جی ہمارے مودیخانہ کا حساب سمجھا دو۔ بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے کہا کہ ہان جی کسی متصدی کو حکم ہو کہ وہ آکر سمجھ لیوے چنانچہ جادو رائے کے نام حکم ہوا کہ تم حساب نانک جی سے سمجھ لو حسب الحکم نواب دولتخان صاحب کے جادو رائے جی کل کاغذات مودیخانہ سے نکال کر لائے اور حساب سمجھنے لگے جادو رائے کو خود ہی منظور تھا کہ انکے حساب مین کچھ غبن نکلے اسلیئے کئی طرح پر حساب سمجھنے لگے لیکن ست گورو مہاراج کے آگے کچھ پیش رفت نہ گئی غرضکہ بعد جانچ حساب و کتاب کے ست گورو مہاراج کے مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ فاضل نکلے جادو رائے کے ہی ہوش دنگ ہو گئے انگشت حیرت در دہان ہو کر بے زبان ہو گئے اور کل حساب نواب صاحب کے سامنے جا کر رکھدیا اور کہا کہ مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ نانک جی کے فاضل نکلے ہین اسوقت نواب دولتخان نے کہا کہ اے نانک جی تم سابق دستور مودیخانہ کا کام انجام دو اور جیسا کرتے تھے ویسا ہی کرو اور تمہاری رقم جو فاضل نکلی ہے تمکو اِسی وقت دیجاویگی علاوہ اُس رقم کے اور جو ضرورت ہووے تمکو بطور پیشگی دیجاویگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے نواب صاحب یہ ہماری رقم فقیرون کو دیجاوے کیونکہ ہم اُس سچے پرمیشر کے کام مین آپ لگ گئے ہین اب مودیخانہ کے کام سے ہمکو معاف کیجیئے یہ سنکر ست گورو مہاراج وہان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کیطرف کبھی نہین گئے بلکہ جنگل ہی پسند ہوا۔ ویرانہ مین رہنے لگے رفتہ رفتہ یہ خبر وحشت اثر آپ کے خسر لالہ مولچند کھتری کو پہونچی یہ خبر سنکر مولچند موصوف نہایت رنجیدہ خاطر ہوئے لیکن اُسی وقت مین چھوٹے صاحبزادہ (لکھمی چند جی) کا نور اس جہان مین چمکا یہ خبر فرحت اثر بھی لالہ مولچند کو پہونچی یہ سنکر لالہ مولچند موصوف مع ایک پنڈت (سیانا) نامی کہ جو وہان رہتے تھے اُنسے جاکر مولچند نے کہا کہ اے پنڈت جی حضرت نانک جی کا کچھ عجب حال ہو گیا ہے اب کچھ بھی کام نہین کرتے ہین ویرانہ مین پڑے رہتے ہین آن ایک اور خبر سننے مین آئی ہے کہ اُنکے گھر مین ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے اب دیکھیے کہ اُنکا تمام بار میرے سر پر آگیا ہے پنڈت جی نے جواب دیا کہ اے لالہ مولچند ہمکو تمہارے کام مین دریغ نہین ہے کسی دن چلو او مین بھی دیکھون کہ اُنکی کیا کیفیت ہے۔ یہ سنکر مولچند نے جواب دیا کہ اے پنڈت جی تم سے تو کوئی پردہ نہین ہے تمکو کیا بتاؤن اور اُنکی کیفیت تمکو کیا سناؤن وہ تو اب فقرون اور مسانون مین اپنا قیام رکھتے ہین پنڈت جی نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے دیکھا جاویگا اسکی بھی کچھ تدبیر کیجاویگی۔ غرضکہ دونون صاحب ستگورو مہاراج کے پاس پہونچے اور جاتے ہی دریدہ دہنی سے کہا اُنسے کہ اے نانک جی یہ کیا سوانگ بنایا ہے یہ کیا تمہاری خام خیالی ہے تم عیال و اطفال والے ہو تمکو یہ امر مناسب نہین ہے یہ فعل اُس شخص کو چاہیئے کہ جسکے کوئی نہو اور تمہارے تو پرمیشر کی کرپا سے تمام خاندان موجود ہے تمکو کوئی روزگار کرنا چاہیئے کہ جس سے تمہاری نام آوری کا باعث ہو۔ یہ سنکر راگ بسنت مین ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ بسنت محل پہلا

راجہ بالک نگری کچی دشٹان نال پیارو
دو مائی دو باپ پڑھیا پنڈت کرو بیچارو
سوامی پنڈت تم دیومتی
کن بدھ پاوُ پران پتی

राग बसंत महल पहिला

राजा बालक नगरी कच्ची दुष्टा नाल प्यारु
दुइ माई दुइ वाप पढ़िया परिडत करो विचारु
स्वामी परिडत तुम देव मती
किन विध पावो प्राण पती

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنیئے سوامی پنڈت جی صاحب کایا یعنی یہ جو جسم ہے وہ کچی نگری ہے اور من جو راجہ ہے وہ اس نگری کا مالک ہے

راجہ ہی پس راجہ مانک یعنی نابالغ ہی بوجہ نابالغی کے کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - یہ پانچون جو دشمن ہین اُسنے یہ راجہ محبت رکھتا ہی آدھیا - دیاما - اور الیشر و چٹو - یہ دونون اسکے والدین ہین کہ جس سے اسکی پیدائش ہوئی ہی اسی وجہ سے اسمین خرابی واقع ہوئی ہی تم پڑھے ہوئے پنڈت ہو اسکو بچار کرو -

اسنے سوامی پنڈت موت سر پر کھڑی ہی جسوقت موت گرفتار کریگی تو یہ ظاہر ہی کہ صرف جیو ہی گرفتار کیا جاویگا کیونکہ جسم تو محض فانی ہی فنا ہی ہو جائیگا اب آپ ہی فرمائیے کہ اسکے نیک ہونے کا کوئی ذریعہ ہی مجھین کوئی راستہ دکہ یہ کیونکر درست ہو سکتا ہی -

اب آپ غور کرکے مجھکو جواب دیجے کہ کس تدبیر سے پار برہم پرمیشر سے میری ملاقات ہو تاکہ مین اُسکے چرنون مین جا لگون -

استھین

لالہ مولچند ست گورو مہاراج کے خسر بولے کہ اے نانک جی اگر یہ آگ تم مین لگی ہو تو تمنے اپنی شادی ہی کیون کی تھی اگر تم اپنی شادی نہ کرتے تو تمھارے پیچھے یہ بلا گرہستی کی کیون لگتی اور تمھارا خاندان کیون بڑھتا اب بعد شادی و اولاد کے تمنے یہ کیا کہ جو کسی طرح مناسب نہین طرفہ یہ کہ روزگار کی حالت مین سب لٹا دیا کوڑی پاس نہ رکھی تمنے تمام ناموس و ننگ کو مٹا کر یہ رنگ بنایا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک دوسری پوڑی فرمائی -

پوڑی

بھیتر اگنی بناسپتی موے ساگر پنڈے پایا
چندر سورج دواو گھٹہی بھیتر ایسا گیان نہ پایا

भीतर अगनी बिनाश पती मूले सागर पिराडे पाया
चन्द्र सूर्य्य दोऊ घटही भीतर ऐसा ज्ञान न पाया

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ہر بشر کے اندر ترشنا روپی اگنی یعنے آتش خواہش بھری ہوئی ہی اور یہ جسم جو مثل ایک درخت کے ہی تمام شجر مین از شاخ تا بہ ثمر یعنے لڑکا - لڑکی - جورو - دولت - روزگار - کٹمب - داماد - دیگر آشنا و رشتہ داران وغیرہ جسطرح کہ سمندر مین موتی بھرے ہوئے ہوتے ہین اسی طرح اسکی بھی لڑائی ہوئی ہی -

چندر - اور سورج یعنے ماہتاب اور آفتاب کی روشنی سے اندرونی اندھیالا نہین جاتا ہی کیونکہ یہ آتش خواہش سب کو جلا دیتی ہی ایک تنکا گھاس سے اور سومیر پربت کے برابر - زر - زیور - دولت - مال - خزانہ - کسی کو بلا محنت ہی ملجاوے تو بھی اسکی خواہش نہ جاوے ہان اگر کسی کو گورو سے گیان پراپت ہو تو البتہ اُسکا ہردے روپی کمل سیدھا ہو جاوے وہ روحانی روشنی پاوے ورنہ کچھ نہین - یہ سنکر شیامان پنڈت نے جواب دیا کہ اے نانک جی سب سے بہتر تو یہ ہی کہ اب گرہستی ہی رہکر رام کا سمرن کرو کیونکہ رام تو سب جگہ موجود ہی کچھ جنگل کے واسطے خصوصیت نہین ہی - بہتر یہی ہی کہ گھر مین رہکر اُسکی کیرتن کیا کیجیے کیونکہ گھٹ گھٹ مین وہ رام رما ہوا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک تیسری پوڑی فرمائی -

پوڑی

رام رماتان جانئے یک مائی بھوگ کراے
تان کے لچھن جانیے چھمان دھن سنگ رہاے

राम रमा तां जानिये यक माई भोग कराय -
ताके लक्षरा जानिये क्षमा धन्य संग रहाय -

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ بیشک پنڈت جی بیشک رام تو سب مین رما ہی اور سب جگہ وہ معبود موجود ہی لیکن یہ بھی خوب یاد رکھیے گا کہ جسپر اُسی رام کی کرپا ہوتی ہی وہی اُس رام کو سب جگہ حاضر و ناظر جانتا ہی اور اُسکو ہر ایک جگہ پر موجود مانتا ہی اور یہ بھی اُسکے ساتھ ہی ہی کہ جن لوگون نے اُس رام کو محبت دلی اور پریت قلبی سے جان لیا ہی وہ لوگ اپنی تمام سنساری مایا اُسکے نام پر تصدق کر ڈالتے ہین اُسکے نام پر اپنی دولت دنیاوی کو تصرف کرنے مین ذرا بھی نہین ٹالتے ہین۔

اُنکو ہمین یون پہچانے جاتے ہین کہ اُن لوگون مین چھٹائی اور بڑھائی نہین تاکی سنگ ہی رہتی ہی۔

پرسنگ

لالہ مولچند نے کچھ جواب نہ دیا اور پنڈت سیاماں سے کہا کہ پنڈت جی انکو تو خلل دماغ ہوگیا ہی کسی کے کہنے کو خیال ہی نہین کرتے ہین کسکی نصیحت پر دھیان ہی نہین دھرتے ہین آخرکار پنڈت سیاماں مذکور نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ کسی کے تو کہنے کو ماننا چاہیے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک چوکھی پوڑی فرمائی۔

پوڑی

کہیا سنیے نہ کہیا مانے تنہی سیتی واس
काहिया सुनिये न काहिया माने तिन ही सेता वास
پرنوت نانک داس نہ داس کہین تولہ کہین ماس
प्रणावत नानिक दास न दास खिन तोला खिन मास

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے سیاماں پنڈت جی یہ دل کسی کے کہے سُننے پر نہین عمل کرتا ہی کیونکہ دیکھیے کسی کی تعریف یا کسی کو کذمت یا بھلا کا خواہ بُرا کسی کے کہے سننے سے کوئی نہین جاتا ہی بلکہ جیسا ذائقہ و مزا پاتا ہی وہ کہہ سناتا ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ آتما پرمیشر سبھی جسم اُسکا مسکن ہی پس جسپر وہ پار برہم پرمیشر مہربان ہوتا ہی وہ ہی ان خواہشات سے علٰحدہ ہو ورنہ انھین کا وہ داس رہیگا۔

میری تو نذر درست ہی کہ جنکو پرمیشر اندریون کے مزے اور خواہش سے چھوڑا دیتا ہی مین تو اُن لوگون کا داس ہون چاہے تولا بھر ہو یا کہ ماشہ بھر اُسکی طرف جسکا رُجحان ہو۔

غرضکہ جب اسقدر باتین سیاماں پنڈت نے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنین خاموش ہوگیا اور کچھ دیر کے بعد ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور کہا کہ اے گورو نانک جی صاحب آپ بڑے بھاری سنت ہین اور بہت سے الفاظ تعظیمی و تکریمی ستگورو مہاراج کی شان مین سیاماں پنڈت نے عرض کیے کہ جسکو سُنکر ستگورو مہاراج نے مہربان ہوکر پنڈت مذکور کو چشم فیاض سے دیکھکر نہال کر دیا۔

لیکن

لالہ مولچند اُسی طرح جھک جھک بک بک کرتے ہوے اپنے مکان کو گئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے جو گفتگو لالہ مولچند خسر مہاراج سے ہوئی وہ چلی۔

نمبر ۱۹

غرضکہ ست گورو مہاراج اسی طرح مستانہ و مجذوبانہ طریق سے رہا کرتے تھے نہ کسی سے بات چیت سے کام و نہ گھر مین آکر آرام بلکہ یہان تک

احتیاطاً تھی کہ بستی و شہر مین کبھی آتے ہی نہ تھے آپکا قیام گاہ گورستان و مسان و قبرستان مین تھا۔

اتفاق سے

ایک دن وہ (من مکھ) نامی کہ جسکا ذکر سابق اٹھارہ مین اس ذریعہ سے آچکا ہی کہ جسکو بھاگی رتھ لاہور سے وقت جانے لاہور کے واسطے خریدنے سودا وغیرہ بنا بر شادی دختر مردانہ کے اپنے ساتھ لائے تھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کی کیفیت سنکر اسی قبرستان وغیرہ کے مقام پر جاکر حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر [illegible] کرتار کا چونکہ ست گورو مہاراج اسوقت دھیان مین تھے کچھ جواب نہ دیا (من مکھ) مذکور خاموش ہوکر ایک گوشہ مین بیٹھ گیا اور حسب ذیل ارداس کی۔

(سچّے بادشاہ کرپا کرنا گورو جی)

یہ ارداس سنکر ست گورو مہاراج نے آنکھین کھول دین اور فرمایا کہ آؤ (من مکھ) کہو بھائی پرسن ہی یا خوش ہو یہ سنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کے درشن پاتے ہی تن من کا جو دکھ تھا سب جاتا رہا [illegible] اجازت لینے کو حاضر ہوا ہون۔ ابکی مرتبہ مین نے جو سودا خرید کیا ہی اسکی فروخت کے لیے (سنگل دیپ) [illegible] جانیوالا ہون امیدوار ہون کہ اس ملک کی کچھ فرمائش حضور فرمائین تاکہ اسکو ہم بجا لائین کہ جس سے میری سرگتی ہوجاے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے (من مکھ) تم ایک کام ضرور ہی کیا کرنا۔

حکم سری مکھ پاک

پچھلی رات کو اٹھکر اشنان کرنا پاک وصاف ہوکر یکسوئی دل سے پرمیشر کا دھیان کرنا اور
سری واہ گورو کا جاپ کرنا ست نام کے جپ سے تمھارے سب کام پورے ہونگے۔

اتنا فرماکر ست گورو مہاراج نے اجازت دی کہ اے (من مکھ) اب تم جاؤ اور نرنکار کا جاپ کرو۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اپنی خدمت سے بھاگی رتھ جی کو بھی رخصت کردیا۔

اب سنیے کہ ایک روز لالہ مولچند خسر ست گورو مہاراج نے نواب دولتخان کے پاس جاکر فریاد کی اور وہ فریاد بہت زور شور کی صدا کے ساتھ عرض کیا کہ صدا خاص نواب دولتخان کے کان تک جا پہونچی اسوقت نواب موصوف نے ایک شخص مسمی (یارخان) نامی تھا اس سے کہا کہ دیکھو یہ کون شخص ہی اور کس شخص پر اور کس بات کے واسطے فریاد کرتا ہی بموجب حکم نواب صاحب موصوف (یارخان) مذکور فوراً آیا اور دریافت حال کیا کہ اے بھائی کس شخص پر اور کس بات کے واسطے تمھاری فریاد ہی اور کیون نالشی آئے ہو یہ سنکر لالہ مولچند نے کہا کہ اے بھائی مین (نانک مودی) کا خسر ہون اور انھین پر نالش کرنے آیا ہون یہ سنکر (یارخان) مذکور واپس آیا اور نواب دولتخان صاحب سے عرض کی کہ خداوند نعمت جو شخص فریادی ہی وہ (نانک مودی) کا خسر ہی اور نام اسکا مولچند ہی اور انھین پر نالشی آیا ہی سننے کی نواب صاحب موصوف نے کہا کہ بہتر بلا لو چنانچہ (یارخان) مذکور پھر آیا اور لالہ مولچند کو بلاکر نواب صاحب کی خدمت مین حاضر لایا نواب صاحب نے دریافت کیا کہ کہو بھائی کیا فریاد ہی یہ سنکر لالہ مولچند نے عرض کیا کہ حضور نانک مودی میری لڑکی کو خراب کرکے آپ فقیر ہوگیا اور اپنے عیال و اطفال کا بار میرے سر پر ڈال دیا۔ خیر اسکا ذکر تو اسوقت فضول ہی وہ قصہ اسوقت محض طول ہی حضور سے صرف اسقدر عرض ہی کہ مبلغ سات سو ساٹھ ۷۶۰ روپیہ بابت حساب وکتاب مودی خانہ کے انکے سرکار مین فاضل نکلتے ہین اسلیے گذارش ہی کہ وہ رقم

اُنکی قبیلہ کو ملنا چاہیے تاکہ وہ اُس رقم سے چھوٹے چھوٹے بچون کی پرورش کرے - یہ سُنکر نواب دولتخان نے جواب دیا کہ اے بھائی نانک مودی نے تو اُس رقم کی بابت کہا ہو کہ فقیرون کو تقسیم کر دیجاوے - یہ سُنکر لالہ مولچند نے عرض کیا کہ حضور اس سے پہلے ہی وہ کیا کم فقیرون کو تقسیم کر چکے ہین کہ ایک حبّہ گھر مین نہ چھوڑا اور حضور پر ظاہر ہو کہ وہ تو محض پاگل اور خفقانی و خلل دماغ کا آدمی ہو سراسر مسلوب الحواس ہو گیا ہو اُسکے کہنے پر اعتبار نکیا جانا چاہیے - یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ ہان بیشک اگر کُل نہین تو جزو اُسکا اُسکی قبیلہ کو میرے نزدیک ضرور ہی ملنا چاہیے مگر تم تو محض غافل ہو بھلا یہ تو کرو کہ نانک مودی کو کسی عامل کامل کو دکھاؤ کچھ دوڑ دھوپ کرو کچھ جھاڑ پھونک کرو منتر جنتر دوا دوش بھی کرنی چاہیے بعد اسکے ایک شخص کو اُنکے ساتھ کیا کہ انکو نانک جی کے پاس لیجاؤ - ادھر وہ شخص انکو اُسطرف کو لیجا رہا تھا اُدھر ستگورو مہاراج اپنے آسن پر مگن ہو کر بیٹھ گئے - جسوقت لالہ مولچند ست گورو مہاراج کے پاس پہونچے کچھ جھاڑ پھونک کا چرچا چلایا اور کچھ کیا بھی لیکن ست گورو مہاراج کے اوپر کچھ بھی اثر نہ ہوا - اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا

اشلوک	श्लोक
کھیتی جنکی اُجڑی کھل واڑے نہین ٹھاو	खेती जिन की उजडी खल वाडे नहीं ठांऊ
نانک دھرگ تنان کا جیبان جے لکھ لکھ پین ناو	नानिक धृग तिना का जीयाँ जे लिख २ बेचन नाऊ

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جنکی کھیتی اُجڑی ہو اُنکو کہین بھی ٹھکانا نہین ہو یعنے جنکا اس جنم مین کچھ بھجن نہین ہو اُنکو کہین مقام پناہ نہین اُنکی زندگی کو دھرکار ہو یعنے اُنکی زیست پر لعنت ہو جنکی کتاب اعمال مین بھجن کا نام ہی نہین لکھا ہو -

یہ سُنکر

لالہ مولچند نے کہا کہ اے بھائی تو کون ہو کہ جو میرے داماد کے سر پر چڑھکر بول رہا ہو اپنا نام تو مجھکو بتا - یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا -

راگ مارو محل پہلا	(राग मारू महल्ल पहिला)
کوئی اکھے بھوتنان کوئی کہے بیتالا	कोई आकखै भूतना कोई कहै बेताला
کوئی اکھے آدمی نانک بیچارا -	कोई आकखै आदमी नानिक बेचारा
بھیا دیوانا ساہ کا نانک بورانان	भया दिवाना शाह का नानिक बौराना
ہون ہرِ بن اور نہ جانان -	हूं हरि बिन और न जाना
اک رہاؤ	(यक रहाव)
تون دیوانا جانئے جاہِ دوانا ہوے	तौन दिवाना जानिये जाहि दिवाना होय
ایکی صاحب باہرا دوجے اور نہ جانے کوے	एकी साहब बाहिरा- दूजे और न जाने कोय
تون دیوانا جانئے جو ایکے کار کماے	तौन दिवाना जानिये- जो एके कार कमाय
حکم پچھانے خصم کا دوجے اور سیانپ کاے	हुक्म पिछानै ख़स्म का- दूजे और सयानव कोय
تون دیوانا جانئے جہان صاحب دھرے پیار	तौन दिवाना जानिये जाँ साहब धरै प्यार

مندا جانے آپکو اور بھلا سنسار۔

मन्दा जाने आप को और भला संसार

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اس پانچ تت کے پتلہ کو کوئی بھوت کہتا ہی اور کوئی اسکو اگیا بیتال کہ ستاتا ہی

۲- کوئی اسکو آدمی ہی کہتا ہی سچ تو یہ ہی کہ محض بیچارا ہون۔

۳- مین اگر دیوانہ بھی ہون تو اپنے بادشاہ کے فراق مین بورایا ہوا ہون۔

۴- مین سوائے ایک ہر کے نام کے اور کچھ نہین جانتا ہون۔

۵- دیوانگی کا حال جبھی ظاہر ہو سکتا ہی کہ جب بھوک کی دیوانگی جاتی رہے۔

۶- سوائے ایک صاحب کے دوسرا نہ جانے کہ کوئی اور بھی میرا مالک ہی۔

۷- دیوانگی کی کیفیت تو جبھی جان سکتا ہی کہ جو ایک ہی کام کماوے۔

۸- اپنے مالک کا حکم پہچانے دوسری کچھ عقلمندی اپنی نہ دکھاوے۔

۹- دیوانگی جبھی معلوم ہو سکتی ہی کہ جب صاحب کو پیار کرے۔

۱۰- اپنے کو سب سے برا جانے اور سارے سنسار کو بھلا سمجھے۔

اخیر مین

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو جسم مجھکو سنتون نے دیا ہی اُس جسم کو مین اپنا شاہد سمجھتا ہون اور جو جسم والدین کے ذریعہ سے ہوا تھا وہ کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - سے بھرا تھا اسلیئے مین البتہ پاگل ہوگیا ہون جسوقت سے سنگورون کے اُپدیش کو مین نے مستقل طور سے یقین کامل جان لیا ہی اور اسکو عین الیقین جان لیا ہی اُسوقت سے میرا جسم پاک و صاف ہوگیا ہی کہ آتما سے پرم آتما مین بھید نہین ہی اسوجہ سے مین بغیر اُس گورو کے اور کچھ نہین جانتا ہون میری سمجھ سے یہ جسم ہی ہندو ہی اور یہ جسم ہی مسلمان اور مین تو اس جسم کا محض شاہد یعنے گواہ ہون اور اس جسم سے صاف علیحدہ ہون۔

جب اسقدر باتین لالہ مولچند نے سنگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنین ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور اُسوقت اُنکو بھی بہت کچھ اعتقاد آگیا اور جو لوگ وہان اُسوقت موجود تھے ست گورو مہاراج کی تقریر پر تاثیر سُنکر تعریف و توصیف کرنے لگے بعد اسکے لالہ مولچند نواب دولتخان صاحب کے پاس گئے اور عرض کیا کہ خداوند نعمت نانک میرے داماد کو خفقان نہین ہی اب مجھ کو معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو کوئی کامل درویش ملگیا ہی کیونکہ اُسکی تقریر تو عجب پرتاثیر ہی اور راز یزدانی سے خبردار ہی بعد اسکے نواب دولتخان صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کوئی جاکر جیرام جی کو لے آوے۔ بموجب حکم نواب صاحب کے ایک آدمی گیا اور جیرام جی کو بلا لایا جسوقت جیرام جی حاضر آئے اور آداب بجالائے نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ اے جیرام مجھکو نانک جی کی فاضل رقم رکھنی منظور نہین ہی اُسکا میرے یہان سے نکل جانا ہی بہتر ہی لیکن امر تصفیہ طلب یہ ہی کہ نانک جی نے تو کہا تھا کہ یہ کل روپیہ فقیرون کو تقسیم کردیا جاوے اور اب نانک جی کے خسر اُس روپیہ کی بابت درخواست کرتے ہین کہ وہ روپیہ نانک جی کے قبیلہ کو دیا جاوے اسلیئے مین نے انکے خسر کو انھین کے پاس بھیجا تھا لیکن اب انکے خسر کی تقریر پہلی گفتگو سے برعکس ہی کیونکہ پہلے تو وہ نانک جی کو پاگل اور خفقانی بتاتے تھے اور اب واقف راز یزدانی و رحانی بتاتے ہین

اس بارہ مین جیسی تمھاری راے ہو وہ کیا جاوے کیونکہ مجھکو وہ رقم اپنے گھر سے نکال دینا ہی منظور ہی یہ سُنکر جیرام جی خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا تو دوبارہ نواب دولتخان صاحب نے اصرار کیا کہ تمنے کچھ میرے سوال کا جواب نہ دیا اور خاموش ہو رہے اسکی کیا وجہ ہی یہ سنکر جیرام جی نے عرض کیا کہ آپ پر سب کچھ روشن ہی اور آپ سب کچھ جانتے ہین بھلا مین آپکو کیا جواب دون یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ جیرام جی حق تو اُنکے قبیلہ کا ہی ضرور اس روپیہ مین ہی بجواب اسکے جیرام جی نے عرض کیا کہ حضور نانک جی بھی خود ہی یہان اسوقت موجود ہین اُنھین سے کیون نہ دریافت کر لیا جاوے یہ سنتے ہی نواب دولتخان صاحب نے فرمایا کہ ہان کیا خوب یاد دلایا کوئی جا کر نانک جی کو بلالاؤ چنانچہ ایک آدمی نے ستگورو مہاراج کی خدمت مین جا کر عرض کیا کہ حضور کو نواب صاحب نے بلایا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمکو معلوم نہین ہی کہ کون نواب ہی اور کون قاضی ہی یہ سُنکر وہ آدمی پلٹ آیا اور ست گورو مہاراج کی تقریر آزادانہ سُنائی اُسوقت نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ کوئی جاوے اور نانک جی کو گرفتار کر لاوے چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی ایک آدمی گیا اور ست گورو مہاراج سے کہا کہ اب چلیے نواب دولتخان کو اب سخت غصہ ہی ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اب مین اُنکا ملازم نہین ہون کہ اُنکے غصہ کو ڈرون ہان جب اُنکا ملازم تھا اُنکے غصہ کا خیال تھا کہ اب تو آزاد خوش و شاد ہین ہان اُس مالک زمین و آسمان کے ملازم ہین اُسکے غصہ کا خوف ہی یہ سُنکر وہ ملازم پلٹ آیا اور بعینہٖ تقریر ست گورو مہاراج کی نواب دولتخان صاحب سے کہہ سنائی یہ سُنکر نواب صاحب موصوف خود اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ خیر ہمین خود نانک جی کے پاس چلتے ہین اُسوقت ایک حاسد قاضی بھی موجود تھا اُسکے مُنھ سے بے ساختہ یہ کلام نکلا کہ حضور ہندو کے پاس تشریف لیجاتے ہین حضور کو نہ جانا چاہیے بلکہ اُسی کو خود آنا چاہیے یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے اپنا جانا ملتوی کیا اور ایک معزز عہدہ دار کو بھیجا کہ میری طرف سے اصلاح پر نانک جی سے جا کر کہو کہ جس خدا کے تم ملازم ہُوے ہو اُسی کے واسطہ سے مجھکو دیدار دیجیے غرضکہ اُس ملازم سرکاری با تمیز نے ستگورو مہاراج کی خدمت مین نہایت ادب کے ساتھ جا کر عرض کیا کہ نواب دولتخان صاحب نے حضور کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ جس کے آپ ملازم ہُوے ہین اُسی کے واسطہ سے مجھکو دیدار دیجیے یہ واسطہ سنتے ہی ست گورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ چلو یہ کہکر چل کھڑے ہوے اور نواب دولتخان صاحب کے پاس جا پہونچے لیکن نواب صاحب کو سلام نہ کیا یہ امر نواب دولتخان صاحب کی باعث دل شکنی و رنج کا ہوا اُسوقت غصہ سے کہا کہ اے نانک جی اب تم بلانے سے بھی نہین آتے ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جبتک آپ کے ملازم تھے کبھی عدول حکمی نہ کرتے تھے ہمیشہ حاضر رہتے تھے سلام کرتے تھے اور اب ہم جسکے ملازم ہین اُسکی اطاعت و فرمانبرداری مین حاضر ہین اُسوقت نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ اے نانک اگر تم ایسے ہی متوجہ ہوگئے ہو تو ہمارے ساتھ چلکر نماز پڑھو۔ آج جمعہ کا دن بھی ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ تو بہت عمدہ بات ہی یہ سنتے ہی نواب صاحب و نیز قاضی صاحب ست گورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر بہت خوشی سے چل کھڑے ہُوے یہ خبر مشتہر ہوتے ہی ایک بہت بھاری بھیڑ لوگون کی جمعہ کی نماز کے دیکھنے کے واسطے مسجد مین جا جمع ہوئی۔ غرضکہ تمام سلطانپور خاص و نیز اُسکے گرد و نواح مین اس بات کا شور مچ گیا اور بہت سے تماشائی دوڑ آئے قصہ مختصر جماعت نماز پڑھنے کو اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوے اور ہندوؤن مین بھی یہ خبر جا پھیلا کہ دیکھو بھائی نواب دولتخانصاحب آج نانک جی کو مسلمان کرینگے جبوقت یہ خبر جیرام جی کو پہونچی نہایت پریشان ہوئے اور اپنے گھر آکر اپنی بیوی بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہا کہ دیکھا چاہیے کہ آج نانک جی کا کیا حال ہو یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ خیر تو ہی ہان آپکے چہرہ سے ملال ٹپک رہا ہی یہ سنکر جیرام جی نے جواب دیا کہ کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا ہی کہنے کے لائق بات ہو تو کہی جاوے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اور اصرار کیا اور کہا کہ کہو تو سہی یہ سُنکر

جیرام جی نے کہا کہ آج تمھارے بھائی نانک جی کو نواب دولتخان صاحب نماز پڑھانے لیگئے ہین مسجد مین ایک ہجوم جمع ہی اور تمام شہر مین یہ غوغا مچا ہی کہ آج نانک جی مسلمان ہونے کے واسطے نوابصاحب کے ساتھ مسجد مین گئے ہین یہ کہکر جیرام جی نے کہا کہ تمھین سوچو کہ مجھکو رنج کیون نہو یہ سنکر بی بی نانکی جیصاحبہ دست بستہ ہوکر کھڑی ہوگئین اور کہنے لگین کہ اے ٹھاکر جی آپ ذرا بھی فکر نکیجیے بے فکر ہوکر بیٹھیے میرے بھائی کے لیے کچھ ضرر نہین ہو سکتا ہی بلکہ مین دعوی سے کہتی ہون کہ میرے بھائی کیطرف کوئی بُری نظر سے دیکھ بھی نہین سکتا ہی جیرام جی نے مکان جانے سے پیشتر اپنے ملازم ندھا برہمن کو تماشائیون کے ساتھ بھیجدیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ اس معاملہ کی خبر تصدیق لیکر آنا کہ انجام کیا ہوا ادھر تو یہ تقریر بی بی نانکی جیصاحبہ جیرام سے کرہی رہی تھین کہ ندھا برہمن واپس آتا ہوا دکھائی دیا دونون شخص نے بہت گھبراہٹ کے ساتھ کہا کہ کہو ندھا مصر کیا ہوا۔ ندھا نے کہا کہ ججمان ہر طرح کی خوشی ہی شاید تم میرے کہنے کو یقین نہ لاؤ۔ یہ بات سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بھلا کچھ کہو تو سہی کہ کیا ہوا اُسوقت ندھا برہمن نے کہا کہ اے ججمان گو کہ مین مسجد مین نہین گیا اگر جانے کا مین قصد بھی کرتا تو جانے نہ پاتا مگر جسوقت مسلمان لوگ نماز پڑھکر باہر آئے انکی زبانی مین نے یون سنا ہی کہ نواب دولتخان صاحب و نیز قاضی نے نماز پڑھی اور گورونانک جی صاحب انکے پاس کھڑے ہی رہے جسوقت نوابصاحب نے دیکھا کہ یہ کھڑے ہین تو انسے دریافت کیا کہ تم تو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے آئے تھے اب کھڑے کیون رہے اور کیون نہ نماز پڑھی بجواب اسکے گورونانک جی صاحب نے فرمایا کہ نوابصاحب جسوقت آپ وضو کر رہے تھے اسوقت البتہ آپکا دل خدا کی طرف رجوع تھا لیکن جسوقت نماز پڑھنے کو کھڑے ہوے تو آپکا دل قندھار پہونچا اور گھوڑا خریدنے کیطرف رجوع ہوگیا تو جب آپ ہی کی یہ کیفیت ہوئی تو مین کسکے ساتھ نماز پڑھتا یہ سنکر نوابصاحب نے کہا کہ اے نانک جی مین تو یہین موجود تھا قندھار تو نہین گیا ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ فی الحقیقت آپکا جسم تو یہین تھا لیکن آپکا دل یہان نہ تھا یہ سنتے ہی قاضی نے کہا کہ حضور اس مبالغہ کو ملاحظہ فرماوینگے کہ اقوام ہنود کسقدر دروغگو ہوتے ہین اور کتنا جھوٹھ بولتے ہین یہ سنکر نواب دولتخان نے کہا کہ نہین قاضی صاحب نانک جی صاحب بہت ہی سچ کہتے ہین کیونکہ جسوقت مین مسجد کو گیا تھا اُسوقت بیشک میری روح قندھار کیطرف واسطے خرید گھوڑے کے مصروف ہی گئی تھی یعنے میرے دھیان مین یہی آیا تھا کہ قندھار مین جاکر گھوڑے خریدنے چاہیین لیکن قاضی کی روح کہ جو سراسر کورباطن تھی روشنضمیری کی بات سنکر یقین نہ لایا مارے خوف کے نوابصاحب کو جھوٹ تو کہی نہ سکا مگر اُس آپ کو اسطور پر کہا کہ حضور نانک جی میرے ساتھ نماز پڑھین اور میرا دھیان کسی طرف نہ جاویگا یہ سنکر خود ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ حضور قاضی کا دل تو اسوقت ٹھکانے پر نہین ہی کیونکہ قاضی صاحب کی گھوڑی بچہ دینے والی ہی اور انکے مکان مین ایک گڈھا ہی انکو خیال ہی کہ ایسا نہو کہ گھوڑی بچہ دیوے اور مین یہین رہون اور بچہ مذکور اس گڈھے مین گرجاوے یہ سنکر قاضی مذکور خاموش ہوگیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ بیشک یہ شخص کوئی ولی اللہ روشنضمیر ہی۔ غرضکہ ادھر ندھا برہمن جیرام جی سے یہ مسلمانون کی زبانی بات سنی ہوئی کہتا ہی تھا ہلکہ جیرام امیسر ناخوش ہوے تو کیون مسجد کے اندر نہ گیا اب جا اور جلد خبرلا جسوقت نانک جی مسجد کے باہر نکلین اُنسے ملکر ہمکو خبر پہونچا دے یہ سنکر ندھا برہمن نے جواب دیا کہ اب تو وہان کوئی ہوگا نہین کیونکہ میرے سامنے ہی سب لوگ مسجد سے نکلکر اپنے اپنے گھر کو چلے گئے تھے جب سب لوگ جا چکے تھے تب مین وہان سے آیا تھا لیکن نانک جی صاحب کو مین نے دیکھا نہین اُنکی کیفیت پھر مجھکو معلوم نہوئی کہ اُس مجمع سے نکلکر کسطرف کو چلے گئے۔ یہ سنکر بی بی نانکی جیصاحبہ جیرام کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگین کہ مین کہتی ہون کہ میرے بھائی نانک جی کو کوئی ضرر پہونچانے والا پیدا نہین ہوا آپ بالکل نہ گھبرائیے ذرا بھی فکر نہ کیجیے تسلی رکھیے ذرا ہی دیر مین آنے چاہتے ہین غرضکہ یہان تو یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ ستگورو مہاراج جیرام جی کے مکان پر آپہونچے انکو دیکھکر مسماۃ تلسی کہ جو بی بی نانکی جیصاحبہ کی خدمتگار تھی باہر سے دوڑی ہوئی اندر کو آئی اور کہنے لگی کہ بی بی جی

کہ کے بھائی صاحب تشریف لائے ہین - یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جیرام جی سے کہا کہ دیکھو مین نے کہا تھا کہ میرے بھائی گورو نانک صاحب ایسے رست ہین مجھے تو یہ یقین ہی کہ انکی طرف کوئی بشر بری نظر سے دیکھ بھی نہین سکتا ہی اتنے مین ست گورو مہاراج کو دیکھکر جیرام جی نے بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہا کہ بیشک انکا ہمکو یقین کامل ہوا اور یہ کہکر ست گورو مہاراج کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگین کہ کہیے نانک جی صاحب جسوقت آپ مسجد مین گئے تو کیا ہوا کچھ سناؤ تو سہی کہ کیونکر بچنا ہوا وہان پر کیا کیا واردات گذری اب تمھین اپنی زبان سے کہہ سناؤ کیونکہ مجھکو بہت ہی اندیشہ تھا اب تمھاری زبانی سُنکر اطمینان ہوگا تمھین اپنی حقیقت حال نیک مآل کہہ سناؤ - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہی وہ اُسی وقت ہو جاتا ہی اُسکی کوئی ضرورت تائید و تمہید کی نہین ہوتی ہی میرے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی دوسرے شخص جو اُس مجمع کے دیکھنے والے تھے اُنسے دریافت کرو تو تمکو بخوبی معلوم ہو جاوے - بجواب اسکے جیرام جی نے کہا کہ اے بھائی نانک جی صاحب اگر بالفرض کہ مجھسے کوئی دوسرا شخص دریافت کریگا تو مین کسی دوسرے شخص کی کہی ہوئی بات کیونکر کہونگا بلکہ اسوقت لوگ مجھسے یہ کہینگے کہ جبکہ نانک جی تمھارے یہان تھے تو اُنکی زبانی جو تقریر تھی وہ کیون نہین کہتے ہو بس بہتر یہی ہی کہ تمھین وہان کی کُل گفتگو کہہ سناؤ کیونکہ لوگون کی افواہی خبر کا کیا اعتبار ہی ہان جو کچھ کہ تمھاری زبانی سُننے مین آویگا اُسپر دل قرار پاویگا - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسوقت نواب دولتخان مع قاضی وغیرہ کے نماز پڑھنے کو کھڑے ہوے اور نماز پڑھنے لگے تو مین اُن لوگون کے پاس کھڑا ہی رہا جبکہ وہ لوگ نماز پڑھ چکے تو میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اے نانک جی تم ہمارے ساتھ نماز پڑھنے آئے تھے چنانچہ ہم لوگون نے تو نماز پڑھی اور تم نے کیون نہ پڑھی اسکی کیا وجہ یہ سُنکر مین نے ایک شبد کہا -

شبد

ستھا ٹیکو زمین پر دل جاوے قندھار
خریدن گھوڑی کو گئے دولتخان پٹھان

शब्द

मथ्था टेको ज़मीन पर दिल जावे कन्धार
ख़रीदन घोड़े को गये दौलत ख़ान पठान ॥

یہ سُنکر نواب دولتخان نے مجھسے کہا کہ اے نانک جی تم سیدھی طرح باتین کرو تو ہم سمجھین گے یہ سنکر مین نے اسکا مطلب کہہ سنایا -

ارتھ

متھا ٹیکتے ہو زمین پر اور دل جاتا ہی قندھار کے ملک کی طرف واسطے خریدنے گھوڑے کے نواب دولتخان پٹھان کا - تو مین کسکے ساتھ نماز پڑھون اُسوقت ایک قاضی بھی اُس محفل مین تھا وہ بول اُٹھا کہ دیکھیے نواب صاحب یہ ہندو کسقدر جھوٹ بولتا ہی یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ نہین قاضی جی یہ ہندو جھوٹ نہین بولتا ہی بلکہ بہت ہی سچ کہتا ہی کیونکہ جسوقت ہم مسجد مین نماز پڑھنے کو گئے تھے بیشک اُسوقت ہماری روح واسطے خریداری گھوڑے کے جانب قندھار گئی تھی یہ سُنکر قاضی نے کہا کہ اگر بالفرض کہ آپکا دل نماز سے بھٹک کر گھوڑے کی خریداری کے واسطے چلا گیا تھا تو میرا دل تو کہین نہ جاویگا میری روح تو یہین موجود ہی انھون نے میرے ساتھ کیون نماز نہین پڑھی اب میرے ساتھ پڑھین - یہ سُنکر مین نے قاضی جی کو بھی یہ جواب دیا -

شبد

قاضی جمعہ مسجد بیچ انگڑ گدھا کھات
سجدہ کرے زمین مین روح بچھیڑے ساتھ

शब्द

क़ाज़ी जुम्मा बिच मसिजद अङ्गड़ गड़हा खात
सिजदह करै ज़मीन में रूह बछेड़े साथ ॥

یہ سنکر نواب دولتخان نے پھر کہا کہ اے نانک جی یہ ہم نہین سمجھے صاف صاف کہو تو ہم سمجھیں۔

ارتھ

[illegible] مسجد مین ہین اور قاضی کے مکان کی انگنائی یعنے صحن مین ایک غار یعنے گڈھا ہی زمین مین تو قاضی صاحب یہان سجدہ کرتے ہین لیکن دل ان کا گھوڑی کے بچھڑے کے ساتھ لگی ہوئی ہی کہ ایسا نہ ہو کہ گھوڑی کا بچھڑا صحن کے گڈھے مین جا پڑے انکا خیال تو اسوقت بھی استقلال پر نہین ہی یہ سنکر نواب دولتخان صاحب نے قاضی مذکورہ سے دریافت کیا کہ اے قاضی صاحب اب آپ سچ سچ کہیے کہ نانک جی صاحب کیا کہتے ہین اسوقت قاضی مذکورہ نے راست راست جواب دیا کہ ہان حضور نانک جی بہت سچ کہتے ہین۔ یہ سنکر نواب دولتخان نے کہا کہ سنیے قاضی صاحب نانک جی تو بڑا کامل درویش ہی اسکے ساتھ چالاکی پیش نہین جاتی ہی۔

یہ کہکر پھر ست گورو مہاراج جیرام جی سے کہتے ہین کہ اسیوقت نواب دولتخان نے ہمسے کہا کہ اے نانک جی ہمکو تمہارا روپیہ اپنے یہان رکھنا منظور نہین ہی اور اس رقم کی بابت تمہارے خسر مولچند نے درخواست دی ہی کہ وہ روپیہ نانک جی کی قبیلہ کو ملنا چاہیے اور تم نے مجھسے فقیرون کو دلوا دینے کو کہا تھا تمہارے خسر فقیرون کے دینے کو مانع ہوتے ہین چونکہ اب تم خود ہی موجود ہو چکے واسطے کہو اُسکو دیجاوے یہ سنکر مین نے جواب دیا کہ مجھکو تو جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا ہم دوسری بات ایک منھ سے بابت ایک شی کے نہین کہتے ہین لیکن آپکو اختیار ہی یہ سنکر مجھسے پھر نواب صاحب نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ نصف نصف تقسیم کر دیجاوے یعنی نصف روپیہ تمہاری قبیلہ کو دیدیا جاوے اور نصف فقیرون کو تقسیم کر دیا جاوے اور اس تقسیم کی وجہ یہ ہی کہ تمہاری جائداد مین تمہاری قبیلہ کا حق ضرور ہی ہی اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی ہی کہ تمہاری اولاد اس روپیہ سے پرورش پاویگی یہ کہکر پھر نواب صاحب نے کہا کہ اے نانک جی اس بارہ مین مین نے اپنی رائے ظاہر کر دی ہی آیندہ جیسی تمہاری خوشی ہو وہ کیا جاوے صرف تمہارے پیشتر کے کہنے کے مطابق اب نصفی ہی جائداد تمہاری قبیلہ کو دیجاتی ہی ورنہ کل جائداد انھین کو ملنی چاہیے یہ سنکر مین نے نواب صاحب کو جواب دیا کہ جیسا آپ چاہین آپکو اختیار ہی غرضکہ اس بارہ پھر نواب صاحب نے مجھسے کہا کہ اگر تمہاری مرضی کے خلاف نہو تو میری رائے کے مطابق نصف نصف تقسیم کر دیجاوے تاکہ تمہارا قول بھی پورا ہو جاوے اور تمہارے قبائل کی بھی شکایت نہ رہے جواب اسکے مین نے کہا کہ آپکو اختیار ہی بعد اسکے مین وہان سے چلا آیا جسقدر باتین ہوئین تھین مین نے آپ سے کہہ سنائی یہ سنکر جیرام جی نے کہا کہ خیر اب آپ چلکر بھوجن طیار ہی کھا لیجیے بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ آج پرمیشر ہی نے لاج رکھی ورنہ ایمان ہی گیا تھا اور ہمکو بدنامی ہوتی جیرام جی بول اُٹھے کہ تم بھی تو گورو نانک جی صاحب کی بہن ہی تو ہو اسوجہ سے تمکو بھی کچھ اثر ہی کہ جسکی وجہ سے تمہارا بھرم جاتا رہا ہی لیکن مین تو ابھی بھرم کے چکر ہی لگا رہا ہون دھن ہی وہ پار برہم اور تم بھی دھن ہوا اور مجھکو بھی دھن ہی کہ جو تمہارا ست سنگ مجھکو کچھ ملا ہی کیونکہ جس جس مقام پر گورو نانک جی صاحب کی کیرتن ہوگی وہان پر تمہارا اور ہمارا بھی نام لیا جاویگا اور جو لوگ پرمیشر کے بھگت ہوگئے وہ لوگ نانک جی صاحب کے ساتھ ہی ہم لوگون کا بھی نام لیوینگے اُنکی وجہ سے ہمارا اور تمہارا کلیان ہوگا۔

بعد تھوڑی دیر کے بھائی جیرام جی و نیز بھائی بالے جی نے ستگورو مہاراج کے ہمراہ بھوجن کیا بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے سبکو تقسیم کیا بعد اسکے ستگورو مہاراج نے بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر آرام فرمایا۔

آگے ساکھی مولچند خسر و نیز چندرانی صاحبہ خوشدامن ستگورو مہاراج کے گفتگو ہونے کی چلی

نمبر ۲۰

غرضکہ جب صبح ست گورو مہاراج مع بھائی جیرام جی و بی بی نانکی جی صاحبہ کے مع بھائی بالے مکان پر بیٹھے تھے اتنے مین ست گورو مہاراج خسر والا مولچند و نیز خوشدامن صاحبہ مسماۃ چندرانی تشریف لائیں ان ہر دو آدمیون نے جیون ہی ست گورو مہاراج کی صورت دیکھی مارے غصہ کے آگ ہوگئے اور زیادہ تر غصہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ست گورو مہاراج کے سر پر ایک مختصر سا سربند اور گلے مین کفنی اور یہ سب پوشاک رنگین تھی لباس بغل مین صرف ایک چادر وہ بھی رنگین دیکھکر نہایت غصہ مین ہوکر کہنے لگے کہ اے نانک جی اگر تمکو یہی منظور تھا تو تم نے اپنی شادی کیون کی ہی اب جب خاندان زیادہ ہوگیا تو یہ بھیک بنایا افسوس کہ تمھین بتاؤ کہ تمھاری عورت اور تمھارے لڑکے کیا کھائین اب ان لوگون کی کیونکر بسر ہو اب وہ سب لوگ ہم لوگون کو کوسینگے اور بد دعا دینگے کہ تمنے ہمکو کہان ڈال دیا ذرا اپنے دل مین غور کرو کہ تم کالو رام جیسے کھتری کے گھر پیدا ہوکر یہ بھیک بنایا اور ہماری کنیا کو گھر مین بٹھا کے اسکا جنم گنوایا آپ فقیر ہو بیٹھے اگر یہ قصد تمھارا پہلے ہی سے تھا تو تمکو شادی کرنی لازم نہ تھی اور اگر شادی بھی کی تھی تو جسقدر کہ مال و دولت پیدا کی تھی لوٹا نہ دیتے اب جب سب دولت و مال لٹا بیٹھے اب تو فقیر ہوگئے عیال و اطفال چھوڑ دیا تو انکی کیونکر بسر ہوگی علاوہ اسکے اب بھی جو روپیہ کہ نواب دولتخان صاحب کے یہان تمھارا جمع ہی اگر وہی اپنے پسر سری چند جی کو دلا دو تو بھی انکے کچھ کام آوے اسی سے کچھ دن بسر ہو جاوے برعکس اسکے اس رقم کو فقیرون کو دلوائے دیتے ہو اگر وہ رقم انکو ملجاوے گی تو تمھارے لڑکے کچھ دن تو پرورش پاکر ہوشیار ہوجاوینگے ورنہ انکی کوئی صورت بسر اوقات نظر نہین آتی ہی جب وہ اسطرح کہا کئے اور ست گورو مہاراج خاموش رہے تو چندرانی جی صاحبہ نے کہا کہ اسکا جواب کیون نہین دیتے ہو چونکہ انکو تو پہلے ہی سے غصہ تھا اسی غصہ مین یہ بھی کہا کہ اے نانک تمھارے لڑکے تو ابھی بہت خورد سال ہین انپر بھی تمکو رحم نہین آتا ہی اور پرمیشر کا خوف بھی نہین ڈراتا ہی اب جب تمھارا خاندان ترقی پر آیا اسوقت تمنے فقیری اختیار کرلی تمکو اپنے لڑکون کو دیکھکر درد نہین آتا ہی تمھین کہو کہ تم کو کس بات کی کمی تھی - نواب دولتخان صاحب کے یہان تمھارا بڑا بھاری کارخانہ تھا تمھاری سب سے زیادہ آمدنی تھی ہر شخص کے یہان تمھاری توقیر و عزت ہوتی تھی تمکو خود کیا کمی تھی بلکہ تم تو اورون کو دیکر کھاتے تھے اب خود تم دوسرے کے محتاج ہوئے عزت و آبرو چھوڑ کر عیال و اطفال سے منھ کو موڑکر بیرحمی اختیار کرلی گداگرون کی طرح کوچہ گردی کرتے پھرتے ہو گھر کا کل آرام چھوڑکر جنگل مین مارے مارے پھرتے ہو کچھ پرمیشر کا خوف کرو غرضکہ جب اسقدر اپنی چندرانی خوشدامن صاحبہ کی زبانی ستگورو مہاراج نے سنی تو ایک شبد

راگ مارو محل پہلا	(राग मारू महल पहिला)
مل مات پتا پنڈ کمایا -	मिल मात पिता पिंड कमाया
تن کرتے لیکھ لکھایا -	तिन करते लिख लिखाया
لکھ دات جوت بڈیائی -	लिख दात जोत बड़ियाई
مل مایا سُرت گنوائی -	मिल माया सुरत गंवाई
مورکھ من کاہے کرس مان -	मूरख मन काहे कर समान
اُٹھ چلنا خصمے بھان -	उठ चलना खस्मै भान
اک رہاو	(यक रहाव)
تج سواد سہج سکھ ہوئی	तीज स्वाद सहज सुख होई

گھر چھوڑنا رہے نہ کوئی -	घर छोड नारहे ना कोई
کچھ کھاوے کچھ دھر جائی -	कुछ खावै कुछ धर जाई
جن باہو ہر دنار آئی -	जिन बाहन
سج کایا پٹ ہنڈھائی -	सज काया पर हंड हाई
فرمائش بہت چلائی -	फ़र्माइश बहुत चलाई
کر سیج سکھالے سووے -	कर सेज सुखाले सोवै
ہتھ پونڈی کاہے رووے -	हथ पौंडी काहे रोवै
گھر گھومن والی بھائی -	घर धूमन वाली भाई
پاپ پتھر ترن نجائی -	पाप पिथर त्रण न जाई
بھو بھیڑا جیو چڑھاؤ	भू भेड़ा जीव चढ़ावो
کہو نانک دیوے کاہو -	कहु नानिक देवै काहू

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ والدہ کا خون اور والد کا پانی ملکر یہ جسم بنتا ہے جب یہ جسم تیار ہو جاتا ہے تب نرنکار یعنے پرمیشر نے لکھا لکھا ہے جسکو سرنوشت کہتے ہین اسمین ذات - جوت - بڈھائی لکھ دیا ہے -

لیکن اس جھوٹی مایا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے پرمیشر کا خیال چھوڑ دیا ہے یعنے اسکی سرتی ہی گنوا دی -

اسے من مورکھ تو کسواسطے غرور کرتا ہے -

جسوقت خاوند کا حکم آویگا اسی وقت یہان سے اٹھ چلنا ہوگا -

دنیا کے سواد یعنے اس سنسار کا موہ و مایا جو شخص پہلے ہی سے جدا کر دیگا آخر وقت مین ہوا خواہان نرنکار اس جسم کو اس جیو سے جب جدا کرکے لیجاوینگے تو اگر اسکو یہان کی محبت کچھ نہ ہوئے تو اسکو بہت خوشی حاصل ہوگی وہ شخص بہت آسانی سے انکے ساتھ جاویگا اور جو شخص اس گھر کو اپنا گھر اور اس مندر کو اپنا مندر سمجھیگا اسکو اسکو چھوڑتے وقت رنج یعنے دکھ برداشت ہوگا -

ہر بشر کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ یہ گھر مجھکو چھوڑنا ہے یہان کسی طرح پر رہنا نہ ہوگا جیسے کہ بعض لوگ سفر کو جاتے ہین اور وہان پر ہوکر شادی وغیرہ کر لیتے ہین اپنا گھر بنا لیتے ہین بس انکی جورو و اولاد کا دگرہستی کے سب سامان مہیا ہوجاتے ہین وہ پھر اپنے گھر کو ایسا بھول جاتے ہین کہ واپس آنا کیسا خواب مین اپنے عزیز و اقارب اور ہم وطنی بھائیون کو یاد نہین لاتے ہین بس ایسے ہی جو لوگ مایا مین پھنسکر اس سنسار کو اپنا گھر جانتے ہین ان کو خدائی سے ہمیشہ ہی جدائی رہیگی یعنے آواگون سے کبھی نجات نہ پاوینگے کیونکہ انھون نے تو اپنا گھر یہین بنا لیا ہے -

آواگون کی وجہ سے اس سنسار کے گھر ایسے ہین کہ آج یہان مقام ہے اور کل ہم دوسری جگہ ایک گھر مین جا کر دوسری بار اس گھر مین آتا ہی نہین ہوتا کہ ہان اگر ایسا ہی ہوتا کہ آج اس گھر مین ہین اور بالفرض کہین چلے بھی گئے اور پھر کبھی یقین ہے کہ اس گھر مین ضرور ہی آجاوینگے - (تو البتہ کچھ کھاوے اور کچھ رکھ جاوے) لیکن یہان تو ایسا ہی نہین -

۱۰ غناز نادر کوئی ایسا شخص ہو کہ جو اس دنیا مین اسطرح رہے۔
۱۱ اُس جسم پر چاہے پشمینہ و ریشم پہنے یا سوت کی پھٹی لنگوٹی پہنے
۱۲ یا کسی ملک کا بلکہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو کر بہت فرمایش یا حکم یا ارشاد کرے۔
۱۳ یا دولت و ثروت پاکر کے پلنگ و سیج پر آرام سے سوئے۔
۱۴ جم مہاج کے دوت جس وقت ہاتھ پکڑ کے لیجاوینگے اُس وقت یہان کے آرام چھوٹ جاوینگے اور جب وہ لوگ تجھپر سختی کرینگے پھر کوون چھڑاویگا
۱۵ یہ سنسار مثل ایک بھول بھلیان کے مکان کی طرح پر ہی کہ اسکا بھولا بڑی مشکل سے نکلتا ہی۔
۱۶ جسطرح کہ پتھر پانی مین ڈوب ہی جاتا ہی تیر نہین سکتا ہی اسی طرح یہ پاپ کا بھی بوجھا مثل پتھر ہی کے لیکر ڈوبا دیتا ہے۔
۱۷ یہ ستگرو کے حکمون کی جو کشتی ہی اگر اسپر سوار ہو گے یعنے اگر اسکے حکم کی تعمیل کروگے۔
تو وہ سرکار تمھاری بھی کشتی کو پار لگا دیگا۔
آخر مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جس شخص کو ست سنگ پراپت ہوگا اُسی شخص کو پرمیشر بھی پراپت ہوگا۔

باوجود

باوجود اسقدر باتین اور شبد فرمانے کے لالہ مولچند خسر چندرانی خوشدامن ست گورو مہاراج کے دل پر کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ برعکس اُسکے یہ کہا کہ اے نانک جی تمنے قبل شادی کے یہ کیون نہ سوچ لیا تھا اب گھربار کرکے اور خاندان بڑھا کے فقیر ہوئے اگر ہم لوگون کو ذرا بھی تمھاری کیفیت معلوم ہوتی یا اس بات کا علم ہوتا کہ تم ایسا کروگے تو ہم تمھارے ساتھ کبھی شادی نکرتے افسوس کہ جسکا بھاگ ایسا ہو اور جسکا خاندان بھی ایسا ہو وہ شخص فقیر ہووے اور وہ یہ نہ سوچے کہ میرے لڑکے کیونکر پرورش پاوینگے کیسے پڑھینگے کسطرح لکھین پڑھینگے افسوس اسے نانک جی کہ تمھاری اولاد تمکو کیا یاد کریگی دنیا کے لوگ اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے لیے کیا کیا تدابیر کیا کرتے ہین لیکن تم برعکس اُسکے ان لوگون کو ایسی حالت مین چھوڑتے ہو افسوس کہ جسقدر دھن و دولت ہی وہ سب فقیرون کو کھلا دیا آب فقیر ہو بیٹھے خیر یہ بھی سہی اب جو مبلغ لمانشہ روپیہ جو تمھارے حساب کے نواب صاحب کے یہان نکلتے ہین اگر وہی رقم انکو دلا دو کہ جس سے ان بیچارون کو کچھ مدد ملے یہ کہکر لالہ مولچند نے یہ بھی کہا کہ مین تو اسی وقت یہ بات جان گیا تھا کہ تم جسوقت فقیرون کو کھلا رہے تھے کہ انجام کو ایک دن یہ ہوتا ہی ویسا ہی ہوا غرضکہ وہ دونون شخص ایسی ہی شکایت آمیز گفتگو و باتین کرتے رہین ست گورو مہاراج و جیرام جی نیز بی بی نانکی جی صاحبہ خاموش بیٹھے سنا کیے کچھ بھی جواب نہ دیا سکوت مین رہے اسی عرصہ مین نواب دولتخان صاحب کا آدمی آیا اور اُن مبلغ لمانشہ کا نصف سانشہ روپیہ لا اور اُن لوگون کے پاس لاکر رکھ دیا اور نواب صاحب کا پیغام کہ سنایا کہ نواب صاحب نے عرض کیا ہی کہ اب تو انکا جسم بہت دبلا ہو گیا ہی کیونکہ آپ نے اب تو کھانا پینا بالکل ہی چھوڑ دیا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

ہے تیری در اگلا کب پیچھے دینہہ۔
نام جنہا کا سلطان خان ہوندی ڈٹھی کینہ۔
نانک اوتھے چلے سب کوڑی تٹے نینہہ۔

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ پرمیشر کے خوف کا مجھکو بہت ہی خوف ہی اور میرا جسم اس فکر مین گھلا جاتا ہی اور بلکہ اسی وجہ سے روز بروز دُبلا ہوتا جاتا ہی کیونکہ جسوقت یہ طایر روح اپنے قفس جسم سے پرواز کریگی تو یاد رکھو کہ جسقدر جھوٹے دوست ہین سب چھوٹ جاوینگے اسقدر باتین کرکے ست گورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس مقام سے باہر آ کھڑے ہوئے جیرام جی نے روپیہ مذکورہ بالا مہارانی (سولکھنی) کو دیدیا اور وہان وہ نصف رقم نواب دولتخان صاحب نے فقیرون کو تقسیم کرادیا غرضکہ وہ تمام شب و روز لالہ مولچند و نیز مسماۃ چندرانی الی بک و جھک جھک مین گذری صبح ہوتے ہی حسب معمول ست گورو مہاراج دریا کے کنارے جاکر ضروریات سے فارغ ہوکر بھگونت کے دھیان مین دھیان لگایا جب کچھ دن چڑھا ایک برہمن اُس گھاٹ پر ایک گاے لایا گھاٹ کے ٹھیکہ دار نے کہ جسکو وہان کی زبان مین جگاتی کہتے تھے اُسنے اُس گاے لانے والے کو پکڑ کے محصول گھاٹ کا طلب کیا اتفاق سے اُس برہمن کے پاس کہ جو اُس گاے کو لایا تھا محصول دینے کے واسطے کچھ موجود نہ تھا آپس مین دونون شخصون کے غل و شور ہوا باوجودیکہ وہ جگاتی یعنے محصول لینے والے نے چوکا وغیرہ لگایا تھا کہ جسکا اصول یہ ہوتا تھا کہ ایماندار آدمی ہی لیکن محصول لینے قوم برہمن سے عموماً اور گاے کے لانے پر خصوصاً ایسی سختی کر رہا تھا ستگورو مہاراج بھی اپنے دھیان سے فراغت پاچکے تھے ان دونون شخصون کے جھگڑے و بکھیڑے کو سنکر ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا

اشلوک	श्लोक
گاو برہمن کو کرلا اد گوبر ترن نجاسے -	गऊ ब्राह्मण को कर लावो गोबर त्रण न जाय
دھوتی ٹکی تے جپ مالے دھان ملیچھان کھاسے -	धोती टिक्का ते जप माली धान मलिक्षाँ खाय
انتر پوجا پڑھے کتابان سنجم ترکان بھاسے -	अन्तर पूजा पढ़ै किताबाँ संजम तुरकाँ भाय
چھوڑے لے پاکنڈا -	छोड़ी ले पाखण्डा
ناے لاے اجہین ترنندا -	नाय लाय अज ही तरन्दा
محل پہلا	(महल पहिला)
مانس کھاسے کرین نماز -	मास खाय करैं निमाज़
چھرپو گاین تن گل ناگ -	छोड़ियो गायं तिन गल नाग
تن گھر برہمن پوری ناد -	तिन घर ब्राह्मण पूरे नाद
انہان بھاوبن ادھے سواد -	ऊना भुयाले ओ ही स्वाद
کورے راس کوڑا بیوپار -	कोड़ी रास कोड़ा व्योपार
کوڑا بولے کرہو اہار -	कोड़ा बोले करहु अहार
کرم دھرم کا بیڑا دور -	कर्म्म धर्म्म का वेड़ा दूर
نانک کوڑہ رہا بھرپور -	नानिक कूड़ रहा भरपूर
محل پہلا	(महल पहिला)

ماتھے ٹیکا توڑے دھوتی کانکھاے	माथे टीका तोडे धोती कपाई
ہاتھ چھوڑے جگت قصاے -	हाथ छोडी जगत कसाई
نیل بستر پہر ہووے پروان -	नील वस्त्र पहिरहु वे परवान
ملچھ دان لے پوجو پوران -	मलिछ दान ले पूंज पुराण
ابھکھیا کا کوٹھا بکرا کھاتران -	अभखियों का कोठा बकरा खाना
چوکے اوپر کسی نہ جاٹران -	चौके ऊपर किसे न जाना
دے کے چوکا کڈھے کار -	देके चौका कढे कार
اوپر آ بیٹھے کوڑار -	ऊपर आय बैठे कुडियार
مت بیٹھے وی مت بیٹھے -	मत बैठे वे मत भीठे
اہو ان اساڈھا پھٹے -	यहु अन्न असाड़ा फीठे
تن پھٹے پھیر کرین -	तिन फीठे फेर करैं
من جھوٹے جھولے بھرین -	मन झूठे झोली भरैं
کہو نانک سچ دھاے -	कहु नानिक सच्च ध्याय
سچ ہووے تان سچ پاے -	सच्च होवै तां सच्च पाय

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو جگاتی جی تم لوگ برہمنون سے گاے کا محصول لیتے ہو اور اُسی گاے کے گوبر کا چوکا لگاتے ہو
بس اُس چوکے سے انکو کیا فائدہ ہوگا اور اُس سے کیا تمہارا اودھار و ادبکار ہوسکتا ہی -

دھوتی اور تلک اور جپ و مالا تو رکھتے و کرتے ہو لیکن رزق حلال نہین کھاتے ہو بلکہ دھان کو ملیچھ کرکے کھاتے ہو -

اندر چوکے کے بیٹھ کر پوجا کرتے ہو اور بار بار کتابین اور پوتھیان پڑھتے ہو لیکن برتاوا و صحبت وست سنگ ملیچھون سے رکھتے ہو -

یہ پاکھنڈ محض فضول ہی بہتر ہی کہ اسطرح کا پاکھنڈ نکرو -

صرف پرمیشر کا نام صدق دل سے جپو تو تمہارا اودھار و ادبکار ہوجاوے -

یاد رکھو کہ یہ ملیچھ لوگ کہ جو انسانی جسم صرف دکھلانے کے واسطے ہی رکھتے ہین کیونکہ مانس یعنے گوشت تو کھاتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو کیا اُنکو وہ نماز کچھ فائدہ دیتی ہی -

اُنھین کیطرح تم بھی بیلون اور گایون پر چھری چلاتے ہو اور گلے مین تاگے بھی پہنے ہو پس جسطرح پر قصائی لوگ مولویون کو بولا کر جانورون کی گردن پر چھری چلاکر اُنکی آہ اپنی گردن پر لیتے ہین ویسے ہی تم لوگ بھی گھاٹ کی جگات لیکر سب لوگون کو تکلیف پہونچاتے ہو

دیکھو یہ برہمن اول تو تمہارا مہمان ہوا ہی کہ تمہارے یہان آکر اترا ہی دوسرے مسافر ہی تیسرے مفلس ہی کہ پکار کرتا ہی کہ خرچ نہین ہی پس تمہارے ہی اپکار کے دھن مین مست بھنگ ہوگئی ہی -

9 لیکن تمکو بیرحمی کا ذائقہ پسند ہی۔

10 نیچ کرمون کی وجہ سے نیچ ہی بیوپار ہوتا ہی۔

11 یہ بانی سے نیچ فعل والا بھی مصلحت دیتا ہی کہ بدی ہی اختیار کرو پس تم لوگ حاکمون اور غریبون کو تو کہتے ہو لیکن دونون کے درمیان کا مال تمھین چکھ جاتے ہو۔

12 کرم اور دھرم کا بیڑا دور کر دیا۔

13 نانک کہتے ہین کہ تمام جہان مین بدی ہی بیوپار ہو رہا ہی اور سارے جگت مین بدی ہی بیاپ رہی ہی۔

14 ستھے پر ٹیکا لگاتے ہین اور دھوتی بھی بہت عمدہ صاف رکھتے ہین اور بغل مین انگوچھا بھی لیے ہین۔

15 ہاتھ مین چھوری قصائی کیطرح جگت کے حلال کرنے کے واسطے لیے ہین۔

16 نیلہ رنگ کا پارچہ جو پہنے ہوے ہین سیاہ دل وہ نہین ہین بلکہ جو لوگ صاف دکھلاوا کیے ہین وے شل قصائی کے ہین۔

17 افسوس کہ برے کرمون کا روپیہ حاصل کرکے پرانون کو پوجتے ہو۔

18 ابکھون کی غذا یعنے بکرا وغیرہ کہ جو چیز کھانے کے لایق نہین ہی اسکو کھاتے ہین۔

19 اور اس ابکھی غذا کے واسطے چوکا لگاکر منع کرتے ہین کہ اس ہمارے چوکہ کو کوئی چھوے نہین۔

20 بلکہ اس چوکہ کے گرد لکیر بنا دیتے ہین تاکہ اس چوکہ سے کوئی چھو نجاوے پس ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اس چوکہ کو نہ چھوئے کیونکہ جو شخص اسکو چھولیگا وہ بھی ویسا ہی ہو جاویگا غرضکہ جو شخص پاپ کرنے والا ہی اسکا دھان کھانے والا بھی پاپی ہو جاویگا پس اسکا نہ چھونا ہی بہتر ہی اور جو لوگ سچ کمائی کرتے ہین وہ لوگ سچے پرمیشر کو پاتے ہین لیکن جو لوگ ابھکھن کی غذا یعنے جاندار بھیڑا و بکرا وغیرہ کھاتے ہین اور ہمیشہ ہی جھوٹ بولا کرتے ہین ذرا بھی سچ نہین بولتے ہین وہ پرمیشر سے ہمیشہ ہی دور رہینگے پس اگر سچ و صاف ہو تو تم ضرور ہی سری واہ گورو مین جا ملو

21 ابکھی غذا کے چوکے مین جو بیٹھا وہ نیچ یعنے شودر ہو گیا۔

22 ابکھی غذا کھانے سے مت ملین ہو جاتی ہی اور ابکھی غذا کھانے والا کا جو ست سنگ رکھتا ہی اسکی بھی مت خراب ہو جاتی ہی۔

23 یہ غلہ یعنے اناج جو امرت بھوجن ہی اسکے کھانے اور اسکے کھانے والے کے پاس بیٹھنے سے مت سومت ہو جاتی ہی۔

24 تن شٹر ہی اس سے کچھ کام نہین نکلتا ہی من سانچا رکھنا چاہیے۔

25 اگر من جھوٹھا ہوا تو چولا بھی خراب ہو جاویگا۔

26 نانک کہتے ہین کہ سچ کو دھاؤ۔

27 اگر تم سچ ہو تو ضرور سچے کو پاؤ۔

جسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد سنایا تو وہ ٹھیکہ دار گھاٹ کا یعنے جگاتی ست گورو مہاراج کے قدمون پر آکر گر پڑا اور عرض کیا کہ اے مہاراج جی مین محض ناواقف تھا اور اب تک ناواقف ہی ہون اب آپ مجھکو رستہ بتا دین اور مجھ پر کرپا کرین میرا دل لالچ کی سبب بہکتا پھرتا ہی آپ مجھپر دیا کیجیے کہ آپ کی بدولت نام کی پریت مجھ مین آوے جب ست گورو مہاراج کے آگے اس جگاتی نے اسطرح عاجزی کی ست گورو مہاراج بھی دیالو تو تھے ہی دیا فرمائی اور اسکو سری واہ گورو کا اپدیس دیا اور فرمایا۔۔۔

(کہ پچھلی رات کو جاگو نام[۱] وان[۲] اشنان[۳] کرو)

اس سے تمھارا بھلا ہوگا۔
بعد اسکے ست گورو مہاراج جنگل کو تشریف لیگئے سلطانپور خاص مین نہین آئے اور ویرانہ ہی مین شب و روز رہنے لگے گھر کو مطلق نہین آتے تھے ست گورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر لالہ مولچند و نیز انکی زوجہ مسماۃ چندرانی بعد کچھ ایام کے اپنے گھر چلنے کو آمادہ ہوئے اُسوقت انکی دختر کو یعنی (مہارانی سولکھنی) جی کو باین کلام کہا کہ ہمارے ہی ساتھ چلو اب یہان رہکر کیا کروگی یہان رہنا تمھارا فضول ہی کیونکہ تمھارے لڑکے ابھی محض نابالغ ہین اور تمھارے خاوند تو لوک لاج اور خاندانی رواج کو چھوڑکر فقیر ہوگئے گھر کو آتے ہی نہین اب یہان تمھاری گذر کسطرح سے ہوگی اس سے بہتر ہی کہ ہمارے گھر چلو جسطرح سے گذر ہو وہ کرو یہ تمھاری قسمت کا قصور ہی کہ آباد گھر ویران ہوگیا کہ جس سے تمھارا حال اسطرح پر پریشان ہوگیا جب اسطرف یہ مصلحت ٹھہری تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بھلا یہ بات ہمسے کسطرح دیکھی جاویگی کہ ہمارے جیتے جی ہماری بھاوج یہان سے کہین دوسری جگہ جاوے اول تو انکے خاوند ہی نے یہ کام کیا دوسرے اب تم انکو اپنے ساتھ لیجاوگے تو میری تسلّی و وابستگی کا کون سا ذریعہ ہی یہ سنکر لالہ مولچند نے کہا کہ اے بی بی جی تم یہ خیال کرو کہ یہ میری دختر یعنی (سولکھنی) یہان کسکے پاس رہے کیونکہ وہ وارث یعنی خاوند تو فقیر ہی ہوگیا انکو تسکین کسطرح اور کس ذریعہ سے ہو علاوہ اسکے انکے خسر خواہ خوشدامن بھی یہان نہین تو اب سب کے قطع نظر روزمرہ کا خرچ انکا یہان کیونکر چل سکتا ہی اور ان کے لڑکے ابھی محض نابالغ ہین بچون کا باپ انکا دل بہلانے والا موجود نہین ہی اسلیئے انکا میرے ساتھ ہی جانا مناسب ہی آیندہ ان لڑکون کی جیسی قسمت ہوگی اسطرح گذران کرینگے ہان وہ دن پرمیشر لادے کہ جسوقت یہ لڑکے ہوشیار ہوجاوین تو خود ہی کما کھاوینگے اگر مجھکو سکھ ہوا تو انکو بھی ضرور ہی آرام ہوگا یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے خالو کیا صاحبہ تم خود سمجھدار آدمی ہو تم جانتی ہو کہ میرا بھائی پرمیشر کا روپ ہی انکے فعل کو کون کہہ سکتا ہی انسان کی سمجھ سے باہر ہی کیونکہ تم نے سنا ہوگا کہ جسوقت یہ مودیخانہ کا کام کرتے تھے تمام دولت فقیرون کو لوٹاتے رہے کہ جسکو تمام جہان یہ کہہ رہا تھا کہ نانک جی کو سراسر نقصان و زیان ہوگا لیکن جسوقت انکا حساب ہوتا تھا اسوقت کچھ نہ کچھ انھین کا روپیہ نواب صاحب کے یہان فاضل نکلتا تھا علاوہ اسکے تین دن تک دریا مین غائب رہے اور نواب دولتخان صاحب نے جال بھی ڈلوایا اور غوطہ خورون سے بھی ڈھونڈھوایا یہان تک کہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئے اور تہکو نہ پایا لیکن اُنکی مرضی نہوئی بعد تین دن کے اُسی دریا سے برامد ہوئے اور دریا سے نکلکر مودیخانہ کی دوکان لوٹا دی یہانتک کہ لوٹنے والے تھک گئے اور دوکان مین کمی نہ آئی بعد اسکے نواب دولت خان صاحب و نیز انکے قاضی انکو مسجد مین لیگئے اُن لوگون کو قائل و معقول بذریعہ غائب تحقیق کے کرکے اپنے گھر خوشی کے ساتھ چلے آئے لہذا بس ان باتون سے یقین کرنا چاہیے کہ یہ سب باتین انسانی خاصیت سے باہر ہین اُنکے بارہ مین تو مجھکو کچھ خیال ہی نہین ہوسکتا لیکن انکے چلے جانے مین البتہ مجھکو یہ خیال ہی کہ شاید کہین اُنکے خلاف نہ ہو اور اگر یہ یہان رہین اور اونپر کبھی وہ غصہ بھی ہون تو یہ امر ممکن ہی کہ مین عرض و معروض کرکے معاف کرادونگی میرے بھائی مین کسی قسم کا عیب و نقص نہین ہی ہان صرف یہ بات البتہ ہی کہ اُنکے دلمین جو بات آجاتی ہی وہ کر اُٹھاتے ہین اسپر ہمارا کیا کسی کا اُنپر اختیار نہین ہی کیونکہ وہ خود فعل مختار ہین ان وجوہات سے بہتر ہی کہ ان کو یہان ہین رہنے دیجیے اور اگر تم اپنے ساتھ ہی لیگئین تو ہماری مجبوری ہی اور اگر رہنے دیجیے تو داخل مہربانی ہی یہ سنکر مولچند نے جواب دیا کہ بی بی جی مانا کہ یہ سب باتین سچ کہین فی الحال انکا رہنا یہان مناسب نہین ہی جانا ہی مصلحت ہی یہ سنکر پھر بی بی جی نے کہا کہ یہ آپ کیا کہتے ہین پرمیشر سبکی پرورش کرتا ہی اور مین انکی خدمت جسقدر کر سکونگی کرونگی اور اگر آپکی مرضی میرے پاس کی انکے لیے نہین ہی تو مقام (تلونڈی

ناجی کے پاس بھیج دیجئے وہان انکا تمام خاندان اور بزرگان کہ جو مثل آپ ہی کے ہین روانہ کر دیجئے اور یہ لڑکے اُنکے نور نظر و لخت جگر بہت اچھی طرح سے وہ لوگ انکی پرورش کرینگے گو کہ بھائی جیرام جی کی بھی مرضی ایسی ہی تھی لیکن مولچند نے ہرگز نہ مانا اسوقت بمجبوری لوگون نے کہا کہ بہتر جو تمہاری مرضی ہوء سو کیجئے لیکن اتنا کہنا تو ہمارا مانیئے کہ (سری چند جی) کو ہمارے پاس چھوڑ دیجئے یہ سُنکر اُن لوگون نے بہت عذر کیا لیکن جب ان لوگون نے بہت اصرار کیا تب اُن لوگون نے اُسکے چھوڑنے کا اقرار کیا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے خالہ جی صاحبہ جب آپ چاہین انکو لیوین اسکے بعد گفتگو اختتام کے بی بی نانکی جی صاحبہ و مہارانی سولکھنی جی صاحبہ گلے لگ کر بہت روئین کہ جسکی انتہا نہین پر دو نون آپس مین ایسی لپٹ گئین کہ چھوڑنا اُنکا محال ہو گیا آخر کار لوگون نے چھوڑا دیا اُسوقت سولکھنی جی صاحبہ نے بی بی نانکی جی صاحبہ کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا چنانچہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے اشیرباد دیا اور سری چند جی کو اپنے گود مین لے لیا اور لکھمی چند جی کو بہت پیار کیا اور سر پر ہاتھ پھیرا اب وقت رخصت کا آیا اسوقت ایک عجیب حالت تھی کہ ادھر تو لالہ مولچند اور چندرانی جی صاحبہ روتی تھین اور ادھر بی بی نانکی جی صاحبہ و بھائی جیرام جی نہایت روتے تھے علاوہ اُنکے جتنے عزیز و اقارب و دوست و آشنا تھے یا جسقدر نوکر چاکر تھے خواہ اہل محلہ و اہل برادری سب تھے سبھون مین ایک کہرام مچا تھا قصہ مختصر بابا سری چند جی صاحب بمقام سلطانپور پاس بی بی نانکی جی صاحبہ کے رہے اور لالہ مولچند و چندرانی اپنی اپنی دختر سولکھنی جی صاحبہ و اپنے نواسہ بابا لکھمی چند جی صاحب کے روانہ اپنے مکان کے ہوئے اور وہین رہنے لگے۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب کی سلطانپور سے چلے جانے کی چلی

نمبر ۲۱

اب سنیئے کہ ست گورو مہاراج سلطانپور سے روانہ ہو گئے اور بعد چند عرصہ کے یہ خبر قصبہ (تلونڈی) مین پہونچی جسوقت کالو رام جی نے یہ خبر سُنی کہ گورو نانک جی صاحب فقیر ہو گئے اور کار و بار مودی خانہ کا بالکل ترک کر دیا اور سلطانپور سے باہر چلے گئے خبر کے سُنتے ہی مردانہ میراثی کو بلا کر کہا کہ تم فوراً بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس جا کر دیکھو کہ جو خبر گورو نانک جی صاحب کے بارہ مین سُننے مین آئی ہے صحیح ہے یا کہ غلط پرمیشر کرے کہ غلط ہی ہووے ارشاد ہوتے ہی مردانہ اُسی وقت گورو نانک جی صاحب کی خبرگیری کے واسطے سلطانپور آیا جیون ہین شہر کے کنارے پہونچا عوام کی زبانی سنا کہ گورو نانک جی صاحب فقیر ہو کر تنہا جنگل مین بیٹھے ہین یہ خبر سنتا ہوا بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر پہونچا اور پوچھا کہ بی بی جی یہ کیا ہو گیا مجھکو تو کالو رام جی نے خبرگیری کے واسطے بھیجا تھا یہان یہ کیفیت ہوئی بی بی جی نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ جو تمنے سنا ہے وہ سب سچ ہے اور بستی مین تمنے خود ہی سنا ہوگا اور کیفیت دیکھتے ہو اگر تمکو اصلی خبر لینی ہے تو ست گورو مہاراج کے پاس جا کر دیکھو اور اُنسے والدین کا پیغام کہو جو کچھ وہ جواب دین وہ والدین سے جا کر کہہ سنا اور یہ سنتے ہی بھائی مردانہ اُٹھے اور ستگورو مہاراج کی خدمت مین جا پہونچے کہ مہاراج میرے ججمان آپنے یہ کیا کیا کہ عمدہ روزگار چھوڑ کر سر پر ایک انگوچھا باندھ لیا اور یہ صورت بنائی ستگورو مہاراج نے بھائی مردانہ کے سوال کا تو کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ آ مردانہ مین نے تجھکو تار کا کام سکھایا تھا وہ اسی دن کے واسطے بہتر ہوا کہ تو آگیا اب تو ہمارے ساتھ ہو لے یہ سُنکر مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج کسطرف کا آپکا قصد ہے بجواب اسکے آپنے فرمایا کہ مردانہ جہان کرتار لیجاوے اُسی طرف چلینگے اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ مہاراج مجھکو تو کالو رام جی نے حضور کی خبرگیری کے واسطے بھیجا تھا آپکے والدین انتظار مین رہینگے کیونکہ اب آپ مجھکو ارشاد فرماتے ہین کہ میرے ساتھ چل۔ ساتھ ہی اسکے اب یہ بھی حضور ہی فرمائین کہ مین کیا کرون اسوقت میرے لیے ایک بڑی مشکل ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہمارے ساتھ دکھ بھوکھ ننگے بھوکھے رہنا ہوگا اگر یہ تکلیف اُٹھائی

منظور ہو تو ساتھ ہو ورنہ اگر آرام کی خواہش ہو تو دور رہو (تلونڈی) پلٹ جا یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپکا تو سر پیشہ ہی ہی لیکن میری نظر مین جیساکہ آپ سمائے ہوئے ہین دوسرا کوئی نظر ہی نہین آتا ہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو تار بجا۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین نے تو کبھی بجایا ہی نہین ہی کسطرح بجاؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مین نے تو تجھکو تار کا کام عطا کیا تھا اُسکو کہان چھوڑ آیا بجواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین نے تو کہین نہین چھوڑا جہان حضور نے رکھ دیا ہوگا وہین پر رکھا ہوگا بعد اسکے پھر ارشاد ہوا کہ اے مردانہ اب تار بجا اسوقت مردانہ کے پاس رباب موجود نہ تھا اور عدول حکمی بھی نہین کر سکتا تھا ارشاد کی بجا آوری کی اور اُٹھ کھڑا ہوا اور سلطانپور مین اندر شہر کے آیا اور ہر قومون کے مکان پر جا ہو کر اور باجا تلاش کرنے لگا اتفاق وقت سے اور ست گورو مہاراج کے کرشمات سے ایک میراثی ایک پٹھان کے سامنے بیٹھا ہوا کچھ گا رہا تھا مردانہ اُسکو بہت غنیمت سمجھکر اُس ڈوم سے ملا اور سلام کیا ست گورو مہاراج کی ایسی کرپا ہوئی کہ مردانہ کو دیکھتے ہی وہ پٹھان اُٹھ کھڑا ہوا مردانہ نے اُس ڈوم سے کہا کہ اے بھائی تجھکو ایک پرمیشر کا بندہ سنت بلاتا ہی یہ سنتے ہی وہ ڈوم جو بیٹھا گا رہا تھا مردانہ کے ساتھ ہو لیا اثنائے راہ مین اُس ڈوم نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ذات ہو اور تمھارا کیا نام ہی اور کہان کے رہنے والے ہو بجواب اسکے مردانہ نے کہا قوم کا تو مین بھی میراثی ہون اور نام میرا مردانہ ہی اور وطن میرا (رائے بھوئی کی تلونڈی) ہی قصہ مختصر یہ باتین کرتے آپس مین کہتے سنتے دونون ست گورو مہاراج کی حضور مین جا پہونچے مردانہ نے کہا کہ اے بھائی اب تم رباب بجاؤ اور وہان ست گورو مہاراج سمادہ مین استت تھے غرضکہ اُس ڈوم نے تار بجایا باجا سنکر ست گورو مہاراج کی سمادہ کھل گئی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو تار بجا یہ سنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے ارشاد کی بجا آوری کی اور باجا لیکر بجانے لگے اُسوقت کے باجے کی تعریف خواہ توصیف کسکی زبان ہی کہ جو بیان کرے اور کسکے قلم مین طاقت ہی کہ جو لکھے غرضکہ تحریر و تقریر سے وہ امر باہر ہی یہان تک کہ انسان کیا جنگل کے حیوان بھی بیہوش ہوگئے باجے کو سنکر ست گورو مہاراج آنند مین ہوگئے اُسوقت مردانہ اپنے دل مین کہنے لگا کہ اے پرمیشر مین نے تو کبھی اپنی عمر مین تار بجایا ہی نہ تھا یہ سب گورو بندی کی کرپا سے ست گورو مہاراج کی دیا سے فتح ہوئی ہی اور ڈھاڑی بھی کہ جسکا باجا تھا تعجب مین آگیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ یا خدا مین نے اس عمر مین بڑے بڑے ڈھاڑی و میراثی اس فن کے جاننے والے صاحب استعداد کیا بلکہ اُستاد دیکھے ہین لیکن یہ ہنر تار بجانے کا کسی مین نہین پایا و نہ اب تک ان آنکھون سے دیکھنے مین آیا اتنے مین ست گورو مہاراج مردانہ کی طرف مخاطب ہوے مخاطب ہوتے ہی مردانہ دست بستہ کھڑا ہوگیا تاکہ جو ارشاد ہو بجا لاوے جب تھوڑی دیر گذری خود آداب بجا لاکر عرض کیا کہ اے مہاراج تیری عجب قدرت ہی اسوجہ سے مین تو آپ کو خدا ہی مانتا ہون اور اب جو کچھ حکم ہو بجا لاؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اپنی زبان سے فرمایا کہ اے مردانہ کہین سے جاکر کوئی رباب لے آ۔ مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور باجا از قسم تنبورے کے لاؤن ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ گورمکھ لوگون کا رباب باجا ہی دوسرے باجے سب بیکار ہین مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر حضور رباب ہی لیا جاویگا یہ سنکر گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ مردانہ تم بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس جاکر کہنو کہ اے بی بی جی ایک سوال گورو نانک جی نے کیا ہی اور سوال سے پہلے یہ بھی ہدایت کی ہی کہ اگر وہ مانین تو کہنا و اگر نہ مانین تو ہرگز ہرگز نہ کہنا یہ اقرار بی بی جی سے پہلے لیکر سوال کرنا یہ سنتے ہی مردانہ کھڑا ہوگیا اتنے مین وہ ربابی یعنے ڈھاڑی جو رباب لیکر مردانہ کے ساتھ پیشتر آیا تھا اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور یہ رباب جو موجود ہی اور حضور کی نذر ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر تحفہ تمھارا ہمکو پہونچ گیا لیکن یہ رباب ہمارے کام کا نہین ہی اتنے مین مردانہ نے

بلکہ بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس آیا مردانہ کو دیکھکر بی بی جی نے دریافت کیا کہ اے مردانہ کہاں آئے ہو یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ آج ست گورو مہاراج نے تمہارے پاس بھیجا ہی یہ سنتے ہی بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ اے مردانہ بھائی جی بہت خوش ہین اور آج پرمیشر کی میرے اوپر بڑی ہی مہربانی ہی کہ جو بھائی جی نے مجھکو یاد کیا ہی مردانہ بیٹھ گیا اُسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے فرمایا کہ اے مردانہ آج بھائی جی نے تمکو کس لیے بھیجا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ آپ سے ست گورو مہاراج نے ایک سوال کیا ہی لیکن ساتھ ہی اُسکے یہ بھی کہا ہی کہ پہلے بی بی جی سے اقرار لے لینا تو کہنا اسلیے میری گذارش ہی کہ اگر آپ انکا سوال پورا کرین تو مین کہون ورنہ چپ ہی رہون یہ سنکر بی بی جی نے کہا کہ اے مردانہ میری بڑی ہی خوش نصیبی ہی کہ جو بھائی جی نے مجھسے کچھ فرمایش کی ہی اے مردانہ جو کچھ میرے بھائی جی نے مجھکو ارشاد فرمایا ہو بلا تکلف حرف بحرف مجھسے کہو یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے بی بی جی صاحبہ ست گورو مہاراج نے ایک عدد رباب آپ سے کہا ہی کہ مجھکو لے دیوین یہ سنکر بی بی جی نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک عدد رباب کیا بلکہ اگر وہ حکم دیوین تو ایک سَو عدد رباب لے دون لیکن قبل اسکے تو بھائی جی کے پاس جاکر عرض کرو کہ عرصہ ہوا کہ آپ نے مجھکو درشن نہین دیا اسلیے مجھکو جلد درشن دیجیے یہ سنکر مردانہ ستگورو مہاراج کی خدمت مین واپس آیا اور آکر عرض کیا کہ حضور بی بی جی نے کہا ہی کہ ایک عدد رباب کیا اگر حضور حکم دیوین تو ایک سو عدد رباب لیکر بھیجدون لیکن قبل اسکے مجھکو عرصہ سے حضور کے درشن نہین ہوئے درشن دیکر جاوین یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ بی بی جی کے پاس چلنا ضرور ہی کیونکہ بی بی جی کا کہنا مین ایک بال ٹال نہین سکتا ہون اور بی بی جی سے ہمارا پچھلے جنمون کا بھی رشتہ ہی یعنے یہی بہن اور بھائی کا چنانچہ اُن جنمون مین بھی بی بی جی نے میری خدمت بہت کی ہی یہ کہکر مردانہ مع ست گورو مہاراج کے بی بی جی کے مکان پر پہونچے جسوقت بی بی جی نے ست گورو مہاراج کو آتے دیکھا فوراً اُٹھ کھڑی ہوئین اور تینون شخص اندر مکان کے آئے بی بی جی نے مردانہ و نیز ست گورو مہاراج کو پیڑھے بیٹھنے کو دیے چنانچہ وہ لوگ بیٹھ گئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی آج تم سے ہم کچھ کہنے والے ہین یہ سنکر بی بی جی نے کہا کہ میری بڑی خوش قسمتی ہی کہ جو آپ مجھے ارشاد فرماوین اور میری تو یہی خواہش ہی کہ آپ میرے گھر ہی مین رہیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی مین تو تمہارے پاس موجود ہون جسوقت تم مجھکو یاد کروگے مین اُسی وقت پہونچ جاؤنگا اتنے مین بی بی جی نے مردانہ سے کہا کہ تم جاؤ اور رباب تلاش کرو اور جو قیمت اُسکی ٹھہرے وہ میرے پاس سے آکر لیجاؤ۔ یہ سنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج سے پوچھا کہ حضور کس قیمت کا رباب لاؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ بات بی بی جی سے دریافت کرو جس قیمت کا وہ کہین اُس قیمت کا لاؤ مردانہ نے بی بی جی سے آکر عرض کیا کہ حضور کس قیمت کا رباب لایا جاوے بی بی جی نے فرمایا کہ مردانہ قیمت کا خیال مطلق نکرو جس قیمت کا دستیاب ہو فوراً لا دو لیکن یہ خیال رکھنا کہ جسکو دیکھکر ست گورو مہاراج خوش ہون مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا یہ کہکر مردانہ واسطے لینے رباب مذکور کے روانہ ہونے لگا اُسوقت بی بی جی نے کہا کہ مردانہ رسوئین تیار ہی کھاکر جانا اور تم بھائی بالے کو بھی بولا لاؤ چنانچہ مردانہ بھائی بالے کو بولانے گیا اور بھائی بالے سے کہا کہ آپ کو بی بی جی و نیز ست گورو مہاراج نے یاد کیا ہی چلیے بھائی بالے نے پوچھا کہ کیون بولایا ہی یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ بی بی جی نے کہا ہی کہ رسوئین تیار ہی تم جاکر بھائی بالے کو بولا لاؤ یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مردانہ ہم تو (تلونڈی) جانے کو تیار ہین تاکہ گھر پہونچ جاوین لیکن چونکہ اب بی بی جی نے طلب فرمایا ہی تو وہان جانا ضرور ہی کیونکہ ست گورو مہاراج بھی وہین تشریف رکھتے ہین اُنکے بھی درشن کر لون اتنے مین بھائی بالے اور بھائی مردانہ بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر آئے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او بھائی بالے (تمکو کرتار چیت آوے) اتنے مین بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ رسوئین تیار ہی آؤ۔ یہ سنکر

ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے بھوجن کرنے کو تشریف لے گئے اور بعد فراغت بھوجن وغیرہ کے بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور میرا ارادہ جانب (تلونڈی) کے ہی اجازت کا خواستگار ہون بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے کیا ہم سے کچھ رنجیدہ ہوگئے ہو یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ میری کیا طاقت کہ مین رنجیدہ ہون اور مجھکو کسی شی کی ضرورت ہی باقی نہین ہی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے جس چیز کی خواہش ہو وہ کرتار سے دلا دون۔ یہ سنکر بھائی بالے نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور میری خواہش یہی ہی کہ مجھکو (کرتار جیت آوے) اور آپ کی یہ صورت دیکھکر جرم نہو کیونکہ اکثر لوگ آپ کے واسطے صدہا طرح کی باتین کہتے ہین میرا دل لوگون کے موافق نہو دوامی استقلال رہے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے بھائی بالے کو اشیرباد دیا اور کہا کہ (دادا گورو تمکو اڈول رکھے) اور سنساری لوگ اپنے کہے سنے کو جھک مارین کہ سنساری لوگ مثل (کتہ) کے ہین یہ سنکر بھائی بالے نے ستگورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر متھا ٹیکا اور (تلونڈی) جانے کے واسطے رخصت ہوئے اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے زبانی بھائی بالے کے والدین کو متھا ٹیکین کہلا بھیجا چنانچہ بھائی بالے سب سے رخصت ہوکر روانہ (تلونڈی) ہوئے۔

اب ست گورو مہاراج نے بھائی مردانہ سے کہا کہ اب تم جلد جاؤ اور رباب خرید کر لاؤ چنانچہ بی بی جی نے بھی مردانہ سے کہا کہ بلا خیال قیمت کے جس قیمت کا رباب دستیاب ہو فوراً ہی لاؤ تا کہ اسکو دیکھکر بھائی جی خوش ہون یہ سنکر مردانہ آداب بجالایا اور شہر مین آکر میراثیون اور ڈھاڑیون کے مکان تلاش کرنے لگا غرض کہ جسکے مکان پر مردانہ جاتے تھے انکو دیکھکر وہ لوگ ہی یہی کہتے تھے کہ یہ اسی کوراہی کا آدمی ہی یہ کہکر ہر شخص مردانہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا کوئی شخص مردانہ کی کسی قسم کی توقیر نکرتا تھا بلکہ بنظر تحقیر ہی سے دیکھتا تھا غرضکہ بھائی مردانہ رباب کی تلاش مین ایک عرصہ تک پھرتے رہے اور کہین دستیاب نہوا آخر کار مجبور ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین واپس آئے مردانہ کو دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ کیون مردانہ کیا ہوا مردانہ نے جواب دیا کہ حضور کو سب کچھ معلوم ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جو لوگون کی تقریر ہی تو بلا خوف کہہ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور خوف کی کوئی گفتگو نہین ہی لیکن حضور پر سب کچھ روشن ہی اتنے عرصہ مین ستگورو مہاراج سمادھ مین ہوگئے بعد تھوڑے عرصہ کے جب سمادھ سے نکلے تو پھر فرمایا کہ ہان مردانہ وہ گفتگو بلا تکلف و بلا تامل تو کہہ اسوقت ست گورو مہاراج کا جلال دیکھکر مردانہ کانپ گیا اور کانپتے ہی ہوئے عرض کیا کہ حضور مجھکو دیکھکر سنساری لوگ کہتے ہین کہ (آیا یہ کوراہی کا ڈوم) اور رباب بھی کوئی نہین دیتا ہی اب جہان حضور فرماوین وہان جاؤن اور جس سے حضور اجازت دیوین اس سے جاکر لے آؤن بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ سنساری لوگ یون ہی جھک مارتے ہین اور یہ بھی یاد رکھنا کہ یہی سنساری لوگ تمہاری ہی خوشامد کرینگے خیر اب پھر تم جاؤ اور کوئی رباب تلاش کرکے کہین سے لاؤ یہ سنکر پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو تو کوئی ہم قوم میراثی خواہ ڈھاڑی عزت کی نظر سے بھی نہین دیکھتا ہی اور آبادی مین جاکر میری سراسر بربادی ہی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جنگل کے آگے جنگل ہی اسکے پاس ایک موضع ہی جا توٹن کا اور ان دونون جنگلون کے درمیان مین ایک شخص قوم ربابی رہتا ہی اور اس شخص کا نام (پھیر بندا معروف پھرو) ہی اب تم وہان جاؤ اور اس شخص سے رباب مانگ لاؤ اور اگر شاید تمکو بوجہ عدم وقفیت کے رباب نہ دیوے تو تم میرا نام لینا پھر وہ شخص تمکو اسی وقت رباب دیدیگا مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر لیکن قیمت بھی اسکی موجود ہونی چاہیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جو اسکی قیمت ہو وہ بی بی نانکی جی صاحبہ سے جاکر لے لینا یہ سنکر مردانہ بی بی جی صاحبہ کی خدمت مین گیا مردانہ کو دیکھتے ہی بی بی جی نے دریافت کیا کہ کہو مردانہ کیا کیفیت ہی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تمام شہر رباب ڈھونڈھکر تھک گیا ہون لیکن

اسوقت تک کوئی رباب دستیاب نہین ہوا ہی چنانچہ اب پھر ارشاد ہوا ہی اور قیمت کے واسطے آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون یہ سنکر بی بی جی نے فرمایا کہ جسقدر قیمت مطلوب ہو لیجاؤ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ بی بی جی تخمیناً سات روپیہ دیدیجئے باقی جو کچھ ہوگا دیکھا جاویگا یہ سنتے ہی بی بی جی نے مردانہ کو سات روپیہ دیدیے چنانچہ مردانہ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا مردانہ کو دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو جلد جا اور رباب لا۔ یہ سنکر مردانہ اٹھا اور چلدیا چلتے چلتے تیسرے دن اُس مقام پر پہونچا اور وہان تلاش کرنے لگا لوگون سے پوچھنے لگا کہ اے بھائیو یہان پر کوئی شخص مسمی پھیرندا خواہ بیرو قوم کا ربابی خواہ میراثی یا ڈھاڑی رہتا ہو۔ لیکن کسی شخص نے اُسکا پتا نہ بتایا غرضکہ مردانہ پہلے چار دو دن برابر پھیرندا ڈھاڑی کو تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہ پایا آخرکار تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ اب کیا کیا جاوے کچھ پتا نہین چلتا ہی غرضکہ جب تیسرا دن شروع ہوا اسوقت مسمی پھیرندا ربابی خود ہی آکر مردانہ کو ملا اور کہنے لگا کہ اے بھائی تم کون ہو اور کسکی تلاش کرتے ہو۔ جواب اسکے مردانہ نے کہا کہ بھائی کیا کہین ایک شخص مسمی پھیرندا خواہ بیرو قوم کا ربابی ہی اسکو تلاش کرتا ہون پتا اس مقام کا ہی لیکن آج تین دن ہوگئے پتہ نہین چلتا ہی اُس شخص سے مجھکو ملاقات کرنی ہی یہ سنکر پھیرندا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تمھارا کیا نام ہی اور تم کون ذات ہو اور کہان سے آئے ہو اور رہنے والے کہان کے ہو۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی میرا نام مردانہ ہی اور ذات میری میراثی ہی اور مکان میرا (رائے بھوئی بھٹے تلونڈی) ہی اور اسوقت بھیجا ہوا نانک بیدی فقیر کا ہون اور یہان بغرض رباب خریدنے آیا ہون یہ سنکر پھیرندا نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ میرا ہی نام پھیرندا خواہ بیرو ہی اور نانک بیدی نے تمکو میرے ہی پاس بھیجا ہی یہ سنتے ہی مردانہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ اے بھائی پھیرندا اب تم مجھکو بہت جلد رباب دو یہ سنتے ہی پھیرندا نے کہا کہ لو بھائی یہ رباب لو مردانہ کو حیرت ہوئی کہ پہلے تو پھیرندا کے پاس رباب تھے ہی نہین اب کہان سے رباب فوراً دیدیا اور رباب کے دیکھتے ہی رباب قدرتی شی نظر آئی بعد اسکے پھیرندا سے مردانہ نے کہا کہ اے بھائی پھیرندا اس رباب کی قیمت کیا ہی یہ سنکر پھیرندا نے کہا کہ اے بھائی مردانہ اسکی قیمت تو ہمکو لینی نہین ہی مردانہ نے کہا کہ وجہ سبب موجب اے بھائی پھیرندا تم اسکی قیمت کیون نہین لیتے یہ سنکر پھیرندا نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ یہ رباب مجھکو قدرتی دستیاب ہوا ہی یہ سنکر مردانہ متعجب ہوگیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ اے پرمیشر یہ کون شخص ہی اور یہ کیا واقعہ بیان کر رہا ہی یہ اس خیال ہی مین تھا کہ اتنے مین پھیرندا نے کہا کہ اے بھائی مردانہ مجھکو تو یہ رباب قدرتی دستیاب ہوا ہی اور اسمین سے آواز یہ نکلتی ہی یعنے (گھمر گھمر گھمر گھمر) اور اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ اس رباب کو سوائے گورو نانک جی صاحب کے اور کسی دوسرے شخص کے آگے نہ بجانا۔ مجھکو یہ امر لازمی ہوا کہ مین تمکو اس بات سے واقف کردون اور یہ بھی مجکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مین خود چلکر دیکھون کہ آیا وہی نانک جی یہ شخص ہین یا کوئی دوسرے مردانہ نے سنکر جواب دیا کہ ہان بھائی یہ تو بہت ہی عمدہ بات ہی کہ تم خود چلکر نانک جی صاحب کو اپنی آنکھون سے دیکھ لو مگر اے بھائی پھیرندا اگر تم اجازت دو تو مین اس رباب کو بجاکر دیکھ لون پھیرندا نے کہا کہ اے بھائی گو کہ اس رباب کو دوسرے شخص کے آگے بجانے کی سخت ممانعت ہی مگر ہان اگر تمکو گورو نانک جی صاحب نے ہی اس رباب کے لانے کے واسطے بھیجا ہی تو بیشک تم بجاؤ۔ یہ سنکر مردانہ نے رباب ہاتھ مین لیکر بجایا تو اسمین سے آواز نکلنے لگی (تو ہی نرنکار تو ہی نرنکار نانک بندہ تیرا) علاوہ اسکے ستگورو مہاراج کی جانب سے عجز و انکسار کے الفاظ اس رباب سے نکلتے تھے سوائے اس امر کے اور کسی قسم کی آواز نکلتی ہی نہ تھی مردانہ یہ آواز سنکر تعجب مین ہوگیا اور پھیرندا کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ چلو بھائی پھیرندا جلدی کرو کہ اب بہت ہی جلدی چلو اور ست گورو مہاراج کے درشن کرو۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب سے سیرسیندا میراثی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی وہ چلی

نمبر ۲۲

واضح ہو کہ مردانہ جو بھیر سیندا میراثی کے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور رباب مذکور ست گورو مہاراج کی حضور مین رکھدیا اور بیٹھا تب ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے مردانہ اسقدر عرصہ کیون ہوا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کا بھید خود جانتے ہین کیونکہ مجھکو تو اتنی عقل ہی نہین ہے کہ مجھکو یہ بھی معلوم ہوا ہو کہ آپ اُسکے بھگت ہین یا کہ خود ہی خود ہین حضور کے ارشاد کے موافق اُس مقام پر گیا اور تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہ چلا بہت لوگون سے دریافت کیا سبھون نے ان کے نام سے ناواقفیت بیان کی یہانتک کہ جب تیسرا دن ہوا اسوقت مین نہایت مایوس ہوکر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور قصد کیا کہ واپس جاؤن جب یہ وقت آیا تو یہ سادھو مجھکو خود آملے اور میری کیفیت مجھسے خود ہی دریافت کی اتنی گفتگو مردانہ نے ست گورو مہاراج کی حضور مین کی تھی کہ ست گورو مہاراج بول اُٹھے کہ آؤ بھائی سیرسیندا (تمکو کرتار چیت آوے) یہ سُنکر سیرسیندا نے جواب دیا کہ حضور یہ آپکا رباب جو میرے پاس امانت مین رکھا ہوا تھا حضور اور مین خود ہی حضور کی امانت لیکر حاضر ہوا ہون یہ سُنکر مردانہ بول اُٹھا کہ اے بھائی سیرسیندا یہ رباب آپکے پاس کسطرح سے آیا تھا یہ سُنکر سیرسیندا نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ یہ رباب بہت دنون سے میرے پاس امانتاً رکھا تھا اور اسکی کیفیت اسطور پر ہوئی ہے کہ ایک مقام ہے جسکا نام (سیدون پور) ہے اُس مقام پر مین رہتا تھا اور پرمیشر کی بھگتی کرتا تھا میرے دلمین یہ آرزو تھی کہ جسوقت نانک اوتار ہوگا اسوقت مین انکی خدمت مین پہونچاؤنگا یہ سُنکر مردانہ نے استفسار کیا کہ اے بھائی سیرسیندا تمکو کیونکر معلوم ہوا تھا کہ نانک اوتار ہوگا بجواب اسکے سیرسیندا نے کہا کہ اے بھائی مردانہ (سیدون پور) سے تین کوس باہر پر ایک مقام تھا جہان پر مین تنہا عبادت کرتا تھا ایک دن ست گورو مہاراج ہی کی کرپا سے یہ آکاس بانی ہوئی ۔

کہ اے سیرسیندا کلجگ کے زمانہ مین ست روپی نانک نرنکاری نام مین اوتار لونگا اُسوقت یہ امانت تم اُس اوتار کے نذر کرنا اور جسوقت تم اُنکے درشن کروگے اُسوقت تمہارا اُدھار ہوجاویگا

اے بھائی مردانہ اس الہام ربانی یعنے آکاس بانی سے ست گورو مہاراج کے درشنون کی امید تھی اور یہ امانت کبھی میرے پاس ہی تھی چنانچہ وہ دن آج پرمیشر نے مجھکو دکھایا دکھایا کیا بلکہ مین نے آج اُس نرنکار نانک اوتار کا درشن پایا یہ کہکر ست گورو مہاراج کے سیرسیندا مذکور قدمبوس ہوکر چلدیا چنانچہ بھائی مردانہ سیرسیندا مذکور کو انسانیت کی وجہ سے کچھ دور رخصت کرنے گئے چنانچہ مردانہ سیرسیندا مذکور کے ساتھ کچھ ہی دور گئے تھے کہ سیرسیندا مذکور غائب ہوگیا اُسوقت مردانہ نے خیال کیا کہ یا پرمیشر یہ کیا اسرار ہے خواب دیکھتا ہون کہ بیدار ہون یا کہ میری نظر ہی مین فرق آگیا ہے مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اگر میری نظر کا قصور ہوتا تو کل چیزون کے دیکھنے مین قصور ہوتا کیونکہ سب چیزون کو بخوبی دیکھتا ہون صرف سمی سیرسیندا ہی نظر نہین آتا ہے غرضکہ اسی سوچ و فکر مین غلطان و پیچان ہوتا ہوا مردانہ واپس آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچا اُس وقت ست گورو مہاراج نے انترجامی تو تھے ہی ہنسکر فرمایا کہ اے مردانہ کیا ہے کچھ کہو تو سہی کہ بھلا سیرسیندا کو کہانتک پہونچا آئے یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج کیا عرض کرون وہ تو [illegible] کہ (چھلاوہ) ہوکر فوراً ہی میری نظرون سے غائب ہوگیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ شخص ان باتون سے صاف [illegible] چکا ہے بلکہ سب سے علٰحدہ ہے پرمیشر نے ایک لیلا تھی کہ جو تمکو دکھائی دیا ہے یہ کہکر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ مردانہ رباب بجاؤ ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ رباب

لیکر بیٹھ گیا، اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ میری سمجھ سے یہ بات باہر ہے کہ آپ کون شخص ہیں یعنی آپ خود ہی پرمیشر ہیں یا کہ پرمیشر کے بھگت ہیں کیونکہ جو بات ہے آپ کی دنیا سے نرالی ہی دیکھی اب ایک شخص آکر حضور کو رباب خود ہی نذر کر گیا اسے دینا تھا تو اس راز کو آپ ہی کرپا کر کے مجھ پر ظاہر کیجیے کیونکہ میری چشم دید کی یہ بات ہے کہ وہ شخص یعنی پیر مرد ہمارے ساتھ جاتا جاتا غائب ہو گیا اب میرے تو اس سے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی پیر مرد یعنی کوئی کامل شخص تھا کیونکہ اسکے بھی کرشمہ دیکھکر مجھکو تعجب و حیرت ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب جو تو یہ امر دریافت ہی کرتا ہے تو تجھے کہا جاتا ہے کہ یہ سنت یعنی پیر مرد (کن جرب لوگ) سے آیا تھا اور پرمیشر کی کرپا اسپر نہایت ہی ہو گئی کہ ان لوگوں میں یہ شخص بڑا پریمی ہے شب و روز یہ شخص پرمیشر کی بندگی ہی میں لگا رہتا ہے اور ایک عرصہ سے یہ رباب اسکے پاس تھا اور اسی رباب کے ذریعہ سے پرمیشر کا یہ شخص بھجن کیا کرتا تھا اور اسکے دل میں عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ یہ رباب میں گورو نانک کی نذر کرونگا سو جس سے یہ رباب پیر مرد مجھکو پہونچا گیا ہے اب تو اسکو بجا تو تب یہ سنکر مردانہ رباب کے تار درست کرنے لگا اتنے میں ست گورو مہاراج نے مکرر ارشاد فرمایا کہ مردانہ اب رباب کے بجانے میں دیر نکر یہ وہ چیز ہے کہ اسکے تار و ساز سب یونہیں درست ہو جاوینگے یہ سنکر مردانہ رباب بجانے لگا اسوقت غور کیا تو اس رباب سے یہ آواز برآمد ہوتی تھی۔

(تو ہی نرنکار تو ہی نرنکار نانک بندہ تیرا)

یہ آواز سنتے ہی ست گورو مہاراج کی سمادھی لگ گئی چنانچہ مردانہ کی نظر جب ست گورو مہاراج پر پہونچی تو دیکھا سمادھی لگی ہوئی ہے مردانہ بجانے میں مصروف رہا غرضکہ ست گورو مہاراج دو رات اور دو دن سمادھی میں جمے رہے اب سنیئے کہ مردانہ کو جبکہ دو دن اور دو راتیں گذریں تو بھوک نے پریشان کیا اور تھک بھی گیا اب اسوقت مردانہ کو نہایت مشکل کا سامنا پڑا کیونکہ ادھر تو بوجہ سمادھی لگنے کے رباب چھوڑ نسکتا تھا اور ادھر بھوکھ نے پریشان کر رکھا تھا اب گو کہ مردانہ رباب بجا رہا تھا لیکن دلمیں یہی خیال تھا کہ اگر کسی طرح ست گورو مہاراج کی سمادھی کھل جاتی تو میں اجازت لیکر روانہ ہو جاتا غرضکہ تیسرا دن ہوا جب ست گورو مہاراج نے آنکھیں کھولیں پلکیں اٹھائیں تو مردانہ سے دریافت کیا کہو مردانہ کیا کیفیت ہے اور آرام کیا کہتے ہی یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کی بھوکھ کو گزارنے حضور کے قدموں میں کر دیا ہی لیکن مجھکو تو بھوکھ چھوڑتی ہی نہیں ہے یہ فرمائیے کہ ہمارا اور آپکا ساتھ کیونکر اور کسطرح پر نبھیگا میری تو زندگی آب و دانہ پر منحصر ہے اور آپکی پون ہی کا بسر ہے اب آپ ہی غور کیجیے کہ آج تیسرا دن ہے کہ میں نے پانی ہی پیکر گذری ہے کیونکہ کوئی شے میرے پاس موجود نہ تھی کہ اسکو کھاتا اور یہ مقام بھی ایسے سناٹے کا ہے کہ جہاں پر کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس سے جا کر کچھ مانگ لاؤں طرفہ یہ کہ یہاں سے حیوانات و نباتات و جمادات کو بھی عشق کا سا عالم ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہمارے پاس تو دکھ بھوکھ ہی ہے اگر اس بات کو انگیز کرو تو البتہ ہمارے پاس بسر ہو سکتی ہے اور اگر اسکے متحمل نہو تو رخصت ہو (تلونڈی کو جاؤ) یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ مہاراج یا تو حضور میری بھوکھ ہی کا علاج کیجیے تاکہ حضور کی خدمت میں رہکر جو کچھ ہو سکے خدمتگذاری کروں یا بھوکھ کو مٹا ہی دیجئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مجھکو یہ طاقت نہیں ہے کہ میں کسی چیز کا علاج کروں اے مردانہ یہ دونوں باتیں یعنی میرے ساتھ رہنا اور بھوکھ دوکھ کو انگیز کرنا کرتار ہی کے ہاتھ ہے اب تیری خوشی کہ چاہے میرے پاس رہو یا نہ رہو۔ (تلونڈی) ہی چلا جا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اگر یہی بات ہے تو میں (تلونڈی) جاتا ہوں بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ رباب بی بی نانکی جی صاحبہ کے سپرد کر دینا یہ سنکر مردانہ بی بی جی صاحبہ کے پاس آیا اسکو دیکھکر بی بی جی نے اپنے دلمیں کہا کہ آج کیا ہوا کہ مردانہ مع رباب

کے آتا ہے اتنے مین مردانہ بھی پہنچ گیا۔ بی بی جی نے دریافت کیا کہ اے مردانہ یہ رباب کس قیمت کا آیا ہی اور اسقدر عرصہ تک تم کہان رہے کہ جواب پلٹے ہو اور یہ تو بتاؤ کہ ست گورو مہاراج کہان ہین یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ بی بی جی صاحبہ کیا کہون وہ تو فقیر اور سادھو ہین اُنکو تو دکھ سکھ ستاتی ہی نہین ہی اور مجھکو یہ چھوڑتی ہی نہین ہی تو کیونکر نباہ ہو اور اُنکا ساتھ ہو سکتا ہی اسلیے مین نے مہاراج سے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یا تو اسکو کچھ دیجیے یا اسکا کچھ علاج کیجیے لیکن میری عرض قبول نہ ہوئی تب مین مجبور ہو کر اب (تلونڈی) ہی جاتا ہون کہ جہان پیٹ بھر کر روٹی کھاتا ہون اُسوقت یہ ارشاد ہوا کہ یہ رباب بی بی جی کے سپرد کرو چنانچہ رباب لیکر حاضر آیا ہون یہ سُنکر بی بی جی کو نہایت ملال ہوا کہ بیخودی کی حالت ہوئی یہ کیفیت دیکھکر تلسی خدمتگاری نے بی بی جی کو بہت کچھ سمجھایا تاہم آنسو بند نہ ہوئے اتنے مین جیرام جی بھی آگئے اور بی بی جی کی یہ حالت دیکھکر تعجب مین ہوئے اور خدمتگاری مذکورہ سے غمگین ہونے کی کیفیت دریافت کی کیا سبب ہی کہ جو اسقدر روتی ہین کہ سمجھانے سے بھی چپ نہین ہوتی ہین یہ سُنکر خدمتگاری نے جواب دیا کہ آج مردانہ ست گورو مہاراج کو تنہا چھوڑ کر چلا آیا ہی اور اب اپنے مکان کو جاتا ہی اسوجہ سے بہو جی صاحبہ کو نہایت ہی غم ہی یہ سُنکر جیرام جی نے کہا کہ ہمکو تو کوئی فکر بھی نہین ہی اب ایسی کوئی تدبیر سوچنی چاہیے کہ جسمین مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس ہی رہے تا کہ انکا اطمینان ہو اسوقت بی بی نے بھی افسوس سے روتے ہوئے یہ کہا کہ ہمکو مردانہ کے رہنے سے آجتک اطمینان تھا کہ ست گورو مہاراج کے پاس ایک شخص لیے مردانہ موجود تو ہی لیکن یہ بھی اُنکو چھوڑ کر چلا آیا اسلیے اب طبیعت زیادہ متفکر ہی کہ اب تنہائی ہی شاید کیا کرین کہان چل دین یہ سُنکر جیرام جی نے کہا کہ اے پرمیشر کے بندے آج مجھکو نہایت تعجب ہی کہ یا تو تم مجھکو سمجھاتی تھین یا آج تم خود ہی اسقدر ناسمجھ ہو کر رنجیدہ خاطر ہوا اب بہتر ہی کہ تم رنج دُور کر دو اور ایسی تدبیر سوچو کہ جسطرح مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس پہلے سے رہتا تھا ویسے ہی رہے یہ سُنکر بی بی جی نے فرمایا کہ اب تمھین مردانہ کو سمجھاؤ شاید سمجھ جاوے اُسوقت جیرام جی نے مردانہ سے کہا کہ اے مردانہ تم کیون ست گورو مہاراج کی خدمت سے جدا ہوے کیونکہ تمھارا اور اُنکا تو بہت ہی ساتھ تھا جدائی کی کیا وجہ ہوئی یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی جیرام جی صاحب مین ہرگز ہرگز اُنکی خدمت سے جدا ہونا نہین چاہتا ہون لیکن مجھکو تو مجبوری اُنسے جدا ہونا پڑتا ہی اور وہ یہ سبب ہی کہ ست گورو مہاراج دو دو تین تین دن تک تو سمادھی ہی مین مست رہتے ہین اُنکی آنکھین تو کھلتی ہی نہین ہین اور طرفہ یہ کہ قیام اُنکا آبادی مین نہین ہی بلکہ صاف ویرانہ ہی مین رہتے ہین کہ جہان کچھ بھی میسر نہین آتا ہی اگر کسی بستی کے بھی کنارے مقیم ہون تو بھی کسی طرح سے گذر ہو سکتا ہی لیکن اُنکو تو ویرانہ ہی پسند ہی کہ جہان پر کھانے پینے کا دروازہ ہی بند ہے یہ سُنکر جیرام جی نے مردانہ سے کہا کہ اے مردانہ اگر تم صرف کھانے اور کپڑے کی تکلیف سے جدائی اختیار کرتے ہو تو اسکی فکر کچھ بھی نکرو وہ ہمارے یہان سے تمکو ملا کریگا کیونکہ بجز تمھارے اور کون شخص اُنکی خدمت مین رہ سکتا ہی اب آیندہ تمکو اختیار ہی جو منظور ہو وہ کرو اتنے مین بی بی جی بھی و نیز جیرام جی بھی دونون آدمی مردانہ سے کہنے لگے کہ اے بھائی مردانہ جبتک تم اس شہر مین رہو تب تک دونون وقت کھانا یہان سے کھا جایا کرو اور اگر بالفرض کہ یہان سے کہین باہر جاؤ تو یہان سے خرچ لیجایا کرو یہ بات سُنکر مردانہ نہایت خوش ہوا مردانہ نے جیرام جی کو جواب دیا کہ بہت اچھا بھائی جیرام جی صاحب جو کچھ اب فرمائینگے وہی مین کرونگا مردانہ کے منھ سے یہ بات سُنکر بی بی جی بہت خوش ہوئین غرضکہ اُس شب کو بی بی جی نے مردانہ کو اپنے گھر مین رکھا اور کھانا کھلایا جب صبح ہوئی مردانہ نے کہا کہ بھائی جیرام جی صاحب اب مین ست گورو مہاراج کے پاس جاتا ہون جیرام جی نے کہا کہ اے مردانہ بھوجن تیار ہوتا ہی بھوجن کرکے جانا اور کچھ خرچ

بھی لیجے جانا مردانہ نے کہا بہت اچھا تھوڑے عرصہ کے بعد مردانہ نے کھانا کھایا اُسوقت جیرام جی نے بی بی جی کو اجازت دی مردانہ کو کچھ خرچ بھی دیدو چنانچہ بی بی جی نے کہا کہ اے ٹھاکر جی جو ارشاد ہو وہ خرچ مردانہ کو دیا جاوے یہ سُنکر جیرام جی نے جواب دیا کہ جو چاہو دیدو یہ سُنکر بی بی جی نے مبلغ عنہ روپیہ مردانہ کو دیدیے اور ایک اپنا زیور بھی گلے سے نکالکر دیا کہ اسے مردانہ یہ لو تاکہ تمکو تکلیف نہ ہو اور بھائی جی سے میری طرف سے عرض کرنا کہ اب تو عرصہ ہوا کہ آپ کے درشن نہیں ملے بہتر ہو کہ مجھکو درشن دیجائیے چنانچہ مردانہ وہ زیور گلے میں پہنے ہوئے اور مبلغ عنہ روپیہ لیے ہوئے ستگورو مہاراج کی خدمت میں گیا- اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر متھا ٹیک کر بیٹھ گیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ رباب کیوں واپس لایا ہو یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میرے چلے جانے پر بی بی جی صاحبہ نے بہت رنج و ملال کیا اور جیرام جی صاحب نے بھی سُنکر میرے جانے کی وجہ مجھسے دریافت کی میں نے بیان کر دی کہ حضور بھوکھ کے مارے جدا ہوا چاہتا ہوں ورنہ جدائی گوارا نہیں ہو چنانچہ یہ سُنکر بی بی جی صاحبہ و نیز جیرام جی صاحب نے مجھکو بہت تسلی دی اور ہدایت کی کہ تم ست گورو مہاراج کی خدمت سے جدا نہو چنانچہ بی بی جی صاحبہ نے اپنے گلے سے مجھکو یہ زیور نکال کر عطا فرمایا اور نقد مبلغ عنہ روپیہ عنایت کیے اور زبانی کہا کہ جب تک اس شہر کے قریب رہو یہاں کھانا کھایا کرو اور جب کبھی باہر جانا اُسکے واسطے یہ دیا جاتا ہو علاوہ اُسکے بی بی جی صاحبہ نے یہ بھی عرض کیا ہو کہ بہت عرصہ سے مجھکو درشن نہیں ہوے ہیں اپنے درشن مجھکو جلد کرا جاویں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اسے مردانہ تو تو کیا کیا آخر کار اپنی قوم یعنی ڈوم والے ہی بات کی اور وہی چال چلا یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے اُنسے مانگا تو تھا نہیں اُن لوگوں نے مجھکو خود ہی دیے ہیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو ابھی جا یہ زیور روپیہ واپس کر آ گو کہ تمہارے لیے سب معاف ہو لیکن کرتار پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور پرمیشر ہی پر آسرا کرنا چاہیے اور پرمیشر پر بھروسہ نہ کرنے سے سنتوکھ آتا ہو بس یہی بہتر ہو کہ جلد جا اور روپیہ مذکور واپس کر آ- یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر ہو کہ حضور ہی چلیں اُسوقت واپس دولن قطع نظر اسکے بی بی جی نے بھی درخواست درشنوں کے لیے کی ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر تمہارا یہی کہنا ہمکو ماننا منظور نہیں ہو کیونکہ ابھی ہمکو تم سے بہت کام لینا ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج مع بھائی مردانہ کے بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان کو تشریف لائے چنانچہ تلسی خدمتگاری نے ست گورو مہاراج کو دیکھتے ہی اندر جاکر کہا کہ بیوجی آپکے بھائی صاحب آ رہے ہیں ایکایک یہ سُنکر بی بی جی نے کہا کہ تلسیا تو جھوٹ کہتی ہو چنانچہ خدمتگاری مذکورہ نے عرض کیا کہ حضور ایسا بھی کہیں ہو سکتا ہو کہ میں خلاف عرض کروں اور حضور سے جھوٹ بولوں ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ست گورو مہاراج مع بھائی مردانہ کے مکان پر پہنچ گئے چنانچہ بی بی جی صاحبہ آکر ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوئیں یہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی میں تمہارے پاس اسواسطے نہیں آیا کہ تم میری قدمبوس ہو کیونکہ تم مجھسے بڑی ہو اور پرمیشر کی پیاری ہو تمہارا قدمبوس ہونا میرے سر پر ایک بوجھ رکھنا ہو اگر ایسا کروگی تو آیندہ پھر کبھی نہ آوینگے یہ سنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ اچھا بھائی جی جو آپ کی مرضی ہوگی وہی میں کرونگی لیکن مجھکو آپ ضرور ہی درشن دیا کریں اور مجھکو ہرگز ہرگز آپ نہ بھولائیں بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بی بی جی تم میری بڑی بہن ہو مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہو اسلیے تمکو منع کیا ہو کہ تم میری قدمبوس نہ ہوا کرو بی بی جی نے جواب دیا کہ بہت اچھا بھائی صاحب لیکن آپ مجھکو ضرور ہی درشن دیا کریں بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد

فرمایا کہ اے مردانہ بی بی جی کو وہ روپیہ واپس کردو یہ سنکر بی بی جی صاحبہ نے فرمایا کہ اے مہاراج مردانہ کے پاس میرے روپیہ نہین ہین بلکہ وہ سب آپ ہی کے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تو مین نے تمکو پرمیشر کے سپرد کر دیا ہی کیونکہ تم پرمیشر کی بھگت ہو اور مجھسے بڑی بھی ہو اور بڑون کا کہنا پرمیشر ضرور ہی سنتا ہی یہ سنکر بی بی جی نے کہا کہ اے بھائی صاحب مین آپکو پرمیشر کے مانند جانتی ہون اور نرنکار کے مثل مانتی ہون بہت سچ ہی کہ آپ سچے نرنکار ہی ہین اور مین آپکو اپنا بھائی کرکے کبھی نہین مانتی ہون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنیے بی بی جی یہ بات کوئی نہین جانتا ہی لیکن اس بات کو تم قبول کرو کہ یہ روپیہ واپس لے لو ہان ایک بات یہ البتہ کہنے کے لایق ہے کہ جسوقت مردانہ تمھارے پاس کبھی آوے تو اسکو خالی واپس نہ بھیجنا کیونکہ ابھی اس سے بہت کام ہین اور مین نے اسکو بر دان دیا ہی کہ سواے بیدی کھتریون کے اور کسی شخص سے تم کبھی سوال نکرنا اب مجھکو یہ دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ سری چند جی تمھاری گود مین ہین اب تم ہمیں خوش رہو اور ہمارا رہنا اب یہان مناسب نہین ہی یون ہین رمتے رام رہنا بہتر ہی یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے بھائی جی صاحب اگر آپ یہین رہتے تو میرے دل کو تسکین ہوتی کہ میرے ہی پاس ہین اُسوقت جسقدر عرصہ تک آپ کے درشن نہ ہوتے الادل کو اطمینان رہتا اور اگر آپ یہان سے کسی طرف کو دور چلے گئے تو مجھکو ہرگز اطمینان نہ ہوگا بلکہ برعکس اُسکے نہایت رنج ہوگا کیونکہ آپ جانتے ہین کہ آپکے چرنون سے کسقدر محبت ہی آیندہ آپکی مرضی پر منحصر ہے جیسی مرضی ہو وہ کیجیے میرا کہنا اور تو اختیار ہی نہین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی آپ اپنا اطمینان ہر طرح سے رکھین جسوقت آپ مجھکو یاد کرینگی اُسی وقت مین آپ کے پاس موجود ہو جاؤنگا گو کتنے ہی فاصلہ پر کیون نہ ہون۔ یہ سنکر بی بی نانکی جی نے مایوسی سے کہا کہ اب تو آپ ہم لوگون سے محبت توڑکر جاتے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اِسوقت سب سے محبت توڑنا ہی اچھا ہی نرنکار کی مرضی یون ہی ہی سنسار سے محبت رکھنا اچھا نہین ہی آخر کلمہ یہ فرماکر اور وہ روپیہ مردانہ سے واپس کراکر بی بی جی سے رخصت ہوئے اندر سے جیون ہین باہر نکلے مردانہ سے آپ نے فرمایا کہ اے مردانہ کہو کس طرف چلتے ہو مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین کیا جانون آپ ہی اس بات کو جانیے جدہر آپ کی خوشی ہو اُدھر چلیے مین تو حضور کے ہمرکاب ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک سادھو بمقام (ایمن آباد) رہتے ہین چلو اُنکے بھی درشن کرتے چلین مردانہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر چلیے اُنکے بھی درشن چلکر کرین حضور کی بدولت یہ نعمت غیر مترقبہ مجھکو بھی نصیب ہو جاویگی ورنہ میری قسمت کہان تھی کہ جنکو حضور اپنی زبان سے سادھو کہین اُنکے درشن مجھکو ملتے۔

آگے ساکھی بھائی لالو بڑھئی کے ساتھ ست گورو مہاراج کی جو گفتگو ہوئی چلی

نمبر ۲۲

واضح ہو کہ ست گورو مہاراج سلطان پور سے جانب (ایمن آباد) معہ بھائی مردانہ کے روانہ ہوے ساتوین دن بھائی لالو کے مکان پر پہونچے چونکہ بھائی لالو قوم کے بڑھئی تھے اپنے کام مین مصروف تھے یکایک بھائی لالو کی نظر ست گورو مہاراج کے قدمون پر پڑی نظر اُٹھاکر دیکھا تو ایک تپیشری کھڑے ہین اور ہمراہ اُنکے ایک شخص قوم کا ڈھاڑی بھی ہی تپیشری کے گلے مین (جنیو) بھی ہی بھائی لالو اپنا کام چھوڑکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور دست بستہ کھڑے رہے یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج

فرمایا کہ بھائی لالو بیٹھ کر کیرت کرو۔ ارشاد کے ہوتے ہی بھائی لالو بیٹھ گئے اور مکان سے ایک چارپائی لاکر ڈالدی اُسپر ست گورو مہاراج مع بھائی مردانہ کے بیٹھ گئے بعد تھوڑی دیر کے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب مین آپکے اوپر سے قربان ہوتا ہُون اب آپ ہی اپنی صفت بیان کیجیئے کیونکہ مین حضور سے واقف نہین ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ اے بھائی لالو مین ایک مسافر پردیسی ہون بجواب اسکے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب مسافر و پردیسی تو سبھی ہین یہ سنسار کی باتین مجھسے آپ چھوڑدیوین میری نظر سے آپ بے نظیر اکمل آدمی نظر آتے ہین اسلیئے خواہش ہی کہ مین حضور سے آگاہی پاؤن کیونکہ ہم لوگ محض نالائق آدمی ہین اور آپ سنت لوگ ہین کہ جو پرمیشر کے نزدیک آدمی ہین - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تم سب کچھ جانتے ہو اگر کوئی ناواقف ہوتا تو البتہ اُس سے کہا جاتا جانے اور پہچانے آدمی سے کیا اور کیونکر کہا جاوے یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا (کرتار کی کرتار ہی جانے) لیکن ہان یہ بات البتہ ہی کہ جو ایک شخص (نانک تپا) مشہور ہی میری نظر سے آپ وہی نظر آتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تم یہ سمجھتے کیون ہو یہ سُنکر بھائی لالو نے جواب دیا کہ ہم خام عقل کے آدمی ہین اسقدر کہان تمیز ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو خام عقل والے کی گفتگو ایسی نہین ہوتی ہی بجواب اسکے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب آپکا نام کیا ہی یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ آپکا نام (نانک نرنکاری) ہی یہ سُنکر بھائی لالو نے دریافت کیا کہ اے بھائی جی تمہارا کیا نام ہی مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی لالو میرا نام مردانہ ہی اُسوقت پھر بھائی لالو نے خاص ست گورو مہاراج کی خدمت مین گذارش کی کہ اے سنت جی صاحب آپ اپنا نام اپنی زبان سے کیون نہین فرماتی ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے لالو مردانہ نے تو میرا نام بتلا ہی دیا ہی اُسوقت بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور اپنا نام اپنی زبان سے کہنا کوئی گناہ تو نہین ہی اُسوقت خود ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو (میرا نام نانک نرنکاری ہی) یہ سُنتے ہی بھائی لالو ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے اُسیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے آشیرباد دیا (کہ بھائی لالو تمکو کرتار بھلا کرے) اور ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ ہمارا تمہارا یہی قول ہی یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ بس حضور بس اب اس معاملہ کو یون ہین گُپت رہنے دیجیئے ظاہر نہ کیجیئے بس جسوقت یہ باتین بھائی لالو کے منھ سے ست گورو مہاراج نے سنین فرمایا کہ اے بھائی لالو مین کسواسطے چھپا رکھون جس بات کو کہ تمنے کہا ہی کہ گُپت رہنے دیجیئے ظاہر نہ کیجیئے یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور کی ہو اور مین کیا عرض کرون اسقدر گفتگو کی نوبت آئی تھی کہ بھائی لالو کے کھانے کا وقت آیا مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ حضور یہ بھائی لالو بھی کیا کسی وقت کے پُرانے ملاقاتی ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بھائی لالو پورا سنت ہی اور پرمیشر کا پیارا ہی اور اسنے کتنے جُگون مین (تپ) ہی کیا ہی اب اس زمانہ مین آکر اسکی بھگت سوپھل ہوئی ہی اب اس پر کرتار کی اتنی انت کرپا ہوئی ہی کہ جو ہم اور یہ یکجا ہوئے ہین اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین نے تو سُنا ہی کہ پورن پُرکھ لوگ پھر اس سنسار مین پیدا نہین ہوتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سُن مردانہ (جو لوگ اوتارون کی پوجا کرتے ہین وہ آواگون سے رہت نہین ہوتے ہین) اُن لوگون کا جنم ضرور دوبارہ ہوا کرتا ہی گو کہ چاہے وہ شخص نرگُنی ہی کیون نہ ہو بلکہ نرگنوت مین بھی وہ شخص ایسا ہو کہ خواہش کی خواہش ہی نرکھتا ہو لیکن اوتارون کی پوجا کرنے والے کو جنم ضرور ہی بھوگ کرنا ہوتا ہی ہان اے مردانہ وہ لوگ البتہ پھر اسی سے مبرا اور مستثنا ہو جاتے ہین کہ جو لوگ پرم بھگتی کی خواہش کیکے سنسار سے

بھو جل سے پار ہونے کی خواہش رکھتے ہین اور اُنکے عمل وساند یہ ہین

ست سنگ سنتون و مہاتماؤنکا - دلجوئی ہر خاص و عام کی - پرمیشر کی کتھا سننے مین دل لگانا اور پرمیشر کے اُپدیش کرنے والے کے قدمبوس ہونا - ست گورو کی مورت کا دھیان کرنا - پرمیشر کے گُن مین لو لگانا - پرمیشر کے خوف سے ہر وقت خوف کرنا خواہشون کو روکنا یعنے نفس کشی - اندریون کی خواہش کو روکنا - خلاف حکم شاستر عمل نکرنا - آپ کو سب سے علیحدہ جاننا سُرگ یعنے بہشت و بیکنٹھ کی بھی خواہش نکرنا - اپنی بھلائی اور غیر کی بُرائی کو یکسان ماننا - خوشی و غم کو برابر سمجھنا کسی کے ساتھ دغا نکرنا کرتار پر سچا اعتقاد رکھنا - اپنے اعتقاد سے کبھی جنبش نکرنا - سب کو ایک پرمیشر کا سروپ ماننا - ہر جگہ پرمیشر کو حاضر و ناظر جاننا

ست گورو مہاراج مردانہ سے فرماتے ہین کہ اے مردانہ جن لوگون کی ایسی عقل ہوتی ہی اور صفات مندرجۂ بالا پر جنکا عمل ہوتا ہے وہ لوگ خود پرم گت کو پراپت ہوتے ہین اور جو لوگ اُنکے نزدیک بھی رہتے ہین وہ بھی پرم گت کے ادھکاری ہو جاتے ہین اے مردانہ جو لوگ پرمیشر پر لو لگاتے ہین اُنکے نزدیک مایا اور موہ نہین آتی ہی وہ لوگ اُسے بالکل ہی علیحدہ ہو جاتے ہین خلاصہ یہ کہ جو لوگ پرمیشر کے رنگ مین رنگے ہوئے ہین اُنکے ساتھ اور لوگ بھی تر جاتے ہین بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج مردانہ سے فرماتے ہین کہ اے مردانہ ان الفاظون کو گوش ہوش سے سُنکر یقین کامل کرنا غرضکہ یہ اُپدیش ست گورو مہاراج مردانہ سے فرما ہی رہے تھے کہ بھائی لالو ست گورو مہاراج کو بھوجن کرنے کے لیے بلانے آئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی لالو تم بھوجن یہین لاؤ یہ سُنکر ست گورو مہاراج سے فرمایا کہ اے مہاراج آپ کے گلے مین (جنیئو) ہی اور آپ کی صورت فقیرانہ ہی ایسی دفعہ سے چوکہ مین بھوجن کرنا چاہیے - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو جسقدر زمین ہی وہ سب چوکا ہی کیونکہ وہ پرمیشر ہمہ جا اور ست ہی یعنے ہر جگہ وہ معبود موجود ہی یہ سُنکر بھائی لالو خاموش ہو گئے اور بھوجن ست گورو مہاراج کے سامنے لاکر رکھ دیا - مردانہ نے دیکھا کہ بھوجن تو آیا ہی لیکن روٹی باجرہ کی معلوم ہوتی ہی یا جوار کی ہین کیونکہ دیکھنے مین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین - اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی خیال کیا کہ کم بھی ہین مردانہ کے دل مین یہ بات آئی ہی تھی ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی مردانہ کیطرف مخاطب ہو کر دیکھا اور فرمایا کہ مردانہ کیا غور کر رہا ہی اُسنے جواب دیا کہ نہین حضور کچھ نہین سب آنند ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جسوقت یہ بھوجن تو کھائیگا اُسوقت اسکا مزا پائیگا یہ سُنکر مردانہ خاموش ہو رہا اور اُس بھوجن سے لقمہ توڑکر کھانے لگا اُسوقت جسکو دیکھکر مردانہ گھبرایا تھا کھانے سے نہایت لذیذ پایا - ست گورو مہاراج نے اُسکا چہرہ بشاش دیکھکر فرمایا کہ مردانہ اب بتلا کہ بھوجن کا مزا کیسا ہی - مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اس کھانے کی لذت کچھ بیان نہین کی جا سکتی ہی - اتنے مین بھائی لالو بول اُٹھے کہ اے مہاراج آپ نانک نرنکاری ہین اسلیے اس بھوجن کو آپ امرت جانتے ہین اسکو جنس خواہ غلہ جس قسم کا ہی آپ نہین مانتے ہین - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو امرت جسکا نام ہی بیشک تم نے وہی اس بھوجن مین بھر دیا ہی یہ سُنکر بھائی لالو نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ آپ نے مجھکو نہال کر دیا اور آپ نے مدام کے واسطے زر خرید غلام بنا لیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ اب کسطرف کو چلنا چاہیے مردانہ نے جواب دیا کہ اے مہاراج جدھر آپ کی مرضی ہو - اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب جو تو کہیگا وہی مین کرونگا - یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میری کیا طاقت کہ مین اس بارہ مین کچھ عرض

کردن یا زبان کھولوں ہاں البتہ یہ گذارش ہی کہ اس سرزمین مین مجھکو نیند زیادہ آتی ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ابھی بھائی لالو کے مکان پر تین دن اور قیام کرینگے بعد اسکے بھائی لالو سے رخصت ہونگے کیونکہ یہاں دل نہایت خوش ہوتا ہی ابھی انکو دیکھنا اور دکھانا ضرور ہی گو کہ ہم فقیر اور اتیت ہین ہمسے اور کسی سے کچھ سروکار نہین ہے لیکن یہ بھی ضرور ہی کہ جس جگہ کوئی سادھو ہو یا فقیر ہو وہین رہنے سے طبیعت خوش ہوتی ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بات تو آپ نے گویا میرے دل کی ہی بیان کر دی ہی حالانکہ مین جس گلی و کوچہ ہوکر نکلتا ہون مجھکو دیکھتے ہی لوگ کہنے لگتے ہین کہ دیکھو بھائی یہ (کوراہی) کا ہمراہی ہے۔ لیکن اس بات کو آپ ہی خوب جانتے ہین کہ یہ بات سنکر کسقدر ناگوار لگتی ہے اگر بالفرض کہ میری ہی نسبت کچھ کہتے تب بھی غنیمت تھی لیکن چونکہ حضور کے واسطے بھی ایسا لفظ سخت کہتے ہین کہ جسکے سننے سے دل کو گران گذرتا ہی لیکن خاموش رہتا ہون غرضکہ شام ہوئی۔ سبھون نے آرام کیا صبح ہوئی سب لوگ اٹھے۔ ست گورو مہاراج نے بھائی لالو سے فرمایا کہ تمکو

(کرتا رچت آدمی)

اب تم سے ہم رخصت ہوا چاہتے ہین۔ یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ اب میرے لیے کیا ارشاد ہوتا ہی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تمھارے لیے کوئی ارشاد کی ضرورت نہین ہی اور ہمین کو دیکھو کہ یہ سنساری لوگ بری نظر سے دیکھتے ہین یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ آپ کی ذات تو پرمیشر ہی کی ذات ہی آپ کو وہ لوگ کیا بری نظر سے دیکھینگے آپ کو کسی کے ساتھ تو رہنا ہی نہین ہی آپکا ساتھ تو پرمیشر کے ساتھ ہی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تم سچ کہتے ہو لیکن یہ سنسار بکرال ہی جو انکے دلون مین آتا ہی وہ کرتے ہین۔ پرمیشر کو ذرا بھی نہین ڈرتے ہین۔ یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج آج چلکر اندر بیٹھیے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو بھائی لالو۔

اشلوک	श्लोक
اس کلجگ بیچ بھوت کیونکر رکھے پت	इस कलयुग पंच भूत्यो क्यों कर रक्खे पत
جو بولے تاں اکھے بر بڑ کرے بہت چپ کرات	जो बोलै तों अक्खे बड़े२ करै बहुत चुप कर अत
اکھے ات گھٹ ناہین مت	अक्खे इत घट नाहीं मत
جو باہر ہی تاں اکھے بیٹھا شتری گھٹ	जो बाहर है तों अक्ख्ये बैता शत्रे घट
جو اٹھ چلا تاں اکھے چھار گیا سچ گھٹ	जो उठ चल्ला तों अक्ख्ये छार गया सच्च घट
جو کر نیوان تاں اکھے ڈرنا کرے بھگت	जो करनेंवां तों अक्ख्ये डरना करै भगत
کائی گلی ناں میولی کتھے کتھا جیت	काई गल्ली तों मेवनी किथे कथा भत
اتے اوتے نانکا کرتار رکھے پت	उते उठे नानका कर्तार रक्खे पत

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اس زمانہ کلجگ مین پانچ تتون کا جو یہ پتلا ہی دیکھا چاہیے کہ کسطرح اسکی پت رہتی ہی۔ جو شخص کچھ بولتا ہی تو وہ صرف بک بک اور جھک جھک ہی کرتا ہی اسلیئے ایسے شخص سے چپ ہی رہنا بہتر ہی۔

کیا کیا جاے کہ کسی کے گھٹ مین ہماری ایسی مت نہین ہی نہ ہمارا ایسا خیال نہ ہماری ایسی سمجھ -
جیس جیسے باہر بیٹھے ویسے ہی اندر بیٹھے -
سنساری لوگ جو چیز کہ چھوٹی ہی اُسکو مستحکم کرتے ہین یعنے فانی کو جاودانی اور جاودانی کو فانی جانتے ہین -
پرمیشر کے جو بندے ہین وہ ہر طرح سے ہر خاص و عام سے جھک کر چلتے ہین -
کاشیا گلانا اُسکی اطاعت ہی آیندہ اس کرتار کے اختیار ہی -
یہان اور وہان وہی کرتار پت رکھیگا -

یہ فرماکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو اب مجھکو رخصت دیجئے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج کچھ دن تو اور یہان آرام فرمایئے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیشک بھائی لالو جی تمھارے قلب کی یہ صفائی ہی کہ تم ایسا کہتے ہو لیکن سنساری لوگ شاید میرے رہنے سے رنجیدہ خاطر ہون سوائے اسکے مردانہ کا دل گھبرا گیا ہی یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا حضور زیادہ نہین تو ایک ہی ہفتہ اور قیام فرمایئے - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے مردانہ بھائی لالو کا بھی کہنا ضرور ماننا چاہیے مردانہ نے عرض کیا کہ جیسی حضور کی مرضی ہو - غرضکہ ست گورو مہاراج نے مع بھائی مردانہ کے بھائی لالو کے مکان پر ایک مہینہ اور دو دن قیام فرمایا - اُس وقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو یہان ایک مہینہ سے بھی زیادہ ہوگیا اب اگر حضور اجازت فرماوین تو تھوڑے دن کے لیے (تلونڈی) ہو آؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تجھ سے مجھکو ابھی بہت کام ہی اب عین وقت پر تو کہان جاتا ہی - یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین بہت جلد حاضر ہونگا - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی مردانہ جاؤ لیکن بہت جلد آجانا - غرضکہ مردانہ ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر راہی (تلونڈی) ہوئے - اب ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ ہوا کہ تمام دن جنگل مین رہتے تھے اور رات کو بھائی لالو کے مکان پر بسر کرتے تھے - غرضکہ اسی طرح پندرہ دن تک ست گورو مہاراج نے بسر کیا اتفاق وقت سے اُس مقام پر ایک شخص بہت امیر آدمی کہ جسکا نام (ملک بھاگو) تھا اور قوم کا بھی (کھتری) تھا اور گورنر اُس رکھوشہر کا مختار رہتا تھا اسی زمانہ مین اُس شخص نے ایک برم بھوج بڑا بھاری کیا اور اُس برم بھوج مین تمام قوم یعنی چارون برن کے آدمیون کا بھوجن دیا اور سب کو نوید دیا چنانچہ منجملہ سب کے ست گورو مہاراج کے پاس بھی ایسی (تیجا) نامی برہمن نوید لیکر آیا ست گورو مہاراج بھائی لالو کے دروازے پر کھڑے تھے اس برہمن نوید دینے والے نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر کہا کہ اے نانک تپاجی آپ کا بھی برم بھوج مین نوید ہی ملک کے مکان پر چلے آنا - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن جی یہ کس قسم کا نیوتہ ہی - یہ سنکر برہمن مذکور نے عرض کیا کہ اے تپاجی صاحب ملک بھاگو نے برم بھوج کیا ہی بستی و شہر تمام بلکہ خاص و عام بلکہ ہر اقوام کیا برہمن کیا سادھو - غرضکہ جو ہو سب کو اُنکی طرف سے نوید دینے کی مجھکو آج اجازت و ہدایت ہی اسلیے آپ سے بھی مین نے کہدیا ہی کہ چلے آئیگا اور بھوجن پائیگا - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن جی مین تو ایک اتیت فقیر ہون ایسے جلسہ مین کسطرح آسکتا ہون - یہ سنکر اُس برہمن نے جواب دیا کہ اے تپاجی صاحب آپکو پہلے ہی سے لوگ کُراہی کہا کرتے ہین اور اگر اب اس برم بھوج مین شریک نہ ہوے تو ملک بھاگو کہ جو بہت بڑا آدمی ہی آپ سے ناخوش ہوجاویگا آیندہ آپ کو اختیار ہی سرے

ذہن میں جو کچھ آیا میں نے حضور سے عرض کر دیا۔ یہ کہکر برہمن مذکور وہاں سے چلا گیا اب سنیئے کہ جسوقت برم بھوج ملک بھاگو کے مکان میں شروع ہوا تمام شہر کے آدمی کیا امیر اور کیا غریب و اتیت و فقیر سب جمع ہوئے لیکن ست گرو مہاراج اُس برم بھوج میں شریک نہ ہوئے انہیں بھائی لالو کے مکان پر مقیم رہے اُس نوید دینے والے برہمن نے جب سب لوگوں کو دیکھا اور ست گورو مہاراج کو نہ پایا تو بحالت برہمی ملک بھاگو مذکور سے ست گرو مہاراج کی شکایت کی اور بلکہ یہ بھی کہا کہ باوجود نوید دینے کے نانک تپا شریک برم بھوج نہیں ہوئے ملک بھاگو یہ سنکر پھر اُس برہمن سے دریافت کیا کہ تو نے نانک تپا کو نوید دیا تھا برہمن نے جواب دیا کہ میں نے اپنی زبان سے نانک تپا کو نوید دیا تھا اور تاکید بھی کی تھی یہ سنکر پھر ملک بھاگو نے پھر اُس برہمن سے کہا کہ اب پھر تم جاؤ اور نانک تپا کو جا کر لاؤ چنانچہ برہمن مذکور گیا اور بھائی لالو سے دریافت کیا کہ نانک تپا کہاں ہیں بھائی لالو نے جواب دیا کہ اے برہمن جی ست گورو مہاراج یہیں موجود ہیں یہ سنکر برہمن نے کہا کہ اے بھائی لالو نانک تپا کو باہر بھیج دیجئے چنانچہ اُس برہمن کی آواز سنکر ست گورو مہاراج خود ہی باہر تشریف لائے اور آکر کہا کہ کہو دیوتا جی کیا کہتے ہو۔ یہ سنکر برہمن نے جواب دیا کہ اے تپا جی صاحب آپ کو ملک جی نے بلایا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دیوتا جی ملک کے پاس میرا کیا کام ہے میں کیوں جاؤں۔ یہ سنکر برہمن مذکور واپس گیا اور ملک بھاگو سے جا کر اور بھی زیادہ شکایت کی اور کہنے لگا کہ دیکھیے ملک جی صاحب کیا کہوں کہ اوّل نانک کھتری کا بالک ہوکر شودر یعنے ترکھان یعنے بڑھئی کے گھر کی جھوٹی روٹی کھاتا ہے اور یہاں آپ سے برم بھوج میں باوجود متواتر نوید دینے کے بھی نہیں آتا ہے یہ سنکر ملک کو اور زیادہ ملال ہوا غصہ سے چہرہ لال ہوا اور پھر اُسی برہمن (تیجا) نامی کو حکم دیا کہ اب تم جاؤ اور نانک تپا کو پکڑ لاؤ یہ سنکر برہمن اُٹھا اور ست گورو مہاراج کی خدمت میں پہونچا اور کہا کہ اب آپ چلیے ملک بھاگو آپ پر بہت ناراض ہے اور اگر اب آپ اسطرح نہ چلیں گے تو آدمی آکر آپکو پکڑ لیجاوینگے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن جی چلو ہم چلتے ہیں۔ غرضکہ ست گورو مہاراج (تیجا) برہمن کے ساتھ ہوکر ملک کے مکان پر جا پہونچے۔ برہمن نے جا کر ملک سے کہا کہ حضور نانک تپا آگئے۔ یہ سنکر ملک نے کہا کہ انکو اندر لاؤ چنانچہ برہمن مذکور نے ست گورو مہاراج سے آکر کہا کہ اندر چلیے۔ غرضکہ ست گورو مہاراج اندر تشریف لیگئے اور ملک کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیوں ملک ہمکو کیوں بلایا ہے۔ ملک نے جواب دیا کہ اے تپا جی صاحب برم بھوج میں آپ کیوں نہیں شریک ہوئے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ملک بھاگو ہم ایک اتیت فقیر ہیں جسطرح گذرتی ہے گذران کرتے ہیں۔ یہاں کی شرکت سے ہم سے کیا واسطہ ہے۔ یہ سنکر ملک نے غصہ سے کہا کہ اے تپا جی اپنا نام تپا کہلانا اور برم بھوج میں باوجود نوید دینے کے نہ آنا سودر کے گھر کے باوجود کھتری کے لڑکے ہوکر روٹی کھانا یہ کونسی عقل ہے ایسی تمہارے فعل کو بجز نام بہادی بزرگواروں کے اور کیا کہنا چاہیے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا ملک جی جو آپ کی مرضی ہو وہ کھلائیے ہم موجود ہیں یہ سنکر ملک نے تیجا برہمن کو حکم دیا کہ تپا کو کچھ بھوجن لاؤ ادھر یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اتنے عرصہ میں ست گورو مہاراج نے پیچھے دیکھا تو بھائی لالو کھڑے تھے انکو دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے بھائی لالو سے کہا کہ اے بھائی لالو تم بھی کچھ پرشاد لاؤ یہ سنتے ہی بھائی لالو اپنے مکان پر گئے اور اپنے گھر سے نصف روٹی باجرے کا ٹکڑا لیکر آئے اسطرف سے یہ ٹکڑا باجرے کی روٹی کا لیکر پہونچے اُسطرف سے تیجا برہمن عمدہ عمدہ بھوجن پوری و کچوری وغیرہ لیکر آیا برم بھوج کا ہجوم ہر خاص و عام کی دھوم تو تھی ہی بس ست گورو مہاراج نے بھائی لالو کے گھر کا ٹکڑا باجرے کی روٹی کا

دا ہنے ہاتھ مین لے لیا اور بائین ہاتھ مین ملک بھاگو کے گھر کا مال پوا اُٹھالیا- دونون ہاتھون مین ملنا شروع کیا تو ست گورو مہاراج کی قدرت دیکھیے کہ بھائی لالو کی روٹی کے ٹکڑے سے دودھ گرنا شروع ہوا اور ملک بھاگو کی پوری وپکوان سے خون نکلنا شروع ہوا- یہ کیفیت دیکھکر تمام حاضرین جلسہ و ناظرین معجزہ متعجب ہوگئے اور اپنے دل مین کہنے لگے کہ یا پرمیشر یہ کیا ہوا- چنانچہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسوقت ملک بھاگو کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے ملک بھاگو یہ برم بھوج آدمیون کے خون کا کیا گیا ہی- دیکھو یہ سودر کے گھر کی روٹی مین صفت ہی چنانچہ دودھ کا برم بھوج بھائی لالو کے گھر مین روزمرہ ہوتا ہی یہ سُنکر ملک بھاگو خاموش ہوگیا گو دل مین نہایت رنجیدہ ہوا لیکن ظاہر بات کو پوشیدہ کیونکر کرتا پیچتاب کھاکر خاموش ہو رہا جبکہ ایسی حالت ست گورو مہاراج نے ملک بھاگو کی دیکھی تو یہ اشلوک فرمایا-

اشلوک

حق پرایا نانکا اوس سوئر اوس گاے	हक़ पराया नानका उस सूअर उस गाय
گور پیران ماتان بھرے جان مردار نہ کھاے	गुरु पीरां मांताँ भरे जाँ मुर्दार न खाय।
گلین بہشت نجاے جھوٹی سچ کماے	गली बिहिश्त न जाइये छूटी सच कमाय
مارن پاہے حرام مین ہوے حلال نجاے	मारन पाहि हराम में होइ हलाल न जाय
نانک گلی کوڑی کوڑی پلے پاے	नानक गल्ले कोड़ये कोड़ा पल्ले पाय ।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین- پرایا حق انسان کو مثل گاے اور سور کے سمجھنا چاہیے-
خدا کے جو بندے ہین یعنے گورو اور پیر لوگ ایسے مُردار شئی کو نہین کھاتے ہین-
دھوکھے اور فریب سے بہشت نصیب نہین ہوتی ہی بغیر سچی کمائی کے کچھ ہو نہین سکتا ہی-
لوگون کے گلے پر چھُری چلاکر حرام کی کمائی کرنا کسطرح حلال ہو سکتا ہی-
جو شخص خراب کمائی کریگا نتیجہ بھی خراب ہی پائیگا-

ست گورو مہاراج نے ملک بھاگو سے کہا کہ سنو ملک بھاگو لوگون کے گلے پر چھُری چلاکر ناحق کو ڈنڈ و تاوان و ٹکس لیکر برم بھوج کرتے ہوا سو جسسے گورو اور پیرون کا دل ایسے برم بھوج سے خوش نہین ہوتا ہی کیونکہ ایسے کھانے سے اول تو دل سیاہ ہوجاتا ہی دوم اُنکی عبادت مین فرق آتا ہی- اسلیے ہم نے تمھارے برم بھوج مین شرکت نہین کی تھی یہ تقریر ست گورو مہاراج کی ملک بھاگو سُنکر شرمندہ ہوگیا-

آگے ساکھی ملک بھاگو کی مالک کے لڑکے کی صحت کے واسطے منجملہ دیگر فقیرون کے ست گورو مہاراج کا ملک بھاگو کے اشارے سے قید ہوجانا اور اُس لڑکے کا مرجانا ست گورو مہاراج کے فرمانے سے فقیرون کا رہائی پانا اور ملک بھاگو کا اپنے مالک کی نظرون مین ذلیل ہوجانا

نمبر ۲۴

واضح ہو کہ ملک بھاگو جس سرکار مین ملازم تھا اتفاق وقت سے اُس سرکار کا لڑکا ایک عرصہ دراز سے بیمار تھا بہت سے حکما یونانی و مصرانی نے علاج کیا کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک روز ملک بھاگو نے اپنے مالک سے کہا کہ اب صاحبزادے کی طبیعت حکیمون اور بیدون کے علاج سے صحت نہین ہوتی ہی بہتر ہی کہ اب دوا چھوڑ کر دعا کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیا عجب کہ کسی کامل فقیر سے صاحبزادے اچھے ہو جاوین۔ یہ سنکر ملک بھاگو کے مالک نے کہا کہ کیا علم ہی کہ کون فقیر کامل ہی بلکہ مین تو اس کو بخوبی ایسا واقف ہون کہ جانتا ہی نہین کہ کون کیسا ہی یہ سُنکر ملک بھاگو نے موقع پاکر کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ حضور فقیرون کی گرفتاری کا عام حکم جاری کردیوین اُسمین عامل کی عاملیت اور کامل کی کاملیت ظاہر ہو جاویگی اور اُسکا دلی مقصد یہ تھا کہ ستگورو مہاراج کو اس عام گرفتاری مین گرفتار کرکے ذلیل کردن چنانچہ اُسکے مالک نے گرفتاری فقیرون کا عام حکم جاری کردیا غرضکہ ملازمان نے تعمیل حکم کی اور بہت سے فقیر گرفتار ہوئے منجملہ اُسکے ست گورو مہاراج بھی گرفتار کیے گئے جسوقت ملک بھاگو مذکور کو ست گورو مہاراج کی گرفتاری کی خبر ہوئی اپنے دل مین برم بھوج کے وقت مین شریک نہ ہونے و نیز اُسکے بھوجنون سے خون کے گرنے سے بہت خوش ہوا اور اسطرف جسوقت بھائی لالو نے یہ خبر سُنی نہایت رنجیدہ ہوے اور فوراً دوڑے اور موقع پر جاکر دیکھا۔ کہ ست گورو مہاراج بھی منجملہ دوسرے فقیرون کے گرفتارون کے غول مین بیٹھے ہین یہ حالت ست گورو مہاراج کی بھائی لالو دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائے۔ جسوقت ست گورو مہاراج کی نظر بھائی لالو پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ بھائی لالو رنجیدہ کیون ہوے ہو۔ یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا ماجرا ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو کرتار کی کیا مرضی ہی یہ کہکر ست گورو مہاراج نے راگ تیلنگ مین ایک شبد فرمایا۔

راگ تیلنگ محل پہلا	रागतैलंग
جیسے آوے خصم کی بانی تیسے کرے گیان دے لالو	जैसी आवै खसम की बाणीं तैसी करे ज्ञान वे लालू
پاپ کے جھولے کابل ہی دھای جوری منگی دان دے لالو	पाप की झोली क़ाबुल हू धाय जोरी मंगे दान वे लालू
شرم دھرم دوئی چھپ کھلے تو کوڑ پھرے پردھان دے لالو	शर्म धर्म दोइ छप खुले तो कूड़ फिरे परधान वे लालू
قاضیان باہمنان کے گل تھکیان کاغذ پڑھے شیطان دے لالو	क़ाज़ियाँ ब्राह्मणाँ के गल थाकियाँ काग़ज़ पढ़े शैतान वे लालू
مسلمانیان پڑھین کتابیان کشٹ مین کرے خدائے دے لالو	मुसलमानियाँ पढ़े किताबाँ कष्ट में करे ख़ुदाय वे लालू
خون کے سوہلے گاوہین نانک رت کا کوان پاپ دے لالو	खून के सोहले गावहि नानक रत का कूंगू पाये वे लालू
صاحب کے گون نانک آکھے ماس پورے بیچ آکھس مولا	साहब के गुन नानक आखे मास पुरी बिच आख मसोला
جن اوپاے رنگ رواے بڑھا دیکھے دکھ اکولا	जिन उपाय रंग रवाई बैठा वेखै वख इकेला ।१॥
سچا صاحب سچ تپاوس سچے نیاو کرے گوم سولا	सच्चा साहब सच तपावस सच्चा न्याव करेगु मसोला।
کایا کپڑا ٹک ٹک ہوسے ہندوستان سمال سے بولا	काया कपड़ टूक २ होसी हिन्दुस्थान समालसी बोला
آون اٹھترے جانستاہور بھی اوٹھسے مرد کا چولا	आवन अठतरे जाँन सताँ होर भी उठसी मर्द का चेला

سچ کی بانی نانک آکھے سچ سن اب سے سچ کی بیلا

सच की बाणी नानक आखै सच सुनाइसी सच की बेला

ارتھ

آخر مین ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنیے بھائی لالو ان لوگون کے جسم مثل کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے اور یہ بات ہندوستان یاد کریگی یعنے

سمت ۱۵۷۸ بکرماجیتی مین جو مگتا آویگا اور وہ دو سو انتیس[۲۹] برس راج کریگا بعد اُسکے سمت ۱۷۹۶ بکرماجیتی مین مغل لوگ آکر راج کرینگے اُسوقت پھر میرا دسوان اوتار ہوگا اور اوتار (نرروپ) ہوگا اُسوقت خالصہ جو مردمین اور سکھ ہین وقت پاکر مین ہندوستان کا راج اپنے قبضہ مین کرلینگے - یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ کیا مغل لوگ بھی ایسی ہی سختی بیجا طور کی کرینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے راگ آسا مین ایک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	राग आसा महल पहला
خراسان خصم مان کیا ہندوستان ڈرایا	खुरासान खसम मान किया हिन्दुस्थान डराया
اپنے دوش نہ دیئی کرتا جم کر مغل چڑھایا	आपे दोषन देई कर्त्ता जम कर मुगल चढ़ आया
اسے تے مار پئی کوڑلاڑی تاکے درد نہ آیا	एते मार पई कुरलाड़े ताकै दर्द न आया
کرتا تون سبہنان کا سوئے	कर्त्ता तौं सभनाँ का सोई
جو سک تا سک تے کو مارے تان من روس نہ ہوئے	जो सक्ता सक्ते को मारे ताँ मन रोस न होई
ایک رہاو	एक रहाव
سکتا سہی مارے پیو گے خصمے سان پرسائی	सक्ता सही मारे पिय़ूरै खसमैं साँ पुरसाई
رتن بگاڑ بگوئی بھوتے مویا سار نہ کائی-	रतन बिगाड़ बेगोई भूते मोया सार ना काई
آپی جوڑ وچھوڑے آپی دیکھ تیری بڈیائی	आपे जोड़ बिछोड़े आपे वेख तेरी वड़याई
جو کوئی نام دھراوے بڈا ساد کرے من مانڑے	जो कोई नाम धरावे वड़ा साद करे मन भाड़े
خصمی نظری کمریان آوے جیتی جوگی دانڑی	खसमै नज़र करायां आवे जेते चुगी दाड़े
مر مر جیوے تان کچھ پاوے نانک نام بکھانے	मर २ जीवे ताँ कुछ पावे नानक नाम वखानें
کرے کراوے آپی کرتا مانس بیچ بہانے	करे करावे आपे कर्त्ता मानुष बीच बहानें
نانک گورمکھ کارن سوجھے سونے شاہ سلطان	नानक गुरमुख क.रन सूझै सोई शाह सुलतान

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنیے بھائی لالو جو کرتار کی مرضی ہے وہی ہین سے کہا ہے اُسکو تم اسطرح پر خیال کرو کہ جو شخص جسطرح کا کام کرتا ہے اُسکو ویسا ہی پھل ملتا ہے - مثل ہے کہ جو جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا اور سنیے بھائی لالو جی ان مسلمانون نے اپنی عملداری مین راج لیت یعنی انصاف اُٹھا دیا ہے بس جیسا کہ انھون نے انصاف اُٹھا دیا ویسا ہی یہ لوگ بھی صاف اُٹھ جاوینگے مجھکو انکا غم

ایسا ہی ہوا ہی- اب چاہے کسی کو بُرا لگے یا بھلا لیکن یہ امر ہوتا ہی ہی- یہ کہکر ایک شبد فرمایا-

شبد

جنان بھاو تن ناہین بھاو مچ بھاونی بھاویا
نانک یہ پٹنتر تت دے بنائے گیا

शब्द

जिन्हां भाव तिन नाँही भाव मुच भावनो भावया
नानिक यह पटन्तर तित दी· बनाय गया

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی لالو جی جس شخص نے پرمیشر کا حکم مانا ہی اُسکو اور دوسرے کے حکم کی پرواہ نہین ہی اور جو لوگ پرمیشر کے حکم کی تابع نہین ہین اُنھین کو ہر طرح کا خوف غالب ہوتا ہی- سیلیے بھائی لالو جی یہی ایک نکتہ ہی کہ اُسکی درگاہ مین جانے سے معلوم ہوگا اور یہ بات یاد رکھنا کہ جن لوگون نے یہ بات دل سے سمجھ لی ہی وہی لوگ بہت خوشی سے بسر کرینگے یہی ایک اشارہ تمھارے لیے کافی ہی جسوقت بھائی لالو نے یہ بات ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنی تو گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا-

اب سنیے کہ اُس ملک بھاگو کے مالک سے ایک افسر نے جاکر عرض کیا کہ حضور اس شہر کے جسقدر فقیر درویش و سادھو سنت جس فرقہ کے کیا ہندو اور کیا مسلمان تھے سب گرفتار ہو چلے غرضکہ اس شہر (ایمن آباد) مین کوئی فقیر گرفتاری سے باقی نہین رہا ہی لیکن وہ جسکا نام نانک بنیا ہی سب فقیرون کے ساتھ وہ بھی گرفتار ہوا ہی سب فقیر تو چپ چاپ خاموش رنجیدہ حالت سے بیہوش بیٹھے ہین مگر نانک بنیا لالو ترکھان سے کہ جسکے مکان پر وہ مقیم رہتا ہی بے خوف و بلا وسواس جو باتین کر رہا ہی وہ قابل غور و لائق سننے کے ہین- یہ سنکر ملک بھاگو کا مالک جو قوم کا پٹھان تھا اُس افسر کے ساتھ فقیرون کے قید خانہ مین آیا اور ست گورو مہاراج سے کہنے لگا کہ اے نانک جی کیا کہتے ہو میرا لڑکا بیمار ہی اُسکو تم اچھا کرو تو البتہ مین کل فقیرون کو چھوڑ دون ورنہ سب اسی طرح پر قید رہینگے اور کوئی نہ چھوٹیگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے خان صاحب یہ کونسا انصاف ہی کہ اگر آپ کا لڑکا اچھا نہ ہووے تو کُل فقیر قید رہین اور اگر لڑکا اچھا ہو جاوے تو چھوڑ دیے جاوین خیر اب آپ نے جس لڑکے کے واسطے فقیرون کو قید کیا ہی اور تکلیف دی ہی اُسکی خبر منگوایئے وہ تو اپنے مقام کو چلا گیا یعنے گذر گیا یہ سنتے ہی خان صاحب نے مکان کو ایک آدمی بھیجا اُس آدمی نے جاکر مکان مین دیکھا تو بیشک لڑکا مذکور ختم ہو چکا تھا اور تمام مکان مین کہرام مچا تھا- جسوقت یہ کیفیت دیکھا وہ آدمی مکان سے واپس آیا اور خان صاحب سے کہا اُسوقت خان صاحب نے اپنے ملازم ملک بھاگو کہ جسکی ذات کا یہ سب فتور تھا کہا کہ اے ملک بھاگو لڑکے کی صحت کے واسطے کامل فقیر تلاش کرنا کیا عام فقیرون کی گرفتاری کا حکم جاری کیا تھا وہ کیا خوب صحت ہوا خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب بھی خیریت ہی کہ کُل فقیرون کو بہت جلد رہائی دو ورنہ نہین معلوم کہ کیا ہو جاوے- یہ کہکر اور سب فقیرون کے چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی سب فقیر اپنے اپنے مقام کو چلے گئے- چنانچہ ست گورو مہاراج بھی بھائی لالو کے مکان پر تشریف لائے-

اب سُنیے کہ پہلے تو بھائی بالے سندھو ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر سلطانپور ہی سے (تلونڈی) آئے تھے اور مقام (ایمن آباد) سے بھائی مردانہ اپنے مکان مقام (تلونڈی) گئے چنانچہ کالورام جی بھائی بالے سے بہت شکایت کر رہے تھے

اور گلہ کرتے رہتے کہ تمنے میرے لڑکے کو کہ جو ہر طرح کا کماؤ تھا کھو دیا تمھاری ہی صحبت سے وہ خراب ہو گیا اُنکی شکایت کا جواب بھائی بالے نے کالو رام جی کو یہ دیا کہ اس بارہ مین آپ بھائی جیرام جی اور بی بی نانکی جی صاحبہ کو لکھکر یا زبانی چلکر دریافت کیجیے کہ میرا کیا قصور ہی اگر کچھ قصور ہو تو قابل سزا ہون بلکہ مین نے تو اُنکی رفاقت مین اپنا وقت صرف کیا ہی اُدھر تو رونا نہ کالو رام جی سے اور بھائی بالے سے یہ باتین ہوتین تھین کہ اتنے عرصہ مین بھائی مردانہ بھی جا پہونچے اور کالو رام جی کو دعا دی اُسکو دیکھکر کالو رام جی نے کہا کہ مردانہ نانک جی کی خیر و عافیت بتا کہ جسکے ہم مشتاق ہین۔ یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے جہان مین کیا گورو نانک جی صاحب کی تعریف کرون کہ آپکے خاندان مین گورو مہاراج نے تو چندرمان اور سورج و رام چندر یا کرشن چندر کے مانند اوتار لیا ہی اب آپ اور کچھ خیال نہ کرین بلکہ گھر بیٹھے منگل گائیے کہ آپ بڑے بھاگوان ہین کہ جسکے گھر مین ایسا نرنکار اوتار لیوے اُسکے بھاگ کا کیا ذکر ہی۔ کالو رام جی نے جیون ہین یہ بات سُنی آگ بگولا ہو گئے اور کہنے لگے کہ لو بھائی سنتے ہو کہ مردانہ کیا کہہ رہا ہی بھاگ اسکے کہ نانک نے میرا نام اس سنسار مین ڈبو دیا یہ کہہ رہا ہی کہ گھر بیٹھے منگل گائیے اور اُنکی تمثیل سورج اور چندرمان اور رام چندر اور کرشن چندر جی مہاراج سے دے رہا ہی آخر کار ذات کی کچھ تاثیر ہونی چاہیے ڈوم تو ہی ہی یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے جہان آپ کو اس امر کی خبر ہی نہیں ہی کہ وہ کون ہین۔ اتنے عرصہ مین راے بولار صاحب کو یہ خبر پہونچی کہ آج مردانہ گورو نانک جی صاحب کے پاس سے آیا ہی۔ راے صاحب موصوف نے مردانہ کو طلب کیا اور اُنکا آدمی کالو رام جی کے مکان پر مردانہ کو بلانے آیا۔ مردانہ سے اُس آدمی نے آکر کہا کہ تجھکو راے بولار صاحب نے طلب فرمایا ہی۔ مردانہ اُس آدمی کے ہمراہ ہولیا اور راے بولار صاحب کے مکان پر حاضر ہوا اسکو دیکھکر راے صاحب نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کہو مردانہ گورو نانک جی صاحب کی خیر و عافیت ہی کہ ست گورو مہاراج کیسے ہین۔ یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بات بہت سچ ہی کہ گورو نانک جی صاحب بادشاہون کے بادشاہ اور شاہون کے شہنشاہ اور پیرون کے پیر اور فقیرون کے فقیر اور اولیاؤن کے اولیا اور پیغمبرون کے پیغمبر اور رسولون کے رسول آگے کہنا فضول و طول ہی۔ یقین مانیے گا کہ ست گورو مہاراج کا مرتبہ خداوند کریم نے بہت بڑا دیا ہی یہ سنکر راے بولار صاحب نے کہا کہ تو سچ کہتا ہی وہ ایسے ہی ہین اے مردانہ اب ہم بہت ضعیف ہوگئے ہین اور ہمارا دل اُنکے درشنون کے واسطے بہت ہی خواہش کرتا ہی اسلیے مین چاہتا ہون کہ ایک دفعہ ست گورو مہاراج کے درشن اس زندگی مین اور ہو جاوین۔ جواب اسکے مردانہ نے کہا کہ اے راے جی صاحب ست گورو مہاراج میرے قابو مین تو ہین نہیں بلکہ برخلاف اسکے مین اُنکا تابعدار ہون مگر ساتھ ہی اُسکے یہ بھی عرض ہی کہ حضور کے فرمانے کے مطابق تعمیل ارشاد کرونگا حتی المقدور مجھسے قصور نہ ہوگا یہ سنکر راے بولار صاحب نے کہا کہ اے مردانہ اگر اس زندگی مین تو اُنکے درشن مجھکو کرا دیگا تو مین تیرا بڑا مشکور ہونگا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ایک اور کام بھی کرین راے صاحب نے کہا کہ ہان مردانہ جو تم کہو وہی مین کرون کہ جسمین ست گورو مہاراج کے درشن مجھکو ہو جاوین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آج کل بالے سندھو بھی یہان آئے ہوئے ہین حضور ذرا اُنسے بھی فرما دیوین تاکہ مین اور وہ دونون ملکر حضور کی تعمیل حکم بجا لا دین اور ست گورو مہاراج سے آپکی طرف سے جاکر بخوبی گذارش کرین کہ جسمین وہ ضرور ہی چلے آوین یہ سنتے ہی راے بولار صاحب نے اُسی وقت ایک آدمی بھائی بالے سندھو کے بلانے کو بھیجا بھائی بالے سنتے ہی فوراً دوڑے آئے اُنکو دیکھتے ہی راے بولار صاحب نے کہا کہ اے بالے تم سے ایک ہمارا کام ہی وہ تم ضرور ہی کر دو۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہو مجھکو

جالاؤن راے بولار صاحب نے کہا کہ اب ہم بہت ضعیف ہوے ہین زندگی کا کوئی قیام نہین ہی اور ست گورو مہاراج کے درشنون کی مجھکو بڑی خواہش ہو اسلیے تم اور مردانہ دونون جاؤ اور جسطرح سے ہوسکے ست گورو مہاراج کو ایک دفعہ بہت جلد یہان لاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ اپنے خدا کے واسطے اپنے دیدار مجھکو دیکھا جاؤ یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ حضور مجھسے ایک دفعہ فرماتے ہین اُسکو مین دس مرتبہ کہونگا - یہ سنکر راے صاحب نے کہا کہ اچھا بھائی بالے یہ کام کرو خدا تمہارا بھلا کرے چنانچہ بھائی بالے اور بھائی مردانہ دونون شخص راے بولار سے رخصت ہوکر جانب (امن آباد) روانہ ہوئے اور بھائی لالو کے مکان پر پہونچے - اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کی ذات تو انترجامی ہی ہے راے بولار نے آپ کے درشنون کی بہت خواہش ظاہر کی ہی اور گذارش کیا ہی کہ اب مین بہت ہی ضعیف ہوا ہون اپنے خدا کے واسطے اپنے درشن مجھکو دیجائیے - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیشک راے بولار مجھسے بہت ہی پریم رکھتے ہین لیکن وہان کالورام جی وغیرہ بھی ہونگے کہ جن سے مین گھبراتا ہون - وہ وہی دُکھڑا روینگے یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ راے صاحب ہی کے قلعہ مین آرام فرمائیے گا - کیونکہ اب راے صاحب کو ضرور ہی درشن دینا چاہیے کہ اُنھون نے بہت لحاج سے عرض کیا ہی کہ اب مین بہت ہی ضعیف ہوا ہون اس زندگی کا کوئی قیام نہین ہی حضور کے درشنون کو میرا دل بہت چاہتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی راے صاحب کا تو کہنا میرے سر پر ہی اسلیے وہان چلنا ضرور ہی تاکہ اُس سے بھی سکھ وشی حاصل ہو جاوے - یہ سُنکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ بہت ہی خوش ہوے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی لالو سے فرمایا کہ اے بھائی لالو مین چند روز کے واسطے (تلونڈی) جاتا ہون - یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور ایک مہینہ تو یہان اور قیام فرمائیے - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ آج کے پانچوین دن ہم پھر آئینگے بھائی لالو نے کہا کہ بالے سندھو تم کہان آگئے جو ست گورو مہاراج کو بھی لے چلے - یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے بھائی لالو آپ ہی کی طرح راے بولار صاحب کا بھی پریم ست گورو مہاراج کے قدمون مین ہی - یہ سُنکر بھائی لالو نے کہا کہ اے بھائی بالے زبردست سے کچھ اختیار نہین چلتا ہی -

آگے ساکھی راے بولار و ست گورو مہاراج کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۲۵

ست گورو مہاراج مع بھائی بالے و بھائی مردانہ کے (تلونڈی) تشریف لائے قریب شہر کے پہونچکر ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ میرا اندر بستی کے جانا مناسب نہین ہی اسلیے اب ہم تمہارے کنوئین پر بیٹھے ہین اتفاق سے کالورام جی کو یہ خبر پہونچ گئی کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین یہ سنتے ہی کالورام و نیز لالورام و نیز ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ چند بھان یعنے بھائی بالے کے والد کے کنوان پر آموجود ہوئے - ست گورو مہاراج کی حیثیت اُسوقت اسطرح پر دیکھی کہ صرف دو گز کا انگوچھا سر پر اور ایک چادرہ اوڑھے اور ایک چادرہ بچھائے اور ایک چھوٹا سا انگوچھا ہاتھ مین لیے ست گورو مہاراج اُس کنوئین پر براجمان ہین - کالورام کو نہایت غصہ آیا لیکن لالورام جی نہایت حلیم المزاج و سلیم الطبع آدمی تھے گو کہ کالورام سے عمر مین چھوٹے تھے اُسوقت اپنے بھائی کی صورت غصہ کی دیکھکر کالورام جی سے کہا کہ ہم اور آپ حقیقی بھائی ہین اسلیے میری عرض ہی کہ اب اسوقت خاموش رہیے گا کچھ غصہ کا موقع

نہین ہوکا لورام جی سے مخاطب ہوکر یہ کہا اور بعد اسکے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی مین تمہارا چچا ہون مجھکو بڑا تعجب ہوکہ مین اور تمہارے والد ونیز تمہاری والدہ عرصہ سے یہان بیٹھے ہین لیکن تم کچھ مخاطب نہین ہوتے ہو بخیر میری راے ہوکہ تم میرے گھر چلو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے چچا صاحب مجھکو تو ایسا ہی گھر ملا ہو نہین معلوم کسقدر چھوڑ دیے ہین یہ سنکر کالورام جی کا چہرا بدری رنگ ہوگیا اور اٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے۔ اسوقت کالورام جی نے کہا کہ اے بیٹا نانک تم تو سادھو ہو اور سادھو کے واسطے دنیا کا ہونا ضرور ہو۔ عرصہ سے مین تمہارا چچا اور تمہارے والد نیز تمہاری والدہ تمکو سمجھاتی ہین لیکن تم کچھ سنتے ہی نہین ہو مجھکو دیکھو کہ تمہارے والد کا کسقدر لحاظ کرتا ہون کہ انکے آگے زبان کبھی نہین کھولتا ہون فقط اسی خیال سے کہ وہ مجھسے بڑے ہین لیکن تم کچھ بڑون کا بھی خیال نہین کرتے ہو اب بہتر ہو کہ میرے کہنے سے میری خاطر سے ایک دفعہ ضرور مکان چلو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے راگ رام کلی مین ایک شبد فرمایا۔

شبد رام کلی	रामकली
چھما ہماری ماتا کہیئے سنتوکھ ہمارا پتا	छिमा हमारी माता कहिये सन्तोष हमारा पिता
ست ہمارا چاچا کہیے جن سنگ منوا جیتا	सत्त हमारा चाचा कहिये जिन संग मनवा जीता
سن لالو گن ایسا	सुन लालू गुण ऐसा
سکل لوگ بندھن تے باندھے سو گن کہیے کیسا	सगल लोग बंधन ते बांधे सो गुण कहिये कैसा
ایک رہاو	एक रहाव
بھاو بھائے سنگ ہمارے پریم پریت سو جار	भाव भाई संग हमारे प्रेम प्रीति सो यार
دھیا ہمارے دھیرج ہی ہے ایسا سنگ ہمار	धिया हमारी धीरज बनी है ऐसा संग हमार
سانت ہمارے سنگ سہیلی مت ہماری چیلی	सान्त हमारी संग सहेली अक्ल हमारी चेली
یہ کٹنب ہمارا کہیے سانس ہماری بیلی	ये कुटुंब हमारा कहिये सांस हमारी बेली
ایک اونکار ہمارا خاوند جن یہ نسبت بنائی	एक ओंकार हमारा खाविन्द जिन यह निसबत बनाई
اوسکو تیاگ اور کو لاگے نانک سو دکھ پائی	उस को त्याग और को लागे नानक सो दुख पाई

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ چھما ہماری والدہ ہو اور سنتوکھ ہمارا والد ہو۔

ست ہمارا چچا ہو جسکے سنگ مین میرا دل لگا ہوا ہو۔

سن لالو جی گن ایسا۔

تمام خلقت اور بندھن مین جو بندھے ہوئے ہین وہ گن کس کام کا ہے۔

بھاونا ہمارا بھائی ہو وہ ہمارے سنگ ہو اُس سے پریم اور پریت سو جار لینے لگی ہوئی ہو۔

دختر ہماری دھیرج ہو وہ ہمارے ساتھ ہو یس ان لوگون سے رشتہ داری ہو۔

سانت ہماری سنگھی وساتھی ہی۔ نت یعنی خیال ہمارا ہماری جھولی ہی۔
بنتے سب ہمارا خاندان ہی اور یہ پرم ہمارے دم کے ساتھ ہی۔
ایک اونکار۔ ہمارا مالک ہی جسنے یہ سب بنایا ہی۔
اُسکو چھوڑکر جو شخص دوسرے سے محبت کرتا ہی اے نانک وہ بہت دکھ پاویگا۔

جسوقت ست گورو مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے یہ شبد فرمایا اُسوقت بالو رام جی نے اپنے بھائی کالو رام جی سے کہا کہ اے بھائی صاحب انکی سمجھ تو ہماری سمجھ سے باہر ہی اسلیے بہتر ہی کہ ایکدفعہ انکو رائے بولار صاحب کے پاس لیجانا چاہیے انہیں یہ مصلحت کرکے کہا کہ اے بیٹا تم رائے بولار صاحب کے پاس تو چلو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ کہکر اُٹھے اور رائے بولار کے پاس جا پہونچے اُسوقت رائے صاحب موصوف چارپائی پر بیٹھے تھے اور بحالت ضعیفی کی تو بھی ہی ست گورو مہاراج کو دیکھکر رائے بولار صاحب تعظیماً چارپائی سے اُٹھنے لگے انکو دیکھکر ست گورو مہاراج نے رائے صاحب کو چارپائی ہی پر روک لیا اور خود ہی رائے صاحب کے قدموں پر ہاتھ رکھا یا یہ حالت دیکھکر رائے صاحب نے کہا کہ اے بابا جی صاحب اب آپ مجھکو بخشیے اور کرتار سے مجھکو بخشوائیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے صاحب آپ تو اول ہی سے بخشے ہوئے ہیں یہ سُنکر رائے صاحب نے کہا کہ اے نانک جی صاحب میرے اوپر آپ ہی کچھ کرپا کیجیے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے رائے جی صاحب جہاں پر آپ ہیں پر میں بھی ہوں یہ سُنکر رائے صاحب نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میری خواہش جبہی پوری ہوگی کہ جب آپ اپنے قدم میرے سر پر رکھینگے یہ کہکر رائے بولار موصوف بہت عاجزی کے کلمات کہنے لگے۔ یہ اُسکی عجز وانکساری دیکھکر ست گورو مہاراج رائے بولار کی چارپائی پر جاکر بیٹھ گئے اُسوقت رائے صاحب نہایت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک خود اُٹھاکر اپنے سر پر رکھ لیے اور اپنے خدمتگار کہ جسکا نام امیدہ تھا کہا کہ بہت جلد ایک برہمن کو جو بہت پاک وصاف ہوگا لا۔ چنانچہ امیدہ مذکور اُسیوقت ایک برہمن کو جو بہت اچھا آدمی تھا جاکر لایا اُس برہمن سے رائے صاحب نے کہا کہ اپنے گھر سے برتن لاؤ اور یہاں پر کھانا پکاکر بابا جی صاحب کو بھوجن کراؤ تاکہ میں اپنی آنکھ سے دیکھوں [illegible] ست گورو مہاراج سے رائے بولار صاحب نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج رسوئی کیا بھوجن کرتے ہو [illegible] فرمایا کہ اے رائے جی صاحب جو کرتار بھیجتا ہی وہی کھالیتے ہیں کیونکہ وہاں فرمائش کی گنجائش نہیں [illegible] برتن لایا چونکہ اُس برہمن کا نام بھی (مہتا) کالو تھا اُس سے رائے بولار صاحب نے کہا کہ جلد [illegible] میٹھا بھوجن بناؤ [illegible] بناتا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ مارو محل پہلا

مٹھا مرم سلونا سنجم کٹھا کھارا دھانا
ایسا بھوجن جو جن اچوے سو مانس پردھانا
رائے جی بھوجن ایسا کرے
اور سگل پرہرے
ایک رہاؤ

रागमारू महला पहला

मीठा मरम सलोना संजम खट्टा खारा घाना
ऐसा भोजन जो जिन अचवे सो मानुष परधाना
राय जी भोजन ऐसा करिये
और सगल परिहरिये
इक रहाव

सेवा मंगन लगा सच सेती जिस खाये त्रिपतावे	سیوا گن سگل سچ سیتین جس کھاے ترپتاوے
सतगुरु हस फल आसर डाली सो फल जुग रखावे	شلو۔ برچھ بیل اسارن ڈالی سو بیل جگ جگ کھاوے
अमृत फल रस नाम धनी का सो पीवै जिस देवै	امرت بیل رس نام دھنی کا سو پیوے جس دیوے
सो फल दरस अकाल मूर्ति है ताके हृदय समावे	سو بیل درس اکال مورت ہی تاکے ہردے سماوے
कहु नानक सो खरा स्वादी एक ओंकार रस लिया	کہو نانک سو کھرا سوادی ایک اونکار رس لیا
और स्वाद सब फीके लागें जब सच नाम सुख दिया	اور سواد سب پھیکے لاگیں جب سچ نام سکھ دیا

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ۔ میٹھا اُسکا راز ہی اور سلونا اُسکا ساز ہی کھٹا اور کھارا اُسکا دھان ہی لینے دھان میں کمی ہی کہ
جو شخص اسطرح کا بھوجن پاتے ہیں وہ آدمی بردھان لینے قابل تعریف کے ہیں۔
اے راے جی صاحب اسطرح کا بھوجن کرنا چاہیے۔
اور سب قسم کے ذایقہ اور سواد کو چھوڑنا چاہیے۔
امرت بیل کا رس نام ایشر کا ہی لیکن وہی پیتا ہی جسکو وہ اپنی کرپا کرکے دیتا ہی۔
اُس بیل کے کھانے سے اکال مورت کے درشن پراپت ہوتے ہیں اور ہردے میں سما جاتا ہی۔
شگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ وہی خوش ذائقہ کا آدمی ہی جسنے ایک اونکار کا رس پیا ہی۔
اُس شخص کو کل ذایقہ پھیکے معلوم ہوتے ہیں جسکو سچ نام کا سُکھ ملا ہی۔
جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد راے بولار صاحب نے سُنا فوراً ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اور کالو رام جی کی طرف راے جی صاحب مخاطب ہوے اُسوقت کالو رام جی نے راے صاحب سے دریافت کیا کہ اے راے صاحب یہ جو پرمیشر پرمیشر کیا کرتے ہیں ہم نے تو آجتک کرشمہ کچھ بھی نہ دیکھا و نہ سُنا۔ کالو رام جی کے منہ سے یہ تقریر سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پتا جی جیسے میرا صاحب دیکھا ہی وہی صلاح ہی یعنے قابل تعریف کے ہی یہ کہکر راگ آسا میں
ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

राग आसा महल पहला	راگ آسا محل پہلا
सुन वड्डा आखै सब कोई	سن بڈا اکھے سب کوئی
के वड़ वड्डा डीठा होई	کے بڈ وڈا ڈھٹا ہوئی
कीमत पाय न कहिया जाय	قیمت پاے نہ کہیا جائی
कहनें वाले तेरे रहे समाय	کہنے والے تیرے رہے سمائی
वड़ा मेरा साहिबा गहिर गंभीरा गुणी गहिरा	بڈا میرا صاحبا گہر گمبھیرا گنی گہیرا
कोई न जानें तेरा केता केवड़ चेरा	کوئی نہ جانے تیرا کیتا کے بڈ چیرا

اک رہاو	एक रहाव
سب سرتی مل سرت کماے	सब सुरती मिल सुरत कमाये
سب قیمت مل قیمت پاے	सब क़ीमत मिल क़ीमत पाये
گیانی دھیانی گور گور رہاے	ज्ञानी ध्यानी गुरु गुरु रहाये
کہن نجاے تیری تل بڈہاے	कहन न जाय तेरी तिल वड़याई
سب ست سب تت سب چنگائیان	सब सत्य सब तत सब चिंगाइयाँ
سدھیان پورکھیان کیا بڈ پائیان	सिधयाँ पुरखयाँ क्या बड़ पाइयाँ
تدھ بن سدھی کنے نہ پائیا	तिधि बिन सिधी किनने न पाइयाँ
کرم ملے نہین ٹھاک رہائیا	कर्म मिलै नहिं ठाक रहाइयाँ
آکھن والا کیا بیچارا	आखन वाला क्या वेचारा
سفتی بھرے تیرے بھنڈارا۔	सिफती भरे तेरे भन्डारा।
جس تون دے تسے کیا چارا	जिस तूं देह तिसे क्या चारा
نانک سچ سنوارن ہارا	नानक सच्च सँवारन हारा

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

سنکر بڈا اسکو سب لوگ کہتے ہین -
۲- لیکن کسقدر وہ بڑا ہی کوئی نہین کہہ سکتا کیونکہ اُسکو کسی نے دیکھا نہین ہی-
۳- اُسکی ذات اصول ہی یعنے اُسکی قیمت کوئی بیان نہین کرسکتا اور نہ کہنے کے لائق ہی-
۴- اور اگر بالفرض کہ کوئی اس قابل بھی ہو کہ کچھ تیری صفت بیان کرے تو وہ تجھی مین سماگیا-
۵- سچ ہی کہ میرا صاحب بہت بڑا ہی اور باوزن اور ہمہ صفت موصوف اور بہت گرانی لیے ہوئے ہی-
۶- تیرے وصف وصنعت کوئی نہین کہہ سکتا ہی اور نہ تیری بڈائی ہی کوئی کرسکتا ہی-
۷- مصنفان سرتی وسمرتی نے بھی بہت کچھ محنت کی ہی-
۸- اگر وہ بھی چاہین کہ تیری قیمت کو کچھ بیان کرین تو اُنکے امکان سے بھی باہر ہی-
۹- گیانی اور دھیانی بڑے بڑے اس معاملہ مین عاجز ہوگئے-
۱۰- کسی سے نہین ادا ہوسکتی تیری بڑائی ایک برابر تل کے ہی-
۱۱- چاہے ست ہو یا چاہے تپ ہو یا اور کسی قسم کی خوبی ہو-
۱۲- چاہے سدھتان ہون یا بزرگی ہو یا بڑائی ہی ہو-

۱۳ - لیکن بغیر تیری کرپا کے کوئی نہین پا سکتا ہی -

۱۴ - جیسے کہ پچھلا جنم کے کرم ہین ویسے ہی بھوگ کرنا ہوگا -

۱۵ - کہنے والا کیا کہہ سکتا ہی -

۱۶ - صفت کے تیرے بیان بھنڈارہ بھرے ہوئے ہین -

۱۷ - جسکو تو عطا کرے اُسی کو مل سکتا ہی بجز عنایت و مہربانی تیری کے انسان کی کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی ہی -

۱۸ - اے مالک تو سچّا سب چیزون کا صانع یعنے سنوارنے والا ہی -

جسوقت یہ سبد ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے کالورام جی نے سنا بیساختہ بول اُٹھے کہ بیٹا نانک جی یہ باتین چھوڑ دو اور دنیاداروں کی عادت پکڑو تاکہ تمام تمھارا خاندان آرام پاوے یہ سُنکر لالورام جی نے کالورام جی اپنے بھائی سے کہا کہ مین نے پہلے سے عرض کر دیا تھا کہ آپ خاموش رہیے اور اب پھر عرض کرتا ہون کہ آپ خاموش رہیے اسوقت آپکے بولنے کی کچھ ضرورت نہین ہی یہ کہکر پھر لالورام جی نے رائے بولار صاحب سے عرض کیا کہ اگر آپ مناسب سمجھین تو نانک جی کو اپنے ہی پاس رہنے دیجیے یہ سنکر رائے بولار صاحب نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے نانک جی تمھارے چچا لالورام جی کی بہت ہی خواہش ہی کہ آپ یہین مقیم ہون گو کہ اس بارہ مین مین کچھ عرض نہین کر سکتا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے جی صاحب جو کچھ آپ کو کہنا ہو آپ بلا تکلف مجھسے کہیے یہ سنکر رائے بولار جی نے عرض کیا کہ اے مہاجی اگر آپ مناسب سمجھین تو یہین قیام فرماوین اور اگر آپ کی طبیعت کاشتکاری وغیرہ کی طرف رجوع ہو تو سیر کے واسطے اراضی مفت مین دونگا اور اُس اراضی کا کچھ بھی اور کبھی لگان نہ لونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے جی صاحب یہ تو ظاہر ہی کہ میری پیدائش کھتّری کے گھر مین ہوئی ہی اور یہ بھی حضور خود جانتے ہین کہ جسقدر آمدنی میرے والد کو حضور کی سرکار ہی سے ہی وہی میرے خرچ کے واسطے کافی و وافی ہی اور میرے والد کے بجز میرے اور کوئی اولاد نہین قطع نظر اسکے اور تمام میرا خاندان خوش و خرم ہی اگر مین یہین قیام کرون اور کھیتی پر آمادہ ہو جاؤن تو سب لوگ مجھسے خود ہی خوش ہو جاوین لیکن مین جن صاحب کا کاشتکار ہون وہ بہت بڑا صاحب جائداد ہی بس اُسی سے میری لو لگی ہوئی ہی اُسکے لو لگنے کیوجہ سے مین بہت خوش رہتا ہون - سنیے اے رائے جی صاحب جس مہاجن کے پاس بہت کچھ سامان ہی اُسنے مجھکو بھی بہت کچھ میسر کر رکھا ہی یہ بات سنکر رائے بولار صاحب موصوف حیران و متعجب ہو گئے اور لالورام جی بھی خاموش ہو گئے اتنے مین ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اے بیٹا نانک جی اگر ممکن ہو تو تم میرے ہی پاس رہو مین تمھارے سب کھانا یعنے بھوجن پکا دیا کرونگی اور تم کچھ کام بھی نکرو صرف کھانا کھاؤ اور بیٹھے رہو - اور یہ بات مین اسلیے کہتی ہون کہ مجھکو تمھاری مفارقت گوارا نہین ہی تم مجھکو چھوڑکر کہین نہ جاؤ اور مجھسے دیکھا نہین جاتا ہی کہ تم میری زندگی مین یون ہی پھرا کرتے ہو کبھی تمکو کھانا ملتا ہی اور کبھی نہین ملتا ہی جس دن نہین ملتا ہی بھوکے پڑے رہتے ہو - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا -

راگ آسا محلہ پہلا

اکھان جیوان بسرے مرجاؤن
اکھن اوکھا سانچا ناؤن

राग आसा महला पहला

आखाँ जीवाँ बिसरै मर जाँव
आखन औखा साचा नाँव

انچے نام کی لاگی بھونکھ	साँचे नाम की लागै भूख
ت بھونکھے کھائے چلی یہ دُکھ	उत भूखे ख्याय चली यह दुख
و کیون بسرے میری مائے	सो क्यों बिसरै मेरी माय
نچا صاحب سانچی نائے	साँचा साहब साँचा नाँय
اک رہاؤ	इक रहाउ
نچے نام کی تل بڑائی	साँचे नाम की तिल बड़ाई
کھ تھکے قیمت نہین پائی	आख थके क़ीमत नहिं पाई
جو سب مل کے آکھن پائے	जो सब मिल के आखन पाये
بڑا نہ ہووے گھاٹ نجائے	बड़ा न होवै घाट न जाये
اوہ مرے نہ ہووے سوگ	ना वह मरै न होवै सोग
یندا رہے نہ چوکے بھوگ	देंदा रहै न चूकै भोग
گن یہ ہور ناہین کوئی	गुण यह होर नाहीं कोई
نا کوئی ہویا نہ کوئی ہوئی	ना कोई होया ना कोई होई
جے بڑ آپ تے بڑ تیری ذات	जे बड़ आप ते बड़ तेरी ज़ात
جے بڑ دن کرکے کیتی رات	जे बड़ दिन करके कीती रात
خصم بسارے تے کم ذات	ख़सम बिसारे ते कम ज़ात
نانک نہ آوے باجھ سنات	नानक ना आवै बाझ सनात

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱- یہ زندگی براے نام کی ہی آخرکار مرنا مقدم ہی اُسکو لوگ بھولے ہوئے ہین-
۲- کھنا اور کھانا اصلی اُس سچّے نام ہی کا ہی-
۳- اُس سچے نام کی بھونکھ مجھکو لگی ہوئی ہی-
۴- جو شخص اُسکے نام کا بھونکھا ہی اُس سے یہ سب دُکھ چلے جاتے ہین یعنے دور ہوجاتے ہین-
۵- اے ماتاجی صاحب اُسکو کیونکر مین بھلا دون-
۶- کیونکہ وہ خود بھی سچا ہی اور سچا ہی اُسکا نام ہی-
۷- اُسکے سانچے نام کی بڑائی تل بھر بھی کوئی نہین کرسکتا ہی-
۸- کہنے والے تھک جاتے ہین اور اُسکی قیمت ذرا بھی نہین پاتے ہین

۹- اگر صد ہا تدبیرین کرے لیکن مطلق بھی بیان ہو نہین سکتا-

۱۰- بلکہ اُسکے بیان کرنے کے کنارہ بھی نہین جا سکتا ہی کیونکہ وہ معبود محدود نہین ہی-

۱۱- وہ موت اور فوت سے مبرا و منزا ہی غم سے بے غم ہی-

۱۲- وہ رازق ہی رزق سبکو پہونچاتا ہی-

۱۳- یہ اُسکی صفت ہی سوا اُسکے اور کوئی دوسرا توصیف کے قابل نہین ہی-

۱۴- جو کچھ ہی وہ آپ ہی بڑا ہی غرضکہ سوا اُسکے اور کوئی بڑا نہین ہی-

۱۵- نہ کبھی ہوا ہی اور نہ آیندہ ہوگا-

۱۶- جسنے یہ دن اور رات پیدا کیا ہی اُسکو اختیار ہی کہ چاہے دن کرے اور چاہے رات کرے-

۱۷- پس اپنے مالک کو جو بھلا دیتا ہی وہی کم ذات ہی یعنے نیچ و نالایق ہی-

۱۸- نانک کہتے ہین کہ بانجھ عورت سے بھی کبھی اولاد پیدا ہوئی نہین یعنے جسنے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا وہ بمنزلہ مثل بانجھ کے ہوگیا-

ستگورو مہاراج نے اپنی والدہ ماجدہ سے یہ شبد کہکر فرمایا کہ اے ماتا جی صاحبہ مین پرمیشر کے نام کا جپ کرنے سے ہمیشہ ہی آسودہ رہتا ہون اور اے ماتا جی مین اپنے قابو مین نہین ہون بلکہ پرمیشر کے آدھین ہون جہان اور جسطرح وہ مجھکو رکھتا ہی اُسیطرح وہان مین رہتا ہون- یہ سُنکر رائے بولار جی صاحب نے عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب مجھکو بھی کبھی اپنی کسی خدمت کیواسطے ارشاد فرمایئے کہ مین اُس ارشاد کو بسر و چشم بجا لاؤن- یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے راگ سارنگ مین ایک شبد فرمایا-

راگ سارنگ محل پہلا

یک فرمایش الکھی جو مانے سائی
جس تے جور نہ چلے کر جوگ دھائی
ایسا صاحب رائے جی کیسے ہاتھ نہ آوے
ہاتھ جوڑ کر بنتی تان سب کچھ پاوے
اک رہاؤ
حکمت حکم چلاوے
انت کال دھرتی پے کچھ ہاتھ نہ آئے
بڑے بڑے مہابل جو دھوم سُور
کہو نانک توں دیکھے جن دھرتی دھور

राग सारंग महल पहला

यक फ़रमायश अरथी जो माने साईं
जिस ते ज़ोर न चलै कर जोग धाईं
ऐसा साहब राय जी किस हाथ न आवै
हाथ जोड़ कर बिन्ती तौं सब कुछ पावै
यक रहाव
हिकमत हुक्म चलावै
अन्तकाल धरती पै कुछ हाथ न आवै
बड़े बड़े महा बलि जो भूमर सूर
कहु नानक तौं देखे जिन धरता धूर

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱۔ ایک فرمائش میری ہی اگرچہ اسکو میرا مالک قبول کرے۔
۲۔ لیکن اپنے مالک سے ماتحت کی کچھ طاقت نہیں چلتی ہی بجز اسکی اطاعت و فرمان برداری کے اسمین دوادوش کرنا چاہیے۔
۳۔ ایسے بڑے ہی صاحب ایسا مالک کیونکر ہاتھ آوے کہ جو حاکم الحاکمین ہی اور رب العالمین ہی۔
۴۔ پس اگر اسکے آگے دست بستہ اپنا مالک سمجھکر موجود رہے تو بادشاہ ماتحت سب کچھ پا جاوے۔
۵۔ ماتحت کو چاہیے کہ اپنے مالک کے ہر کام کو خالی از حکمت نہ سمجھے اور اسکے حکم کی بلا عذر بجا آوری کرے۔
۶۔ کیونکہ انجام کار سب کا یہی ہوگا کہ زمین کھا جاویگی اور کچھ ہاتھ نہ آویگا۔
۷۔ بڑے بڑے امیر و کبیر اور بڑے بڑے پہلوان اور شوروان۔
۸۔ نانک صاحب کہتے ہیں کہ میرے دیکھتے ہوے ایسے ویسے لوگ اسی دھرتی میں خاک ہو گئے۔

پس شبد سنکر راے بولار صاحب نے کہا کہ اے پناہی صاحب آپ یہاں پر تشریف رکھیے اور لنگر چلائیے اور کنوان وغیرہ جو ضرورت ہوگی وہ بھی سب طیار کرا دیا جاویگا اور جسقدر زمین ضرورت ہوگی وہ سب حاضر کر دیجاویگی اور اس زمین سے جسقدر آمدنی ہو وہ سب فقیرون کو آپ کھلائیے اور خود کھائیے۔

پس سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد راگ آسا میں فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	राग आसा महल्ल पहला
لنگر ایک خدا کا دوسر لنگر ناے	लँगर एक ख़ुदाय का दूसर लँगर नाँय
دوسر لنگر نا چلے تھر جگ نہ رہاے	दूसर लँगर ना चले थिर जग न रहाय
راے رلار سن بنتی یک عرض ہماری	राय सुलार सुन बिन्ती यक अर्ज़ हमारी
خالق سانچا ایک ہی جن خلق سنواری	ख़ालक़ साँचाँ एक है जिन ख़लक़ सँवारी
ایک رہاؤ	एक रहाव
داتا اکھ رحیم ہی سب جیان نالے	दाता अरब रहीम है सब जीयां नाँ ले
دیون کو آپے دھنی سگلیان پرت پالے	देवन को आपे धनी सगलयां प्रतिपाले
جیان پران تن دھن دے دینی رس بھوگ	जियाँ प्राण तन धन दे दीनीं रस भोग
آپے کچھ نا ہووے کینے رس جوگ	आपे कुछ ना होविये कीनें रस जोग
سبھان کے سر ایک ہی سدھ سادھ بیچارے	सबनाँ के सिर एक है सिध साध बेचारे
نانک منگت سبکو داتا سرجن ہارے	नानक मंगत सब को दाता सिरजनहारे

ترجمہ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

ا۔ لنگر تو ایک خدا ہی کا ہی دوسرا لنگر کسکا ہو سکتا ہی۔

۲- دوسرا لنگر کیونکر چلسکتا ہی کیونکہ یہ مرت لوک یعنے دنیا تو مقام فانی ہی-
۳- اسے راے بولار صاحب ایک عرض ہماری سنیئے-
۴- سچا خالق ایک ہی ہی جسنے یہ تمام خلقت بنائی ہی-
۵- داتا اُسی کو کہنا زیبا ہی کہ جو رحیم ہی اور سب جیوؤن کے ساتھ ہی-
۶- دینے کو وہ ایسا دھنی یعنے دولتمند ہی کہ تمام خلقت کی پرورش کرتا ہی-
۷- جہان یہ ان تن دھن اُسی دولتمند یعنے دھنی کی بدولت ہی کہ جو ہم لوگ رس بھوگ رہے ہین-
۸- آپ تو نرنکار روپ ہی لیکن تمام چیزون کا وہی جوہر ہی-
۹- سب کا افسر یعنے مالک و تن ایک پرمیشر ہی کیا سدھ ہو یا سادھ ہو خواہ کوئی اور شخص ہیا ہو-
۱۰- نانک بھی اُسی سے مانگتے ہین کہ جو سبکا دینے والا ہی اور پرورش کرنے والا ہی-

جسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا اسوقت راے بولار صاحبنے اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور دنڈوت ہوکر عرض کیا کہ اے سائین صاحب جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے-

غرضکہ اسی طرح ست گورو مہاراج کو (تلونڈی) کے مقام پر چند دن گذرے ایک دن ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا- اُسوقت بھائی مردانہ بھی وہان موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اے بھائی بالے اب یہان سے چلنا چاہیے اُن لوگون نے عرض کیا کہ جیسا حضور کی مرضی ہو- یہ سنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ رنجیدہ ہوکر کہنے لگین کہ اے پرمیشر اول تو میرے ایک ہی اولاد ہی پھر افسوس کہ وہ بھی میرے پاس بیٹھنے کو قبول نہین کرتا پردیس جانے پر آمادہ ہی حالانکہ راے بولار صاحب نے بھی بہت کچھ سمجھایا لیکن کسی کے کہنے کو نہین مانتا ہی جنگل مین رہنا پسند ہی ہی بھلا لڑکا کیسا عقلمند ہی اسکو کون شخص عقلمند کہیگا ایسے ولین اسطرح کہتی ہوئین ست گورو مہاراج کے پاس آئین اور نزدیک آکے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بیٹا نانک تم کہین نجاؤ اور یہان بھی کچھ کام نکرو صرف مکان پر بیٹھے ہو اور ہم لوگ کبھی تم سے کسی کام کو نہ کہینگے تم پرمیشر کے واسطے کہین دور نجاؤ میری زندگی مین تمکو کسی بات کی تکلیف کیا اُسکی فکر بھی ہونے نہ پاویگی جس چیز کو تمھارا دل چاہے کھاؤ اُٹھاؤ اور اپنے پرمیشر کا بھجن کرو اور جس شغل مین تم لگے ہو اُس سے ہم لوگ تمکو کبھی نہ روکینگے اتنے عرصہ مین کالو رام جی بھی بول اُٹھے کہ اے بیٹا تمکو کیا ایسی فکر دامنگیر ہوئی ہی کہ جسکے باعث سے تم فقیر ہوتے ہو بلکہ تمھارے اوپر تو پرمیشر کی ایسی ہی کرپا ہی خیال تو کرو کہ تم مودی خانہ مین کسطرحکا خرچ رکھتے تھے کہ جسکو دیکھکر ہر خاص و عام کچھ کا کچھ خیال کیا کرتا تھا لیکن جسوقت تمھارا حساب ہوتا تھا تمھارا ہی روپیہ اُس سرکار مین فاضل نکلتا تھا حالانکہ تمنے اُسوقت مین بہت کچھ کمایا افسوس کہ ایک حبہ بھی پاس نہ رکھا کہ تمھارے کسی وقت پر کام آتا مگر تم نے بلا وسواس و دور اندیشی کے سبب دولت فقیرون کو کھلادی اب مین کیا کرون تمھین خیال کرو کہ جس دن سے تم پیدا ہوئے ہو تم اپنے اور میری کمائی دونون کو کھوتے ہی رہے ہو باوجودیکہ تمکو مین نے اس بارہ مین ہر طرح سے سمجھایا لیکن تم کچھ بھی نہ سمجھے اور میرے کہنے کو کچھ بھی خیال نکیا کہ یہ سڑی کیا بکتا ہی دیکھو بیٹا ہم قوم اور ہم چشم والے تمھاری رفتار و گفتار دیکھکر قہقہا مار مارکر ہنستے ہین تالیان بجاتے ہین اور مجھکو شرماتے ہین خیر یہ امر تو تقدیری میری قسمت کا قصور ہو اسمین تمھارا کیا قصور ہی لیکن اب بھی خیریت ہی کہ بے فائدہ کو مت پھرو جو کچھ گھر مین میسر ہو کھاؤ اور صرف بیٹھے رہو اور یہ بھی مین

مین کہے دیتا ہون کہ تمکو اب مین کبھی کسی کام کو بھی نہ کہونگا غرضکہ کالو رام جی یہ باتین کرتے تھے اور ست گورو مہاراج چپکے بیٹھے ہوئے سنتے تھے کچھ جواب نہ دیتے تھے آخرکار کالو رام جی نے جبکہ اپنی بات کا کچھ جواب نہ پایا تو رنجیدہ خاطر ہوکر اُسجگہ سے اُٹھکر چلے گئے اور اپنے کاروبار خانگی مین متوجہ ہوگئے آخرکار والدہ کے کہنے سننے سے اُس شب کو مکان مین قیام فرمایا اور صبح اُٹھکر جنگل کو نکل گئے اب ست گورو مہاراج کا یہی معمول ہوا کہ تمام دن جنگل مین بسر کرنا اور شام کو جانب بستی کے پھرنا اور شب کو گھر مین بہ جبر وجفا رہنا قطع نظر اسکے آپکی یہ بھی عادت تھی کہ اگر بوقت واپسی جنگل کوئی سادھ خواہ سنت ملجاتا تھا تو اُسکو اپنے ساتھ ضرور ہی لاتے تھے آپ کو جو کچھ کہ بھوجن وغیرہ مکان سے ملتا تھا پہلے اُس سادھ خواہ سنت کو کھلا دیا کرتے تھے بعد اسکے آپ بھی کچھ کھا لیتے تھے۔

غرضکہ سمبت ۱۵۵۳ بکرماجیتی ماہ پوس بدی نومی پنجشنبہ یعنی برسپت کے دن ست گورو مہاراج نے (تلونڈی) سے چلنے کا قصد کیا یہ خبر پھر راے بولار صاحب کو پہونچی کہ ست گورو مہاراج باہر تشریف لیے جاتے ہین اور یہ خبر خود ہی کالو رام جی اور بھائی لالو رام نے راے بولار سے جاکہی تھی آخر مین یہ بھی عرض کیا کہ شاید حضور کے سمجھانے سے یہین قیام فرماوین خبر کے سنتے ہی راے بولار صاحب نے اپنا ایک ملازم جسکا نام (اُمیدہ) تھا اور راے صاحب کا بہت رفیق قدیم ملازم تھا اُسکو ست گورو مہاراج کی خدمت مین بھیجا اور ہدایت کی کہ تو میری جانب سے آداب بجالانا اور عرض کرنا کہ مجھکو آپ درشن دیجاوین چنانچہ اُمیدہ مذکور ست گورو مہاراج کے پاس جا پہونچا اور راے بولار صاحب کے زبانی کل باتین عرض کہین کہ حضور راے صاحب نے آداب عرض کیا ہی اور کہا ہی کہ مجھکو درشن دینے چاہیین یہ سنکر ست گورو مہاراج جس مقام پر بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور راے صاحب کے مکان پر جا پہونچے اور اُنکو درشن دیا اُس وقت ست گورو مہاراج کے قدمون پر راے بولار موصوف نے اپنا سر رکھ دیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ میری گستاخی معاف فرمائی جاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راے صاحب آپ سچے دربار کی درگاہ سے معاف ہو چکے ہین۔ یہ سنکر راے صاحب نے عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب آپ کچھ کام وغیرہ بھی نہ کیجیے صرف بیٹھے رہیے لیکن یہین قیام فرمائیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راے جی صاحب یہ امر میرے امکان سے باہر ہی اُسی کرتار کے ہاتھ ہی اب تو جہان کرتار مجھکو رکھے گا وہین رہینگے اور میرے آنے جانے کا بھی اختیار اُسی کا ہی غرضکہ میرے اختیار مین کچھ نہین ہی جدھر کرتار لیجاویگا اُدھر جاوینگے۔

غرضکہ راے بولار صاحب نے اُسوقت ست گورو مہاراج کے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن سب بیکار ہوئی اور جب آخرکار یہی دیکھا کہ ست گورو مہاراج کا قصد مصمم جانے کا ہی اُسوقت راے صاحب نے عرض کیا کہ اب کچھ خدمت مجھ نالائق سے بھی لیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راے صاحب مجھکو تو کوئی ایسی ضرورت نہین ہی کہ مین آپکو تکلیف دون اور آیندہ آپکی مرضی کے اختیار ہی۔ یہ سنکر راے بولار صاحب نے عرض کیا کہ میری مرضی آپ کی اجازت و فرمایش پر منحصر ہی۔

اتفاق وقت اور ست گورو مہاراج انتر جامی اور بھگتون کی دلجوئی کرنے والے تو تھے ہی حسب معمول پہر رات باقی رہے ست گورو مہاراج واسطے اشنان کے اُٹھے اُسوقت آپکی زبان سے نکلا کہ یہان کوئی (ٹوبا) نہین ہی کہ جہان اشنان کیا جاوے۔ ست گورو مہاراج کے منھ سے نکلتے ہی ملازم راے بولار صاحب نے راے صاحب کو یہ خبر پہونچائی کہ اسوقت ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ بات نکلی ہی یہ سنتے ہی راے بولار صاحب نہایت خوش ہوے اور سوچے کہ بھگتون کی خواہش پوری ہونے کو ست گورو مہاراج نے یہ ارشاد فرمایا ہی آپس مین کہنے لگے کہ آج مین نہال ہوگیا کہ جو ست گورو مہاراج نے اپنی زبان سے ایک امر کی بابت فرمایش کی بس یہ کہکر راے بولار صاحب نے آدمی تعینات کیے

کہ فوراً (ٹوبا) بنا دیا جاوے چنانچہ بہت جلد تالاب طیار ہو گیا۔

اب سنیئے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے پھر مقام (ایمن آباد) بھائی لالو کے مکان پر تشریف لائے ستگورو مہاراج دیکھکر بھائی لالو بہت خوش ہوئے اور فوراً ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ست گورو مہاراج نے مجھکو نہال کیا جو پھر آپ نے اپنے درشن دیئے۔ غرضکہ ستگورو مہاراج نے مع اپنے ہمراہیوں کے بھائی لالو کے مکان پر پانچ یوم مقیم رہکر بھائی بالے اور مردانہ سے کہا کہ چلو بھائی اب یہاں سے جانا چاہیئے یہ کہکر بھائی لالو سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی دوُدی نامے زمیندار اور ستگورو مہاراج کے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۳۶

۴ [illegible]

اب سنیئے کہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے (تلونڈی) روانہ ہوئے تو ایک مقام راوی ندی کے کنارہ پر پسند کیا اور اسی مقام پر تپ کرنے لگے۔ جب ست گورو مہاراج اپنے تپ میں مصروف ہوئے تو دونوں ہمراہیوں نے یعنی بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو ہم لوگ چند روز کے واسطے (تلونڈی) ہو آویں۔ یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائیو جلدی نکرو یہ کہکر خاموش ہو رہے اتفاق سے جسجگہ ست گورو مہاراج نے قیام فرمایا تھا اُسکے قریب میں ایک شخص کہ جسکا نام (دوُدی) تھا وہاں وہ شخص زمیندار رہتا تھا کسی دن اُس زمیندار کی عورت نے آکر ست گورو مہاراج کے درشن کیے اور درشنوں سے نہایت آنند ہوئی لیکن خوبی قسمت سے زمیندار مذکور نہایت غریب آدمی تھا اور کوئی اولاد بھی نہیں رکھتا تھا ایک دن زمیندار مذکور کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اے ٹھاکر جی ایک سنت تپیشری آج کل راوی ندی کے کنارہ آئے ہیں آپ بھی چلیے اور درشن کیجیے خاوند نے کہا کہ اچھا غرضکہ بعد چند عرصہ کے وہ دونوں آدمی یعنی عورت و خاوند ست گورو مہاراج کے درشنوں کو چلے اور کسی قدر دوُدھ بھی کہ جو موجود تھا لیتے گئے۔ پھر جبکہ ست گورو مہاراج کے چرنوں میں گر کر متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او بھائی تکو (کرتار جیت ادی) بعد اسکے اُس عورت کا روزانہ معمول ہوا کہ ست گورو مہاراج کے درشنوں کے واسطے روزمرہ آنے لگی اور اُسکا خاوند مسمی (دوُدی) زمیندار بھی کبھی کبھی آتا تھا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج نے کچھ دن اور زیادہ اُس مقام پر قیام فرمایا چنانچہ ایک دن حسب معمول (دوُدی) زمیندار کی عورت آئی اور کسیقدر دوُدھ بھی ساتھ لائی اور دوُدی مذکور بھی اپنی عورت کے ساتھ آیا اُس روز ست گورو مہاراج نے دوُدی مذکور سے بُلا کر کہا کہ اے دوُدی کیا چاہتے ہو جو چاہتے ہو عرض کرو کیونکہ میرے پاس ست گورو کا دیا ہوا سب کچھ موجود ہی اور وہ بھگونت ہر جگہ بھرپور ہو رہے ہی اور وہ معبود ہر جگہ خود ہی موجود ہی اسلیئے اسوقت جو کچھ تم پرمیشر سے مانگوگے وہ پاؤگے۔ بالفرض کہ اگر تم دودھ ہی کی خواہش رکھتے ہو جتنا چاہو پیو بلکہ تمہارے لیے اجازت دیجاتی ہی کہ جسقدر تمہاری خواہش دودھ کی ہو اس دریا سے پی لو یہ سنتے ہی دوُدی زمیندار نے دریا مذکور میں منھ ڈال دیا اور دودھ پینے لگا دوُدی مذکور ہی اُسوقت کے دودھ کی تعریف بیان کرسکتا ہی۔ اُسوقت دوُدی مذکور صرف یہی کہتا تھا کہ بیشک یہ دودھ ہی نہیں بلکہ صاف امرت پڑا ہو دودھ کے پیتے ہی دوُدی زمیندار کو عقل آگئی اور ہوش ٹھکانے ہو گئے اور یقین کامل ہو گیا کہ بیشک یہ درویش کامل ہیں اور دوُدی نے اپنے دلمیں اُسوقت یہ خیال کیا کہ اسوقت میری قسمت یاوری کر رہی ہی کہ جو ایسے سادھو کے درشن مجھکو ملے ہیں اسوقت ایسا موقع ہی کہ جو چیز میں مانگونگا پاؤنگا۔ دوُدی مذکور نے یہ سوچ سمجھکر پھر ست گورو مہاراج کا قدمبوس ہوا اسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ

مانگ دودی جو تجھکو خواہش ہو۔ یہ سُنکر زمیندار مذکور نے عرض کیا کہ حضور مین ایک بات عرض کرتا ہون کہ مین حضور کی بدولت (دودھ اور (پوت) سے بھرپور رہون یعنے دونون میرے یہان بہت ہو۔ اب دودی کی تقدیر کی نادرآوری دیکھیے کہ وہ تو صرف یہی کہہ رہا تھا کہ دوبارہ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دودی اور کچھ مانگ یہ سنکر پھر دودی نے عرض کیا کہ حضور مین حضور کی بدولت (دودھ) اور (پوتر) سے بھرپور رہون اسوقت ست گورو مہاراج نے دودی کو بردان دیا کہ جا دودی تو (دودھ) اور (پوتر) سے بھرپور رہیگا۔ لیکن یہی کمائی کرن یہ سنکر دودی مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا۔ آپ ست گورو مہاراج اُسی راوی ندی کے کنارے پر قیام گزین تھے آپ ست گورو مہاراج کے درشنون کو اور لوگ بھی آنے لگے اُس مقام کے قریب ایک شخص ملازم بادشاہی کہ جسکا لقب سرکاری (کروری) تھا اسکو بھی ست گورو مہاراج کے تشریف رکھنے کی خبر پہونچی کسی نے اُس سے جاکر کہا کہ فی الحال یہان پر ایک فقیر صاحب آئے ہین اور اکثر لوگ اُنکے پاس جایا کرتے ہین اُس کروری ملازم سرکار نے اپنے قیام خانے سے ست گورو مہاراج کو جادوگر تجویز کیا اور حکم دیا کہ گھوڑا تیار کرو کہ مین خود جاکر اُس فقیر کو اُس مقام سے اُٹھاؤن یا قید کرکے اُنکو یہان لاؤن اتنے عرصہ مین سائیس نے سواری طیار کی اور کروری مذکور گھوڑے پر سوار ہوکر کچھ دور آگے گیا ہی تھا کہ گھوڑے پر سے کروری مذکور نیچے آگیا اور صدمہ سے کروری مذکور کا ایک پیر ٹوٹ گیا کہ ایک عرصہ تک کروری مذکور چارپائی سے اُٹھنے نہ پایا آخرکار جب کچھ اچھا ہو چلا اور کچھ چلنے پھرنے لگا تو ایک روز پھرتے پھرتے ست گورو مہاراج کے بھی قریب ہوکر کروری مذکور آنکلا اور اُسوقت پھر اُس سیاہ دل کے دلمین یہی بات آئی کہ آج ان فقیر صاحب کو ضرور یہی اُٹھا دینگے یا قید کرکے یہان سے لیجاوینگے پس جیسے ہی یہ پاپ اُسکے دلمین آیا ویسے ہی اُسکو اُسکی آنکھون سے کچھ دکھائی نہ دیا اور آنکھون کے سامنے اندھیالا چھا گیا یہانتک کہ اُسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا لوگون نے کروری مذکور کی جب یہ کیفیت دیکھی تب دریافت کیا کہ کیا حال ہے کروری نے کہا کہ میری آنکھون کے سامنے بالکل اندھیالا معلوم ہوتا ہے اور مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے اُسوقت کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ کے دل مین ان فقیر صاحب کی بابت تو کوئی بات دلمین نہین آئی کہ جسکے وجہ سے شاید یہ معجزہ ان فقیر صاحب کا آپکو پہونچا ہو اگر ایسا ہی ہوا ہو تو بہتر ہے کہ آپ اپنی طبیعت کو ان فقیر صاحب کی طرف سے درست کرلیجیے اور سچے اعتقاد سے فقیر صاحب کیخدمت مین چلیے مجھکو امید ہے کہ اُنکی خدمت مین جانے سے تم ضرور ہی اچھے ہو جاؤگے۔ یہ سُنکر کروری مذکور کے دل سے بے عقلی جاتی رہی اور ہوش درست ہوگئے ہوش کے ہوتے ہی کروری مذکور نے پیرون سے پاپوش بھی علیحدہ کردیا اور برہنہ پا ہوکر چلا جبکہ ست گورو مہاراج کے قریب پہونچا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او کروری بھائی یہ سُنکر کروری نے عرض کیا کہ بیشک حضور آپ پورے سنت ہین اب مجھکو یقین کامل ہوگیا کہ میرا بھلا جبھی ہوگا کہ جب آپکا قیام دوام یہین ہوگا اسلیے گذارش ہے کہ جو زمین حضور کو پسند ہو وہ حاضر کیجاوے تاکہ حضور کے نام کی آبادی کا ایک مقام یہان قرار پاجاوے یعنی ایک جاے آباد ہوجاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی یہ نو کھنڈ اراضی سب میری ہی تو ہے اب اسمین سے تھوڑی علیحدہ کرکے کیا کرنا ہے اتنے مین مردانہ نے ست گورو مہاراج کے آگے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور سری چند جی صاحب اور لکھمی چند جی صاحب کو لیکر یہین آباد ہوجیے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے ارشاد فرمایا کہ تم جاکر سری چند و لکھمی چند جی کو یہان لے آؤ اور مردانہ کی طرف بھی مخاطب ہوکر آپ نے فرمایا کہ تو بھی اپنے متعلقان کو یہین لے آ۔ یہ کہکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو رخصت کیا چنانچہ دونون صاحب روانہ (تلونڈی) ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے والدین کیخدمت مین پہونچکر ملاقات کی ان کو دیکھ دیکھ کر لوگون نے دریافت کیا کہ ستگورو مہاراج

آج کل کہان تشریف رکھتے ہین بھائی بالے نے دریافت کرنے والون سے کہا کہ ست گورو مہاراج راوی ندی کے کنارے پر مقیم ہین غرضکہ کالو رام جی نے بھی دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہے اُسوقت دونون صاحبان نے کہا کہ آپ لوگون کو ست گورو مہاراج نے یاد فرمایا ہے بہتر ہے کہ آپ لوگ تشریف لیچلیے یہ سُنکر کالو رام جی نے کہا کہ آج ہماری بڑی ہی خوش قسمتی ہے کہ جو نانک جی نے ہمکو یاد کیا ہے یہ کہکے گاڑیان کرایہ کی منگوائین اور چلنے پر طیار ہوے یہ خبر رائے بولار جی صاحب کے پاس پہونچی کہ کالو رام جی مع اپنے لواحقون کے نانک جی صاحب کے پاس جانے کو تیار ہین یہ سُنتے ہی رائے بولار موصوف کالو رام جی کے مکان پر جا پہونچے اور کہنے لگے کہ اے کالو رام تمھارے یہان کے رہنے سے امید ہے کہ کسی نہ کسی دن ضرور نانک جی صاحب یہان آوینگے تو پھر درشن ہونگے لیکن اب تو تم بھی جاتے ہو دیکھا چاہیے کہ اب مجھکو اُنکے درشن کب اور کسطرح سے ہون اسلیے میری منشا ہے کہ تم یہین رہتے تاکہ نانک جی صاحب کبھی نہ کبھی تو یہان تشریف لاتے یہ سُنکر کالو رام جی نے عرض کیا کہ اے رائے صاحب اب اُنھون نے اپنے خوش طبع سے ہمکو یاد کیا ہے تو ہم کیونکر نہ جاوین اور اُنکا حکم ٹال دیوین کیونکہ مین تو اب اُنکو پرمیشر ہی کر کے جانتا ہون اسلیے بہتر ہے کہ اب آپ مجھکو رخصت دیجیے تاکہ مین اُن تک جلد پہونچ جاؤن کیونکہ اتنی عمر مین یہ نیا اتفاق ہوا ہے کہ جو گورو نانک نے مجھکو یاد کیا ہے یہ امر انکا میری خوش قسمتی کا باعث ہے کہ جو مین اُنکے درشن سے فیضیاب ہو جاؤن یہ سُنکر رائے بولار نے کالو رام جی کو رخصت کیا اور کہا کہ میری طرف سے بھی ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہونا اور دست بستہ ہو کر عرض کرنا کہ مجھکو خدا کی درگاہ مین اپنے سایۂ عاطفت کے نیچے رکھکر بچا لیجیے گا اور میری ہر طرح سے مدد کیجیئگا غرضکہ کالو رام جی رائے بولار صاحب سے رخصت ہو کر چلے اور مردانہ نے بھی اپنے مکان پر جا کر کہا کہ ست گورو مہاراج نے اپنا تمام خاندان بُلا بھیجا ہے اسلیے بہتر ہے کہ تم لوگ بھی اُنھین کے ساتھ چلو تاکہ آسانی سے پہونچ جاؤ اور پھر وہین راوی ندی کے کنارے پر آباد ہون یہ سُنکر مردانہ کے خاندان والے کہنے لگے کہ تم خواہ ست گورو مہاراج کہین ایک مقام پر تو مقیم ہی نہین رہتے ہین اگر ہم لوگ اپنا مکان چھوڑکر وہان جاوین اور تم وہان سے کہین کو چلے جاؤ تو ہم لوگ جلاوطن ہو جاوینگے اسلیے بالفعل تو ہم لوگ کہین نہ جاوینگے پس جسوقت کہ مردانہ کے متعلقان نے یہ بات کہی بھائی مردانہ فوراً ہی کالو رام جی کے پاس جا پہونچے اور اُنھین کے ساتھ ست گورو مہاراج کی خدمت مین جا پہونچے غرضکہ جسوقت ست گورو مہاراج کی خدمت مین یہ سب لوگ پہونچے اُسوقت ست گورو مہاراج والدین کے قدمبوس ہوے والدین نے ست گورو مہاراج کو قدم بوسی سے اُٹھا کر گلے لگایا اور کہنے لگے کہ آج ہماری بہت ہی خوش نصیبی ہے کہ جو آپ نے ہم لوگون کو یاد کیا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ ہم لوگ اسوقت عین فصل کاشتکاری کو چھوڑکر یہان آئے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے سری راگ مین ایک شبد فرمایا اور کالو رام جی سے کہا کہ اگر آپ ایسی کاشتکاری کرین تو ضرور آپکا اُدھار ہو جاوے۔۔

سری راگ محل پہلا گھر ۳
یہو تن دھرتی بیج کرما کرو سلیل اپاؤ سارنگ پانی
من کرکمان ہردے جماے لیو یاوس پد نربانی
کاہے گربہ سموری مایا
پت سُت سکل کلتر ماتا تیری ہوہن انت سکھایا

श्रीराग महल पहला घर ३
यह तन धरती बीज कर्मा करो सलिल उपाव सारंगपाणी
मन कर्षीणा हिर्दय जमाय लियु पावस पद निर्बानी
काहे गर्भ समूड़ी माया
पित सुत सगल कलांतर माता तेरी होंहिं अंत सखाया

اک رہاؤ

بکھے بکار دشٹ کرکھا کرے ان تج آتمی ہوئی دھیاے
جپ تپ سنجم ہوئے جب راکھی کمل بگاسی مدھ آسرمائے
بکھ سنپتا ہرو باس رے سنگرہی تن کھوڑ انت کال سارے
اس اٹھارہ مین اب اپرم پر چینھے کہے نانک یون ایک تارے

एक रहाव

विषे बिकार दुष्ट किरखा करै इन तज आतमै होइ ध्याये
जप तप संजम होहि जब राखे कमल बिगासै मधु आसरमाये
बिष संपता हरो बासरे संग्रह तिन खोड़ु निज कालसारे
इस अठारह में अपरंपरो चीन्हे कहु नानक एक तारे

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱- اے پتا جی مہاراج اس تن یعنے جسم کو زمین تصور کیجے اور اُسمین نیک افعال کا تخم بوئیے اور پرمیشر کے بھجن کو آبپاشی سمجھکر اُس کاشتکاری مین مصروف ہوجیے -

۲- اور اس من کو کاشتکار سمجھیے یعنی مہاراج کا دھیان اپنے ہردے مین جائیے تو البتہ ایسی کاشتکاری سے مکت پراپت ہوجاویگی

۳- اور مایا کو جھوٹ جانکر اُس سے علیحدہ ہوجیے -

۴- سنیے پتا جی صاحب یہ ماں باپ لڑکا جسقدر خاندان ہے کوئی کسی کے ساتھ نہین جاتا ہے لیکن اسکو باوجود جاننے کے کوئی رگ نہین چھوڑتے ہین لپٹے ہوئے ہین -

۵- کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یہ جو دشمن لگے ہوئے ہین انسے جدا رہنا چاہیے -

۶- اور جو کاشتکاری مین بیان کر رہا ہون اُسکے محافظ اور نگران جپ تپ سنجم سمجھکر مقرر کیجیے تو حفاظت ہی رہیگی -

۷- ہر جو ہر جا ہین یعنے وہ معبود ہر جگہ موجود ہے تمھارے ہردے مین بھی ہے اُسی پر بھروسا کیجیے -

۸- اے پتا جی صاحب جب تم واہ گورو کو پہچانوگے تو ضرور ہی تمھارا اُدھار ہوجاویگا -

یہ سنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اے بیٹا جو وقت تمھاری کرپا ہوگی اُسوقت آتما کی شناخت ہوگی بعد اسکے کالو رام جی نے کہا کہ اے بیٹا۔ راگ کلما - اگیان - یہ تو اسقدر جنمون سے چلے آتے ہین اور گیان سنتون ہی کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے ہم تمھین خیال کرو کہ وہ گیان اسقدر جنمون کے اگیان کو کسطرح سے کاٹیگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنیے پتا جی صاحب اگر کوئی شخص لکڑیون کو ہزارون برس سے اکٹھا کیا کرے مگر اُسپر کبھی ایک چنگی آگ رکھ دیجاوے تو کل لکڑیان جو برسون سے اکٹھا کیا ہین دم کے دم مین وہ سب کی سب سوختہ ہوکر رہجاوینگی ویسے ہی آپ اسکو بھی خیال کرین کہ مثل اُن لکڑیون کے اگیان کو سمجھین اور سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت وسیوا وصحبت مثل ایک چنگاری آگ کے تصور کرین بس سنتون کی صحبت سے وہ اگیان کا ڈھیر ایک چشم زدن مین خاک ہوجاویگا -

نکو یہ سب باتین اُس سرکاری ملازم نے کہ جسکا نام ولقب کروڑی تھا جو وقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنین ایک بیخودی کا سا عالم ہوگیا اور اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر جاگرا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور مین نے ایک قلعہ بنوانے کا قصد کیا ہے اب جسکے نام آپ حکم دیوین اُسی کے نام سے اینٹ قلعہ کی رکھائی جاوے - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی کرتار کے نام

کرتار پور آباد کرو۔ یہ سنکر اُس کروری نے ایک قلعہ خام اُس مقام پر بنوانا شروع کر دیا اور ست گورو مہاراج کے واسطے جو مکان بنوایا وہ پختہ بنوایا بعد تیاری اُس مکان کے تمام گھر سنگو یہ مہاراج کا یعنے کالورام جی و نیز ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ و نیز سری چند جی صاحب و لکھمی چند جی صاحب و نیز اُنکی والدہ صاحبہ نے بود باش اختیار کی بعد اسکے اُس کروری مذکور نے اور زمین بھی نذر گذرانی اور عرض کیا حضور جو کچھ اس زمین مین پیدا ہو وہ سب دھرم سالہ مین خرچ ہوا کرے یہ کہکر اور ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر رخصت ہوا۔ غرضکہ اُسی کے قریب دودی زمیندار کی گائین وغیرہ رہتی تھین چنانچہ دن بھر کا دودھ دودی مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچاتا تھا اور رات کا دودھ اپنے مکان کو لیجاتا تھا۔

غرضکہ مہینہ کنوار کا آیا اور کالورام جی نے اپنے بزرگون کے سرادھ کیے اُسوقت کالورام جی برہمنون کے پیر دھونے لگے ست گورو مہاراج نے آکر دریافت کیا کہ اے پتا جی صاحب آج اسقدر بھوجن کیون بنوایا گیا ہی بجواب اسکے کالورام جی نے کہا کہ اے نانک جی آج میرے والد کا سرادھ ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

کہ اے پتا جی صاحب جب تک خواہش یعنے باسنا مین بندھے ہوے ہین اسوقت تک پتر لوگ نرک اور سُرگ یعنے دوزخ اور بہشت مین رہتے ہین اور جسوقت یہ برائی باسنا سے نرباس یعنی بلاخواہش ہو جاتا ہی اسوقت اُسکے پیشتر ہی مُکت ہو جاتے ہین مثلاً کسی شخص کے ہاتھ مین کنکوہ کی ڈور ہو تو اُسکے اختیار مین ہی کہ جسقدر ڈور چاہے چھوڑتا جاوے یہانتک کہ آسمان تک پہنچ جاوے لیکن جسوقت ڈور ٹوٹ جاتی ہی تو وہ کنکوا بھی گر جاتا ہی ویسے ہی جو لوگ اگیانی ہین انکے موہ کی ڈور اُنکے پترون کو پہونچتی ہی

یہ کہکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پتا جی صاحب تم واہ گورو کہکر آنکھین بند کرلو۔ یہ سنتے ہی کالورام جی نے واہ گورو کہکر آنکھین بند کرلین جیون ہین آنکھین بند کین تیون ہین دیکھا کہ مین بیکنٹھ دھام مین بیٹھا ہون اور چارون جگون کے پتر یکجا ہین اور سب کے سب (چتربھج مورت سروپ) رکھے بشن جی مہاراج کے پاس بیٹھے ہین۔ کالورام جی کو دیکھکر سب کے سب انکے پاس آکر گلے ملنے لگے کالورام جی تمام دن اپنے پترون کے گلے سے ملتے رہے اسوقت پترون نے کہا کہ اے کالورام جی دھن ہو تم جیکے گھر مین گورو نانک جی جیسے پیدا ہوئے ہین کہ جنکے باعث سے تم سب کا اُدھار ہو جاویگا اور ہم سب کا اُدھار ہو گیا ہی۔ قصہ مختصر کالورام جی اُنھین پترون کے پاس ایک سال تک مقیم رہے اور بعدہ کچھ سامان کالورام جی کیواسطے بیکنٹھ دھام کے عنایت ہوئے ایک دن کالورام جی نے کہا کہ اے پترو مجھکو تو (مرت لوک) جانا ہی اب بعد اس جسم ثانی کے روحانی حالت مین ان لوگون کے پاس آؤنگا۔ یہ کہکر کالورام جی نے آنکھین کھول دین تو دیکھا کہ ست گورو مہاراج بیٹھے ہوے ہین اور اپنے تئین دیکھا کہ اُسی برہمن کے پیر پونچ رہے ہین آسوقت کالورام جی نے کہا کہ اے بیٹا نانک جی یہ ایک کرشمہ عجیب وغریب مین نے اسوقت دیکھا کہ جس سے مجھکو تعجب و حیرت ہی بس اب تم کہو تو ہم سرادھ کرین ورنہ نہ کرین۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان پتا جی صاحب اچھے لوگ جو کام کرتے آئے ہین وہ سب کے لیے اچھا ہی اسلیے اب آپ ضرور ہی سرادھ کیجیے تاکہ جسمین تمام دنیا مین یہ رسم جاری رہے اور اسکا رواج چلا جاوے۔ یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ اے بیٹا نانک مین ایک سال تک بیکنٹھ مین رہ آیا ہون اور یہان بعدہ ویسی یہ کیفیت دیکھی کہ مین اُسی برہمن کے پیر دھو رہا ہون یہ مقام بڑے ہی تعجب کا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے پتا جی صاحب مہاراج کی مایا کا انت نہین ہی اور اسمین کچھ تعجب کا مقام نہین ہی

لیکن اگر آپ اُسی کرتار کے کام مین دل سے مصروف ہوجیے تو بہت اچھا ہوگا۔ یہ سُنکر کالو رام جی نے ست گورو مہاراج کو نمسکار کیا ا
پرمیشر کا سروپ بھی پہچانا بعد اسکے ست گورو مہاراج کرتار پور سے انتر دھیان ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے والدین وہین مقیم رہے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک برہمن سے رام تیرتھ کے مقام پر جو ہوئی وہ چلی

نمبر ۲۷

اب سُنیے کہ ست گورو مہاراج چلتے چلتے رام تیرتھ کے مقام پر جا پہونچے اُس روز اتفاق سے پورنماسی کا دن تھا اکثر لوگ اُسپر نہانے کیواسطے آئے تھے منجملہ کے اکثر برہمن لوگ اُس جگہ پر بیٹھے ہوئے اشنان کرکے سالک رام کی مورت آگے رکھے ہوئے تلک وغیرہ لگا رہے ہین اور اکثر وہ اُوس تلک وغیرہ لگاکر بیٹھے ہین اور چوکڑی مارکر عبادت کرتے ہین غرضکہ لوگون کے دکھانے کے واسطے بہت سا مبالغہ کررہے ہین یعنے لوگون کو اپنی ریاضت و عبادت دکھا رہے ہین چونکہ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی سب لوگون کے دل کی بات جانتے ہی تھے غرضکہ منجملہ اُن لوگون کے ایک برہمن تمام ظاہری سنگار کرکے اور آنکھین بند کرکے لگا مالا پھیرنے اور دھیان کرنے اُسکی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُس برہمن سے پوچھا کہ اے برہمن جی صاحب تم آنکھین بند کرکے کسکا دھیان کرتے ہو اس برہمن نے جواب دیا کہ اے پتاجی صاحب مین سالک رام جی کا پوجن کرتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی جی صاحب مورت تو آپکے سامنے رکھی ہے اور آنکھین بند کرکے پھر کسکا دھیان کرتے ہو یہ سُنکر اُس برہمن نے یہ جواب دیا کہ اے پتاجی صاحب مجھکو دھیان کرنے سے تینون لوک دکھائی دیتے ہین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے استفسار کیا کہ اے سوامی جی تو تینون لوک مین جو کچھ کہ ہوتا ہوگا وہ سب تمکو دکھائی دیتا ہوگا اُس برہمن نے پھر بھی اٹکل پچو یہی جواب دیا کہ جی ہان بیشک مجھکو تینون لوک کی سب چیزین دھیان کے وقت مین دکھائی دیتی ہین یہ جواب دیکر پھر اُس برہمن نے اپنی آنکھین بند کرلین اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے ایک گوپت سکھ کو حکم دیا کہ اس برہمن کے سامنے سے سالک رام کی مورت اُٹھالیو چنانچہ اُس گوپت سکھ نے اُس برہمن کے سامنے سے کل سامان مع مورت سالکرام کے غائب کردی جب اُس برہمن نے آنکھین کھولکر دیکھا تو کچھ بھی نہ پایا۔ لگا افسوس کرنے اور لگا رونے اُسکی یہ حالت دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُس برہمن سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ اے سوامی جی تم کیون روتے ہو۔ یہ سُنکر برہمن نے عرض کیا کہ اے پتاجی صاحب کیا کہون سالگرام جی کی مورت و نیز دیگر سامان میرے سامنے سے کوئی اُٹھا لیگیا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن دیوتا جی تمکو تو خود ہی دھیان کے وقت مین تینون لوک دکھائی دیتے ہین اب آپ خود ہی دیکھ لیجیے کہ مورت و نیز سامان پوجا کہان ہے یہ سُنکر برہمن مذکور نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے پتاجی صاحب مین تو اپنی شکم پروری کے واسطے وہ سب باتین جھوٹھی کہتا تھا اور بہت سچ ہے کہ جھوٹھی ہی کے ذریعہ سے میری ایسی حالت ہوئی۔ غرضکہ اسی مورت کے ذریعہ سے میرا گذر ہوتا تھا اب مین کیا کرونگا اور میرا گذر معاش کیونکر ہوگا اسلیے آپ سے جی گذارش ہے کہ آپ سالک رام کی مورت جسنے لی ہو اُس سے دلا دیجیے اسی طرح پر اُس برہمن نے بہت سی باتین خوشامدانہ کرکے اور بہت سی عاجزی کی۔ ست گورو مہاراج کی مورت دیا سے تو بھری ہی تھی اُس برہمن پر بھی آپ کو دیا آگئی۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ برہمن دیوتا جی اگر تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو تو تمکو پرمیشر یون ہین روٹیان پہونچا دیگا اگر تم جھوٹ نہ بولو اور صاف دل سے رام کا بھجن کرو تو کھانے کی کچھ بھی فکر نہ ہوگی یہ سُنکر اُس برہمن نے کہا کہ اے پتاجی صاحب جسوقت آپ کرپال ہونگے اُسوقت مین جھوٹ خود ہی

جھوٹ بولوں گا اسپر ان مجھکو ابھی تک یہی یقین تھا کہ بغیر جھوٹ کے روٹی نہیں چلتی ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی دیوا جی صاحب آپ نے تو جھوٹ کو بھی انجام اب پہونچا دیا ہوا تب کہنے لگے کہ جسوقت میں آنکھ بند کرکے دھیان کرتا ہوں تین لوک دکھائی دیتے ہیں حالانکہ جس جگہ آپ بیٹھے ہیں وہیں سالک رام جی مع کل سامان کے موجود ہی سو اُسکی آپ کو خبر ہی نہیں ہی- یہ سُنکر برہمن مذکور نے جواب دیا کہ اے پیارے جی صاحب مجھکو تو اُسکی مطلق خبر نہیں ہی اور میں نے تو اپنی دروغگوئی کا حضور سے اقرار بھی کرلیا یہ سُنکر گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی دیوتا جی آپ آسن سے اُٹھیے اور اُسی جگہ کی کچھ زمین کھود دیجئے- یہ سُنکر برہمن مذکور نے اپنے آسن سے اُٹھکر زمین کھودی دیکھا تو اُس زمین کے نیچے بیشمار دولت رکھی ہی یہ کیفیت دیکھکر برہمن مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا-

راگ دھناسری محلا پہلا گھر ٣

کال ناہیں جوگ ناہیں ناہیں ست کا ڈھب
تھانشٹ جگ بھرشٹ ہوئی ڈوبتا یوں جگ
کل میں رام نام سار
آنکھیں تاں موندے ناک پکڑے ٹھگن کو سنسار
اک رہاؤ
آنٹ سیتی ناک پکڑے سوجھتے تین لوئی
مگر پاچھے نا کچھ سوجھے یہو پدم الوئی
کھتری ات دھرم چھوڑیا ملیچھ بھاکھیا گہی
سرشٹ ایک برن ہوئی دھرم کی گت رہی
اشٹ ساج پوران سودھ کرہہ کرہہ بید ابھیاس
بن نام ہر کے مکت ناہیں کہیں نانک داس

राग धनासरी महल्ला पहला घर ३

काल नाहीं जोग नाहीं नाहीं सत का ढब
थां निस्ट जग भ्रस्ट होइ डूबता यों जग
कलि महि राम नाम सार
आँखिन तौं मूंदे नाक पकड़े ठगन को संसार
इक रहाव
आंट सेती नाक पकड़े सूझे तो तीन लोआ
मगर पाछे कुछ ना सूझै यह पदम अलोआ
खत्री अन धर्म छोड़या मलेछ भाखा गही
सृष्टि सब एक बरन होये धर्म की गत रही
अष्ट साज पुरान सुधह करैह बेद अभ्यास
बिन नाम हर के मुक्त नाहीं कहैं नानक दास

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ-

١- نہ کال ہے اور نہ جوگ ہی ہے اور نہ ست کا ذکر ہی ہے-
٢- بغیر سچے کے جگ بھی بھرشٹ ہو جاتا ہی کیونکہ وہ مہا لینی مشرک کہلیئے شرکت خدا میں لگاتے ہیں اُسکا جگ ہی ہی-
٣- اس کلجگ میں صرف ایک رام نام مقدم ہی-
٤- آنکھیں تو موندتے ہیں ناک کو پکڑتے ہیں لیکن سنسار کو یہ بھی سب ٹھگ مدیا ہی کہتے ہیں-
٥- اور دروغ کرتے ہیں کہ ناک پکڑنے سے تینوں لوک دکھائی دیتے ہیں-
٦- لیکن جب امتحان لیا گیا تو بجائے تین لوک کے ذرا بھی نہیں دیکھنا ہوتا ہی-

۔ برہمنوں کی یہ کیفیت ہی اور چھتریوں نے دھرم چھوڑ دیا اور ملیچھوں کے کرم کرنے لگے ۔

۔ غرضکہ تمام سرشٹ ایک ہی برن ہو گئے اور دھرم کی گت ہو گئی یعنے دھرم جاتا ہی رہا ۔

۹۔ شودروں نے پُران پڑھنا شروع کر دیا اور بید ابھیاس ہو بیٹھے ۔

۔ لیکن بغیر ہر کے نام کے مکت ملنا غیر ممکن ہی ۔

ست گورو مہاراج نے اُس برہمن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے برہمن دیوتا جی تم جو دس تیرتھ کی مورت کی ہر وقت سیوا کرتے ہو سو اسکے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا یہانتک کہ موت سے بھی نہیں بچا سکتی اور نہ تمھارا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہے اگر تم بالفرض اسکی پوجا چھوڑ بھی دو تو تمکو کچھ نقصان بھی نہیں پہنچا سکتی ہی اور اے سوامی جی صاحب یہ آنکھیں بند کرنا اور ناک دبانا سب سنساری لوگوں کو دھوکا دینا ہی ناک چلے ایک نہ ایک دن قلعی کھل جاویگی ۔ یاد رکھو مکت پدارتھ صرف ایک ٹھاکر جی کا نام ہی ہی بلکہ اس زمانہ کلجگ میں صرف رام نام ہی سار یعنی مقدم ہی اسلیئے بہتر ہی کہ آپ بھی رام نام ہی کا سمرن کیا کیجیے اور یہ بات یاد رکھیے کہ جو شخص شدھ آتما سے میری رام نام کا سمرن کریگا وہ بیشک مکت پاویگا اور بغیر رام نام کے سمرن کے کل پوجا بیکار ہیں اور اکثر تیرتھوں کے قریب کے رہنے والوں کی بھی یاترا کسی کام کی نہیں ہوتی ہی اور دیوتا جی اگر چھل و کپٹ چھوڑ کر پوجا کیجاوے تو البتہ کرنے والا بھی سکھ پاویگا بس اب جب تم میری رام نام کا سمرن کرو گے تو تمھارا ضرور ہی بھلا ہوگا ۔ یہ سُنکر اُس برہمن نے عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب یہ دولت جو آپ نے زمین کے اندر مجھکو دکھائی ہی یہ آپ کی ہی یا کسی دوسرے شخص کی اسکی کیفیت سے بھی مجھکو آگاہ کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو دیوتا جی تم جو کہتے ہو کہ آنکھیں بند کرنے اور دھیان کرنے سے مجھکو تینوں لوک دکھائی دیتے ہیں لیکن تعجب ہی کہ تمکو تمھارے پیچھے جو روپیہ گڑا ہوا تھا سو دکھائی نہ دیا اور کچھ بھی معلوم نہ ہوا کہ یہاں پر کیا ہی ۔ یہ سُنکر اُس برہمن نے پھر معذرت کی کہ اے ست گورو مہاراج اگر میں سچا ہوتا تو مجھکو ضرور ہی دکھائی دیتا چونکہ میں جھوٹھا ہوں اسلیئے میری کرتوت بھی جھوٹھی ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنیے دیوتا جی جو کچھ اس دنیا میں مایا ہی وہ سب اس زمین ہی کے نیچے ہی کوئی جگہ مایا سے خالی نہیں ہی اسکو کسی نے رکھا ہی نہیں ہی غرضکہ چاروں جگوں کی مایا دب کر اکٹھا ہو گئی ہی اس زمین کے نیچے غلہ - پانی - کپڑا - سونا - چاندی - تانبا - کسی کا رکھا ہوا نہیں ہی یہ سب قدرتی ہی ہی پرماتما نے مایا کا یہ چلن کر دیا ہی اسی طریق سے ہو رہا ہی اور چل رہا ہی اے دیوتا جی صاحب یہ بھی یاد رکھیے گا کہ جو لوگ پرمیشر کے بھگت ہیں وہ لوگ بڑا ادھکاری ہی ہیں اور اُنکو روشن ضمیری بھی ہوتی ہی اُنکی نظر اسطرح کی نہ سمجھنا چاہیے راست گفتار شخص اور سنت و سادھو کو سب کچھ دکھائی دیتا ہی یعنے جس جگہ جو چیز ہوتی ہی وہ لوگ بخوبی جانتے ہیں اور وہ لوگ تمام لوگوں کے دل کی باتیں بھی جان سکتے ہیں لیکن وہ کسیکو کچھ کہتے نہیں ہیں آنکھیں اندرونی سے اُنکو سب کچھ دکھائی دیتا ہی قصہ مختصر کہ جسپر پرمیشر خود ہی کرپا کرتا ہی اور جسکو اپنی عنایت و مہربانی عطا کرتا ہی وہی اس بات کو جانتا ہی اور کوئی نہیں جان سکتا ہی یہ کہکر اُس برہمن نے التجا کی کہ اے ست گورو مہاراج جسقدر یہ سنسار ہی وہ سب مایا کو جانتا ہی اور پرمیشر کو تو کوئی یاد ہی نہیں کرتا ہی اُنکی کیا گت ہوگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی جی کلجگ میں کھتری اور برہمن جو لوگ ذرا بھی خوش ہونگے وہ سب لوگ اپنا کرم و دھرم چھوڑ دیوینگے اور بہت ہی پاپ کرینگے اور وہ پاپ حسب ذیل ہیں جو وہ کرتے ہیں اور آیندہ بھی کرینگے ۔

لڑکی کا دھان کھانا - غیر مذہب والوں سے ملکر سخاوت کرنا - غیر ملک کی زبان بولنا - غیر عورت سے حرام کاری کرنا - [illegible] گوئی کرنا

پرمیشر کے بھجن کے وقت بیوہار کی باتین کرنا۔

بموجب قول

پاپی بھگت نہ بھاوئے ہر پوجا نہ سہاے۔
ماتھے چندن پر ہرے جہان بردم تہان جاے۔
شرم کرے ہی ساکتا سادھو ملے نہ سنگ۔
مکت پدارتھ پایئے نانک پڑے نہ بھنگ۔

पापी भगत न भावै हरि पूजा न सुहाय
माथे चन्दन परहरे जहाँ विर्थ तहाँ जाय
शर्म करहि साकता साधू मिले निसंग
मुक्त पदार्थ पाइयं नानक पड़े न भंग

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱۔ جو لوگ پاپی ہین اُنکو ہر کی بھگت اچھی ہی نہین لگتی ہی۔
۲۔ متھے یعنی پیشانی پر چندن وغیرہ لگاتے ہین لیکن محض بیکار ہی۔
۳۔ ساکت لوگ یعنی جو لوگ گورو کئے نہین ہین اگر سادھو کے سرن مین جاوین تو نسنگ یعنی بیخوف ہو جاوین۔
۴۔ انجام کو مکت پدارتھ بھی وہ لوگ ضرور ہی پاجاوینگے۔

یہ سنکر اُس برہمن نے کہا کہ اے سچے پادشاہ کلجگ زمانے مین یہی برتاو برتے گا کہ اسکے سوا کوئی اور وظیفہ پوجا کا طریقہ ہی یعنی یہ کہ سوا رام نام کے جپ کرنے کے چھوٹنے کا کوئی طریقہ و تدبیر اور بھی ہی یا نہین یا کہ نام ہی سمرن کرنے سے چھوٹنا ہوتا ہی اسلیے حق حضور سے دریافت کیا ہی تا کہ مجھکو اُس سے آگاہی ہو جاوے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی جی بغیر نام کے مرن کرنے کے مکت پدارتھ کیسطرح اور کسی تدبیر سے حاصل نہین ہو سکتا ہی چاہے کوئی کتنی ہی تدبیرین کرین۔

اشلوک

کیرتن مین چیت لاوے نت اوپجے پرتیت پیارا۔
سکل پاپ کا ناس ہووے مکھ اوجل ہر دوارا۔
بن سمرن جو جیوتا برتھا سانس پرال۔
نانک ہر کا سمرن سار ہے اور چھانڈ سکل جنجال۔

श्लोक

कीर्तन में चित लावे नित उपजे प्रतीत प्यारा
सगल पाप का नास होवे मुख उजल हर द्वारा
बिन स्मर्णा जो जीवता बीर्था सास पराल
नानक हर का स्मर्ण सार है और छाड सगल जंजाल

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔

۱۔ جو شخص کیرتن مین پرمیشر کے دل لگاوے گا اسکو روز بروز پرتیت یعنی یقین بڑھتا جاویگا اور اُسکو پرمیشر سے محبت ہوتی جاویگی
۲۔ انجام اُس شخص کا یہ ہوگا کہ اُسکے تمام پاپ نیست و نابود ہو جاوینگے اور مکھ اوجل پرمیشر کی درگاہ مین ہوگا۔
۳۔ بغیر اُسکی سمرن کے زندگی محض بیکار ہی اور یہ دم لینے سانس فضول رائیگان ہوتی ہی۔
۴۔ اے نانک ہر کا سمرن مقدم ہی اسلیئے کل جنجال چھوڑ دینا چاہیے۔

یہ اشلوک سنتے ہی برہمن مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور گورو گورو جپنے لگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اپنے گپت سکھ سے وہ سالگرام کی مورت بھی منگا دی اور کہا کہ اے برہمن دیوتا جی صاحب مین نے تو تمکو خود پرمیشر ہی سے ۔ مال ۔ دھن ۔ دولت ۔ رزق ۔ دلوا دیا ہی وہ تم اب کھاؤ اور پھر رات باقی رہنے سے پرمیشر کا بھجن کرو لیکن یہ شرط ہی کہ سدھ آتما ہو کر نام جپ کرو اے دیوتا جی صاحب یہ بات یاد رکھیے گا کہ جسکے اندر سچ ہی اُسکو سب سچ ہی۔

شبد

جسکے اندر سچ ہے تن کو لگیا سچ
جب سچے سو ملیا تب دنیا کچھو کچ

शब्द

जिन के अन्दर सच्च है तिन को मिलया सच
जब सच्च सों मिलया तब दुन्या कछ्छु कच

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔
جس شخص کے اندر سچ ہی اُسکو سچا ہی لگیا ہی۔
اور جب جو شخص اُس سچے سے لگا تو یہ دنیا کچی ہی معلوم ہوتی ہی۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک برہمہ چاری سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۲۸

اب سنیے کہ ایک دن ست گورو مہاراج کرتار پور مین بیٹھے تھے کہ اتفاق سے ایک اچاری برہمن بھوکھے نے ست گورو مہاراج کے قریب آ کر اشیرباد دیا ۔ اسوقت ست گورو مہاراج کے یہان بھنڈارہ طیار ہو گیا تھا اور بھوجنون کی طیاری ہو رہی تھی ست گورو مہاراج نے اُس اچاری برہمن سے فرمایا کہ آؤ دیوتا جی بھوجن طیار ہی یہ سنکر اُس اچاری نے جواب دیا کہ اے مہاراج مین تو اس زمین کے اوپر کی بنی ہوئی رسوئی بھوجن نہین کرتا ہون بلکہ جب کبھی اتفاق ہوتا ہی تو ایک ہاتھ زمین کھود کر اور اُسپر چوکا لگا کر اور لکڑیان دھو کر اپنے ہاتھ سے رسوئین بنا کر بھوجن کرتا ہون یہ سنا ست گورو مہاراج نے اُس اچاری برہمن کو خام جنس دلوا دی چنانچہ برہمن مذکور وہ جنس لیکر باہر گیا اور باہر جا کر زمین واسطے چوکے کھودنے لگا ست گورو مہاراج کی لیلا اپرم پار ہی غرضکہ جس جگہ پر وہ اچاری برہمن زمین کھودتا تھا وہین پر ہڈیان نکلتی تھین قصہ مختصر برہمچاری مذکور تمام دن زمین کھودتا پھرا اور کہین پر کوئی زمین صاف نہ پائی جہان پر کھودا وہین پر ہڈیان برآمد ہوئین اور بھوکھ نے بھی اُس بیچارے کو بہت ہی پریشان کیا کہ جس سے وہ مجبور ہوا اور آ کر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ اپنی بہت ہی بھوکھا ہون مجھکو اپنی رسوئین کا پرشاد کچھ مرحمت فرمایا جاوے ۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے دیوتا جی وقت رسوئی کا تو گذر گیا خیر آپ (واہ گورو) کہکر رسوئین بنائیے یہ کہکر ست گورو مہاراج نے حسب حال برہمچاری کے راگ بسنت مین شبد فرمایا۔

راگ بسنت محل پہلا

سونے کا چوکا کنچن کنوارا
روپے کی اکار بہت بستھارا

राग बसन्त महल पहला

सोने का चौका कंचन किवारा
रूपे की सकार बहुत विस्तारा

رنکا اُدرک کرنی کیارا
گرڑ کھانا ڈوڈھو سوارا
رے من لیکھیا کبھون نہ پائی
جامن بھیجے سانچے نہ آئی
اک رہاؤ
دس اٹھ لیکھے ہووے پاسا
یعنی
چاروں بید مکھاگر پاٹھا
پرلی ناوے ورتا کے داتا
برت نیم کرے دن راتا
قاضی مولنا ہووے شیخ
جوگی جنگم بھگوے بھیکھ
کوری رہے کرما کے سندھ
بن بوجھے سب کھڑے اسبندھ
جیتے جیان لیکھے سرکار
کرنی اُوپر ہووے گا سار
حکم کرے مورکھ گنوارا
نانک سچے کی صفت بھنڈارا

ंग का तुदुक करते कियारा
गरड़· खाना चूथ सिवारा ।
रे मन लेखया कबहूं न पाई
जामिन भीजे साचे न जाई
एक रहाव
दस अठ लेखें होवे पासा
चारो बेद मुखागर पाठा
पुरबी नावे बरना के दाता
बर्त नेम करे दिन राता
क़ाज़ी मुलना होवे सेख
जोगी जंगम भिगवे भेख
कोरी रहै करमा के सिंध
बिन बूझे सब खड़े असबंध
जेते जिया लेखे सरकार
करनी ऊपर होवेगा सार
हुक्म करे मूरख गवांरा
नानक सांचे के सिफत भंडारा

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔

١۔ سونے کا چوکا یعنے بہت ہی صاف وستھرا چوکہ لگاوے غرضکہ بہت اچھی طرح سے لیپے اور پوتے۔
٢۔ اور اُس چوکہ مین لکیرین یعنے نشان چاندی کے بناوے اور بہت ہی لنبا یعنے بہت بڑا لگاوے۔
٣۔ اور اُس چوکہ مین رنگ برنگ کی کیاریان بناوے۔
۴۔ اور بھوجن بھی گھی اور دودھ وغیرہ ایکجا کرکے سنوارے۔
٥۔ گوکہ یہ سب سامان کرے لیکن رے من اُسکے حضور مین حساب سے کبھی صاف نہ ہوگا۔
٦۔ جسکے من مین یہ سب باتین ہون اور پرمیشر کی لو نہ ہو وہ سب محض جھوٹھی ہی سچائی اندرونی صفائی سے ہولی رکہ۔
٧۔ ارٹھسٹھ ٦٨ تیرتھون مین اشنان بھی کرے۔
٨۔ اور چار دن بید دن کا پاٹھ بھی کرے۔

۹- پون یعنے معمول کے ساتھ بہت سخت دریاؤن مین جاکر نہائے۔
۱۰- اور برت و نیم دن رات کرے۔
۱۱- کیا قاضی اور کیا ملّا اور کیا شیخ ہو۔
۱۲- جوگی ہو یا جنگم ہو خواہ رنگین کپڑے پہنے۔
۱۳- یہ سب کرم کے راستہ ہین۔
۱۴- لیکن بغیر پرمیشر کے جانے ہوئے سب قسم فضول ہی۔
۱۵- جسقدر خلقت ہی یعنے جیو جنت ہین اُنکا حساب اس خالق کے دربار سرکار مین لیا جاویگا۔
۱۶- جیسی کرنی کریگا وہی شمار کیا جاویگا اور ویسے ہی لیکھا پاویگا۔
۱۷- جو لوگ محض مورکھ اور گنوار ہین وہ اس سنسار مین حکمت جتاتے ہین۔
۱۸- نانک اُس سچے نرنکار کی صفت بھنڈار ہی یعنے جسکی انتہا نہین ہی۔

جس وقت یہ شبد اُس برہمہ چاری نے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور اپنا سکھ مجھکو کر لین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

سچ سنجم کرنی کران تان ون نام جپے ہی
نانک آگے اوتم سوئی جو پاپ پڑھن ناوی

श्लोक

सच संजम करनी करां ना बिन नाम जपे ही ।
नानक आगे उत्तम सोई जो पाप चढन ना देय

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔
۱- سچا سنجم یعنے جوگ یہی ہی کہ اچھی کرنی کرے اور پرمیشر کا ہر دم نام جپے۔
۲- اے نانک اُسکے آگے وہی اوتم ہو سکتا ہی کہ جسکی پاپ بڑھنے نہ پاوین۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ برہمہ چاری جی صاحب اسی طرح کا جوگ لگائیگا تب ہردے کا میل جاویگا تو وہ جوگ کبھی جھوٹ ہی نہ ہوگا۔ یہ سُنکر برہمہ چاری مذکور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اور دُولی چند کھتری کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۲۹

اب سنیے کہ ست گورو مہاراج ایک دن کسی گاؤن مین ایک مقام پر جا بیٹھے اُس مقام پر ایک شخص قوم کا کھتری کہ جو (لاہور) کی تحصیل کا رہنے والا تھا اور بہت دولتمند آدمی بھی تھا ست گورو مہاراج کے قریب آگیا اور اُسکے ساتھ بہت کچھ سامان تھا اُسکو کسی کی زبانی معلوم ہوا کہ ست گورو مہاراج آج اس مقام پر رونق بخش ہین۔ یہ سُنکر دولتمند مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین جسکا نام (دولی چند کھتری) تھا

حاضر ہوا اور بہت کچھ عجز و انکساری کرکے ست گورو مہاراج کو اپنے مقام پر لے آیا اتفاق سے اس دن اُس کھتری دولتمند مذکور کے والد کا سرادھ تھا اور کُل سامان دودھ وغیرہ مہیا و موجود تھا اور برہم بھوج ہو رہا تھا یہ سب سامان دیکھکر ست گورو مہاراج نے دولی چند کھتری مذکور سے دریافت کیا کہ آج تمھارے یہان کیا ہی کہ جو ہر قسم کا سامان عمدہ سے عمدہ موجود ہی - یہ سُنکر دولی چند نے عرض کیا کہ حضور آج میرے والد کا سرادھ ہی اسلیے ایک سو برہمن کو بھوجن کرانا منظور ہی چنانچہ وہ تو کھلا دیا - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دولی چند جی تمھارا باپ تین دن سے بھوکھا بیٹھا ہی اور اُسکے نام پر تم ایک سو برہمن بھوجن کرا چکے ہو - یہ سُنکر دولی چند مذکور نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور میرے والد کہان ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان سے پانچ کوس پر شیر کی صورت مین فلان مقام پر تمھارا والد موجود ہی اور بہت سخت بھوکھا ہی بہتر ہی کہ تم وہان کھانا لیکر جاؤ لیکن تم کچھ خوف نکرنا گو کہ اُسکی صورت شیر کی سی ہی مگر تمھارے ساتھ وہ انسانی خاصیت سے پیش آویگا بلکہ تمھارے اطمینان کے واسطے جو تم کھانا لیجاؤگے کھا بھی لیگا یہ سُنتے ہی دولی چند مذکور کھانا لیکر اس مقام پر پہونچا دیکھا کہ ایک جھاڑی مین شیر بیٹھا ہوا ہی دولی چند مذکور جو کھانا لیکر گیا تھا اُس شیر کے سامنے رکھدیا اور اُسکے قدمون پر گر پڑا اور زبانی بھی کہا کہ اے پتا جی صاحب مین نے آپ کے نام پر ایک سو برہمن کھلائے ہین یہ سُنتے ہی ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان کی بدولت دولی چند مذکور کے والد انسانی خاصیت مین ہوگئے اُسنے دولی چند سے انسانی زبان سے باتین کین اور ہر ایک سوال کا جواب دیا بعد سب گفت و شنید کے دولی چند مذکور نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ اے پتا جی صاحب آپ تو بڑے دوراندیش اور عاقبت خویش تھے مجھکو تعجب ہی کہ آپ نے یہ جسم حیوانی شیر کا کیونکر پایا یہ سُنکر دولی چند کے والد نے جواب دیا کہ بیٹا اگر تم اس بات کو پوچھتے ہی ہو تو مین اسکی وجہ بیان کرتا ہون اول تو مجھکو کوئی پورا گورو نہین ملا تھا اور علاوہ اسکے ایک بات یہ ہوئی کہ جسوقت میرا طایر روح قفس جسم سے پرواز کرنے کو تھا اسوقت میرے ہمسایہ مکان والے مین سے کسی شخص نے گوشت پکایا تھا اُسکی خوشبو مجھکو پہونچی کہ جسکے سبب سے میرا دل گوشت کھانے کو راغب ہوا بس اُس خواہش کی وجہ سے مجھکو یہ جسم ملا ہی خیر اب مین تمکو ہدایت کرتا ہون کہ تم کسی ست گورو سے ملکر اپنا جنم سودھارنا - بعد اسکے دولی چند کے باپ نے وہ بھوجن کھایا اور بعد کھانے کے دولی چند کو اُسکے باپ نے رخصت کیا دولی چند مذکور جب اپنے مقام پر آیا ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچکر قدمون پر گرا اور ماتھا ٹیکا اور اپنے والد کی کیفیت دیکھکر بڑے تفکر مین تھا - اس خیال کو ایک روز ست گورو مہاراج سے دولی چند نے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ میرے پاس سات لاکھ روپیہ ہین وقت وفات کے میرا بھی دھیان اسی روپیہ مین لگا رہیگا تو میری گت پرمیشر جانے کیا ہوگی مین اس فکر مین ہون کہ اس دولت کی بدولت پرمیشر کی درگاہ مین نہین معلوم کہ میرا کیا حال ہوگا اسلیے گذارش ہی کہ اس بلا سے جدا کرکے پرمیشر کی درگاہ مین جانے کی تدبیر فرمایئے اور جو ارشاد مجھکو ہو وہ بجا لاؤن اور ایسی حکمت سے تدبیر فرمائی جاوے کہ جسمین یہ دولت اس لوک اور پرلوک مین مددگار ہو - اے پار برہم پرمیشر میرے اوپر آپ دیا کیجیے یہ کہکر دولی چند مذکور ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا دولی چند کی عجز و انکساری و راست گفتاری پر ست گورو مہاراج کو بہت دیا معلوم ہوئی اُسوقت ستگورو مہاراج نے دولی چند سے ارشاد فرمایا کہ یہ دولت پرمیشر کے نام پر جو اُسکے پیارے ہین یعنے سنت و مہاتما اُنکو کھلا دیجیے یہ ایک تدبیر مایا کے ساتھ جانے کی تو البتہ ہی اگر ایسا کروگے تو یہ تمھارے ساتھ جاویگی ورنہ یہ تو یہین چھوٹ جاویگی یہ کہکر ایسی مایا کی بابت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا -

श्रीराग महल्ल पहला

मछली जाल न जानियें सरखारा अस गाहू
अति सियानी सोहनी क्यों कीते वेसाहू
कीते कारन पकड़ी काल न टले सराहू
भाई रे यूं सिर जानहु काल । ।
ज्यों मछली त्यों माँनसा पवे अचिंता जाल

एक रहाव

सब जग बाँधे काल को बिन गुरु काल अपार
सच रती सो उभरे दुब्धा छोड़ बिकार।
हों तिस को बलहार मैं दर सच सँच आर
सचा ने ज्यों पँछया जाली वधिक हाथ।
गुरु राखे सो उभरे होड़ हाथ जोगी साथ
बिन नामें चुन सोटपे कोइ न संगी साथ।
साँचे सचा अखें सचे सचा थान । १
जिन सचा भतयाँ तिन मन सचा ध्यान
मनमुख सोचे जान यह गुरुमुख जिनाँ ज्ञान
सतगुरु आगे अर्दास कर साजन दियें मिलाय
साजन मिलेसुख पाइये जमदूत मुये बिख खाय
नामें अन्दर हो बसा नाम बसै मन आय।
बाँझ गुरु गुबार है बिन शब्दे बूझ न पाय
गुरुमती परगास होय सच रहै लौ लाय
तिथे काल न संचरै ज्योती ज्योत समाय
तूँ है साजन तूँ सुजान तू आपे मेलनहार
गुरुशब्दी साला हियें अन्त न पारा वार
तिथे काल न आपड़े जिथे गुरु का शब्द अपार
हुकमी सबै उपजे हुकमी कार कमाय ।
हुकमी काल बस है हुकमी सच समाय

سری راگ محل پہلا

مچھلی جال نہ جانیا سر کھارا اس کا ہو -
ات سیانی سوہنی کیوں کیتے ویسا ہو -
کیتے کارن پکڑیے کال نہ ٹلے سرا ہو -
بھائی رے یوں سر جانیو کال -
جیوں مچھلی تیوں مانسا پوے اچنتا جال -

اک رہاؤ

سب جگ باندھو کال کو بن گور کال اپار -
سچ رتی سو ادھرے دوبدھا چھوڑ بکار -
ہوں تسکو بلہارنے در سچے سچیار -
سچانی جیوں پنچھیا جالی بدھک ہاتھ -
گور راکھے سو اوبھرے ہوڑ ہاتھ جوگے ساتھ -
بن نامے چن سوائی کوئی نہ سنگی ساتھ -
سانچے سچا آکھیے سچے سچا تھان -
جن سچا بھایا تن من سچا دھیان -
من مکھ سوچے جانیے گور مکھ جنان گیان -
ستگور اگے ارداس کر ساجن دیے ملائے -
ساجن ملے سکھ پائیے جم دوت موئے بکھ کھائے -
نامے اندر ہو بسا نام بسے من آئے -
بانجھ گورو غبار ہے بن شبدی بوجھ نہ پائے -
گورمتی پرگاس ہوے سچ رہے لیو لائے -
تتے کال نہ سنچرے جوتی جوت سمائے -
توں ہی ساجن توں سجان توں آپی میلن ہار -
گور شبدی سالاہئے انت نہ پارا وار -
تتھی کال نہ آپڑے جتھی گور کا شبد اپار -
حکمی سبھے اوپجے حکمے کار کمائے -
حکمے کال بس ہے حکمے سچ سمائے -

نانک جو تس بھاوئیے سو تھی ایان جیان کے بس کچھ ناے

नानक जो तिस भावे सो थी इनाँ जन्ताँ के बस कुछ नाहि

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے ڈونی چند نے یہ شبد سنا اٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب مجھسے بھی کچھ خدمت لیجاوے اسوقت ست گورو مہاراج نے ڈونی چند ساہوکار کو ایک عدد سوئی دی اور فرمایا کہ یہ امانت ہماری اپنے پاس رکھو اگلے زمانے مین ہم تم سے طلب کر لینگے یہ سنکر اور سوئی لیکر ڈونی چند سیٹھ اپنے گھر آیا اور اپنی عورت کو وہ سوئی دی اور یہ کیفیت بیان کی کہ اس سوئی کو گورو نانک جی مہاراج نے امانتاً رکھنے کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگلی درگاہ مین یہ امانت اپنی ہم تمسے لے لیوینگے یہ سنکر ڈونی چند کی عورت نے کہا کہ اے پرمیشر کے پیارے بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ سوئی پرلوک مین تمھارے ساتھ کیونکر جاویگی کیونکہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ یہ جسم فانی جسوقت شکم مادر سے ظاہر ہوتا ہے اس دنیا مین اسوقت تک تو البتہ یہ بھی ساتھ دیتا ہے کہ جب تک روح اس قالب مین قیام رکھتی ہے اور جسوقت روح اس قالب کو چھوڑ دیتی ہے پھر کچھ اس سے واسطہ نہین ہے بالکل علیحدہ ہو جاتی ہے پھر چاہے اسکو کوئی جلا دیوے چاہے مٹی مین دبا دیوے چاہے پانی مین بہا دیوے اسکی جدائی کا مطلق خیال ہی نہین رہتا ہے۔ قصہ مختصر کہ جب یہ جسم ہی ساتھ نہین جاتا ہے تب یہ سوئی کیونکر آپ کے ہاتھ سے جاویگی اگر میری صلاح لو اور مناسب سمجھو تو اس سوئی کو پاس ست گورو مہاراج کے واپس کراؤ کیونکہ یہ کامل درویش ہین جو تدبیر اسکے لیجانے کے بارہ مین وہ بتائین وہ کیا جاوے یہ سنکر ڈونی چند نے اپنی عورت سے یہ بھی کہا کہ اے پرمیشر کے بندے ست گورو مہاراج یہ بھی فرماتے ہین کہ ساتون لاکھ کی دولت فقیرون کو کھلا دو تو البتہ وہ تمکو وہان ملجاوے اور تمھارے ساتھ ہی یہ دولت بھی چلی جاویگی یہ سنکر ڈونی چند کی عورت نے کہا کہ مجھکو بھی ست گورو مہاراج کے درشن کرا دو غرضکہ ڈونی چند مع اپنی عورت کے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے قدمون پر گرکر عرض کیا کہ اے پربھو جی اب ہم لوگون کو اس سنسار سے پار کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

اشلوک محل پہلا

لکھ من سونا لکھ من روپا لکھ شاہ سر شاہ
لکھ لشکر لکھ واجنی جو لکھ گھوڑی بادشاہ
جتھے سایر لنگھاں اگن پانی اس گاہ
کنھے دس نہ اووے دھاے پاوے نہ کہاہ
نانک اوتھے جانیے ساہ کیئے بادشاہ

श्लोक महल १

लख मन सोना लख मन रूपा लख साह सिरसाह
लख लसकर लख बाजनें जो लख घोड़ी बादशाह
जिथे सायर लँघराँ अगिन पानी असम गाह ।
कंधी रस न आवे धाय पावे कहाह ।
नानक उथे जानिये साह किसे पातशाह ।

یہ بچن سنکر ڈونی چند و نیز اسکی عورت نے کھڑے ہوکر دست بستہ عرض کیا کہ اے پار برہم داتے کرپا ندھان اے دینا ناتھ اے دین بندھو سوامی انترجامی آپ نے بڑی ہی کرپا کی کہ جسکی وجہ سے آپ کی بدولت ہم لوگ کرتارتھ ہوے اب ہم لوگون کو جو ارشاد ہو وہ بجا لاوین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ڈونی چند اس دولت کی بدولت بہت سے پاپ ہوتے ہین اور اسکے جمع کرنے مین بھی صدہا قسم کے پاپ ہو جاتے ہین بقول شخصے کہ کر چھل چھدر سے اسکو اکٹھا بھی کیا تو اسکی حفاظت بہت سخت ہے اور حفاظت بھی کی لیکن کبھی ساتھ نہ دے یہ کم بخت یہین پڑی رہے اور جسوقت یہ جیو اس جسم سے علیحدہ ہوا تو جسقدر کہ پاپ اس جسم سے ہوئے

ہوئے تھے اُن سب کا جوابدہ وہی جیو ہی رہا اُسکو اس جسم کے عوض بھگتنا پڑتا ہے اور یہ دولت بجز خیرات کیئے ہوئے کبھی ساتھ نہیں دیتی ہے اور اس جسم کو تین رفیق حسب ذیل ہین۔ ۱ دولت و مال خزانہ ۔ ۲ خاندان کے لوگ ۔ ۳ کرم یعنے افعال ۔ جب تک یہ روح اس جسم کے ساتھ ہے تب ہی تک یہ دولت بھی ساتھ ہے اور جسوقت اس قالب کو روح نے چھوڑا اُسی وقت اس کمبخت دولت نے بھی آدمی سے منھ موڑا پھر یہ دوسرے کے قبضہ مین جا رہی اسیطرح خاندان کے لوگ بھی جلانے اور مٹی کے نیچے دبانے یا پانی مین بہانے تک ساتھ دیتے ہین پھر کوئی کسی کا نہ یار و نہ مددگار بس ان دو رفیقون کی کیفیت تو آپکو معلوم ہی ہوگئی اب افعال کا حال سنیئے کہ وہ بیشک لوک پرلوک تک ساتھ دیتا ہے یہان تک کہ وہ عدالت عالیہ تک شہادت دیکر اور سزا و جزا دلاکر علحدہ ہوتا ہے۔ ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے دونی چند مین تم سے کہتا ہون کہ جسکی شہادت پر جزا اور سزا ہے اور جو شخص ہمیشہ ہی ساتھ دیگا بس اُسی کو اپنا رفیق جانکر نیک افعالی پہ کمر باندھو اور اس مایا کو پرمیشر کے نام پر خرچ کر ڈالو تاکہ تمہارے اس لوک اور پرلوک مین مددگار رہو یعنے اس سنسار مین نیک نام اور عاقبت مین نیک انجام ہو جاؤ۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کا ارشاد دُونی چند نے قبول کرکے جو دولت سات لاکھ کی اُسکے پاس تھی کُل پرمیشر کے نام پر صرف کردی اور خود مع عورت کے ست گورو مہاراج کے سکھ ہوگئے واہ گرو واہ گورو جپنا اور سنت و مہاتماؤن کا ست سنگ کرنا اپنا کام تصور کیا۔ سنتون کی خدمت کیا کرتے تھے ست گورو مہاراج کی کرپا سے نہال ہوگئے۔

اب ست گورو مہاراج کا قصد وہان سے چلنے کا ہوا تھا کہ اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے مجھکو یاد کیا ہے اسلیئے پہلے اب سلطان پور چلو تاکہ بی بی جی کا اطمینان ہو جاوے اس بات کے ختم ہونے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون یعنے بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے سلطان پور مین تشریف لائے۔ مسماۃ تلسی خدمتگار بی بی نانکی جی صاحبہ نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر مکان مین جا کر کہا کہ اے بیوجی صاحبہ آپ کے بھائی صاحب تشریف لائے ہین یہ سنتے ہی بی بی جی موصوفہ نہایت خوش ہوئین اور مارے محبت کے دوڑی آئین اور حسب عادت مستورات آنکھون مین آنسو بھر لائین اور ست گورو مہاراج کی استتی کہنے لگین یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے بی بی نانکی جی صاحبہ کا سر کہ جو ملنے کے وقت ستگورو مہاراج کی کمر پر تھا اُٹھا لیا۔ بی بی جی نے ایک چارپائی بچھا دی اُسپر ست گورو مہاراج بیٹھ گئے بی بی جی صاحبہ خیر و عافیت دریافت کر رہی تھین کہ یہ خبر سُنکر جیرام جی صاحب بھی تشریف لائے اور ست گورو مہاراج کے درشنون سے فیضیاب ہوئے اور نہایت ہی خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج نے بہت کچھ تعظیم و تکریم کی جیرام جی بھی وہین بیٹھ گئے اور بہت پریم کے ساتھ خیر و عافیت دریافت کی اتنے مین بی بی جی صاحبہ نے کہا کہ اے بھائی جی بہت عرصہ ہوا کہ آپ نے درشن نہین دیا تھا مین نے یہی سمجھا تھا کہ آپ نے شاید مجھکو بھلا دیا آپکے درشنون سے میرا دل نہایت ہی خوش ہوتا ہے اتنے مین جیرام جی نے کہا کہ اے نانک جی صاحب اب آپ یہین قیام فرمایئے اور یہین رہکر گو بندہ کا بھجن کیجیئے اگر ایسا آپ کرین تو مجھکو کمال خوشی حاصل ہوگی۔ آپس مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصہ مین سری چند جی صاحب بھی باہر سے آگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کے قریب ہی بیٹھ گئے ست گورو مہاراج نے سب کی باتین سُنکر جواب دیا کہ جسوقت آپ لوگ یاد کیجیئےگا مین اُسی وقت آجاؤنگا اور قیام یہان کا تو کسی طرح منظور نہین ہے غرضکہ اسی طرح پر بہت دیر تک گفت و شنید رہی ست گورو مہاراج سبکو ہر طرح کی تسلی دیتے رہے اور اُس شب کو ستگورو مہاراج

سلطان پوری مین رہے اور جبکہ صبح ہوئی بی بی جی صاحبہ و جیرام جی صاحب و سری چند جی صاحب کو بہت کچھ تسلی دیکر کرتار پور مین تشریف لائے اور والدین سے ملاقات کی اسی عرصہ مین مردانہ نے درخواست کی کہ اگر حضور کا حکم ہووے تو مین بھی اپنے خاندان کے لوگون سے ملاقات کر آؤن صرف دو تین دن تلونڈی مین رہ آؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج کرپاندھان نے کہا کہ اے مردانہ تیرے خاندان والون کو تکلیف نہ ہوگی اور خصوصاً ہمارے ہوتے ہوئے اپنے خاندان والون کی کچھ فکر ہی نکر بلکہ یہان تک کہ تمہارے خاندان کے پاس جم راج کو آنے نہ دونگا خیر اب اگر تیری مرضی یہی ہی تو جلد جا اور دیکھ آ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ بہت دیر نہ لگانا یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج بہت عرصے کے بعد گھر جاتا ہون تو خالی ہاتھ کیا جاؤن کیونکہ سب کی نظر ہاتھ پر پڑیگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ روڑے جو پڑے ہوئے ہین ایک کپڑے مین گٹھڑی باندھلو اور اپنے دل مین کسی طرح کا اور خیال نکرنا اور جب گھر پہونچنا تب گٹھڑی کو کھولنا اُسوقت جو تیری خواہش ہوگی وہی ہو جاویگی چنانچہ مردانہ نے اُسی طرح کیا کہ روڑے اُٹھاکر ایک کپڑے کی گٹھڑی مین باندھ لیے اور اپنے مکان کو راہی ہوا اور بہت خوشی کے ساتھ گھر کو گیا اور اپنے خاندان والون سے جا ملا اور اپنے متعلق لوگون کے سامنے وہ گٹھڑی کھولی وہ روڑے جسکی گٹھڑی باندھی تھی وہ کل سونے یعنی طلائی ہوگئے مردانہ خود و نیز اُسکے خاندان والے ست گورو مہاراج کی ثنا و صفت کرنے لگے۔ اب اسکا چرچا پھیلا کہ مردانہ اس مرتبہ سونے کے ڈلے لایا ہو اب تمام شہر تلونڈی کے لوگ مردانہ سے دریافت کرنے کو آتے تھے کہ ست گورو مہاراج کہان ہین اور خیر و عافیت سے ہین مردانہ بہت شیرین زبانی سے سب کو جواب دیتا تھا کہ جی ہان ست گورو مہاراج بہت خوش و خرم ہین۔ یہ سُنکر سب لوگ اپنے مکان جاتے تھے غرضکہ چند یوم مردانہ اپنے مکان مین رہا بعدہٗ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک خدمتگاری کے ساتھ جو گفتگو ہوئی چلی

نمبر ۳۰

ایک دن ست گورو مہاراج بمقام کرتار پور مکان پر آرام کر رہے تھے اتفاق سے کھانے کا وقت ہوگیا تھا بھوجن طیار کرنے والے نے اطلاع کی کہ بھوجن طیار ہی۔ ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ کسی کام مین مصروف تھین ایک خدمتگاری کو ارشاد فرمایا کہ نانک جی سوتے ہین اُنکو کھانا طیار ہونے کی اطلاع کردو اور جگا دو حسب الحکم والدہ ماجدہ ست گورو مہاراج کے خدمتگاری مذکورہ ست گورو مہاراج کے (پیر) دبانے لگی وہان کیا دیر تھی جسطرح سے ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتے کچھ دیر نہین لگتی ہی اُسی طرح ست گورو مہاراج کے قدم چھوتے ہی اُس خدمتگاری کی اندرونی آنکھین کھل گئین اور روشن ضمیری کے مرتبہ کو پہونچ گئی جسوقت اس درجہ کو وہ پہونچی اُسکو فوراً ہی معلوم ہوگیا کہ ست گورو مہاراج سمند کے کنارے کھڑے ہوئے لوگون کے ہاتھ پکڑ کر پار اُتار رہے ہین غرضکہ یہ کیفیت دیکھکر خدمتگاری مذکورہ ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ کے پاس آئی اور آکر کہا کہ اے ماتا جی صاحبہ ست گورو مہاراج اسوقت اسجگہ موجود نہین ہین جسوقت ست گورو مہاراج تشریف لاوینگے جگا دونگی یہ سُنکر ستگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اے بیوقوف ست گورو مہاراج تو آرام کر رہے ہین بجواب اسکے اُس خدمتگاری نے کہا کہ جی نہین ست گورو مہاراج سمند کے کنارے پہ کھڑے ہوئے اپنے سکھون کا بیڑا پار کر رہے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے خاموشی اختیار کی جسوقت ست گورو مہاراج بیدار ہوئے اُسوقت ستگورو مہاراج

ی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ سنو جی اب تو یہ لونڈی بھی مجھسے دل لگی کرنے لگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہی اور سکی کیا طاقت ہی کہ جو آپ کو یہ کچھ بھی کہے اُسوقت والدہ ماجدہ نے آپ سے فرمایا کہ اے پربھو جی آج کی کیفیت یہ ہوئی کہ رسوئی بردار نے بوقت بھوجن طیار کرکے اطلاع دی مین نے اس سے کہا کہ ست گورو مہاراج کو جگا دو کہ بھوجن طیار ہے یہ گئی اور وہان سے پلٹ کر آئی اور مجھکو جواب دیا کہ اسوقت ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے کھڑے ہوئے اپنے سکھون کا بیڑا پار کر رہے ہین جسوقت وہان سے تشریف لاوینگے جگا دونگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے ماتا جی صاحبہ جسکی اندرونی آنکھین کھلی ہوئی ہوتی ہین اُسکی آنکھ نہین لگتی ہی ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جیونہین یہ سخن نکلا ویسے ہی یہ بھی فوراً ہی اُس خدمتگاری کی آنکھین اندرونی ایسی کھل گئین کہ روشن ضمیری جسکا ایک جزو ہی فوراً ست گورو مہاراج کی کرپا سے اُس خدمتگاری کی عقل صاف ہوگئی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے کچھ دن وہان رہکر پھر کرتار پور سے تشریف لیجانے کا قصد کیا اُسوقت ست گورو مہاراج کی استری نے جسکا نام سلکھنی تھا عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ اگر آپ یہان قیام فرماتے تو گویا سب میرا ہی راج پاٹ تھا اور اگر آپ کا ارادہ یہان سے چلے جانیکا ہی تو مجھکو بھی ساتھ لیتے چلئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ تمہارا راج دونون طرح تماری جاویگا) اس بات کا اعتقاد صدق دل سے رکھنا ۔

ساکھی لاہور کے مقام پر ایک شخص کہ جو معجزہ کا شائق تھا ست گورو مہاراج نے اُسکو معجزہ دکھلایا اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۳

شہر لاہور مین ایک شخص تھا کہ اُسکی عادت و خاصیت طبیعت یہ تھی کہ سنتون اور مہاتماؤن و سادھوؤن کو تلاش کرکے اپنے گھر کو لایا کرتا اور بہت کچھ اُسکی خدمت مین ہی لگا رہتا تھا بوقت رخصت ہر ایک سے یہ کہتا تھا کہ مین معجزہ دیکھا چاہتا ہون کیونکہ میرے خیال مین یہ بات نہین آتی ہی کہ کشف و کرامات و معجزہ کی بات کیا شی ہی غرضکہ وہ شخص ہر ایک سے یہی سوال کیا کرتا تھا اُسکے سوال کا جواب ہر ایک اپنی سمجھ و لیاقت کے موافق دیا کرتا تھا لیکن اُس شخص کا اطمینان نہین ہوتا تھا ہان اُنکا جواب سُن لیتا تھا اور خاموش ہو جاتا تھا کسی سے اس بارہ مین بحث و حجت نہین کرتا تھا تاکہ اُنکی ناخوشی کا باعث نہ ہو جاوے اسی طرح اُس شخص کو بارہ برس کا زمانہ گذر گیا لیکن فقیرون کی خدمت مین کچھ کوتاہی و پہلوتہی نہین کرتا تھا ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی گھٹ گھٹ اور پٹ پٹ کا جاننے والا اُنکے سوا اور کون تھا۔ ایک دن بھائی بالے سے آپ نے فرمایا اور مردانہ کی طرف بھی مخاطب ہوکر کہا کہ اے بھائیو ایک سکھ کو بارہ برس ایک سوال کرتے ہوئے گذر چکے ہین اسلیئے بہتر ہی کہ لاہور چلکر اُس سکھ کے سوال کا جواب باصواب دیا جاوے تاکہ اُسکی خواہش پوری ہو جاوے یہ سُنکر بھائی بالے و بھائی مردانہ نے جواب دیا کہ چلیئے ست گورو مہاراج آپ کی ذات تو سبکی منوکامنا پوری کرنے والی ہی ہی غرضکہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے لاہور مین پہونچکر اُس سکھ کے مکان پر تشریف لیگئے وہ سکھ حسب معمول اُس رات کو خوابگاہ مین تھا جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج چلنے پر آمادہ ہوئے چنانچہ وہ ست گورو مہاراج کو پہونچانے قریب آدھ کوس کے گیا بعد اسکے دست بستہ ہوکر اُسنے عرض کیا کہ اے مہاراج جی کوئی معجزہ دیکھنا چاہتا ہون کیونکہ مجھکو کشف و کرامات

کی بات کا یقین نہین آتا ہی اور میرا دل یہی کہتا ہی کہ معجزہ کیا شی ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس سِکھ سے فرمایا کہ اے سِکھ تمہاری خواہش پوری ہوگئی یہ سُنکر وہ شخص اپنے مکان کو پلٹ آیا اور ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوگئے اب اُس شخص کا یہ معمول ہوا کہ پہر رات رہے دریا کو واسطے اشنان کے بلاناغہ جاتا تھا اور اُسکی عورت بھی اُسی وقت سے اُٹھکر اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر دن نکلنے سے پہلے کھانا طیار کر رکھتی تھی بس جسوقت وہ شخص اشنان کر کے دریا سے آتا تھا تو کھانا پکا ہوا اُسکو ملا کرتا تھا بس اُس شخص کا یہ قاعدہ تھا کہ کھانا وغیرہ سے فرصت کر کے اپنے کاروبار مین مصروف ہوتا تھا غرضکہ اُسکا یہی معمول تھا ایک دن حسب معمول شخص مذکور دریا کے اشنان کو گیا دریا مین جا کر جیون ہی غوطہ لگایا ایک مچھلی نے اُس شخص کو کھا لیا یہان اُسکے گھر والون کو مطلق خبر نہ ہوئی سب یہی جانتے تھے کہ نہانے گیا ہی اتفاق وقت سے ایک دن وہ مچھلی شہر ملتان مین جا پہونچی اور وہان کے دریا مین کر رہی تھی کہ ایک مچھلی کا شکاری بھی اُس مقام پر آنکلا اور دریا مین جال ڈالکر اُس مچھلی کو گرفتار کر لیا جسوقت دریا سے جال باہر آیا اُس شکاری کو وہ مچھلی کلان نظر آئی دلمین سوچا کہ اب زیادہ محنت کرنا بیکار ہی اسی سے آج بسر اوقات ہوجاویگی یہ سوچکر جال کو دوبارہ نہ ڈالا شہر مین آکر ایک ساہوکار کے ہاتھ مچھلی مذکور فروخت کرڈالی- اُس ساہوکار کے تمام خاندان والون نے وہ مچھلی کھائی- کھاتے ہی اُس ساہوکار کے گھر مین حمل رہا- میعاد مقررہ پر اُسکے گھر مین جو لڑکا پیدا ہوا تو گویا وہی ساہوکار تھا کہ جو لاہور مین سادھو اور سنتون کی خدمت کیا کرتا تھا اور فقیرون سے بوقت رخصت معجزہ کی خواہش کرتا تھا جسکو ست گورو مہاراج نے بردان دیا تھا کہ تیری منو کامنا پوری ہوگی اور وہ دریا نہانے جایا کرتا تھا اور اُسکو مچھلی نگل گئی تھی غرضکہ اُس شخص نے اُس ساہوکار کے یہان اُس مچھلی کے ذریعہ سے آکر نیا جنم لیا ساہوکار مذکور نے لڑکے کے پیدا ہونے کی بہت ہی خوشی منائی اور غریب و محتاجون کو بہت کچھ تقسیم کیا قصہ مختصر وہ لڑکا جب نابالغ سے بالغ ہوا اور سن تمیز کو پہونچا اُسکی شادی کی نوبت آئی بعد شادی کے اولاد بھی بکثرت ہوئی اپنا روزگار لاکھون روپیہ سے کرتا تھا جیسے کہ شہر لاہور مین پہلی جنم مین اُسکا روزگار چمکا تھا شہر ملتان مین بھی چمکا اور جیسے کہ لاہور مین اُسکی عادت فقیرون کے خدمت کی تھی شہر ملتان مین بھی وہی عادت اور وہی فقیرون کی خدمت کی عادت تھی اور جسطرح کہ لاہور والی عورت جب یہ نہانے جاتا تھا کھانا اسکے واسطے پکا رکھتی تھی اُسی طرح سے ملتان والی عورت بھی اسکے لیے کھانا پکا رکھتی تھی جبکہ یہ شخص دریا سے نہا کر آتا تھا کھانا طیار پاتا تھا اُسوقت وہ کھا پی کر اپنے کاروبار مین مصروف ہوتا تھا قصہ مختصر یہ کہ جو خاصیت اُس جنم مین اس شخص کی تھی وہی خاصیت ملتان کے جنم لینے مین ہوئی- اس بات کو بہت عرصہ گذر گیا- ایک دن اتفاق سے چار فقیر اس ساہوکار کے مکان پر آئے چنانچہ اس شخص نے حسب معمول اُن فقیرون کی خدمت بھی کی بوقت رخصت اُن فقیرون نے چار عدد لعل اس ساہوکار کو دیے اور کہا کہ جسوقت ہم لوگ تیرتھ کر کے واپس آوینگے اُسوقت یہ اپنی امانت تم سے لے لیوینگے یہ سُنکر اُس ساہوکار نے فقیرون کو جواب دیا کہ آپ لوگ اتیت فقیر ہین اور تیرتھ کو جاتے ہین نہین معلوم کہ کب واپس آوین اس سانس کا کوئی قیام نہین ہی کیسکو معلوم نہین کہ کب اور کسوقت مین نکل جاوے اسوجہ سے مین ان لعلون کو اپنے یہان امانت رکھنا مناسب نہین سمجھتا اُن فقیرون نے جواب دیا کہ اے سکھ یہ لعل تو تمہارے ہی پاس رکھنا ہمکو منظور ہی- یہ سُنکر پھر اُس شخص نے انکار کیا کہ اے مہاتماؤ اس خدمت سے ہمکو معاف رکھیے اگر آپ کو ان لعلون کو رکھنا ہی منظور ہی تو میرے والد کے پاس انکو آپ چھوڑ جاوین یہ سُنکر اُن فقیرون نے کہا کہ آپ اور آپکے باپ مین فرق ہی کیا ہی- پتر- اور- پتر- دونون ہمشکل ہی ہین- بس جیسے آپ ویسے ہی باپ صرف ایکنے یہ دو نشین

غرض بعد اسکے وہ شخص اُن فقیرون کو ساتھ لیکر اپنے باپ کے یہان گیا وہ چارون لعل رکھدیے اور کہا کہ اے پتا جی صاحب جسوقت یہ فقیر لوگ تیرتھ کرکے واپس آوینگے تو یہ امانت چارون لعل انھین چارون فقیرون کو دیدیجیئگا۔ غرضکہ وہ چارون فقیر لعل مذکور امانت رکھکر تیرتھ کو چلدیے اس بات کو بھی ایک عرصہ گذرا ایک دن وہ ساہوکار مذکور حسب معمول دریا نہانے گیا اور جیون ہی دریا مین نہانے لگا ایک مچھلی آکر اُس شخص کو بجنسہ نگل گئی غرضکہ مچھلی مذکور پانی مین پیرتے پیرتے شہر لاہور مین آپہونچی اور اُسکے گھر مین ماتم پڑا اسکو روکی نیلا کا تو شمار ہی نہین ہو سکتا اُس مچھلی نے باہر آکر اُس شخص کو جسم سمیت اُگل دیا جسوقت ساہوکار مذکور گھاٹ پر آیا تو اپنے تئین لاہور مین پایا۔ دریا کے کنارے حسب معمول پوجا وپاٹ کرکے اپنے گھر آیا اُسوقت اُسکی عورت شہر لاہور والی نے کہا کہ اے پرمیشر کے پیارے آج تو آپ بہت ہی جلدی واپس آئے اُسنے سکوت مین ہوکر اپنی عورت کو جواب دیا کہ ہان آج کچھ ضرورت ہے اسلیے مین جلدی چلا آیا ہون لیکن بعد تھوڑی دیر کے اُس شخص نے اپنی عورت سے دریافت کیا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ آج مین دریا سے جلد آیا ہون یہ سنکر اُسکی عورت نے جواب دیا کہ روز تو مین کھانا پکالیتی تھی جب آپ آتے تھے اور آج تو مین چاول ہی بنا رہی ہون اور آپ آئے یہ سنکر وہ شخص خاموش ہوگیا اور اپنے دلمین کہنے لگا کہ پرمیشر کی قدرت کچھ کہی نہین جاتی ہے اور نہ کہنے کے قابل ہے دیکھیے کتنے دن تک تو مین ملتان مین رہا اور وہان کی سکونت مین جو کاروبار دوکان وغیرہ کے تھے کیے اور یہان میری عورت کے نزدیک آج ہر روز سے سویرا ہے کہ کھانا تک نہین پکا سکی بلکہ ابھی چاول ہی بنا رہی ہے غرضکہ اُس ساہوکار نے حسب معمول کھانا کھایا اور دوکان مین جاکر اپنے کام مین مصروف ہوا۔ اس بات کو جب کچھ عرصہ گذرا تو ایک دن وہ چارون فقیر تیرتھ کرکے شہر لاہور مین آئے تو ان لوگون کی نظر اُس ساہوکار پر جا پڑی اُسوقت فقیرون نے شناخت کی کہ یہ تو وہی ساہوکار ہے جسکے پاس لعل ہمنے امانتاً ملتان مین رکھا تھا اسکی شاید یہان بھی دوکان ہے اسوجہ سے یہان بیٹھا ہے چارون فقیر یہ سوچ سمجھکر اور وہ گروہ کہکر اُس ساہوکار کے پاس آئے اُس شخص نے بھی حسب معمول اُنکی خدمت کی فقیر لوگ اُس رات کو وہین رہے جب صبح ہوئی تو اُن فقیرون نے اُس ساہوکار سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم تو ملتان مین رہتے تھے یہان کیونکر اور کب سے آئے یہ سنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنتو اب ہمارا آب ودانہ اِس شہر کا ہے اُسوقت اُن فقیرون نے کہا کہ اے بھائی اب ہمارے وہ چارون لعل جو امانت تمھارے یہان رکھے ہین دیدو بجواب اسکے اُس شخص نے کہا کہ اے سنتو وہ آپکے لعل ملتان مین میرے والد ہی کے پاس ہین اسوجہ سے لعل مذکور تو ملتان ہی مین ملینگے آپ لوگ وہین جاکر لے لیجیئگا۔ یہ سنکر وہ فقیر خاموش ہوگئے جبکہ وہ چارون فقیر ملتان مین آئے اور اُس ساہوکار کی دوکان پر جا بیٹھے چونکہ وقت شام کا تھا اُس ساہوکار نے اُن سنتون کی بہت کچھ خدمت کی اور جب صبح ہوئی تو فقیر لوگ رخصت ہونے لگے اُسوقت اُن لوگون نے کہا کہ اے ساہوکار جی وہ جو چار عدد لعل ہمارے آپکے یہان امانتاً رکھے ہین اب ہملوگون کو ضرورت ہے دیدیجیے یہ سنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنتو میرا تو ایک ہی لعل تھا کہ جو دریا مین ڈوب کر مرگیا اور اب مجھکو تو معلوم ہی نہین ہے کہ آپ لوگون کے کئی عدد لعل ہین جسوقت اُس ساہوکار نے اپنے لڑکے کے مرجانے کا حال کہا تو وہ چارون فقیر تعجب مین ہوگئے اور اُس ساہوکار سے کہنے لگے کہ اے بھائی تم ہماری امانت کیا ہضم کیا چاہتے ہو بجواب اسکے اُس ساہوکار نے کہا کہ اے سنتو ایک میرا لعل یعنے جو میرا لڑکا تھا وہ دریا مین ڈوب کر مرگیا اگر آپ لوگون کو یقین نہ آوے تو اور لوگون سے بھی دریافت کرلیجیے چنانچہ اُس جگہ اور جو لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے اُس ساہوکار کی تقریر کو تصدیق کرکے کہا کہ ہان سنتو انکا جو ایک لڑکا تھا وہ دریا مین ڈوب کر مرگیا یہ سنکر اُن فقیرون کو اور بھی تعجب ہوا اُسوقت اُن

فقیرون نے کہا کہ اگر ہم لوگ تمھارے لڑکے سے تمکو ملاقات کرا دیوین تو تم ہماری امانت ہمکو دوگے یہ سنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنتو کبھی مردہ بھی زندہ ہوا ہی یہ سنکر اُن فقیرون نے جواب دیا کہ اے ساہوکار جی تمھارا لڑکا شہر لاہور مین اپنا روزگار کرتا ہی اور ہم لوگ اُسکے پاس ٹھہر کر اور کھانا وغیرہ کھا کر یہان آئے ہین بلکہ ہم لوگون نے اُس سے بھی امانت طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون کو یہی جواب دیا کہ اے سنتو آپ کے چارون لعل میرے پتا کے پاس ملتان مین ہین تم لوگ وہان جاکر لے لو یہ سنکر وہ ساہوکار بہت تعجب مین ہوا اور اُن سنتون سے کہا کہ اے مہاتماؤ اگر ہمارے لڑکے کو ہمسے ملادوگے تو ہم تمکو بعوض چار لعل کے پانچ لعل دیوینگے یہ سنتے ہی اُن فقیرون کا غول اُس ساہوکار کو مع خاندان کے لیکر جانب شہر لاہور روانہ ہوا شہر لاہور مین پہونچکر دریا کے کنارے ٹھہرے اُسوقت اُن فقیرون نے اُس ساہوکار سے کہا کہ بھائی تم لوگ یہین رہو اور ہم چلے جاکر اُس شخص یعنے تمھارے لڑکے سے ملاقات کرین اور اُسکو اپنے ساتھ لاوین غرضکہ منجملہ چار فقیرون کے دو شخص اُس ساہوکار کے پاس بیٹھے رہے اور دو شخص اُس شخص کے پاس گئے اور جاکر اُس شخص سے ملاقات کی اور کہا کہ تمھارے والدین مع خاندان کے آئے ہین اور دریا کے کنارے پر بیٹھے ہین تم چلکر اُن لوگون سے ملاقات کرو یہ سنکر اُس شخص نے جواب دیا کہ کیا اس شہر مین وہ لوگ آگئے ہین اور اگر ایسا ہوا ہو تو آپ مہربانی کرکے اب اُنکا ذکر یہان کسی سے نہ کیجیگا فقیرون سے یہ کہکر اور پانچ روپیہ کی مٹھائی لیکر فقیرون کے ساتھ دریا کے کنارے آیا اور اپنے والدین سے ملاقات کی قدمبوس ہوا شیرینی اُنکے آگے رکھ دی اُس شخص کو دیکھکر تمام خاندان گلے سے لپٹ گیا اور لیکے اُس شخص نے ایک مکان کرایہ کا لیکر اپنے خاندان ملتان والون کو ٹھہرا دیا اور یہ قاعدہ اپنا مقرر کر لیا کہ دن کو خاندان لاہور والون کے یہان کھانا کھاتے اور شب کو خاندان ملتان والون کے یہان چلا آتے - غرضکہ اس بات کو جب ایک عرصہ گذرا تو ایک دن لاہور کی عورت نے اُس شخص سے کہا کہ اے پریشو کے پیارے تم رات کو گھر مین کیون نہین رہتے ہو یہ سنکر اُس سکھ نے جواب دیا کہ مین اُٹھتا ہون کہ دکان مین کسی قسم کا نقصان نہ ہو جاوے بجواب اُسکے لاہور والی عورت نے کہا کہ اچھا جو تم مناسب سمجھو وہی کرو لیکن جب اس امر کو عرصہ بہت کثیر گذرا کہ شب کو کبھی اپنے مکان مین نہ رہا تب اُسکی عورت نے اپنی خدمتگاری سے کہا کہ تو جاکر اس بات کی خبر لگا کہ یہ کیا ماجرا ہی اور شب کو یہ کہان رہتے ہین وہ اس بات کو قبول کرکے کچھ رات گئے سراغ لگانے چلی غرضکہ دکان کے قریب جاکر کچھ دور پر پوشیدہ کھڑی رہی جبکہ چار گھڑی رات گذری تو وہ شخص ساہوکار دوکان کے کاروبار سے فرصت کرکے اُٹھکر چلا خدمتگاری مذکورہ اُس ساہوکار کے پیچھے ہو لی جب وہ سکھ جاتے جاتے اپنے خاندان ملتان والے کے یہان جا پہونچا اور اندر مکان کے چلا گیا اُسوقت خدمتگاری مذکورہ مکان دیکھکر اور ٹھکانا لگا کر پلٹ آئی اور اپنے مالک یعنی اُس سکھ کی عورت سے آکر کہا کہ سیٹھ جی صاحب رات کو ایک اور مکان مین جاکر رہتے ہین - یہ سنکر اُس شخص کی عورت کو یقین نہ آیا اور کہا کہ آج مین تیرے ساتھ چلونگی تاکہ مین اپنی آنکھون سے دیکھ لون کسی کے کہنے پر ایسے معاملہ مین کہ جو خاوند سے بگاڑ ساری عمر کے واسطے ہو نہ کرنا چاہیے غرضکہ جب دوسرے دن کی شام ہوئی تو اُس ساہوکار کی عورت لاہور والی نے اپنے دل مین ٹھان لیا کہ آج ضرور اس بات کو اپنی آنکھون سے دیکھکر صاف کرلینا چاہیے اسلیئے سر شام سے مردانہ لباس کرکے دکان کے قریب کچھ دور پر کھڑی ہوئی اور جبکہ چار گھڑی رات گئی اُسوقت اُس شخص نے حسب معمول اپنے کاروبار دکان سے فراغت کی اور دکان مین قفل لگا کر اپنے ملتان والے خاندان کیجانب چلا اُسکے چلتے ہی اُسکی عورت جو پوشیدہ کھڑی تھی ساتھ ہوئی اور جبکہ ساہوکار مذکور اپنے خاندان ملتان کے مکان پر پہونچا اُسوقت اُسکے پیچھے ہی لاہور والی عورت بھی چلی گئی جب وہ ساہوکار اندر مکان کے داخل ہوا اُسوقت اُس شخص کی

اُس ساہوکار نے دریافت کیا کہ تو کون ہے بجواب اسکے اُسنے کہا کہ مجھکو پیاس بہت ہے اور پانی کی خواہش ہے ساہوکار نے کہا کہ اچھا ٹھہرو لاتا ہون یہ کہکر اور مکان کے اندر جاکر اپنی عورت ملتان والی سے کہا کہ ایک پردیسی آدمی پانی کا پیاسا دروازے پر کھڑا ہے اُسکو جاکر پلادو چنانچہ اُس سکھ کی عورت ملتان والی پانی لائی اور اُس مردانہ لباس والی کو پانی پلا دیا یہ کل کیفیت دیکھکر لاہور والی عورت چلی آئی اور اپنی ساس سے آکر شاکی ہوئی کہ آپ کے صاحبزادہ نے اب دوسرا گھر کیا ہے اور ہر روز شب کو وہین رہا کرتے ہین یہ بات سنکر اُسکی ساس نے اپنے شوہر یعنی اُس سکھ کے باپ سے کہا پہلے تو اُسکے والد کو یقین نہین آیا اور جبکہ اُسنے بہت کچھ کہا تب بات قرار پائی کہ تاوقتیکہ اپنی آنکھون سے اس کیفیت کو دیکھ نہ لیا جاوے کیونکر یقین آوے یہ مشورہ کرکے اُس ساہوکار کے والدین اسکی عورت لاہور والی اور چند لڑکے و لڑکیاں اسی طرح پر دکان کے قریب جاکر پوشیدہ ٹھہرین جب چار گھڑی رات گذری اور ساہوکار حسب معمول دکان بند کرکے ملتان والے خاندان کی طرف چلا یہ سب لوگ بھی اُسکے پیچھے ہولیئے اور جسوقت وہ ساہوکار مکان کے اندر گیا تو یہ لاہور والا خاندان اُس ساہوکار کیساتھ ہی اندر مکان کے داخل ہوگئے اُن لوگون کو دیکھکر ملتان والے خاندان کے لوگون نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہین جنکو تم اندر لائے ہو اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہین آج صبح چلے جاوینگے یہ سنکر وہ لوگ خاموش ہوگئے اور اُس شب کو وہ لوگ وہین مقیم رہے ساہوکار نے اپنے لاہور والے خاندان کی بہت خاطر و تواضع کی اب جب صبح ہوئی تو دونون خاندان والون مین بحث ہونے لگی لاہور والے کہتے تھے کہ یہ ہمارے ہین اور ملتان والے کہتے تھے کہ ہمارے ہین اب اس جھگڑے کا تذکرہ تمام محلہ مین گیا بلکہ تمام شہر مین پھیلا جو شخص اس کیفیت کو سنتا تھا ایک اچنبھے مین آجاتا تھا غرضکہ یہ خبر کوتوال شہر تک پہونچی کوتوال مذکور بھی متعجب ہوگیا کوتوال نے صوبہ دار لاہور کے پاس جاکر یہ خبر پہونچائی صوبہ دار سنکر تعجب مین آگیا بنام قاضی شہر بجانب صوبہ دار لاہور یہ ہدایت ہوئی کہ ان لوگون کا انصاف بہت صاف صاف ہونا چاہیئے اس معاملہ مین پوری پوری تحقیقات کرنی چاہیئے تاکہ نتیجہ صاف نکلے اور یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ کیا ماجرا ہے قاضی نے پہلے ملتان والے خاندان کو بلایا کیونکہ وہ مسافر تھے اور کل کیفیت اُنسے دریافت کی اُن لوگون نے اپنے گھر مین پیدا ہونا اور شادی کرنا اور اولاد ہونا دریا کا نہانا فقیرون کی خدمت کرنا اور حسب معمول دریا نہانے جانا اور پھر واپس نہ آنا فقیرون کے چار عدد لعل انکی موجودگی مین امانت رکھنا اور پھر اُن فقیرون کا شہر ملتان مین آکر اپنے لعل طلب کرنا اور اُسکے دریا مین ڈوب جانے کی کیفیت سنکر اُنکا پتہ بتانا کہ لاہور مین وہ شخص موجود ہے اپنا مع تمام خاندان کے اُن فقیرون کے ساتھ شہر لاہور مین آنا اور دریا کے کنارے پر ٹھہرنا اور منجملہ اُن چارون فقیرون کے دو شخصون کا اُنکے پاس آکر لیجانا اور کرایہ کا مکان لینا اور ہر روز بعد دوکان بند کرنے کے شب کو اپنے مکان پر قیام کرنا کل کیفیت بیان کی اسی طرح لاہور والے خاندان نے بھی اپنا ثبوت اسطرح پر دیا کہ بموجب جنم پتر فلان تاریخ و فلان مہینہ و فلان سنہ مین ہمارے گھر مین یہ شخص پیدا ہوا اور فلان مقام پر اسکی شادی ہوئی اور اسقدر اسکے اولاد یہان موجود ہے کبھی لاہور سے باہر نہین گیا ہان دریا نہانے اور سنت و سادھ کو کھانا کھلانے کی آپ کی عادت ہے وہ طفلگی سے اور آج تک چلا جاتا ہے چند عرصہ سے یہ معلوم ہوا کہ اب شب کو گھر نہین آتے ہین اُنسے جو اسکی وجہ دریافت کی گئی تو اُنھون نے بیان کی کہ آج کل دوکان کے مقام مین خطرہ ہے اسلیئے مین وہین سوتا ہون جب اس امر کا ہمکو سراغ لگا کہ دوکان پر نہین رہتے ہین بلکہ دوسرے محلہ کے ایک مکان پر شب کو آرام کرتے ہین یہ سنکر ہم لوگون کو بہت فکر ہوئی اور اسکی تلاش کی گئی تو معلوم ہوا کہ دوسرا جداگانہ ایک خاندان ہوگیا غرضکہ یہ نتیجہ ہوا کہ جو آپکے روبرو پیش ہے قاضی صاحب کو حال و ماضی کا حال سُنکر

بہت حیرت ہوئی اور سرانجام کو یہ راے قرار پائی کہ بذریعہ صوبہ دار شہر ملتان اس امر کو دریافت کرنا چاہیے کہ اصلی کیفیت اسکی کیا ہو چنانچہ قرار پانے رائے اس امر کے تحریر بذریعہ ایک سانڈنی سوار ملتان کو روانہ کی گئی وہان کے صوبہ دار نے جب تحقیقات اس امر کی اہل محلے سے کی تو باشندگان قرب و جوار اہل محلہ نے بیان کیا کہ فلان ساہوکار کا ایک لڑکا اس نام کا تھا اور اُسکا بستر اولادین یہان ہین لیکن کہتے ہین کہ وہ غائب ہوگیا چونکہ دریا نہانے اکثر وہ جایا کرتا تھا لوگون کو شبہ ہوا کہ شاید دریا مین ڈوب گیا۔ غرضکہ کل تحقیقات کرکے صوبہ دار نے مراسلہ پاس صوبہ دار لاہور کے فرد تحقیقات مع گواہی گواہان مرتب کرکے بذریعہ اُسی سانڈنی سوار کے واپس بھیجا جسوقت سانڈنی سوار لاہور مین آکر مراسلہ صوبہ ملتان و نیز صوبہ لاہور مین داخل کیا اسکو پڑھکر سب لوگ تعجب مین ہوگئے اور کہنے لگے کہ یا خدا یہ کیا ماجرا ہے کہنے لگا کہ کسکو دروغ گو بتائین اور کسکو فروغ سے بچائین آپکا انصاف کیونکر ہو ادہر تو قاضی صاحب خود ہی حیران تھے ادھر فریقین مقدمہ تقاضا تھا۔ قاضی کی رائے ہوئی کہ انکا انصاف ہو نہین سکتا استعفا دینا منظور ہو کیونکہ انکا انصاف ہمارے راستے سے ہونا بہت دور ہے انسان کی طاقت سے یہ امر باہر ہو یہ سوچ سمجھکر قاضی نے اُس ساہوکار سے پوچھا کہ بھلا تم کسی کے مرید بھی ہو اسنے کہا جی ہان مین گورو نانک صاحب کا مرید ہون یہ کہکر قاضی نے اجازت دی اور ہدایت کی کہ تم گورو نانک جی صاحب کی خدمت مین جاؤ تمہارا انصاف ایسے ولی ولی اللہ کر سکینگے انسان کے امکان سے باہر ہو غرضکہ حسب ہدایت قاضی صاحب کے فریقین مقدمہ ست گورو نانک جی صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے چونکہ ست گورو مہاراج کرتارپور مین مقیم تھے ساہوکار مذکور مع اپنے دونون خاندان کے ست گورو مہاراج کی خدمت مبارک قدمون پر گر کر متعاقبکا فریقین نے اپنے اپنے حالات بیان کیے اُنکی کیفیت سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارا انصاف سری واہ گورو جی کریگا انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت اور ایسے انصاف کرنے کی کسی کو کیا لیاقت ہو یہ کہکر اُس ساہوکار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے سکھ تمکو اشچرج یعنے معجزہ دیکھنے کا شوق تھا اور ایک مدت تک اسکی تلاش تھی وہ تمنے دیکھا۔ یہ سنکر اُس ساہوکار سکھ نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج آپ کی مایا انت اور اپار ہو بیشک یہ اشچرج ہی ہو لیکن اب یہ عرض ہو کہ اس جگت کے جنجال سے مجھکو رہائی دیجیے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک پوڑی فرمائی۔

پوڑی

اچھل چھلاے نہ چھلے نہ گھاو کٹارا کر سکے۔
चछल छलाय न छले न घाव कटारा कर सके
جیون صاحب راکھے تیون رہے اس لوبھی قاضی اُول پلے۔
ज्यों साहब राखे त्यों रहे इस लोभी क़ाज़ी उरल पले

غرضکہ وہ دن ست گورو مہاراج کے چرنون مین ہر چرچا سنتے سنتے سارا دن گذر گیا شب کو آرام کیا جب صبح ہوئی اس سکھ نے اشنان کرکے (جپ جی صاحب) کا پاٹ کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے اُس سکھ کے تمام خاندان والون کو بلاکر کہا کہ اے بھائیو لاہور کے خاندان والے اس سکھ کے قریبی ہین اور ملتان والے خاندان بھی قریبی ہی ہین اسلیئے یہی مناسب ہو کہ دونون خاندان والے اس سکھ ساہوکار کا ہاتھ پکڑین واہ گورو انصاف کردیگا چنانچہ ہر دو خاندان والون نے ایک ایک ہاتھ اُس سکھ کا پکڑا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا تم دونون آنکھین بند کرو اور اپنی اپنی طرف اس سکھ کو کھینچو۔ غرضکہ جو جو ست گورو مہاراج نے اُنسے کہا وہی وے لوگ کرتے گئے بعد تھوڑی دیر کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھین کھول دو آنکھین جب کھولین تب دیکھا کہ وہ سکھ ساہوکار رہا نہین ہو معلوم نہین کہ کہان غائب ہوگیا یہ ادھر تعجب ہی کہا مین تھے وہان ست گورو مہاراج نے اُس سکھ ساہوکار کو سچ کھنڈ بھیجدیا ست گورو مہاراج کا یہ کرشمہ دمعجزہ دیکھ

دونون خاندان والون نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور ہر دو خاندان والون نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ہم لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ آپ کے سکھ کو اپنے گھر لیجاوینگے پس ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ آسا محل پہلا

موہ کٹنب موہ سب کار	मोह कुटुम्ब मोह सब कार
موہ تم تجو سکل بیکار	मोह तुम तजहु सकल बेकार
موہ اور بھرم تجو تم بیر	मोह और भर्म तजहु तुम बीर
سانچ نام ہردے روے سریر	साँच नाम हृदय रवै शरीर
اک رہاؤ	एकरहाव
سانچ نام جانو ندھ پائی	साँच नाम जानो निद्ध पाई
رووے پوت نہ کلپے مائی	रोवै पूत न किलपे माई ।
ات موہ ڈوبا سنسارا	इत मोह डूबा संसारा
گورمکھ کوی اوترے پارا	गुरुमुख कोई उतरै पारा
ات موہ پھر جونی پاے	इत मोह फिर जोनी पाय
موہ لگانے جم پور جاے	मोह लगाय यमपुर जाय
گور دچھا لے جپ تپ کماے	गुरु दक्षिया ले जप तप कमाय
نا موہ ٹوٹے نا تھانے پاے	ना मोह टूटै ना थाई पाय
ندری کرے تان یہ موہ جاے	नज़र करै तौं यह मोह जाय
نانک ہرسون رہے سماے	नानक हरि सों रहै समाय

غرضکہ جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے اُس سکھ ساہوکار کے خاندان والون نے یہ شبد سنا فوراً سبکو تسلی آگئی چنانچہ ست گورو مہاراج اُن لوگون کا اطمینان دیکھا بہت خوش ہوئے۔

تقریر بھائی بالے جی صاحب

بھائی بالے جی صاحب فرماتے ہین کہ جو شخص یعنے جو پرانی ست گورو مہاراج کے بچن پر اعتقاد لاویگا اُسکے تمام کام نیک انجام پاوینگے اس لوک اور پرلوک مین اُسکی لاج رہیگی۔

غرضکہ اُس سکھ ساہوکار کے ہر دو خاندان والے ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور سری واہ گورو کا دھیان کرنے لگے اور ستگورو مہاراج سے رخصت لیکر اپنے اپنے مکان کو چلے گئے اور بعد تھوڑے عرصہ کے ست گورو مہاراج بھی اُس مقام سے تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک نجارے کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ٣٢

اب سنیے کہ ست گورو مہاراج جاتے جاتے ایک دن ایک مقام پر ایک بنجارے کے مالک کے پاس جا بیٹھے وہ مالک بنجارہ اپنے قافلہ کا سردار تھا اُس بنجارے کے کوئی اولاد نہ تھی اتفاق وقت سے اُسی دن اُس بنجارے کے گھر مین لڑکا پیدا ہوا چنانچہ ہم قوم والے بھائی دینے آنے لگے اور اُس بنجارے کو مبارکباد دیتے تھے اور بنجارہ مذکور حتی المقدور اُن لوگون کو کچھ نہ کچھ دیتا چلا جاتا تھا اور غریب و نادار اُس بنجارے کو آشیرباد دیتے تھے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے تمام دن یہی تماشا دیکھتے رہے جب شام ہوئی تو وہ بنجارہ اپنے مکان کو اُٹھکر چلا گیا ست گورو مہاراج کی طرف مخاطب بھی نہ ہوا اور نہ اُس بنجارہ کے ملازمون نے یہ دریافت کیا کہ یہ فقیر لوگ کہان سے آئے ہین یا کہان کو جاوینگے یا آنکہ یہان پر کس غرض سے بیٹھے ہین یہان تک اُسکی جانب سے ایسی لاپرواہی ہوئی کہ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ آپ لوگ کچھ کھاوینگے اور بنجارہ مذکور بھی مارے خوشی کے لاپرواہی سے چلا گیا بعد تھوڑی دیر کے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اب تو مجھکو بھوک بہت شدت سے لگی ہی اور اسنے تو ہم لوگون کی کچھ بھی خبر نہ لی باوجود اسکے کہ اسکے گھر مین آج ہی لڑکا پیدا ہوا ہی اسکو تو ضرور ہی لازم تھا کہ ہم لوگون کو کھانا کھلاتا۔ لیکن تعجب ہی کہ اسنے کچھ نہ کہا اور ہم لوگون کو بیٹھے دیکھکر بلا پوچھے اپنے گھر چلا گیا۔ اب مین حضور کی اجازت کا خواستگار ہون کہ اگر اجازت ہو تو اسکے گھر جاکر مین کچھ مانگ لاؤن کیونکہ یہ تو اپنے لڑکے پیدا ہونے کی خوشی مین اپنے مکان پر ہی کچھ نہ کچھ تقسیم کرتا ہی ہوگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اسکے گھر مین لڑکا نہین پیدا ہوا ہی بلکہ یہ بنجارہ دا اُس جنم کا اسکا قرضدار ہی اسلیے پیدا ہوا قرضہ وصول کرنے آیا ہی اسکے یہان تو صرف لڑکا مذکور چار پہر رات کا مہمان ہی صبح ہوتے ہی چلا جاویگا اگر تمھارا دل چاہتا ہی تو جاؤ لیکن کسی قسم کا آشیرباد نہ دینا بلکہ چپکے کھڑے رہنا مردانہ نے کہا کہ بہت اچھا مین جاتا ہون۔ غرضکہ مردانہ بنجارے کے گھر گیا اور حسب الحکم ست گورو مہاراج کے چپ چاپ خاموش کھڑا رہا۔ اکثر اسکے عزیز آتے تھے اور مبارک و سلامت و نیز دیگر خوشی کی باتین کرکے بیٹھ جاتے تھے اور بعد تھوڑی دیر کے اُٹھکر چلے جاتے تھے اسوقت بھی مردانہ کی کسی نے خبر نہ لی اور نہ کوئی منھ سے بولا کہ تم کون ہو یا کہان سے آئے ہو اور کیا تمھارا نام ہی۔ یہ کیفیت دیکھکر مردانہ اُٹھکر چلا آیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ رباب بجا مردانہ رباب بجانے لگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس بنجارے کی بابت ایک شبد فرمایا۔

شبد

سری راگ محل پہلا پہری گھر ایک	श्रीराग महल पहिला पहरे घर एक
پہلی پہرے رینڑکے بنجاریا متر حکم پایا گربھاس۔	पहिले पहरे रैणाके बनजारिया मित्र हुकम पाया घरभास
اور دو تپ انتر کرے بنجاریا متر خصم سیتی ارداس۔	उर्ध तप अंतर करे बनजारिया मित्र खसम सेती अरदास ।
خصم سیتی ارداس کماے اور دو دھیان لولاگ۔	खसम सेती अरदास बखाने ओर उर्ध लव लाग ।।
نامرجاد آئیا کل بھیتر بہور جاسے ناگ۔	ना मर्यादा आइयाँ कलि भीतर बहुर जासी नाग ।
جیسی قلم ڈرہی ہے مستک سے جی اڑیاس۔	जैसी क़लम डिदी मस्तक सेजी अड़ पास ।।
کہو نانک پہلے پہرے پرانی حکم پیا گو بہاس۔	कहु नानिक पहिले पहरे प्राणी हुकम पिया गुरभास

دوجے پہرے رینڑ کے بنجاریا متر بسر گیا دھیان -
ہاتھ ہی ہاتھ نچاییے بنجاریا متر جیو جسودھا گھر کان
ہاتھ ہی ہاتھ نچاسے پرانی مات کہے سُت میرا -
چیت اچیت موڑھ من میرے انت نہیں کچھ تیرا -
جن رچ رچیا تس ہی نجانیا من بھیتر دھر دھیان -
کہو نانک پرانی دوجے پہرے بسر گیا دھیان -
تیجے پہرے رینڑ کے بنجاریا متر دھن جوبن سون چیت -
ہر کا نام نہ چیتے بنجاریا متر بندھا چھوٹے ہی جیت
ہر کا نام نہ چیتے پرانی بیاکل بھیا سنگ سیا -
دھن بسورتا جوبن متھا اہلا جنم گنوایا -
دھرم سیتی بیوپار نہ کینے کرم نہ کیتو میت -
کہو نانک پرانی تیجے پہرے ہین جوبن سون چیت
چوتھے پہرے رینڑ کی بنجاریا متر لاوے ایا کھیت
جب جم پکڑ چلائیا بنجاریا متر کسے نہ پایا بھیت
بھیت چیت ہر کسے نہ ملیا جب جسم پکڑ چلائیا -
جھوٹھ روڈن ہو گیا واری کھین مہے بھیا پرائیا -
سائیں بست پراپت ہووے جس سولائیو ہیت -
کہو نانک پرانی چوتھے پہری لاوے لوڑیا کھیت -

दूजे पहरे रैण के बनजारिया मित्र बिसर गया ध्यान
हाथहिं हाथ नचाइये बनजारियाँ मित्र जियो जसुधा घर कान्ह
हाथे हाथ नचाय प्राणी मात कहे सुत मेरा
चेत अचेत मूढ मन मेरे अन्त नहीं कुछ तेरा
जिन रच रच्या तिसही न जान्या मन भीतर धर ध्यान
कहु नानक प्राणी दूजे पहरे बिसर गया ध्यान
तीजे पहरे रैन के बनजारिया मित्र धन जोबन सों चेत
हर का नाम न चेतिये बनजारिया मित्र बंधा छूटे जेत
हर का नाम न चेते प्राणी व्याकुल भया संग मया
धन सुनां जोबन मतया अहला जन्म गंवाया
धर्म सेती व्योपार न कीतो कर्म न कीतो मीत
कहु नानक प्राणी तीजे पहर धन जोबन सों चेत
चौथे पहरे रैन के बनजारिया मित्र लावे आया खेत
जब जम पकर चलाइया बंजारिया मित्र किसे न मिलया भेत
भेत चेत हर किसे न मिलया जब जम पकड़ चलाइया
झूठा रोदन होइया द्वारे खिन में भया पराइया।
साई वस्तु प्राप्त होवे जिस सों लायो हेत।
कहु नानक प्राणी चौथे पहरे लावे लोड़या खेत

غرضکہ ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا اور اُدھر صبح ہوئی تو وہ بنجارہ روتا پیٹتا اسطرف سے آنکلا کہ جسکا مطلب یہ تھا کہ جو لڑکا اُس بنجارے کے گھر میں پیدا ہوا تھا وہ مرگیا اُس بنجارے کو روتے دیکھکر مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ یہ بنجارہ کل تو خوشی منا رہا تھا اور ہنستا کھیلتا پھرتا تھا اور آج یہ روتے پیٹتے سر پٹکتے پھرتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو سمجھایا اور ایک اسلوک فرمایا-

اشلوک

جت منہ ملے مبارکی لکھ لکھ ملے اسیس -
سو منہ روڈوے ڈیٹھ ہیں رل رل پیٹے ہیں سیس
ایک موے ایک دوبے ایک دیتے ندی بہاے -
گئی مبارکی نانکا ہر سچے نو سلاے -

श्लोक

जित मुंह मिले मुबारकी लिख लिख मिले असीश।
सो मुँह रोवे ढीठ से मिल मिल पीटहिं शीश।
एक मुये एक ह्वे एक देवे नदी बहाय।
गई मुबारक नानका भी सच्चे नो सलाय।

یہ اشلوک شنکر مرداد نے ستگورو مہاراج کے قدمون پرگر کر متھا ٹیکا بعد تھوڑی دیر کے ست گورو مہاراج وہان سے تشریف لیگ

آگے ساکھی آرتی سوہیلا کی چلی

نمبر ۳۳

اب سنیے کہ ایک دن ست گورو مہاراج سری نرنکار کے دھیان مین بیٹھے ہوے تھے اور بلکہ نرنکار کی جوت مین دھیان لگائے ہوئے تھے ست گورو مہاراج اُس نرنکار کی قدرت دیکھکر دل وجان سے تصدق ہو رہے تھے اسی عرصہ مین سنسار کی بابت ایک حکم ہوا

اوّل حکم ربّانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی سنسار کو تو مطلق خبر ہی نہین ہو کہ کیا ہوتا ہو اور پرمیشر کی درگاہ مین پُن و پاپ کے دفتر بھی لکھے جاتے ہین بلکہ پُن کو بخشش لکھتے ہین تمام سنساری پاپ ہی مین لگے رہتے ہین ۔

جسوقت یہ ارشاد ربانی کلام ربانی یعنے وحی آسمانی نازل ہوئی ست گورو مہاراج کو اس بات کا خیال ہوا اُسوقت دوسرا حکم نازل ہوا ۔

دوسرا حکم رحمانی یعنی وحی سمانی

کہ اے نانک جی سنسار مین تو اب مجھکو کوئی جانتا اور یاد کرتا ہی نہین ہو اور سب لوگ مایا مین لگے ہوئے ہین اسلیئے رنج وغم والم ہرطرح کے دکھ اور تکلیف بنائی گئی ہین ۔

نرنکار نے دکھ اور تکلیف ہرطرح کے رنج وغم بناکر سنسار مین بھیجدیا تاکہ سنساری لوگ جب دکھ اُٹھائین تب تو نرنکار کے قدمون مین جائینگے ۔

ست گورو مہاراج نے سنساریون کے واسطے دکھ و رنج وغم دیکھکر سری نرنکار کے حضور مین استتی یعنے دعا مانگی کہ اے نرنکا واے پاربرہم سنساری لوگ تو بیشک پاپ ہی مین لگے ہوئے ہین اور آپ کو بھُلا دیا ہو اسلیئے آپ نے رنج وغم پیدا کیا ہو۔ مین استتی کرتا ہون کہ سب جیو تیرے ہی بنائے ہوئے ہین اور اپنے بنائے کی شرم آپ ہی کو ہو گو کہ ان جیو نے آپ کو بھُلا دیا اور مایا مین آکر لپٹ گئے لیکن آپ اِنکو اپنے چشمہ فیض بخشی و دریا دلی سے نہ بھولایئے اور اپنے پیدا کرنے کی شرم

تیسرا حکم ربانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی مین کیا مہربانی کرون جس شخص کو لاکھون بلکہ کرورون کی دولت مین نے دی ہو یا جو شخص وقتاً فوقتاً جو مانگتا ہو اُسکو دیتا ہون اُسپر بھی وہ شخص میرا نام کبھی نہین لیتا ہو یہان تک کہ وہ مجھکو جانتا ہی نہین ہو کہ کوئی پرمیشر ہو یا نہین ہو بلکہ پاپون مین لپٹنے کی وجہ سے یہ کہتا ہو کہ جو کچھ کرتا ہون مین

کرتا ہون اور میرا ہی کیا ہوا سب کچھ ہوتا ہی یہان تک آٹھ پہر مین کسی وقت مجھکو اپنے خیال مین نہین لاتا ہی بس اگر اُن لوگون کو تکلیف ہوگی تو ضرور ہی میرے نام پر کچھ دان پُن کرینگے اور حالت تکلیف مین مجھکو یاد کرینگے سارا سنسار دنیا کی نعمتون کے مزے مین لگا ہوا ہی میرے نام پر نہ ایک پیسہ کبھی خرچ کرتا ہی اور نہ نام ہی میرا لیتا ہی باوجود اسکے کہ تھوڑی عمر اس زمانہ مین باقی رہگئی ہی تاہم مجھکو یاد نہین کرتے ہین دنیا کے لطف مین لپٹے ہوے ہین

یہ سنکر ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے نرنکار مجھکو آپنے اس سنسار مین لوگون کو راہ راست بتانے و سکھانے کے واسطے ہی بھیجا ہی اسلیئے اُسے کارن کرن پار برہمہ نرنکار نرنجن میری گذارش ہی کہ اب آپ اس سنسار پر مہربانی فرماوین کیونکہ آپکی ذات اس خلقت کی خالق ہی آٹھ پہر کے رازق ہی آپ صانع ہین آپکی یہ سب صنعت ہی اسوجہ سے اپنی مہربانی فرمایئے۔

چوتھا حکم ربانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی تم میرے پیارے بھگت ہو اور تمھاری لو میرے نام ہی کے ساتھ لگی ہوئی ہی آٹھون پہر تمھارا دھیان مجھی مین لگا رہتا ہی اسلیئے مجھکو بھی تمھارا خیال ہی اور تمھاری استتی مین منظور اس شرط سے کرتا ہون کہ تم تو میرا نام سنساریون کو جپاؤگے اور میرے نام کا چکر ساری دنیا کیا بلکہ ہر کھنڈ و برہمنڈ مین پھراؤگے پس جو شخص تمھارے پنتھ مین آویگا اُسکو مین سنسار مین خوش رکھونگا اور آخر کو اپنے پاس جگہ دونگا یہانتک جس جگہ تمھارا سکھ بیٹھے گا وہین اُسکو سُکھ ہوگا اور دُکھ اور رنج اور تکلیف اُسی شخص کے واسطے ہی کہ جو تمھاری ہدایت پر عمل نہ کریگا وہی دُکھ اُٹھاویگا اور ہر طرح کی تکلیف پاویگا جس شخص کے دل مین تمھارا نام ہوگا اور خوشی کے ساتھ تمھارا نام ورد کریگا اُس شخص کی کل مرادین پوری ہونگی مجھکو جو شخص جس مراد سے جسطرح پر یاد کرتا ہی مین بھی اُسکو اُسی طرح پر یاد کرتا ہون تم میرے پورے بھگت ہو ہر سانس پر میرا بھجن کرتے رہو اسواسطے مین تمھارے پنتھ کے یا تمھارے نام لینے والے کو ہر طرح کا سُکھ دونگا اور جمراج کے خوف سے پاک و بری رکھونگا کبھی جمراج تمھارے سکھون کے درشن تک نہ پاویگے۔

ستگورو مہاراج نے ست بچن نرنکار کا سنکر متھا ٹیکا اور بہت عرصہ تک نرنکار کی استتی کرتے رہے اور عرض کیا کہ اے بھگونت مین تمھارے سرن مین ہون بعد اسکے سمادھ سے اُٹھے۔ اور سنساری لوگون کو نرنکار کا نام سنانے اور دھرم کی باتین بتانے لگے تاکہ سب لوگ اُسکا نام جپین اور خوش رہین نرنکار کے حضور بہ آرام جاوین اور سچ کھنڈ مین جگہ پاوین کسی طرح کے رنج و تکلیف نہ اُٹھاوین بہت شیرین زبانی سے حکم ربانی فرمانے لگے کہ اے بھائیو پرمیشر کے پیارو بھگونت نے تمام بیدون۔ اور شاسترون۔ اور پرانون مین یہی فرمایا ہی کہ جو شخص میرا بھجن کریگا اُسکو مین ضرور ہی سدگتی دونگا اُسکو ہر طرح سے سنسار مین خوش رکھونگا اور جو شخص میرے نام سے دور جاویگا ہر طرح کی تکلیف اُٹھاویگا پس اے پرمیشر کے بندو پرمیشر کی یاد مین مصروف رہو اُسکو ہر حال مین یاد کرو کسی وقت اُسکو فراموش نکرو بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اسی پر یہ شبد فرمایا۔

راگ گوری دیپکی محل پہلا

جہ گھر کیرت اکھیے کرتی کا ہوسے بیچارو
تت گھر گاوہو سوہیلا سمرہو سرجن ہارو
تم گاؤ میری نربھو کا سوہیلا ہون واری جسکے سوہلے سدا سکھ ہو

اک رہاو

نت نت جیاڑے سمالین دیکھیگا دیون ہارا
تیری داتی قیمت نا پوسے تس داتے کون شمارا
سمبت سا ہا لکھیے مل کر پاوہو تیل
دیہو سجن اسیس ڑیاں جیوں ہووے صاحب سوں میل
گھر گھر ایہو پہونچا سدان نت پاون
سدن ہارا سمرے نانک سو دیہہ آون

राग गौरी दीपकी महला पहला

जेहि घर कीरति आखिये कर्ते का होय विचारू
तित घर गावहु सोहिला सुमिरहु सिरजन हारू
तुम गावहु मेरे निर्भै का सोहिला हूं वारूं जिन सोहिले सदा सुख होय

एक रहाव

नित २ जियाँड़े समालियाँ देखेगा देवन हारा
तेरी दानी कीमत न पावै तिस दाते कौन सुमारा
सम्बत साहा लिखिये मिल कर पावहु तेल
देहु सज्जन असीसड़ियाँ ज्यों होवै साहब से मेल
घर २ यहु पहुँचा सद्दरा नित पावन ।
सहन हारा सुमिरे नानिक सो देहिं आवन

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سب بھائی سری پرمیشر کی اگیا لینے اجازت ہے کہ

۱- جو شخص سری پرمیشر کی بڑائیان بچار کریگا -
۲- اُسی پرمیشر کے سوہیلا گاؤ اور سمرن کرو کیونکہ وہ سرجن ہار ہے -
۳- تم اُسی پربھو کا سوہیلا گاؤ جسپر مین تصدق ہوتا ہون تو تمکو ہر طرح کا سکھ ہوگا -
۴- انیک قسم کے جانور پرمیشر نے پیدا کیے ہین بس اس خلقت کا وہی خالق ہے اور وہی رازق ہے -
۵- پرمیشر کے دینے کو کوئی شمار نہین کرسکتا ہے اور نہ اُسکی راسے مین کوئی دخل دیسکتا ہے -
۶- جسطرح سے عورت اپنا سنگار کرتی ہے تب اُسکا خاوند اُسکو پسند کرتا ہے اسی طرح جو اُسکے بندے ہین اُنکو اُسکا یاد کرنا ہی اُسکے واسطے وہی سنگار ہے جیسے عورتین تیل وغیرہ لگاتی ہین تب اپنے شوہر کی خواہش پاتی ہین اسیطرح پرمیشر کی یاد اُسکا سنگار ہے -
۷- ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ جسمین صاحب یعنی اپنے مالک سے میل ہووے -
۸- گھر گھر مین کیا بلکہ ہر ایک آدمی کے واسطے اُسکی جانب سے شرکت دربار کے واسطے نوید دیا جاتا ہے تاکہ اُسکا نام لیکر اُسکے دربار مین پہونچ جاوے -
۹- جسکے یہان سے تمھارے لیے نوید آیا ہے اُسی کو یاد کرو جو شخص اُسکو یاد کریگا اے نانک اُسی کا جنم سُوپھل ہوویگا -

ارتھ شرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو شخص پرمیشر کی بڑائیون کا بچار کریگا وہی شخص سُکھ پاویگا اور وہی شخص مکت مہین ہوجاویگا جس مقام
سادہ سنگت ہو وہین بیٹھنا چاہیے اور ہر وقت پرمیشر کا نام یاد کرنا اور سمرنا چاہیے اور سری پرمیشر ہی کا سوہیلا گانا چاہیے بس اے پرمیشر

مندد اُسکو سمرن کرو تو تم لوگون کو ضرور ہی سکھ پراپت ہوویگا دیکھو جیو ۸۴ اسّی لاکھ قسمون کے جونی ہین اور ایک ایک جون مین کتنے کتنے جیو ہین اُن سب کو پرمیشر خدا خدا رزق پہونچاتا ہی پرمیشر کے دینے کا کوئی بھی نہین شمار کرسکتا ہی اسواسطے اُسی کو ہردم یاد کرنا چاہیے تاکہ اُس صاحب سے ملاقات ہو کیونکہ وہ پرمیشر بہت بڑا اور بے شمار ہی اُسکی کیفیت کو سنت ہی لوگ جانتے ہین کیونکہ وہ لوگ پرمیشر مین لو لگائے ہوئے ہین پس جو شخص اُن سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت کرتا ہی اور اُنکے منھ سے اپدیش یاد لیتا ہی اُسکا بھلا بھی ہوجاتا ہی اس بات کو بخوبی خیال رکھے گا کہ سنتون کو پرمیشر نے اس سنسار مین اسی واسطے بھیجا ہی کہ وہ لوگ ان سنساریون کا اُپکار کرین اے بھائیو پرمیشر کے بھگتو اور سنت سیوو اس بات کو تم اپنے دل مین بخوبی غور کرو کہ یہ جیو جو پرمیشر نے اس سنسار مین پیدا کیا ہی بوقت پیدائش کے اسکے واسطے حکم دیا ہی کہ اس مدت تک یہ جیو سنسار مین رہیگا اور بعد اسقدر مدت کے سنسار سے چلا آویگا۔ اگر یہ جیو سنسار مین آکر بعد بھگتی کریگا تو پھر وہ آکر مجھی کو پراپت ہوویگا اور اگر وہان جاکر مجھکو فراموش کردیویگا تو اُسکو ضرور ہی نرک ہوگا کیونکہ اُس جیو نے وہان پر معاہدہ کیا ہی کہ مین وہان جاکر تیرا ہی نام لونگا پس ہر انسان کو لازم ہی کہ یہان آکر اُسکو فراموش نکرے بلکہ اپنے اقرار کے موافق اُسی کی یاد مین مصروف و مشغول رہے لیکن یہ جیو اس سنسار مین آکر دنیا کی مایا مین لپٹ کر اُس پرمیشر کو صاف بھول گیا اگر اس بات کو یون خیال کرو کہ جیسے دولھا اور دلھن کی جب لگن لگتی ہی تو دونون کو تیل لگایا جاتا ہی آخرکار انجام یہ ہوتا ہی کہ بوقت معہودہ دولھا اپنی دلھن کو لیجاتا ہی پس لگن لگنے کا انجام یہی ہی کہ جسکی لگن لگی ہو وہ اُس سے ضرور ہی ملاقی ہوگا اب یہ جیو خود ہی اپنے فعل کا مختار ہی پس جیسا فعل کریگا ویسا پھل پاویگا اگر دھرم کریگا دھرم راج کے دربار مین جاویگا ورنہ برخلاف اسکے جمراج کے دوت اپنے یہان اُسکو پکڑ لیجاوینگے ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھگتو جن شخصون نے سری پرمیشر کو ارادھن کیا ہی اُنکو مین اپدیش یاد دیتا ہون کہ اُنکو پرمیشر سے ملاپ ہو اور پرمیشر کی لگن کسی کے حصہ مین نہین ہی بلکہ جسقدر جیو ہین یا جو چلے جاتے ہین یا جانے والے ہین سب کو پرمیشر کی طرف سے نوید دیجاتی ہی اُسکے دربار مین غفلت کسی کی طرف سے نہین ہی۔ پس ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جب تک اُسکی طلبی کے واسطے پروانہ اُسکی دربار سے نہ آوے دھرم راج کے دربار کے واسطے پرمیشر کا نام سمرن کیا کرے اور آٹھ پہر یہ خیال رکھے کہ پرمیشر کا حکم میری طلبی کے واسطے آنے ہی چاہتا ہی قصہ مختصر یہ ہی کہ جو شخص اُسکا نام جپے گا وہی اُسکو پراپت ہوویگا اور ہمیشہ ہی سے یہی سناتن دھرم ہی کہ اُسکو جو سمرے وہ اُسکو پاوے۔

غرضلہ

ست گورو مہاراج نے خود پرمیشر کا نام ایسا سمرا اور جگت کے لوگون کو ایسا سمرایا کہ واہ گورو کے نام مین اور اناہد کی دھن مین سب لوگون کا دل ایسا لگا کہ گھر گھر اسکے کیرتن ہونے لگے بلکہ یہان تک ست گورو مہاراج نے۔ نام[۱]۔ دان[۲]۔ دیا[۳]۔ دھرم[۴]۔ پر اُپکار[۵] مین سنساریون کو ایسا دڑھایا کہ سنساری لوگ بہ آرام پرمیشر کے دربار مین جانے لگے۔

ست گورو مہاراج کا نرنکار کے دربار مین طلب ہونا
بذریعۂ الہام غیبی

حسب الحکم نرنکار کے ست گورو مہاراج بیٹھے دربار مین جاکر حاضر ہوئے اُسوقت نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی تم نے میرا نام

سنسار یون مین ایسا ڈریا یا کہ مین بہت خوش ہوا۔ ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ مین کیا چیز تھا کہ جو تیرا نام ڈریا تا بلکہ سچ تو یہ ہی کہ تو آپ ہی گھٹ گھٹ کا جاننے والا ہی اور جو تو چاہتا ہی وہی کرتا ہی جس طرف تو جسکو لیجاتا ہی اُسی طرف وہ بشوق جاتا ہی اے پار برہم پرمیشر آپ کا جو بچن ہو۔

سبد

چھ گھر چھ گور چھ اوپدیس	छः घर ६ गुरु ६ उपंदेश
گور گور ایکو ویس انیک	गुरु २ एकै वेष अनेक
بابا جی گھر کرتے کی کیرت ہوئی	बाबा जी घरकर्ते की कीरति होई
سو گھر راکھ بڑائی سوئی	सो घर राख वडाई सोय
اک رہاو	एक रहाव
وسیان چسیان گھڑیان پہران تتھے ماہ ہوا	बसियाँ चसियाँ घडियाँ पहिराँ तिथे माह होया
سورج ایکو رت انیک	सूर्य एकै ऋतु अनेक
نانک کرتے کے کیتے دیس	नानक कर्ते के केते वेस

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱- چھ گھر حسب ذیل ہین - جوگی - سنیاسی - گرہستی - پنڈت - بیشنوی - برہمچاری - یہ سب لوگ آپنی اپنے اُپدیس کو لیکر اُسی کے ساتھ پرمیشر کی صلاحتا کرتے ہین -

۲- گورو گورو سب ایک ہی ہین لیکن دیس یعنے بھیکھ انیک یعنی جداگانہ ہین -

۳- بابا جس گھر مین کرتی کے یعنی اُس پار برہمہ پرمیشر کی کیرتن یعنی صفت گائی جاوے -

۴- اُس گھر کو بڑائی کے ساتھ دائم قائم رکھ -

۵- مین تلکو کوئی پل یا کوئی ساعت یا کوئی گھڑی یا کوئی پہر یا کوئی تتھ یا کوئی رت یا کوئی مہینہ یا کوئی دن نہ بھولون -

۶- سورج ایک ہی ہی لیکن رت یعنی فصل جداگانہ ہین -

۷- نانک کرتی کے کیتے ہی بکنھ ہین -

ارتھ شرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے پار برہم پرمیشر یہ جوگی اور سنیاسی وغیرہ مندرجہ بالا ایک دوسرے سے گورو چیلہ کا رشتہ ہی لیکن شاستروں کے اُپدیش کا گورو تو آپ ہی ہی اور یہ جسقدر بھیکھ ہین وہ سب تیرے بنائے ہوئے ہین تیری صفت کے بغیر کوئی استھان یا مکان سبھ نہین ہوتا ہی جو تیرا نام لیتے ہین اُنکی پت یعنی شرم بھی تو ہی رکھتا ہی جو تجھکو جانے خواہ مانے گا وہ بے انتہا کی عطا پاویگا کیونکہ تیرا سمجھنا ہی کہ جہان پر تیرا نام جپا جاتا ہی اور جہان تیری صفت گائی جاتی ہی یا گائی جاویگی وہ مکان استھان

میری سکونت کا مکان ہر مین اُسی مقام پر قیام پذیر ہون - اے پربھوجی یہ سب بڑائی تیری ہی ہین اور جہان پر تیری کیرتن ہوئی ہووے تو اُس گھر کے پت یعنی شرم اور خوش و خرم وکرم و دھرم تو ہی رکھنے والا ہی اور تو ضرور ہی رکھتا ہی اے پاربرھمہ پرمیشر میری یہ پرارتھنا قبول ہووے -

کلام ربّانی یعنے وحی آسمانی

اے نانک جی جس مقام پر تم میرا جس کروگے وہ چاہے جسقدر پاپی ہوویگا یا کیسا ہی کھوٹا آدمی ہوویگا تاہم مین اُسکو ضرور ہی بخش دونگا -

پس ست گورو مہاراج نے پاربرھمہ کی صفت کی کہ اے پاربرھمہ تو مجھکو یہ دان دے کہ اس عمر مین کوئی گھڑی خواہ کوئی پہر یا کوئی مہینہ خواہ کوئی ہفتہ خواہ کوئی برس کوئی رُت خواہ کوئی دن بجز تیری یاد کے اور کسی کام مین صرف نہ ہو -

کلام ربّانی یعنی وحی آسمانی

اے نانک جی تم میرے نام کے جاپنے مین بڑی کوشش کرتے ہو اور دان بھی ایسا ہی مانگتے ہو اسوجہ سے مین نہایت خوش ہون اسلیے مین تمکو یہ بردان دیتا ہون کہ جو کوئی تمہارا نام لیویگا اُسکی مکت مین ضرور ہی کرونگا اور جو شخص آپ واہ گورو کا نام جپے گا یا اورون کو جپاوے گا وہ ہمیشہ ہی خوش رہیگا - بعد اسکے الہام غیب ہوا کہ جس جگہ کیرتن ہوتی ہو وہان آرتی بھی ہونی ضرور ہی اسلیے آرتی تم مجھکو اسوقت پڑھکر سناؤ -

ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے پاربرھمہ پرمیشر جو کچھ آپ چاہتے ہین مجھسے کراتے ہین کیونکہ آپ ہی کرتا ہین - یہ کہکر ست گورو مہاراج نے کرتا پورکھ کے آگے متھا ٹیکا اور کھڑے ہوکر آرتی گانے لگے -

راگ دھناسری محل پہلا

گگن مین تھال رب چند دیپک بنی تارکا منڈلا جنک موتی	गगनमें थालरविचंददीपकबनेतारकामंडिलाजनकमोती
دھوپ ملیان لو پون چنور کرے سکل بن راے بھولنت جوتی	धूपमलियाँनलोपवनचवंरकरैसकलवनरायफूलंतजोती ।
کیسی آرتی ہوی بھوکھنڈنا دیال تیری آرتی اہند سبد باجنت بھیری	कैसीआरतीहोयभवखंडनातेरीआरतिअनहदशब्दवाजंतभेरी
اک رہاو	एक रहाव
سہس تو نین نا ہین تو نہہ کو سہس مورت نہن ایک توں ہین	सहसतोनयननननाहनैनहैतोकोसहसमूरतिननासकतोंही ।
سہس پد بمل نین ایک پد گندہ بن سہس توں گندہ یوں چلت موہی	सहसपरविमलननएकपदगंधबिनसहसतोगंधयोंचलतमोही
سب مین جوت جوت ہے سوی تس دے چانن سب مین چانن ہوی	सबमेंजोतिजोतिहैसोईतिसदेचाननसबमेंचाननहोई ।
گورساکھی جوت پرگٹ ہوی جو تس بھاوے سو آرتی ہووے	गुरुसाखीजोतिप्रघटहोयजोतिसभावैसोआरतिहोय ।

ہر چرن کمل مکرند لوبھت من اندن موہنہ پیاسا۔	हरचरणकमलमकरंदलोभितमनअनदिनमोहिंपियासा
کرپا جل دیہہ نانک سارنگ کو ہوی جا تون تیری نیواسا۔	कृपाजलदेहिनानिकसारँगकोहोइजातेतेरीनेवासा ।

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔

۱- بے پار برہمہ سارا آسمان تھال کے مانند ہی اور چاند و سورج مثل چراغ کے ہین اور تمام آسمان کے ستارے اچھت کے واسطے موتی ہین۔

۲- دھوپ وغیرہ خوشبودار شے جسقدر دنیا مین ہین یعنے تمام جنگلون مین جسقدر پھول وغیرہ ہین وہ سب تیرے ہی واسطے ہین اور تیری قدرت کی ہوا سدا کی ہوئی تجھی کو چنور ڈلا رہی ہی۔

۳- اے بھو کھنڈنا تیری آرتی کیسے ہو رہی ہی اور اناہد شبد کے باجے بج رہے ہین۔

۴- سنسار کی سب مورتین تیری ہی ہین اور ان سب مین تیرے نور کی روشنی ہی۔

۵- تیرے قدم مثل کمل کے پھول کے ہین تیری قدمبوسی کے واسطے سب دیوتے خواہش کر رہے ہین اور ہزارون گندھرب تجھی کو گا رہے

۶- سورج اور چاند اور تارون مین جو روشنی ہی تجھی سے سب روشنی پاتے ہین۔

۷- گورو کی جو سکھیا ہی وہ پرگٹ ہوئی یعنے جیسا تونے ارشاد کیا ویسا مین نے تعمیل کیا جو تجھکو بھاوے وہی یعنے پسند آوے وہی آرتی

۸- تیرے قدم جو مثل کمل کے پھول کے ہین انھین پر میری محبت ہی اور انھین قدمون کے چرن امرت کی مجھکو پیاس ہی۔

۹- اے ٹھاکر جی گو کہ مین اس قابل نہین ہون لیکن اپنے ہی کرپا سے چرن امرت دیجیے تو تیری عین بندہ نوازی ہی۔

ارتھ شرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے سری پار برہمہ جی تمام روے زمین و آسمان کا منڈل یعنے حلقہ تیری آرتی کے واسطے بجاے تھال کے ہی اور سورج و چاند بجاے چراغ کے ہین آسمان کے ستارے بجاے اچھت کے ہین اور ہوا بجاے چنور کے چلتی ہی اور تمام روے زمین کے درختون کے پھول خود ہی تجھکو خوشبو دے رہے ہین اسطرح کے سامان سے تیری آرتی آٹھ پہر ہو رہی ہی اور اناہد شبد یعنی بے نہایت جسکی حد نہین ہی دسون دروازون پر بج رہے ہین اور اے نرنکار اس سنسار مین جسقدر جیو ہین وہ تجھی سے جیتے ہین یعنی تیرے نور کی روشنی سے وہ روشن ہین اور تیرے قدمون مین ہزارون گندھرب گانے والے راگ گا رہے ہین جسقدر دیوتے ہین تیری قدمبوسی کے مشتاق ہین جسقدر تیرے چرتر یعنے لیلا ہین انکی انتہا کوئی بیان نہین کر سکتا ہی پس تیری آرتی مجھسے کیونکر ہو سکتی ہی جبکہ برہما آدک نے تیرے راز کو نہین پایا ہی تو ہری ہی اسلیے ہر ہر گھٹ مین بیاپک یعنی سما رہا ہی تیرے چرن کمل کے مانند ہین اسلیے میرا دل مثل بھونرہ کے خواہش رکھتا ہی تیرے قدمون کی خاک کی خواہش مجھکو ہمیشہ رہتی ہی کہ اسکو آنکھون سے لگاؤن شب و روز مجھکو پیاس لگتی رہتی ہی اسلیے میری خواہش ہی کہ اپنے کرپا روپ کا آبحیات مجھکو عطا فرمایئے مین مثل چاترک چڑیا کے تیرے قدمون کے چرن امرت کو مثل سیواتی بوند کے خواہش رکھتا ہون اور ہر وقت اسی سیواتی بارش کے لیے دعا مانگا کرتا ہون۔ سواے برہمہ اپنا نام مجھکو مرحمت فرمایئے۔

الہام ربانی یعنے وحی آسمانی

اے نانک جی مین تمہارے ساتھ ہمیشہ ہی انگ سنگ لگا رہتا ہون مین نے تمہارا کُل نتیجہ بخشا اور مین تمہاری دعا سنکر نہایت خوش ہوا تمنے جسقدر میری استتی کی مین اُٹھا نہین سکتا کیونکہ تم بندہ کے مانند میری استتی کرتے ہو اور کبھی اپنی خودی کو ظاہر نہین کرتے ہو اور اپنے ساتھ مجھکو شریک نہین کرتے ہو بلکہ بندہ ہی بنتے ہو اسواسطے مین تمہاری استتی کو قبول کرتا ہون اور بردان دیتا ہون کہ اس سنسار مین تمہارے اور ہمارے نام کی سدھیا ہوا کریگی اور جو شخص تمہاری صفت کریگا اُسکو مین بخش لونگا۔

یہ سنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے گر کر متھا ٹیکا بعد اسکے ست گورو مہاراج سمادھ سے اُٹھے اور سری نرنکار کے وہان سے اُٹھکر سری واہ گورو کا نام آپ ہی جپنے لگے اور سنساری جیوؤن کو اُپدیش دیکر جپانے لگے تاکہ سنسار پرمیشر کا نام جپ کر پرم پد کا ادھکاری ہووے

اب ساکھی گورو نانک جی صاحب اور بھرتری جی صاحب کے ملنے کی چلی

نمبر ٣٤

ست گورو مہاراج دیا اور کرپا کے سمندر مایا اور موہ و اہنکار یعنی غرور کے دور کرنے والے سب کو گت دینے والے تو تھے ہی ہر جگہ ست گورو مہاراج کی جوت جگ رہی ہی جگت مین پرمیشر کے نام کا اُپدیش کرتے ہی تھے ہر ایک کی خواہش دلی پوری کرنے والے تو تھے ہی آنند اور منگل کے دینے والے تو تھے ہی ہین ہر طرح کی تکلیف اور رنج و غم کے دور کرنے والے تو تھے ہی ہین پرمیشر کے نام کا اُپدیش کرتے ہوئے چلے جاتے تھے سنسار کو پرمیشر کے نام کا مارگ دکھانے کے واسطے سیر کرتے کرتے بھرتری جی کو پہلے ہی سے ست گورو مہاراج کی قدمبوسی و درشنون کا اشتیاق تھا انترجامی تو آپ کی ذات ہی تھی اُس ملک مین جا پہونچے جہان پر تمام لوگ بھرتری کا جس کرتے تھے کتنے ملکون کو طے کرکے وہان جا پہونچے اُس دیس مین جوگیون کی بہت ہی مانتا ہو رہی تھی جسوقت ست گورو مہاراج پہونچے بھرتری جی اپنے مقام سے کہین گئے تھے آپ اُسی مقام پر ست گورو مہاراج رونق افروز ہوگئے کچھ دن بعد بھرتری اُس مقام پر تشریف لائے ست گورو مہاراج کے درشنون سے بہت ہی خوش ہوے بھرتری جی نے آکر ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اے سنت جی آپ کس دیس سے تشریف لائے ہین اور کہان جانے کا ارادہ ہی اور اپنا نام بتا مجھکو بتلائیے یہ سنکر بالے جی نے بھرتری کو جواب دیا پنجاب دیس کے دھرتی سے آئے ہین اور گورو نانک نرنکاری آپ کا نام ہی ہم لوگ آپکے سیوک ہین غیر ملکون کی سیر کے واسطے آئے ہین۔ یہ سنکر بھرتری جی بہت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر نمسکار کیا اور کہا کہ آج میرے دھن بھاگ ہین جو آپ کے درشن ہوئے میری بہت دنون سے جو آرزو تھی وہ منورتھ آج پورا ہوا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری جی تم ہمکو کسطرح جانتے ہو اور کیسکے بتلانے سے ہمارے ملنے کی خواہش ہوئی ہی بجواب اسکے بھرتری نے کہا کہ اے بھگوان ایک وقت مین نارد منیشر سیر کرتے کرتے اتفاق سے مجھکو ملے اُسوقت وہ پریم یعنے محبت کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے مین نے اُنکو دیکھکر نمسکار کیا اُنھون نے کرپا کرکے اشیرباد دیا مین نے اُنسے کچھ دریافت کرنا چاہا اُسوقت منیشر موصوف نے میری منشا کو سمجھکر جواب دیا کہ زمانہ کلجگ مین جگت کے اُدھار کے واسطے پرمیشر جو نرنکار ہی اُسنے خود ہی اوتار لیا ہی۔ (اور نانک نرنکاری اپنا نام رکھا ہی) وہ کچھ عرصہ بعد آپ سے آکر خود ہی ملاقات کریگا اُنسے جو کچھ تم سوال کروگے وہ تمکو جواب دینگے کیونکہ وہ پرمیشر کے بھگتی کا مارگ اس سنسار مین پرگٹ کرتے ہین اور تمام برہمانڈ مین ست نام کا اُپدیش کرتے ہین اور تمام جہان بلکہ زمین و آسمان کی وہ سیر کرینگے اور اُنسے تمام سدھون اور جوگیون سے ست سنگ ہوگا اور سبکے پردا

وہ تمھین سے ملاقات کرینگے اب تم اُنکے ملنے کی خواہش دل رکھو وہ ضرور تمسے ملینگے کیونکہ وہ انترجامی ہین ۔ اے سنت جی صاحبا رونیشر کی زبانی آپ کے اوصاف ربانی جبسے سنے ہین آپ کے درشنون کے وقدمبوسی کا اشتیاق ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھرتری جی جس قسم کا سوال آپ کرنا چاہتے ہون وہ کیجیے اور آپ کو جو کچھ پوچھنا ہو وہ پوچھیے ۔ یہ سنکر بھرتری جی نے جواب دیا ۔

سوال اوّل بھرتری جی

اے ست گورو مہاراج مین نے ہست جوگ سادھا اور من کو ہر طرح سے اُسکی خواہش کو روک رکھا ہی کیونکہ مجھکو اس بات کا یقین ہی کہ من کے نرمل ہونے سے ست گتی پراپت ہوتی ہی کہ جسکا انجام یہ ہی کہ جنم مرن مٹ جاتا ہی اور جب تک یہ من ملین رہتا ہی اُس وقت تک بندھن سے نجات نہین ہوتی ہی ۔ میرا خیال تو یہ ہی اب آپ فرمایئے کہ بھگتی مین یہ من نرمل کس طرح سے ہوتا ہی کیونکہ میری دانست مین بغیر جوگ کے من کو قرار نہین ہو سکتا ہی ۔

سوال دوم بھرتری جی

اے ست گورو مہاراج جو لوگ سدھ یا لالی کرستان ہو رہتے ہین اور انا ہد کے دُھن مین لگے رہتے ہین اور بد افعالی و بد اعمالی سے جدا ہو کر شب و روز اُسی بھگونت مین لولین رہتے ہین ہان یہ بات تو تسلیم ہی ہی لیکن بھگتی مین کسکی طاقت سے پرمیشر مین لو لگتی ہی اور اُنمین بیراگ کسطرح سے مضبوط ہوتا ہی کیونکہ بغیر بیراگ کے پریم یعنی محبت ہوتی نہین ہی

بس یہی دو سوال مین نے نارد منیشر سے کیے تھے انھون نے آپ پر ٹال دیا اب آپ سے بھی یہی سوال ہین امید کہ انکے جواب مجھکو عطا ہونگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری جی گو کہ آپ خود ہی ہوشیار ہین یہ آپ کا کہنا بہت ہی سچ ہی کہ بغیر من نرمل ہونے کے شبھ گتی نہین ہوتی ہی اور یہ بھی تمھارا کہنا بہت سچ ہی کہ بغیر جوگ کے من نرمل ہو ہی نہین سکتا ہی بس اسیلیے پرمیشر نے بھگت کہا ہی جو لوگ اُدتم پورش یعنے نیک افعال ہین اور سد گتی کی خواہش رکھتے ہین اُنھین کو بھگت جوگ ملتا ہی ۔

جواب سوال اول

راگ آسا محل پہلا

گورکا سبد من ہی مندرا کنتھا کھما ہنڈاؤ ۔
جو کچھ کرے بھلا کر مانو سہجے جوگ ندھ پاؤ
بابا جگتا جیو جگ جوگی پرم تت مین جوگی
امرت نام نرنجن پایا گیان کایا کر بھوگی ۔

اک رہاو

شیو نگری مین آسن بیسو کلپ تیاگی ماند
سینگی سبد سدا دھن سوہے اہنس پوری ناند
ب بچار گیان ست ڈنڈا برت مان بھبوت ۔
ہر کیرت رہو راس ہمارے گورمکھ پنتھ اتیت ۔

जवाब सवाल अव्वल

राग आसा महल्ल पहिला

गुरु का शब्द मन है मुन्दरा खिन ता खिमा हिंडावो
जो कुछ करै भला कर मानो सहिज जोग निधि पावै
बाबा जुगता जीव जुग २ जोगी परम तत्त में जोगी।
अमरित नाम निरंजन पाया ज्ञान काया कर भोगी

एक रहाव

शिव नगरी में आसन बैसो कल्पथ त्यागी बाँध
सिंगी शब्द सदा धुन सोहै अहि निस पूरे नाध
पत विचार ज्ञान मत डंडा वरत मान भबूत ।
हर कीरत रह रास हमारी गुरुमुख पंथ अतीत

سگلی جوت ہماری سندھیا نانا برن انیک ۔	सगली जोत हमारी सन्ध्या नाना बरन अनेक
کہو نانک سُن بھرتر جوگی پار برہم لیو ایک	कहु नानिक सुन भरतर जोगी पारब्रह्म लिव एक

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱۔ ہمارا منتر اگورو کا شبد ہی اور گودری یعنے کنتھا ہماری کہنا یعنے بُردباری اور حلیم المزاجی اور سلیم الطباعی رکھنا ہے ۔

۲۔ پرمیشر جو کچھ کرے اسکے حکم کو بہتر ہی ماننا چاہیئے وہ باعث تکلیف ہو یا راحت یہ ہمارا سچ ہی جوگ کمانا ہی ۔

۳۔ باباجگناتھ جیو جگت جگ جوگی یہی جوگ کا خلاصہ ہی ۔

۴۔ پرمیشر کا نام امرت پایا گیان کرکے ہو گئے ہین ۔

۵۔ سن نگری مین آسن رہنا کلپنا یعنے خواہشات کو چھوڑتا جاے ۔

۶۔ سنگی شبد مین ہمیشہ دھن لگانا رات اور دن یہی باجا ہی ۔

۷۔ تت یعنی مطلب خاص گیان کا بچار کرنا جو ہری یہی بجاے ڈنڈے کے ہی اور یہی آٹھ پہر ہمارا وظیفہ ہی ۔

۸۔ ہر کیرت ہمارا شغل ہی گورمکھ ہمارا پنتھ یکسوف ہی ۔

۹۔ تمام اُسکی روشنی ہماری سندھیا ہی ہر قسم کے برن بیشمار ہین ۔

۱۰۔ کہو نانک بھرتر جوگی ایک پار برہمہ سے صرف ہماری لو ہی ۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھرتری جوگی ایسا جوگ جو لوگ دھارن کرینگے اُنکے تمام من کے میل جاتے رہینگے اور جو تم نے پیالہ کی بابت سوال کیا ہی اُسکا جواب یہ ہی کان لگا کر گوش و ہوش سے سنو ۔

جواب سوال دوم

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ۔

۱۔ اُسکے گُنون پر گیان کرکے دھیان کرے پس جیسی کرنی کریگا ویسا پاویگا ۔

۲۔ میٹھے بھاونا کی کرکے پریم یعنے محبت پوچا دیکر اسطرح جیسا امرت کی شراب کھینچنا چاہیے ۔

۳۔ ایاسن متوالا صرف رام رس کا ہوکر اس امرت کی شراب نوش کرے بہت آسانی کے ساتھ رنگ چڑھ جاوے ۔

۴۔ شب و روز یعنی رات اور دن اُسکی محبت کی لو لگے اور شبد اناہد گاوے ۔

۵۔ اس کُل سامان سے پیالہ جیسے پار برہمہ پرمیشر اپنی نظر توجہ کرے اُسی کو پلاتا ہی ۔

۶۔ امرت کا بیوپاری ہونا چاہیے کیا خالی شراب کہ جو بالکل چھوچھی ہی اُسپر بہاؤ رکھے ۔

۷۔ گورکی ساکھی یعنے اُس پار برہمہ پرمیشر کی ثنا و صفت امرت بانی پیتے ہی حضوری حاصل ہوگی ۔

۸۔ اُسکے دروازے کے درشن کی خواہش ہونا ہی مکت اور بیکنٹھ ہی ۔

۹۔ اُسکی صفت کرنے والا ہمیشہ ہی بیراگی ہی اور جس شخص نے اسکو چھوڑا دھن گویا بازی ہار گیا ۔

١٠- کہو نانک سن بھرتر جوگی ہم تو اسطرح کا اسرت دھاری ہوئے ہین -

ارتھ مشرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو لوگ سری کرتار کی صفت و ثنا مین رنگے ہوئے ہین اور پرمیشر کا نام جپتے ہین انکے من کی خواہش ضروری دور ہو جاتی ہی اور اسلیئے تمام دنیا کی خواہشات جاتی رہتی ہین انکے نزدیک وسواس شیطانی اور خیالات لایعنی آتے ہی نہین ہین -

جب اسقدر باتین ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے بھرتری جوگی نے سنین اُسیوقت جسقدر خیالی اور قیاسی باتین اُسکے دل مین تھین سب جاتی رہین پرمیشر کے نام کا نہایت شکر دست بستہ کھڑے ہو کر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بھگونت تو جل تھل مہیل چراچر کا حاکم الحاکمین اور رب العالمین ہی جسکا دل اُسکی بھگتی مین لگا ہوا ہی اسے بھرتری اُسی مین تم بھی اپنا دل لگاؤ یہ کہکر ست گورو مہاراج نے وہان سے چلنے کا قصد کیا اُسوقت بھرتری نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کچھ دن آپ یہین قیام فرمایئے اور مجھکو کیونکہ ایک مدت سے آپ کے درشنون کی میری خواہش تھی گو کہ اب وہ خواہش پوری ہو گئی لیکن آپ کے قدمون سے دل جدائی گوارا نہین کرتا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری ہمارا اور تمھارا ملاپ اسی طرح ہوا کریگا بلکہ ہم آپکے درشن کئی مرتبہ کرینگے یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے -

بعد اسکے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے وہان سے چلے راستہ مین مردانہ سے خوش مزاجی سے پیش آتے تھے اسی طرح دل بہلاتے ہوئے چلے جاتے تھے غرضکہ وہان سے بہت دور آگے نکل گئے اور ایک عرصہ کے بعد ایک مقام پر جا بیٹھے اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ کا دل پھیر دیا اسلیئے اُسکے دل مین یہ بات آئی کہ اپنے وطن کو چلنا چاہیئے پس مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج اگر مجھکو اجازت ملے تو مین اپنے گھر ہو آؤن کیونکہ میرا دل وطن کی طرف جانے کا بہت خواہش کرتا ہی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب یہان سے آگے نہ جاؤنگا مجھکو جلد رخصت دیجیئے - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تجھکو رخصت دینے مین تو کچھ تامل نہین ہی لیکن اُس راستہ مین ایک بڑی بھاری بلا ہی جسکو تو نہین جانتا ہی وہ ایسی سخت بلا ہی کہ تجھکو دیکھتے ہی کھا جاویگی اسلیئے بہتر ہی کہ تم ہمارے ہی ساتھ رہو جسمین تجھکو کچھ ضرر نہ پہونچے ورنہ تجھکو تکلیف ہوگی اور ہمارے ساتھ تجھکو کسی قسم کی تکلیف بھی نہین ہی اور اگر کسی قسم کی تکلیف ہو تو مجھسے کہو بلکہ ہر ایک جگہ سیر کرتا ہی اور ابھی تک تو ہمارے ساتھ بہت خوشی سے رہا ہی غرضکہ ست گورو مہاراج نے بہت ہی مردانہ کو سمجھایا لیکن اُسکے جی مین ذرا بھی نہ آیا بلکہ ہر ایک جگہ سیر کرتا ہی اور ابھی تک تو ہمارے ساتھ بہت خوشی سے رہا ہی غرضکہ ست گورو مہاراج نے بہت ہی کو سمجھایا لیکن اُسکے جی مین ذرا بھی نہ آیا بلکہ بھائی بالے نے بھی اُسکو ہر طرح کی فہمایش کی لیکن اُسکے دل پر کچھ اثر نہ ہوا - یہان تک بھائی بالے نے مردانہ سے کہا کہ اے مردانہ ست گورو مہاراج خود نرنکار ہین انکی مرضی کے خلاف کوئی کام بہتر نہ ہوگا گو کہ اُنھون نے بھی تمام نشیب و فراز دنیا و آخرت اُسکو بتایا لیکن اُسکے دل مین کچھ بھی نہ آیا ست گورو مہاراج کی قدمبوسی سے ایسا جدا ہونا چاہا کہ جیسے کسی بیوقوف کے پاس سنگ پارس ہو اور وہ نادانی سے اُسکو پھینک دیوے کل باتون کا مردانہ یہی جواب دیتا تھا کہ مین اپنے گھر جاؤنگا اُسکے دل مین یہی سمائی تھی کہ کونسا ایسا وقت ہوگا کہ اپنے مکان مین پہونچکر اپنے عزیزون اور قریبون سے ملونگا اُسوقت اُسکی کیفیت مثل آسیب زدہ کی سی تھی کہ لاکھ کہیئے لیکن کسی کے کہنے کو بالکل نہ مانے بجز اپنی ہٹ کے دوسرے کے کہنے سننے کو بالکل نہ جانے غرضکہ جب ست گورو مہاراج و بھائی بالے سمجھا کر عاجز ہو گئے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب آیندہ تیری خوشی ہی - پس یہ ستگورو مہاراج کا فرمانا تھا کہ مردانہ

اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے مکان کی جانب چلا۔ جبکہ مردانہ قریب ایک منزل کے پہونچا اسطرف ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی آپ کی مرضی ہووے کیا جاوے اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہین بیٹھ جاؤ آگے کو اب نہ جاؤ یہانتک کہ اُس مقام پر دو دن گذر گئے بس ایکایک ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ اے بالے مردانہ کو راچھس نے پکڑ لیا اور کڑاہ مین تلنے کے واسطے طیاری کر رہا ہی اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ عدول حکمی کی یہی سزا ہی کہ تل جانے دیجیے اور کھا جانے دیجیے جب سمجھاتے رہے اسنے ہمارا اور آپکا کہنا نہ مانا حالانکہ آپ کا کلام برحق ہی اگر کہین تو بجا ہی اور لوح محفوظ کی تحریر کہین تو سزا ہی پہلے آپ نے اُسکو آگاہ کر دیا کہ راستہ مین بلا ہے ناگہانی اور آفت آسمانی تجھکو ملیگی بعدہ مین نے بھی اُسکو ہر طرح سے فہمایش کی پر گفتگو ختم ہونے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ست گورو مہاراج اُس مقام سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے بھائی بالے ساتھ رکھنے کی بھی شرم ہونی چاہیے علاوہ اسکے مردانہ ہمارے کام کا بھی ہے۔ یہ سنکر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہان سے کسقدر فاصلہ پر مردانہ ہی۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بالے نزدیک ہی ہی یعنے صرف نو کوس کا فاصلہ ہی اسطرف ست گورو مہاراج کی یہ لیلا تھی اُسطرف وہ راچھس مردانہ کو پکڑ کر اپنے مقام پر لیگیا وہان پر ایک کڑاہ مین تیل کھول رہا ہی مردانہ کا منھ مارے خوف کے زرد ہو گیا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ اے ست گورو مہاراج بجز آپ کی ذات کے میرا کوئی معاون و مددگار ہو نہین سکتا اے نرنکار اور اے نرنکار سوا تیرے کون فریاد سننے والا اور اس بلا سے بچانے والا ہے پہلے تو اُس جنگلی ہی کو دیکھکر مردانہ خوف مین آگیا تھا کڑاہ کو دیکھکر اور بھی بیجان ہو گیا بار بار ست گورو مہاراج کی دُہائی دے دیکر پکار پکار کہتا تھا کہ بجز تیرے اور دوسرا کوئی مددگار میرا نہین ہی مین سخت اپرادھی ہون کہ جو مین نے عدول حکمی کی ہی جو سزا میرے لیے ہو وہ بہت بجا و سزا ہی لیکن اِس بلا سے چھوڑا لیجیے اور آپکی ذات سے لوگون کے رنج راحت سے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہین آپ کی ذات صرف دنیا ہی کے واسطے نہین ہی بلکہ لوک اور پرلوک دونون کی راحت دینے والی ہے اور ہر طرح کے دُکھ کاٹنے والی ہی غرضکہ مردانہ متواتر پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ اے ست گورو مہاراج گورو نانک دیو اس راچھس سے میری نجات کیجیے اب کبھی ایسا قصور نہ ہوگا کہ حضور کی عدول حکمی کرون اب آپکا ارشاد ہمیشہ ہی بجا لاؤنگا کیونکہ تم دین بندہو بھی اور خوف کے ہمیشہ ہی دور کرنے والے ہو اب اُدھر کی کیفیت سنیے کہ بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آج تو وہان پر مردانہ ہو نہین پہونچ سکینگے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کا ہاتھ پکڑا ست گورو مہاراج کا ہاتھ پکڑنا ہی تھا کہ ہر دو صاحب مردانہ کے نزدیک جا پہونچے بھائی بالے نے راچھس کو دیکھتے ہی ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ جیسے ہی آپ وہان پہونچینگے کیا عجب ہی کہ مردانہ کو راچھس مذکور کھا جاوے۔ ست گورو مہاراج کی یہ اچرج لیلا دیکھنے کے قابل ہے کہ پلک مارنے مین تو کچھ دیر بھی لگتی ہی اُسکے بھی کئی حصہ کم مین ست گورو مہاراج مع بھائی بالے کے پہونچ گئے تھے فوراً ہی ست گورو مہاراج مردانہ کے پاس جا کھڑے ہوئے اُسوقت آپ نے ہنسکر مردانہ سے پوچھا کہ کیون مردانہ کیا حال ہی۔ ست گورو مہاراج کو دیکھکر مردانہ بہت خوش ہوا اور شرمندہ ہوکر خاموش کھڑا رہا یہانتک کہ گردن بھی نہ اُٹھائی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی بالے دیکھو یہ کڑاہ جو تیل کھول کر گرم ہو رہا ہی اسی کڑاہ مین مردانہ تلا جاتا اگر ہم لوگ جلد نہ پہونچ جاتے تھوڑی ہی دیر مین یہ راچھس تل کر کھا جاتا۔ تھوڑی دیر ابھی مردانہ کے سامنے سے ہٹ جانا چاہیے اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور اگر اُس عرصہ مین مردانہ کو راچھس کھا گیا تو پھر کیا ہاتھ آویگا۔ اِس سے بہتر ہی کہ جو مدد آپ کو کرنی ہی وہ مردانہ کی مدد فرمائیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی

پاسے کرتار کے انگ اور تماشہ دیکھ کہ کرتار کیا کرتا ہی اتنے مین اُس راجہس نے مردانہ کو پکڑکر اُس کڑاہ کھولتے ہوئے مین ڈالدیا- ست گورو مہاراج کی کرپا سے کڑاہ مذکور فوراً ہی سرد ہوگیا جسطرح کہ برف جم جاتی ہی یہ کرشمہ دیکھکر راجہس مذکور حیرت مین ہوکر خاموش ہوگیا نگاہ جو پڑی تو کڑاہ کے نیچے کی آگ بھی ٹھنڈھی ہوگئی تھی ست گورو مہاراج سے اُس راجہس نے کہا کہ اے بھائی تو کون ہی تیرے آنے سے میرا کڑاہ ٹھنڈھا ہوگیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا کہ اے (گنڈا) راجہس اب اسکو تو کھاتا کیون نہین ہی اسقدر عرصہ تک اسکو کیون رکھ چھوڑا ہی یہ سُنکر راجہس مذکور نے جواب دیا کہ اے بھائی مسافر تونے ہمارا نام کیونکر جانا اور ہماری پیدایش کیونکر ہی مجھسے آپ ہرگز ہرگز نہ چھپایئے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا-

راگ مارو محل پہلا	राग मारू महल्ल १
پھوٹے انڈا بھرم کا من ہی بھیؤ پرگاس	फूटे खंडा भर्म का मनहि भयो परगास
کاٹے بیڑی پگ ہی تے گور کینی بند خلاص	काटी बेड़ी पगहि ते गुरु की नबेद खलास
آون جاون رہیو-	आवन जावन रह्यो
تپت کڑاہ بجھ گیا گور سیتل نام دیئو-	तप्त कराह बुझ गया गुरु सीतल नाम दियो
اک رہاؤ	एक रहाव
جب تے سادھو سنگ بھیا تب چھوڑ گئے نرہار-	जब से साधू संग भया तब छोड़ गये निरहार
جسکے اٹک تسی نے چھوٹے کتب کاہ کرے کوٹ وار-	जिस की अटक तिसी तें छूटी कितबकाह करे कुटवार
چوکہ بھار بھرم کا ہووے نہکرم-	चौका भार भर्म का होवे नेह कर्म
ساگر کھندی چڑھے گور دھرم-	सागर तें कुंडे चंढे गुरु कीन्हे धर्म
سچ تھان سچ بیٹکا سچ سواے بنایا-	सच्च थान सच बैसका सच सोऊ बनाइया
سچ پونجی سچ وکھر سے نانک گھر پایا-	सच पूँजी सच विखरी नानक घर पाइया

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱- جسطرح انڈا سے پھوٹ کر بچہ نکل آتا ہی اُسیطرح جسوقت بھرم کا انڈا ٹوٹ جاوے تو من روشن ہوجاوے-

۲- بس جسوقت روشنضمیری من کی ہوگی اُسی وقت پیرون سے بیڑی کٹ گیئن گویا گورو نے اس قید سے رہائی بخشی-

۳- جب رہائی ہوگی تو آنا جانا کہ جسکو تناسخ کہتے ہین کہان باقی رہا-

۴- جلتا ہوا کڑاہ ٹھنڈھا ہوگیا گورو نے ایسا ٹھنڈھا نام ہمکو عطا کیا ہی-

۵- جسوقت سے سنتون کی خدمت حاصل ہوئی ہی یعنے اُنکا سنگ ہوا اُسوقت سے نرہار چھوٹ گیا-

۶- جسکے دل سے خیالات لایعنی وسواس شیطانی جاتے رہے ہین اُنکی اٹک کہین بھی نہین ہوسکتی ہی اس سے سب کیشٹ جاتے رہتے ہین

۷- جسنے بھرم کے بوجھ سے غفلت کی ہی اسکو نہکرم کی سلامی آ گئی-

۸. جو شخص نیچے سے اوپر کو چڑھے گا اُسکا دھرم بھی گورو رکھیگا۔

۹. سچا اُسکا مقام ہی اور سچ ہی اُسنے بنایا ہی۔

۱۰. چاہیے کہ سچ ہی کی پرستش کرے اور سچ ہی کو لے ناناک نے بھی گھر پایا ہی۔

جسوقت کہ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد (کنڈا راچھس) نے سُنا ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا کنڈا مذکور ست گورو مہاراج کے قدموں سے اپنا سر اُٹھاتا ہی نہ تھا اور رو رو کر عرض کرتا تھا کہ حضور میں نے بڑے بڑے پاپ کیے ہیں آپ حضور ہی میرا قصور معاف فرماویں اور مجھکو بخشیں۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کنڈا اب اُپکار کرنے والا تو مردانہ ہی اگر تو اسکی خدمت کریگا اور اسکو دل سے مانے گا تو بیشک تیری گتی ہو جاویگی یہ سُنکر کنڈا راچھس نے جواب دیا کہ حضور مردانہ کو بسر و چشم قبول کرتا ہوں مردانہ تو خیر اور جسکی خدمت میرے متعلق آپ فرماوینگے اُنکی بھی خدمت کرنے کو میں بسر و چشم موجود ہوں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی کہہ تو کیا کہتا ہی اُسوقت کنڈا راچھس نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ میری خواہش ہی کہ مجھے کوئی خدمت سپرد کیجاوے تاکہ میں وہ بجالاؤں علاوہ اسکے کچھ کھانا بھی لانا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہی کہ میرے کھانے کو آپ ضرور کچھ نہ کچھ کھالیں یہ سُنکر پھر فرمایا کہ تو مردانہ کو جو کچھ کھلاتا ہی کھلا کیونکہ مردانہ بہت عرصہ سے بھوکھا ہی یہ سنتے ہی کنڈا راچھس مذکور جنگل کیطرف دوڑا اور جنگل سے ایسے ایسے میوہ جات لایا کہ جنکو دیکھکر سب لوگ خوش ہوگئے اور وہ میوہ لاکر ست گورو مہاراج کے آگے رکھدی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ میوہ کھا مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج میں سب کچھ کھا چکا ہوں کیونکہ آپ نے مجھکو سب طرح سے خوش کر دیا ہی اب میں اپنے قصور کی معافی کا امیدوار ہوں کیونکہ میں نے آپ کی عدول حکمی کی ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ میں تجھ سے بہت خوش ہوں تو اپنے دل میں کچھ خیال نکر میں کسی طرح تجھ سے ناخوش نہیں ہوں اور تو بھی مجھسے خوش رہ مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر اب اس میوہ سے میرا حصہ مجھکو مرحمت فرمایا جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اس میوہ کے تین حصہ کرو چنانچہ اُس میوہ کے حصہ کرا کے ست گورو مہاراج نے ایک حصہ مردانہ کو مرحمت فرمایا اور دوسرا حصہ بھائی بالے کو عنایت کیا اور ایک اپنے سامنے رکھ لیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی بالے و اے بھائی مردانہ تم لوگ پرشادی بھوجن کرو حکم ہوتے ہی دونوں شخص پرشادی پانے لگے اور ست گورو مہاراج نے اپنے سامنے کا پرشاد کنڈا راچھس کو اُٹھا دیا پہلے تو اُسنے معذرت کی لیکن حکم ہوا کہ یہ پرشاد کھاے جسوقت کنڈا مذکور نے وہ پرشاد کا چھانا کھایا تو فوراً ہی اُس سے سیاہ دلی جاتی رہی اور روشن ضمیری حاصل ہوگئی اور اُسیوقت اُسکا رنگ و روپ بھی بدل گیا یہ معجزہ ست گورو کا دیکھکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج یہ آپ کی کیا لیلا ہوئی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے کرتار کے رنگ تماشے دیکھ کہ وہ کیا کرتا ہی۔ یہ سُنکر پھر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو کمال تعجب ہی جواباً ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے مجھکو اس جہان میں کرتار نے جس کام کے واسطے بھیجا ہی وہی کام کرتا ہوں تم کرتار کے رنگ و تماشے دیکھتے جاؤ بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج بہت اچھا جو کرتار دکھاویگا وہ دیکھتا جاؤنگا اتنے میں جب کنڈا راچھس نے کل پرشاد کھا لیا اُسی وقت اُس کنڈا راچھس کا دیوتا کا سا سروپ ہوگیا راچھس کا جسم جاتا رہا۔ اُسوقت کنڈا مذکور کھڑا ہو کر ست گورو مہاراج کی استتی کرنے لگا کہ اے نرنکار آپ کو میرا نمسکار ہی کیونکہ آپ نرگن روپ ہیں اور باتی بینے کہنے میں نہیں آسکتا ہی

اے پار برہم پرمیشر داسے سوامی جی آپ بھگت وچھل اور دین دیال ہین اے ست گورو مہاراج آپ کی جی ہو آپ کی ذات رکھیشرون اور منیشرون کے ورون کی خوشی کرنے والی ہے اور سنتون اور دشٹون کی دور کرنے والی ہے آپ کی ذات دھرم روپ ہے جگت مین سنتون اور مہاتماؤن کے آپ پالنے والے ہین اے ست گورو مہاراج آپ کے چرن کمل کو میرا نمسکار ہے اے انترجامی آپ سرب کلا کے جاننے والے ہین حال و ماضی و استقبال کے آپ جاننے والے ہین اسلیے مین عرض کرتا ہون کہ میرا جنم گذشتہ برہمن کا تھا اُس جسم مین مین نے بہت سا علم تحصیل کیا تھا اور اُس زمانہ مین میرے گورو (تت ونتا) تھے ایک دن میرے گورو میرے گھر آئے میری کمبختی نے مجھکو اُسوقت ایسا دھمکا دیا کہ غرور کے سبب مجھکو بھلا دیا کہ مین نے اپنے گورو مہاراج کے چرن بندنا ناٹھیک نہ کیا میری یہ کیفیت میرے گورو نے دیکھکر مجھکو بددعا دیا کہا کہ اے مورکھ ہمارا کچھ نقصان نہ ہوا لیکن اس حرکت سے بید کا مارگ اور شاستر کی مرجاد جاتی ہے۔ اسواسطے اب تو راچھس کا جسم پاویگا اور بہت خراب ہوگا جسوقت مین نے اپنے گورو کے منھ سے یہ بچن سنا نہایت خوف غالب ہوا اُسوقت مین نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہاراج اس بددعا کا انجام کب ہوگا کہ جس سے میری گلو خلاصی ہوگی۔ یہ سُنکر میرے گورو مہاراج نے اپنے دیالتا سے فرمایا (کہ سدھ پرمیشر نرنکار اوتار جو مہاراج ہے وہ اوتار رکھیگا اُس اوتار کے تجھکو درشن ملینگے اُسوقت تیرا نستار اُس راچھس جسم سے ہوگا یہ سُنکر مین نے اپنے گورو سے عرض کیا کہ مین اُس اوتار کو کسطرح پہچانونگا اُسوقت میرے گورو مہاراج نے اپنی دیالتا سے ایک آئینہ مجھکو دیا اور فرمایا کہ اس آئینہ کی خاصیت یہ ہے کہ جس انسان نے کئی مرتبہ اس دنیا کی سیر کی ہوگی اور ابتک بار جنم لیا ہوگا اُس شخص کا منھ اس آئینہ مین آدمی کی شکل کا نظر نہین آئیگا اور جس شخص نے کبھی یہان کی سیر نہین کی اُسکا منھ اس آئینہ مین انسان کا سا دکھائی دیویگا بس اُسوقت سے وہ آئینہ لیکر مین اٹھتا ہون) جو شخص یہان آیا پہلے مین نے اُسکا منھ اس آئینہ مین دیکھا جسوقت سے مین یہان آیا ہون ہر ایک انسان کا منھ اس آئینہ مین کتا بندر گدھا کا سا نظر آتا ہے لیکن آپ کا منھ اس آئینہ مین انسان کا سا دکھائی دیتا ہے بس جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ آواگون سے رہت ہین بلکہ آپ ہی کے حکم مین ہر ایک کا آواگون ہے قطع نظر اسکے آپکے درشنون کی بدولت میرے گورو کی وہ بددعا بھی جاتی رہی کہ میرا جسم راچھس سے بدل گیا اور وہ اُنکی پیشین گوئی بھی پوری ہوگئی اسلیے اب آپ مہر کرپا کیجیے تا کہ مین اس جسم سے دیوتا لوک کو چلا جاؤن یعنی سُرگ لوک مین جاکر داخل ہون یہ عرض کرکے ست گورو مہاراج و بھائی بالے و بھائی مردانہ کو نمسکار کرکے [illegible] کو جی جی کار کرتا ہوا کنڈا راچھس پرم دھام کو چلا گیا۔ اُسوقت مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ آئینہ ہم لیتے چلین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (بچار روپ آئینہ) جو ہمارے پاس ہے جسکے ذریعہ سے سب روشن ہوتے ہین وہ آئینہ تو اپنے پاس ہے کہ جسکے ذریعہ سے تجھکو سب کچھ پرگٹ ہوجاویگا بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک ہفتہ یعنی سات روز وہان رہکر کنڈا راچھس کی سدگتی کرکے آگے کو تشریف لیگئے۔

جسوقت

بھائی بالے کی زبانی کنڈا راچھس کی کہانی گورو انگد جی صاحب نے سُنی سات پہر گورو انگد جی صاحب سمادھی مین غائب ہوگئے یہانتک کہ اشنان وغیرہ بھی نہ کیا کسکی مجال تھی کہ گورو انگد جی صاحب کو سمادھی سے اُٹھاتا اسوجہ سے کھانا و پانی بھی نہ دھارن کیا۔

جسوقت گورو انگد جی صاحب سمادھی سے اُٹھے آٹھوان پہر تھا اُسوقت اشنان وغیرہ کیا اور بعد فراغت اُسکے بھائی بالے کو یاد کیا چنانچہ بھائی بالے نے آکر کتھا پرسنگ شروع کیا۔

آگے ساکھی بشنبھر پور کے چودھری کی بابت چلی

نمبر ۳۵

اب سنیے کہ ست گورو مہاراج مقام بشنبھر پور کو چلے کہ جو وہان سے سینتالیس دن کا راستہ تھا چلتے چلتے ایک دن اثناے راہ مین مردانہ کو بھوک لگی اُسوقت مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین مارے بھوکھ کے چلنے نہین پاتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ابھی چلے چلو آگے بڑا بھاری ایک شہر ملیگا وہان پہونچکر جو تو کہیگا وہی کرینگے اُسوقت پھر مردانہ نے یہی کہا کہ اے ست گورو مہاراج مین نہایت ہی بھوکھا ہون یہانتک کہ مجھسے ایک قدم بھی نہین چلا جاتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بہلانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگے یہان تک کہ شہر بھی نظر پڑنے لگا تاہم تین کوس کا فاصلہ تھا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ شہر نظر آتا ہی اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہان کہ شہر نظر آتا ہی لیکن میرے پاس کیا رکھا ہی کہ جو مین خرید کرونگا میرے نزدیک تو کوئی گانو نظر نہین آتا ہی حضور کو دکھائی دیتا ہوگا مارے بھوکھ کے مین مثل ایک مُردہ کے ہون اب آپ اس مردہ لاش کو گھسیٹ لیجایئے اور مانا کہ شہر بھی ہو تو پھر مجھکو کیا کیونکہ میرے پاس نقد کے نام سے ایک حبہ بھی نہین ہی اگر کچھ خرچ ہوتا تو البتہ دل کو تسلی ہوتی کہ شہر مین پہونچکے مول لیکے کھالونگا لیکن جبکہ ایک حبہ پاس نہین ہی تو شہر ہی ملا تو کیا اب تو بجز موت کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ گھبراؤ نہین شہر جلد نظر آتا ہی یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے جسم مین طاقت بالکل نہین ہی یقین جانیے مین تو مثل ایک مردہ کے ہوگیا ہون مجھکو تو یقین کامل ہوگیا ہی کہ اب مین مرہی جاؤنگا بھوکھ نے نہین بلکہ مجھکو خدا ہی نے مارا ہی مجھکو آپ کے چرنون سے جدا ہونے کا کمال افسوس ہی بالفرض کہ اگر زندہ بھی رہا اور شہر بھی ملا تو پھر کیا بغیر روپیہ پیسہ کے سودا ملنا دشوار ہی بس شہر مین جاکر کیا کھاینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اپنے قدمون سے کچھ زمین کی سطح ہٹادی جیسے مٹی ہٹائی زمین کے اندر سے ایک لعل لعل نکل آیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ تو لیلے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین اس پتھر کو لیکر کیا کرونگا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اکثر تو کہا کرتا ہی کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہی اب اسکو اپنے پاس رکھ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج پاس رکھنے سے بھوکھ تو نہین جاتی ہی بغیر شکم پُر ہوئے آسودگی نہین آتی ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ شہر نظر آتا ہی اب کچھ ہی دور باقی ہی جسوقت تو وہان پہونچیگا اس پتھر کی قدر تجھکو معلوم ہوگی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا مہاراج جو آپکا ارشاد ہی وہی مجھکو صدق اعتقاد ہی یہ کہکر مردانہ نے وہ لعل اُٹھالیا اور اپنے پلے مین باندھ لیا ست گورو مہاراج مردانہ کے قریب جا بیٹھے مردانہ نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجالاؤن۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو اس شہر کا نام جانتا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو کیا معلوم کہ یہ کونسا شہر ہی مین کیا جانون اور اگر آپ مجھسے پوچھتے ہین تو اسوقت مین صرف بھوکھ بھوکھ کر رہا ہون مجھکو سخت بھوکھ لگی ہی مجھکو کھانے کو دیجیے ورنہ میری جان ہی لیلیجیے۔ ست گورو مہاراج انتر جامی سرب شکتمان گھٹ گھٹ کے جاننے والے تو تھے ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر کا نام (بشنبھر پور) ہی یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور نام اس شہر کا چاہے جو ہو لیکن مجھکو کچھ کھانے کو ملے تو مین جانون کیونکہ اب تو مجھکو خود بھوکھ ہی کھائے جاتی ہی مین حضور سے سچ عرض کرتا ہون کہ مارے بھوکھ کے میرا کلیجہ نکلا آتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کوئی جوہری تلاش کر اور اسکی

ہاتھ یہ لعل فروخت کرلاؤ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس لعل کی قیمت فرما دیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو کوئی اسکی قیمت جو کچھ لگاوے وہ مجھسے آکر بیان کر یہ سُنکر مردانہ وہ لعل لیکر شہر کے اندر گیا۔ ایک جوہری کو وہ لعل دکھایا اُس جوہری نے اس لعل کی قیمت مردانہ سے تین پیسہ کہے مردانہ نے اُس جوہری کو جواب دیا کہ اے بھائی اس لعل کی قیمت تو بہت زیادہ لوگ بتاتے ہین اور آپ صرف تین پیسہ فرماتے ہین۔ مردانہ نے یہ بھی کہا کہ اچھا مین اپنے مالک سے اسکی قیمت دریافت کرکے آپ سے کہونگا اُس جوہری نے بھی جواب دیا کہ اچھا بھائی تم جاؤ اور اپنے مالک سے اسکی قیمت واجبی دریافت کرکے آجاؤ۔ چنانچہ مردانہ واپس آیا اور آکر ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور کے ارشاد کے موافق مین نے شہر مین جاکر ایک جوہری کو یہ لعل دکھایا لیکن اُس جوہری نے اسکی قیمت صرف تین پیسے لگائی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو اس لعل کو کسی نامی گرامی جوہری کے پاس لیجا اور اُسکو دکھا یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ حضور مین کوئی بڑا چھوٹا جوہری تو جانتا ہی نہین ہون آپ ہی جسکا نام بتلا دیجیے اُسکے پاس چلا جاؤن۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک جوہری کا نام (سالس راے) ہی تو وہان جا یہ سُنتے ہی مردانہ اُٹھا اور پھر شہر مین آیا اور لوگون سے دریافت کرنے لگا کہ اے بھائیو (سالس راے) جوہری کا کہان مکان ہی اور اُسکی کس بازار مین دکان ہی مردانہ کو لوگون نے جواب دیا کہ اے بھائی وہ جوہری بازار مین نہین بیٹھتا ہی اپنے گھر ہی مین خرید و فروخت جواہرات کی کیا کرتا ہی چنانچہ مردانہ اسکا مکان تلاش کرتا ہوا جا پہونچا اور اُسکے دروازہ پر جاکر آواز دی آواز کے سُنتے ہی جوہری موصوف کا کوئی ملازم آیا اور آکر مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی اور کیا کام ہی مردانہ نے جواب دیا کہ مجھکو کچھ سودا فروخت کرنا ہی ملازم نے یہ بات سُنکر اندر مکان کے جاکر اپنے مالک سالس راے جوہری سے کہا کہ ایک شخص کسیکا ملازم ہی آیا ہی اور کہتا ہی کہ مجھکو کچھ سودا فروخت کرنا ہی سالس راے نے جواب دیا کہ اچھا اُسکو بُلا لاؤ چنانچہ وہ آیا اور مردانہ کو اندر مکان کے بُلا لیگیا سالس راے نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کہو بھائی کیا سودا ہی۔ یہ سُنکر مردانہ نے وہ لعل سالس راے جوہری کے ہاتھ مین رکھ دیا جون ہین سالس راے جوہری نے وہ لعل ہاتھ مین لیکر دیکھا اس لعل پر نوشتہ قدرتی تحریر یہ تھی کہ جو شخص اس لعل کو لیکر فروخت کی نیت سے آوے اس لعل کی نذر مبلغ ایک سَو روپیہ روپیہ جوہری مشتری سے پاوے یہ نذرانہ اُس لعل کا ہی اور بغیر اُس مالک کے یہ لعل فروخت بھی نہ ہو سالس راے جوہری نے اُسکی عبارت قدرتی دیکھکر مردانہ کو مبلغ ایک سَو روپیہ نقد نذرانہ ادا کیا اور مردانہ سے کہا کہ کہو بھائی اسکی قیمت کیا ہی۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی جوہری اسکی قیمت مین اصلی مالک سے جاکر دریافت کر آؤن تو آپ کو جواب دون چنانچہ جوہری مذکور نے مردانہ سے وہ لعل لیلیا اور مردانہ سے کہا کہ اچھا تم جاکر اسکی قیمت دریافت کرآؤ غرضکہ مردانہ وہ مبلغ ایک سَو روپیہ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین جاکر حاضر ہوا اور وہ روپیہ ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھ دیا ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے مردانہ یہ روپیہ کیسے ہین مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ ایک سَو روپیہ ایک جوہری نے دیے ہین وہ مین لایا ہون۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ اُس جوہری سے جاکر دریافت کرکہ یہ ایک سَو روپیہ کیسے ہین جو آپ نے مجھکو دیے ہین میرا مالک اس بات کو دریافت کرتا ہی۔ چنانچہ مردانہ سالس راے جوہری کے مکان پر گیا اور جاکر اس امر کو دریافت کیا کہ آپ نے یہ ایک سو روپیہ کس بات کے واسطے دیے ہین یہ سُنکر اُس جوہری نے جواب دیا کہ اے بھائی اس لعل کے اوپر یہ عبارت تحریر ہی کہ جو شخص اس لعل کو فروخت کرنے آوے اُسکو مبلغ ایک سَو روپیہ بطریق نذرانہ لعل کے دینا چنانچہ وہ روپیہ

اس لعل کے درشنون کا ندرانہ ہی اور تمہارا لعل امانت رکھا ہی تم جاکر اپنے مالک سے کہدو مردانہ پھر واپس آیا اور جو کچھ اُس جوہری نے مردانہ سے کہا تھا بجنسہ حرف بحرف کہ سنایا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو بتا کہ لعل فروخت کریگا کہ نہین مردانہ نے جواب دیا کہ اے مہاراج مین کیا جانون آپ ہی جانیئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ چاہیے وہ لعل فروخت کر ڈال مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مین کچھ نہین جانتا ہون اسی وجہ سے مین گھڑی گھڑی دریافت کرنے آتا ہون بعد اسکے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو بھی اطلاع دیجاوے کہ کیا بھید ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ لعل نہین ہی بلکہ کرتار کا نام ہی دیکھ مردانہ اُس جوہری سے اُس لعل کی قیمت صرف تونے تین ہی پیسہ سنے تھے اسکی نذر دی تھی اور اُس جوہری نے مبلغ ایک سو روپیہ بغیر لیے ہوئے بطریق ندرانہ کے دیدیے اور یہ بھی اختیار باقی ہی کہ چاہے اُسکو فروخت کرے چاہے فروخت نہ کرے مجھکو اختیار دیدیا کہ چاہے فروخت کرلے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین تو ایسے لعل کو کبھی فروخت نہ کرونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پھر اُس جوہری کے مبلغ ایک سو روپیہ بھی واپس کر آؤ اور اپنا لعل واپس لاؤ چنانچہ مردانہ اُس جوہری کے پاس گیا اور کہا کہ اے ساہوجی اپنے روپیہ مجھسے آپ واپس لیجیے اور میرا لعل مجھکو واپس دیجیے کیونکہ مالک اس لعل فروخت نہین کیا چاہتا ہی یہ سُنکر (سالس راے) جوہری نے مردانہ کو لعل مذکور واپس دیا اور کہا کہ اے بھائی یہ روپیہ مین واپس نہین لے سکتا ہون کیونکہ اس لعل پر یہ عبارت تحریر ہی کہ جو کوئی اس لعل کو فروخت کرنے آوے وہ مشتری ایک سو روپیہ بطریق ندرانہ کے پاوے چنانچہ مین اُسکا پابند ہون اور مالک مال کو اختیار ہی کہ چاہے مال اپنا فروخت کرے یا نکرے چنانچہ مردانہ لعل مع اُس ایک سو روپیہ کے واپس آیا اور ست گورو مہاراج کے آگے دونون چیزین رکھ دین اسکو دیکھا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو یہ روپیہ کسواسطے واپس لایا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مین نے اُس جوہری کو یہ روپیہ واپس دیدیے تھے لیکن جوہری مذکور نے روپیہ واپس نہین لیے اور کہا کہ مین نے اس لعل کا ندرانہ دیا ہی جیسا کہ اسپر لکھا ہی بلکہ یہ بھی کہا کہ اے بھائی مجھکو تو اپنا دھرم رکھنا ہی اسوجہ سے اب ہم یہ روپیہ نہین لے سکتے ہین تب مین مجبور ہوکر واپس لایا یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب پھر تو اُس جوہری کے پاس جا اور کہو کہ اے ساہوجی بیشک مین ان روپیون کو لے لیتا جبکہ مین مال اپنے یہ لعل تمہارے ہاتھ فروخت کرتا چنانچہ مردانہ سالس راے جوہری کے پاس پھر گیا اور جاکر کہا کہ میرے مالک نے کہا ہی کہ اگر مین یہ لعل فروخت کرتا تو اُسکا ندرانہ بھی لیتا چونکہ مجھکو لعل فروخت کرنا منظور نہین تو اسکا ندرانہ بھی لینا میرے مالک کو منظور نہین ہی اسلیے آپ ان روپیون کو واپس لیجیے غرضکہ مردانہ پھر گئے اور سالس راے جوہری نے پھر وہی جواب دیا اسی طرح پر مردانہ سات مرتبہ آئے گئے آخر مرتبہ مردانہ پھر اُن روپیون کو سالس راے جوہری کے گھر مین پھینک کر چلے آئے سالس راے جوہری نے اپنے دل مین کہا کہ مین جوہری ہون اور اس لعل پر یہ عبارت تحریر ہی جسکی پابندی مجھپر لابدی و ضروری ہی پس بہرحال یہ روپیہ ہمکو اپنے یہان رکھنے نہ چاہیین گو کہ یہ روپیہ ایک عجیب شے ہی کہ جسپر زمانہ سلف سے سنکادک وغیرہ بھی اسکی خواہش رکھتے چلے آئے ہین لیکن اس لعل کا مالک عجیب شخص ہی کہ جو روپیہ کی پروا ہی نہین کرتا ہی اور میری نظر سے یہ لعل بھی عجیب قسم کا ہی کہ جسکے اوپر یہ تحریر ہی کہ ایک سو روپیہ بطریق ندرانہ کے اس لعل کو خریدار کو بایع کے واسطے دینا چاہیے پس میرے نزدیک بیشک یہ کوئی قدرتی شے ہی یہ لعل وہ مال نہین ہی کہ جیسے اور جواہرات ہوتے ہین اب میرے نزدیک اس لعل کے اصلی مالک سے ملنا چاہیے اُسکی ملاقات بھی کرنا واجب الغرض ہی غرضکہ اُس جوہری یعنی سالس راے نے

کا ایک ملازم تھا کہ جسکا نام (ادھر کا) تھا اُسکو سالس رائے نے حکم دیا کہ تو پہلے جا دیکھ کہیں ایسا نہو کہ جس فقیر کا ملازم لعل فروخت کرنے آیا تھا کہیں فقیر صاحب چلے جاویں مجھکو اُنسے ملنا ضروری امر ہے اور اگر تیرے پہونچنے پر وہ کہیں جانے کا قصد فرماویں تو عرض کہ ایک شخص آپ کی ملاقات کو حاضر ہوتا ہے اُنکو بہ ادب روک رکھنا اور مین بہت ہی جلد آتا ہون چنانچہ (ادھر کا) ملازم سالس جوہری مذکور فوراً ہی آیا اور باہر شہر کے دیکھا کہ ایک وہ شخص ہے کہ جو لعل فروخت کرنے گیا تھا اور دو شخص اور بھی اُسکے ساتھ بیٹھے ہوئے ہین چنانچہ (ادھر کا) مذکور اُن تینون شخصون سے ایک جگہ پر علیحدہ بیٹھ گیا اور مردانہ مارے بھوک کے ایک گوشہ مین خاموش سنسان ٹوٹا ہوا دل بندھا ہوا دھیان چپ چاپ بیٹھے تھے کسی سے کچھ بولتے ہی نہ تھے مردانہ کو بھوک نے وہ تکلیف دے رکھی تھی کہ کلیجہ منہ کو آرہا تھا گویا کہ بھوک اُسکے کلیجے کو کھائے جاتی تھی کسی قسم کی بات مردانہ کے منہ سے نکلتی ہی نہ تھی بلکہ ست گورو کے خوف کے مارے کچھ زبان ہلاتا ہی نہ تھا قصہ مختصر تھوڑی دیر کے بعد سالس رائے جوہری آپہونچا اور اپنے ساتھ وہ مبلغ اکسو روپیہ اور چند طرح کی مٹھائی وغیرہ و نیز میوجات لایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا اور متھا ٹیکا اور بہ ادب دست بستہ کھڑا ہو گیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس رائے جی کیا ہے جوہری مذکور نے جواب دیا کہ اے سنت جی صاحب غریب نواز یہ مبلغ ایک سو روپیہ آپ کے ہین اسکے داخل کرنے کے واسطے آپ حکم دیوین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس اگر لعل فروخت کرتے تو نذرانہ بھی لیتے اگر مال فروخت نہ کیجے تو نذرانہ کیون لیجے یہ سنکر سالس رائے نے عرض کیا کہ اے غریب نواز مین نہین جانتا ہون کہ آپ ہی لعل ہین کہ یہ لعل ہے اس بارہ مین مین نہایت متحیر ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد راگ مارو مین فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

لالے لعل اوپائیان لالے لعل دے سن نا
جن لالے نیتر منہ دوجا نہ جانن نا
سُن سالس جوہری اپنا لعل پہچان
کوڑی لعل نہ رہیے بن اپنے ساہ سُوجان

اک رہاؤ

کنکر پتھر مول کر نام دھرایو ساہو
بن ست گور پورے اندھ ہے مول نہ بوجھے راہو
میرا میرا کر سیچو گت ات دیہہ
کائی ساتھ نہ اوپجے کُل روٹھے منہ
سُن سالس رائے یک بارتا جو کرم پراپت ہوے
نانک ایک ارادہی دُکھ نہ لاگے کوے

मारू महल

लाले लाल उपाइया लाले लाल दे सन ना
जिन लाले नेत्र मुह दूजा न जान ना
सुन सालस जोहरी अपना लाल पहचान
कोड़ी लाल न रोहिये विन अपने साह सुजान

एक रहाव

कंकर पत्थर मोल कर नाम धरायो साह
बिन सतगुरू पूरे अंध है मोल न बूझे राह
मेरा २ कर संच्यो गत अत देह
काई साथ न उपजये कुल रूठो मुंह
सुन सालस राय यक वारता जो कर्म प्राप्त होय
नानक एक अराध्य दुख न लागे कोय

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد سالس رائے جوہری نے سُنے عرض کیا کہ اے سنت مہاتما جی آپ کا

ہم ہی اور آپ کون ذات ہین اور کہان کے رہنے والے ہین اور کیا بھیکھ ہی۔ مین نے بہت بھیکھ والے سنت دیکھے لیکن آپکے سروپ سے یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ آپکا کیا بھیکھ ہی مین نہایت متعجب ہون۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس رائے ہمارا نام نانک نرنکاری ہی اور ذات بھی نرنکاری کی ہی اور نرنکاری کے دیس کے بھی ہین اور بھیکھ بھی ہمارا نرنکاری ہے یہ سُنکر سالس رائے نے جواب دیا کہ اے سنت جی تم نرنکار کو جانتے ہو اور کیا تم نے نرنکار کو دیکھا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد راگ مارو مین فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا	राग मारू महल पहेला
بمل مجھار بسسی نرمل جل پدم نجاول رے	विमल मंझार बस सी निर्मल जल पदम निजावल रे
پدم نجاول جل رس سنگت سنگ دیکھ نہین رے	पदम निजावल जल रस संगत संग देख नाहिं रे
دادر توں کبھون نہ جان سرے	दादर तों कबहुं न जान स रे
بکھسسن بال بس نرمل جل امرت نالکھ سرے	मरव व वाल बस निर्मल जल अमृत नालख स रे
اک رہاو	एक रहाव
بس جل نت توست الی آل مرچ چار رے	बस जल नित तो सत अली आल मूर्चे चार नरे
چند کمند نے دورہ تھو سس انبھو کار رے	चंद कमन्द ने दूरह निव सस कार नरे
امرت کنڈ دودم مدھ سنجس توں بنچ ترے	अमरत खंड दूध मध संचत तूं वंच तरे
اپنا آپ توں کبھون نچھوڑس پی سن پریت جیو رے	अपना आप तूं कबहूं छूरस पी सन प्रीत जीव रे
پنڈت سنگ بسے ہی جن مورکھ اگم سالس سُنے	पंडित संग बसह जिन मूरख अगम सांस सुनह
اپنا آپ توں کبھون نچھوڑس تسوان پوچھ جیون رے	अपना आप तूं कबहूं छूरस सुआन पूंछ जिव रे
ایک پاکھنڈ نامن راچہ ایک ہر ہر چرنی رے	एक पाखंड नामन राचह एक हर २ चरनी रे
پورب لکھیا پاوس نانک رسنا نام جپ رے	पूरब लिखया पाव स नानक रसना नाम जप रे

جسوقت یہ شبد ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سالس رائے جوہری نے سُنا ہاتھ جوڑکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ مجھکو آپ اوپدیس کیجے تاکہ مین نہال ہو جاؤن اور یہ اپنے روپیہ بھی داخل کرنے کے واسطے اجازت دیجئے یہ سُنکر ست گورو مہاراج جی نے جواب دیا کہ اے سالس رائے یہ روپیہ اب ہمارے کام کے نہین [illegible] ہی ہین اور ستھین کو انکا لینا واجب و ضروری ہی۔ قطع نظر اسکے ہم تو اتیت و فقیر ہین ہمکو روپیہ پیسہ سے کیا غرض ہی۔ یہ سُنکر سالس رائے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ میوہ و پکوان تو ملاحظہ و نوش فرمایئے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکی بھی کچھ ضرورت نہین ہی اب مردانہ کے دل کی بات دیکھیے کہ جیون ہی ست گورو مہاراج میوہ و پکوان کے لینے سے انکار کرنے لگے مردانہ کا دل دُکھتا تھا گو کہ منھ سے کچھ نہ بولتا تھا لیکن دل مین یہی کہہ رہا تھا کہ ست گورو مہاراج ایسا نہ ہو کہ میوہ و پکوان سے انکار کر دیوین تو مین بھوکون مر جاؤنگا بس یہی خطرہ تھا کہ اس میوہ و پکوان کو ست گورو مہاراج قبول فرمالیوین

کیونکہ مین نہایت ہی بھوکھا ہون اتنے مین ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا	(रागमारू महलपहिला)
پریت پکوان سو بھوجن کہیے رہے رجا پوری	परीत पकवान सो भोजन कहिये लोचोलोची पूरी
مٹھائی رسنا رس کس بولی تان من رہے حضوری	मिठाई रसना रस कस बोले तों मन रहे हजूरी
سُن بھائی توں سالس میرا	सुन भाई तूं सालस मेरा
سمجھے برت تان ہووے بیرا	समझे वृत तों होवे नवेरा
اک رہاؤ	(एकरहाव)
میوہ ملن تمہارا کہیے ست کی برو جوڑ	मेवा मिलन तुम्हारा कहिये सत के वरो जोड़
کھاون کھایا گھاوے سووے جو بکھسے منون اموڑ	खावड़ खाया घावे सोवे जो विषन मनो अमोड़

جسوقت یہ شبد (ادھرکا) ملازم سالس رائے جوہری نے سنا فوراً ست گورو مہاراج کے قدمون پر جا گرا چنانچہ ستگورو مہاراج اُسکی بھگتی دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور یہ شبد فرمایا۔

پوڑی	पवड़ी
اوتم جنم نارائن کہیے نیچ نرائن پایا	उत्तम जन्म नारायण कहिये नीच नारायण पाया
لوبھ لہر تے سوئی چھوٹے جو سادھ سنگت گن گایا۔	लोभ लहर ते सोई छूटै जो साधु संगति गुण गाया
سُن سالس یہ غلام تیرا آپ نرائن مان	सुन सालस यह गुलाम तेरा आप नारायण मान
نانک بھگتان سنگ ملایا اونچے پد ٹھہران	नानक भगतौं संग मिलाया ऊंचे पद ठहरान

یہ پوڑی سُنکر سالس رائے نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا اور نہایت عاجزی سے کہا کہ اے ست گورو مہاراج میری گت کیجے اپنے سائین کے واسطے مجھکو اس بلا سے لگا لیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سالس رائے تو اپنے (ادھرکا) غلام کے پیرون پڑ اُسوقت البتہ تمہاری بھی گت ہو جاویگی یہ سُنکر سالس رائے جوہری نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج یہ (ادھرکا) تو سادھ ہی اگر آپ اجازت دیوین تو مین کُنبہ کے قدمون پر گرون سالس رائے جوہری کا یہ کلام سُنکر ست گورو مہاراج بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے سالس رائے تم کرتار کے آگے متھا ٹیکو یہ سُنتے ہی سالس رائے مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اپنے سر کا انگوچھا سالس رائے کے اوپر ڈال دیا اور فرمایا کہ اے سالس رائے یہ انگوچھا اپنے سر پر باندھ لو چنانچہ سالس رائے مذکور نے انگوچھا مذکور اپنے سر پر باندھ لیا بس انگوچھا باندھتے ہی سالس کی اندرونی آنکھیں کھل گئین اُسوقت سالس رائے کا کچھ اور ہی رنگ و ڈھنگ ہوگیا اسکے موافق ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
ستگورو داتا نام کا دینہے کھول کپاٹ	सतगुरु दाता नाम का दीन्हे खोल कपाट

यक जो वनिज वुनिजे बा घहुरि न आवै घार	اک جو ونج ونجیا بہور نہ آوے گھاٹ
सत गुरु नानक पूरा	ست گورو نانک پورا
बचन का सूरा	بچن کا سورا
अगम निगम देखा वता खोले नियत कपाट अन्नता	اگم نگم دیکھا وتا کھولے نیت کپاٹ انتا
बनजारा जगत सगल है साहू यक भग बन्ता	بنجارا جگت سکل ہے ساہو ایک بھگونتا
वनिज हमारा सत गुरु पूंजी हमारे नाम	ونج ہمارا ستگورو پونجی ہماری نام
आठ पहर धुनि लागि रहै सोई हमारा काम	آٹھ پہر دھن لاگ رہے سوئی ہمارا کام
सालस बिनवै विनती सुन लेहु करतार	سالس بنوے بنتی سن لیہو کرتار
कच्चा रङ्ग उतार के चढ़ा रङ्ग अपार	کچا رنگ اوتار کے چڑھو رنگ اپار

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ایک شبد راگ بلاول میں فرمایا۔

(रागविलावल महल पहिला)	راگ بلاول محل پہلا
गुरु का शब्द निधान है मन मुख आवो गांवइ	گور کا شبد ندھان ہے من مکھ آوو گاون
लख यूनि न भर माइयां फिर थावे गा भावइ	لکھ جون بھرمائیا پر پاوے گا بھاون
तेरा निर्मल हीरा नाम है कोई परखे गा परखन हारा	تیرا نرمل ہیرا نام ہے کوئی پرکھے گا پرکھن ہارا
बेद अन्त न जानिया पढ़ पण्डित बेचार	بید انت نجانیا پڑھ پنڈت بیچارا
बेड़ा हार का नाम है जित चढ़ उत्तरे पार	بیڑا ہر کا نام ہے جت چڑھ اوترے پار
आवन पाइ सच्च के देखन बीच वेड़ास	آون پاے سچ کے دیکھن بیچ بیڑا اس
जिन लोइन हर वि स्वी ऐसी बाइन है रास	جن لوین ہر بیکھے ایسے لوین ہے راس
कच्चन २ होइयां मानुष धरे अपार	کنچن کنچن ہو گیا مانکھ دھرے اپار
जिन्द्रा खुल कोठरी जिन नानक धर्म्म द्वार	جندرا کھل کوٹھرے جن نانک دھرم دوار

جسوقت ست گورو مہاراج نے (ادھر کا) غلام و نیز سالس راے جوہری کو مقام بشنبھر پور میں سکھ فرمایا اسوقت سالس ا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ سنو سالس راے جی جبتک تم زندہ رہو یہاں کے تخت پر تم بیٹھو اور جسوقت تمھاری زندگی اخیر ہود بہی (ادھر کا) غلام تمھارا جانشین ہووے تمھاری اولاد تخت سے محروم رہیگی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ تم سے پہلے یہ (ادھر کا) غلام تمھارا سکھ ہو چکا ہی گو کہ یہ تمھارا ملازم ہی اور تم اسکے مالک ہو اسی خیال سے تمکو تخت دیا جاتا ہی ورنہ پہلے یہ سکھ ہوا تھا اسی کو ملنا چاہیے تھا چونکہ تمھاری زندگی میں اب تھوڑے دن باقی رہگئے ہیں یعنے صرف دو برس اور سات مہینہ اور باقی ہیں اسلیے تمکو تخت دیا گیا ہی اور (ادھر کا) غلام نہایت نرل آدمی ہی اُسکے دل میں ذرا بھی میل نہیں ہی اور حکم نرنکار کا یوں ہی ہی کہ غرضکہ ست گورو مہاراج نے دو برس سات مہینہ اُس مقام پر قیام فرمایا۔

ایک دن ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب یہین قیام فرمائینگا کہ فقیری اختیار کیجئیگا ست گورو مہاراج نے مردانہ کی گفتگو سنکر ہنس دیا اور کچھ جواب نہ دیا لیکن بھائی بالے اپنے دلمین مردانہ کی گفتگو سنکر ناخوش ہوے اور اپنے دل مین کہنے لگے کہ دیکھو آخر مردانہ قوم کا ڈوم ہی تو تھا اپنی قومیت کی باتین نہ چھوڑین مگر منھ سے کچھ نہ کہا خاموش ہی بیٹھے رہے بعد اسکے سالس رائے جوہری نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج یہ لعل آپکا ہے اسلیے کرپا کرکے آپ لے لیوین علاوہ میرے گھر مین جسقدر دولت وحشمت ہو اور جسقدر مایا ہو وہ سب آپ قبول فرماوین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سالس رائے یہ لعل بھی تمہین رکھو جسوقت مین دسوان اوتار رکھونگا اسوقت مین تم سے لے لونگا۔ غرضکہ دو برس اور سات مہینے جسکی نسبت ست گورو مہاراج نے پیشین گوئی کی تھی گذر گئے اور میعاد معینہ پر جیسا کہ ست گورو مہاراج نے فرمایا تھا۔ سالس رائے جوہری نے انتقال کیا۔ ست گورو مہاراج (ادھرکا) غلام کو گدی پر بٹھاکر وہان سے تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی بابت بشنبھر دیس کے چلی

نمبر ۳۶

مردانہ نے ایک روز ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج اب کدھر چلیے گا ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ مردانہ جدھر کرتار لے چلیگا ادھر چلینگے بعد اسکے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اتنے دن حضور بشنبھر پور مین رہے کیا کیا ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جو کرتار کا حکم ہوا وہ مین بجالایا اور مجھکو تو (ادھرکا) غلام کو گدی پر بٹھانا تھا وہ کام کر چلا اب یہان کا کام ختم ہوگیا اب آگے کو چلینگے مردانہ نے عرض کیا کہ اب کس شہر کو حضور تشریف لیچلین گے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ (بشنبھر دیس) سمندر کا ایک ٹاپو ہے وہان پر ایک سادھ رہتے ہین انکے درشنون کو چلتا ہون یہ کہکر اٹھ کھڑے ہوے اور چلدیے چلتے چلتے ست گورو مہاراج نے جو خیال فرمایا کہ ہم ایک مچھلی پر جارہے ہین مردانہ نے بھی غور کیا کہ ہم پانی پر نہین چلتے ہین بلکہ کسی شے پر چلے جاتے ہین یہ سوچ سمجھکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ مہاراج کس شے پر چلے جاتے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بھائی بالے کس شے پر چل رہے ہو بھائی بالے نے جواب دیا کہ آپ کی باتین آپ ہی جانیے آپکو سب کچھ معلوم ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے ہم مچھلی پر چل رہے ہین مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج کیا اتنی بڑی مچھلی ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان مردانہ یہ مچھلی پینتیس ۳۵ کوس لانبی اور پانچ کوس چوڑی ہے۔ یہ سنکر مردانہ اپنے دلمین کہنے لگا کہ یہ بات تو یقین نہین آتی ہے کہ اتنی بڑی مچھلی کیونکر زندہ ہوگی لیکن منھ سے کچھ نہ کہا غرضکہ تین دن اور تین رات اس مچھلی پر ست گورو مہاراج چلے گئے اور بہت آسانی کے ساتھ جسوقت اس مچھلی کے منھ پر ست گورو مہاراج کے قدم پہونچے مچھلی کا منھ دیکھکر مردانہ کانپ اٹھا بھائی بالے نے مردانہ سے کہا کہ مردانہ کیون کانپتا ہے مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھجان یہ مچھلی تو ہمکو کھا ہی جاویگی۔ یہ سنکر بھائی بالے نے غصہ سے کہا کہ اے مردانہ ابھی تک تجھکو اعتقاد نہین آیا اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے نرنکار جی تیری قدرت تو ہی جانے بعد اسکے صرف ایک ہی گھڑی گذری ہوگی کہ مچھلی نے منھ پھیلایا اور اپنے منھ سے

دو صد و لعل بیش قیمت و بیے بہا اگل دیے ست گورو مہاراج کے نذر کیا اور انسانی زبان سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میری سدگتی کیجیے اور نجات دیجیے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے وہین قیام فرمایا۔ مردانہ نے یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج تمھاری گت تمھین جانو میری طاقت تمھارے راز سننے کی مطلق نہین ہی غرضکہ جب رات ہوئی اُس مچھلی نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج مین ایک مدت سے آپ کی منتظر تھی کہ آپ اس راستہ ہوکر نکلین گے چنانچہ اب اُسکا وقت آیا کہ آپ نے قدم رنجہ فرمایا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی ضرورت کیا ہی یہ سُنکر مچھلی نے عرض کیا کہ آپ کے قدمون کی بدولت مین امیدوار ہون کہ اب اس جسم سے نجات پاؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کل تو اس جسم سے نجات پاویگی یہ سُنکر پھر مچھلی نے عرض کیا کہ اے مہاراج جب تک میری روح اس جسم سے نہ نکلے حضور یہین قیام فرماوین مردانہ ایسی تقریر اُس مچھلی کی ستگورو مہاراج سے سنکر بہت خوش ہوا کیونکہ مردانہ اپنی زیست سے مایوس ہوچکا تھا گویا اُسکے جسم مین جان گئی ہوئی واپس آئی اتنے مین مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اُسکی بھی عرض قبول فرمائی جاوے تاکہ اسکا بھی بھلا ہوجاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ہنسکر فرمایا کہ اے بھائی بالے کیا صلاح ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے کہنے کے لائق کوئی بات نہین ہی اتنے مین مردانہ نے پھر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج کیا مین نے بُری بات کہی ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مین نے کب کہا کہ تو نے بُری بات کہی یہ سُنکر مردانہ نے اپنے دلمین خیال کیا کہ بیشک ست گورو مہاراج کی ذات نرنکار ہی کی ہی یہ سوچ سمجھکر ستگورو مہاراج سے مچھلی کی باتین مردانہ کھڑا استنسار رہا مردانہ پر ست گورو مہاراج کی نظر پڑی اُسوقت ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ کیون مردانہ کیا ہی مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اسقدر مدت حضور کے قدمون مین رہتے گذری لیکن تیرے راز سے مطلق واقف نہ ہوا مجھکو کمال افسوس اپنی نادانی اور بدقسمتی پر ہی کہ مین اب تک خواب خرگوش مین بیہوش رہا اسلیے اکثر گستاخی بھی کیا کرتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مین نے تجھکو اپنے ساتھ لیا ہی تو تمام گستاخی تیری معاف کردی ہی اور تجھکو مین بجاے اپنی جان کے سمجھتا ہون اس بات کی تو اپنے دلمین کچھ فکر نکر غرضکہ وہ تمام شب اُسی مچھلی کی پشت پر ست گورو مہاراج نے بسر کی آخرکار جب صبح ہوئی اور سوا پہر دن جب آیا اس مچھلی کی طائر روح نے اس قفس جسم سے پرواز کیا اُسی وقت وہ مچھلی دیو روپ ہوگئی اور مجسم ہوکر ست گورو مہاراج کے آگے دست بستہ ہوکر آکھڑی ہوئی اُسکو دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی پچھلی باتین کہو کہ تم نے مچھلی کا جسم کسطرح سے پایا تھا اُسنے جواب دیا کہ آپ سب باتین جانتے ہین آپ اس دنیا مین لوگون کو کرتارتھ یعنی نجات دینے کیواسطے تشریف لائے ہین برعکس اسکے آپ مجھسے مچھلی کے جسم ہونے کی کیفیت دریافت کرتے ہین خیر آپ کے حکم کے موافق عرض کیا جاتا ہے

کیفیت جسم مچھلی ہونے کی

زمانہ ترتیا مین مین راجہ جنک کا خدمتگار تھا ایک دن راجہ صاحب نے مجھسے کسی کام کو ارشاد فرمایا لیکن مین راجہ کے ارشاد کو بالکل فراموش کرگیا۔ راجہ صاحب نے دوبارہ ارشاد فرمایا تب مجھکو بھی یاد آیا اور مین نے اُسوقت اُنکے حکم کی تعمیل کی لیکن اپنے دلمین رنجیدہ اور شرمندہ ہوگیا میرے دل کی بات راجہ جنک نے خود بخود جانکر فرمایا کہ کام تو تو کرتا ہی لیکن مچھلی کیطرح تڑپتا ہی چنانچہ اُسی وقت سے مجھکو برابر مچھلی کا جسم ملتا چلا آتا ہی اب البتہ آپکے قدمون کی بدولت مچھلی کے جسم سے مین چھوٹتا ہون اور بیدم پد کا ادھکاری ہوا ہون آپکے درشنون کی بدولت اب نجات پائی۔ مین ایک عرصے سے آپ کے آنے کا منتظر تھا یہ کہکر ست گورو مہاراج کی استتی کی اور بیوان پر بیٹھکر پرم پد کو گیا بعد اسکے

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل بھائی کیونکہ ہم کرتار کے حکم سے اسکو آملے تھے یہ کہکر وہان سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی کلجگ کا ملنا ست گورو مہاراج سے اور ناردمُن کا اتفاقاً آجانے کی بابت چلی

نمبر ۳۷

ست گورو مہاراج مع اپنے دونون ہمراہیون کے سمندر کی جانب چلے اُسوقت سمندر بہت طغیانی پر تھا مردانہ نے سمندر کی طغیانی دیکھکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج سمندر کی تو یہ کیفیت ہی یہان پر کوئی جہاز خواہ کشتی وغیرہ موجود نہین ہی اور نہ کہین خشکی کا راستہ نظر آتا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ خاموش رہو یہان بولنے کا کام نہین ہی یہ سنکر بھائی بالے نے بھی مردانہ سے کہا کہ چپ رہو تیری کچھ عجیب قسم کی باتین ہین یہ سنکر مردانہ نے بھائی بالے سے کہا کہ اے جان یہان خوف کا مکان ہی مین کیونکر نہ کہون کیونکہ نہ کوئی راستہ ہی نظر آتا ہی و نہ جہاز و کشتی کا کوئی پتا ملتا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ تجھکو اس بات سے کیا کام ہی تو چپ رہو اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ غرضکہ آگے آگے ست گورو مہاراج اور پیچھے پیچھے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اُس سمندر مین اسطرح پر تشریف لیجاتے تھے کہ گویا خشکی پر چلے جاتے ہین یہ کیفیت دیکھکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج تمہے بادشاہ آپ مین اور خدا مین کچھ بھی فرق نہین ہی یہ سنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ خاموش رہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپکو کسکا ڈر ہی جو آپ فرماتے ہین کہ چپ چپ رہو اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آگے ایک بڑی بھاری بلا آنے والی ہی مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اگر ایسا ہی ڈر ہی تو آپ آگے کو کیون تشریف لیجاتے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مشکل اب یہ آپڑی ہی کہ اگر پیچھے ہٹا جاوے تو بھی بلا لیگی اسلیے مناسب ہی کہ پیچھے کو نہ چلین آگے ہی کو کیون نہ چلین کیونکہ وہ بلا اب ہم سے ضرور ہی ملاقات کریگی یہ کہکر چلنے لگے غرضکہ پانچ دن اور پانچ رات برابر سمندر ہی سمندر ست گورو مہاراج مع اپنے دونون ہمراہیون کے چلے گئے بعد پانچ یوم کے دیکھا کہ سمندر مین ایک ڈنڈا پڑا ہوا ہی ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اس ڈنڈے کو اٹھا لے چنانچہ مردانہ نے اُس ڈنڈے کو اٹھا لیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُس ڈنڈے کو اپنے ہاتھ مین لے لیا اتنے عرصہ مین کلجگ اپنی صورت نہایت خوفناک بنائے ہوئے اور منھ پھیلائے ہوئے دانت نکالے بال اُچھالے ست گورو مہاراج کے سامنے آکھڑا ہوا اُسکی ایسی صورت دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے وہ ڈنڈا اُسکے منھ مین ڈال دیا فوراً کلجگ مذکور بہت اتفاقاً ناردمُن جی اُسی جگہ پہونچ گئے ست گورو مہاراج کو دیکھکر استتی کرنے لگے کہ اے مہاراج آپکا اوتار جگت کے اُودھار کے واسطے ہوا ہی۔

بیان ناردمُن ست گورو مہاراج کی خاتین

جسطرح کہ دوا اوس باک پرمیشر نے برمہا جی سے کہا تھا اور اُسی کے ذریعہ برمہا جی نے چارون بید گتی کہ جس سے چارون برن ظاہر ہوئے اور اُسی سے سبھون نے رہبری پائی اور اُن بیدون مین جو نام وظیفہ کے لیے ہدایت کی گئی ہے جو لوگ اپنی نجات کے واسطے اُس نام کا وظیفہ کرنے مین انکا نستارا ہو جاتا ہی اور وہ نام کیا ہی یعنے پرمیشر نے اپنے نام کا اُپدیس کیا ہی اُسی نام کو برہما ایک نے

اپنی اپنی زبان مین اپنے دھرم کرم وستار و اپکار کے واسطے تحریر کر رکھا ہی۔ اتنے مین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ بھائی بالے تم اس کلجگ سے خبردار رہنا مین نارد مُنی سے کچھ باتین کرون اتنے عرصہ مین نارد مُنی نے ست گورو مہاراج کو نمسکار کرکے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ اس کلجگ سے کیا کہتے ہین کیونکہ یہ بھی تو نرنکار ہی کا حکم بجا لاتا ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے نارد مُنی جی آپکا کہنا تو سچ ہی ہان اسقدر ضروری ہی کہ اسکا کام سنساریون کے واسطے ہی نہ کہ ہمارے اور بھی یہ سُنکر نارد مُنی نے جواب دیا کہ اے مہاراج آپ اسکو قریب بُلاکر دریافت فرماوین جواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھین اس سے دریافت کرو چنانچہ نارد مُنی نے کلجگ کو بُلاکر دریافت کرنا چاہا لیکن جب اُسکی صورت دیکھی تو ہڈیون کا مالا پہنے ہوئے آدمیون کے سرون کو ہاتھون مین لیے ہوئے اُن سرون سے خون بہتا ہوا ہر طرح سے مخوف صورت بنائے ہوئے نظر آیا۔ نارد مُنی نے اُس کلجگ سے دریافت کیا کہ اے کلجگ تمکو سادھوؤن کے پاس آنے کی اجازت نہین ہی تم یہان کیونکر آئے کلجگ نے جواب دیا کہ اے نارد مُنی جی آپ ہی غور کیجیے ایک تو خود آپ مجھسے بچا چاہتے ہین دوسرے اپنے دو ہمراہیون کے لیے بچانا چاہتے ہین بھلا کیونکر ممکن ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے کلجگ یہ دو آدمی کیا بلکہ یہان تک کہ جتنے شخص ہمارے نام اور ہمارے کلام پر اعتقاد لاوینگے وہ سب لوگ تجھسے چھوٹ جاوینگے بلکہ برخلاف تیرے تیرے ہی دانت توڑینگے اور تیرے بالون کو اکھاڑینگے اور مین تو تیرا کام اسی وقت تمام کر دیتا لیکن تیری قسمتون سے نارد مُنی جی آ گئے یہ سُنکر پھر کلجگ نے جواب دیا کہ مین بھی نرنکار ہی کے حکم سے پھرتا ہون۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم بھی تو کسیکا حکم تجھکو سناتے ہین اور اپنے سکھون سے تجھے بچاتے ہین کلجگ نے جواب دیا کہ کیا آپ بھی نرنکار ہی کے حکم سے کہتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کلجگ تجھکو آنا اس جگہ مناسب نہ تھا کیونکہ تجھکو سنسار ہی کیا کم ہی یہ سُنکر کلجگ نے عرض کیا کہ اے بیاجی صاحب خیر اب آپ اپنے تئین بچائیے بہت کیجیے تو اپنے ہمراہیون کو بچا لیجیے لیکن اسمین بھی یہ شرط ہی کہ جب تک آپ کے ہمراہ رہینگے اسوقت تک وہ بچینگے ورنہ وہ بھی نہ بچینگے اور ساری خلقت کے بچانے سے آپکا کیا مطلب ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنسار کے اُدّھار کے واسطے نرنکار نے مجھکو بھیجا ہی اور یہ فرمایا ہی کہ جو شخص ہمارے کلام اور نام پر اعتقاد لائیگا اُسپر کلجگ کچھ زور نہ پائیگا تو کیسا ہی طاقتور کیون نہ ہو کیونکہ مین نے تو نرنکار سے پہلے ہی اپنے سکھون کو بخشا لیا ہی اتنے مین نارد مُنی نے کہا کہ اے کلجگ نہ ڈنڈا ہی اور یہ نانک نرنکاری ہین جسوقت کلجگ نے ست گورو مہاراج کا نام سُنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بعد اسکے کلجگ وہان سے رخصت ہوگیا۔ اس بعد نارد مُنی نے ست گورو مہاراج کی بہت کچھ استتی کی اور کہا کہ آپ دھن ہین دھن ہین۔ جو یہ ایشر کا نام سنسار مین اوپدیش کرکے سنساریون کو نہال کرتے ہین۔

آگے ساکھی جھنڈا اور سودھر سین کے ساتھ کی بابت چلی

نمبر ۳۸

ست گورو مہاراج چلتے چلتے پندرہ دن اور پندرہ رات بجز ہوا کے نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا برابر چلے گئے بعد طے کرنے منازل و مراحل بسیار کے (بشنبھر دیس) ٹاپو مین جا پہونچے اُسوقت وہان کا مالک ملک (سودھر سین) نامی تھا اور بہت خوش اسلوبی سے راج

کرتا تھا اُس شہر مین ستگورو مہاراج جاکر فروکش ہوے دہ دن بلکہ دوسرا دن بھی گذر گیا لیکن ست گورو مہاراج کی کسی نے خبر نلی اب پھر مردانہ کو بھوک نے ستایا ست گورو مہاراج کی خدمت مین مردانہ نے یہ عرض جا سنایا کہ اگر حکم ہو تو مین اندر شہر کے جاکر کچھ کھا آؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ شہر مین جانے کی کیا ضرورت ہی مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین بہت عرصہ سے بھوکھا ہون اسلیے گذارش ہی کہ اگر ارشاد ہو تو شہر مین جاؤن اور جو کچھ ملے وہان سے کھا آؤن اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مردانہ کی عادت کوئی نہین جاتی ہی باوجودیکہ آپ خود نرنکار اوتار ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ہنسکر فرمایا کہ اے مردانہ تو کسطرف کو جاویگا مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج حضرت آپکا حکم ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر مین ایک شخص جھنڈا نامی بڑھئی رہتا ہی اُسکے پاس تو جا ضرور اور کسی کے پاس نہ جانا بجواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو اُسکو پہچانتا ہی نہین ہو اگر وہ شخص مجھکو ملے بھی تو آپکا پتہ کیا اُسکو بتاؤن اگر اُسکا پتہ آپکو معلوم ہو تو اُس پتہ سے اُسکے پاس جاؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (جھنڈا) کے باپ کا نام (باکھر) ہی اب تو وہان جاکر دریافت کرلینا کہ (باکھر) بڑھئی کا لڑکا (جھنڈا) نامی کہان رہتا ہی مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر ست گورو مہاراج کا حکم لیکر مردانہ شہر کو گیا اور شہر مین پہونچکر دریافت کرنے لگا کہ اے بھائیو یہان جو جھنڈا نامی بڑھئی باکھر بڑھئی کا لڑکا کہان رہتا ہی- غرضکہ پوچھتے پوچھتے ایک مقام پر مردانہ گیا اُس مقام پر ایک شخص نے مردانہ سے آکر دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی مجھکو (جھنڈا) بڑھئی سے کام ہی اگر تم اُسکو مجھسے ملاقات کرادو تو وہ آپ ہی مجھکو پہچان لیگا اسلیے یہی بہتر ہی کہ جھنڈا بڑھئی کا مکان تم مجھکو بتلادو بجواب اسکے اُس شخص نے کہا کہ اے بھائی تا وقتیکہ آپ اپنا پتا ٹھیک ٹھیک نہ بتاوینگے تب تک مین اُسکا گھر آپکو نہ بتاؤنگا- مردانہ نے یہ خیال کیا کہ شاید اس ملک کا یہی دستور ہی یہ خیال کرکے کہا کہ میرا نام مردانہ ہی اور میری ذات مریاثی ہی پھر اُس شخص نے دریافت کیا کہ تیرا وطن کونسا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ پنجاب کی سرزمین مین (راے بھوئی کی تلونڈی) نامے ایک قصبہ ہی اور وہی میرا وطن ہی پھر اُس شخص نے پوچھا کہ اے بھائی مردانہ اُس مقام پر نانک تپا کوئی کھتری کا لڑکا ہی اُس سے تم واقف ہو- مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی اب تم بھی اپنا نام بتاؤ مین اُنھین جنکا تم نام لیتے ہو مریاثی ہون اور تم اُنکو کیونکر جانتے ہو- اُسنے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ وہ میرا پرانا دوست ہی یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی تم اُنکو پہچانتے ہو اُسنے کہا کہ اگر وہ میرے سامنے آوین تو مین اُنکو ضرور ہی پہچان لون مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جنکا تم نام لیتے ہو وہ باہر شہر کے بیٹھے ہین یہ سُنکر اُسنے کہا کہ بھائی چلو ہمکو اُنکے درشن کرادو تو یقین آوے مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جی اگر مین یہان سے پلٹ چلون تو ست گورو مہاراج یعنے گورو نانک جی صاحب مجھسے ناخوش ہونگے اسلیے بہتر ہی کہ تم مجھکو جھنڈا بڑھئی سے ملادو تو تمکو گورو نانک جی صاحب کے درشن کرادونگا اُسوقت اُسنے کہا کہ چلو بھائی- یہ کہکر مردانہ کو اپنے ساتھ لے لیا مردانہ نے راستہ مین دریافت کیا کہ اے بھائی تم اپنا نام تو مجھکو بتاؤ اُسنے جواب دیا کہ اے بھائی میرا نام گورو نانک صاحب جانتے ہین- مردانہ نے کہا کہ اے بھائی ست گورو مہاراج گورو نانک صاحب تو سب کچھ جانتے ہین لیکن مین تو نہین جانتا ہون یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ میرا نام (شودھر سین) ہی- مردانہ نے یہ سُنکر کہا کہ اے اندر سین آپ کون ذات ہین یہ سُنکر اندر سین نے جواب دیا کہ اے بھائی یہان کا جو راجہ ہی وہ میرا ماموں ہی اور مین اُسکا بھانجا ہون یہ باتین کہتے سُنتے دونون آدمی جھنڈے بڑھئی

کے مکان پر پہونچے اُسوقت جھنڈا اندکور ایک چارپائی بُن رہا تھا اندرسین کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور بہت تعظیم سے پیش آیا اور ایک چارپائی لاکر بچھا دی اندرسین نے بھائی مردانہ سے کہا کہ بیٹھیے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ آپ ہی بیٹھیے یہ سُنکر اندرسین نے مردانہ کا ہاتھ پکڑکر چارپائی پر اپنے برابر بٹھالیا۔ جھنڈے نے اندرسین سے دریافت کیا کہ اے بھائی یہ سادھو کہاں سے آئے ہین۔ اندرسین نے جواب دیا کہ یہ تمھارا گھر پوچھتے تھے مین نے بتا دیا یہ سُنکر جھنڈا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ہو اور تمھارا کیا نام ہی مردانہ نے کہا کہ میرا نام مردانہ ہی اور قوم کا مرباثی ہون گورونانک جی صاحب کے ہمراہ آیا ہون جھنڈا نے کہا کہ اے بھائی تم کس لیے مجھکو دریافت کرتے تھے مجھسے کیا کام ہی اور مجھکو تم کسطرح سے جانتے ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی تم سے ملاقات کرنے و نیز تمکو دریافت کرنے سے میری یہ غرض ہی کہ گورونانک جی صاحب نے تمھارے پاس مجھکو بھیجا ہی۔ یہ سُنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اے بھائی مجھکو تعجب اس امر کا ہی کہ مین اُن گورونانک جی صاحب کو جانتا بھی نہین ہون کہ وہ کون ہین۔ یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی چاہے تم واقف ہو یا نہ ہو لیکن وہ تمکو جانتے ہین یہانتک کہ تمھارے نام سے بھی واقف ہین اور تمھارے نام کے پتہ سے مجھکو بھیجا ہی پس بہتر ہوگا کہ تم اُن تک میرے ساتھ چلو یہ سُنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اچھا بھائی ہم تمھارے ساتھ چلتے ہین پس جو کہ چارپائی جھنڈا بُن رہا تھا بُن چکا اُسوقت پھر مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا ہم تمھارے ہی منتظر بیٹھے ہین یہ سُنکر جھنڈا نے اپنے دل مین خیال کیا کہ سادھو کے پاس چلنا ہی خالی ہاتھ نہ چلنا چاہیے کچھ لیچلنا ضرور ہی بعد اسکے جھنڈا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی گورونانک صاحب کا سروپ کیا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج کا سروپ تپیا کا سا ہی پھر جھنڈا نے اپنے دلمین غور کیا کہ اب یہ امر ضروری ہی کہ کچھ نہ کچھ اُنکو لیچلنا چاہیے کیا وجہ کہ اُنکا سروپ فقیروانیت کا سا ہی مردانہ سے کہا کہ جلدی کرو کیونکہ گورونانک صاحب بہ لباس فقیرانہ ہین اسلیے ہم گرہستون کو لازم ہی کہ اُنکے لیے کچھ پکوان وغیرہ لیچلین خالی ہاتھ اُنکے پاس کیسے جاوین یہ سُنکر مردانہ اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ ست گورو مہاراج تو یون اہاری ہین اُنکو تو کوئی ضرورت ہی نہین اب بھائی جھنڈا جو بھوجن لیجا دیگے ہمین تو کھاونگے مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا جو کچھ تمنے سوچا ہی وہ اچھا ہی لیکن جو کام کرنا ہو جلد کیجیے جھنڈا نے کہا ہان جلد لاتا ہون یہ کہکر اپنے گھر گیا اور کہا کہ کچھ کھانا طیار کرو مین راجہ صاحب کے باغیچہ سے کٹھل بڑھل کے پھل لایا ہون اُسکا سلونا بنالینا اور روٹی پکار کھو جسوقت مین آؤنگا پھولون کی ترکاری چھونک لینا یہ کہکر جھنڈا اندکور راجہ کے باغیچہ کو گیا اور اُس باغیچہ سے جو کچھ میوہ وغیرہ اُسکو دستیاب ہوے لے آیا اور اسی عرصہ مین جھنڈا کے مکان مین کھانا بھی طیار ہوگیا غرضکہ بھوجن مع میوہ وغیرہ جھنڈا اندکور اپنے سر پر رکھکر مردانہ کے ساتھ چلا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچکر مردانہ نے ست گورو مہاراج سے کرتار کرتار کہا اور جھنڈا نے وہ پرشاد ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا اُسے ست گورو مہاراج وبھائی بالے نے کہا کہ آو بھائی ست کرتار بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آو بھائی جھنڈا یہ کیا لائے ہو یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ آپ کے واسطے پرشاد لایا ہون ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا تم ہمکو کسطرح جانتے ہو جھنڈا نے عرض کیا کہ اے ست جی صاحب مین آپ سے مطلق آگاہ نہین ہون لیکن آپ تو مجھکو بخوبی جانتے ہین بلکہ یہان تک کہ حضور نے مجھکو طلب کیا ہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا یہ پرشاد کہان سے آیا ہی جھنڈا نے جواب دیا کہ اے مہاراج پرمیشر نے یہ پرشاد بھیجا ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا تم سچ کہو کہ تم پرمیشر کو جانتے ہو جھنڈا نے جواب دیا کہ اے ست جی صاحب بھلا کوئی ایسا بھی ہوگا جو پرمیشر کو نہ جانتا ہوگا

بھلا مین تو آدمی ہون اُسکو تو حیوان بھی جانتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی تم کتنی دیر پرمیشر کو جانتے ہو اور اے بھائی جھنڈا یہان تھا یا ست سنگ کیکے ساتھ رہتا ہی جھنڈا نے کہا کہ حضور یہان ایک شخص ہی اُسکا نام (اندرسین) ہی اور وہ (سودھرسین) یہان کے راجہ کا بھانجا ہی اُسی کے ساتھ ہمارا ست سنگ رہتا ہی۔ یہ کہکر جھنڈا نے عرض کیا کہ حضور یہ پرشاد جو مین لایا ہون ٹھنڈا ہو رہا ہی اسکو آپ بھوجن کر لیوین۔ ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جہان پرسادھ موجب ہون اگر بھوجن پاک وصاف ہو تو آپ کچھ کھا لیا کرتے تھے ورنہ اہاری تو تھے ہی ست گورو مہاراج نے جھنڈا کی عرضداشت سُنکر فرمایا کہ اس پرشاد کے پانچ حصہ کرو منجملہ اُسکے ایک حصہ مردانہ کو دو یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ تو صرف تین ہی آدمی ہین اور پانچ حصہ کرنے کا ارشاد ہوا ہی اسکی کیا وجہ ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا چوتھا حصہ تمھارا ہی اور پانچوان حصہ (اندرسین) تمھارے دوست کا ہی پس اب تم اُنکو جا کر دے آؤ ہم پرشادی بھوجن کرینگے پس جھنڈا نے اُس پرشاد کے پانچ حصہ کر دیے منجملہ اُسکے ایک حصہ مردانہ کو دے دیا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جب آپ بھوجن کرینگے تب مین بھی بھوجن کرونگا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو بھوجن کر لے مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ بھی بھوجن کر لیوین بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو بھوکھا ہی تو کھا لے اور تو ہمارا خیال نہ کیا کر چونکہ مردانہ بھوکھا تو تھا ہی اسلیے مردانہ نے اپنے حصہ کا پرشاد بھوجن کر لیا اُسوقت جھنڈا نے پھر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب آپ بھی بھوجن کر لیجیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا جسوقت تم (اندرسین) اپنے ست سنگی کو لاؤگے اُسوقت ہم پرشادی بھوجن کرینگے یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ مہاراج اندرسین خود ہی حاضر ہونگے آپ پرشاد بھوجن کیجیے تاکہ میری سردھا پوری ہو جاوے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا تو کہتا ہی کہ میری سردھا پوری ہو جاوے اور مین کہتا ہون کہ جسوقت تیری اور تیرے ست سنگی کی کیاسے کھاینگے اُسوقت میری سردھا پوری ہوگی جب اندرسین آویگا تب مین پرشاد پاؤنگا یہ سنتے ہی جھنڈا بڑھئی کے دل مین گیان آگیا کہ ہو نہ ہو یہ شخص فقیر کامل ہی پس ہم لوگون کو جو تلاش تھی وہی آملے ہین جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج جیسی آپ کی مرضی ہو وہ کیا جاوے لیکن آپ پرشاد تو پا دین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا کیا ہم پندرہ سو کوس سے یہ پرشادی ہی کھاتے آتے ہین ہرگز نہین مین تو تمھارے ملنے کے واسطے آیا ہون یہ سنتے ہی جھنڈا بڑھئی اُٹھا اور اندرسین کے پاس آیا لیکن وہ اپنے مکان پر نہ ملے راجہ کے باغیچہ مین جا ملے اندرسین سے ملکر جھنڈا بڑھئی نے کہا کہ مین عرصہ سے تمکو تلاش کرتا ہون گو کہ اندرسین کو روشنضمیری تھی تاہم جھنڈا سے دریافت کیا کہ کیون کیا کام ہی جھنڈا نے جواب دیا کہ جس بابت ہم اور تم ست سنگ کیا کرتے تھے وہ سامان اب ہم پہونچا ہی اندرسین نے دریافت کیا کہ اے جھنڈا کسطرح اور کیا جھنڈا نے کہا کہ وہ جو تمھارے ساتھ مردانہ نامی مریاثی آیا تھا اُسکے جو گورو ہین اُنھین کا نام نانک تپا ہی یہ سُنکر اندرسین نے جواب دیا کہ اے جھنڈا مین تو اُنکو بخوبی جانتا ہون بلکہ وہ تو ہمارے پرانے یار ہین ہم تو اُنسے بخوبی ملے ہوئے ہین یہ سنتے ہی جھنڈا مذکور بہت تعجب مین ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے اندرسین جی آپ کسکو کہتے ہین کیونکہ وہ شخص خود کہتے تھے کہ مین پندرہ سو کوس سے آیا ہون تمھارے ہی واسطے۔ اور یہ بھی ثابت ہی کہ اس سے پیشتر یہان وہ کبھی نہین آئے اور اُنکی نسبت تم کہ رہے ہو کہ وہ تو ہمارے پرانے یار ہین جسوقت جھنڈا نے یہ بات کہی تو اندرسین نے جواباً کہا کہ اے جھنڈا اتنی دیری ہی پھر تمکو یہ بات معلوم ہو جاویگی جسوقت نوبت ملاقات آویگی ظاہر ہو جاویگی جھنڈا نے کہا کہ اب آپ جلد چلیے کیونکہ جو پرشاد اُنکے لیے مین لیگیا تھا وہ اُنھون نے ابھی تک بھوجن نہین کیا اور صرف تمھارے انتظار ہی مین نہین کھاتے ہین اسلیے اب تم جلدی چلو۔ یہ سُنکر اندرسین اپنے دل مین پس و پیش کرنے لگے کہ ابھی تک تو میرا راز پوشیدہ تھا لیکن اب مخفی ۴۰

ہمانظر میں آتا ہو کیونکہ اب ست گورو مہاراج مجھکو ظاہر ہی کرنے آئے ہیں یہ سوچ سمجھکر جھنڈا نے اندرسین سے کہا کہ بھائی تم پہلے ہم کسی وقت میں اُنسے ملاقات کر لیوینگے جھنڈا نے جواب دیا کہ واہ جی واہ یہ آپ کیا کہتے ہین وہ جو بھوجن مین لیگیا تھا ابھی تک ویسا ہی رکھا ہو وہ کھاتے ہی نہین اور کہتے ہین کہ جب اندرسین آوینگے تب ہم بھوجن پاوینگے اور آپ ایسی خشک باتین کرتے ہین کہ ہم کسی وقت مین اُنسے ملاقات کر لیوینگے یہ سنتے ہی اندرسین نے کہا کہ اچھا بھائی جھنڈا چلو اسی عرصہ مین چھ گھڑی رات گذر گئی اب اندرسین اور جھنڈا بڑھئی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے راستہ مین اندرسین نے جھنڈا بڑھئی سے دریافت کیا کہ اے بھائی اُنکے بانی سے بھی آگاہ ہو کہ یہ کیا بولتے ہین یہ سُنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہین اور کرتار کرتار بولتے ہین غرضکہ جسوقت ست گورو مہاراج کے پاس پہونچے پہر رات سے زائد گذر چکی تھی ست گورو مہاراج کے سامنے دونون شخص پہونچے کرتار کرتار کہا ست گورو مہاراج نے ہنسکر جواب دیا کہ ست کرتار آؤ بھائی بیٹھو پرانے یار دونون شخص وہین بیٹھ گئے جھنڈا نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ تو ہم لوگون سے آج ہی ملے ہین اور آپ کہتے ہین کہ آؤ پرانے یار اسکا کیا سبب ہے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے جھنڈا اس معاملہ کو اندرسین ہی سے دریافت کرو یہ سُنکر جھنڈا نے اندرسین سے دریافت کیا کہ اے بھائی یہ ست جی صاحب کیا کہتے ہین یہ سُنکر اندرسین نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا مین تو کچھ نہین جانتا ہون کہ یہ ست جی صاحب کیا فرماتے ہین اتنے مین مردانہ نے کہا کہ اے اندرسین جبکہ مجھسے تم سے پہلے ملاقات ہوئی تھی اور میری زبانی ست گورو مہاراج کا نام تمنے سنا تھا اُسی وقت تمنے فوراً کہا تھا کہ وہ ہمارے پرانے یار ہین اور اب تم انکار کرتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ مین کچھ نہین جانتا ہون یہ سُنکر اندرسین نے کہا کہ اے بھائی مردانہ کچھ پتہ و نشان بھی بتاؤ گے تو البتہ یاد آوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی اندرسین جھنڈا کو تو البتہ مطلق خبر نہین ہے لیکن تم تو سب باتون سے آگاہ ہو تمکو تو اپنی حالت سابقہ بخوبی یاد ہے چنانچہ اندرسین نے جان بوجھ کر کہا کہ مجھکو تو کچھ بھی یاد نہین ہے آپ کس بات کی بابت یاد دلاتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اندرسین تم وہ دن یاد کرو کہ جسوقت مین راجہ جنک کے یہان تم خدمت کرتے تھے اور مورتی پوجن کیا کرتے تھے راجہ جنک نے تمکو منع کیا تھا اور تمھارے ساتھ جو خدمتی آدمی تھا وہ تو بھیلی ہوا تم دونون نے ملکر راجہ صاحب سے عرض کیا تھا کہ اے مہاراج ہماری نجات فرمایئے جسکا جواب راجہ صاحب نے تم لوگون کو یہ دیا تھا کہ تم لوگون نے ہمارا کہنا نہ مانا ہم مجبور ہین لیکن ہماری خدمت کا پھل تم لوگون کو یہ ملیگا کہ تم لوگ جامہ انسانی پاؤگے یہ سُنکر تم نے راجہ صاحب کو جواب دیا تھا کہ آخر ہم لوگون کی نجات کیونکر اور کس طرح سے ہوگی اُسوقت راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تمھاری بھگتی پوری ہوئی لیکن کلجگ مین تمھاری نجات ہوگی اور تم لوگون کو پورا گورو ملیگا اور وہ تمکو نرنکار دکھا دیوینگے اور تمکو نرنکار ہی کی ہدایت کرینگے اُسوقت تم کسی دوسرے کو نہ جانوگے اور وہ تمکو ملکر بہت لوگون کو نجات دیوینگے۔ یہ سنکر اندرسین نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج اب آپ ہماری نجات فرمایئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ تو ہمارا قول پہلے ہی سے تھا اور اب ہم اسی واسطے یہان آئے ہین تاکہ تم لوگون کو نجات ہو یہ سنکر اندرسین نے جواب دیا کہ بیشک آپ اپنے قول کے پورے ہین اور سب کچھ کر سکتے ہین لیکن اب جھنڈا کے واسطے کچھ کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اندرسین ہم یہان تمھارے اور جھنڈا ہی کے واسطے آئے ہین اور اب تمھارے ساتھ ہی اسکی بھی سدگتی ہوگی یہ سنکر اندرسین نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج جو چاہین آپ کر سکتے ہین اور جو کچھ آپکے دل مین آتا ہے وہی آپ کرتے ہین۔ یہ سُنکر

ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا

راگ رام کلی محل پہلا	(राग रामकली महल पहिला)
ایندھن تے بیسنتر بھاگے	ईंधन तै बैस्नतर भागे
ماٹی کو جل دیہہ دس تیاگے	माटी को जल दीह दिस त्यागे
اوپر دھرن تو سے اکاش	उधर धरन तो सै आकाश
گھٹ مین سدھ کیا پرکاش	घट में सिद्ध किया प्रकाश
ایسا سمرتھ پربھو جی کو نام	ऐसा सुमिरथ प्रभू जी को नाम
آٹھ پہر من تاکو دھیان	आठपहर मन ताको ध्यान

یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج مجھکو اسکا ارتھ یعنے مطلب بھی سُنائیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا اس جسم کے اندر ایندھن یعنے لکڑی کی جگہ ہڈی ہین اور آگ اور مٹی اور جو کہ ماتا پانی پیتی ہے اس پانی کی وجہ سے لڑکے کا جسم خام رہتا ہی اُسکو مایا اپنے قابو مین نہین لا سکتی ہی اُسکو پرمیشر ہی کا نام یاد رہتا ہی اور وہی نام اُسکو اس مقیدی سے چھوڑاتا ہی۔ اے بھائی جھنڈا اس پربھو جی کا نام سب کچھ سامرتھ رکھنے والا ہی اسلیئے اب تم بھی نرنکار ہی نرنکار جپا کرو اور اس جپنے مین تمھارا کچھ خرچ کبھی نہین ہوگا۔ یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ اے غریب نواز آپ ارشاد فرماتے ہین کہ تو پرمیشر کو جپ اور میری کیفیت بھی سب آپ پر روشن ہی کہ مین ایک غریب آدمی قوم کا بڑھئی ہون اگر مین پوجا پاٹ مین لگ جاؤن تو میرے متعلق کہان سے کھاوینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے دوسری پونڑی فرمائی۔

پونڑی	पौवड़ी
پہلے ماکھن پیچھے دودھ	पहिले माखन पीछे दूध
میلے کینے سابن سودھ	मैले कीने साबन शुद्ध
بھے تے نربھو ڈرتا پھرے	भय ते निर्भव डरता फिरै
ہونڈی کیون اور ہونڈی ہرے	हांडी क्या और हांडी हरै

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی جھنڈا جس وقت لڑکا حمل مین رہتا ہی اُسوقت دودھ نہین ہوتا ہی دودھ کے مقام مکھن کیطرح جما رہتا ہی جسوقت لڑکا پیدا ہوتا ہی دودھ بھی ہو جاتا ہی اسلیئے تم اس امر کی بابت کچھ فکر نکرو بلکہ بے فکر رہو کیونکہ جو صاحب پیدا کنندہ ہی وہی صاحب رزق دہندہ بھی ہی پس اس امر کی بابت تم کیون ڈرتے ہو بیخوف ہو رہو کیونکہ یہ رزق اور یہ جسم یہین رہجاتا ہی اور تم نہ معلوم کتنی دفعہ آئے اور چلے گئے یہ سب تمھارے ہی کھیل ہین یہ سُنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اے مہاراج جو آپ فرما رہے ہین وہ راز پوشیدہ ہی اُسکو مین کیا جانون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے تیسری پونڑی فرمائی۔

پونڑی	पौवड़ी
دیہہ گپت بدیہہ دیسے	देही गुप्त बिदेही दिसै

سگلے ساج کرے جگ ویسے
سادھ سنگت بل کرو بکھان
شاستر سمرت بید بکھان

सगले साज करे जग दिसै
साधु संगति मिलि करो बखान
शास्त्र सुमिरन वेद बखान

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی جھنڈا یہ جسم یہین رہجاویگا اور اس جسم کے اندر اور ایک بہت ہی مختصر جسم ہی وہ پوشیدہ ہی وہی جسم جو مختصر ہی بیشک ساتھ جاویگا اور وہ اس جسم کو یہین چھوڑتا ہی لیکن وہ جسم ظاہرا دکھائی نہین دیتا ہی اور یہ سب کرشمے پاربرہمہ پرمیشر کے بنائے ہوئے ہین بس اسی بات کی بابت خیال اور غور اور دھیان کرنا چاہیے شاستر خواہ بید پڑھکر چاہے کرے چاہے سادھ سنگت مین کرے ہان فرق اسقدر ہی کہ سادھ سنگت مین یہ بہت جلد حاصل ہوتا ہی اور شاستر وبید وپوران وغیرہ مین بہ دیر حاصل ہوتا ہی۔ جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج وہ تو دکھائی ہی نہین دیتا ہی اور یہ سب سامان دکھائی دیتا ہی جسقدر کہ کوئی شی ہے سب نظر آتی ہی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھوگ کی بابت پونڑی فرمائی۔

پونڑی

درشٹ مان کو کہے ادرشٹ۔
درشٹ دیکھ بھولے سب سرشٹ۔
ایسا برھمہ بچار بچارے کوئی۔
نانک تاکے پرم گت ہوئی۔

पौड़ी

दृष्ट मान को कहे अदृष्ट
दृष्ट देख भूले सब सृष्ट
ऐसा ब्रह्म विचार विचारे कोई
नानक ताके परम गत होई

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی جھنڈا جو چیز دکھائی دیتی ہی یہ سب آنکھون سے پوشیدہ ہوجاتی ہین کیونکہ ایک ایک بارنے مین کئی طرح کے وہ رنگ وتماشہ دکھاتا ہے بس جس شخص کو ہزار جوجن کی نظر ہے وہ اس سنسار کو ادرشٹ کہتا ہی اور جلد آنکھین خود دیکھنی والی چیزین ہین انپر خود ہی پردہ پڑجاتا ہی افسوس کہ ان آنکھون کی دیکھی ہوئی چیز کو لوگ کہتے ہین کہ دکھائی دیتا ہی نہین اے بھائی جھنڈا جو شخص برھمہ بچار کرکے بچاریگا تو اسکی بیشک پرم گت ہوگی۔

اسقدر کلام ست گورو مہاراج کا جھنڈا بڑھئی نے سنا اٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور اٹھائے سے اٹھتا ہی نہین تھا بار بار جھنڈا بڑھئی مذکور یہی کہ رہا تھا کہ اے ست گورو مہاراج اب تک مین نہایت ہی غفلت مین تھا آپ مجھکو بخشین کیونکہ مین نے ناحق آپکا وقت ناور اپنی فضول باتون مین کھویا اتنے عرصہ مین اندرسین نے کہا کہ اٹھ بھائی جھنڈا کسی بات کا خوف نہین ہی کیونکہ ست گورو مہاراج تمہارے واسطے تشریف لائے ہین یہ سنتے ہی جھنڈا اٹھکر کھڑا ہوگیا اور تن من دھن سے ستگورو مہاراج کا سکھ ہوا جسم کا غرور ہر قسم کا گھمنڈ سبکو چھوڑکر ست گورو مہاراج کے چرنون مین ایمان لایا اور معتقد ہوا اسی وقت اندرسین بھی ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اب ڈھائی پہر رات باقی رہی بعد اس کل کارروائی کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ لاو بھائی جھنڈا پرشاد اب بھوجن کرینگے۔ یہ سنکر جھنڈا بڑھئی مذکور نے ستگورو مہاراج کے آگے پرشاد لاکر رکھ دیا اسوقت ست گورو مہاراج بھائی بالے اور جھنڈا بڑھئی مع اندرسین کے پرشادی بھوجن کرنے لگے جبکہ نصف پرشاد ست گورو مہاراج نے پرشادی پالیا اسوقت جھنڈا بڑھئی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا یہ پرشادی اٹھالو۔ ارشاد کے ساتھ ہی جھنڈا مذکور نے

ست گورو مہاراج کے آگے سے پرشادی اُٹھائی اور مہا پرشاد بھوجن کرگیا پھر کیا تھا جھنڈا بڑھئی کو کُل دولت دینی و دنیاوی حاصل ہوگئی اور جھنڈا کے دل سے بُرائی جاتی رہی اندر سین نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج جھنڈا کو یہ کیا ہوگیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے اندر سین مجھکو کرتار جو یہان لایا ہی سو اسی واسطے لایا ہی مین اسکو کیا کرون- اندر سین نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کو اس جھنڈا کی پرورش منظور تھی جو آپ یہان تشریف لائے اگر آپ تشریف نہ لاتے تو یہ بیڑا کبھہ نکر پار ہوتا اتنے مین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے پوچھا کہ اب کسقدر رات باقی ہے بھائی بالے نے عرض کیا کہ مہاراج رات قریب ڈیڑھ پہر کے باقی ہی- یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی بالے جل لاؤ تو ہم اشنان کرین اور بھائی جھنڈا کو بھی اشنان کرادین یہ سُنتے ہی بھائی بالے اور اندر سین جی جاکر پانی لائے ست گورو مہاراج و نیز بھائی جھنڈا کو اشنان کرایا بعد اشنان کے جھنڈا کی مخموری جاتی رہی اُسوقت جھنڈا اُٹھکر ستگورو مہاراج کے قدمبوس ہوا- ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا کیا ہے- جھنڈا مذکور نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپکا بھید آپ ہی جانیئے کیونکہ آپ سے کیا پوشیدہ ہی آپ سب کچھ جانتے ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا ہمکو تو تمھارا بیڑا پار کرنا ہی تھا سو کردیا یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ آپ کی یہ بندہ پروری و غریب نوازی تھی اُسوقت ست گورو مہاراج نے جھنڈا کو تخت سپرد کیا اور آپ پرمیشر کے دھیان مین مگن ہوگئے اتنے مین بھائی بالے نے اندر سین سے کہا کہ اس ملک مین اب جھنڈا بڑھئی پوجنے کے قابل ہی اس عرصہ مین صبح ہوگئی-

اتنے مین اُس شہر کا راجہ (سودھر سین) نامے تھا اُسکو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ایک تپیشری ہمارے شہر مین وارد ہوئے ہین اور جھنڈا بڑھئی کو اُنکے قدمون کی برکت حاصل ہوگئی ہی یہان تک کہ اُسکو اُن تپیشری نے تخت سپرد کیا ہی یہ سُنکر راجہ (سودھر سین) نے اپنا آدمی بھیجا کہ اُن تپیشری کو ہمارے پاس لاؤ اور اُس طرف ست گورو مہاراج بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو رہبری عافیت کی کر رہے تھے اور اندر سین اور جھنڈا بڑھئی بیٹھے سُن رہے تھے اور یہ شبد ست ترنکار مین لولین تھے اتنے مین راجہ سودھر سین کے آدمی نے آکر دیکھا اور کہا کہ اے بھائی اندر سین جی نانک تپا کون ہین اُنکو راجہ صاحب نے یاد کیا ہی یہ سُنکر اندر سین نے کہا کہ اے بھائی تم کون ہو کہان سے آئے ہو اور تمکو کسنے بھیجا ہی اور کسکو بلانے آئے ہو اُن آدمیون نے جواب دیا کہ راجہ صاحب نے ان مہاتما اور تپیشری کو درشن کے واسطے بولایا ہی یہ سُنتے ہی اندر سین اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے بھائی تم میرے ساتھ آؤ مین راجہ کے پاس چلتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اندر سین تم کہان جاتے ہو- اندر سین نے عرض کیا کہ اے مہاراج وہ راجہ آپکو جانتا ہی نہین ہی شاید حضور کو اس بے تہذیبی سے ساتھ بولانا ناگوار خاطر ہو تو مجکو تکلیف ہوگی کیونکہ میرا تعلق اُس راجہ سے یہ ہی کہ راجہ مذکور میرا حقیقی ماموں ہی بس مجھکو بہر حال اسکا خیال ہی کہ آپ کے ناگوار خاطر کے سبب اُسکا کسی طرح سے نقصان نہ ہو جاوے اسلیے مین خود جاتا ہون اور حضور کے اوصاف حمیدہ سے اُسکو واقف کرتا ہون یہ عجز و انکسار ست گورو مہاراج نے سُنکر فرمایا کہ اچھا جاؤ اندر سین ست گورو مہاراج کی اجازت پاکر سودھر سین راجہ کے پاس آئے اور پہونچکر راجہ مذکور کو نمسکار کیا راجہ مذکور نے اندر سین کو دیکھکر کہا کہ آؤ پوتر اندر سین جی کیا تمکو کچھ کہنا ہی- یہ سُنکر اندر سین نے عرض کیا کہ جی ہان کچھ عرض کرنا ہی راجہ مذکور نے اندر سین کی طرف مخاطب

ہو کر فرمایا کہ کہو بیٹا اُسوقت اندر سین نے کہا کہ آپ نے اپنا آدمی بیتا سادھو کے بُلانے کے واسطے بھیجا ہے راجہ نے جواب دیا کہ ہاں پوتر بھیجا تو تھا اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ مین نے یہ سنا ہے کہ جھنڈا بڑھئی کو اُس تپیشری نے پورن آنند کر دیا ہے یہ سُنکر مین نے بھی اُن تپیشری کو بلایا تھا تاکہ مین بھی اُنکے درشن کرون اور دیکھون۔ یہ سُنکر (اندر سین) نے عرض کیا کہ اے راجہ صاحب دیکھنے اور درشن کرنے مین بہت فرق ہے کیونکہ سادھو خواہ تپیشری کے درشن کرنے مین بھلا ہوتا ہے اور دیکھنے مین وہ بات نہین ہوتی۔ یہ سُنکر راجہ صاحب نے کہا کہ جس بات مین بھلا ہو وہ بات مجھکو بتلاؤ تو مین اسی طرح اُنکے درشن کرون۔ اندر سین نے جواب دیا کہ مہاراج وہ تو پورن سادھو ہین اُونمین اور کرتار مین ذرا بھی فرق نہین ہے کیونکہ اُنکی ذات بے طمع ہے اور یہ تو فرمائیے کہ آپ کس غرض سے اُنکے درشن کی خواہش رکھتے ہین۔ یہ سُنکر راجہ سودھر سین نے کہا کہ اے بیٹا مین انکو سادھو سمجھکر درشن کیا چاہتا ہون۔ بجواب اسکے اندر سین نے کہا کہ اے مہاراج سادھوؤن کے درشنون کا یہ طریقہ نہین ہے کہ سادھو کو بذریعہ اپنے لازم کے بلائیے بلکہ سادھوؤن کے درشنون کے واسطے خود ہی جانا چاہیے۔ یہ سُنکر راجہ سودھر سین نے کہا کہ اے پوتر تم سچ کہتے ہو۔ جو طریق تم نے سادھو کے درشن کے واسطے بتایا ہے بہت ٹھیک ہے مین اُسی طرح اُنکے درشن کرونگا۔ یہ سُنکر پھر اندر سین نے عرض کیا کہ اے مہاراج سادھو کے واسطے اچھے اچھے کھانے و میوہ جات ہر قسم کے لیکر نہایت عاجزی کے ساتھ پاپیادہ چلکر درشن کیجیے۔ چونکہ راجہ سودھر سین مذکور کی بھی تقدیر یاوری پر تھی حسب صلاح اندر سین کے راجہ مذکور نے عمدہ عمدہ کھانے اور اچھے اچھے میوہ جات اور کچھ کپڑا بھی منگاکر ساتھ لیا اور اندر سین کے ساتھ ست گورو مہاراج کے درشنون کے واسطے حاضر ہوئے اور کُل سامان جو ساتھ گیا تھا ہاتھ مین لیکر خود ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا اور متھا ٹیکا۔ دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج کے سامنے کھڑا رہا اتنے عرصہ مین اندر سین نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج راجہ سودھر سین حاضر ہین اب آپ انپر کرپا فرمادین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے راجہ سودھر سین پر کرپا کی اور ایک شبد فرمایا۔

راگ بلاول محل پہلا	(राग बिलावल महल पहिला)
اکو راج دیا سودھر سین	एको राज्य दिया सुधर सेन
آپن گیان پایا مہ نین	आपन ज्ञान पाया नेहि नैन
مٹے اندھیارا گئے بکار	मिटे अंधियारा गये बिकार
ایسا صاحب مِتر ہمار	ऐसा साहब मित्र हमार
سنو سودھر سین یہ بات ہماری	सुनो सुधर सेन यह बात हमारी
اکو راج دیا چھتر دھاری	एको राज्य दिया छत्र धारी
اک رہاو	(यक रहाव)
اٹھارہ راج تمہرے ات کینے	२८ अठारह राज्य तुम्हारे इत कीने
سب سیوک رہے پربھو سے من بھینے	सब सेवक रे प्रभु से मन भीने
ایسے پربھو جی کرپا دھاری	ऐसे प्रभु जी कृपा धारी ॥

جب گورست اوپجی ہردے مُراری
تسو ٹاپو کا راج تمھارا-
تین دیپ تم چرن پوجھارا-
برمھا بشن مہیش نے اونچے
سودھرسین تم سب نے سُوچے
اندرسین یہ سنگ تمھارا-
کرن کارن آپے کرتارا-
کہو نانک جس آپ دیال
تس سرب دُکھ مٹے جنجال-

जब गुरु मत उपजी हृदय मुरारी
सो टापू का राज्य तुम्हारा
तीन द्वीप तुम चरण पुंजारा
ब्रह्मा विष्णु महेश ने ऊंचे
सुधरसेन तुम सबने सूचे
इन्द्रसेन यह संग तुम्हारा
करन कारण आपे कर्तारा
कहु नानक जिस आप दयाल
तिस सर्व्व दु:ख मिटै जंजाल

ست گورو مہاراج نے راجہ سودھرسین کو تسو ٹاپو کا راجہ کیا یہان تک کہ اُسکو اپنی کرپا کرکے چتردھاری راجہ بنایا- آپ سنیئے کہ اُس مقام پر ست گورو مہاراج کے قبل تشریف لیجانے کے اٹھارہ راجہ راج کرتے تھے ست گورو مہاراج کی کرپا سے سودھرسین راجہ تین دیپ کا مہاراجہ ہوگیا اور ساتھ ہی اسکے مہاپورکھ بھی ہوگیا کیونکہ ست گورو مہاراج نے راجہ سودھرسین کو یہ بھی ہدایت کی تھی کہ دیکھنا راجگی مین بھول نہ جانا اور جھنڈا اسے کبھی ناخوش نہ ہونا یہ سُنکر راجہ سودھرسین نے ست گورو مہاراج سے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اگر آپ اجازت فرماوین تو مین جھنڈا بڑھیئی کو کُل راج دیدون اور مین آپ ہی کی خدمت مین حاضر رہون کیونکہ ایسا سامان مجھکو کبھی کاہے کو ہاتھ لگیگا- ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو راجہ سودھرسین جی اس جھنڈا کو جو بیڑا مین نے باندھ دیا ہو وہ تو ہمارا ہی جھنڈا ہو اور تمکو بھی جو چتردھاری مہاراجہ کیا ہو وہ چتر بھی ہمارا ہی ہو اسیلئے تمکو راج بھی دیا ہو اور تخت بھی دیا ہو اب تم جھنڈا کو دیکھنا یہ سُنکر اندرسین اور جھنڈا بڑھیئی مذکور نے اُٹھکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر منہ ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ سودھرسین بخوبی یاد رکھو کہ ہمکو کرتار یہان پر تمھارے ہی واسطے لایا تھا یہ سنتے آتے راجہ سودھرسین کا بیراگ جاتا رہا- یہان تک کہ رد کا نگیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ راجہ سودھرسین کہو کیا حال ہو- بجواب اسکے راجہ سودھرسین نے عرض کیا کہ حضور اگر اب آپ یہان سے تشریف لیگئے تو مجھکو اشتیاق قدمبوسی مین یقین ہو کہ میری جان بھی حضور ہی کے ساتھ چلی جاویگی- یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہم ہمیشہ ہی تمھارے ساتھ یعنی انگ سنگ ہین کیونکہ ہم اور تم اب ایک ہی ہوگئے ہین اس بات کا خیال اپنے دل مین تم کچھ بھی نہ کرو اور یہ ہرگز نہ سمجھو کہ مین تم سے ایک لمحہ خواہ مخواہ جدا ہون تم آنند کے ساتھ اپنی بسر کرو- پھر راجہ سودھرسین نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج بھلا کچھ ہی دن یہان قیام فرمایئے تاکہ میرا دل مضبوط ہوجاوے- یہی عرض اندرسین نے بھی کی کہ اے ست گورو مہاراج راجہ صاحب کا کہنا منظور فرمایا جاوے اگر زیادہ نہو تو ایک ہی مہینہ یہان پر قیام اور فرمایئے- یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اندرسین واسے راجہ سودھرسین تمھارا کہنا بھی ہمکو منظور ہی- غرضکہ ست گورو مہاراج ایک مہینہ وہان مقیم رہے اور بہت خوشی سے بسر کی ایک دن راجہ سودھرسین ست گورو مہاراج کے آگے دست بستہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور عرض کیا کہ میرا دل حضور کے قدمون سے جُدا ہونے کو نہین چاہتا ہی ستگورو مہاراج نے

یعنے کشتی دنیا ۱۲

فرمایا کہ اے راجہ سودھرسین مین تمھارے پاس بہت دن رہا اب آگے سفر کیا چاہتا ہون یہ سُنکر راجہ سودھرسین نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر رکھ دیا۔ ست گورو مہاراج نے راجہ سُودھرسین کا سر اُٹھالیا اور دعا دیکر آپ اُٹھ کر رخصت ہوئے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی سلملا دیپ مین پہونچنے اور راجہ مدھرمین کے حاضر ہونے کی بابت چلی

نمبر ۳۹

ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر چلے اور سمندر ہی سمندر چلے جاتے تھے جسطرح کوئی زمین پر چلتا ہے ویسے ہی ست گورو مہاراج اپنے ہمراہیون کے ساتھ پانی پر چلے جاتے تھے۔ سطرح ماجرا یہ تھا کہ جہان ست گورو مہاراج کی خوشی ہوتی تھی وہین پر مثل زمین کے ہو جاتے تھے اور جسوقت انکا جی چاہتا تھا پھر چلنے لگتے تھے رفتہ رفتہ سلملا دیپ مین ست گورو مہاراج جا پہونچے۔ جس وقت ست گورو مہاراج کے قدم مبارک وہان پر گئے دھوم مچ گئی کہ نانک نرنکاری تشریف لائے ہین جنھون نے راجہ سودھرسین کو سنگل دیپ کا مہاراجہ بنا دیا ہے بلکہ ایک شخص اُس مقام پر جھنڈا نامی قوم کا بڑھئی تھا اُسکو انھین صاحب نے رشیشری کا رتبہ عطا فرمایا ہے اور شہر کے باہر آکر قیام پذیر ہوئے ہین باوجود اس سب چرچا کے ایک ہفتہ تک ست گورو مہاراج شہر کے باہر ویرانہ مین بیٹھے رہے لیکن ست گورو مہاراج کے پاس کوئی نہ آیا تب ایک دن مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین جاکر شہر دیکھ آؤن کہ یہ شہر کیسا ہے اور یہان کے باشندے کیسے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کیا بھوکھ لگی ہے یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا۔ کہ اے مہاراج آپکو تو کرتار نے اس امر سے آزاد کر دیا ہے لیکن مین آپکے ہمراہ اس جنجال مین پھنسا ہون اب بعد مدت کے قسمت نے یاوری کی کہ ایک شہر بھی ملا تو اب دل کی خواہش ہوئی کہ اگر اجازت ہو تو شہر مین جاکر کچھ کھا پی آؤن کیونکہ میرا گذر نہین ہوتا ہے یا آپ مجھکو بھی اپنا ہی سا کر لیجیے تاکہ مین آپ کے قدمون سے کہین نہ ہلون اور نہ کہین جاؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کچھ سنتوکھ یعنی قناعت بھی کرنی چاہیے۔ یہ سُنکر مردانہ خاموش ہوگیا اور کہا کہ بہت اچھا۔ پھر عرض کیا کہ حضور اس شہر کا کیا نام ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس شہر کا نام (برہمپور) ہے اور یہان کا راجہ برہمن ہے اور راجہ کا نام (مدھرمین) ہے۔ یہ باتین بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے کر ہی رہے تھے کہ راجہ مدھرمین شکار کھیلتا ہوا اُس مقام پر آنکلا جہان پر ست گورو مہاراج رونق افروز تھے راجہ نے دیکھا کہ تین آدمی ایک میدان مین بیٹھے ہین آپکو دیکھکر راجہ نے دریافت کیا کہ اے بھائی آپ لوگ کون ہین کہ اس ویرانہ مین مقیم ہین۔ مردانہ نے جواب دیا کہ بھائی ہم لوگ انسان ہین۔ راجہ نے کہا کہ تم لوگ شہر کے باہر کیون بیٹھے ہو مردانہ نے کہا کہ اگر ہم لوگ شہر مین جاوین بھی تو کہان بیٹھین۔ راجہ نے کہا کہ آپ لوگ اتیت وفقیر ہین۔ مردانہ نے جواب دیا کہ آپکو کیا دکھائی دیتا ہے بھائی بالے نے خیال کیا کہ ستگورو مہاراج تو خاموش ہین اور مردانہ بھوکھا ہے۔ نہین معلوم کہ کس قسم کی گفتگو کرے۔ یہ سوچ سمجھکر بھائی بالے نے کہا کہ اے راجہ صاحب ہم لوگ پردیسی ہین یہ سُنکر راجہ نے کہا کہ آپ لوگ کس مُلک سے آئے ہین کہ آپ لوگون کی زبان ہماری سمجھ مین نہین آتی ہے بھائی بالے نے کہا کہ ہم لوگ پنجاب کے ملک سے آئے ہین شاید آپ نے کبھی پنجاب کا ملک سُنا ہو۔ یہ سُنکر راجہ مدھرمین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر پرمیشر میرا خیال غلط نہ کرے تو بیشک یہ وہی صاحب ہین جنھون نے راجہ سودھرسین کو اور جھنڈا

برڑھئی کو اقبال ور کردیا ہی یہ خیال کر کے پھر راجہ نے کہا کہ اے بھائی فقیر صاحب آپ لوگون نے (بشنبھر دیس) بھی دیکھا ہی جہان کا راجہ سودھر سین ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ ہان راجہ ہم لوگ اُسی شہر سے آئے ہین۔ پھر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ آپکا کیا نام ہے اور آپ کون ہین۔ راجہ نے جواب دیا کہ ہم اپنا نام اُسوقت بتائینگے جب آپ اپنا نام بتایئے اور اپنے سنت جی صاحب کا بھی نام فرمایئے اور یہ بھی فرمایئے کہ آپکے سنت جی صاحب بولتے کیون نہین ہین۔ یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب سنت جی صاحب کا نام تو نانک نرنکاری ہی اور میرا نام بالے ہی اور انکا نام مردانہ ہی۔ یہ سُنکر راجہ نے کہا کہ اے بھائی بالے بھلا یہ تو بتاؤ کہ سودھر سین راجا اور جھنڈا برڑھئی کو انھین صاحب نے اقبال ور کردیا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ جی ہان سچ ہے۔ انھین صاحب نے دونون شخصون کو اقبال ور کردیا ہے خیر اب آپ بھی اپنا نام بتایئے اور اپنا برن بھی بتایئے راجہ نے کہا کہ اے بھائی بالے ہمارا نام (مدھر بین) ہی اور اس شہر کا نام (برمھ پور) ہی اور اس ملک کا راج میرے پاس ہی اور برن ہمارا برہمن کا ہی بھائی بالے نے کہا کہ خیر اب ہمکو دریافت ہوا لیکن یہ تو آپ فرمایئے کہ یہ کونسا دیپ کہلاتا ہی۔ راجہ نے کہا کہ سنو اتیت جی صاحب اس دیپ کا نام (سلملا دیپ) ہی بھائی بالے نے پھر دریافت کیا کہ اے راجہ صاحب اس دیپ مین اسوقت کسقدر راجہ راج کرتے ہین راجہ نے جواب دیا کہ اے اتیت جی صاحب اس دیپ مین اٹھارہ راجہ راج کرتے ہین۔ بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اُن راجاؤن کے کیا نام ہین۔ راجہ مدھر بین نے کہا کہ اُن لوگون کے بھی نام مین آپ کو بتاتا ہون وہ یہ ہین۔

کیول بین ـ مدھر بین ـ سودھر سین ـ سکھ بین ـ اسرا نیاہ ـ سگر سین ـ برسین ـ لال بین ـ رائی سین
شکھ ساگر ـ لگا پرم ـ ایکا کنگا ـ سودھر سنبال کا ـ راجہ بال سندھ ـ راجہ مین جوت ـ راجہ ترترنگ ـ راجہ سنگن رائے ـ راجہ [illegible]

یہ سُنکر بھائی بالے نے کہا کہ ان اٹھارہ راجاؤنکا مہاراجہ کون ہی۔ راجہ نے جواب دیا کہ اے اتیت صاحب مہاراجہ کیول بین ہین یہ سُنکر بھائی بالے نے کہا کہ اے راجہ اور سب باتین آپ نے سچ کہین لیکن یہ بات کیون غلط کہی۔ راجہ مدھر بین نے کہا کہ سنو اتیت جی صاحب آپ نے یہ کیا سمجھا ہی۔ بھائی بالے نے کہا کہ اے راجہ صاحب اب سب راجاؤن کے مہاراجہ (سودھر سین) ہین راجہ نے کہا کہ اے اتیت صاحب آپ کسطرح جانتے ہین کہ راجہ سودھر سین سب کے مہاراجہ ہین۔ یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب ہمارے گورو مہاراج نے سب راجاؤن کے اوپر مہاراجہ راجہ سودھر سین کو کیا ہی یہ سُنکر راجہ مدھر بین نے جواب دیا کہ اے اتیت جی صاحب آپ کے گورو تو بولتے ہی نہین ہین۔ بجواب اسکے بھائی بالے نے کہا کہ ہمارے گورو مہاراج اوسوقت بولینگے جب اُنکو کوئی بُلاویگا۔ یہ سُنکر راجہ نے دریافت کیا کہ اگر ہم بلا دین تو آپ کے گورو مہاراج بولینگے بھائی بالے نے کہا کہ اگر آپ بولا سکتے ہون تو بلایئے۔ یہ سُنکر راجہ گھوڑے پر سے اُتر کر ست گورو مہاراج کے نزدیک آیا اور بھائی بالے سے پوچھا کہ اے اتیت جی صاحب انکی صدا کیا ہی۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب ست گورو مہاراج کی صدا کرتار کرتار ہی یہ آواز سنتے ہی ستگورو مہاراج نے سمادھی کھول دی اور فرمایا کہ (ست کرتار) اے راجہ صاحب بیٹھیے یہ سنتے ہی راجہ مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی مدھر بین تمکو کرتار چت آوے راجہ نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب شہر مین چلیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہم اتیت فقیر ہین ہمکو نہین بستی ہی۔ پھر راجہ نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب شہر مین کوئی بھنڈارہ کی بھی خبر لیگا اور یہان تو آپ اکیلے بیٹھے ہین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

راگ بلاول محل پہلا

اک بھنڈارہ نام کا جن سب کچھ دیا
بھونکھ ننگ سب چھین کے اپنا کر لیا۔
ایسا نام نہ چھانڈیے سدا سنگ ہمارے
لیکھا کبھی نہ پوچھیے من متر پیارے

اک رہاو

بھوجن اوتم ہم کیا سنتن کی پرشادی
جل سیتل ہردے پیا ہردے مین اوپجی شانتی
بستر برھمہ بچھائیا کایا کے سنگ
لکھ چوراسی ایک ہی ہووے نربھنگ
نانک کہے راجندرا سن جھوٹھ پسار
درشٹ مان سب بھنس جاسے رہے ایک اونکار۔

(राग बिलावल महल पहिला)

भंडार नामका जिन सबकुछ दिया
नंग सब छीन के अपना करलिया
नाम न छोड़िये सदा संग हमारे
लेखा कभी न पूछिये मन मित्र प्यारे

यकरहाव

भोजनउत्तम हमकिया सन्तन की प्रसादी
जल शीतल हृदय पिया हृदय में उपजी शाँती
बिस्तर ब्रह्म बिछादयां काया के संग
लख चौरासी एक है होवे निर्भंग
नानक कहे राजन्द्रा सुन झूठ पसार
दृश्मान सब बिनिस जाय उन्कार

یہ شبد سُنکر راجہ مدھر سین ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ ست گورو مہاراج آپ اندر شہر کے تشریف لیچلیے اور میرے مکان کو پوتر کیجیے۔ دیر تک اسی طرح عرض و معروض راجہ مذکور ست گورو مہاراج کے آگے کرتا رہا یہان تک کہ اُسنے عرض کیا کہ اُسکی عرضداشت مقبول بارگاہ سری گورو نانک شاہ ہوگئی اور ست گورو مہاراج اُسکے یہان تشریف لیگئے اور راجہ مذکور نے دل جان سے ست گورو مہاراج کی خدمت کی ہر ایک طرح کے کپڑے وغیرہ نذر گذرانے۔ ایک دن ست گورو مہاراج نے اُسکی خدمت دیکھکر فرمایا کہ اے راجہ یہ پارچہ اور یہ سب پدارتھ تمھین لوگ راجاؤن کو زیبا ہو اور ہم اتیت فقیر ہین اسلیے بہتر ہو کہ یہ سب پدارتھ تمھین اپنے صرف مین لاؤ۔ یہ سُنکر راجہ مدھر سین نے بہت عاجزی کے ساتھ دست بستہ کھڑے ہوکر اردس کی کہ اے سنت جی صاحب اب میرے تعلق کچھ خدمت کیجیے اور کسی بات کے واسطے ارشاد فرمائیے کہ مین اُسکی تعمیل کرون او اُسی کے ذریعہ سے مین [illegible] نجات حاصل کرون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ مدھر سین جی اوّل تو آپ ایک دھرم سالہ بنوائیے تاکہ اس شہر [illegible] جو کوئی اتیت خواہ فقیر محتاج وغریب آدمی یہان آوے اُسمین مسافر بیچارہ آرام پاوے اور اُس دھرم سالہ مین ایسا انتظام کیا جاوے کہ کوئی شخص کھانا و کپڑے سے محروم نہ جاوے۔ دوم سری پرمیشر جی کی کیرتن ہوا کرے اور تم خود بھی پرمیشر کو جپا کرو یہ ہم تم [illegible] فرمائش کرتے ہین۔ سوم ہمنے راجہ سودھر سین کو چتر دھاری مہاراج کیا ہو بس جو کوئی اُسکو مانیگا اُسکا بھلا ہوئیگا اور جو کوئی [illegible] وہ جانے کیونکہ ہم نے اپنی طرف سے سبکو آگاہ کر دیا یہ سُنکر راجہ مدھر سین نے عرض کیا کہ ست گورو مہاراج ایسے راجہ سودھر سین [illegible] مہاراجہ ہین ہم بسر و چشم اُنکی فرمانبرداری و تابعداری کرینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ مدھر سین تمکو [illegible] یہ بات بھی یاد رکھنا کہ راج و پاٹ سب یہین رہجاویگا ساتھ کوئی نہین جاویگا۔ راجہ مدھر سین نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ہمکو تو صرف آپکے ارشاد کی تعمیل ہی سے کام ہو اُسکے آگے راج کی کیا چیز ہو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ [illegible]

راجہ سودھرسین اب ہم آگے کا قصد کرینگے راجہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو جو ارشاد ہو اُسکی بجا آوری کیجاوے ۔ راجہ سودھرسین کی خدمتگذاری ترک کرونگا ۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ سدھرسین جسطرح تم ہمارے سامنے دست بستہ کھڑے ہو اسیطرح راجہ سودھرسین کے سامنے کھڑے ہو کر ادب بجالاؤ راجہ نے کہا کہ بہت بہتر ارشاد حضور بسر وچشم قبول و منظور ہے حضور کے ارشاد سے زیادہ راجہ سودھرسین کی فرمانبرداری بجالاؤنگا ۔ یہ سنکر راجہ سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو تمھارا بھلا ہو گا کیونکہ ہماری یہی خواہش اور یہی فرمایش ہے قصہ مختصر یہ کہ ست گورو مہاراج نو مہینہ تک فروکش رہے اور ست گورو مہاراج کا ارشاد زبانی دھرم آسمانی اور کلام ربانی سمجھکر ایک دھرم سالہ کہ جسمین آیندہ روندہ کو تکلیف نہ ہو طیار کرا دیا اور اسمین ہر روز پرمیشر کی کیرتن ہونے لگی اور کیرتن کا بندوبست ہو گیا بعد ہونے تعمیل کل احکامات کے ست گورو مہاراج نے آگے چلنے کا قصد کیا ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے دیولوت کے ساتھ کی بابت چلی ۔

نام شہر ۱۲

نمبر ۴۰

ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے بعد روانگی وہان کے سفر بحری و بری کرتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک دن ایک پہاڑ کے اوپر دور سے ایک شہر نظر آیا اُسکے قریب جا کر ست گورو مہاراج بیٹھ گئے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج اس پہاڑ پر کوئی شہر دکھائی دیتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تیرا دل شہر ہی مین لگا رہتا ہے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپکو تو ذرا بھی ترس نہین آتا ہے کیونکہ دیکھیے سات دن اور سات رات یون ہین آپ برابر چلے آئے ہین آپکو تو نہ بھوکھ ہے و نہ پیاس لگتی ہے اور مجھے بھوکھ اور پیاس سہی نہین جاتی ہے جب کہین شہر آتا ہے تو آپ ایسی باتین فرماتے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہے بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مہاراج مردانہ تو سچ کہتا ہے کیونکہ اول تو مردانہ کو بھوکھ لگی ہے دوم مردانہ سے تو میت کی عادت نہین جاتی ہے یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے جہان تمکو تو ست گورو مہاراج نے درست کر دیا ہے لیکن مجھکو تو آپ نے ویسا ہی بنا رکھا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہ وہ شہر ہے کہ جسکا باشندہ تمکو کڑاہ مین تل رہا تھا یعنے کھنڈا راچھس ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج چلکر وہان بیٹھیے جہان شہر ہے ۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی چل تجھکو شہر کا تماشہ دکھاؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج مین تماشا نہین دیکھا چاہتا ہون بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مجھکو تو تجھے تماشا دکھانا ضروری ہے مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا مہاراج آپ ہی جانیے وہان سے دو کوس بلندی پر شہر تھا ست گورو مہاراج وہان کو روانہ ہوئے ایک پہاڑی کے اوپر شہر کے قریب جا بیٹھے اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اس شہر کا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر کا نام (دیولوت) ہے اور یہانکے راجہ کا بھی نام (دیولوت) ہے یہ راجہ کل دیوؤن مین بڑا بھاری راجہ ہے یعنے اٹھارہ لاکھ راجہ دیوزاد اس راجہ کے مطیع و فرمانبردار ہین یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج اس شہر کے اندر تو جانا مناسب نہین ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر مین تو ہمکو جانا ضروری امر ہے مردانہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر آپ ہی جانیے جیسی آپکی مرضی ہو وہی بہتر ہے اتفاق وقت سے راجہ (دیولوت) شکار کھیلتا ہوا اُس مقام پر آنکلا اور اُسی پہاڑی پر آ کھڑا ہوا جسکے نیچے ست گورو مہاراج تشریف رکھتے تھے راجہ (دیولوت) نے بھی ست گورو مہاراج کو

دیکھا کہ تین آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھے ہوئے ہین۔ دیکھتے ہی نہایت خوش ہوا اور اپنے ملازمون سے کہنے لگا کہ اے بھائیو میری خوراک آگئی ہی بہت دنون کے لیے۔ یہ غذا ہاتھ لگی ہے یہ کہکر اپنے ملازمون کو راجہ دیولوت نے ارشاد فرمایا کہ ان تین آدمیون کو جاکر پکڑ لاؤ کیونکہ انسانی شکار بہت عرصہ کے بعد ہاتھ آیا ہی ارشاد کے ساتھ ہی تین نفر دیوزاد پہاڑ پر سے اُترے مردانہ اُسی طرف پہلے ہی سے دیکھ رہا تھا اب دیکھا کہ تین نفر دیوزاد ہماری طرف آرہے ہین دیکھتے ہی ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج وہ لوگ آرہے ہین اور مردانہ کا رنگ زرد ہوگیا اور نہایت خوفناک ہوکر کہنے لگا کہ اے ست گورو مہاراج ذرا غور فرمائیے کہ دیو لوگ اسی طرف کو آرہے ہین اب فرمائیے کہ کیا کیا جاوے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ دیکھ زنکار کا رنگ وتماشا دیکھ کہ کرتار کیا کیا عجائب وغرائب دکھاتا ہے ست گورو مہاراج کا ارشاد سُنکر مردانہ خاموش ہوگیا غرضکہ وہ تینون دیو مذکورہ بالا ست گورو مہاراج کے آگے کھڑے ہوگئے لیکن ست گورو مہاراج کی برکت سے دیو مذکور اندھے ہوگئے طرفہ یہ تھا کہ اُن سب کو سب کچھ دیکھائی دیتا تھا لیکن یہ تینون شخص یعنی ست گورو مہاراج مع ہمراہیون کے دیوؤن کو دکھائی نہین دیتے تھے گویا انھین کی طرف سے وہ نابینا تھے آخرکار وہ دیو مجبور ہوکر پلٹ گئے اور اپنے مالک یعنی راجہ دیولوت سے جاکر کہنے لگے کہ جب ہم لوگ اُن تینون شخص کے نزدیک گئے تو ہمکو وہ لوگ دکھائی نہین دیئے۔ یہ سُنکر پھر راجہ دیولوت نے حکم دیا کہ کوئی اور لوگ جاوین اور اُن تینون آدمیون کو پکڑ لاوین یہ سُنکر تین دیو روانہ ہوئے ویسے ست گورو مہاراج کے حضور مین پہونچکر وہ بھی اندھے ہوگئے اور وہ بھی واپس گئے قصہ مختصر اسی طرح سات مرتبہ وہ دیو لوگ گئے اور اندھے ہوکر واپس آئے اسوقت راجہ دیولوت نے کہا کہ ابکی مرتبہ وزیر جاوے کیونکہ جو جاتا ہی وہ آکر کہتا ہی کہ وہ آدمی ہمکو دکھائی نہین دیتے اصل کیا وجہ ہی وہ دریافت کرے اور اُن تینون آدمیون کو پکڑ لاوے حالانکہ دیکھو سامنے وہ تینون شخص بیٹھے ہین وزیر نے آکر عرض کیا کہ حضور عالی یہ لوگ کوئی کامل معلوم ہوتے ہین اور یہی وجہ ہی کہ جو ان لوگون کو وہ دکھائی نہین دیتے ہین اور یہ امر خالی از حکمت کاملیت سے نہین ہی اسلیے میری صلاح یہ ہی اگر منظور حضور ہو تو عرض کرون یہ سُنکر راجہ دیولوت نے فرمایا کہ اے وزیر اعظم تمکو جو کچھ کہنا ہو وہ بیشک کہو کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ جو تمہاری مصلحت ہوگی وہ خالی از حکمت نہ ہوگی یہ سُنکر وزیر نے عرض کیا کہ اے مہاراج مین جاتا ہون اور اگر مجھکو دکھائی دیے تو مین خود اُنکی خدمت کرونگا اور آپ بھی اُنکی خدمت کیجئیگا اگر اس شرط پر آپ رضامند ہون تو مین جانے کو مستعد ہون اور اگر مین بھی اندھا ہوگیا تو آپکو اختیار ہی کہ جو آپکے جی مین آوے وہ کیجئیگا۔ غرضکہ راجہ دیولوت نے وزیر کا کہنا قبول کرلیا اور کہا کہ بہتر ہمکو تمہاری شرط منظور ہی اور مین بخوبی سمجھا کہ جو کچھ تمنے کیا وہ بہتر ہی کیا ہی خیر اب تم جاؤ تو سہی یہ سُنکر وزیر اعظم مذکور صدق دلی سے عین الیقین کیا بلکہ حق الیقین کے ساتھ گیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین آتے ہی متھا ٹیکا اور اپنے دلمین کہنے لگا کہ مین تو اندھا نہین ہوا بیشک یہ لوگ کوئی ولی اللہ ہی ہین اپنے دلمین خوب خیال کرکے ست گورو مہاراج کے آگے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے غریب نواز آپ کس شہر سے آئے ہین ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی ہم (امبرا شہر) سے آئے ہین۔ یہ سُنکر وزیر مذکور نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپکا کیا نام ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہمارا نام (نانک زنکاری) ہی وزیر نے کہا کہ آپ کون ہوتے ہین ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہم زنکار کے ہوتے ہین وزیر نے عرض کیا کہ آپ شہر مین چلیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم اتیت فقیر لوگ ہین جہان بیٹھ گئے وہین بیٹھ گئے اسقدر باتین وزیر مذکور نے ست گورو مہاراج سے کین اور راجہ دیولوت کے پاس واپس گیا اور کہا کہ اے راجہ صاحب آپکے ملک مین بڑا کامل درویش آیا ہوا ہی اب میری راے یہ ہی کہ

آپ بھی اُنکے درشنون کو تشریف لیچلیں اور اُنکے درشنون سے فیضیاب ہون اور جو کچھ کہ آپ کے دل مین آرزو و خواہش ہو آپ اپنے دلمین خیال کریجیے اگر آپ کی مراد حاصل ہو جاوے تو آپ بھی یقین لائیگا کہ بیشک یہ شخص کوئی مہاتما کامل ہے اور اگر آپکے دل کی بات نہ حاصل ہوے تو سمجھیے گا کہ کامل شخص نہین ہے راجہ نے کہا ہان اس بات کو ہم منظور کرتے ہین یہ کہکر اپنے دل مین ٹھان لیا کہ یہ لوگ میری خوراک ہین مین ضرور انکو کھاؤنگا اور اگر اندھا ہوگیا تو انکی خدمت کرونگا اپنے دلمین راجہ دیوونت اسی بات کو مستحکم کرکے اپنے وزیر کے ساتھ چلا اور دیو بھی اُسکے ہمراہ چلے ست گورو مہاراج کی ایسی لیلا ہوئی کہ سوا اُس وزیر کے جسکا دل صاف تھا اور جسقدر ہمراہی راجہ صاحب کے تھے مع راجہ صاحب خود بھی اندھے ہوگئے یہ کیفیت دیکھکر وزیر جو کہ جلائے دیوزادون مین بیٹھا تھا راجہ صاحب کے قریب آیا اور آہستہ سے دریافت کیا کہ حضور کیا کیفیت ہے راجہ صاحب نے جواب دیا کہ اے وزیر جیسا کہ تم نے مجھسے کہا تھا ویسا ہی ہوا یعنی مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے وزیر نے عرض کیا کہ حضور اب جو کیا آپکی مرضی ہے۔ یہ سنکر راجہ نے کہا کہ مین نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر مین اندھا ہوگیا تو انکی خدمت کرونگا اور اب تمسے کہکر اقرار کرتا ہون کہ اگر مین بینا ہو جاؤن تو ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر جھکاؤن یہ سنکر پھر وزیر نے عرض کیا کہ حضور سچی بارگاہ نانک ہے یہان راج نیت کی چال یعنے کل چھل کا کام نہین ہے۔ یہ سنکر راجہ نے کہا کہ اے وزیر مین تم سے سچ وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین بینا ہو جاؤن تو ست گورو مہاراج پر ایمان لاؤن کیونکہ اب مجھکو کوئی شک باقی نہین رہا جو کچھ کہ مجھکو دیکھنا تھا دیکھ لیا یہ سنکر وزیر نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج نانک نرنکاری جی صاحب آپ مہاپرکھ ہین اور سرب شکتمان ہین اور مالک زمین و آسمان ہین اب کرپا کیجیے اور راجہ کو اپنے درشن دیجیے کیونکہ اب راجہ کو یقین آگیا ہے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ دیوونت تو اپنی آنکھین کھول اور درشن کر بس اتنا کہنا ست گورو مہاراج کا راجہ دیوونت کی بینائی کا باعث تھا۔ راجہ دیوونت کی آنکھین کھل گئین آنکھین کھولتے ہی راجہ دیوونت نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر رکھ دیا۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تجھکو کرتار جیتا رکھے اور اب تو اپنی خورش گوشت کی چھوڑ دے راجہ نے عرض کیا کہ غریب نواز مجھسے یہ امر چھوٹتا ہی نہین ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تم سے ہم بھی ہدایت کرتے ہین اور اسی ہم یہان آئے ہین۔ راجہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے مکان پر تشریف لیچلیے اور وہین چلکر بھوجن کیجیے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تیرا کھانا ہمارے بھوجن کے لائق نہین ہے۔ یہ سنکر راجہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ اپنا بھوجن کیجیئیگا۔ لیکن کرپا کرکے میرے مکان کو پاک کیجیے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج راجہ کے ساتھ ہو لیے اور شہر مین تشریف لائے جسوقت راجہ دیوونت ست گورو مہاراج کو اپنے مکان پر لایا راجہ دیوونت نے دیوزادون کو حکم دیا کہ اچھے اچھے میوہ لاؤ چنانچہ سات نفر دیوزاد میوہ کے واسطے بھیجے گئے اور سات دیو دیگر اشیاء کے واسطے بھیجے گئے غرضکہ دیوزاد چودہ نفر روانہ کیے گئے اور وہ لوگ حسب الحکم راجہ دیوونت بہت جلد کل سامان مہیا کر لائے اور سب سامان راجہ کے آگے لاکر رکھ دیا اُسوقت راجہ نے کہا کہ اے سنت جی صاحب میوہ حاضر ہے کھائیے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے راجہ یہ میوہ اس شرط سے ہم کھاوینگے جب تم کھانا گوشت کا چھوڑ دو راجہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اگر آپ چھڑا دیوینگے تو چھوٹ جاویگا اتنے مین ست گورو مہاراج نے راجہ سے دریافت کیا کہ اے راجہ دیوونت تم راجہ سودھر سین کو بھی جانتے ہو راجہ نے جواب دیا کہ جی ہان وہ تو ہماری خوراک ہی ہین یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا

اے سنو راجہ اگر تم راجہ سودھر سین کو مثل ہمارے جانو گے تو البتہ تمھاری دعوت قبول کرینگے اور پرشادی میوہ وغیرہ کی بھوجن کرینگے - راجہ دیو لوت نے عرض کیا کہ اب حضور اسکو سچ مانیں کہ آپکا فرمانا میرے سر اور چشم پر ہی بلکہ مین راجہ سودھر سین کو اپنا سرتاج سمجھونگا - اسوقت یہ حکم راجہ دیو لوت نے ستگورو مہاراج کا قبول کیا اُسوقت ستگورو مہاراج نے میوہ کھائی اور بھائی بالے کو حکم دیا کہ پرشادی تیار کرو اور کہا کہ مردانہ بہت عرصہ سے بھوکا ہی - اتنے عرصہ مین ڈیڑھ پہر رات گذر گئی جبکہ پرشادی تیار ہوئی اُسوقت راجہ دیو لوت اور وزیر نے ستگورو مہاراج سے آکر عرض کیا کہ حضور پرشادی تیار ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے مردانہ سے کہا کہ مردانہ چل - مردانہ نے عرض کیا حضور چلیں - غرضکہ ستگورو مہاراج پرشادی پانے لگے اور بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے بھی پرشادی پائی بعد پرشاد پانے کے ستگورو مہاراج نے اپنا سیت پرشاد راجہ دیو لوت و نیز اسکے وزیر کو دیا جسوقت ستگورو مہاراج کی سیت پرشادی راجہ دیو لوت و نیز اسکے وزیر نے کھائی اُسی وقت اُن دونوں کو حال ماضی و استقبال کی خبر ہوگئی اور دونوں بیہوش ہوگئے اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج یہ دونوں بیہوش ہوگئے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی بالے کرتار کے رنگ و تماشے دیکھو غرضکہ جب چار گھڑی رات گذری اُسوقت راجہ دیو لوت و نیز اُسکے وزیر کی بیہوشی دور ہوگئی پھر کیا تھا دونوں مہا پورکھ مہاتما ہوگئے اور ستگورو سے عرض کیا کہ اے مہاراج اب مجھکو کسی بات کی خواہش نہیں رہی ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ راجہ دیو لوت ہمنے یہان کے دیوزادون کی سند تمکو عطا کی ہے اور تمھارا وزیر ہی تمھارا پیشکار رہیگا اب تم نرنکار ہی نرنکار جپا کرو اور اب تم کسی جیو کو ہرگز ہرگز نہ مارنا اور تم سیدھا ہی کھانا کھایا کرو یہ سنکر راجہ دیو لوت و نیز اُسکے وزیر نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج اب تو ہمکو کسی قسم کی طاقت نہیں رہی ہو اے ستگورو مہاراج اب ہمکو کسی شے کی ضرورت ہی نہیں ہی اُسوقت ستگورو مہاراج نے راجہ دیو لوت کو (سرپ دیو راجہ) کا خطاب عطا فرمایا اور دیوؤن سے بھی ملاقات کی وہان کے لوگ نرنکار ہی نرنکار جپنے لگے بعد اسکے ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہونے لگے اُسوقت راجہ دیو لوت و نیز اسکے وزیر نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج آپ یہان کچھ دن اور قیام فرمائیے چنانچہ ستگورو مہاراج نے اُنکی عرض قبول کی اور نو مہینہ وہان قیام فرمایا بعد اسکے ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے -

[illegible]

آگے ساکھی ستگورو مہاراج کی پرس نام شہر مین جانے کی بابت پہلی

نمبر ۱۱۴

ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے (پرس نام) شہر کو روانہ ہوئے چنانچہ اُس شہر کے جانے مین تین مہینہ کا عرصہ گذر گیا اُسوقت وہانکا راجہ (ملکھن سین) تھا اور وہ بن مانسون کا راجہ تھا اور خود بھی بن مانس ہی تھا ستگورو مہاراج اُس شہر مین جا پہونچے وے لوگ ستگورو مہاراج کو دیکھکر ڈر گئے اور نہایت خوفناک ہوگئے چنانچہ مردانہ بھی اُن بن مانسون کو دیکھکر ڈرا اُسوقت ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ کیون بھائی بالے - بھائی بالے نے جواب دیا کہ (سُکھ) گورو مہاراج بعد اسکے مردانہ سے پوچھا کہ کیون مردانہ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج یہ کونسی بلا ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ لوگ بن مانس ہین اُسوقت پھر مردانہ نے مکرر پوچھا کہ اے مہاراج یہ لوگ بن مانس ہین - پھر ستگورو مہاراج نے وہی مکرر جواب دیا کہ ہان مردانہ یہ لوگ بن مانس ہین اتنے عرصہ مین اور جسقدر بن مانس تھے وہان سے ہٹ گئے لیکن ایک بن مانس منجملہ انکے کھڑا رہا اُس سے بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ہو اتنے مین اُس بن مانس نے ایک ایسی چیخ ماری کہ جیسے کوئی جنگل کا جانور چیخ مارتا ہی اور یہ چیخ مار کر وہ بن مانس بھی ہٹ گیا اتنے مین ستگورو مہاراج نے

فرمایا کہ اے بھائی بالے ان لوگوں کی آوازہی ایسی ہوتی ہے قصہ مختصر یہ کہ جس بن مانس نے چیخ ماری تھی وہ تھوڑے عرصہ کے بعد جنگل سے بہت سے میوہ لایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھکر ہٹ گیا اور کچھ پیچھے کھڑا ہو گیا ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی تم یہ میوہ جیمن لو۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ تو کہیں پرشادی بھی نہیں کھاتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی یہ پرشاد بہت اچھا ہے کیونکہ یہ لوگ بن مانس ہیں اور ہر ایک جیو جنت کو ڈراتے ہیں۔ غرضکہ ست گورو مہاراج اس جنگل میں ایک مہینہ مقیم رہے۔ بن مانس کے رہنے کی وجہ سے جنگل سمجھنا چاہیے ورنہ اس جزیرہ کا نام (دیرس) شہر تھا وہاں کا راجہ بھی (ٹکمن سین ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ملاقات کی اکثر ایسا ہوا کرتا تھا کہ ست گورو مہاراج کی سمادھی لگ جاتی تھی اسوقت بھائی بالے اور بھائی مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس بیٹھے رہتے تھے اور اکثر اثنا راہ میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا چنانچہ وہاں بھی جب تک ست گورو مہاراج کی سمادھی رہتی تھی ہر دو ہمراہیان حاضر رہتے تھے اور جب ست گورو مہاراج کی سمادھی کھلتی تھی تو آگے کو سفر ہوتا تھا۔

آگے ساکھی سُوبرن پور میں سدھوں کے ساتھ ست گورو مہاراج کے ست سنگ کی بابت چلی

نمبر ۴۲

ست گورو مہاراج جی اپنے ہمراہیوں کے چلے جاتے تھے دیکھا کہ ایک جگہ پر سب سدھ لوگ بیٹھے ہیں یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج بھی تشریف لیگئے اور سدھوں سے کہا کہ (آدیس ہے) سدھو۔ ناتھو جتو۔ یہ سنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ (آدیس آدپورکھ کو آدیس) آدنا یہ کہکر پھر گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے سری نانک جی آپکی بڑی ہی کرپا ہوئی جو ہمکو آپ کے درشن ہوئے۔ اے نانک جی یہ بتاؤ ڈھانپا کیا ہے۔ آکاس کی کنجی کیا ہے۔ تارہ کیا ہیں۔ تمام آکاس میں دیوئے کتنے ہیں۔

اشلوک

آدپورکھ اندر بسے ما اُدھری اُٹھت مری ہٹت یاری باری سوے اسوت۔
چاروں جگ میں حال ہمارا کہاں رہیگا دھوت۔

یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا۔

اشلوک	श्लोक
اوٹھت جاگے بیٹھت جاگے سوئی اسوت	उठत जागे बैठत जागे सोइ आसान
چاروجگ سے رہے نرالا تو باپے کا پوت	चारों युग से रहे निराला तो बाप का पूत
سگلی ڈبی کرے پسارا دھرتی تے اونچا	सगली डिब्बी करे घसारा धरनी सेऊंचा
آکاس تے مونچا	आकाश ने मूचा
اندر جی ہوا آیکو نال	इन्द्र जी हवा एको नाल
کہو نانک ات سنجم بچے کال۔	कहु नानक इन संजम बचे काल

ست گورو مہاراج کے بچن سنکر کال رنجیدہ ہوا اور کہنے لگا کہ اے گورو مہاراج میں تو آپ کے حکم میں ہوں اور تابعدار ہوں

اسکی گفتگو سنکر ست گورو مہاراج نے کال کی استتی کی اور کہا کہ بھائی -

شبد	शब्द
و پنڈنا پڑھیا	जो पिन्ड ना पढ़िया
یسے برسا برست پھریا	जैसे वर्षा भरमत फिरिया
ودھ بدھائی	अपध बढ़ाइ
نت کال پنڈ پڑھے گا بھاپے	अन्तकाल पिंड पढ़ेगा भाप
وے کال کہان کو جاوے	आवे काल कहां को जाय
ل تھل میں کال گھوردائے	जल थल महिअल काल रचदाय
وے کال کہان کو نسے -	आव काल कहां को नसै
ون کھانٹ جت رہے بسے	कौन रवांट जित रहे बैस
ودہ طبق کال کے بس	१४ चौदह तबक़ काल के बस
ہان کال سے جاوے نس -	कहांकाल से जावे नस
کال کے باندھے رام رسول	काल के बांधे राम रसूल
نک سرب کال قبول -	नानक सर्ब काल क़बूल
پے آوے آپے جاوے	आपे आवे आपे जाय
وے کال کیسے لیجاوے	आवे काल कैसे लेजाय
دھ سادھ جب دیکھا مانڈ	सुद्ध साध जब देरवा मांड
ت دیکھا تت نانک کھانڈ	जिन देरवा तिन नानक रवांड

یہ سنکر کال نے ست گورو مہاراج کو نمشکار کیا اور وہان سے چلدیا - اسقدر ست سنگ ہوا کہ تمام سدھ سمندر کے پار چلے گئے اسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے کہا کہ چلو بھائی ہم لوگ بھی سمندر کے پار چلیں یہ کہکر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے سمندر پار جاکر سدھون سے (آدیس آدیس) کہا اُن سدھون نے جواب دیا (آدیس آدی پرکھ کو آدیس) اے نانک بتاجی یہ کہکر سدھون نے اس شبد مین بات کی -

شبد	शब्द
گیان کے نگر تس دس دوار	ज्ञान के नगर तिस दस द्वार
کہو ستگورو ست بچار	कहु सतगुरु सत २ बिचार
گیان بھی کبھی ہڑ ہڑ ہنسے -	ज्ञान भी कभी है हड़ २ हंसे
پیچھے اجڑے آگے بسے	पीछे उजड़े आगे बसे

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا-

شبد	शब्द
ایک نگر تیس دش دوار	एक नगर तिस दस दुवार
کہو ستگورست بچار	कहु सतगुरु सत २ विचार
گیان کرے ہڑ ہڑ بھی ہنسے	ज्ञान करे हड़ २ भी हसे
آگے اوجڑے پیچھے بسے-	आगे उजड़े पीछे बसे

یہ سُنکر سدھون نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بالیا تو بھی کوئی گورو کر

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سدھو تم اپنا کوئی شبد بولو جس شبد کا ہمکو یقین آوے تو اُسکو مین گورو کرونگا-

یہ سُنکر سدھون نے کہا کہ ہم شبد کہتے ہین اُسکو تم سنتے جاؤ جس شخص کے شبد کا تمکو یقین آوے اُسی کو تم گورو کرنا-

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہان بہتر سدھو جی کوئی شبد کہو-

ایشر ناتھ باک	ईश्वरनाथ वाक्य
سو گرہی جو نہ گرہی کرے	सो गृही जो न गृही करे
جپ تپ سنجم بکھیا کرے	जप तप संजम भिख्या करे
پُن دان کا کرے شریرا-	पुन्य दान का करे शरीरा
سو گرہی گنگا کا نیرا	सो गृही गंगा का नीरा
بولے ایشر ست سروپ	बोले ईश्वर सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ-	परम तत्व में रेख न रूप

گورکھ ناتھ باک	गोरखनाथ वाक्य
سو ابدھوتی جو دھوپے آپ	सो अवधूती जो धूपे आप
بکھیا بھوجن کرے سنتاپ-	भिख्या भोजन करे सन्ताप
ہاٹ پٹن کی بکھیا کرے	हाट पटन की भिख्या करे
سو ابدھوتی شیو پر چڑھے	सो अवधूती शिवपुर चढ़े
بولے گورکھ ست سروپ	बोले गोरख सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ	परम तत्व में रेख न रूप

گوپی چندر باک	गोपीचन्द्र वाक्य
سو اوداسی جو رہے اوداس	सो उदासी जो रहे उदास
اردھ اوردھ نرنتر واس-	अर्द्ध उर्द्ध निरन्तर वास

چندر سُورج کی پاوے رُنڈ	चन्द्र सूर्य्य की पावे रुंड
تِس اوداسی کا بڑھے ناگُنڈ	तिस उदासी का बढ़े न कुराड
بولے گوپی چندر ست سروپ	बोले गोपीचन्द्र सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ رُوپ	परम तत्व मैं रेख न रूप
چرپٹ ناتھ باک	**चरपट नाथ वाक्य**
سو پاکھنڈی جو کایا پکھالے	सो पाखण्डी जो काया पखाले
کایا کے اگنی برہم پرجالے	काया के अगनी ब्रह्म परजाले
سوپنے بند ندی جھڑن	सुपने निन्द नदी झड़न
تس پاکھنڈی جرن مرن	तिस पाखण्डी जरन मरन
بولے چرپٹ ست سروپ	बोले चरपट सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ رُوپ	परम तत्व मैं रेख न रूप
بھرتھری باک	**भरथरी वाक्य**
سو بیراگی جو اُلٹے برہمہ	सो बैरागी जो उलटै ब्रह्म
نابھ کمل مین روپے تھمہ	नाभ कमल में रूप थम्भ
اہنس انتر رہے دھیان۔	अहर्निशि अन्तर रहै ध्यान
تو بیراگی ست سمان۔	तो बैरागी सत्य समान
بھرتھر بولے ست سروپ	भरथर बोले सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ	परम तत्व मैं रेख न रूप

یہ کہکر سدھون نے کہا کہ اے بالے تم نے بھی کوئی شبد پایا ہے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سدھو ناتھو تم لوگ شبد کہو تو مین بھی کوئی شبد کہونگا۔ یہ سُنکر پھر سدھون نے کہا کہ اے نانک تپا جی تم کوئی شبد کہو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

شبد	**शब्द**
گورو نانک باک	**गुरु नानक वाक्य**
کیون مرے مندا کیون جیوے جگتی	क्यों मरे मन्दा क्यों जीवै जुगती
کان پھڑاے کیا کھاجی بھگتی	कान फड़ाये क्या खोजे भगती
آست ناست ایکو ناو—	आस्त नास्त यको नाव
کون سا اکھر جت رہے ہیاو۔	कौन सा अक्षर जित रहै हियाव

دھوپ چھاؤن جو سم کر سہے	धूप छाउँ जो सम कर सहे
نانک بولے گور کو لہے -	नानक बोले गुरु को लहे
چھاور تارے درسے پوت	छावर नारे बरते पूत
تاسے ساری نا اودھوت	ताके सारी न अवधूत
نرنکار جو رہے سماے	निरंकार जो रहे समाय
کاہے بھکھیا منگن جاے -	काहे भिक्षा मंगन जाय
نانک بولے ست سروپ	नानक बोले सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ -	परम तत्व मैं रेखन रूप

یہ شبد سُنکر سدھون نے کہا کہ ہمارے شبد تمنے سمجھے ہین کہ نہین کیونکہ تمھارے شبد ہمنے کچھ نہین سمجھے اِس سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھی ہمارے شبد نہین سمجھے - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو سدھو جی تم لوگون کو ایک ایک سدھ کو چھ چھ گرہ لگے ہین اور بھرتری کو تو نو گرہ لگے ہوئے ہین یہ سُنتے ہی بھرتری کا (بند) گرگیا اور بھرتری رونے لگے یہ کیفیت دیکھکر مچھندر ناتھ نے بھرتری جی سے کہا کہ آپ کیون رنجیدہ ہوتے ہین کیونکہ تمھین نہین بلکہ اِنھون نے تو ایک ایک مین چھ چھ باتین لگائی ہین ہان اسقدر فرق ہے کہ تم مین تین زیادہ کردی ہین یعنے نو گرہ لگائے ہین اب ہمکو بھی دریافت کر لینے دو - یہ کہکر ست گورو مہاراج کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے پتاجی صاحب کون کون گرہ ہم لوگون کو لگے ہوئے ہین - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو سدھو جی -

شبد | शब्द

بکھیا امرت سم کر جان -	बिख्या अमृत सम कर जान
نانک بول درگاہ پرمان	नांके बोल दरगाह परमान

بھونکھ - پیاس - گرمی و سردی - نیند - غرور یعنے اہنکار - لوبھ یعنی طمع -

یہ سُنکر سدھون نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ بھرتری مین کون کون باتین ہین - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چھ باتین تو مندرجہ بالا ہی ہین اور تین باتین حسب ذیل اور بھرتری مین زیادہ ہین -

رات کو کنگڑی بجانا - دن کو چوپڑ کھیلنا - شراب مینا و کباب کھانا -

جو کہ ہم دھیان نہین لگاتے ہین (ناتھ نرنجن) ان باتون سے علحدہ رہتا ہے اس بات کو سُنکر سب سدھ لوگ متعجب ہو گئے اور سمندر پار نگاہی کے رتھ پر سوار ہو کر چلے گئے اور ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے یعنی بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے اُسی سمندر کے کنارے بیٹھے رہے - سدھ لوگ آپس مین کہنے لگے کہ نانک پتاجی پار ہی رہیئے ادھر ان لوگون کا یہ کہنا تھا کہ ادھر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے کہا کہ بھائی ہم بھی سدھون کے پاس چلین اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ مہاراج سمندر کا تو بہت کھاری ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ جو کوئی شخص سمندر مین جاتا ہے وہ گل جاتا ہے ایسا نہو کہ ہم بھی گل جاوین

بھائی بالے ہنسے اتنے مین ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ تو واہ گورو کہہ اور چلا چل۔ ست گورو مہاراج اُسی اپنی کھڑاؤن سمندر کے درمیان مین جا لیٹے ہوئے غرضکہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے سمندر پار ہوکر سدھون کے پاس آگئے سدھ لوگ یہ کیفیت دیکھکر بہت حیران ہوئے اور آپس مین کہنے لگے کہ بیشک یہ شخص کوئی مہاتما اور مہا پورکھ ہی ہی کیونکہ دیکھو کھڑاؤن پر چڑھکر سمندر پار اُتر آیا ہی ایسا ہی یہ کہکر سدھون نے ست گورو مہاراج سے آویس آویس کہا اور سب سدھ لوگ بھوجن کرنے لگے اور بھرتری کو پانی کے واسطے بھیجا چنانچہ بھرتری جی ایک (ڈنگیب) سے ایک ڈول پانی لیکر چلے وہ تنگ چونسٹھ من کا تھا اور چونسٹھ ہی ڈول اُسمین پانی آتا تھا۔ بھرتری کے ساتھ ست گورو مہاراج بھی چلے جسوقت کوئین پر پہونچے بھرتری ڈول نکالتے جاتے تھے اور ست گورو مہاراج تنگ مین ڈول گراتے جاتے تھے باوجود بھرجانے تنگ مذکور کے ست گورو مہاراج پانی گراتے ہی جاتے تھے یہ کیفیت دیکھکر بھرتری نے کہا ہری ادھر بھی پانی ڈالتے جاتے ہو بلکہ یون مین پانی زیادہ ہو اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری تم کیون رنجیدہ ہوتے تمہارا جوگ گیا نہین ہی کیونکہ دیکھو جب برتن مین پانی زیادہ ہوجاتا ہی تو ضرور ہی اُچھل جاتا ہی ویسے ہی بھرے اوپر پانی نکل گیا ہی اتنے عرصہ مین سدھون نے اپنی سدھتائی کے زور سے مایا پھیلائی راستہ مین ہر ایک جگہ پر ہیرا - موتی - لعل - جواہر دکھائی دینے لگے سدھون نے آپس مین صلاح کی کہ ایسی کرامات دیکھکر نانک چیلا ضرور ہی ہمارے پنتھ مین آوینگے-

آپ بیٹھے کہ ست گورو مہاراج اُس تمنگ کو جسکو بھرتری بھرتے تھے اور جو چونسٹھ من کا تھا پانچ اُنگلیون سے اُٹھا لائے اور اُنکی مایا پر ست گورو مہاراج نے نظر بھی نہ کی-

اتنے عرصہ مین ایک غول (کورنگ چڑیونکا) اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا منجملہ اُنکے ایک نر بوڑھا اور اُسکا جوڑا مادہ بوڑھی تھے دونون یعنے نر و مادہ آپس مین کلیلین کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اس بات کو بھرتری نے دیکھکر کہا کہ اے پاپی جیو کیا شہوت پرستی کی خواہش کرتا ہی تو بیشک نرک باسی ہوگا یہ سنکر اُس چڑیا نے جواب دیا کہ اے بھرتری جی ہم پاپی نہین ہین اگر اصل پوچھتے ہو تو پاپی تمہین ہو کیونکہ کلایت نامی ایک راجہ کی لڑکی کے ساتھ دوم مرتبہ تیرا سنجوگ ہوا ہی بلکہ آج ہی شب کو تمہارے اور اُسکے اکٹھے ہونے کا سنجوگ ہی اور دیکھو اگر تم چار پہر مین اُسکے پاس نہ پہونچوگے تو نرک مین جاؤ گے کیونکہ اُسکو تمہارا انتظار بسیار ہی- یہ سنکر بھرتری جی اپنے دلمین زیادہ رنجیدہ ہوگئے اور دوسرے سدھون سے ذکر کیا کہ اے سدھو ناتھو دجتیو آج مجھکو وہان لیچلو تو البتہ مین نرک سے بچونگا ورنہ ضرور ہی نرک مین پڑونگا- یہ سنکر سدھون نے جواب دیا کہ یہ امر ممکن نہین ہے کہ اس مقام پر پہونچ جائین یہ سنکر بھرتری جی نہایت رنجیدہ خاطر ہوئے- یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے بھرتری سے پوچھا کہ کیون بھرتری کوئی تمہارا ساتھ نہین دیتا ہے بھرتری نے جواب دیا کہ ہان- تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا چلو ہم تمکو لیچلینگے- یہ کہکر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے یعنی بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے انتردھیان ہوگئے اور سورج سے ایک جوجن اسطرف شہر (جنب جونار) مین جا پہونچے اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھرتری سے کہا کہ اس باغ کے اُسطرف ایک کنڈ ہی اُسپر (کملایت) نہانے کو آتی ہے بہتر ہے کہ اسی جگہ پر تم بھی جاؤ چنانچہ بھرتری مذکور وہان گئے اور اسطرف ست گورو مہاراج اشنان کرنے لگے چونکہ بھرتری کے پیر مین پدم تھا اتفاق سے (کملایت) نے بھرتری کے پیر کا پدم دیکھا اور دوڑکر بھرتری کا کپڑا پکڑ لیا اور کہا کہ اے بھرتری جی تم میرے خاوند ہو اب تم کہان جاتے ہو آج کی رات ہمارا اور تمہارا سنجوگ ہی- کملایت کے ہمراہیون نے کملایت کے باپ کو جاکر اس امر سے آگاہ کیا کہ آج

۴۷ [illegible]

ایک فقیر باغ مین آیا ہی مع اسکے ساتھ کملاپت اپنی شادی کیا چاہتی ہی۔ یہ سُنکر کملاپت کے والدین مع اُسکے بھائی اُسی (روپ سین) کے باغ مین آئے دیکھا تو بھرتری جی بیٹھے ہین اُنھین کے قریب (کملاپت) بھی بیٹھی ہی اب آپس مین سب کہنے لگے کہ یہ فقیر جعلساز معلوم ہوتا ہی اسلیے اس قصور کے عوض اسکو سولی چڑھا دینا واجب ہی یہ سنتے ہی بھرتری کا رنگ زرد ہوگیا اور اپنے دلمین ست گورو مہاراج کا دھیان کیا اور کہا کہ اسے غریب نواز جسطرح کہ آپ نے مجھکو یہان پہونچایا ہی اُسی طرح اب اس مقام پر بھی میری حفاظت کیجیے غرضکہ بھرتری اس طور پر ست گورو مہاراج کو یاد کرتا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فوراً بھرتری کے پاس پہونچ گئے جیسے ہی ست گورو مہاراج کے قدم مبارک پہونچے ویسے ہی جو سُولی بھرتری کے مارنے کے واسطے گاڑی گئی تھی سرسبز و شاداب ہوگئی۔ یہ کیفیت دیکھکر کملاپت کے والدین و نیز اُسکے بھائی روپ سین متحیر ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ نے جو یہان قدم رنجہ فرمایا بہتر ہوا اب ہمکو سرافراز کیجیے اُنکے چہرہ کی رنگت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تم اس بارہ مین کچھ فکر نکرو کیونکہ اس (کملاپت) سے اور بھرتری سے دو مرتبہ پہلے بھی سنجوگ پڑ چکا اور اب پھر بھی انھین کے ساتھ سنجوگ ہوتا ہی۔ یہ سُنکر (کملاپت) کے والدین نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور کہا کہ جیسی آپکی مرضی ہو ویسا ہی کیا جاوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے نرنکار کے چرن بندنا کی اور عرض کیا کہ اے مہاراج ۵ کروڑ میگہ مالا مجھکو مرحمت فرمائے جاوین چنانچہ اُسیوقت نرنکار نے ست گورو مہاراج کے واسطے میگہ مالا مرحمت فرمایا۔ تب ست گورو مہاراج نے کملاپت کے والد سے کہا کہ آپ بھوجن کا سامان کیجیے یہ سُنکر کملاپت کے باپ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب کل کام آپ ہی سو دھار لیے۔ چنانچہ اُسی وقت ست گورو مہاراج نے کل سامان موجود کر دیا اور بہت ہنسی خوشی سے بھرتری کا بیاہ کرایا اور اُنھین میگہ مالا کے ذریعہ سے بھرتری کا کملاپت سے بیاہ ہوا۔ بعد شادی کے ست گورو مہاراج نے اُن میگہ مالا کو ارشاد فرمایا کہ اب اپنے مقام واپس جاؤ اور بعد اسکے ست گورو مہاراج بھی وہان سے چلنے کو تیار ہوئے اُسوقت کملاپت مذکور رونے لگی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو کیا اجازت ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (کملاپت) تم سولہ ہزار برس ابھی اور تپ کرو گی اُسوقت بھرتری کے ساتھ سمانی کے لایق ہوگی اور یہ بھی یاد رکھنا کہ تپ بہت اچھی طرح سے کرنا تاکہ پھنڈ کچا نہ رہے۔ یہ سُنکر کملاپت نے ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور کملاپت مذکورہ نے مردانہ کو سامان بھوجن اسقدر دیا کہ جسکو مردانہ نے کچھ کھایا اور کچھ باندھ لیا۔ مردانہ چل نہ سکتا تھا تو ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ مردانہ دُنیا دارون کی چیزین اسقدر لیلین کہ چل نہین سکتا ہی۔ یہ سنکر مردانہ کملاپت کو بھوجن واپس کرنے گیا اور بعد واپسی وہان کے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے سِدھون کے پاس پھر واپس آئے ادہ آکر آدیس آدیس سِدھون سے کیا چنانچہ گورکھ ناتھ اور جملہ سِدھون نے کہا کہ اے نانک جی صاحب تم مہاتما اور مہاپُرکھ ہو تمکو سری نرنکار نے ایسی ہی طاقت بخشی ہی کہ جو چاہو سو کرو۔ یہ کہکر سب سِدھون نے ست گورو مہاراج کو متھا ٹیکا اور رخصت ہوئے اور ست گورو مہاراج کا دھن تو ختم ہی نہین کرتے تھے بلکہ چلتے چلتے سب سدھ لوگ یہی کہتے تھے کہ دھن بابا نانک نرنکار ہی ہین۔

آگے ساکھی نانک ۵ متے کی مقام کی ست گورو مہاراج سے سِدھون کی ست سنگ کے

بابت جلی

---

۵ مضمون جوتھی بہ نانا صاحب کے درشنون سے فیضیاب ہوا ہی اور نانک متا ایک پوتھی نظم مین تالیف کی ہی ۱۲

بابت چلی
نمبر ۴۳

ست گورو مہاراج اُسی مقام پر بیٹھے تھے اور سب سِدھ لوگ اپنے اپنے دل کے موافق چلے گئے - بھائی بالے اور بھائی مردانہ ستگورو مہاراج کی خدمت مین حسب معمول حاضر ہوئے اتنے مین بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج سِدھ لوگ کسی اور مقام پر بھی رہتے ہین کہ یہین سلے ہین - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا تمکو اَور سِدھون کے مقام بھی دکھاتے ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے انتردھیان ہوگئے نانک متا نام ایک مقام کا ہے وہان پر ایک درخت پیپل کا ہے اسکے نیچے مع اپنے ہمراہیون کے آبیٹھے گو کہ وہ درخت بہت دنون سے خشک ہوگیا تھا لیکن جیسے ہی ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اس درخت کے نیچے پہونچے فوراً ہی سرسبز و شاداب ہوگیا - اتنے ہی عرصہ مین اس مقام پر سب سِدھ لوگ بھی آگئے اور آتے ہی ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ اے بالک مورت تم کسکے سِکھ ہو اور تم اپنے گھر سے کس رنج سے نکل آئے ہو - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا -

راگ سُوہی محل پہلا	(राग सोहे महल पहिला)
کون ترازو کون تولا تیرا کون صراف بلاوان	कोन तराजू कोन तुला तेरा कोन सराफ बुलावां
کون گُورو پہ دیکھا لیوا کِس پر مُول کراوان	कोन गुरू पै देखा लेवा किसपर मोल करावां
میرے لال جی تیرا انت نجانیا	मेरालाल जीव तेरा अन्त न जानया
تون جل تھل مہیل بھرپور رہان تون آپے سرب سمانا	तूं जल थल महिवल भर पुरलेडांतूं आपे सर्व्वसमाना
اک رہاؤ	(यकरहाव
من ترازو چت تولا تیرے سون صراف کماوان	मन तराजू चिन्त तुला तेरे सों सराफ़ कमावाँ
گھٹہی بھیتر سو شوہ تولے ان بدھ چت رہاوان	घटही भीतर सो सोहं तोले इन विध चित्त रहावाँ
آپے کنڈا تول ترازو آپے تولن ہارا -	आपे कुन्डा तोल तराजू आपे तोलन हारा
آپے دیکھے آپے بوجھے آپے ہی بنجارا	आपे देखे आपे बूझे आपे है बनजारा
اندھلا نیچ ذات پردیسی کھن آوے تل جاوے	अन्धला नीच ज़ात परदेशी खन आवे तुल जावे
تاکی سنگت نانک رہندا کیونکر مونڈھا پاوے	ताकी संगत नानक रहदा क्योंकर मोढ़ा पावे

یہ شبد سنکر سب سِدھون نے کہا کہ اے پتاجی یہان تم کسواسطے آئے ہو - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سِدھو - ناتھو - جتو - مین تو غریب ہون طاقت تو پرمیشر نے آپ ہی کو بخشی ہے یہ سنکر سِدّھون نے آپس مین صلاح کی کہ انکو کرامتین دکھانی چاہیین یہ مصلحت آپس مین کرکے سِدھون نے کہا کہ اے بالے تم جوگی ہوجاؤ گورو کرو درشن مندر لو کیونکہ جوگ سے جسم مستقل رہتا ہے علاوہ اسکے نوندھی اور اٹھارہ سِدھی جوگی کے پاس ہی رہتے ہین اور تمام دُنیا مین وہ شخص وقت پر پہنچنے کے ہوجاتا ہے بلکہ سب کے اوپر حکم چلاتا ہے اُسکا حکم سب بجالاتے ہین اُس سے کوئی سر نہین اُٹھاتے ہین غرضکہ جوگی کی کل خواہشین

پوری ہوجاتی ہین اور نہایت طاقت ور ہر ایک جوگ کرنے والا ہوجاتا ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمنے تو تینون کو چھوڑ دیا ہو اب جسم کی مستقلی کی ضرورت ہی نہین ہی چاہے رہے یا نہ رہے اسکی خواہش ہی نہین ہی اور کلپ برہموت دیوت پ جو بھگونت کا نام ہی جو دل سے پرمیشر کا نام لیتا ہی اُسی وقت اُسکے پاس سب سدھی اور سب ردھی نودھی دست بستہ آکر کھڑے ہوجاتے ہین اور آدمیون سے من بورے لینے کی ہمکو خواہش ہی نہین ہی یہ بات تو ہم سے بالکل ہی جدا ہوگئی ہی اس امر سے ہم بخوبی آسودہ ہوگئے ہین کہ جسکی وجہ سے ہمکو نہایت آنند و خوشی ہی اور پرمیشر کے پرتاب سے میرا جسم صاف و پاک ہوگیا ہی اور یا کا سیر بھیکھ ہی جو کہ ابتدا اور درمیان اور انتہا مین ہی۔ یہ سُنکر سدھون نے کہا کہ اے نانک جی بھیکھ مین الکھ ہی اور جوگ لینا اچھا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

راگ سوہی محل پہلا گھر ۳	(राग सोहे महल पहिला घर ७)
جوگ نہ کھنتا جوگ نہ ڈنڈا جوگ نہ بھسم چڑھاے	योगन खिन्ता योगन डन्डा योगन भस्म चढ़ाये
جوگ نہ مونڈے مونڈ موڑاے جوگ نہ سنگی واے	योगन मूंड़े मूंड़ मुड़ाये योगन सिंगी बाये
انجن ناتھ نرنجن رہے جوگ جگت یون پاے۔	अंजन माह निरंजन रहे योग युक्त यों पाये
گلی جوگ نہ ہوئی	गल्ली योग न होई
ایکے درشٹ کر سم سر جانے جوگی کہیے سوئی	एके दृष्ट कर सम सर जानै योगी कहिया सोई
اک رہاو	(यकरहाव)
جوگ نہ باہر مڑھے مسانی جوگ نہ تاڑی لائی	योग न बाहर मढ़ी मसानी योग न ताड़ी लाई
جوگ نہ دیس دسنتر بھاوے جوگ نہ تیرتھ نہائی -	योग न देश दिशान्तर भावै योग न तीरथ न्याई
انجن ناتھ نرنجن رہے جوگ جگت یون پائی	अञ्जन माह निरञ्जन रहिया योग युक्त यों पाई
سنگور بھیٹے تان سہسا ٹوٹے دھاوت درج رہاے	सत गुरु भेटे तो सहसा टूटे धावत दर्ज रहाई
نجھر جھڑے سہج دھن لاگے گھرہین پرچا پاے-	निझड़ झड़े सहज धुनि लागै घरहीं पर्चा पाई
انجن ناتھ نرنجن رہے جوگ جگت یون پاے	अञ्जन माह निरञ्जन रहे योग युक्त यों पाई
نانک جیوتیا مر رہے ایسا جوگ کماے -	नानक जीवतियां मर रहियां ऐसा योग कमाई
واجے باجھو سنگی واجے تیون نربھو پد پاے	बाजे बाजव सिंगी बाजे त्यों निर्भव पद पाई
انجن ناتھ نرنجن رہے جوگ جگت یون پاے	अञ्जन माह निरंजन रहे योग युक्त यों पाई

یہ شبد سُنکر سدھون نے آدیس آدیس کہا اور گورکھ ناتھ اپنے دل مین کہنے اور سوچنے لگے کہ یہ شخص بہت ہی صاحب کشف و کمال کا آدمی ہی ہم سے کسی طرح کم نہین ہے اگر یہ شخص کسی طرح ہمارے پنتھ مین آجاوے تو ہمارا پنتھ زیادہ ترقی پاوے سچ تو یہ ہی کہ اس شخص کے برابر ہم مین سے کوئی بھی نہین ہی اور سنسار مین انکا بڑا ہی پرتاب ہی ان سے یہان کیا بلکہ غیر ملکون مین بھی کم ہین اپنے دلمین یہ کہی رہے تھے کہ ایک اور بھی زور آزمائی کی لینے جس پتھر پر ست گورو مہاراج بیٹھے تھے اُس پتھر کو اڑانا چاہا

اور اب اس ارادہ مین اپنی کل کرامات صرف کردی لیکن پتھر مذکور جگہ سے جنبش نکیا حالانکہ گورکھ کے دلمین یہ بھرا تھا کہ پتھر مذکور ہٹ جاوینگے اور اُسکے اُڑتے ہی یہ مجھسے ڈر جاوینگے تو ضرور ہی میرے سکھ یہ ہو جاوینگے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ میری خام خیالی کا باعث ہو جب دیکھا کہ وہ پتھر بدستور قائم ہے جگہ سے نہین ہلا تو گورکھ اُٹھکر وہان سے چلا گیا اتنے عرصہ مین رات ہو گئی تب ستگورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ مردانہ دھونی لاؤ چنانچہ مردانہ دھونی لانے گیا۔ مردانہ دھونی لیکر آتا تھا کہ راستہ مین سدھون نے مردانہ سے لکڑی مذکورہ چھین لی۔ مردانہ خالی ہاتھ پلٹ آیا۔ ستگورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کیون مردانہ۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے ستگورو مہاراج آپ سب کچھ جانتے ہین اے غریب نواز سدھون نے دھونی چھین لی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو اپنی چدر جھاڑ۔ چنانچہ مردانہ نے اپنی چدر جھاڑ دی ستگورو مہاراج کی قدرت دیکھیے کہ مردانہ کی چدر سے (مینگنیا) نکل پڑین اُسوقت ستگورو مہاراج سے مردانہ نے کہا کہ مہاراج لکڑی تو جنگل مین بہت ہے مین نے بہت سی اکٹھا کی تھی لیکن جسوقت لیکر چلا سدھون نے چھین لی اور بجائے لکڑی کے یہ آپ کی قدرت ہے کہ (مینگنیا) پیدا ہو گئین۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب ان مینگنیون کو کوٹ کر دھونی لگا چنانچہ مردانہ نے واہ گورو کہکر اُن مینگنیون کو کوٹا تو اُسمین ایک ہزار من دھونی ہو گئی مردانہ نے دھونی بنائی یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا سدھون نے جسوقت دیکھا متعجب ہو گئے۔ چنانچہ پھر سدھون نے اپنے سدھتا ان کو دکھانا شروع کیا۔ ایک آندھی ایسی تیز چلائی کہ جسکی وجہ سے تمام اندھیارا چھا گیا اور ہوا کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ یہانتک کہ درخت بھی اُڑنے لگے۔ قصہ مختصر یہ کہ جس پیپل کے درخت کے نیچے ستگورو مہاراج بیٹھے تھے اُسنے بھی جنبش چاہی اُسکی کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج نے اُس پیپل کے درخت پر اپنا پنجہ رکھ دیا اور فرمایا کہ تو کہان جاتا ہے تو یہین کھڑا رہو یہ سنکر وہ پیپل کا درخت وہین کھڑا رہا۔ غرضکہ چار پہر رات آندھی ہی چلتی رہی اور سب ساتھ لوگ اپنا اپنا منھ ڈھانپ کر لیٹ گئے اور سب سدھون کی دھونیان بھی اُسی آندھی مین اُڑ گئین جبکہ صبح ہوئی اور آندھی بھی جاتی رہی اُسوقت سدھون نے اپنے اپنے منھ کھولے تو دھونی ہی باقی نہ رہی آگ و راکھ کا کیا ذکر یہ کیفیت دیکھکر گورکھ ناتھ نے بھرتری جی سے کہا کہ کسی جگہ سے جا کر آگ لاؤ چنانچہ بھرتری کل جگہ گھوم آیا اور کہین آگ کو نہ پایا ستگورو مہاراج حاکم الحاکمین اور رب العالمین تو تھے ہی آگ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ دوسرا حکم نہ پاوے اسجگہ نہ آوے جب بموجب حکم ستگورو مہاراج آگ پوشیدہ ہو گئی تب بھرتری جی مذکور پھرتے پھرتے ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور دیکھا کہ ستگورو مہاراج کی دھونی صرف باقی ہے اور آگ کا کہین نشان بھی باقی نہین رہا یہ کیفیت دیکھکر بھرتری نے گورکھ ناتھ جی سے کہا کہ سوائے گورو نانک کی دھونی کے اور کہین آگ کا نشان بھی نہین ہے گورکھ ناتھ نے کہا کہ جا بھرتری اُنہین سے آگ لا۔ چنانچہ بھرتری ستگورو مہاراج کے پاس آئے اور مردانہ سے آکر آگ مانگی۔ بجواب مردانہ کے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم آگ جب دینگے جب گورکھ ناتھ اپنے داہنے کان کا مندرا اور داہنے پیر کا کھڑاون اور دھونی سینٹنے کی پھاڑوی دیوینگے ورنہ آگ ہرگز ہرگز نہ ملیگی۔ یہ سنکر بھرتری نے گورکھ ناتھ سے واپس آکر کہا کہ اے ناتھ جی نانک پتا کہتے ہین کہ گورکھ ناتھ اپنے داہنے کان کا مندرا اور داہنے پاون کا کھڑاون اور دھونی سینٹنے کی پھاڑوی اگر دیوے تو بیشک ہم سے آگ لیوے ورنہ ملنا یہان سے غیر ممکن امر ہے یہ سنتے ہی فوراً گورکھ ناتھ نے دونون چیزین اپنی بھرتری کو دین اور کہا کہ اب تو ضرورت ہی ہے اسکو دفع کرنا چاہیے۔ تو جا اور کسی نہ کسی طرح آگ لا۔ غرضکہ بھرتری نے ہر دو اشیا

فرمایشی ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدین چنانچہ ست گورو مہاراج نے آگ دلوادی اور وہ لوگ لیکر چلے گئے۔

اب ست گورو مہاراج کی عجیب لیلا دیکھیے کہ وہ مُندرا اور وہ گورکھ ناتھ کی کھڑاون آتے ہی سب سدھون کی سدھتائی جاتی رہی اور ست گورو مہاراج کے قبضہ مین کل اُنکی سدھتائیان آگئین یہ کیفیت دیکھکر سب سدھ بہت پشیمان و پریشان ہوے اتنے مین سب سدھون نے ست گورو مہاراج سے آکر دودھ مانگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے کنوان سے کہاکہ سدھون[1] کو دودھ دے یہ فرماتے ہی دودھ باہر کوئین کے اُچھل آیا۔ ست گورو مہاراج نے بھرتری کا تونبا بھر دیا اور سب سدھ لوگ دودھ پینے لگے اور دودھ بڑھتا جاتا تھا کسی طرح سے دودھ اُس کنوئین مین کم نہ ہوتا تھا۔ جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ یہ دونون چیز یعنے یہ مُندرا اور یہ کھڑاون ہماری امانت رکھہ یہ سُنکر کنوان مذکور نے ست گورو مہاراج کو متھا ٹیکا اور دونون چیزین امانتا رکھ لین اتنے مین پھر سدھون نے دریافت کیاکہ اے بالے تو کسکا سکھ ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ سدھو ناتھو جتو۔ مین تو سچ کا سکھ ہون۔ سدھون نے کہاکہ درشن بھیکھ لو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ہم نے تو سچے درشن بھیکھ لیلیے ہین۔

اتنے مین ست گورو مہاراج سے سدھون نے پانی کی فرمایش کی اور اپنی سدھتائی کے زور سے اُسجگہ کا پانی خشک کردیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو (پھَڑوی) جو بھوت سے کھیٹنے کے لیے تھی دی اور کہاکہ اے مردانہ تو گنگا کیلاس پربت سے جاکر کہہ یہان کے لوگ پانی کے واسطے بہت ہی تکلیف اُٹھاتے ہین اور (پھَڑوی) مذکور سے ایک نالی بناتا ہوا چلا آ اور پیچھے مُڑکر ہرگز ہرگز نہ دیکھنا یہ سنکر مردانہ گیا اور کیلاس پربت کے پاس جاکر کہاکہ ست گورو مہاراج کا حکم سُنایا اور (پھَڑوی) سے نالی بناتا ہوا اور گھسیٹتا ہوا برابر چلا آیا جب مقام کے قریب آپہنچا اُسوقت مردانہ کے دلمین ست گورو مہاراج کی مایا اُپت ہوئی کہ دیکھون تو سہی کہ گنگا آتی ہے کہ نہین دلمین یہ کہکر اور پیچھے پلٹ کر نگاہ جو کی گنگاجی وہین رُک گئین اُسوقت مردانہ کو بڑی ہی ندامت حاصل ہوئی اور مجبور ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کل کیفیت اپنے کیلاس پربت پر جانے کی اور بذریعہ پھاوڑی کے گنگا لانے کی کہسنائی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے سدھون سے کہاکہ سدھو ناتھو جتو مردانہ گنگا کو اُس مقام تک لایا ہی اب آگے تم لوگ گنگا کولے آؤ[1] یہ سُنکر سدھون نے گنگا کے لانے مین بہت ہی کوشش کی لیکن سب کوششین اُنکی بیکار ہوئین اُسوقت سدھون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور آپسمین کہنے لگے کہ بھائیو یہ شخص کوئی کلا دھاری بھاری اوتار ہی ہی اور بڑا ہی مہا پورکھ ہی کہ جسکے بیٹھنے سے مدت کا خشک و سُوکھا درخت پیل کا پہلے ہی ہرا ہوگیا تھا اور جب آندھی آئی تو ہم لوگون نے انھین کی دھونی سے آگ پائی اب دیکھو اپنے چیلہ مسلمان کے ذریعہ سے گنگا بولائی۔ پھر اس سے زیادہ اور کیا ہوگا یہ کہکر سب سدھ لوگ وہان چلدیے چنانچہ ست گورو مہاراج بھی آگے کو تشریف لیچلے اتفاق سے ایک دن ست گورو مہاراج کو پھر سدھ لوگ رستہ مین ملگئے پھر سدھون نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیاکہ اے بالکے تو کون ہی ست گورو مہاراج نے جواب دیاکہ اے سدھو مین تو نانک نرنکاری ہون یہ سُنکر سدھ لوگ آسن لگاکر بیٹھ گئے اور ست گورو مہاراج سے کہنے لگے کہ اے بھگت تو ست سنگ کر اُسوقت ست گورو مہاراج نے سدھون سے ست سنگ کیا جسکا نام سدھ گوشٹ ہی۔ (اُس سدھ گوشٹ کا جو شخص پاٹ کرے اُسکا مہاتم یہ ہی کہ پاٹ کرنے والے کو تمام سرشٹی کی خبر ہوجاتی ہے یعنی ماضی وحال و استقبال اُسکی نظر مین آجاتا ہی اور دل صاف

---

[1] سال [illegible]ء مین ماہ جیٹھ مین ایک کنوئین مین خود بخود دودھ نکل آیا اور وہ دو دن اور دو رات رہا ہزارون آدمی گواہ مین جنہی پینے والے دودھ کے موجود ہین ۱۲

[1] اس باوڑی گنگا کا جل مؤلف ہذا نے پیا ہی ۱۲

ہو جاتا ہو کہ جو تحریر و تقریر سے باہر ہی بات کرنے والا ہی اس امر سے ماہر ہی۔) اتنے مین سدھ لوگ پانچ سیر کا پیالہ بھر کر ست گورو مہاراج کے پاس لائے اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا۔ ست گورو مہاراج نے وہ پیالہ زمین مین گرا دیا اور پیالے کو توڑ ڈالا۔ یہ کیفیت دیکھکر سب سدھ خاموش ہو گئے پھر سدھون نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بالے کچھ دیکھ اور دکھا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سدھو جو تم دکھاؤگے وہ مین دیکھونگا یہ سُنکر سدھون نے اپنی اپنی سدھتائیان دکھانی شروع کین یعنے کسی نے مرگا ے اڑائی اور کسی نے آگ برسائی اور کسی نے آندھی چلائی اور کسی نے اپنا مرگ چھالا اڑا دیا کسی نے کچھ کیا اور کسی نے کچھ کیا غرضکہ ہر ایک سدھ نے اپنی کرامات صرف کی لیکن ست گورو مہاراج کے آگے اُنکی ایک بھی پیش رفت نہ گئی بلکہ ہر ایک اور بڑی ذلت ہی اُنکو ہوئی تب ست گورو مہاراج سے سدھون نے آکر کہا کہ اے بالے کچھ تونے بھی دیکھا تب ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ دکھانے والے تو تمہین ہو اور مین تو محض غریب آدمی ہون مگر خیر جب تم اصرار ہی کرتے ہو تو مین یہ کہتا ہون کہ تم لوگ جہان تمہارا جی چاہے پوشیدہ ہو اور مین تمکو ڈھونڈھتا ہون۔ سدھون نے کہا کہ بہتر یہ کہکر سدھ لوگ جسنے جہان چاہا پوشیدہ ہو گیا۔ ستگورو مہاراج انترجامی تھے ہی سبکو دیکھ لیا اور جہان جہان جاکر پوشیدہ ہوئے تھے ایک ایک کی چوٹی پکڑکر لا کھڑا کر دیا اسوقت تمام سدھ لوگ نادم ہوئے تب ست گورو مہاراج نے سدھون سے فرمایا کہ اے سدھو اب مین پوشیدہ ہوتا ہون تم مجھکو تلاش کرو اور یہ بھی ہدایت کی کہ اگر مین تمہارے ڈھونڈھنے سے نہ ملون تو اُسوقت ایک (ٹکا) (ارداس) کرنا اور (متھا ٹیکنا) جسوقت اسطرح پر تم مجھکو یاد کروگے اُسی وقت مین تمکو آ ملونگا کیونکہ میرا یہ قول ہی (کہ جب کبھی کسی میرے سکھ کو ضرورت پیش آوے تو وہ میری ارداس رکھکر اور عاجزی کے ساتھ ارداس کرے اُسکے تمام کام سدھ ہو جاوینگے) (بس اسطرح جہان پر ارداس ہوتی ہی وہین مین موجود ہو جاتا ہون) ست گورو مہاراج یہ فرماکر پوشیدہ ہو گئے یعنی اس جسم مین چار تت ہین کہ جنکو اربعہ عناصر کہتے ہین یعنے آب۔ خاک۔ باد۔ آتش۔ بس ستگورو مہاراج نے ان چارون کو علیحدہ کر دیا اور آپ ان چارون سے علیحدہ ہو گئے اور ان چارون سے پانچوین جوت جو پرمیشر کی ہی وہ جوت پرمیشر کی جوت مین ملا دی اب سدھون نے ڈھونڈھنا شروع کیا۔ ست گورو مہاراج کو کہان پاتے اپنی سدھتائیون سے چارون طرف مع زمین و آسمان ڈھونڈھ تھکے لیکن باوجود خاک چھاننے کے کہین ست گورو مہاراج کے چرنون کی خاک بھی نہ پائی اُسوقت ست گورو مہاراج کی ہدایت سدھون کو یاد آئی پس اُسی وقت ست گورو مہاراج کی نذر یعنی بھیٹ رکھکر نہایت عجز و انکسار کے ساتھ ارداس کی اور متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اسلوک محل پہلا

پہرا اگنی ہووے گھر بادھا بھوجن سار کرائی
سگلے دکھ پانی کر پیوان دھرتی ہانک چلائی
دھرتا راج امیر تولے پیچھے ٹنگ چڑھاوے
اے وڈ وڈھا مان وان تا مین سب سے ناتھ چلاوے
ایتا تانڑ ہووے من اندر کرے بھی اکھ کرائے
جی وڈ صاحب تے وڈ داتے دے دے کرے رضائے

(श्लोक महल पहिला)

पहरा अगनी होवे घर बाधा भोजन सार कराई
सगले दुःख पानी कर पीवाँ धरती हांक चलाई
धरता राज्य अमीर तोल पीछे टंग चढ़ाय
एउड़ वध्या मावाँ नाहीं सबसे नाथ चलाय
एता ताँड़ होवे मन अन्दर करे भी अक्खकराम
जे बड़ साहब ने बड़ दाते दे दे करे रज़ाय

نانک نظر کرے جس اوپر سچا نام وڈیائے

नानक नजर करे जिस ऊपर सच्चा नाम वडियाय

جسوقت یہ اشلوک ست گورو مہاراج نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا بعد فرمانے کے ست گورو مہاراج کو افسوس آیا اور بعوض اسکے اپنے جسم پر ایسا صدمہ اُٹھایا کہ (ست گورو مہاراج کتنی مدت تک سر کے بل کھڑے رہے) اُسوقت الہام آسمانی یعنے کلام ربانی اسطرح پر نازل ہوا (کہ اے نانک جی تم کچھ فکر نکرو کیونکہ جو ہماری خواہش تھی وہی تمھاری زبانی ہمین نے کہا اور یعنی جو کچھ میرے جی مین ہے وہی مین کہونگا۔ اے نانک جی مجھ مین اور تم مین کچھ بھی فرق نہین ہے اسی وجہ سے جو تم کہتے ہو گویا مین ہی کہتا ہون اور یہ خیال رکھنا کہ تمھارے منھ سے جو بات نکلتی ہے یا آیندہ نکلیگی وہ سب ست ہے یعنی میری زبان سے نکلی ہے۔

اسقدر کلام آسمانی ہوا تھا کہ پھر سدھون نے ست گورو مہاراج سے آکر آدیس آدیس کہا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آدیس آدیس آدیورکھ کو آدیس اے سدھو ناتھو جیتو۔ سدھون نے جوابا کہا کہ اے نانک جی تم کہان آئے ہو بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مین (آس اندیس) مین آیا ہون یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم (آس اندیس) مین کیون رہتے ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے گورکھ ناتھ جی ہم (آس اندیس) مین اسطرح پر بھی رہتا ہون کہ جسطرح پانی مین (مرغابی) رہتی ہے۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اے نانک جی سنسار مین کیا برتاو برت رہا ہے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اشلوک فرمایا۔

اشلوک محل پہلا

سچ کال کوڑ ورتیا کل کا لکھ بیتال
بوؤ بیج پت لیگئے اب کیون اوگاوے دال
جے ایک ہوسے تو گاوے ردتی ہون رت ہوسے
نانک پاہے باہرا کورے رنگ نہ سوسے
بھے بچ کنبھ چڑھاوے شرم پا ہوتن ہوسے
نانک منگتا جو رپے کوڑی رنگ نہ کوسے
کل کاتی راجہ قصائی دھرم بیکھ کر اوڈگیا
کوڑا ماوس سچ چندرمان دیسے ناتھ کہہ چڑھیا
ہون بھال دکنی ہوئی
اندھے چورا اہو نہ کوئی
بچ ہون مین کر دُکھ روئی
کہو نانک کِن بدھ گت ہوئی
ست پاپ کرے ست کماسے۔

(श्लोक महल पहिला)

सच काल कूड़ वरतिया कलका लिख बैताल
बोव बीज पतले गये अब क्यों उगावै दाल
जो एक होवै तो गावै रोती हों रुत होय
नानक पोह बाहरा कोरे रंगन सोय
भय बिन कुम्भ चढ़ाइयां शर्म पाह् तिन होय
नानक भगती जोरपै कौड़ी रङ्ग न कोय
कुल काती राजा कसाई धर्म्म बेख कर उड़ गया
कूड़ अमावस सच्च चन्द्रमा दीसे नाहिं कह चढ़िया
हूं भाल वकनी होवे
अंधे चोरा अहो न कोई
विचहू में कर दुःख रोई
कऊ नानक किन विध गत होई
सत्य पाप कर सत्य कमाय

گورو دیکھا گھر دیون جاے	गुरु देख्या घर देवन जाय
استری پورکھ کھڑی بھاو	स्त्री पुरुष खड़ी पे भाव
بھاوے آوے بھاوے جاو	भावे आवे भावे जाय
شاستر بید نام نہین کوئی	शास्त्र वेद नाम नहिं कोई
آپے آپن پوجا ہوئی	आपे आपनि पूजा होई
قاضی ہوکر یہی نیاے	काज़ी होकर यही न्याय
پھیرے تسبیح کہے خداے	फेरे तसबीह्न कहै खुदाय
ڈوڑی لیکر حق گنواے	घड़ी लेकर हक़ गवांय
جو کوئی پوچھے تان پڑھ سناے	जो कोई पूछे तां पढ़ सुनाय
ترک منتر کانردے سماے	तुर्क मंत्र कानरिदे समाय
لوک موہاوے چانڈی کھاے	लोक मोहावे चाँड़ी खाय
چوکا دیکر سوچا ہوے-	चौका देकर सुच्चा होय
ایسا ہندو دیکھو کوے	ऐसा हिन्दू देखो कोय
جوگی گرہی جٹا بھبوت-	योगी गृही जटा भभूत
آگے پیچھے رووین پوت	आगे पीछे देखें पूत
جوگ نہ پایا جگت گنواے	योगी न पाया युक्त गंवाय
کت کارن سر چھائی پاے	कित कारण शिर छाई पाय
نانک کل کا یہو پرمان-	नानक कलका यह प्रमान
آپے آکھڑ آپے جان	आपे आखड़ आपे जान

ست گورو مہاراج نے اخیر مین فرمایا کہ اے گورکھ ناتھ ایسے کلجگ مین کلجگ آیا ہی اور تم سب کچھ جانتے ہو یہ بچن سُنکر سب ہم لوگ ست گورو مہاراج سے آدیس آدیس کہکر اور متھا ٹیک کر رخصت ہوگئے- اُسوقت ست گورو مہاراج آگے کو روانہ ہوئے-

آگے ساکھی گورکھ اور من مکھ کی بابت چلی-

نمبر ۴۴

ست گورو مہاراج ایک گانون کی طرف چلتے چلتے ایک سکھ کے گھر پر جا اُترے اور اُس سکھ کا یہ دستور تھا کہ سادھ سنت کی یا کسی سکھ کی خدمت کیا کرتا تھا اور بوقت رخصت کے یہ دریافت کرتا تھا کہ اے مہاراج گورمکھ اور من مکھ کی شناخت کیا ہی- جو اب

اُسکا ہر ایک سادہ سنت اپنی سمجھ کے مطابق دیا کرتا تھا لیکن اُس سکھ کو اطمینان نہ ہوتا تھا بس ست گورو مہاراج انترجامی تھے ہی اُسکے اطمینان کرنے کے واسطے اُسکے پاس تشریف لیگئے یعنی شب کو اُسی کے مکان پر قیام فرمایا اُس سکھ نے حسب معمول حتی المقدور ست گورو مہاراج کی سیوا خدمت کی اور بہت ہی بھاو بھگت کے ساتھ خدمت بجالایا جبکہ صبح ہوئی اور ست گورو مہاراج چلنے کو تیار ہوئے اسوقت اُس سکھ نے اپنے قاعدہ و عادت معہودہ کے موافق ست گورو مہاراج سے بھی وہی اپنا سوال پیش کیا کہ اے غریب نواز جی (گورمکھ) اور (منمکھ) مین کیا فرق ہی اور کسطرح انکی شناخت ہو سکتی ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سکھ اِن دونون کی شناخت کی بابت ایک کتھا مین تجھکو سُناتا ہون اُسی سے تجھکو ظاہر ہو جاویگا اب دل لگا کر سُن

کتھا گورمکھ اور منمکھ کی
ست گورو مہاراج فرماتے ہین
یعنے

ایک وقت مین دو شخص ایک راستہ مین مل گئے اور ساتھ ساتھ دونون آدمی راستہ چلنے لگے ایک منزل مین نہایت ویرانہ مقام تھا اتفاق سے گورمکھ مسافر کو پیاس لگی اثناے راہ مین کہین دریا نظر پڑا۔ دریا دیکھکر گورمکھ نے کہا کہ بھائی ذرا ٹھہر جاؤ پانی پیلین تو چلین یہ سُنکر منمکھ نے ایک مقام کو دیکھا کر کہا کہ اس مقام پر کنوان ملیگا وہان پانی پینگے۔ یہ سُنکر گورمکھ پھر چلا۔ جب دونون شخص بہت دُور نکل گئے اُسوقت ایک کنوان بھی دکھائی دیا۔ کنوان دیکھکر گورمکھ کہ خوب ہی پیاسا تھا نہایت خوش ہوا غرضکہ دونون شخص اُسکے قریب جا پہونچے کنوئین مین جو جھانک کر دیکھا تو پانی دکھائی دیا لیکن بہت ہی کم نظر آیا چونکہ گورمکھ آدمی بہت ہی پیاسا تھا اُسنے کہا کہ اے بھائی برتن تو اس کنوئین مین ڈوبے گا نہین اس سے یہ بہتر ہی کہ مجھکو اس کنوئین مین اُتار دو تاکہ مین پانی پیکر آسودہ ہو جاؤن۔ منمکھ نے اس کہنے کو غنیمت سمجھا کیونکہ اُسکے دل مین پہلے سے کھوٹ منظور تھی۔ غرضکہ منمکھ نے گورمکھ سکھ کو پانی کے قریب پہونچا کر جس رسی کے ذریعہ سے اُتارا تھا توڑ دیا گورمکھ بیچارا کنوئین کے اندر ہی رہگیا۔ منمکھ نے اُسکا کل اسباب لیکر راستہ لیا یہ کیفیت دیکھکر گورمکھ مذکور لگا پرمیشر کو یاد کرنے پرمیشر نے گورمکھ کی یون مدد کی کہ کنوئین کے اندر ایک لکڑی کا سہارا ملگیا کہ جسکے اوپر گورمکھ بیٹھ گیا اب ست گورو کی مایا دیکھیے کہ اُس کنوئین کے اندر ایک دیو اور ایک باسک ناگ رہتے تھے جب رات ہوئی تو دونون آپس مین باتین کرنے لگے۔ سانپ نے کہا کہ اے بھائی دیو تم دن کو روزانہ کہان جاتے ہو اُس دیو نے جواب دیا کہ اے بھائی ایک شہر مین ایک راجہ کی لڑکی ہی اُسکے ساتھ مجھے محبت ہی اُسکے پاس مین رہتا ہون یہ سُنکر سانپ نے دریافت کیا کہ اے بھائی اگر تمکو وہان سے کوئی نکال دے تو تم کیا کرو۔ دیو نے جواب دیا کہ مین کبھی نکل نہین سکتا ہون لیکن ہان ایک علاج یہ ہی کہ جسکی وجہ سے میرا اخراج ہو سکتا ہی یہ جو پیڑ یعنے درخت اسپر گرد پکھیرو بیٹھا ہی پس جو شخص اس پکھیرو یعنے چڑیا کی بیٹ لیکر دھوپ دیوے تو البتہ مجھکو مجبوری ہوگی ضرور ہی نکلنا پڑیگا اسوقت البتہ ذرا دیر بھی مین رُک نہین سکتا ہون بجز اسکے اور کسی تدبیر سے مین کبھی نکل ہی نہین سکتا ہون۔ بعد اسکے دیو مذکور نے باسک ناگ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم ہمیشہ کہان رہا کرتے ہو یہ سُنکر سانپ نے جواب دیا کہ اس شہر کے باہر ایک پورانا (ڈھیہہ) ہی اُس مقام پر سات بادشاہی کی دولت نیچے زمین کے دفینہ ہی مجھکو اُس دولت سے محبت ہی اور یہ خیال رہتا ہی کہ اُسکو کوئی کھود نہ لیجاوے اسواسطے مین ہمیشہ وہین رہا کرتا ہون یہ سُنکر اُس دیو نے دریافت کیا کہ اے بھائی اگر کوئی شخص

اُس دولت کو لیجاوے تو تم کیا کرو بجواب اسکے اُسنے کہا کہ اے بھائی دیو یون تو مین اِس مقام سے ہلتا ہی نہین کہ جو اُسکو کوئی لیجائے اور مین اُس مقام سے نکل ہی نہین سکتا ہان ایک البتہ تدبیر یہ ہو کہ اگر کوئی شخص (سیاہ بکرا) مار کر اُسکا خون اُس مقام پر چھڑک دیوے تو البتہ مین اندھا ہو کر وہان سے نکل جاؤن - یہ سب باتین گورکھ بیٹا سُن رہا تھا پس جسوقت امرت بیلہ یعنے صبح ہوئی اور دن چڑھا گورکھ کی تقدیر سے ایک مسافر اُس کنوئین پر آیا گورکھ کنوئین مین غل و شور کر ہی رہے تھے انکی آواز سُنکر اُس مسافر کو ترس آیا - غرضکہ اُس مسافر نے گورکھ کو کنوئین سے باہر نکال لیا جسوقت گورکھ مذکور کنوئین سے باہر نکلے اُس گڑھے دیو کی بیٹ کو اکٹھا کر لیا یعنے ایک ڈبیا بھر لیا اور جس شہر کا نام سُنا تھا اُس شہر مین آیا دریافت سے معلوم ہوا کہ یہان کے راجہ کی دختر بیمار ہی اور صدہا طرح کی تدبیرین کی گئین لیکن کچھ صورت افاقہ کی نظر نہین آتی ہے گورکھ بھی راجہ کی ڈیوڑھی پر جا پہونچے لوگون سے جب اپنی حکمت کا ذکر کیا لوگون نے راجہ سے جا کر کہا - راجہ نے جواب دیا کہ اب تو ہم سب کر کے تھک گئے کسی کے جنتر - منتر - تنتر - مین اثر نہ دیکھا چونکہ گورکھ کو اپنے علاج پر بھروسا تھا راجہ کو جواب دیا کہ (ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے) ابھی آپکو معلوم ہوا جاتا ہے یہ سُنکر راجہ نے جواب دیا کہ اگر تم میری لڑکی کو اچھا کر دوگے تو مین اپنی دختر کو تمہارے ہی ساتھ شادی کر دونگا اور میرا یہ عہد تم مستحکم سمجھو گورکھ نے اُس ڈبیا سے نکال کر دھوپ دیا فوراً ہی دیو مذکور راجہ کی لڑکی کے اوپر سے علیحدہ ہو گیا اور دیو کے جاتے وقت گورکھ نے اُس سے اقرار کرا لیا کہ اب کبھی نہ آنا یہ اقرار کر کے دیو صاف بھاگ گیا تھا پھر راجہ مذکور نے بھی اپنے قول کے موافق اپنی بیٹی کی شادی گورکھ سے کر دی اب گورکھ اچھی طرح سے رہنے لگے جبکہ اس بات کو بہت عرصہ گذر گیا ایک دن گورکھ اپنی تفریح کے واسطے کہین سیر کو نکلے تھے کہ وہ سن مکھ جسنے گورکھ کو کنوئین مین ڈال دیا تھا اُسی مقام پر آ نکلا گورکھ کی نظر جیون ہین سن مکھ پر پڑی خود اُٹھکر گلے لگایا اور نہایت خاطر داری سے سن مکھ سے پیش آیا اور اپنے مکان پر ساتھ لا کر بہت خاطر کرنے لگا لوگون نے سن مکھ سے دریافت کیا کہ راجہ صاحب کے داماد تمہاری بڑی خاطر کرتے ہین رشتہ مین کیا لگتے ہین - بجواب اسکے وہ کہنے لگا کہ یہ شخص میرا کیونکر رشتہ دار ہو سکتا ہو کیونکہ یہ قوم کا چمار ہو مگر ہان یہان یہ بات کہنے کے قابل نہین ہے چونکہ یہان کے راجہ نے اسی شخص کو اپنا داماد بنا لیا ہے یہ سُنکر لوگ حیرت مین ہو گئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ سچ کہتے ہین یا کہ دل لگی کرتے ہین پھر سن مکھ نے مکرر کہا کہ اس بات مین دل لگی کا کیا ذکر ہو یہ کہکر اٹھ گیا بستر اُٹھا کر سن مکھ روانہ ہو گیا اب اس بات کا ذکر لوگون مین ہونے لگا رفتہ رفتہ یہ بات راجہ تک پہونچی راجہ نے جسوقت یہ خبر سنی اپنی نادانی کا پشیمان ہوا اور دل مین خیال کیا کہ اب اس شخص کا مروا ڈالنا ہی بہتر ہے راجہ صاحب کا یہ دستور تھا کہ ہمیشہ جب سے گورکھ کی شادی ہوئی تھی اپنے ساتھ داماد کو بھی بھوجن کے وقت لیجاتا تھا پس جس دن گورکھ جی کے مارنے کا مشورہ راجہ نے اپنے دل مین کیا اُس روز اپنے وزیر کو بھوجن کے وقت اپنے ہمراہ لیگیا اور دربان کو یہ حکم دیا کہ میرے بعد جو شخص آوے بلا تامل مار ڈالا جاوے چاہے جو شخص ہو کسی کی خصوصیت اسمین نہین ہو دربان کو یہ حکم دیکر راجہ صاحب اندر گئے رانی صاحبہ نے راجہ کو تنہا دیکھکر اور داماد کو نہ پاکر راجہ صاحب سے دریافت کیا کہ آج آپ تنہا کیسے تشریف لائے ہین بجواب اسکے راجہ نے کہا کہ اے رانی صاحبہ اس معاملہ مین بڑا ہی دھوکا ہوا داماد تو ذات کا چمار نکلا بعد اسکے راجہ نے وزیر سے کہا کہ جا کر دربان سے دریافت کرو کہ جس کام کو تمکو ہمنے حکم دیا تھا وہ کام ہو گیا کہ نہین دربان کے پاس جیسے ہی وزیر گیا دربان نے وزیر کا سر تن سے جدا کر دیا اور اُسکی لغش باہر پھینکدی یہ خبر تمام مین مشہور ہو کر شور و غل مچ گیا کہ وزیر راجہ صاحب

مار ڈالا گیا اور گورکھ نے بھی اپنے دلمین خیال کیا کہ آج کیا وجہ ہوئی کہ راجہ صاحب نے ہمراہ مجھکو بھوجن کو نہین لیگئے شاید من مکھ نے میری بابت کسی قسم کی کہی ہے یہ سوچ سمجھکر گورکھ مذکور نے اندر محل کے راجہ صاحب کے پاس پہونچکر عرض کیا انکو دیکھتے ہی راجہ اور رانی دونون متعجب ہو گئے کہ کیا یہ شخص ہنوز زندہ رہگیا انھون نے پہونچتے ہی کہا کہ کیا آپ مجھسے کچھ ناخوش ہین یہ سُنکر راجہ صاحب نے غصہ مین تو کتے ہی فرمایا کہ اے پاجی تو قوم کا چمار ہے اپنی ذات چھپائی اور ہماری بھی ذات گنوائی۔ یہ سُنکر گورکھ نے کہا کہ اے راجہ صاحب اگر آپ میری بات پر یقین لاوین تو مین پرمیشر کو درمیان دیکر کہتا ہون۔ راجہ صاحب نے کہا کہ بہتر لیکن جھوٹ نہ ہو کہو اُسوقت گورکھ نے من مکھ کی بد اخلاقی اور اپنی اشفاقی جیون کے بتون کہ سُنائی آخر مین یہ بھی گورکھ نے کہا کہ اے راجہ صاحب اس شہر کے باہر جو بڑا ڈھیہہ پڑا ہے وہان پر میری سات بادشاہی کا خزانہ دفینہ موجود ہے اگر آپ کو یقین نہ آوے تو چلکر دیکھ لیجیے یہ سنتے ہی راجہ صاحب گورکھ کے ساتھ ہو لیے اور اُس ڈھیہہ پر گئے گورکھ نے یہ انتظام اپنا پہلے ہی سے کر لیا تھا کہ سیاہ بکری کا خون منگا رکھا تھا ڈھیہہ پر پہونچتے ہی خون چھڑک دیا کہ جسکی وجہ سے وہ (باسک ناگ) بھاگ گیا۔ راجہ کو گورکھ کی باتین یقین آئین اور شرمندہ ہو کر اپنے راج کا مالک بھی اپنے گورکھ داماد کو کر دیا۔ اُسوقت سے گورکھ راج کرنے لگے غرضکہ بہت عرصہ کے بعد پھر من مکھ مذکور گورکھ سے آملا چنانچہ گورکھ نے پھر بھی من مکھ کو گلے لگایا یہ کیفیت دیکھ کر من مکھ مذکور نے گورکھ کے قدمون پر سر رکھ دیا اور اپنے سب قصورات کی معافی چاہی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ مجھکو بخشیے مین نے بڑا ہی قصور کیا اب مجھکو بتلاؤ کہ یہ کرپا تمپر کسکی ہوئی ہے اُسوقت گورکھ نے اپنی کل کیفیت کنوئین کی من مکھ سے بیان کر دی چنانچہ سُنا من مکھ اُسی کنوئین پر جا بیٹھا دیو اور وہ باسک ناگ آپس مین یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اے بھائی اُس دن کوئی پاپی یہان ہماری اور تمھاری تقریر سنتا تھا کہ اس تدبیر سے ہم اور تم اپنے اپنے مقامات سے نکل جاوینگے یہ سُنکر من مکھ کی شامت نے دھمکا دیا کہ کچھ سانس زور سے لی اتنے مین گرا یکھیرو بول اُٹھا کہ اے بھائی اب بھی دیکھو تمھارے کنوئین پر بیٹھا سُن رہا ہے یہ سُنتے ہی دیو مذکور اور سانپ مستور نے آکر من مکھ کے ٹکڑے ٹکڑے جدا کر دیے اور جان سے مار ڈالا۔

غرضکہ یہ کتھا کہکر ست گورو مہاراج نے اُس شخص سے کہ جو من مکھ اور گورکھ کی شناخت دریافت کیا کرتا تھا کہا کہ اے شخص جو میرا سکھ ہوویگا وہ گورمکھ سکھ کے لچھن کبھی نہ چھوڑیگا۔

غرضکہ اس شخص نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ست اور دھرم کے ساتھ کیرتن کیا کرو اور سنتون اور سادھون اور سکھون کی خدمت حتی المقدور کیا کرو اسکے باعث سے تمھاری سدگتی ہو جاویگی۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی مردانہ کے ساتھ کی بابت چلی

نمبر ۴۵

ست گورو مہاراج جاتے جاتے ایک دن ایک مقام پر جا پہونچے کہ جہان پر بہت بھاری جنگل تھا مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج اس مقام پر نہ کوئی آدم و نہ آدم زاد یہانتک سنسناتا ہے کہ گیدڑ و بھیڑیا وغیرہ بھی نظر نہین آتا ہے یعنے

میشر کی مسقدر خلقت ہی منجملہ اُسکے کوئی بھی نہین ہے اور اگر یہان پر کوئی چیز اگر دکھائی دیتی ہی تو بڑے بڑے درخت ہی نظر آتے ہین کہ جنکی چوٹیان آسمان سے ملی نظر آتی ہین اے ست گورو مہاراج مین بہت دن کا بھوکا ہون اسلیے اگر اجازت ہو تو مین کہین سے کچھ جاکر کھا آؤن۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو کچھ سنتوکھ کر۔ یہ سُنکر مردانہ خاموش ہوگیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس جنگل مین ایک راچھس رہتا ہی وہ سب یہان کے جیو جنت کو چُن چُن کر کھا لیتا ہی اور اُسی کے خوف کے مارے دو دو سو کوس تک آدمی بھی یہان سے نکل کر بھاگ گئے ہین یہان تک کہ شیر اور گیدڑ اور بھیڑیا وغیرہ کو بھی اُسنے نہین چھوڑا۔ غرضکہ وہ سب کو کھا جاتا ہی جیسے کوئی بھوکا آدمی مولی وگاجر کھاتا ہی۔ ست گورو مہاراج اُس جنگل مین بیٹھے اور کرتار کی صفت بیان کرنے لگے اتنے عرصہ مین مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج مین تو نہایت ہی بھوکا ہون اگر آپ اجازت دیوین تو اس جنگل مین جاکر کچھ منھ مین ڈال آؤن۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہان پر ایک راچھس جو رہتا ہی اُسکے خوف کے مارے سے میوہ و پنچھی سب چلے گئے ہین اور اے مردانہ تو کسی وقت آرام بھی نہین کرتا ہی یہ سُنکر مردانہ نہایت ہی رنجیدہ ہوا اور کہنے لگا کہ یا خدا تونے مجھکو کہان لاکر ڈال دیا ہی بلکہ مین نے خود گھر سے باہر نکل کر یہ تکلیف اپنے اوپر اُٹھائی ہے حالانکہ مین تو قوم کا میراثی ہی تھا مانگ جانچ کر اپنا پیٹ بھر ہی لیتا تھا سو وہ بھی مین نے کھو یا غرضکہ مردانہ نہایت ہی بیچین ہوا اور انجام کار یہ ہوا کہ مردانہ یہ کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا کہ افسوس جہان کھانے اور پینے کا کچھ سہارا ہوتا ہی وہان آپ منع کر دیتے ہین یہانتک کہ جنگل مین بھی کھانے کے واسطے جانے نہین دیتے ہین۔ نہین معلوم کہ کب کی عداوت مانتے ہین اب آپ ہی فرمایئے کہ بغیر کھائے ہوئے کیونکر زندہ رہونگا افسوس کہ خدا نے مجھکو لاکر ایسی جگہ ڈال دیا ہی کہ جہان پر کفن بھی میسر نہ ہوگا تو قبر کا پھر یہان کیا سامان ہو سکتا ہی اب مجھکو یقین ہوگیا کہ اسطرح یہ میری جان جاتی رہیگی اور تمام لوگ ہماری قوم مانگ کر اپنا گذر کرتی ہی ہین سچ تو یہ ہی کہ یہ آپ ہی اُجڑے اور ہمکو بھی اُجاڑا اور آپکو تو بھوک لگتی ہی نہین اور مجھکو بہت بھوک ستاتی ہے طرفہ ماجرا یہ کہ مجھکو دیکھ دیکھ کر آپ ہنستے ہین غرضکہ مردانہ ایسی باتین کہکے بغیر مہاراج کی اجازت سے جاکر جنگل کے پھل کھانے لگا اور پھل کھاتے کھاتے مارے لالچ کے آگے کو چلا گیا کچھ دور جاکے مردانہ گیا تھا کہ دیکھا کہ ایک بڑا زبردست دیو بیٹھا ہی اور یہ وہی دیو ہے کہ جسنے جنگل کے سب جیو جنت کو کھا لیا ہی اور دو کوس تک جسکا جسم پہاڑ کے مانند ہی اور دو کوس تک جسکے بازو مین کھجور کے درخت کے مانند سیاہ بادل کی طرح اور پہاڑ کی کھوہ کے مانند اُسکی ناک و آنکھ ہی اور بھوکا مر رہا ہے۔ مردانہ کو دیکھکر لقمہ کے واسطے منھ پھیلایا۔ مردانہ مارے خوف کے بول نہ سکا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج کا دھیان کیا اور لگا شبد پڑھنے۔

شبد

शब्द

گھر سُکھ بسیا باہر سُکھ پایا۔
घर सुख वसिया बाहर सुख पाया
کہو نانک گورمنتر دڑھایا۔
कहु नानक गुरु मंत्र दृढाय

اور دل مین نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ اے پرمیشر گورو نانک جی میری حفاظت کر جسطرح آپ نے اس سے پیچھے کے بھگتون کی رچھا کی ہے گو کہ مین نے آپ کی بہت سی عدول حکمی اسوقت کی لیکن میرے کھوٹے کرمون پر خیال نفرمایئے اور اس راچھس سے مجھکو بچائیے اور اے دینا ناتھ مجھکو اپنا سیوک جانکر اور سنگ لیئے کی لاج مانکر بچائیے کیونکہ آپ دونون جہان زمین و آسمان کے

مالک ہین بجز آپ کے اور کوئی میرا سہارا نہین ہے جسوقت مردانہ نے ایسی استتی کی اُسوقت ست گورو مہاراج انتر جامی گھٹ گھٹ کے جاننے والے دیال ہوئے اور بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے چلو کیونکہ مردانہ کو راچھس کھانا چاہتا ہو اب چلکر اسکو بچانا چاہیے غرضکہ ست گورو مہاراج مردانہ پر کرپا کر کے مع بھائی بالے کے اُٹھ کھڑے ہوئے جسوقت ست گورو مہاراج وہان پہونچے اور جاکر دیکھا تو وہ راچھس گویا ایک برہمانڈ کا نشان ہو ست گورو مہاراج نے غور کیا لیکن مردانہ وہان نظر نہ آیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے مردانہ کو یہ راچھس کھا گیا لیکن اندر اسکے پیٹ کے مردانہ ہنوز زندہ ہی اور رہا ہی ست گورو مہاراج انتر جامی نے اسکی رچھا کی۔ اب سنئے کہ مردانہ کو اُس راچھس کے اندر ہی تمام قدرت پرمیشر کی نظر آنے لگی یعنے آکاس۔ زمین۔ چاند۔ سورج۔ دریا۔ اور کچھ دور جو آگے چلا تو کیا دیکھتا ہو کہ مین اپنے گھر مین بیٹھے (رائی بھوئی بھٹی تلونڈی) مین ہون اور وہان کے سب درخت وغیرہ بھی پہچانے۔ آگے جاکر بھائی بالے کا کنوان دیکھا مردانہ یہ کل کیفیت دیکھکر تعجب مین ہوگیا جیسے کہ کوئی جگیشر ایک برہمانڈ کو دیکھکر دوسرا برہمانڈ دیکھتا ہو اُسی طرح ست گورو مہاراج نے ایک ایسا معجزہ دکھایا کہ جسکو دیکھکر مردانہ تعجب مین آیا باوجود اسکے مردانہ یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا لیکن ست گورو مہاراج کی یاد مین مشغول و مولف تھا اتنے مین ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ اُس راچھس کا منھ کھلا ہوا ہی ست گورو مہاراج کی یاد ہی کی وجہ سے مردانہ اُس راچھس کے شکم کے اندر زندہ رہا ورنہ اُسنے مردانہ ایسے کتنے کروڑ جیو ون و انسان کو کھا لیا تھا مردانہ کی رچھا کرنے کی وجہ سے اُس راچھس کو بھی ست گورو مہاراج کے درشن ہوگئے غرضکہ ست گورو مہاراج نے اُس راچھس کا منھ کھلا دیکھکر آپ خود ہی اندر جاکر داخل ہوئے لیکن بھائی بالے پیچھے ہی رہگئے ست گورو مہاراج مردانہ سے جاملے۔ اب ست گورو مہاراج نے اُسکے شکم کے جاکر اپنا جسم بڑھایا یہانتک کہ راچھس کو معلوم ہوا کہ اب مین مرا ہی چاہتا ہون تب اُسنے ایک جوجن کے برابر اپنا جسم بڑھایا تب ست گورو مہاراج نے دو جوجن کے برابر جسم بڑھایا بعدہ راچھس نے چار جوجن بڑھایا تب ست گورو مہاراج نے آٹھ جوجن بڑھایا من بعد راچھس نے سولہ جوجن بڑھایا تب ست گورو مہاراج نے بتیس جوجن زیادہ کیا اُسوقت راچھس کو یقین آگیا کہ اب مین ضرور مرا چاہتا ہون اسلئے کسی طرح بچ نہین سکتا یہ سوچ سمجھکر پھر راچھس نے اپنا جسم اور زیادہ بڑھایا تب ست گورو مہاراج نے سمیر پربت کے مانند بڑھا لیا جب اُسپر بہت ہی بوجھا پہونچا اُسوقت راچھس مذکور بہت کمزور ہوکر گر پڑا اسوقت مین تمام دیوتاؤن نے ہاہاکار کیا کہ گورو نانک کو دیو نے کھا لیا ہو وہ لوگ آپس مین یہ کہہ رہے تھے لیکن ست گورو مہاراج کی مہمان کو کون کہہ سکتا ہو اب وہ راچھس بیہوش ہوکر زمین مین گر پڑا اتفاق سے وہان پر ایک درخت بڑا ہوا تھا جون ہین وہ راچھس گرا درخت کی چوٹ سے راچھس مذکور چور چور ہوگیا غرضکہ بتیس جوجن مین اسوقت اُسکا جسم تھا یہانتک کہ زمین بھی اُسکے گرنے سے دب گئی اُسوقت دیوتاؤن نے جے جے کار کیا اور پھولون کی بارش آسمان سے کی غرضکہ ست گورو مہاراج مردانہ کو راچھس کے شکم سے باہر نکال لائے جسطرح کہ گاڑھا بادل پھاڑکر سورج نکلتا ہو اُسی طرح ست گورو مہاراج اُس راچھس کے پیٹ سے باہر تشریف لائے اتنے مین بھائی بالے نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور وہ راچھس بھی اچھا جسم رکھکر اور ہاتھ جوڑکر ست گورو مہاراج کے آگے کھڑا ہوا اور بہت استتی کی کہ اے پورن برہم مجھ راچھس کے نستارہ کے واسطے کلجگ مین نرنکار نے دیہ دھاری ہو بعد بہت استتی کے چتر بھج روپ نہایت خوبصورت زیور اور کپڑے سے آراستہ و پیراستہ ہوکر دیولوک کو راہی ہوا یہ اچرج لیلا دیکھکر بھائی بالے نے

ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج یہ کون شخص تھا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے یہ راجہ جنک کا رسوئیں بردار تھا۔ یہ سُنکر پھر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج اسنے راچھس کا جسم کیونکر پایا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے اسنے راچھس کا جسم بددعا یعنے سراپ کی وجہ سے پایا ہی اُسکا سبب یون ہوا ہی کہ ایک وقت مین راجہ جنک نے برہمن اور اتیت اور ابھاگت وغیرہ کا جگ کیا تھا اور اُسی وقت مین اس رسوئیں بردار نے جگ کی رسوئین پہلے ہی جھوٹھی کرڈالی تھی اور اس امر کو راجہ جنک نے جان لیا تھا کہ اسنے رسوئین جھوٹھی کرڈالی ہے اب یہ پرشاد سنتون کے لائق نہین ہے یہ سوچکر راجہ جنک نے تمام پرشاد دریا مین ڈبوادیا اُسوقت اسی رسوئین بردار کو کہا کہ تو بڑا ہی راچھس ہی اسوجہ سے اسنے راچھس کا جسم پایا لیکن اسنے سنتون کی خدمت کی تھی اسوجہ سے اسکا اور ہمارا ملاپ ہوا اور اُسی ذریعہ سے سکھ دھام کو یہ پراپت ہوا بھائی بالے سنتون کی خدمت اعلیٰ درجے کے مرتبہ کو پہونچاتی ہے یہ سُنکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور تمام دیوتے بھی ست گورو مہاراج کو نمسکار کرکے دیولوک کو گئے اور ست گورو مہاراج بھی وہان سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی سورن پور کی چلی

نمبر ۴۶

ست گورو مہاراج وہان سے آگے کو چلے چنانچہ کتنے دن سمندر پر اور کتنے دن زمین پر چلتے رہے ایک دن تفریح طبع کے طور پر مردانہ سے کہا کہ کیون مردانہ اچھے پھل کھانے کی خواہش ہی کہ نہین۔ یہ سُنکر مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین بہت ہی عدول حکمی کرتا ہون اور آپ کے حضور مین باتین بھی کرتا ہون اُسکا پھل مجھکو یہ ہوا لیکن آپ میرے اوپر نہایت ہی کرپا کرتے ہین کہ مجھکو ایسی ایسی مصیبت اور تکلیفون سے بچاتے ہین مگر مین کیا کرون مین تو بھوکھ سے بیتاب ہوجاتا ہون بیقراری سے بول اُٹھتا ہون میری اچھی عقل اُس بھوکھ کی بیقراری مین جاتی رہتی ہی اسی وجہ سے آپکے حضور مین گستاخانہ کہہ اُٹھتا ہون اور اُسی کا نتیجہ تکلیف اُٹھاتا ہون لیکن آپ اپنی کرپالتا سے میری رچھیا یعنے حفاظت کرتے ہین آپ سنت پورن ہین اور پتت پاون آپ کی خاصیت ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ہنسکر کہا کہ اے مردانہ ہم تجھسے ہمیشہ خوش و پرسن رہتے ہین اور تیری باتین سُنکر بہت خوش ہوتے ہین اور تو بھی ہم سے خوش رہا کر تیری باتون کا ہم کبھی خیال نہین کرتے ہین غرضکہ اسی طرح کی باتین ست گورو مہاراج مردانہ سے فرماتے ہوئے چلے جاتے تھے اب کتنے دن راستہ ہی مین گذر گئے اور کوئی گانون نہ ملا چارون طرف جنگل ہی جنگل اور جھاڑی ہی جھاڑی دکھائی دیتے تھے ایک دن مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج رات دن اُجاڑ ہی اُجاڑ مین گذر ہوتا ہی کوئی شہر بھی کبھی آویگا کہ نہین ست گورو مہاراج نے جواب دیا اور ہنسے کہ اے مردانہ تیرا دل شہر ہی مین لگا رہتا ہی اور شہر ہی دیکھنا چاہتا ہی کیون کیا بھوکھ لگی ہے یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج اگر بھوکھ لگی بھی ہی تو کیا کسی نے ہمارے واسطے کچھ رکھ چھوڑا ہی کہ جو وہ مین کھا آونگا اور آپ اسکی کیفیت کیا جانین کیونکہ آپ کو تو کبھو بھوکھ لگتی ہی نہین ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ گھبرا نہین غرضکہ ست گورو مہاراج سات مہینہ اور تیرہ دن اسی طرح چلے گئے اس اثنا مین را

مین کتنے سمندر اور کتنے ٹاپو طے ہوگئے اور طرفہ ماجرا یہ ہوتا تھا کہ جس جگہ ست گورو مہاراج کی سمادھی لگ جاتی تھی وہین بیٹھ جاتے تھے اور جب جی چاہتا تھا چلتے تھے تو ست گورو مہاراج کے ہمراہی یعنے بھائی بالے اور بھائی مردانہ بھی ساتھ چلتے تھے ورنہ وہ لوگ وہین بیٹھ جاتے تھے غرضکہ چلتے چلتے چار کوس پر ایک شہر نظر آیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھ مردانہ وہ شہر دکھائی دیتا ہے اب جو تیری مرضی ہو وہ جاکر وہان سے کھا آ۔ یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اسی طرح کسی دن میرا دم بھی نکل جاویگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک دن مرنا تو ہی ہے اور یہ جان اس جسم کو چھوڑنے والی ہی ہے لیکن ہان مردانہ اگر کسی دن تیری جان بھوکھ سے نکلیگی تو یقین کر کہ ہم جلا لیوینگے تو خوف مت کر یہ سُنکر مردانہ نے کہا کہ اے مہاراج آپ تو بےپروا ہین آپکو خواہش اور طمع کبھی اور کسی مقام پر نہین ہوئی ہم نہین کہ سکتے ہین کہ آپ کے ہمراہ ہم کیونکر جیتے رہتے ہین اور چلتے پھرتے بھی ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو یون ہین جان کہ ہمکو بھی کرتار ہی جلاتا ہے۔ مردانہ نے کہا کہ سچ ہے مہاراج غرضکہ ست گورو مہاراج چلتے رہے اور مردانہ کا دل ستگورو مہاراج اسی طرح بہلاتے ہوئے چار دن کوس سے آئے اور شہر کے نزدیک بیٹھے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب شہر آیا ہے جا اور منھ مین کچھ پا آو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ ست گورو مہاراج میرے پاس تو کچھ بھی نہین ہے مین کہان سے کھا آؤن۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہمنے تجھکو تمام شہر سپرد کر دیا ہے تو جہان چاہے وہان کھائے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو کوئی چور جانکر پکڑے تو مین کیا کرونگا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر تجھکو کوئی چور کہکر پکڑے تو تو ہمارا نام لے لینا تو تجھکو فوراً لوگ چھوڑ دینگے جاہے تو جتنا ہاتھ مارے مردانہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اکثر ست گورو مہاراج کے پرانے دوست اور قدیمی آشنا پائے جاتے ہین یہ سوچ سمجھکر مردانہ شہر مین آیا اور دیکھا کہ یہان تو زمین بھی سونے کی ہے جدھر دیکھتا ہون سونا ہی سونا نظر آتا ہے یہانتک کہ مکان اور چھت دکوٹھی ہانڈی گھڑا سب سونے ہی کے دکھائی دیتے ہین۔ مردانہ اس قدرت کو دیکھکر تعجب مین آگیا اور اسکی بھوکھ بھی جاتی رہی۔ مردانہ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ اے بھائی اس شہر کا نام کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ اے بھائی تو کہان کا رہنے والا ہے اور کہان سے آیا ہے مردانہ نے جواب دیا کہ ہم بہت دور سے آئے ہین اس شہر کا نام کیا ہے یہ سُنکر اُس شخص نے جواب دیا کہ اے بھائی پہلے تو اپنا نام بتا دے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی میرا نام مردانہ ہے اب تم اس شہر کا نام بتاؤ اُس شخص نے جواب دیا کہ اے بھائی اس شہر کا نام (سورن پور) ہے۔ مردانہ نے کہا کہ اے بھائی کیا یہان کا راجہ (کنول نین) اور وہ راجہ (سودھرم سین) کا بیٹا ہے جسکے تمام راجہ باج گذار ہین یہ کہکر پھر کہا کہ اے بھائی یہان کا چال چلن کیا ہے اور یہان کی زمین کل سونے ہی کی ہے اور تمھارا کیا نام ہے اُسنے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ میرا نام (دھرم سنگھ) ہے اور یہان کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص مسافر یہان آجاوے بلاقیمت بھوجن کھاوے کیونکہ اس ملک کا ابھی دھرم قائم ہے۔ یہ سُنکر مردانہ نے کہا کہ اے بھائی (دھرم سنگھ جی) مجھکو بھوکھ لگی ہے بجواب اُسکے اُس شخص نے کہا کہ شوق سے جو جی چاہے کھاؤ یہان کسی کو کھانے کی ممانعت نہین ہے بلکہ یہان کا عام طریقہ یہ ہے کہ جو شخص چاہے جس دکان پر جاوے اور اُسکے جی مین جس چیز کی خواہش ہو بلا تامل اُٹھاکر کھاوے اب یہ بتاؤ کہ تمکو کس چیز کی خواہش ہے مردانہ نے کہا کہ اے بھائی یہ کام مجھسے نہ ہوسکیگا کہ کسی کی دکان مین بیٹھکر جو جی مین آوے اُٹھاکر کھاؤن ہان جو کوئی مجھکو جو کچھ اُٹھاکر دیویگا وہ البتہ مین لے لونگا (دھرم سنگھ) نے کہا کہ اے بھائی مردانہ تم اکیلے ہی ہو یا تمھارے ساتھ اور بھی کوئی ہے

مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی (دھرم سنگھ جی) دو صاحب فقیر ہمارے ساتھ اور بھی ہین دھرم سنگھ نے کہا کہ اے بھائی مردانہ انکو بھی تم جا کر لے آؤ۔ مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جی وہ لوگ تو کبھی نہ آوینگے کیونکہ وہ لوگ تو شہر مین کبھی آتے ہی نہین ہین نہایت سنتوکھی جیو ہین۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ اے بھائی مردانہ خیر تم تو چلکر بھوجن کرو یہ کہکر اور مردانہ کو اپنے ساتھ لے ایک دکان مین لیگئے مردانہ سے پوچھا کہ کہو بھائی کیا کھاؤگے مردانہ نے جواب دیا کہ جو تم سے دوگے وہی ہم کھالیوینگے دھرم سنگھ نے کہا کہ تم جس چیز کی خواہش رکھتے ہو بھوجن کرو مردانہ نے کہا کہ میری خوراک ڈھائی سیر کی ہے دھرم سنگھ نے مردانہ کو مٹھائی و پوری وغیرہ لے دیا مردانہ نے جب سونے کے برتن حلوائیون کے بھی دیکھے تو اور بھی تعجب مین ہوگیا یہان تک کہ ترازو و بانٹ بھی سونے ہی کے دیکھے۔ سودے کی یہ کیفیت کہ اُسکا نہ کوئی نرخ دریافت کرتا ہے نہ کسی طرح کا بھاؤ ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دیکھکر مردانہ اپنے دل مین نہایت ہی خوش ہوا غرضکہ مردانہ نے بھوجن لیکر خوب کھایا اور بعد کھانے کے مردانہ نے دھرم سنگھ سے بھی دریافت کیا کہ اے بھائی یہان کی کل زمین سونے ہی کی نظر آتی ہے اسکی کیا وجہ ہے اور یہان کے لوگ خرید و فروخت سودے مین کچھ نرخ و بھاؤ بھی نہین کرتے ہین طرفہ یہ کہ قیمت بھی نہین مانگتے ہین اور نہ کوئی مزدوری ہی مانگتا ہے یہ تو بتاؤ کہ یہان کا کام کیونکر چلتا ہے۔ دھرم سنگھ نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ یہان کسی کے کام کرنے کی ضرورت ہی نہین ہے کیونکہ یہان غلہ خود رو ہوتا ہے وہ قدرتی ہے اور راجہ کا حکم ہے کہ جو چیز جسکو مطلوب ہو شہر سے خواہ شہر کے باہر جہان ہووے لیوے خود کھاوے اور دوسرون کو بھی کھلاوے اور بلکہ راجہ کا یہ بھی حکم ہے کہ جو مسافر یہان آوے بلاقیمت جو چاہے لیجاوے اگر یہان کے راجہ کا یہ بھی حکم ہے کہ جو لوگ کاریگری کا کام کرتے ہین وہ شخص جو چاہے بلا اجرت اُسنے بنوا لیجاوے۔ وہ لوگ اسی وجہ سے کچھ کسی سے مانگتے ہی نہین ہین کیونکہ (یہ دھرم نگری) ہے اے بھائی مردانہ یہان کا کام اسی طرح سے چلتا ہے مردانہ یہ سب باتین سُنکر بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ اگر یہان رہنا ہو تو بہت عمدہ بات ہے غرضکہ مردانہ کھاپی کر ست گورو مہاراج کے قدمون مین آیا مردانہ کو دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ شہر کی خبرین اور باتین سُنا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اول تو یہی ایک خبر ہے کہ یہان کی کل سرزمین سونے ہی کی ہے بازاری لوگون کے پاس بھی جسقدر ظروف یہانتک ترازو اور بانٹ بھی سونے ہی کے ہین طرفہ یہ کہ یہان خرید و فروخت مین بھاؤ خواہ قیمت نہین ہوتی ہے اور نہ کسی شے کی قیمت دینی پڑتی ہے اور نہ کوئی کسی کام کی اُجرت خواہ مزدوری لیتا ہے جو شخص چاہے جو چیز بازار مین مفت کھاوے قدرتی غلہ پیدا ہوتا ہے اسلیے یہان کے لوگ روزگار بھی نہین کرتے ہین کنوان بھی اس شہر مین کوئی نہین ہے نہ کنوئین کی ضرورت ہے ہر گھر مین نہر جاری ہے عمدہ سے عمدہ سب شے بھوجن کے واسطے تیار و موجود رہتی ہے اے ست گورو مہاراج اس شہر مین کی یہی چیزین اور یہی باتین ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تونے کچھ کھایا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو اس شہر کا ایک آدمی ملگیا تھا مین نے اُس سے شہر کی کیفیت دریافت کی وہ بہت ٹھیک آدمی تھا اُسنے مجھسے کل کیفیت بیان کی اور اُسی نے مجھکو ڈھائی سیر بھوجن بہت عمدہ عمدہ پوری و مٹھائی وغیرہ لے دیا وہ مین نے کھایا ہے اُسنے مجھسے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ تمھارے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہے اُنکو بھی جاکر بُلا لاؤ مین نے اُنکو جواب دیا کہ وہ بڑے سنتوکھی ہین شہر مین آتے ہی نہین ہین اُسنے یہانتک کہا کہ تمھین اُنکے واسطے لیتے جانا مین نے اُسنے کہا کہ وہ لوگ اسطرح بھوجن ہی نہین کرتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تجھکو کرتار جیت آدمی کیونکہ تونے بہت اچھی اچھی باتین ہمکو سُنائین کہ جنکو سُنکر ہم نہایت ہی خوش ہوا ہون اور اگر تو بھوجن لاتا تو مین تجھسے بہت ہی ناخوش ہوتا مردانہ نے کہا کہ ست گورو مہاراج

مین تعجب مین ہون کہ یہان کا کام دنیاوی کیونکر چلتا ہوگا کیونکہ دنیاوی معاملہ سے یہان کا چال وچلن نہایت برخلاف ہے۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہان کا دھرم کا کارخانہ ہے یہان پاپ کوئی نہین کرتا ہے یہان سچ اور سنتوکھ برت رہا ہے اور یہان اب تک مسلمان نہین پہونچے ہین بلکہ ہوشیار رہنا یہان کسی سے یہ نہ کہنا کہ مین مسلمان ہون کیونکہ یہان کے لوگ مسلمان کو جانتے ہی نہین ہین اور نہ یہان کے لوگ مورت کی پرستش کرتے ہین کیونکہ یہ سودھرم نگری ہے۔ مردانہ نے کہا کہ اے ستگورو مہاراج اب یہان قیام فرمایئے اور کہین کو نہ جایئے۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ بات کرتار کے ہاتھ ہے اپنے ہاتھ نہین ہے مردانہ نے کہا کہ اے ستگورو مہاراج کیا یہان کے لوگ عورت ومرد ہم صحبت نہین ہوتے ہین۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان یہان کے لوگ ہم صحبت نہین ہوتے بلکہ یہان کے سرشٹی درشٹی بھوگ سے اُتپت ہوتی ہے نہ جُفتی وہم صحبتی سے جبھی تو یہان دھرم کا برت رہا ہے اور جسجگہ عورت ومرد کی جفتی سے اولاد ہوتی ہے وہان سے دھرم کلا جاتی رہتی ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج یہ بات تو تعجبات کی سننے مین آئی ہے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ کرتار کی سب باتین تعجبات کی ہی ہین سچ تو یہ ہے کہ جسنے جسقدر دیکھا یا جسکو جسقدر معلوم ہوا وہی اُسکے لیے غنیمت ہوگیا اے بھائی مردانہ کرتار بے انت ہے اُسکی باتین بھی بے انت ہی ہین جو کوئی اُسکو کسوٹی سے دیکھتا ہے وہ اندھا برایت ہو جاتا ہے لیکن جانچ نہین سکتا ہے اور نہ انت پا سکتا ہے وہ کرتار سب سامرتھ رکھتا ہے جو چاہے جو کرے جسکو ہم کچھ سمجھتے ہین اُسکا وہ کچھ کرتا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج یہان کے راجہ کے پاس دولت کسقدر ہوگی۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جہان سے ہم چلے آئے ہین یعنے سترہ ہزار سات سو جوجن اِس راجہ کا راج ہے کل جگ مین اس راجہ کا کوئی ثانی نہین ہے اس زمانہ مین یہ بڑا بھاری راجہ ہے اے مردانہ خلقت کے آرام کے واسطے پانی کی نہرین جاری ہین اور ہر ایک طرح کی اس ملک مین کھانین ہین یعنے از قسم معدنیات موجود ہین بلکہ یہان کی کل سرزمین سونے کی ہے یہانتک کہ پہاڑ بھی سونے ہی کے ہین مردانہ نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج کیا یہ راجہ سودھرسین سے بھی بڑا راجہ ہے۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ سودھرسین کو تو ہم نے کرتار سے سفارش کرکے بڑا راجہ کیا ہے ورنہ وہ تو اس راجہ کا باجگذار تھا اور اِسکی فرمانبرداری کیا کرتا تھا بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور گو کہ آپ ہمیشہ ہی سے پون اہاری ہین لیکن اب تو شہر آیا ہے اور آبادی ہے اگر حکم ہو تو کچھ حضور کے واسطے لے آؤن اور حضور کچھ بھوجن کرین۔ یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تو کرتار کے رنگ وتماشہ دیکھ تو سہی کہ کرتار کیا دکھاتا ہے مردانہ خاموش ہورہا غرضکہ سات دن گذر گئے اور مردانہ برابر شہر سے جاکر کھانا کھا آتا تھا جبکہ آٹھوان دن ہوا مردانہ حسب معمول شہر مین کھانا کھانے کے واسطے گیا تو اُس دھرم سنگھ سے جس سے پیشتر ملاقات ہوئی تھی پھر ملاقات ہوئی۔ مردانہ کو دیکھکر دھرم سنگھ نے کہا کہ اے مردانہ تم کہتے تھے کہ دو فقیر اور بھی ہمارے ساتھ ہین لیکن اُنکو تو ہمنے کبھی نہین دیکھا بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا ہوئے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی مین نے تم سے اُسی دن کہا تھا کہ وہ لوگ بڑے ہی سنتوکھی ہین شہر مین کبھی آتے ہی نہین ہین اب بھی وہ دونون صاحب میدان مین بیٹھے ہین اور وہ کسی حالت مین ہون لیکن کسی کے دروازہ پر نہین جاتے ہین دھرم سنگھ نے کہا کہ اے بھائی مردانہ اُنکو کبھی تو یہان لاؤ اور کیا وہ بھوجن ہی نہین کرتے ہین مردانہ نے جواب دیا کہ ہان وہ لوگ پون اہاری تو بیشک وشبہہ ہین مگر ہان کبھی کسی مقام پر تو بھوجن جب وہ لوگ دیکھتے ہین بھوجن کر لیتے ہین ورنہ مہینون تک کبھی کچھ نہین کھاتے رہتے ہین۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ اے مردانہ تو نے یہان بیجا طریقہ کیا دیکھا ہے کہ جو اُنکے لائق بھوجن کیا یہ نہین ہے مردانہ نے کہا کہ بیجا تو طریقہ یہان کوئی میری نظر مین نہین آتا ہے۔ پھر مردانہ نے کہا کہ دھرم سنگھ جی

نہین کچھ بھوجن لیجیو۔ یہ سُنکر دھرم سنگھ نے پانچ سیر بھوجن لے لیا اور ڈھائی سیر کا بھوجن مردانہ کو دیا بھوجن لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین دھرم سنگھ جی چلے اور راستہ مین مردانہ سے دریافت کیا کہ ان فقیر صاحب کی صدا کیا ہی مردانہ نے کہا کہ اے بھائی ستگورو مہاراج کی صدا کرتار ہی اتنے مین دھرم سنگھ مذکور نے ستگورو مہاراج کے چرنون مین پہونچکر کرتار کرتار متیا جی کہا ست گورو مہاراج نے آنکھین کھول دین اتنے مین بھائی بالے نے کہا ست کرتار سود جی۔ بھوجن دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی یہ کیا ہی۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ اے مہاراج آپکے واسطے گوبند جی نے پرشاد بھیجا ہی۔ ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے بھائی تمھارا نام کیا ہی جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو دھرم سنگھ کہتے ہین اور اس ملک مین کوئی چھوٹا بڑا تو ہی نہین اسلئے ذات و برن کی تفصیل بھی نہین ہی پھر ستگورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی یہ بھوجن کسنے بھیجا ہے اور تم کسواسطے آئے ہو دھرم سنگھ نے کہا کہ اے سنت جی آپ کو یہان آئے ہوئے سات دن گذر گئے لیکن آپ نے شہر مین قدم نہ رکھا اور آجتک بھوجن بھی نہین کیا اس غرض سے بھوجن لایا ہون اور یہان کے راجہ کا نام (کنول نین) ہی بڑا دھرم والا ہی اور منکری یعنے غرور رکھتا ہی نہین ہی باوجود اسکے کہ چھتر اُسکے سر پر کرتار نے دے رکھا ہی لیکن اپنی انکساری کی وجہ سے کسی سے بڑائی کے ساتھ کبھی پیش نہین آتا ہی اور کسی کو کسی بات کی بابت تکلیف نہین دیتا ہی بلکہ سب کو مثل اپنے ہی جانتا ہی اور یہ بہت ہی نیک آدمی ہی یہانتک کہ کرپا کی کھان ہی ہی سبکو خود ہی سلام کرتا ہی حالانکہ سترہ راجہ اسکے مطیع ہین اور کبھی کسی پر چڑھائی نہین کرتا ہی اور وہ لوگ بھی بخوشی تمام خراج ادا کرتے ہین غرضکہ اس راجہ کے دل مین ایسی عاجزی ہی کہ خود پسندی تو جانتا ہی نہین اور اپنے دل مین یہی سمجھتا ہی کہ جیسے کہ مین بندہ ہون سری گوبند جی کے سبھی بندے ہین۔ ست گورو مہاراج نے اپنے دل مین خیال فرمایا کہ ہم نے تو راجہ سودھرسین کو کرتار سے سفارش کرکے بڑائی دلائی ہی۔ اور اب اس راجہ کے وصف سُنکر نہایت طبیعت خوش ہوئی ہی کیونکہ باوجود اس حشمت و دولت کے ابھمان اپنے دل مین نہین رکھتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ کرتار کیا کرتا ہی اتنے مین دھرم سنگھ نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب اب آپ بھوجن پایئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم بھوجن نکرینگے۔ دھرم سنگھ نے عرض کیا کہ حضور پرشادی مین کیا دوکھ ہی کہ جو آپ بھوجن کرنے سے انکار کرتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پرشادی مین تو کوئی دوکھ نہین ہی لیکن راجہ مین دوکھ ہی۔ دھرم سنگھ نے نہایت متحیر ہوکر عرض کیا کہ حضور راجہ مین کس قسم کا دوکھ ہی امیدوار ہون کہ اُس سے مجھکو آگاہ فرمایئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دھرم سنگھ جی جس شخص مین جو عیب ہوتا ہی وہ خود ہی اپنے عیب کو جانتا ہی دوسرے کو کیا معلوم ہو کیونکہ سنسار تو (پون پیچ) ہی۔ دھرم سنگھ نے عرض کیا کہ حضور اب اس امر کا فیصلہ کیونکر ہووے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکا بھی فیصلہ ہو جاویگا بہتر ہی کہ راجہ کو تم اس امر کی جاکر خبر کردو۔ دھرم سنگھ نے عرض کیا کہ مہاراج کیا یہ پرشادی اسی طرح پر رکھی رہے گی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی دھرم سنگھ جسوقت راجہ آویگا اُسوقت بھوجن بھی پاوینگے دھرم سنگھ نے اپنے دلمین خیال کیا کہ یہ بات تو بڑی ہی بےڈھب ہوئی راجہ کی بابت اڑنگا لگ گیا خیر اب تو انکے حکم کی تعمیل کرنی ہی چاہیے یہ سوچ سمجھکر راجہ (کنول نین) کی خدمت مین دھرم سنگھ مذکور گیا اور جاکر عرض کیا کہ آپ کی نگری مین تین فقیر آئے ہوئے ہین سات دن کا عرصہ ہو گیا کہ ایک باغ مین پڑے ہین منجملہ اُنکے ایک شخص تو شہر مین آکر بھوجن کھا جاتا ہی اور دو شخص مطلق شہر ہی مین نہین آتے ہین جب سے آئے ہین اسوقت تک اُن دونون شخصون نے کچھ بھی بھوجن نہین کیا ہی۔ اسوقت مین اُنکو بھوجن لیگیا تھا لیکن وہ لوگ بھوجن نہین کرتے ہین جب مین نے اُنسے اصرار کیا تب اُنھون نے یہ فرمایا کہ بھوجن مین تو کوئی عیب نہین ہی لیکن راجہ مین دوکھ ہی جب مین نے

دوکھ پوچھا۔ تب اُنھون نے کہا کہ تم جا کر راجہ کو ظاہر کر دو۔ مین نے جب عرض کیا کہ اُس دوکھ سے مجھکو اطلاع دیجاوے تب اُن حضرت نے فرمایا کہ جسمین جو عیب ہوتا ہی وہ خود ہی اپنا عیب جانتا ہی راجہ حیرت مین ہوا اور دھرم سنگھ سے کہا کہ بھلا تمھین ہمارا دوکھ کیا ہو کہ سنت جی نے مجھ مین کیا دوکھ لگایا ہی۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ آپ خود چلکر دریافت فرما لیجیے راجہ نے دریافت کیا کہ وہ بزرگ کہان بیٹھے ہین۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ وہ (سلمادیب) کے پہاڑ پر بیٹھے ہین۔ یہ سُنکر راجہ نے گھوڑے کی سواری طلب کی اور چلنے کو تیار ہوے اپنے دلمین سوچا کہ میرے شہر مین بھوجن کی تو کمی ہی نہین کیا پہلون خبر یون ہی چلتا ہون یہ سوچکر دھرم سنگھ کے ساتھ ہو اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا ست گورو مہاراج کی حضور مین بھائی مردانہ تار بجا رہے تھے اور ست گورو مہاراج کی سمادھی لگی ہوئی تھی۔ دھرم سنگھ اور راجہ نے کرتار کرتار کہا۔ آواز سُنکر ست گورو مہاراج کی سمادھی کھل گئی فرمایا کہ ست کرتار آؤ بھائی ست کرتار بھائی جی بیٹھے دھرم سنگھ نے اپنے طور پر راجہ سے کہا کہ یہ بیشک پورے سادھ ہین راجہ نے ست گورو مہاراج کو نمسکار کیا اور کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اے مہاراج آپ بھنڈارہ کیون بھوجن نہین کرتے ہین اور مجھ مین کیا عیب ہی اور جو دوکھ مجھ مین ہو وہ مہربانی کرکے دور کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تم مین یہ عیب ہی کہ جو تم کہتے ہو کہ سبھی گوبند کے بندہ ہین ویسا ہی مین بھی ہون پس جبکہ تمکو ایسی سمجھ ہی تو پھر اطاعت کس لیے لیتے ہو۔ راجہ نے کہا کہ اے سنت جی صاحب ہم تو کسی سے اطاعت نہین کراتے ہین اکثر لوگ خود ہی تابعداری کرتے ہین بلکہ یہانتک کہ ہم تو کسی شخص سے اپنی کچھ فرمایش بھی نہین کہتے اور نہ کسی پر کسی طرح کا جبر وغیرہ کرتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہم نے (راجہ سُودھر سین) کو تم لوگون پر مہاراجہ کیا کُل راجاؤن نے اُسکی سلامی قبول کی ہی تم بتلاؤ کہ تمھارے جی مین کیا آیا ہی۔ (راجہ کنول نین) نے کہا ہمکو یہ سُنکر نہایت ہی خوشی ہوئی مجھکو آپکا قول سر ستھے پر قبول ہے کبھی عدول نہین ہی نہ ہوگا لیکن اب آپ ہمارا دوکھ دور کردیوین۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہم تمھارے دوکھ دور کرنے ہی کے واسطے سات ہزار جوجن سے یہان آتے ہین گو کہ تم ہمکو نہین جانتے ہو لیکن ہم تو تمکو جانتے ہین بس اگر اب تم راجہ سودھر سین کی اطاعت قبول کروگے تو تمھارا بھلا ہوگا اور یہ سب کارخانہ تمھارا رہیگا ورنہ تمھاری خوشی جو چاہنا وہ کرنا یہ سُنکر راجہ موصوف نے عرض کیا کہ حضور مین اُنکی اطاعت ہمیشہ ہی کرونگا کبھی اُنکی عدول حکمی میری طرف سے وقوع مین نہ آویگی لیکن اب میرے دل کی تشویش تو دور کر دیجیے اور یہ بھی مین نہین سمجھا کہ جو آپ نے فرمایا کہ تم ہمکو نہین جانتے ہو لیکن ہم تمکو جانتے ہین اور یہ حضور فرماوین کہ مجھکو آپ کب سے اور کس طرح سے جانتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو راجہ جبکہ (راجہ جنک بدیہی) تھا اور اُسکی تمھارے اوپر بہت مہربانی تھی اور سوا پہر رات باقی رہنے سے تم راجہ موصوف کو اشنان کراتے تھے ایک دن راجہ موصوف نے تمکو کہا تھا کہ (منگنوا جل پہلا جس جگہ ہمانچل ہی وہان تم جل لینے گئے) اُسوقت راستہ مین تمھارے دل مین آیا کہ افسوس ہم راجہ نہ ہوئے بس جبکہ تم راجہ کے پاس جل لائے اور راجہ کو پلایا اُسوقت راجہ موصوف نے تم پر بہت خوش ہو کر فرمایا کہ منگیرا مانگ جو تیری خواہش ہو۔ تم نے عرض کیا کہ مین تو کچھ نہین مانگتا ہون راجہ جنک انتر جامی تو تھے ہی فرمایا کہ تو نے تو پہلے سے مانگ رکھا ہی اب کیون مکرتا ہی خیر جو تو نے مانگا وہ ہم نے تجھکو دیا پھر تم نے انکار کیا کہ اے راجہ صاحب مین نے تو کچھ نہین مانگا۔ یہ سُنکر راجہ جنک نے تمکو پتہ بتایا کہ جب تو جل لینے گیا تھا تب تو نے کہا تھا کہ افسوس مین راجہ نہ ہوا اگر مین بھی راجہ ہوتا تو حکم کرتا۔ اسلیے اب ہمنے تجھکو راج ہی دیا اور تو ہم سے بھی بڑھ کر راجہ ہوگا بس اے راجہ اُسوقت ہمین نے راجہ جنک سے راجگی تجھکو

درلی ہی اور تو وہان سے ہمارے ساتھ محبت کرتا تھا۔ یہ سُنکر راجہ کنول نین موصوف نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب وہان کیا میرا نام کیا تھا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تیرا نام اُسوقت (صفاچند) تھا اور اب تیرا نام (کنول نین) ہی اور ہمارا نام نانک نرنکاری ہی۔ یہ سُنکر راجہ موصوف نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ آپ پورے سنت ہین اور قول کے بھی آپ پورے ہی ہین اسلیے اب میری یہ عرض ہی کہ شہر کے اندر چلکر کچھ دن گذر کیجیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم اتیت فقیر ہین میدان اور جنگل مین ہمارے لیے اچھا معلوم ہوتا ہی بلکہ ہماری یہی رہایش ہی اور تم راجہ لوگ ہو تمھاری رہایش شہر کے اندر ہی۔ راجہ نے عرض کیا کہ یہ راج سب آپ ہی کا ہی بلکہ بہتر ہی کہ آپ ہی راج کیجیے اور مین آپکی خدمتگذاری مین بسر کرون جو خدمت میرے سپرد کیجاوے اُسکو بسر و چشم بجالاؤن۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھارا راج کرنا ہمارا ہی راج کرنا ہی کیونکہ تم مین اور ہم مین کچھ فرق نہین ہی اسلیے تم سے کہا جاتا ہی کہ یہ قول ہمارا یاد رکھنا۔ راجہ نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا فرماتے ہین مین تو آپ کو راجہ جنک کے برابر ہی جانتا ہون اُسوقت پھر کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تم راجہ سودھر سین کی فرمانبرداری سے باہر نہ ہونا۔ راجہ نے عرض کیا کہ اگر حضور فرمادین تو مین اُنکے کُنبے کی فرمانبرداری کرون اتنے مین بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب جو راجہ عرض کرتا ہی اُسکو حضور قبول فرمادین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تم کیا عرض کرتے ہو۔ ست گورو مہاراج کے سامنے پھر راجہ کنول نین نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ حضور اپنے قدمون سے میرے مکان کو (پوتر) فرمادین۔ ست گورو مہاراج نے راجہ کے عرض کرنے کو قبول فرمایا اور کہا کہ چلو بھائی جہان چلنا ہو چلو۔ غرضکہ ست گورو مہاراج راجہ کنول نین کے مکان پر تشریف لیگئے اور راجہ جنک سے بھی زیادہ سامان موجود پایا اور اُسکو دھرم کی طرف پاکر سوچا کہ راجہ جنک کی دعا اُسکے لیے ایسی ہی تھی کہ مجھسے تو بڑا راجہ ہوگا وہ پوری ہوئی۔ غرضکہ ست گورو مہاراج پندرہ مہینہ راجہ کنول نین کے یہان رہے اور ایک دھرم سالہ بنوایا کہ جسمین بہدروند مسافرون کو آرام ملے جو سادھ سنت وہان آتا تھا سب طرح کا وہ آرام پاتا تھا اور بلکہ راجہ کنول نین خود اپنے ہاتھ سے سادھ و سنت کی خدمت کرتا تھا بعد اسکے ست گورو مہاراج کا جب قصد وہان سے رخصت ہونے کا ہوا تو راجہ کنول نین نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور یہ سب راج حضور ہی کا ہی جسکو چاہین آپ دیجائین تاکہ مین حضور کے ہمراہ چلون۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ یہ راج راجہ جنک کا دیا ہوا ہی ہم کسکو دیوین کیونکہ اس راج کا حکم تیرے ہی واسطے ہی یہ سُنکر راجہ موصوف نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔ ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر شہر باہر تشریف لائے اور وہان سے (سُمیر پربت) کی طرف چلنے کا قصد فرمایا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جسکو مسلمان لوگ (مکّہ) کہتے ہین وہ کہان اور کسطرف ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ کیا (مکّہ) دیکھنے کی تجھکو خواہش ہی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اکثر مسلمان لوگ اُسکی بڑی ہی تعریف کرتے ہین اگر حضور کی مرضی ہو تو اُسکو بھی دیکھ لون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (مکّہ) تو اسطرف پیچھے رہگیا تجھکو پہلے ہی کہنا چاہیے تھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آپکے نزدیک کتنی ہی دور ہو دور نہین ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ اسجگہ سے ڈھائی ہزار کوس مکّہ ہی اور علاوہ اسکے اُس مقام پر ہندو جانے بھی نہین پاتے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تو ڈھائی ہزار کوس ڈھائی پلک مارنے مین طے کرتے ہین اور جو یہ آپ فرماتے ہین کہ ہندو جانے ہی نہین پاتے ہین کسکی مجال ہی کہ آپ کو روکے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خیر چل مردا

یہ کہکر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے جانب (مکہ) روانہ ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (مکہ) کے جانے کی بابت چلی

نمبر ۴۷

ست گورو مہاراج کو پلک مارنے مین تو کچھ دیر بھی لگتی ہو لیکن (مکہ) مین پہونچنے مین کہ جو ڈھائی ہزار کوس کا فاصلہ تھا کچھ بھی دیر نہ لگی اور دم کے دم مین کل مسافت طے کر ڈالی (مکہ) شہر مین جاکر داخل ہوئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ مردانہ دیکھ اب یہی مکہ ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہمین تو صرف چہار دیواری دکھائی دیتی ہے اور کچھ نظر نہین آتا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ اندر جاکر دیکھ آ۔ یہ سُنکر مردانہ اندر جانے لگا وہان کے دربانون نے مردانہ کو اندر جانے سے روکا۔ مردانہ نے کہا کہ اے بھائیو ہم تو مسلمان ہین ہمکو کس واسطے روکتے ہو کیا ہم ہندو ہین۔ مجاورون نے جواب دیا کہ یہان سوائے مجاورون کے اور کسی کو اندر جانے کا حکم نہین ہے اور مجاور بھی جب اندر جاتے ہین تو آنکھین بند کرکے اندر جاتے ہین۔ یہ سُنکر مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس واپس آیا۔ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ مکہ دیکھ آیا بھلا بتلا تو سہی کہ کیا کیا دیکھا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور وہان تو کوئی جانے ہی نہین پاتا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیا وجہ۔ مردانہ نے کہا کہ حضور مجاور لوگ اندر جانے نہین دیتے ہین کہتے ہین کہ اندر جانے کا کسی کے واسطے حکم نہین ہے بلکہ مجاور بھی جب جاتے ہین آنکھین بند کرکے جانے پاتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہی تمہارا مکہ ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کرپا کرکے دکھا دیجئے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو جا اور بلا کھٹکے اندر چلا جا۔ مردانہ ست گورو مہاراج کا ارشاد پاکر اُٹھا اور سیدھا بلا کھٹکے اندر چلا گیا جسقدر مجاور اور دربان اور محافظ تھے سب کے سب اندھے ہو گئے مردانہ اندر گیا اور کل دیکھا منجملہ کل چیزون کے ایک (مورت) پتھر کی کھڑی ہوئی دیکھی بجز اسکے اور وہان کچھ نہ تھا۔ یہ حالت دیکھکر مردانہ باہر آگیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔ پھر ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ کہو مردانہ کیا کیا دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج حضور کی بدولت سب کچھ دیکھا لیکن وہان تھا ہی کیا کہ جو دیکھتا ہان ایک یہ چیز البتہ دیکھی کہ ایک مورت پتھر کی بڑی بھاری کھڑی ہے بجز اسکے اور وہان کچھ بھی نہین ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ وہ مورت پتھر کی (مہادیو) کی ہے بجز اسکے وہان دراصل کچھ بھی نہین ہے اور اسی وجہ سے یہ لوگ اندر کسی کو جانے نہین دیتے ہین بلکہ خود مجاور بھی آنکھین بند کرکے اندر جاتے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اکثر مسلمان لوگ کہا کرتے ہین کہ بت پرستی بیجا ہے نہ کرنا چاہیے پھر اسکو دور کیون نہین کرتے ہین بلکہ خاص (مکہ) کے اندر ہی رکھے ہوئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دراصل اندر جانے کی ممانعت ہی ہے اور مجاور بھی آنکھین بند کرکے جاتے ہین اگر آنکھین کھولے جاوین تو بیشک ہی اندھے ہو جاوین۔ یہ تو صرف تیرے ہی واسطے خصوصیت تھی کہ جو تیری آنکھین کھلی رہین اور تو نے سب دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اسکی کیا وجہ ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ ایک وقت مین یہان کا جو بادشاہ تھا اُسنے اس مورت کے علٰحدہ کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ لوگون نے اس مورت کو دور کرنا چاہا اُسی وقت بادشاہ کے تمام مکان مین و نیز کل مجاورون کے مکانون مین آگ لگ گئی جبکہ یہ بات ظہور مین آئی اُسوقت بادشاہ ممدوح نے اس پتھر کی مورت کے قدمون مین گر کر سر جھکایا اور تمام

مجاورون نے اس مورت کے سامنے گر کر دعا مانگی اُسوقت اس مورت سے آواز برآمد ہوئی کہ جو شخص کھلی آنکھون سے اندر آویگا وہ ضرور ہی اندھا ہو جاویگا اُسوقت سے یہان کے مجاور بھی کھلی آنکھون سے اندر جانے نہین پاتے ہین بلکہ آنکھین بند کر کے اندر آتے ہین یہ سُنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج پھر مسلمان لوگ ہندوؤن کو کافر کیون کہتے ہین جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ لوگ خود ہی کافر ہین کیونکہ یہ لوگ اصلی مسلمان نہین ہین بلکہ نقلی ہین۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا حضور مین کیون اندھا نہین ہوا۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہندو لوگ جو تین گُن کہتے ہین چنانچہ انھین تینون گنون سے برہما۔ بشن۔ مہیش بھی پیدا ہوئے ہین اور انھین مین شامل رہینگے اور جو شخص انسے علحدہ ہوگیا وہ گویا نرنکاری ہوگیا اور وہی صرف بچیگا بس انھین تینون گنون مین سب آدمی بھی ہین یہ مورت جسکی ہو وہ بھولا مہیش ہین اور انھین کو مہادیو بھی کہتے ہین چنانچہ یہ دیوتا بہت صاف دل ہین یعنے کسی قسم کی کثافت انکے دل مین نہین ہو بلکہ از سر تا پا شرافت ہی ہو اور اپنے قول کے بہت پورے دسوری ہین بس اسی وجہ سے یہ مورت اسجگہ رکھی ہو غرضکہ اتنے عرصہ مین رات ہوگئی تو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب اسجگہ لیٹے رہنا چاہیے۔ ارشاد کے ہوتے ہی بھائی بالے ونیز ست گورو مہاراج خود و مردانہ سب صاحب اسجگہ آرام کرنے لگے جبکہ پہر رات باقی رہی اُسوقت اُس مقام پر ایک قاضی آیا اور اسنے آکر ان تینون صاحبون کو دیکھا کہ تین شخص مسافر سو رہے ہین منجملہ انکے ایک صاحب کے پیر جانب مکہ کے ہین یہ امر قاضی مذکور کو ناگوار ہوا اور آکر کہنے لگا کہ تو دیکھتا نہین ہو کہ جو مکہ کی طرف پیر پھیلا کر لیٹا ہے تمھاری زیارت مکہ کی درگاہ مین کیونکر قبول ہوگی کہ تم نے اتنا بڑا گناہ سر پر لے لیا تم خدا کے مکان کی طرف پیر کر کے لیٹے اس سے زیادہ اور کیا گناہ ہوگا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم مسافر پردیسی آدمی ہین راستہ کے تھکے ہوئے تھے بغیر دیکھے ہوئے یہان سو گئے اب تم تو یہان سے بخوبی واقف ہو جسطرف خدا کا گھر نہ ہو اُسطرف ہمارے پیر کر دو۔ یہ سُنکر قاضی مذکور نہایت غصہ مین تو تھا ہی فوراً ہی ست گورو مہاراج کے پیر پکڑ کر پھیر دیے لیکن جیونہی پھر نگاہ کی تو پھر ست گورو مہاراج کے قدم مبارک کو جانب مکہ دیکھا اپنے دل مین یہ سمجھکر کہ شاید انھین نے پھیر لیا ہو فوراً مارے غصہ کے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک دوسری جانب پھیر دیا لیکن پھر جب دیکھا تو ست گورو مہاراج کے پیرون ہی کی جانب مکہ پایا غرضکہ اُس قاضی نے تین مرتبہ ست گورو مہاراج کے پیر پھیرے لیکن جب پلٹ کر دیکھا تب ہی مکہ کو قدمون ہی کی طرف پایا آخر کار بہت تعجب مین ہوا اور مکرر سہ کرر پیر پھیرنے کا شرمندہ ہوکر شفقت زبانی کر کے اُسوقت وہان سے چلدیا جبکہ صبح ہوئی اُسوقت قاضی مذکور بہت سے آدمی لیکر اور نیز وہان کے مجاورون کو اکٹھا کر کے آیا چنانچہ وہ سب لوگ بھی ست گورو مہاراج کے قدم مبارک کی جانب مکہ کو دیکھکر تعجب مین ہوئے لیکن اپنی منھ زوری کی وجہ سے ست گورو مہاراج سے لڑنے کو تیار ہوئے منجملہ انکے جو لوگ کچھ سمجھدار تھے اپنی وحشیانہ حرکت سے باز آکر آپس مین کہنے لگے کہ اے بھائیو اس بارہ مین اس شخص کا کیا قصور ہو جبکہ مکہ ہی اس شخص کی تعظیم مین طواف یعنی پیکرمان کر رہا ہو یہ سوچ سمجھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر سب مجاور ونیز قاضی سر رکھکر اپنے قصور کے معافی کے خواستگار ہوے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ اب کہان کے چلنے کا ارادہ ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ ہی کا جانیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تو پیچھے سے کہنے لگتا ہو کہ وہ مقام کا دیکھنا رہگیا۔ ست گورو مہاراج سے مردانہ نے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ مسلمان لوگ جو مقام مدینہ کہا کرتے ہین وہ کہان ہو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ مقام یہان سے

بارہ منزل ہی- مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج نزدیک ہی تو ہی کیونکہ حضور ڈھائی ہزار کوس ایک چشم زدن مین تشریف لائے اب بارہ¹² منزل کیا دور ہی- ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل مردانہ تجھکو وہ بھی دکھا دیوین- یہ کہکر ست گورو مہاراج مدینہ کی طرف تشریف لیچلے لیکن اب وہان بارہ¹² ہی دن مین پہونچے جسطرف (محمد صاحب) کی قبر تھی ست گورو مہاراج نے مردانہ کو اشارہ فرمایا کہ جا مردانہ مدینہ دیکھ آ- مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اگر کوئی منع کرے- یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہان آنکھین بند نہین ہوتین علاوہ اسکے تو مسلمان بھی ہی- مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مسلمانون کی کیفیت تو مین بخوبی دیکھ چکا- ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پھر تو کیون یہان آیا ہی- مردانہ نے جواب دیا کہ حضور مین تو صرف دیکھنے ہی آیا ہون کچھ پرستش کرنے نہین آیا میری یہان آنے سے یہ غرض ہی کہ اکثر مسلمان لوگ ان مقامات کی از حد مبالغہ کے ساتھ تعریف کیا کرتے ہین اسلیئے مین نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھون تو انکے مبالغہ کو کہان تک گنجایش ہی- ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جا دیکھ غرضکہ مردانہ مدینہ کے اندر گیا اور ست گورو مہاراج بھی مدینہ کے اندر کھڑاؤن پہنے ہوئے جیسے بیٹھے تھے چلے گئے- جسوقت ست گورو مہاراج مدینہ کے اندر داخل ہوئے وہان مجاورون نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بھائی تو کون ہی تو نہین جانتا ہی کہ یہ (محمد صاحب) کا ہی اور یہانکی زیارت برہنہ پا یعنے ننگے پیرون سے کیجاتی ہی نہین معلوم کہ تم کون آدمی ہو کہ جو ایسے بزرگ کی قبر پر بے ادبی سے چلے آئے اب فوراً ہی باہر جاؤ کیونکہ یہ مقام (محمد صاحب رسول کا ہی-) یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا-

سری راگ محل پہلا	(श्री राग महल पहिला)
مقام کر گھر بیس نانت چلنے کے دھوکھا-	मुक़ामकर घर बैस नानित चलने के धोखा
مقام تا پر جانے جو رہے نہچل لوگا	मुक़ाम तापर जानेजो रहे निचल लोगा॥
دنیا کیس مقامی	दुनियां कैस मुक़ामी
کر صدق کرنی خرچ باندھو لگ رہن مین	करसदक़ करनी ख़र्च बाँधो लग रहन में
جوگت آسن کر بہے مولانت ہی مقام	जोगत-आसनकर बैहे भूला सब है मुक़ाम
پنڈت دکھنہ پوتھیان شدھ بہئے دیو استھان	पण्डित बराहिं पोथियां शुद्धभये देवस्थान
سور شدھ گن کندھرب من جن شیخ پیر سلار	सर सुद्ध गन गंधर्व मुनि जिन शेख पीरसलार
در کوچ کوچا کر گئے اور بھئے چلن ہار	दर कुञ्ज कूंचा कर गये और भय चलन हार
سلطان خان ملوک او مر گئے کر کر کوچ	सुल्तान ख़ां मलोको मर गये कर २ कूंच
گھڑی مہورت کی چلنا دل سمجھ تو بھی پہونچ	घड़ीमुहूरत कीचलना दिल समझ तूभी पहुंच
سب داہ ماہ لکھائے برلا تا بوجھے کوی	सब दाह मांहि लिखाने बिरला तां बूझे कोय
نانک دیکھین بنتی جل تھل مہل سوے	नानक देखें बिन्ती जल थलमहि बल सोय
اللہ الکھ اگم قادر کارن ہار کریم	अल्ला-अलख-अगम क़ादिर कारण हारकरीम
سب دنیا ودہرجا ونڑی مقام ایک رحیم	सब दुनियां बड़जावड़ी मुक़ाम एक रहीम

मुक़ाम तिस नूं आखिये जिस सिस नहोवै लेख	مقام تس نوں آکھیے جس سیس نہ ہووے لیکھ
आसमान धर्ती चलसी मुक़ाम वोही एक	آسمان دھرتی چلے سی مقام وہی ایک
दिन रवि चलै निशा शशि चलै तारकालख पल्ले होय	دن اب چلے نس سسہس چلے تارکا لکھ پلے ہوے
मुक़ाम वही एक है नानक सच्च बिगोय	مقام وہی ایک ہے نانک سچ بگوے

یہ شبد سنکر مُلّاں نے کہا کہ یہ کفر تو تھا ہی اللہ اور اُسکے رسول اور نماز اور روزہ کو جانتا ہی نہیں ہے ارے تو کہاں سے آیا ہے تیرا کوئی نرالا مذہب ہے تو اس سے بہتر ہے کہ اب تو یہاں سے چلا جا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے پھر یہ شبد فرمایا۔

(राग मारू महल पहिला)	راگ مارو محل پہلا
अल्ला अलख खुदाई बन्दे	اللہ اگم خدائی بندے
छोड़ ख्याल दुनियां के धन्धे	چھوڑ خیال دنیا کے دھندے
होय पै खाक फ़क़ीर मुसाफ़िर	ہووے پے خاک فقیر مسافر-
यह दरवेश क़बूल दर	یہ درویش قبول در
सच्च नमाज़ मुसल्ला मन्सा	سچ نماز یا کے مُسلّا منشا
मारने वार हो ऐसा	مارنے وار ہو ایسا
देह मसजिद मन मौलड़	دیہہ مسجد من میلڑ
क़लम खुदाई पाखर	قلم خد سے پاکھر
मारा सर अत लेहु कमावहु	سارا سر الیھاں دھو
तरीक़त तरक खोजवे लावहु	طریقت ترک کھوج دسے لادھو
मार्फ़त मन मारहु अबदाली	معرفت من مارو ابدالی
मिलहु हक़ीक़त जितफिरन मार	ملہو حقیقت جت پھرن مار
क़ुरान कुतुब दिल में कमाय	قران کتب دل مین کماے
दस औरत राखो बद राही	دس عورت راکھو بد راہی
पञ्ज मर्द सदक़ ले बांधहु खैर सबूर क़बूल पर	پنج مرد صدق سے باندھو خیر صبور قبول پر
मक्का मेहर रोज़ह पर खाक	مکہ مہر روزہ پیے خاک
भिस्त पीर लफ़ज़ कमाय अन्दाज़	بہشت پیر لفظ کماے انداز
हूर नूर मुस्क खुदाया बन्दगी अल्ला २ हाज़िर	حور نور مشک خدایا بندگی اللہ اللہ حاضر
शे कमावै सोवै क़ाज़ी	شیخ کماوے سووے قاضی
जो दिल सोधै सोई हाजी	جو دل سودھے سوئی حاجی

سو ملا ملون نواری سو درویش جس صفت دھر	सो मुल्ला मल क़न निवारे सो दुरवेश जिस सिफ़त धर
سبھی وقت سبھی کر بیلا	सभी वक़्त सभी कर बेला
خالق یاد دل مین مولا	ख़ालिक़ याद दिल में मौला
تسبیح یاد کرہو دس مردان سنت شیل بندھان پر	तसबीह याद करहु दस मर्दन सुनत शील बन्धा पर
دل مین جانو سب فی الحال	दिलमें आनो सब फ़िल्हाल
خیل خان بردار ہو من جنجال	खेलखां वर्दारहु मन जंजाल
میر تلک امرے فنائے ایک مقام خدائے	पीर मलिक उमरे फ़नाए एक मुक़ाम ख़ुदाए
اوّل صفت دوم صابری	अव्वल सिफ़त दोयम साबूरी
تیجی حلیمی چوتھے خیری	तीजे हलीमी चौथे खैरी
پنجویں پنج ایک تان مقامی یہو پنج وقت تیرا اپر پرا	पञ्जवें पञ्ज एकतां मुक़ामें यहु पञ्ज वक़्त मेरा अपरपरा
سگلی جان کرہو مون دلف	सगली जान करहु मों दिफ़
بد عملی چھوڑ کرہو ہاتھ کجا	बद-अमली छोड़ करहु हाथ कुजा
خدائے ایک بوجھ دیکھو بانگا	ख़ुदाय एक बूझहु देखहु बांगा
برگ برخوردار کھیر	बर्ग बर्खुर्दार खैर
حق حلال بکھیرو کھانڑ	हक़ हलाल बखेरहु खांड
دل دریاو دھوو ہو ملّا	दिल दरियाव धोवहु मुल्ला
پیر پہچانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ چوج ٹھہرا	पीर पहिचाने बिहश्ती सोई इज़राईल न चोंज ठहरा
کایا کردار عورت پکینا	काया करदार औरत पकीना
رنگ تماشا مانہو کینا	रङ्ग तमाशा मानहु कीना
ناپاک پاک کرو دردسا ثابت سرت دستار سر	नपाक पाक करो दुर्दसा साबित सर्त दस्तार सर
مسلمان موم دل ہووے	मुसल्मान मोम दिल होवै
انتر کے مل دل تے دھووے	अन्तर के मल दिलते धोवै
دنیا رنگ نہ آوے نیرے جیون کسم پاٹ گئی پاکھ	दुनियां रङ्ग न आवै नेरे ज्यों कुसुम पाट गई पारवर
جاکو محرم ہر مہر بانا	जाको महरम हर मेहर बाना
سوئی مرد مرد مردانا	सोई मर्द मर्द मर्दाना
سوئی شیخ سمایک حاجی سو بندہ جس نظر کر	सोई शेख़ समायक हाजी सो बन्दा जिस नज़र कर
قدرت قادر کرم کریم	क़ुदरत क़ादिर कर्म करीम

सिफ़त मुहब्बत अथाह रहीम

صفت محبت اتھاہ رحیم

हुक्म सच ख़ुदाय बूझ नानक बन्द ख़लासा दर

ن حکم سچ خدائے بوجھ نانک بند خلاص در

یہ سنکر اُس مُلّا کو اطمینان ہوا اتنے مین مردانہ (محمد صاحب) کی قبر دیکھکر ست گورو مہاراج کے پاس حاضر ہوا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہو مردانہ کیا دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج جی کی قبر بھی خداوند عزت مسلمان لوگ یہان آنے کا بڑا فخر کرتے ہین اور یہان کی یہ کیفیت ہے میری نظر دانمین تو یہان کچھ بھی نہین ہے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (محمد صاحب) کا آواگون نہین چھوٹا ابھی پھر آسکا۔ جنم ہوگا کیونکہ وہ ان تینون گنون سے علحدہ نہین ہوا جنکا ہم نے تجھسے پہلے ذکر کیا تھا اور اب اُسکا جنم ہندو کے گھر مین ہوگا اُسکو صرف پندرہ برس تک بہشت مین رہنے کے واسطے حکم ہوا تھا بعد بہشت کی سکونت کے پھر ہندو کے گھر مین پیدا ہوگا لیکن نیچ یعنی سودر کے گھر مین اُسکا جنم ہوگا اُسوقت اُسکو ایک ست گورو ملینگے وہ گورو البتہ اُسکو پرلوک پہونچانے والے ہونگے ہان ان ست گورو کے ذریعہ سے اُسکا آواگون چھوٹ جاویگا پہلے اُسکی زندگی مین اُسکو کوئی ست گورو ملا ہی نہین تھا اسواسطے آواگون مین پھنسا رہا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ جو مسلمان کہا کرتے ہین کہ (محمد صاحب اور خدا) سے باتین ہوئی تھین یہ سچ ہے یا جھوٹ۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ زمانہ کلجگ کا ہے اسمین جھوٹ بہت زیادہ ہے اور سچ بہت کم ہے اے مردانہ خداوند کریم گفتگو کرنے سے پاک و صاف ہے اور یہ جو قرآن بتلاتے ہین وہی صرف (جبرئیل) اور (محمد صاحب) کی باتین ہین اے مردانہ خدا کا واقف کار اور رازدان اس جسم فانی مین کوئی نہین ہوتا ہے بس جسوقت جسم کو چھوڑے جب پورن ہووے تو البتہ اُسکے درشن کوئی پاوے۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج اکثر ہندو کہتے ہین کہ ہم نے درشن پایا اور مسلمان کہتے ہین کہ ہمکو دیدار نصیب ہوئے یہ کیا بات ہے وہ لوگ سچ کہتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُن مردانہ یہ سب جھوٹے ہین اگر بالفرض کہ اُسکے درشن کسی کو نصیب بھی ہون تو درشن کرنے والا بیان کے قابل ہی نہین رہتا ہے اور یہ سب کہنے والے تو دُبدھا مین پھنسے ہوئے ہین کیونکہ اُسنے اپنے راز سے کسی کو واقف ہی نہین کیا اور جسکو دکھا اُسکو اپنا کرلیا۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہندو اور مسلمان جو لوگ گیانی اور دھیانی ہین اکثر کہا کرتے ہین کہ ہر جسم مین جو بولتا ہے وہ پرمیشر ہی ہے اور حضور نے اپنے شبد مین فرمایا ہے کہ وہ سرب بیاپی ہے بس جبکہ وہ سرب بیاپی ہے تو دیدار اور درشن کیسے ملتے ہین یہ کہکر دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور اس بارہ مین میری تسلی فرماوین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو اس بندہ مین وہ رما ہے تو یہ بندہ پھر عاجز کیون ہے اور ایک دوسرے کا محتاج کیون ہے اور ہمنے جو اُسکو سرب بیاپی کہا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ وہ رب العالمین اور حاکم الحاکمین ہے یعنے سب کے اوپر اُسکا حکم ہے غرضکہ سبکا وہی خالق اور وہی رازق ہے جبکہ وہی ہے تو بغیر اُسکے حکم کے کوئی کچھ بھی نہین کرسکتا ہے اے مردانہ وہ تو تو بھی جانتا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ خلقت بڑی ہی جھوٹی ہے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ مردانہ سنسار کیا کرے کرتار نے سنسار کو خود ہی بھلا دیا ہے ہان جس شخص پر کرتار کی مہربانی ہے اُسکو فوراً ہی ست گورو وہ ترلوکی ناتھ بتلا دیتا ہے اس بارہ مین اُسکی نظر سنساریون پر اور ہی طرز پر رہتی ہے جسطرح کسی سنت نے فرمایا ہے۔ (کہ بیچ گور کی سیکھا بھگیر کے بیج کی طرح ہے-) جیسے کہ کسی لڑکی کا خاوند تلاش کیا جاوے مگر وہ پھر انکے ایسے ہی اے مردانہ سُن رکھ اس سنسار کو کرتار پورکھ نے آزاد کرکے چھوڑ دیا ہے حالانکہ کوئی گودڑی اوڑھے یا خنجری دکھال بجا

سے پورن پورکھ نہین ہوسکتا ہی بس جسکو کرتار نے پورکھ بنایا تھا وہی پورن پورکھ ہوتا ہی اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس کسی کو پورن پورکھ ملجاتے ہین اُسکے دل سے یہ سب باتین بھُول جاتی ہین اُس شخص کو کہین پر روک نہین ہوتی ہی بلکہ زمین و آسمان راہ دیتے ہین گو کہ کہنے کو سادھو بھی بہت ہین لیکن یون بننے سے کچھ نہین ہوتا ہی اے مردانہ اُنکی رفتار ہی چھپی نہین رہتی ہی۔ یہ سُنکر مردانہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اتنے مین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ اے بھائی بالے مجھکو بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہان سے کتنا فاصلہ ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب چلنا چاہیے بھائی بالے نے کہا کہ حضور چلین اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان سے کتنی دور ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان سے سلطان پور دو ہزار سات سو کوس ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کب پہونچینگے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جب کرتار پہونچاوے۔ یہ باتین دوپہر کے وقت ہوئی تھین اور شام کے وقت کسی قدر رات جانے کے بعد سلطانپور مین ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے پہونچ گئے تھوڑی دیر باہر کھڑے ہوکر ستگورو مہاراج نے بی بی نانکی جی صاحبہ سے اندر مکان کے جا کر ملاقات

آگے ساکھی بی بی نانکی جی صاحبہ کی بابت چلی

نمبر ۴۸

ست گورو مہاراج اچانک ہی جا پہونچے اُسی وقت تلسی خدمتگاری نے اندر جا کر بی بی نانکی جی صاحبہ سے جا کر کہا کہ بہو جی آپکو مبارک ہو آپ کے بھائی جی صاحب تشریف لائے ہین۔ بی بی صاحبہ نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو ست گورو مہاراج بھی کھڑے ہی ہین دیکھتے ہی بی بی صاحبہ نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے بی بی جی صاحبہ کو فوراً ہی پکڑ لیا اور فرمایا کہ آپ نے مجھکو یاد کیا تھا اُسی وقت مین نے بھائی بالے سے کہا کہ بی بی جی نے مجھکو یاد کیا ہی اب اُنسے ضرور ہی ملنا چاہیے۔ یہ سنکر بی بی جی نے یہ کہا کہ اے مہاراج کیا آپ کہین نزدیک ہی تھے کیونکہ قریب دوپہر کے آج مین نے آپکو یاد کیا تھا یہ سُنکر مردانہ نے کہا کہ اے بی بی جی ست گورو مہاراج دو ہزار سات سو کوس سے ایک گھڑی مین تشریف لائے ہین اور ہم لوگون کو بھی اپنے ہمراہ ہی لیتے آئے ہین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ خاموش خاموش بعد اسکے بی بی جی کی طرف متوجہ ہوکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب جس لیے آپ نے مجھکو یاد کیا ہی وہ فرمائیے کیونکہ مجھکو بہت جلد پلٹ جانا ہی۔ بی بی جی نے عرض کیا کہ اے بھائی جی آپکے درشن ایک عرصہ سے مجھکو نہین ہوئے تھے درشنون کی خواہش تھی اسلیے آپکو یاد کیا تھا اور آپ تو انترجامی ہی ہین۔ کئی برسون سے درشنون سے محروم تھی اسلیے آج دوپہر کے مین نے صرف یہی کہا تھا کہ اے بھائی جی کیا مجھکو آپ نے بھُلا دیا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بتلائیے تو سہی تاکہ آپکی بھی منوکامنا پوری ہو جاوے بی بی خاموش ہو گئین تب ست گورو مہاراج نے اجازت چلنے کی مانگی اُسوقت تلسی خدمتگاری نے کہا کہ اے ٹھاکر جی صاحب ابھی تو آپ تشریف ہی لائے ہین اور اسقدر جلد چلنے کو تیار ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے تلسی مجھکو جانا ضروری ہی اور بہت جلدی یہ کہکر بی بی جی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جیجا جی صاحب سے میری طرف سے پوچھ دیکھنا اور خیر و عافیت کہہ دیجیگا۔ یہ سُنکر بی بی جی کے آنسو نکل آئے اور بابا سری چند جی صاحب کو بی بی جی نے ست گورو مہاراج کے آگے لاکر کھڑا کر دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی آپ کو تو یہ بات مناسب نہ تھی کیونکہ مین تمھارے واسطے بہت دور سے

آیا ہون تب بی بی جی موصوفہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہاراج بھلا زیادہ نہین تو ایک ہی مہینہ یہان قیام فرمایئے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی ہم تو آپ کے پاس بہت دن رہ چکے ہین اور اب تو اسوقت مین راستہ پر ہون ہان مگر جو مناسب تھا وہ تم نے کہا۔ بیشک تمھاری بھلائی اسمین ہی اب آپ مجھکو رخصت دیجیئے دوبارہ فرمانے کی وجہ سے بی بی صاحبہ متوقف ہوگئین اور جلدی سے کہا کہ بہتر جیسی مرضی آپ کی ہو لیکن پرشاد تو پاتے جایئے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی بہتر جو کچھ پرشاد تیار ہو لا دیجیئے اور مردانہ کو دیجیئے۔ اتنے مین بی بی جی صاحبہ نے کچھ پکوان اور بتاسہ دودھ مین ملاکر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھ دیا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ لو مردانہ کھاؤ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بھی کچھ کھاوین تو مین بھی کھاؤن۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی بالے پرشاد تقسیم کرو چنانچہ بھائی بالے نے پرشاد تقسیم کردیا غرضکہ تینون صاحبون نے بھوجن کیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی ہمارا اب کرتار کرتار ہی ہے۔ بی بی جی نے عرض کیا کہ اے بھائی جی اب آپ مجھکو درشن ہونگے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جسوقت آپ مجھے یاد کرینگی اسی وقت آپ کے پاس مین پہنچ جاونگا۔ بی بی جی نے کہا کہ بھائی جی آپکی خوشی پر منحصر ہی اسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور ایک گذارش میری ہی اسکو آپ قبول فرماوین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی بالے تمھارا کہنا مجھکو ہر حال منظور ہے۔ بھائی بالے نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور آج کی شب یہین قیام فرماوین تاکہ بی بی جی خوش ہون۔ بی بی جی کے دل مین یہ بات ہی لیکن مارے خوف کے عرض نہین کرسکتی ہین اور اگر آج یہان قیام ہوگا تو انکی دلجوئی کا باعث ہوگا۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اچھا بھائی بالے تمھارا کہنا ہمکو منظور ہی غرضکہ اس روز کی شب (سلطانپور) مین ست گورو مہاراج نے قیام فرمایا اور جب پہر رات باقی رہی تب ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو اشنان کے واسطے فرمایا۔ ست گورو مہاراج نے خود بھی اشنان کیا اور یہ دونون صاحب بھی اشنان سے فارغ ہوے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بی بی جی سے فرمایا کہ کرتار کرتار یہ فرماکر ست گورو مہاراج رخصت ہوے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے سوبرن پور و سمیر پربت کے جانے کی بابت چلی

نمبر ۴۹

ست گورو مہاراج سلطانپور سے چلکر پانچ ہزار دو سو کوس پر ایک چشم زدن مین تشریف لیگئے اور بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ تمکو یہ معلوم ہوا ہی کہ کہان آگئے ہین۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ ست گورو مہاراج آپکا راز کون جانے کسکی طاقت ہی کہ آپ کے بھید کو پہچانے اور میرا خیال بھی نہین پہونچ سکتا ہی بجز اسکے کہ آپ کی ذات پرمیشر ہی کی ہی اسمین بھی میری عقل دنگ ہی کہ آپکو سادہ سمجھون یا پرمیشر بعد اسکے مردانہ سے دریافت فرمایا کہ بھائی مردانہ تمکو معلوم ہی کہ کہان آگئے ہین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آپکے بھید کو کون بیان کرسکتا ہی ڈھائی ہزار کوس دم کے دم مین تشریف لیگئے کسکی زبان ہی کہ جو بیان کرے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب کدھر چلنا چاہیے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ جدھر حضور کی مرضی ہو۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (سمیر پربت کو چلین اُسجگہ سدھون کی منڈلی ہی وہان چلکر اُنسے بھی درشن میلا کرین مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر۔ غرضکہ ست گورو مہاراج آگے کو چل کھڑے

ہوے اور دم کے دم مین ایک مقام پر پہونچے جہان کی زمین اور پہاڑ وغیرہ سب طلائی ہی تھے - مردانہ نے یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور یہان کی عجیب کیفیت دیکھکر حیرت چھائی ہی کہ اس مقام کی کل سرزمین مع پہاڑ وغیرہ بھی سب طلائی ہی نظر آتے ہین علاوہ اسکے یہان کے آدمیون مین قومیت کی تفصیل نہین معلوم ہوتی ہی اے مہاراج اس ملک کا کیا نام ہی [illegible] کے تیسری بات یہ ہی کہ (چشمہ امرت) کا چشمہ جو جاری ہی کہان سے آیا ہی اور اسکے پینے والے بھی یہان نظر نہین آتے ہین یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اس مقام کا نام (معرفت) ہی اور یہ امرت قدرتی گرتا ہی اسکو پرمیشر کی قدرتی کہنا بجا ہی کیونکہ اسکا اجرا اُسکی قدرت ہی سے ہی اور اس مقام پر آدمیون کا گذر نہین ہی بلکہ آدم زاد یہان تک پہونچ ہی نہین سکتا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ حضور یہ قدرتی امرت یونہی ضائع جاتا ہی افسوس کہ کسی کے منھ مین نہین پڑتا ہی ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ مردانہ ایسی ہی اُسکی مرضی ہی - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان اسکا کوئی دیکھنے والا بھی نہین ہی یہان کی سرزمین و پہاڑ وغیرہ بھی سونے کی ہونی محض فضول ہی - بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ امرت رس کرتار نے اپنے پیارون کے واسطے پیدا کیا ہی جن لوگون نے دنیا کے رس کو ترک کیا ہی اور اسکی محبت مین غرق آب مین اور اُسکے پریم مین مگن ہین اُن لوگون کو یہ قدرتی رس اُسکی قدرت کے ذریعہ سے ملتا ہی اور یہ سونا بھی اُنھین بھگتون کو پراپت ہوتا ہی اے مردانہ وہ سونا جسکو تو جانتا ہی وہ سونا نہین ہی گو کہ سنساری لوگ اُسی کی خواہش رکھتے ہین اور اسکے بھگتون کی آنکھین کھلی ہوئی ہین وے لوگ سب دیکھتے ہین اسلیے اُن لوگون کو یہ امرت رس خوش آتا ہی اور یہ سونا بھی اُنھین لوگون کو بھاتا ہی سچ تو یہ ہی کہ اسکے بھگتون کو اس ست نام کی بھوکھ و پیاس رہتی ہی بجز اسکے اور کسی چیز کی اُنکو خواہش ہی نہین رہتی ہی - اے مردانہ سنساری لوگون مین اور اُسکے بھگتون مین بڑا ہی فرق ہی بلکہ اسی بات کا فرق ہی - مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج اگر آپکی اجازت ہو تو اس امرت رس سے مین بھی کچھ پی لون - ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تو اسکو ہضم بھی کر سکیگا - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کی خدمت مین اسقدر مدت خدمتگذاری مین گذرے کسی وقت مین تو دیا ہونی چاہیے - بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ([illegible] مہاراج) ہی جسکو کرتار پلادے وہی پیوے ورنہ بہت لوگ سوانگ بنائے پھرتے ہین وہ اسکو پی نہین سکتے ہین - مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج جو لوگ اس امرت رس کو ہضم کرتے ہین وہ کسطرح کے ہوتے ہین - ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ جو اس امرت رس کو ہضم کر لیتے ہین وہ اس سنسار سے علیحدہ ہو گئے اور مایا کے بندھن سے فوراً ہی چھوٹ گئے اُنکے دلون سے تین اور تینون کا تار ہی ٹوٹ جاتا ہی بلکہ یہانتک بیہوشی ہو جاتی ہی کہ اپنی اولاد بھی اُنکی پہچان مین نہین آتی ہی کہ یہ میرا ہی یا پرایا ہی وہ لوگ سب اور سب کو نرنکار ہی جانتے ہین - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس امرت رس کو مجھکو بھی ہضم کرا دیوین تو مین بھی پی لون - ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تیرا یہان آنا خالی اسکے نہین ہی کہ تو اسکو پی کر ہضم کر لے یہ کہکر پھر فرمایا کہ اے مردانہ اب پی جسقدر پی سکتا ہی پی لیوے ارشاد پاتے ہی مردانہ نے امرت رس قدرتی پیا - پھر کیا تھا اس امرت رس کے پیتے ہی مردانہ مست ہوگیا بس اسی وقت مردانہ کی اندرونی آنکھین کھل گئین مردانہ کی کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ بھائی بالے یہ کیا ہوا بھائی بالے نے عرض کیا کہ آپکی گت آپ ہی جانتے ہین میری کیا طاقت ہی کہ مین کچھ بیان کرون - مردانہ کو جب ہوش آیا ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور یہ کیا ہوا - بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ مزاج مستقل رکھ کیونکہ تجھسے ہمکو بہت کام لینا ہی

مردانہ نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور ہو۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج آگے کو چل کر ہمانچل پربت پر پہونچے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ کونسا مقام ہے اور یہ سفید سا کیا دکھائی دیتا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ سفید شے برف نظر آتی ہے کہ جو انسان اگر قدم رکھدے تو گل جاوے غرضکہ یہاں پر انسان چل نہیں سکتا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگ کس طرح آ پہونچے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہمکو تو کرتار ہی یہاں لایا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے حضور اس سے اوپر بھی کوئی جگہ ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکے اوپر (ہیم) ہے۔ مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور وہاں بھی تشریف لیچلیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل مردانہ وہاں بھی چل۔ ست گورو مہاراج (سردھار پربت) کو روانہ ہوئے۔

گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے پوچھا کہ اے بھائی بالے سردھار پربت کسی پہاڑ کا نام ہے۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے گورو مہاراج مردانہ نے ست گورو مہاراج سے یہی دریافت کیا تھا تو ست گورو مہاراج نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ ہاں اس پہاڑ کا نام (سردھار پربت) ہی ہے اور یہ پہاڑ سرل دار یعنی ڈھالو ہے اس مقام پر راستہ و سڑک کوئی نہیں ہے اور یہاں وہی شخص پہنچ سکتا ہے جو ہوا پر سوار ہو سکتا ہو اور جو پرمیشر کے پورے بھگت ہوں کہ جنکو ایک پرمیشر ہی پیارا لگتا ہو دوسری چیز کی خواہش ہو نہیں سنتوں اور سنت جنوں اور بھگتوں کے واسطے یہ جگہ ہے۔ بھائی بالے نے یہ بھی بیان کیا کہ اے گورو مہاراج بلکہ مردانہ نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ جو اکثر سنتے ہیں کہ پانڈون یعنے جدھشٹر وغیرہ ہمانچل پربت میں جاکر گل گئے ہیں تو کیا وہ جگہ یہی ہے جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پانڈون یعنے جدھشٹر وغیرہ یہاں تک نہیں پہنچے وہ تو پیچھے تک پہونچے تھے ہاں سنجلہ پانڈون کے صرف جدھشٹر کچھ دور آگے آیا تھا بعد اسکے وہ سرلوک کو چلا گیا یہاں تک نہیں پہونچا۔ پھر مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اب اور آگے کو تشریف لیچلیں۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہاں مردانہ چلتے ہیں۔ اتنے ہی عرصہ میں ست گورو مہاراج کے پاس ناتھ آئے اور ست گورو مہاراج سے بچن کیا۔

کہ اے گورو جی

کون روپ ہے ۔ اور کیا تمھاری ذات ہے ۔ اور کہاں رہتے ہو ۔ اور اڑانی لیتے ہو ۔ اب آگے زمین ہی نہیں ہے کہاں رہوگے ۔ اور بہت ہی سردی ہے ۔ اور برکھا ہوتی ہے ۔ اور آگے راستہ ہی نہیں ہے ۔ بہتر ہے کہ پیچھے کو پلٹ جاؤ ورنہ تکلیف اٹھاؤ گے ۔ سرل سار جھلکتا ہے ۔ کوئی سورا پورا ٹھہرتا ہے ۔ بہتر ہے کہ پلٹ جاؤ ورنہ دکھی ہوگے ۔ سنو نانک جی گورکھ ناتھ ۔ یہ بات کہتا ہے ۔

ست گورو مہاراج نے جواب دیا

ہمارا روپ اسچرج ہے ۔ ہماری ذات کوئی نہیں ہے ۔ ہمارا وہیں مقام ہے جہاں دن اور رات نہیں ہوتی ہے ۔ آگے اور پیچھے ہماری درشٹ ہے ۔ زمین و آسمان پھیلایا ہے ۔ دیا ہماری مت ہے ۔ ہمانچل جسکے ساتھ وہ ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ ہے ۔ ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے گورکھ ناتھ جوگ تمنے پایا ہی نہیں صرف عمر بڑھائی ہے تمھاری زندگی بیکار ضائع ہوگئی ۔ یہ سنکر گورکھ ناتھ وہاں سے چلدیے ۔

بعد اسکے مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج اب تو سورج نظر نہیں آتا ہے کیا آگے ہے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اب ہم لوگ سورج

اوپر آگئے ہین یہ سُنکر مردانہ نے دریافت کیا کہ اے مہاراج کسقدر سورج سے ہم لوگ اوپر آئے ہین یہ سُنکر مردانہ نے دریافت کیا کہ اب کسقدر سورج سے ہم لوگ اوپر آئے ہین۔ بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ دو ہزار جوجن اسوقت ہم سورج سے بلندی پر ہین۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جس جگہ اپنا مکان ہی وہان سے سورج کسقدر بلندی پر ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پینتیس[۳۵] ہزار جوجن سورج وہان سے اونچا ہی۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کل راستہ کتنے دور طی کر چلے ہین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسوقت تک کُل سفر سینتیس ہزار جوجن طی کر چلے ہین۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو خوف معلوم ہوتا ہی لیکن بغیر دریافت کیئے ہوے دل بھی نہین مانتا ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بلاخوف کُچھ جو دریافت کرنا منظور ہو کر۔ ایسے امور مین پس و پیش کی ضرورت نہین ہی اگر کچھ پس و پیش کریگا تو ضرور ہی بُرائی ہوگی اور یاد رکھ کہ سکھ ہونے کا یہی دھرم ہی کہ جو کچھ دریافت طلب بات ہو وہ ضرور ہی دریافت کرلیوے ورنہ وہ شخص سکھ نہین ہی اور ساتھ ہی اُسکے گورو کو بھی یہی لازم ہے کہ جسوقت کوئی سکھ کچھ دریافت کرے تو اُسکے سوال کے موافق سکھ کو جواب دیوے کیونکہ مہا پورکھ اور سکھ کا سنجوگ کرتار نے اسی واسطے بنایا ہی خاص کرکے کہنے اور سننے کے واسطے پس سکھ ہوکر اگر دریافت نکرے تو سکھ نہین ہی یعنی اُسکا شمار سکھون مین نہین ہوگا۔ پس اسی طرح اگر کوئی سکھ کچھ دریافت کرے اور گورو جواب نہ دیوے یا اُلٹا غصہ کرے تو وہ گورو بھی نہین ہی بلکہ اُسکو ٹھاک کہین گے بلکہ ایسے گورو کے چھوڑ دینے مین کچھ بات نہین ہی بلا تامل ایسے گورو کو چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ جس شخص کو اپنے جسم کی خبر نہین ہی وہ اپنے سکھ کو کیا نجات دیگا اسی واسطے ضروری امر ہی کہ اول سے گورو سمجھکر کرنا چاہیئے کیونکہ جسم انسانی بہت مشکل سے ملتا ہی پس اسی لیے گورو کو سکھ اور سکھ کو گورو پہلے ہی سے بہت سمجھ بوجھ کر کرنا چاہیئے کیونکہ بالفرض کہ سکھ اگر کوئی (ملین)[۳] شی کھائیگا تو ضرور ہی اپنے گورو کے سامنے لائیگا اور یہ ظاہر ہی کہ ملین شی کھانے سے من ہی ملین ہو جاتا ہی اور ایسا کھانے والا ضرور ہی نرک مین جاتا ہی بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ جسقدر جو کچھ تجھکو دریافت طلب ہو بلا تامل دریافت کر تاکہ تیرے دل مین کوئی حوصلہ نہ رہے اور مین اُسکا جواب دیکر تیرا اطمینان کردون۔ اتنے مین بھائی بالے مسکرائے۔ بھائی بالے کی مسکراہٹ دیکھکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین تو کچھ نہین دریافت کرونگا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کیون نہین دریافت کرتا ہی کیا تجھکو کسی نے منع کیا ہی۔ مردانہ بول اُٹھا کہ اے ستگورو مہاراج بھائی بالے کو میرا دریافت کرنا بُرا معلوم ہوتا ہی۔ ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے دریافت کیا کہ تم کیون بُرا مانتے ہو۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ مین تو کچھ بُرا نہین مانتا ہون لیکن بیشک مجھکو کچھ ہنسی معلوم ہوئی تھی اور اُسکی وجہ یہ ہی کہ مردانہ آزمانے کو آزماتا ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بالے مردانہ جو کچھ دریافت کرتا ہی مین اُسکا جواب دیتا ہون وجہ اسکی یہ ہی کہ بعد کو یہ ساکھی چلیگی اُسکو گورمکھ لوگ پڑھینگے اور اُسکا بچار کرینگے۔ دنیا مین بہت جھوٹھے لوگ ہونگے اور جھوٹھی کراماتین دکھاوینگے۔ بید مت والے اور کتابون کے بتلانے والے بہت ہو جاوینگے۔ اُسوقت جو سکھ گورمکھ لوگ اِن ساکھیون کو پڑھکر اور سُنکر سمجھینگے تو اُنکے دلون کو جھوٹھے اور مکاریون کی کائی نہ لگیگی بعد اسکے پھر فرمایا کہ اے بھائی بالے تم اور ہم اور مردانہ پچھلی دقتون کے ساکھی ہین۔ یہ سُنکر بھائی بالے دست بستہ ہوکر کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ایک میری گزارش ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی بالے جو کہنا ہو کہو دیر مت کرو بھائی بالے

[۳] نوٹ گوشت انسانی کے ممانعت

نے عرض کیا کہ آج کرتار نے مجھ نالائق پر بہت ہی مہربانی فرمائی ہی کہ جسکی وجہ سے مین نہال ہوگیا اسلیئے آج یہ تابعدار کھل کر باتین کرتا ہی۔ پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی بالے جو کہنا ہی کہو دیر ست کرو۔ اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور فرماتے ہین کہ پچھلے جنمون کا ہمارا اور تمہارا اور مردانہ کا ساتھ ہی۔ پھر مردانہ مسلمان کیون ہوا۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ترتیا جگ مین بھی مردانہ مراثی ہی تھا اور راجہ جنک کے دربار مین گان کیا کرتا تھا۔ ایک دن مردانہ راجہ جنک کے دربار مین گر شبد خراب ہوگیا اُسوقت راجہ ممدوح کی زبان سے نکلا کہ اسے ملیچھ ہی جو سے یہ ملیچھ ہوگیا یعنے مسلمان کے گھر مین اسکا جنم ہوا۔ کیونکہ ایسے جو بات پورن پرکہون کے منھ سے نکلتی ہی وہ پوری ہی ہو جاتی ہی۔ یہ سُنکر بھائی بالے نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر ٹیکا اور مردانہ سے بھائی بالے نے کہا کہ اے مردانہ تمکو جو کچھ حضور سے پوچھنا ہو وہ بلا تامل پوچھو۔ مردانہ نے پھر ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اب تو چندرما بھی نہین دکھائی دیتا ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جسقدر زمین سے سورج اونچا ہی اسی قدر سورج سے چندرمان بلند ہی۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کسقدر سورج سے چندرمان بلندی پر ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پچاس ہزار جوجن اونچا ہی۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تارے کتنے اونچے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ انکی مقدار بلندی کی کہی نہین جا سکتی ہی کیونکہ انمین بہت سے نزدیک بھی ہین اور بہت سے دور بھی ہین۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور دھرو تارا کہان ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ سب تارون سے اونچا ہی کیونکہ وہ کیلاش کے اوپر ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج بھلا دھرو جی کے بھی درشن ہونگے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ کہو بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہی۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ حضور جو مردانہ عرض کرتا ہی وہ حضور قبول فرماوین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج آگے کو چلے۔

غرضکہ ست گورو مہاراج سار دھار پربت سے اودنا پربت کی طرف تشریف لیچلے اور دم کے دم مین جا پہونچے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس پربت کا کیا نام ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس پربت کا نام (اودنا پربت) ہی۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اودنا پربت پر تشریف لیجانے کی بابت چلی

نمبر ۵۰

جسوقت ست گورو مہاراج اودنا پربت پر پہونچے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کتنے جوجن آگئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ پندرہ ہزار جوجن آگئے ہین۔ مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور ابھی چندرمان آگے ہی۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ ابھی چندرمان اٹھارہ ہزار جوجن آگے ہی۔ ادھر یہ گفتگو تھی ہی اُدھر گورکھ ناتھ اپنے سدھ منڈلی مین کہنے لگے کہ اے سدھو ناتھو جبتو یہان تو ملین دیہہ یعنی جسم دھاری کی جگہ نہین ہی لیکن یہ پتا مرت لوک سے آیا ہی تعجب کی بات ہی کہ میل تو ترکے دیہہ سے یہان آپہونچا ہی اسلیئے بہتر ہی کہ ہماری منڈلی سے کوئی ناتھ خواہ جتی خواہ سدھ جاوے اور اسکو جیت کر وہین سے پلٹا دے تاکہ وہ یہان تک نہ آوے۔ یہ سُنکر (مچھندر ناتھ) نے گورکھ ناتھ سے اجازت مانگی اور ست گورو مہاراج کے

آ پہونچا اور آتے ہی ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بھائی تو کونسی طاقت رکھتا ہی کہ جو یہانتک آیا ہی ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مچھندر ناتھ جو ضرورت ہو مانگ لے تو تجھکو کرتار سے دلا دیوین - یہ سُنکر مچھندر ناتھ نے حسب ذیل سوال کیا -

سوال مچھندر ناتھ

کتنے ہاتھ سر کا پاٹ ہی - کتنے انگل مکھ کا ناک - اور کے ہاتھ لیلاٹ پاٹ - کتنے انگل اندری - اور کے انگل کلیجہ - اور کتنے انگل ہیارا - اور کتنے انگل تلی و پھیپھڑا - اور کے انگل جگر کوٹھری - اور کے انگل کی کوٹھری - اور کے سے ہڈیان - اور کتنی کوٹھیان - اور کل کتنے ناڑ - اور کے ہزار دن اور رات کی سوانس - اور کسقدر بدن کے رونگٹے - اور کے سے ناڑی - اور کے سے سندھ

کہنا ہو الیشر ناتھ و مچھندر ناتھ دو (ناک جی) دہلن کا تھنت -

جواب ست گورو مہاراج

سوا ہاتھ سر کا پاٹ - چار انگل مکھ کا ناک - ایک ہاتھ لیلاٹ کا پاٹ - چھتیس انگل اندری - تیرہ انگل کلیجہ پانچ انگل ہیارا - چار انگل تلی - سات انگل پھیپھڑا - بارہ انگل جگر کی کوٹھری - اور ساٹھ ہزار ایک سو ہڈیان اور بہتر کوٹھریان - اور ارسٹھ ناڑ - اور تین کروڑ جسم کے رونگٹے - اور چوبیس ہزار دن اور رات کی سوانس اور نو سو ناڑی - اور سولہ سو سندھ -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے الیشر و مچھندر یہی ہی دھنی کا تھنت -

غرضکہ جواب باصواب پاکر مچھندر ناتھ گورو گورکھ ناتھ کے پاس واپس گیا اور کہا کہ اے ناتھ وہ تو اوہی روپ ہی مجھکو معلوم ہوتا کہ اسکا جسم میل موتر کا نہین ہی - اتنے مین بھرتھری ناتھ نے کہا کہ گورو جی مین جاتا ہون - گورکھ ناتھ نے بھرتھری ناتھ کو اجازت دی کر جاؤ - چنانچہ بھرتھری ناتھ ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور کہا کہ آدیس ہی بابے آدیس - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ آدیس ہی - بھرتھری ایک اونکار کو آدیس - بھرتھری ناتھ نے جواب دیا کہ کہان سے آئے ہو اور کون ہو تم اور تمھارا کیا نام ہے -

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھرتھری -

ہوتے ہین نرنکار کے - آئے ہین بے غم پُور سے - اور نام نانک نرنکاری ہی -

سوال بھرتھری کا

کس گھاٹ پر نت اشنان کرتے ہو - تو کس بچن سے زبان ہو - کون جل ہی جسکا رس پیتے ہو - اور وہ رس کون ہے جس سے امر جیتے ہو - گیان دیوی - کسکو تیاگ کرکے ساتھ چڑتی ہو -

جواب ست گورو مہاراج

شبد	शब्द
اوپر اوگھٹ سرور نہاوے -	ऊपर औघट सरवर नहावै

बकै न बोलै हरि गुन गावै	بکے نہ بولے ہرگن گاوے
जल में आकाश में सुन समावै	جل مین آکاس مین سُن سیوی
सतसर फूल महा रस चोवै	ست سر پھول مہارس چووے
भरपूर एक ओंकार सब मोरे	بھرپور ایک اونکار سب گوٹے
ऐसा ज्ञान सुनो अब मोरे	ایسا گیان سنو اب مورے
(भरथरी वाक्य)	جواب بھرتھری
कौन तत जित तत्त बिलोवै	کون تت جت تت بلووے
कौन सा सरवर जित मल २ धोवै	کون سو سرور جت مل مل دھووے
कैसा रचै कैसा होवै	کیسو رچے کیسو ہووے
कौन सा करै कौन सा रोवै	کون سو کرے کون سو رووے
(सतगुरु वाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
सच्च मनकारण तत् बिलोवै	سچ من کارن تت بلووے
सुभर सरवर मल २ धोवै	سو بھرسرور مل مل دھووے
जैसा रचै तैसाही होवै	جیسے رچے تیسے ہی ہووے
कर्ता करै सोई छण रोवै	کرتا کرے سوئی چھن رووے
(भरथरी वाक्य)	جواب بھرتھری
कौन व्रत नेम जित बिनसै काम	کون برت نیم جت بنسے کام
कौन शब्द न सन्तावै जाम	کون شبد نہ ستاوے جام
कौन शान्त जो क्रोध जलावै	کون شانت جو کرودھ جلاوے
कौन उपदेश परम पद पावै	کون اوپدیش پرم پد پاوے
(सतगुरु वाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
सच्च व्रत नेम न काम सन्तावै	سچ برت نیم نہ کام ستاوے
सतगुरु का शब्द क्रोध जलावै	ست گورو کا شبد کرودھ جلاوے
गगन निवास समाध लगावै	گگن نواس سمادھ لگاوے
पारस परसे परम पद पावै	پارس پرسے پرم پد پاوے
(भरथरी वाक्य)	جواب بھرتھری
कौन प्रीत जो अगिन बुझावै	کون پریت جو اگن بجھاوے

कौन कला भभूत चढ़ावै	کون کلا بھبوت چڑھاوے
कौन देख सहज घर आवै	کون دیکھ سہج گھر آوے
कौन थननकरि नाद बजावै	کون جتن کرتا ربجاوے
(सतगुरु बाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
गुरु हिये शीतल अगिन बुझावै	گورہوے شیتل اگن بجھاوے
सेवा सुरत भभूत चढ़ावै	سیوا سُرت بھبوت چڑھاوے
गुरु दर्शन देख सहज घर आवै	گور درشن دیکھ سہج گھر آوے
निर्मल बाणी नाद बजावै	نرل بانی ناد بجاوے
(भरथरी बाक्य)	جواب بھرتھری
कहां ज्ञान रस पीवै सार	کہان گیان رس پیوے سار
कौन तीरथ मज्जन बिचार	کون تیرتھ منجن بچار
कौन थान पूजै पूजार	کون تھان پوجے پونجار
कौन जोत २ जोधार	کون جوت جوت جودھار
(सतगुरु बाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
अन्तर ज्ञान महा रस सार	انترگیان مہارس سار
तीरथ मज्जन गुरु बिचार	تیرتھ منجن گوربچار
अन्तर पूजा थान मुरारि	انتر پونجا تھان مرار
प्रभु जोत २ मिलावनहार	پربھو جوت جوت ملاون ہار
(भरथरी बाक्य)	جواب بھرتھری
कौन सो रस और रसिया भाऊ	کون سو رس اور رسیا بھاؤ
कौन सो तख्त निवासी राऊ	کون سو تخت نواسی راو
कौन सो कार करै कराय	کون سو کار کرے کراسے
कौन अलख न लिखा जाय	کون الکھ نہ لکھیا جاے
(सतगुरु बाक्य)	جواب ست گورو
रस रसिया मन एकै भाय	رس رسیا من ایکے بھاے
तख्त निवासी पञ्च बसाय	تخت نواسی پنچ بساے
कार कमावै खसम रजाय	کار کماوے خصم رضاے

ابگت ناتھ نہ لکھیا جاے	अविगत नाथ न लिखा जाय
جواب بھرتھری	(भरथरी वाक्य)
کہہ اوپجے کہہ کہیئے دور	केहि उपजे केहि कहिये दूर
ہہ مین جوت رہی بھرپور	केहि में जोत रही भर पूर
ہ نیڑے کہہ دور بتاوے	केहि नेड़े केहि दूर बतावै
کہہ گن گاوے کہہ کہہ سناوے	केहि गुण गावै केहि केहि सुनावै
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु वाक्य
جل ستے اوپجے جل ستے دور	जलते उपजे जलते दूर
جل مین جوت رہی بھرپور	जल में जोत रही भरपूर
کس نیڑے کس اکھے دور	किस नेड़े किस आखै दूर
ہرگن گاوے دیکھ حضور	हरिगुण गावै देख हज़ूर
جواب بھرتھری	(भरथरी वाक्य
ون انتر کون باہر ہووے	कौन अन्तर कौन बाहर होय
ون کارن چلے سب لوے	कौन कारण चले सब लोय
کے بھرتھری نانک دیو بچار	कहे भरथरी नानक देव बिचार
بولت رہے کون ادھار	बोलत रहे कौन आधार
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु वाक्य)
انتر باہر ایکو سووے	अन्तर बाहर एको सोय
یک اونکار کہے سو ہووے	एक अंकार कहे सो होय
سن بھرتھری نانک کہے بچار	सुन भरथरी नानक कहे बिचार
نرمل نام میرا ادھار	निर्म्मल नाम मेरा आधार

جواب باصواب سُنکر بھرتھری خاموش ہوگیا۔

یہ باتین سُنکر اور شبد پر غور کرکے گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے یہ سب باتین تمھارے ہی سامنے ہوئی ہین۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ جی ہان یہ سب باتین میرے ہی سامنے ہوئی ہین اتنا سنتے ہی گورو انگد جی صاحب مگن ہو گئے اور سات دن اور سات رات مگن ہی رہے کسی کی مجال کب تھی کہ جو گورو انگد جی صاحب کو آواز دیتا یا کہ بلاتا غرضکہ انگد جی صاحب نے اُس ہفتہ بھر نہ کچھ کھانا کھایا اور نہ کچھ پانی پیا یہانتک عالم بیہوشی تھا کہ نہایا تک نہین۔ اس بات کا ایسا چرچا پھیلا کہ دھوم مچگئی کہ گورو مہاراج سمادھی مین سما گئے ہین۔ قصہ مختصر آٹھوین دن سوا پہر دن چڑھے گورو انگد جی صاحب سمادھی سے اُٹھے اور بھائی

بالے کو طلب کیا۔ بھائی بالے حاضر ہوئے اور متھا ٹیکا۔ گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے یہ امرت تمھارے حصہ مین آیا بعد اسکے فرمایا کہ ہان اب آیندہ کی کیفیت بیان کرو اُسوقت بھائی بالے کو بھی بیہوشی ہوگئی اور سات پہر بیہوشی کی حالت مین پڑے رہے جب بھائی بالے کو ہوش آیا تب بولے کہ ہان بھائی (مُجرا) کہو۔

ست گورو مہاراج (سلکا پربت) پر جا کھڑے ہوے اُسوقت (چندرمان) بھی نہین دکھائی دیتا تھا۔ تب مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب تو چندرمان بھی نظر نہین آتا ہی۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب چندرمان کو نیچے دیکھو مردانہ نے جب نیچے نگاہ کی تو چندرمان نیچے نظر آیا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب ہم لوگ چندرمان سے کسقدر بلندی پر ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ اب ہم دس ہزار جوجن آ گئے ہین اور چندرمان سے دو ہزار جوجن اُسوقت ہم اونچائی پر ہین۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب ہم کسقدر جوجن مسافت طی کر چکے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اسوقت تک باون ہزار جوجن مسافت طی کر چکے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے بھی کوئی جگہ ہی۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ ابھی آگے بہت جگھائین ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے کیسی کیسی جگھائین ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ آگے (سمیر پربت) ہی وہان پر سِدھ منڈلی ہی اور وہین پر (دتاتری) اَبدھوت بھی رہتے ہین اور بالکہ (کوبیر) بھی وہین رہتے ہین جسکے ہاتھ کُل مایہ ہی۔ آگے اُسکے (مہادیو) بھی ہین اور وہ آپ سکلا ہی اور اُسکے اوپر کیلاس ہے کہ جہان پر (دھرو بھگت) کا منڈل ہے اور اُسکے اوپر (نرنکار کرتار پورکھ) کا تختگاہ ہی اُسپر آپ خود نرنکار جوت السروپ براجمان ہی یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہان سے (سمیر پربت) کتنی دور ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (سمیر پربت یہان سے تہتر ہزار جوجن ہے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ جس سرزمین سے ہم لوگ آئے ہین اُسجگہ سے (سمیر پربت) کسقدر بلند ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا سوا لاکھ جوجن وہان سے (سمیر پربت) بلند ہی۔

اتنے مین (بھنگڑ ناتھ) ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور آتے ہی کہا کہ اے بالی منڈے آگے کہان آتا ہی آگے آنے کی تو تیری مجال ہی نہین ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
ماے ہماری منسا ہوتی تسکا مونڈ مونڈایا	माय हमारी मन्सा होती तिसका मूंड़ मुड़ाया
دُرمت ہماری دادی کہیے تسکا کان چھدایا	दुरमन हमारी दादी कहिये तिसका कान छिदाया
مان ہمارا دادا کہیے سو تو شبد چلا آیا	मान हमारा दादा कहिये सोतो शब्द चलाया
کہے نانک سُن بھنگڑ جوگی تین بھی جوگ نہ پایا	कह नानिक सुन भंगड़ योगी तैंभी योग न पाया
کان پھڑائے مُندرا پہنی جوگ کی جگت نہ جانی	कानफड़ाये मुंद्रा पहिनी योग की युक्त नजानी
لگائے بھبھوت بیٹھا ہو جوگی سب سُدھ بُدھ بورانی	लगाये भभूत बैठाहो योगी सब सुध बुध बौरानी
ڈنڈا پھروا ہاتھ پھوڑی سولی انگ بنائی	डन्डा फिरवा हाथ फहोड़ी सोली अंग बनाई
نانک کہے سُن بھنگڑ ناتھ تون جھوٹھی اودھ بڑھائی	नानिक कहे सुनु भंगड़ नाथ तूं झूठी अवध बढ़ाई

یہ شبد سُنکر بھنگر ناتھ خاموش ہوگیا۔

اتنے مین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بھائی بالے اب کیا مرضی ہی۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ جو حضور کی مرضی ہو۔ اُس طرح یہ مردانہ سے بھی دریافت کیا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب اس زندگی مین یہان کاہے کو آنا ہوگا اگر حضور کی مرضی ہو تو اُسکو بھی دیکھتے چلین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج آگے کو چلے یہ کہنا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج ایک چشم زدن مین اُس مقام سے بہت دور جا پہونچے یعنی ایک دم کے دم مین سینتالیس ٤٧ ہزار جوجن طے کر دیا مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور ہم لوگ نے کل کتنا فاصلہ طے کیا ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب ہم نوے ہزار جوجن چلے ہین پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اب یہان سے (سمیر پربت) کتنی دور ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (سمیر پربت) یہان سے چھتیس ٣٦ ہزار جوجن رہگیا ہی۔ ادھر ست گورو مہاراج یہ باتین کہی رہے تھے کہ (کینفا سدھ) ست گورو مہاراج کے پاس آیا اُسکو دیکھکر ست گورو مہاراج ہنس پڑے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کے ہنسنے کا کیا باعث ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ جوگی جو آرہا ہی گورکھ ناتھ کا چیلہ ہی اور ہم پر چڑھائی کرکے آرہا ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دیوین تو طمانچہ لگاکر نکال دون۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہان طمانچہ کی لڑائی نہین ہی یہان تو شبدون کی لڑائی ہی۔ اتنے مین (کینفا) نے آکر کہا کہ اے بالے آگے بھی تو نے کبھی نرنکار کے درشن کیے ہین کہ اس مرتبہ قصد کیا ہی۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہان (کینفا) ہم نے آگے بھی درشن کیا ہی اور اب بھی آئے ہین اگر آگے نہ کیا ہوتا تو اب کیونکر آتے۔ یہ سُنکر (کینفا) نے کہا کہ تم کون ہوتے ہو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	(राग-आसा महल पहिला)
نام ہمارا اچرج کہیے ہوتی اچرج بانی	नाम हमारा अचरजकहिये होती अचरज बानी
صفت ہماری سب مورت مین جوت سکل مہتانی	सिफ़त हमारी सब मूरत मेंज्योति सकल महतानी
سنو (کینفا) راول جوگی	सुनो (कनीफ़ा) रावल योगी
ست جگ ترتیا دواپر کلجگ نرمل سدا آروگی	सत युग त्रेता द्वापर कलियुग निर्मल सदा आरोगी
ذات ہماری جت کت دیکھو نانک بچن ہمارا	ज़ात हमारी जितकत देखो नाना बचन हमारा।
اوپجن بنس کول ہمارا شیو شکتی بیوہارا۔	उपजन वंशखोल हमारा शिव शक्ती ब्याहारा
ہرکھ شوک کی کایا باندھی پاپ پن دو ساکھی	हर्ष शोक की काया बाँधी पाप पुन्य दुइ साखी
کلا ہماری جل تھل پسری جوتس پورن ساکھی	कला हमारी जल थल पसुरी ज्योतिस पूरनसाखी
ایک اونکار ہمارا خاوند جس ہم سزا نوازی	एक ओंकार हमारा खावंद जिसहम सज़ानिवाज़े
نانک کہے (کینفا) سُن تون سرت شبد لے گاجے	नानक कहे कनीफ़ा सुन तूं सुरत शब्दले गाजे

جواب کینفا سدھ

اے نانک جی تم نے گورو نہین کیا ہی اسلیے بہتر ہی کہ تم چلکر گورو گورکھ ناتھ کو اپنا گورو کرو اور کان پھڑاو مُندرا پہنو۔ یہ سُنکر ستگورو

مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

جواب ست گورو مہاراج

اشلوک	सतगुरु महाराज श्लोक
ایک بھید جانے سو جوگی	एक चीरी जौनै सो जोगी
کلپ مایا تے رہے اروگی	कलप माया ते रहे अरोगी
سُن منڈل کی بھکھیا کھاے	सुन मंडल की भिखयाखाय
ست سنتوکھ کی کھنتھا پاے	सत संतोष की खंथा पाय
بن کھپر پانی پیا	बिन खप्पर पानी पिया
بن دھرتی بن کھونہان	बिन धरती बिन खोंहा
بن سوے ناد شبد باجے	बिन सोएँ नाद शब्द बाजे
بن بادل گگنا گاجے	बिनबादल गंगनागाजे
بادل نا چھایا	बादल ना छाया
بجلی چمکار لایا	बिजली चमकार लाया
تب نانک داس جوگ پایا	तब नानक दास जोग पाया

ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر (کینفا) سِدّھ بھی واپس گیا۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب آگے کو حضور چلین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی نکر بلکہ سِدّھون کا تماشا دیکھ۔ ادھر ست گورو مہاراج یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ ایک سِدّھ (ہنفا) نامے نے ست گورو مہاراج کے پاس آکر آدیس اے بالے آدیس کہا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک اونکار کو آدیس آؤ (ہنفا) سِدّھ جوگی (ہنفا) نے تکبّر سے کہا کہ اے بالے مجھکو جانتا ہی۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے (ہنیفا) تو راجہ (کنکر کرن) کا لڑکا ہی کہ جو (سلا پور نگر) کا راجہ تھا اُسوقت تیری عمر ستّرہ برس کی تھی جسوقت تیرے باپ نے انتقال کیا تھا بعد مرنے اپنے باپ کے تو اُسکا جانشین ہوا ایک دن تو شکار[ط] کھیلنے گیا تو نے جب شکار مارا اُسوقت تو بہت ہی خوش ہوا اُسی وقت گورکھ ناتھ نے تجھکو درشن دیا تو نے گورکھ ناتھ سے کہا کہ اے جوگی جی کیا بھنڈارہ چاہتے ہو۔ گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ ہم بھنڈارہ نہین چاہتے ہین کیونکہ ملین ہی۔ بجواب اُسکے تو نے کہا کہ اے جوگی جی کیا ملیتائی کیا ہی اور اہار مین ملین کیا ہوتا ہی۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ تجھکو دَیا نہین ہی بس اِسیطرح تیری کایا بھی تکلیف اٹھائیگی اُسوقت تو نے گورکھ ناتھ سے دریافت کیا کہ اے ناتھ جی صاحب پھر کایا کیونکر بچے۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ ہان اگر جوگ کماوے تو البتہ بچ سکتی ہی تو نے پھر اُنسے دریافت کیا کہ کیسے جوگ کماوین۔ گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ مونڈ مونڈاؤ اُسی وقت تو نے اپنے سر کی پگڑی اُتار لی اور بیٹھ گیا۔ گورکھ ناتھ نے تیرا مونڈ مونڈا اور کان پھاڑے اور تجھکو جوگی کیا اور تو سِدّھ ہوا۔ یہ سُنکر (ہنفا) نے کہا کہ کس مقام پر مجھکو جوگی کیا تھا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (پونڈ سے پیپل کے نیچے)۔ یہ سُنکر (ہنفا) مذکور نے ایک شبد کہا۔

[ط] گورکھ ناتھ کے مذہب مین بھی گوشت کھانے کی ممانعت ہی ۱۲

سوال ہنیفا جوگی

شبد	शब्द
اگھور برت نتر رہے کہ ناسے	अघोर व्रत अंतर रहे कि नाय
اہیرا کہیے کون کے جاسے	अहेरा कहिये कौन को जाय
کون مرگ لے چڑھے شکار	कौन मिर्गले चढ़े शिकार
کون مرگ پکڑ لاے ہاٹ	कौन मिर्ग पकड़ लाये हाट
کیونکر راکھے تن کو باٹ	क्योंकर राखे तिनको बाट
یہ اہیڑا کسکے ہاتھ	यह अहेड़ा किसके हाथ
ہنیفا بوسے نانک پاس	हनफा पूछे नानक पास
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु वाक्य)
اگھور برت باہر آیو دھاے	अघोर वरत बाहर आयो धाय
اہیڑا پایو گھر کی گاے	अहेड़ा पायो घरकी गाय
ست سنگ لے چڑھے شکار	सत संग ले चढ़े शिकार
مرگ پکڑے بن گھوڑے ہتھیار	मिर्ग पकड़े बिन घोड़े हाथियार
مرگ پکڑے گھر آنے ہاٹ	मिर्ग पकड़े घर आने हाट
چکھ چکھ لیگئے باہر باٹ	चुख २ लेंगे बाहर बाट
یہ اہیڑ کینے دان	यह अहेरा कौने दान
نانک کے گھر کیول نام	नानक के घर केवल नाम
سنو ہنیفا یہو بچار	सुनो हनीफा यह विचार
گورکھ ٹھاڑ ہمارے دوار	गोरख ठाढ़ हमारे दुआर

یہ شبد سُنکر (ہنیفا) سیدھا بھی واپس گیا تو گورکھ ناتھ نے (گوپی چند) کو بھیجا وہ بھی ست گورو مہاراج کے پاس آکر آدیس آدیس پتا جی آدیس۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آدیس آدیو پورکھ کو آدیس۔ یہ سُنکر گوپی چند نے یہ شبد کہا۔

سوال گوپی چند

सवाल गोपीचंद

شبد	शब्द
کون نام کون بچن تمھارا	कौन नाम कौन वचन तुम्हारा
کون روپ کون بستھارا	कौन रूप कौन बिसथारा
کون منورتھ یہاں آئے	कौन मनोरथ यहां आये

چلو پتا تمہیں ناتھ بُلاوے	चलो पिता तम्हे नाम बुलाये
کان پھڑاوے مندرا پہراوے	कान फड़ाय मुंदरा पहनावे
گورو گورکھ کے چرن لگاوے	गुरु गोरख के चरण लगावे
جواب ست گورو مہاراج	(जवाब सतगुरु महाराज)
نام ایک اونکار کرتارا	नाम एक ओंकार करतारा
ذات برن تے رہے نیارا	ज़ात बरन ते रहे न्यारा
روپ دیہہ کینے بستھارا	रूप देह कीन्हे बिसथारा
الکھ لکھاوے سگل سنبھارا	अलख लखावे सगल संभारा
پار برہم کے درشن آئے	पार ब्रह्म के दरशन आये
امر اجونی لیے بُلائے	अमर अजोनी लिये बुलाये
کان پھڑاو نہ مُندرا پاو	कान फड़ावो ना मुंदरा पावो
سب سدّھن کی چرنی لاؤ	सब सिद्धन की चरनी लायो
ایک اونکار گورو سر میرے	एक ओंकार गुरु सिर मेरे
کہے نانک سن گوپی چند درشن مان کینے سب چیری	कहे नानक सुन गोपीचंद दरशन मां कीन्हे सब चेरे
جواب گوپی چند	(गोपीचंद वाक्य)
کون گیان کون ہے دھیان	कौन ज्ञान कौन है ध्यान
کون تیرتھ ہے اشنان	कौन तीरथ है असनान
کون نرمل تے ملے	कौन निरमल ते मले
کون ہے اوپر کون ہے تلے	कौन है ऊपर कौन है तले
کون جگت ہے جس سے رستہ ملے	कौन जुगत है जिससे रस्ता मिले
دیپک جلے	दीपक जले

جواب ست گورو مہاراج

گیانی وہی ہے جو گورمکھ ہے ۔ دھیانی وہی ہے کہ جو اپنا خیال کسی طرف جانے نہ دیوے ۔ گورو کے درشن ہونے سے سب تیرتھوں کا پھل ملتا ہے ۔ نیچے اور اوپر سب میں اُسی کا حکم ہے ۔ جبکہ ایسی شناخت ہو جاوے تب دیپک جل جاوے موہ اور مایا کے بندھن ٹوٹنے سے بغیر اشنان کے نام جپتا رہ ۔

جواب گوپی چند

چلو پتا جی سدھ منڈلی کے درشن کرو

جواب ست گورو مہاراج

تم چلو ہم بھی پیچھے آوینگے ۔

پی چند بھی وہاں گیا تو گورکھ ناتھ نے گوپی چند سے پوچھا کہ کہو رے بالے کیا دیکھا ۔ گوپی چند نے جواب دیا کہ اے پیتا جی وہ تو ت سروپ ہے اور ابھی آتا ہے ۔ یہ سنکر بھرتھری نے غصہ سے کہا کہ گورو جی مین جاتا ہون گورکھ ناتھ نے کہا کہ جاؤ اور اُدیس کرو چنانچہ بھرتھری آیا اور آدیس کہا ۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک اونکار کو آدیس ہے کیون بھرتھری پھر تم آئے ۔ بھرتھری نے جواب دیا کہ پتاجی تمکو گورکھ ناتھ کے پاس لیچلیں ۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمکو وہان لیجاکر کیا کروگے ۔ بھرتھری نے کہا کہ کان مین مندرا پہنو کنتا اوڑھو اور کبھی آگیا بھنگ ۔ نکرنا جب ایسا کروگے تب جوگ جگت کو پاؤگے سنو بالے تمہاری نوانا ہد مین لگے گی ۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا ۔

شبد	शब्द
گورو کا شبد من ماہت مندرا کھنتا کھما ہر ڈھاؤ	गुरु का शब्द मन माहि मुन्दरा खिन्ता खिमा हे ढाव
جو کچھ کرے بھلا کر مانے سہج جوگ بدھ پاؤ	जो कुछ करे भला कर मानै सहज जोग बिधि पावो
بابا جگت جیو جگ جگ جوگی پرم تت مین جوگی	बाबा जुगता जियो जुग २ जोगी परम तत्त में जोगी
امرت نام نرنجن پایا گیان کایارس بھوگی	अमृत नाम निरंजन पाया गियान काया रस भोगी
جواب بھرتھری	भरथरी वाक्य
ایک ہاتھ مین پاتر دیوے دوجے دیوے ڈنڈ	एक हाथ में पातर देवे दूजे देवे डंड
اکل کلا بھبوت لگاوے تمکو یہ پنتھ بتاوے نانک چند	अकल भभूत लगावे तुमाको यह पंथ बतावे नानकचंद
گورو نانک باک	गुरु नानक वाक्य
پاتر دے چار گیان ست ڈرا ورتمان بھبوت	पातर दे चार ज्ञान सत डरा वर्तमान भभूत
ہرکیرت رہراس ہماری گورمکھ پنتھ اتیت	हरिकीरत रहैरास हमारी गुरु मुख पंथ अतीत
بھرتھری باک۔	भरथरी वाक्य
اپنی نگری بٹھاو آسن چھینے باد بباد	अपनी नगरी बिठाव आसन छीने बाद बिबाद
سوئی دیو مکھ بین بجاوے سنیے ناد اناد	सोई देव मुख बेन बजावै सुनिये नाद अनाद
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु वाक्य)
شیو نگری مین آسن بیسو کلپ تیاگی باد	शिव नगरी में आसन बैसो कलप त्यागी बाद
سوئی سرت سدا دھن سوہے نس دن پورے ناد	सोई सुर्त सदा धुनि सोहै निशि दिन पूरे नाद
جواب بھرتھری	(भरथरी वाक्य)
سگری سرشٹ درشٹ دکھاوے ایسی جوت جگاد	सगरी सृष्टि दृष्टि दिखावै ऐसी जोत जुगाद

लौ लागी कब टूट नजाँवे प्रान पूरन पद पाव	تو لاگے کب ٹوٹ نجاوے پران پورن پد پاو
सतगुरु बाक्य	**جواب ست گورو مہاراج**
सगली संन्या जोत निराली नाना बरन अनेक	سگلی سنتا جوت نراری نانا برن انیک
कह नानक सुन भरथर जोगी पार बिरह्म लिवएक	کہے نانک سُن بھرتھر جوگی پار برہم لیو ایک
	یہ شبد سنکر بھرتھری نے کہا کہ بابا جی چلو کیونکہ یہان تک آکر خالی کیون جاتے ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد
बाक्य सतगुरु महाराज	**شبد ست گورو مہاراج**
खाली सो करतार न जाने	خالی سو کرتار نجانے
अपना आप न कबहूं पहिचाने	اپنا اپنا کبھون بہچانے
सुन सिध तूं भरथर जोगी	سن سدھ توان بھرتھر جوگی
गोरख भेट न होया अरोगी	گورکھ بھیٹ نہ ہو یا روگے
राज छोड़के जोगी भये	راج چھانڈکے جوگی ہوئے
ममता मोह न अजहूं मुये	ممتا موہ نہ اجہون موئے
ममता उपजी अवध बढ़ाय	ممتا اُوپجی اودہ بڑھائے
जोग जुगत की मत नहिं पाय	جوگ جگت کے مت نہین پائے
नानक बूले तत बिचार	نانک بولے تت بچار
मूंड़ मुड़ाय न पायो पार	مونڈ مونڈ ائے نہ پایو پار
भरथरी बाक्य	**جواب بھرتھری**
लेव पियाला नानक पियो	لیو پیالہ نانک پیو
अमरत रस मन होवे खिवो	امبرت رس مین ہووے کھیو
इस मत पित ते करिये भोग	رس مست پیتے نے کرپئے بھوگ
सुख सहज आनंद अरोग	سکھ سہج آنند اروگ
मेरी तेरी चितवन न रहती	میری تیری چتون نہ رہتی
लव लागी हिरदे हरिसेती	لو لاگی ہردے ہر سیتی۔
भूख पियास न कोई व्यापे	بھوکھ پیاس نہ کوئی بیاپے
बिनसजाय सब तीने तापे	بنس جائے سب تینے تاپے
भरथर बोले सुन नानक बेदी	بھرتھر بولے سن نانک بیدی
इसबिध पीती बिलाय सब छेदी	اس بدھ پیتی پلائے سب چھیدی

(सतगुरु वाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
गुन कर ग्यान ध्यान कर पावै कर करनी कस पाये	گن کر گیان دھیان کر پاوے کر کرنی کس پائے
भाठी भाव प्रेम का पूचा इसबिधि अमी चुआये	بھٹی بھاو پریم کا پوچا اس بدھ امی چوائے
वाना मन मतवाला प्रेम रस पीवै सहज संग रच रह्या	بانا من متوالا پریم رس پیوے سہج رنگ رچ رہیا
अह निस बनी प्रेम लेव लागी शब्द अनाहद रह्या	اہ نس بنی پریم لیو لاگی شبد اناہد رہیا
(इकरहाव)	اک رہاؤ
गुरु की साखी अमृत बानी पीवत ही परमान भया	گورو کی ساکھی امرت بانی پیوت ہی پروان بھیا
हर दरशन का प्रीतम होवै मुक्त बैकुंठे करै धिया	ہر درشن کا پریتم ہووے مکت بیکنٹھے کرے دھیا
सच्चा आप पियाला सुज्ञाति सहि पियाये जिस नज़र करे	سچا آپ پیالہ سوچا تس ہی پیائے جس نظر کرے
अमरित का व्योपारी होवै क्या मध झूठे भाव धरे	امرت کا بیوپاری ہووے کیا مدھ جھوٹے بھاو دھرے
सिफ़त राता सदा बैरागी जुआ जन्म नहिं हारे	صفتی راتا سدا بیراگی جوا جنم نہیں ہارے
कहनानक सुन भरतर जोगी खिव अमरित धारी	کہے نانک سن بھرتھر جوگی کھیوا امرت دھاری

غرضکہ بھرتھری سدھ دوسری مرتبہ بھی لاجواب ہوکر خاموش ہوگیا اور بعد تھوڑی دیر کے واپس گیا۔
بعد واپسی اسکے (بھوتوی سدھ) نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا۔

शब्द	شبد
आसा महा दोखंग निरासा परम सुखंग आसा निरा	آسا مہا دکھا نراسا پرم سکھنا آسا نرا۔
मा भूत वे सुख सोवती पनाला	بھوتے سکھ سوئی پتالا۔

(सतगुरु वाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
आसा सुख हमारी कहिये निरासा दुख अपार	آسا سکھ ہماری کہیے نراسا دکھ اپار
बिन आसा गुरदेव न मिलबो न मिलबो करतार	بن آسا گورو دیو نہ مل ہو نہ مل ہو کرتار

(जवाब भूतवे सिध)	جواب بھوتوے سدھ
चलरे बाले तुझे गोरख के पांव लगावें	چل رے بالے تجھے گورکھ کے پاؤں لگاوے
जनम मरन ते रहित हो आवै	جنم مرن تے رہت ہو آوے

सतगुरु वाक्य	جواب ست گورو مہاراج
तेरा गुरु गोरख देखया है	تیرا گورکھ دیکھائے ہو
जिस अवध बढ़ाई है	جس اودھ بڑھائے ہو
अपने सिधनाथ जती पुकारे	اپنے سدھ ناتھ جتی پکارے

ہمری گت ناہین کائی۔	हमरी गत तेहि काई

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن (بھوتوی) انت کو یعنے آخر مین جسم کا نشان بھی باقی نہ رہ جاویگا یعنی یہ دیہہ ضرور گر جگی۔ (بھوتوی سدھ) بھی خاموش ہوکر واپس گیا۔ بعد واپسی اُسکے (لہوریا) آیا اور آتے ہی آدیس آدیس کہا۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ آد پورکھ کو آدیس۔ یہ سُنکر (لہوریا) نے یہ شبد کہا۔

شبد لہوریا	(शब्द लहोरिया)
ہاٹی باٹی کہان تیاگی کیون تیاگی بنج بیوہار	हाटी बाटी कहां त्यागी क्यों त्यागी बनिज ब्योहार
کاہے اُڈریانی ہووے کیون چھوڑے بات پسار	काहे को उड़यानी होवे क्यों छोड़े मात पसार
لہوریا گورکھ پوتر کہتا ہے سن نانک تپا	लहोरिया गोरख पुत्र कहता है सुन नानक तपा
جہہ کارن تم بھرمت بھٹکت سوہے اگم اگادھ	जेहि कारण तुम भरमत भटकत सोहे अगम अगाध
جواب ست گورو مہاراج	(सत गुरु बाक्य)
ہاٹی باٹی سہج کمائی سہجے بنج بیوہار	हाटी बाटी सहज कमाई सहजे बनिज ब्योहार
سہجے ہی اُڈریانی ہووے سہجے مات پسار	सहजेहि उड़यानी होवै सहजे मता पसार
نانک ابدھوت	नानक अबधूत
کرتار کے پوت	करतार के पूत
سُن لہوریا آپ نرنجن کرپا کرکے میلانہہ	सुन लहोरिया आप निरंजन क्रिपा करके मिलहां
تس اگم اگادھ تے تان (لہوریا) بھی گانھہ	तिस अगम अगाध ने तां लहोरिया भी गांह

یہ شبد ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنکر (لہوریا) سدھ بھی واپس گیا۔ جسوقت گورکھ ناتھ کے پاس پہونچا گورکھ ناتھ نے پُوچھا کہ کیون رے بابے کیا ہوا۔ یہ سُنکر (لہوریا) نے جواب دیا کہ اے ناتھ جی وہ تو کہین اٹکتا ہی نہین اتنے مین (گوپی چند) بول اُٹھے کہ اے گورو ناتھ جی (نانک) پتا تو پوجنے کے لائق ہین۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ شاباش گوپی چند مین بھی یہ بات جانتا ہون لیکن ابھی ان سدھون کا غرور و گھمنڈ مٹ جانے دو۔

بعد اسکے (چرپٹ ناتھ) ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور آتے ہی آدیس آدیس آوبابے آدیس۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آدیس ای (چرپٹ ناتھ) جوگی ایک اونکار کو آدیس ہو۔ یہ سنکر چرپٹ ناتھ نے یہ شبد کہا۔

شبد چرپٹ ناتھ	चरपट नाथ बाक्य
کون سوت کے کپڑا پہنو چلتے کتنے جوجن ہو	कौन सूत का कपड़ा पहिनो चलते कितने जोजन हो
کھاٹ تولائی کہان بچھائی بسرام کہان کرتے ہو۔	खाट तुलाई कहां बिछाई बिसराम कहां करते हो
چرپٹ کہتا یہ گیان کہو	चरपट कहता यह ग्यान कहो
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु बाक्य)

आसन बेसन काया भीतर नाम हमारा भोजन	آسن بیسن کایا بھیتر نام ہمارا بھوجن
खिमा सूत के कपड़े पहिने चलते ढाई जोजन	اکھما سوت کے کپڑے پہنے چلتے ڈھائی جوجن
खाट तुलाई दसयें दुआर तहां करें बिसराम	کھاٹ تولاہی دسوین دوارے تہان کرین بسرام
नानक बोले सुन चरपट नाथ ऐसा कथ्यो गयान	نانک بولے سُن چرپٹ ناتھ ایسا کتھو گیان

یہ سُنکر (چرپٹ ناتھ بھی واپس گیا اور جا کر گورکھ ناتھ سے کہا کہ سُنئے ناتھ جی صاحب (نانک بیٹا) پورن جوگی ست ہے گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اِن چرپٹ ناتھ میں جانتا ہوں - اتنے عرصہ میں (جھنگڑ ناتھ) نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کیسا شخص ہو - چنانچہ جھنگڑ ناتھ مذکور بہت تیزی کے ساتھ آیا اور آتے ہی آدیس آدیس کا فقرا کہہ سنایا -

झगर नाथ	شبد جھنگڑ ناتھ جی
हाथ में फावड़ी	ہاتھ مین پھاوڑی
मुख में बात	مکھ مین بات
कौन रे बाले	کون رے بالے -
तू कौन है अपना नाम बताय	تو کون ہے اپنا نام بتاے
सतगुरु बाक्य	جواب ست گورو مہاراج
सुन रे भोंदू हमारा नाम	سن رے بھوندو ہمارا ناؤ
एक उन्कार किया है बिनाव	ایک اونکار کیا ہے نیاؤ
तू भी भूला गोरख भूल	تو بھی بھولا گورکھ بھول
अवध बढ़ाई मन में फूल	اودھ بڈھائی من مین پھول
एक निरंकारी नानक नांव	ایک نرنکاری نانک ناوں
अपने गुरु की बल बल जांव	اپنے گور کے بل بل جاؤن
(जवाब झगड़ नाथ)	جواب جھنگڑ ناتھ جی
बिन चिक नाहीं दीपक जले	بن چک ناہین دیپک جلے
बिना दूध क्यों बालक पले	بنا دودھ کیون بالک پلے
बिना धनुष क्यों तीर चलावे	بنا دھنک کیون تیر چلاوے
बिना चरण क्यों नगर सुधावे	بنا چرن کیون نگر سدھاوے
झगर पूछे सुनु रे बाले	(جھنگڑ) پوچھے سُن رے بالے
बिन कुंजी क्यों खोले ताले	بن کنجی کیون کھولے تالے
सत गुरु बाक्य	جواب ست گورو مہاراج

اُلٹی کمل دیپک جلے	उलटी केपल दीपक जले
لیو لاگے تب بالک پلے	लिव लागे तब बालक पले
سرت باندھ تان تیر چلاوے	सुर्त बांधनां तीर चलावे
گور کا بچن لے نگر سدھاوے	गुरु का बचन ले नगर सिधावे
بولے نانک سُن جھنگڑ بالے	बोले नानक सुन भंगर बाले
کرپا کیجو تان کھولے تالے	क्रिपा कीहों तो खोले ताले

یہ سُنکر جھنگڑ ناتھ بھی شرمندہ ہوکر واپس گیا۔

استنے مین مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے سچّے بادشاہ آپ تو کوئی نرنکاری ہین کیونکہ آپ کے آگے کوئی ٹھہرتا ہی نہین ہے بلکہ فوراً ہی لاجواب ہو جاتے ہین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ سچ ہی کہ ہمکو سب سے بڑا گورو ملا ہی اسوجہ سے سواے پرمیشر کے کوئی دوسرا میری نظر مین آتا ہی نہین ہے۔ سن مردانہ آگے زمانہ جو گذر چکے ہین کروڑوں سادھ لوگ بھی اچھے ہوئے ہین لیکن کسی کو اس جسم فانی سے آجتک نرنکار کے درشن نہین ہوئے۔ سُن مردانہ نرنکار کی کرپا سے نرنکار کے بھگتون مین سے نرنکار نے ہمی کو یہان تک پہونچایا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آگے کو تشریف لیچلین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا مردانہ۔

غرضکہ ست گورو مہاراج سولہ[۱۶] ہزار جوجن ایک چشم زدن مین طی کر کے (مینا پربت) پر جا پہونچے۔ اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب یہان سے (سمیر پربت) کتنے فاصلہ پر ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان سے (سمیر پربت) دس ہزار جوجن ہی۔ اُسوقت پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کو کون ایسا گورو ملا ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ ہمکو وہ گورو ملا ہی کہ جسکی قدرت سے یہ تمام سنسار ہی کہ جو اپنی طاقت ساری دنیا کو دے رہا ہی یعنے جسقدر کہ دنیا مین پون دیا گی ہے یہ سب اُسی یزدانی اور ربانی کی قدرت کی نشانی ہی کیونکہ وہ رب العالمین اور حاکم الحاکمین ہی۔ آب اور خاک اور باد اور آتش۔ سب اُسی کے حکم کے پابند ہین وہی ہمارا گورو ہی۔ ہمکو بھی اُسی کا آسرا و سہارا ہی کیونکہ سب جگہ اُسی کی روشنی پھیلی ہوئی ہی بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اکثر کہا کرتے ہین کہ بابا زندہ ہی سو حضور فرماوین کہ وہ کہان ہی اور اُسکا مقام کونسا ہی اور وہ کس صورت اور کس رنگ کا ہی۔ یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اُسکا رنگ تو لال ہی لیکن اُسکی لالی رنگت مین کوئی اور لالی رنگت کی چیز مل نہین سکتی ہے اور اُسکے رونگٹے کی رنگت سنہلی ہے لیکن اُن رونگٹون سے سونا کچھ مطابقت نہین رکھتا ہی اور وہ کسی اندری سے بولتا ہی نہین ہے لیکن ہر اُسکے رونگٹے سے یہ آواز نکلتی ہی (گھر گھر گھر گھر) یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور دھن ہین دھن ہین دھن ہین دھن بغیر حضور کے اسطرحکا اطمینان مجھکو کون کرسکتا ہی۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج سے (سمیر پربت) پر چلنے کو مردانہ نے عرض کیا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ آج سدھ منڈلی مین ذکر ہو رہا ہی اسلیے تھوڑی دیر تامل و توقف کر۔ وہان سدھ منڈلی مین گورکھ ناتھ نے سوال کیا کہ کیون رے سدھو اس اشارہ کو (سنگر ناتھ) سمجھکر بول اُٹھا کہ اے ناتھ جی اگر ارشاد ہو تو مین جاؤن۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے (سنگر ناتھ) کچھ بولنے کی طاقت ہی۔ یہ سُنکر سنگر ناتھ نے کہا کہ کیا (نانک پتا) ہین۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ ہان اچھا جاؤ

اور بھی جاوے - یہ سن کر سنگر ناتھ مذکور ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور آتے ہی کہا کہ اے مائی منڈی آدیس - یہ سن کر ست گورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ ہونٹھوں میں مسکرائے ست گورو مہاراج کی مسکراہٹ دیکھ کر سنگر ناتھ نے کہا کہ مائی منڈی بولتا کیوں نہیں ہے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا -

شبد ست گورو مہاراج	(सतगुरु बाक्य)
اے منڈے گورکھ کہے جس نے عقل تجھے نہیں دینی	हे मुनडे गोरख कहे जिसने तुझे अक़ल नहीं दीनी
ہاتھ پھوہڑی کان چھید سرت بدھ سب چھینی	हाथ फोहड़ी कान छेद सुरत बुधि सब छीनी
منڈ منڈائے کر گوت لجائے تیں بھی جوگ نہ پایا	मूंड मुडाय कर गोत लजाये तैं भी जोग न पाया
کیوں بھسم لگائے کے جنم برتھا گنوایا	क्यों भस्म लगाय के जन्म व्रथा गंवाया
گورو نانک جی کہیں سن سنگر ناتھ تو پانی میں ڈھونڈھوہ	गुरु नानक जी कहें सुन संगरनाथ तैं पानी में ढूंढ़ू
تینوں رتول سے باز ہے تو جھوٹ نہ چھوڑو	तीनों रतवलले जानयाहे न छोड़ू
جواب سنگر ناتھ جوگی	(जवाब संगरनाथ)
کون جگت کر کام گنوائے	कौन जुक्त कर काम गँवाये
کون جگت کر مایا تیاگے	कौन जुक्त कर माया त्यागी
کون جگت کر کرودھ کو جیتے	कौन जुक्त कर किरोध को जीते
کون جگت کر لوبھ سے بیتے	कौन जुक्ता कर लोभ से बीते
کون جگت کر ہووے اتیت	कौन जुक्त कर होवे अतीत
کون جگت کر کال کو جیت	कौन जुक्त कर काल को जीत
کون جگت کر موہ نہ آوے	कौन जुक्त कर मोह नहिं आवे
کون جگت کر اہنکار گنواوے -	कौन जुक्त कर अहंकार गंवावे
سنگر ناتھ ہے کہتا	संगर नाथ है कहता
دیو جواب تم نانک بتا -	देव जवाब तुम नानक मीता
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु बाक्य
جانڑیا تاں کام گنواوے	जान्या ता काम गवाये
شبد جگت سے پاس نہ آوے	शब्द जुक्त से पास न आवे
شانت آئے کر کرودھ جیت	शांत आय कर क्रोधहि जीत
ترہ گن مٹ گئے ہووے اتیت	त्रिहगुण मिट गये होवे अतीत
سنت کی سنگت لوبھ ہو دور -	संत की संगत लोभ हो दूर

سمرے ایشر کال ہو چور	सुमिरन ईश्वर काल हो चूर
ہر ایک جگہ جب ایکے پایا	हर एक जगह जब एके पाया
اس دیہی سے تب موہ ہو دور	इस देही से तब मोह हो दूर
اہنکار نہین سادھو ساتھ	अहन्कार नहिं साधू साथ
کہے نانک جی سُن سنگرناتھ	कहे नानक जी सुन संगर नाथ
جواب سنگر ناتھ	(संगरनाथ वाक्य)
سنسار مین کون جگت سے ٹھہرے ہو	संसार में कौन जुगत से ठहरे हो
دربار مین کسطرح پہونچوگے	दरबार में किस तरह पहुंचोगे
کون جگت ہو درٹھاگ نہ پاوے	कौन जुगत है दर ठाग न पावै
کس جوت سے میل ملے گا	किस जोत से मेल मिलेगा
سنگرناتھ پوچھتے ہین	संगड़ नाथ पूछते हैं
انتر باہر رد منگدے	अन्तर बाहर रिद मंगदे
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु वाक्य)
مان تیاگ کے سنسار مین ٹھہرے ہین	मान त्यागके संसार में ठहरे हैं
گورو کی کرپا سے دربار مین پہونچینگے	गुरु की कृपा से दरबार में पहुंचेंगे
ہر کرپا تے درٹھاگ نہین پڑتی ہے	हर कृपा ते दर ठाक नहीं पड़ती है
ہر کے ست سنگ سے میلا لیا ہے	हर के सत्संगसे मेला लिया है
گورو نانک جی کہے سنگر ناتھ	गुरु नानकजी कहें संगड़ नाथ
تم انتر باہر رد منگدے ہو	तुम अन्तर बाहर रिद मंगदे हो

یہ شبد سُنکر (سنگرناتھ) شرمندہ ہوگیا۔

اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان تو بہت تماشا دیکھا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیا تماشا دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ جو پہاڑ ہی اسکے دیکھنے مین عقل دنگ ہی کیونکہ یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ آیا یہ کُل سونے کا ہی یا روپے کا ہی یا موتیون کا ہی اور قسم کے جواہرات یعنی پنا و لعل وغیرہ اسمین جڑے ہوئے ہین غرضکہ اس پہاڑ کا کچھ حال کھلتا ہی نہین ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اس پہاڑ کا نام (مینا پربت) اسی واسطے ہوا ہی کہ اسکی کل مینا کاری قدرتی ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور (سمیر پربت) کو تشریف لیچلینگے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ مردانہ جلدی نکر اتنے ہی مین (گورکھ ناتھ) نے (منگل ناتھ) سے کہا کہ تم جاؤ۔ یہ سُنکر منگل ناتھ نے جواب دیا کہ حضور مجھکو بھیجتے تو ہین لیکن یہ نہین معلوم کہ صرف آپ مجھکو دیکھنے ہی کے واسطے بھیجتے ہین یا انکے مقابلے کے واسطے بھیجتے ہین۔ چنانچہ گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اے ناتھ جی جو تمہارے جی مین آوے سو کرنا یہ سنکر منگل

نے جواب دیا کہ اے گورو جی آپ بھی پورے جوگیشر ہین اور وہ بھی پورے جوگیشر ہین اُنکو دیکھنا کیا جیسے ایک بار دیکھا ویسے ہی سو بار دیکھا اس سے اگر آپکا حکم ہو تو اُنکو یہان بُلا لاؤن - گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ ہان منگل ناتھ ایسی عقلمندی ہی سے لانا کہ وہ سیوک ہو کر آوین - منگل ناتھ نے جواب دیا کہ اے مہاراج سیوک تو اُس شخص کو کہا جاتا ہی کہ جو شخص آپ سے جُھکے اور جسکہ کوئی شخص مقابلہ کے لایق ہووے خواہ اپنے سے بھی اونچا ہووے تو وہ شخص کیونکر سیوک ہوگا ایسے مقام پر یہی بہتر ہوتا ہی کہ وہان خود ہی جُھک جانا چاہیے اور شخص مقابل کی مرضی دونون پر منحصر ہے اب یہ امر اُنکے اختیار ہی کہ چاہے وہ جُھکے یا نہ جُھکے ہان آپ کے حکم کے موافق مین جاتا ہون - بعد اسکے پھر گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے منگل ناتھ (گوپی چند) نے اُنکو کچھ سمجھایا ہی اور (گھگھو ناتھ) تو بولتے ہی نہین ہین اور (پربت ناتھ) وغیرہ سبکا انکا ہی خیال ہی اب جیسا تمہارے جی مین آوے وہ کرو چاہو جاؤ یا نجاؤ یہ سنکر (منگل ناتھ) نے سنگورو مہاراج سے آدیس کہا اور کہا کہ اے نانک تپا جوگیشر آپ نے بہت اچھا کیا جو درشن دیا ہم لوگ کو کرتارتھ کیا جوگیشرون کو ایسا ہی چاہیے بعد اسکے ست گورو مہاراج کے قدمون کو ہاتھ بڑھایا - ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی منگل ناتھ کا اعتقاد دیکھکر ہاتھ پکڑ لیا بلکہ اپنے ہاتھ منگل ناتھ نے پیرون پر رکھ دیے اور فرمایا کہ آدیس ایک اونکار کو آدیس منگل ناتھ پورے جوگیشر - منگل ناتھ نے عرض کیا کہ اے تپا جی صاحب آپ کس منورتھ یعنی کس ضرورت سے یہان تشریف لائے ہین - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارے درشنون کو آئے ہین - منگل ناتھ نے کہا کہ اے تپا جی صاحب ہمارے دھن بھاگ ہین کہ جو آپ نے درشن دیے اب چلیے سِدھ منڈلی مین درشن دیجیے اور درشن کیجیے - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر منگل ناتھ تم چلو ہم بھی آہستہ آہستہ آتے ہین - منگل ناتھ نے کہا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو - اگر آپ کی مرضی ہو تو گھگھو ناتھ کو یہین لے آؤن بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے منگل ناتھ ہمکو تمہاری بھاؤ بہت ہی - اب آتما خوش ہوئی جب درشن پایا اور تمکو دیکھتے ہی آتما آسودہ ہوگئی -

شبد ست گورو مہاراج

(शब्द सतगुरु महाराज)

سُن منگل ناتھ یہ بات ہماری
ہمرا تمہرا ایک ادھاری

सुन मनाल नाथ यह बात हमारी
हमरा तुमरा एक -अधारी

یہ سنکر منگل ناتھ واپس گئے - آپ بھی خوش گیا اور ست گورو مہاراج کو بھی خوش کر گیا - اتنے مین مردانہ نے سنگورو مہاراج سے عرض کیا کہ یہ جوگی کوئی اشچرج ہی جوگی ہی - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بھیکھ مین سب لوگ ایکسان نہین ہوتے ہین غرضکہ ہر ایک طرح کے آدمی سب کہین ہوا کرتے ہین اگر کُل اچھے ہی ہو وین تو کُل سرشٹ یعنی دنیا کی نجات ہی ہو جاوے - اے مردانہ پورے تو کوئی کوئی ہی ہوتے ہین اور یہ بھی یاد رکھ کہ جس شخص پر پرمیشر کی کرپا ہوتی ہی یا جسکی طرف اسکی کرپا کی نظر پڑ جاتی ہی وہی شخص پورن ہوتا ہی - بعد اسکے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے چلیے - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک سدھ (شنبو ناتھ) ہی وہ بھی اپنے تئین بہت گنتا ہی - اگر وہ بھی آکر پھر جاوے تو چلدینگے - مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج کیا وہ منگل ناتھ سے بھی زیادہ ہی - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ منگل ناتھ تو بہت ہی سیدھا ہی اور دوسرون کی طرح نہین ہی گو کہ منگل ناتھ کا بھی بھیکھ سدھون ہی کا ہی تاہم وہ ست گورو ہی - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اگر وہ سنگورو ہوتا تو گورکھ ناتھ

کا کیون نہ چیلا ہوتا اور جوگیون کا سکھ کیون نہ بنتا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پردہ کیا کرتا کیونکہ اُسکو تو پہلے گورکھ ہی ملاقات مگر سچ ہی کہ جسکو کرتار اپنی طرف کھینچے اُس سے کیا چارہ ہی اُسکو کوئی روک نہین سکتا ہی۔ بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ نظر کرتار نے آپ ہی کو بخشی ہی یا کسی اور کو بھی ہی۔ اتنے مین (شنبھو ناتھ) آیا اور اپنے ساتھ ایک مُندرا اور ایک پھروی اپنے سکھ کے نشان بھی لایا اور آتے ہی کہا آدیس ہے بالے آدیس۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک اونکار کو آدیس آدیس شنبھو ناتھ جوگی۔

سوال شنبھو ناتھ	**शम्भूनाथ वाक्य**
شبد	**शब्द**
مُندرا پہنو پھروا راکھو ہاتھ لیو بیراگی	मन्दरा पहनो फिरवा राखो हाथ लेव वैरागी
گورکھ ناتھ کے چیلہ ہو بگھن نہ کوؤ لاگی	गोरखनाथ के चेलाहो विघन नकोऊ लागी
شنبھو ناتھ کی سُن نانک بالے	शभूनाथ कहें सुन नानक वाले
درشن دیکھت ٹوٹے تالے	दर्शन देखत टूटे ताले
کایا استھر دھرن نہ پرسے جب لگ دھرن اکاس	कायास्थर धरन न परतीजबतक धरन अकाश
سوٗلہ کلا سنپورن ہو ہو اولٹ کمل پرگاش	सोलह कला सपूर्ण हो उलटे कमल प्रगाश
سن شہر کا مارگ پاوے اچرج روپ دکھاے	सुन शहर का मारग पावै अचरज रूप दिखाय
سب سنتوکھ مین رہے سوہیلے اگم نو ندھ پاے	मत संतोष में रहे सुहेल अगम नौनिधि पाय
شنبھو ناتھ کہے سُن نانک تیرا جنم سکارتھ	शंभूनाथ कहे सुन नानक तेरा जन्म स्कार्थ
جو تم گور گورکھ کو تھاپو تب پاؤ پرم پدارتھ	जो तुम गुरू गोरखको थापो तव पाओ परम पदार्थ
جواب ست گورو مہاراج	**(सतगुरुवाक्य)**
مندرا ہمری سمتا سرت سوہم منہو بساری	मुंद्रा हमारी समता सुर्त सोहम मनहु बिसारे
پھروا ہاتھ نہ لیو ہو کبہون نام پوے بھکھاری	फिरवा हाथन लेवहु कबहूं नाम पावै भिखारी
بگھن ہمارا سگلے بھاگیو ہردے سچ چتاری	विघन हमारा सगले भाग्यो हृदय सच चितारी
سُن شنبھو ناتھ جوگی	सुन शंभूनाथ जोगी
ایک نرنجن درشن پایا پھرتا سدا اروگی	एक निरंजन दर्शन पाया फिरता सदा अरोगी
کایا میری جگ جگ استھر سچ کھنڈ مین باس	काया मेरी जुग २ स्थिर सच खंड में बास
ہمری کایا کبھی نہ پھٹسی بنسے دھرن اکاس	हमरी काया कभी न फड़सी बिनसे धरनअकाश
سُن شہر مین استھر کینا اچرج روپ ہمارا	सुन शहर में स्थिर कीन्हा अचरज रूप हमारा
ست سنتوکھ ہمارے پاچھے نو ندھ کھڑے دوار	मत संतोष हमारे पाछे नौनिधि खड़े दुआरा

कहै नानक सुना शंभू नाथ पूरन गुरू हमारा	کہے نانک سنو شنبھو ناتھ پورن گورو ہمارا
गोरख जैसे केते चेले मांगे खड़ दरबारा	گورکھ جیسے کیتے چیلے مانگو کھڑے دوبارا
(शंभुनाथ वाक्य)	جواب شنبھو ناتھ
गोरखनाथ तुम्हारे दृष्ट न आवे तुम ठहरे अहन्कारी	گورکھ ناتھ تمہارے درشٹ نہ آوے تم ٹھہرے اہنکاری
कौन विधन तूं उपज्या नानक कौन कहै महतारी	کون بدھ تون اوپجیا نانک کون کہے مہتاری
कौन भूत है लागा तुमको तू तो औरा बौरा	کون بھوت ہی لاگا تجھکو تون تو اودا پورا
सुध बुध तेरी सब बौरानी मुखते बोले कोरा	سدھ بدھ تیری سب بورانی کھوتے بولے کورا
सिद्ध बुध को माने नहीं नाथ जती सब निन्द	سدھ بدھ کو تو ناہین ناتھ جتی سب نند
तू कहु कौन बड़ाई पायो उपजे मांही गिन्द	تون کہہ کون بڑائی پایو اوپجے مائی گیند
साध पीर सब हरि के किये उन आपै बनत बनाई	سادھ پیر سب ہر کے کیے اون آپے بنت بنائی
उनकी निन्दया कोरा तू कहिये क्या तैं रिद्धि सिद्धि पाई	اونکی نندا کوتر تون کہیے کیا تین ردھ سدھ پائی
शंभुनाथ कहैं सुनु नानक तुझको गुरू न मिलया	شنبھو ناتھ کہے سُن نانک تجھکو گورو نہ ملیا
आवत जावत भरमत भटका गर्भ जून में गलिया	آوت جاوت بھرمت بھٹکا گربھ جون میں گلیا
जवाब सतगुरू महाराज	جواب ست گورو مہاراج
गोरख कहु हम बंदा जानें नज़र हमारी पूरी	گورکھ کہو ہم بندہ جانین نظر ہماری پوری
महादेव के बिन्द से उपजे बेटा होय जरूरी	مہادیو کے بند سے اوپجے بیٹا ہوے جھوٹے
हमको भूत लगा है कैसा	ہمکو بھوت لگا ہے کیسا
सिद्ध साधक सब उसके किये वह भूत है ऐसा	سدھ سادھک سب اُسکے کیے وہ بھوت ہی ایسا
देव मुनि और तपी रिखेश्वर सब उसके किये बिन्द	دیومن اور بھی رکھیشر سب اُسکے کیے بند
एक माटी का मेल मुत्र निर्मल खोरी गिन्द	ایک ماٹی کا میل موتر نرمل کھوری گند
साध पीर सब भाई मेरे जो प्रभु से मन मानै	سادھ پیر سب بھائی میرے جو پربھو سے من مانے
सिद्धि जती सब देखें उसको कभी न जाने	سدھ جتی سب پورے دیکھے اُسکو کبھی نجانے
नानक कहैं सुनो शंभुनाथ हमें गुरू पूरा मिल्या	نانک کہے سنو شنبھو ناتھ ہمین گورو پورا ملیا
निन्द्या हमारी जो २ करते झगड़ु साथ गलिया	نندا ہماری جو جو کرتے جھگڑ ساتھ گلیا۔

غرضکہ شنبھو ناتھ نے جسوقت یہ شبد ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنا فوراً اُٹھ کر چلا گیا۔ جب گورکھ ناتھ کے قریب پہونچا تو گورکھ ناتھ نے دریافت کیا کہ اے ناتھ جی یہ تو بتلاؤ کہ کون کون بچن کیا ہے اور تم نے خوب غور کر لیا ہے کہ نانک جی کا کون بچن ہے۔ یہ سُنکر شنبھو ناتھ نے جواب دیا کہ وہ تو پہلے ہی سے پورا بنا ہوا ہے ویسی ہی باتیں بھی کرتا ہے۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ

اے منگل ناتھ تم تو کچھ کہو۔ منگل ناتھ نے جواب دیا کہ اپنی بار کسی سے کہی نہیں جاتی ہے لیکن جو سچ کو جھوٹ کہیں پوچھا [illegible] اسلیے وہ جیسے ہیں ویسے ظاہر ہیں۔ یہ سنتے ہی شنبھو ناتھ بول اُٹھے کہ اے ناتھ جی منگل ناتھ اُنکی طرفداری کرتے ہیں۔ [illegible] اس وقت منگل ناتھ نے کہا کہ سنو جگیشر تمھارے کہنے سے تو وہ کچھ کم نہ ہو جاوینگے کیونکہ یہ باتیں جگیشروں کی نہیں ہیں کہ اپنے گرو [illegible]۔ گورکھ ناتھ جی سے پوچھ دیکھو۔ یہ سُنکر اور جلکر شنبھو ناتھ نے جواب دیا کہ اے منگل ناتھ پھر تم بھی اُنھیں کے جاکر چیلہ ہو جاؤ۔ جواب اسکے منگل ناتھ نے کہا کہ اے شنبھو ناتھ ایک دفعہ کیا بلکہ دس مرتبہ بھی چیلہ ہونے سے کوئی دکھ نہیں ہے کیونکہ سادھو کے آگے سادھو ہی جھکتے [illegible] اور چور کے آگے چور ہی جاوینگے ہاں جو لوگ اہنکاری ہوتے ہیں وہ البتہ سادھو کے آگے نہیں جھکتے ہیں۔ تو شنبھو ناتھ تمھاری باتوں کے کہنے سے جوگ پورا نہیں ہوتا ہے تم گورکھ ناتھ جی ہی سے دریافت کر لو۔ یہ سُنکر شنبھو ناتھ شرمندہ ہو گیا اور گورکھ ناتھ سے پوچھنے لگا کہ اے ناتھ جی منگل ناتھ کیا کہتا ہے۔ جواب اسکے گورکھ ناتھ نے کچھ نکہا خاموش رہے۔ اتنے میں گوپی چند نے کہا کہ اے بھائی سدھو ناتھ جیتو تم نے اپنے ہی گھر میں جھگڑا کر رکھا ہے نانک پتا جیسے ہیں ویسے ہی ہیں تم آپ ہی دیکھ لو ہمکو اُنکے ساتھ کوئی ملال تو ہی نہیں اور کیا ہمیں تمھیں سادھ اور سدھ ہیں دنیا خانے ہے اور لوگ بھی نرنجن کے بنائے ہوئے ہیں اور اتیت فقیر کوئی یوں ہی بنتا ہے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اپنے سے سبکو اچھا جانے اور اپنے تئیں سب سے نیا جانے اور اپنے خیال میں بھی نہ لانا چاہیے کہ ہمیں گیانی ہیں اور کوئی ہے ہی نہیں۔ یہ بات سُنکر شنبھو ناتھ جلگیا اور گورکھ ناتھ نے خاموشی [illegible] کی۔ یہ کیفیت دیکھکر منگل ناتھ نے کہا کہ اے گوپی چند جی تم کچھ کہو گے۔ یہ سُنکر گوپی چند نے منگل ناتھ سے کہا کہ جو کچھ تم [illegible] ہو وہ پورا ہے۔ فقیر اتیت کی نندا کرنی اچھی نہیں ہوتی ہے اس سے یہی مناسب ہے کہ جو پوچھا جاوے [illegible] سچ کے گھر [illegible] ملائم گفتگو کرنی چاہیے بقول کہ نیک بات ست پُرکھوں کا بچن ہے اور جو گیانی دھیانی گورو ہیں وہ سب کے سب ایک ہی گورو کے ہیں۔ سب فقیروں کا باپ ایک ہی ہے۔ یہ سُنکر منگل ناتھ نے کہا کہ تم پورا بچن کرتے ہو۔ گورو نانک کا اُپدیس ایسا ہی [illegible] اور حسیر نرنجن کی کرپا ہووے۔ اتنے میں مردانہ نے پھر عرض کیا کہ گوروجی (سمیر پربت) کو تشریف لے چلیے۔ یہ مردانہ کا کہنا [illegible] کہ ست گورو مہاراج (مینا پربت) سے انتر دھیان ہو کر (سمیر پربت) پر جا کھڑے ہوئے دیکھا تو وہاں بھی سدھ منڈلی [illegible]

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (سمیر پربت) پر تشریف لیجانے کی
بابت چلی
نمبر ۵۱

ست گورو مہاراج جسوقت سمیر پربت پر پہونچے تو دیکھا کہ وہاں سدھ منڈلی لگی ہے اور اصل تو ناتھ چوراسی سدھ اور [illegible] بیٹھے ہیں آپس میں گیان دھیان کی باتیں کر رہے ہیں۔ سدھوں کو دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا آدیس سدھو ناتھ جی [illegible] یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ آدی پورکھ کو آدیس۔ سدھوں نے کہا کہ آؤ نانک جی صاحب بڑی کرپا کی جو درشن دیئے ہم سب کو کرتارتھ کیا۔ بعد اسکے گورکھ ناتھ کے اور ست گورو مہاراج کے ست سنگ ہونے لگا۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے پتا جی صاحب آپ جوگیوں کا بھیس لیجیے مُندرا پہنیے اور گورکھ ہو بیٹھیے۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے

ناتھ جی ہم بگڑے ہین نگڑے نہین ہین۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے دریافت کیا کہ اے پتا جی صاحب آپ کے گُرو کون صاحب ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ناتھ جی میرا گورو کرتار ہے۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ وہ کس صفت مین بھرپور ہے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

(آد سچ جُگاد سچ ہی ہے سچ نانک ہوسی ہی سچ)

اے ناتھ جی وہ سچ سروپ ہے بس اُسی سچ صفت مین میرا گورو بھرپور ہے۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اے نانک جی جتنے جیو ہین وہ سب (ست سروپ ہین) کوئی اسّت نہین ہے بس آپکے فرمانے سے پایا جاتا ہے کہ کرتار کی صفت بھی مثل سب جیوون کے ہے اس سے بہتر ہے کہ اگر اُسکی صفت سب جیوون سے علاحدہ کیجیا دین ورنہ کرتار بھی سب کے برابر ہوا جاتا ہے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ناتھ جی سب جیو تو (جنم لیتے اور مر جاتے ہین) اور یوج۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار کے دُکھ اور سنکٹ مین پھنسے رہتے ہین اور خواہش کی وجہ سے صدہا قسمون کی تکلیفین اُٹھاتے ہین کیونکہ ہمیشہ وہ بداعمالی و بدافعالی کے زنجیرون مین بندھے رہتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ مثل بادل کے گردش کیا کرتے ہین اور دوام چکر مین پڑا کرتے ہین استقلال و استقرار ایک دم کو نہین پاتے ہین۔ بس اے ناتھ جی اُن جیوون کو (ست سروپ) کیونکر کہا جا سکتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہی سچ سروپ ہے جسکو نرنجن نرنکار الکھ کہا جاتا ہے۔ سوا اُسکے اور کوئی سچ سروپ نہین ہے وہ اسّت کبھی نہین ہو سکتا ہے کیونکہ وہی چیتن سروپ ہے اور وہی سکھ سے پرم سکھ ہے اور وہی سرب بیاپی ہے اور روپ و ریکھ سے نیارا ہے یعنے نہ اُسکی کوئی صورت ہے و نہ مورت ہے اور اپنے آنند کی وجہ سے آنند ہے اور اُسکو ہر طرح کی سامرتھ یعنی طاقت ہے۔ ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے گورکھ ناتھ جو شخص ایسا ہے یہ کل مایا اُسکی لونڈی و غلام ہے اور تمام جیوون کی رسّی اُسی کے ہاتھ ہے بس وہ کرتا ایسا سچ روپ ہے۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے پتا جی اگر بقول تمھارے کہ سب جیو کرتار نہین ہین تو کرتار کے بندے ضرور ہین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ناتھ جی اعتقاد کرکے یہ جیو اُسکے بندے تو ضرور ہین مگر ہان اسطرح پر کہ مثلاً کسی بادشاہ کا لڑکا اندھا ہو تو وہ اُس نابینائی کی حالت مین صرف کھانا اور کپڑے کا مستحق ہے لیکن اگر وہ کسی بید خواہ حکیم کے علاج سے صحت ہو جاوے تو وہ ضرور مستحق تخت و تاج و راج کا ہوگا۔ بس اسکو آپ غور فرمایئے کہ یہ جیو اگیان مین مثل اُسی اندھے لڑکے کے مانند ہو گیا۔ اگر یہ جیو جیسے کہ وہ اندھا کسی بید و حکیم کے علاج سے صحت ہو ویسے ہی یہ جیو کسی مہاتما اور پورے گورو کے اوپدیس پاکر اگیان سے چھوٹ جاوے تو مثل اُسی لڑکے کے وارث تخت و تاج و راج کے یہ جیو بھی برہم سروپ ہو جاوے اور سب بھید اور بھرم جاتا رہے یہ سُنکر گورکھ ناتھ خاموش ہو گئے اور سب سِدّھ لوگون نے آپس مین مشورہ کرکے (جھنگڑ ناتھ) سے کہا کہ مہا جی کو پیالہ امرت کا دو یہ سنتے ہی (جھنگڑ ناتھ) مذکور نے شراب یعنی مدّھ کا پیالہ بھرکر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھ دیا اور کہا پیو نانک بالے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے (جھنگڑ ناتھ) یہ کیسا پیالہ ہے۔ جھنگڑ ناتھ نے جواب دیا کہ اے پتا جی یہ امرت ہے کیونکہ اسکے پینے بولتی ہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہارج نے فرمایا کہ اے جھنگڑ ناتھ یہ کسطرح کا ہوتا ہے۔ یہ سُنکر جھنگڑ ناتھ نے یہ شبد کہا۔

شبد جھنگڑ ناتھ

शब्द झंगड़नाथ

भट्ठी साजी लाहन माडी किसके बीच समावै
निर्मल धारन ते यह चलती तब यह अमृत पावै
सुनो नानक तब यह जोगी होवै
दृष्ट स्थूले बंधन सब काटै सगली दुरमत खोवै
जो मतवाले मदके माते मगन होय ल्यो लागे
सुरत बंधना चलती कबहूं दरबार खड़े बैरागी
ऐसी सहज फिरो मतवाले दुख सुख दुई निवारे
जहं देखै तहां एको स्वामी हिरदे अन्तर धारे
लाहा पूंजी साथ निबाहो पंज अखड़ खाली खेपन जावै
भंगर नाथ कहैं सुन नानक तबतूं दर्शन पावै

सतगुरु वाक्य

(राग मारू महल पहला)

ज्ञान ध्यानकी लाहन माड़ी करनी की कस पाये
भाव भट्ठी में प्रेम समाना ब्रह्म की अगनी जलाये
सिद्धो हम मद के माते नाहीं
जो मतवाले मद के माते किन मतवालों माहीं
सुरत नली भावना सनकीन्हा अंतर धार चुवाई
दया सुराही सहज पियाला गुरुमत पीवे भाई
गुरुमुख नाम फिरै मतवाला एक रंगते खेलै
जहं देखै तहां एक स्वरूपी मारग पावे अचेलै
निबही खेप हमारी सिधो आठ पहर ल्यो लागी
नानक दास तहां मतवाला जहां एक उन्कार बैरागी

जवाब सिद्धों का

(राग रामकली)

धन जोबन की करै न आसा
पर त्रिया अंग न लावै पासा
नाद बेंदके घट भीतर जरै

بھٹی ساجی لاہن ہانڈی کسکے بیچ سماوے
نرمل دھارن تے یہ چلتی تب یہ امرت پاوے
سنو نانک تم جوگی ہووے
درشٹ کیلے بندھن سب کاٹے سگلی درمت کھووے
جو متوالے مدھ کے ماتے مگن ہوئے لیو لاگی
سرت بندھنا چلتی کبھون دربار کھڑے بیراگی
ایسے سہج ہری متوالے دکھ سکھ دوؤ نوارے
جہان دیکھے تہان ایکو سوامی ہردے انتر دھارے
لاہا پونجی ساتھ نباہو پنج اکھڑ خالی کھیپ نہ جاوے
بھنگر ناتھ کہے سن نانک تب تون درشن پاوے

جواب ست گورو مہاراج

راگ مارو محل پہلا

گیان دھیان کی لاہن مانڈی کرنی کی کس پائے
بھاو بھٹی مین پریم سمانا برہم کی اگنی جلائے
سدھو ہم مدھ کے ماتے ناہین
جو متوالے مدھ کے ماتے کن متوالون ماہین
سرت نلی بھاو باسن کینا انتر دھار چوائی
دیا صراحی سہج پیالا گورمت پیوے بھائی
گورمکھ نام ہری متوالا ایک انگ مین کھیلے
جہان دیکھے تہان ایک سروپی مارگ پاے اچیلے
نبھی کھیپ ہماری سدھو آٹھ پہر لیو لاگی۔
نانک داس تہان متوالا جہان ایک اونکار بیراگی

جواب سدھون کا

راگ رام کلی

دھن جوبن کی کرے نہ آسا
پر تریا انگ نہ لاوے باسا
ناد بند کی گھٹ بھیتر جرے

तिसकी सेवा प्रापत करै	تسکی سیوا پراپت کرے
बोले पारबत सत्य स्वरूप	بولے پربت ست سروپ
परम तत्त में रेख न रूप	پرم تت مین ریکھ نہ روپ
सो गिरही जो निग्रह करै	سو گرہی جو نگرہ کرے
जप तप संजम भिख्या करै	جپ تپ سنجم بکھیا کرے
पुन्य दान का करै सरीर	پن دان کا کرے سریر
सो ग्रही गंगा का नीर	سو گرہی گنگا کا نیر
बोले वशिष्ट सत्य स्वरूप	بولے بسسٹ ست سروپ
परम तत्त में रेख न रूप	پرم تت مین ریکھ نہ روپ
सो औधूती जो धूपै आप	سو اودھوتی جو دھوپے آپ
भोजन भिख्या करै सन्ताप	بھوجن بکھیا کرے سنتاپ
औहट पाटन की भिख्या करै	اوہٹ پاٹن کی بکھیا کرے
सो औधूती शिव पर चढ़ै	سو اودھوتی شیو پر چڑھے
बोले गोरख सत्त स्वरूप	بولے گورکھ ست سروپ
परम तत्त में रेख न रूप	پرم تت مین ریکھ نہ روپ
सो पाखंडी जो काया पखाले	سو پاکھنڈی جو کایا پکھالے
काया की अगनी ब्रह्म परजाले	کایا کی اگنی برمھ پرجالے
सुपने विन्धन देई झिरन	سپنے بند نہ دیوے جھرن
तिस पाखंडी का जरन मरन	تس پاکھنڈی کا جرن مرن
बोले चरपट सत्त स्वरूप	بولے چرپٹ ست سروپ
परम तत्त में रेख न रूप	پرم تت مین ریکھ نہ روپ
सो उदासी जो पाले उदास	سو اوداسی جو پالے اوداس
अर्ध उर्ध करैं निरंजन पास	اردھ اوردھ کرے نرنجن پاس
चन्द्र सूर्य की पावे रिन्ड	چندر سورج کا پاوے رنڈ
तिस उदासी का पड़े निकन्ध	تس اوداسی کا پڑے نکندھ
बोले गोपीचंद्र सत्य स्वरूप	بولے گوپی چند ست سروپ
परम तत्त मेंरेख न रूप	پرم تت مین ریکھ نہ روپ

سو بیراگی جو اُلٹے برہمہ	बैरागी जो उलटे ब्रह्म
گگن منڈل مین روپے تھمہ	गगन मण्डल में रूपै थम्भ
اہرنش انتر رہے دھیان	हर्निशि अन्तर रहै ध्यान
سو بیراگی ست سمان	बैरागी सत्य समान
بولے بھرتھر ست سروپ	ले भरथर सत्य स्वरूप
پرم تت مین ریکھ نہ رُوپ	परम तत्त में रेख न रूप
جواب ست گورو مہاراج	**(सतगुरु वाक्य)**
کیون مرے مند کیون جیوے جُگتا	ों मेरे मन्द कों जीवै पक्का
کان بڑھائے ایک آکھ جو بھگتا	कान बढ़ाय एक आकथ जो भुगता
است ناست ایکو ناو	आस्त नास्त एको नाउं
کون سو اکھر جت رہے ہیاو	कौन सो अक्षर जिन रहै हियाय
دُھوپ چھاؤن جو سم کر سہے	धूप छाऊं जो समकर सहे
تو نانک آکھے گورو کو لہے	तो नानिक आखै गुरु को लेहे
چھہ ورتارے ورتے پوت	छः वरतारे वरते पूत
نا سنساری نا اَبدھوت	न संसारी न अवधूत
نرنکار جو رہے سماے	निरंकार जो रहे समाय
کاہے بھکھیا مانگن جاے	काहे भिक्षा मांगन जाय
بولے نانک ست سُروپ	बोले नानक सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ رُوپ	परम तत् में रेख न रूप
جواب چرپٹ ناتھ	**(चरपट नाथ वाक्य)**
کام تیاگ لو کرودھ تیاگ لو لوبھ تیاگ لو موہ نہ ہنکار	काम त्यागलो क्रोध त्यागलो लोभ त्यागलो मोह अहंकार
تیاگ لو ممتا تیاگ لو چرپٹ بچن اپار	त्यागलो ममता त्यागलो चरपट बचन अपार
جواب ست گورو مہاراج	**(सतगुरु वाक्य)**
نہ کام تیاگو نہ کرودھ تیاگو نہین تیاگو لوبھ موہ ہنکار	न काम त्यागो न क्रोध त्यागो नहिं त्यागो लोभ मोह अहंकार

تیا گو ممتا گور پرشادی سب بھوگ کرن نانک بچن اپار	ना त्यागो मम्ता गुरु परसादी सबभोग करन नानक बचन अपार।

جواب جرپٹ ناتھ نثر مین

(चरपटनाथ वाक्य)

شیو گو شکت گنوا ونسا ٹھرا و ترشنا ہرائے	शिव पंगारे सक्त गंवायो मनसा दहगओ त्रिसना हिराय
من کو پربودھ لیو درشن پایو بہوت لگو گور چرن لاگ کے آپ بھاگی	मनको प्रबोधलेव दर्शन पान्यो बहुत लगा और गुरुचरन लागले भाग भारी
جرپٹ کہے نانک پیتا جی سنسار سے پار بھئی ہین	चरपत कहे नानक तपा जी संसार ते पार भये हैं

جواب ست گورو مہاراج نثر مین

(सतगुरु वाक्य)

شیو کیا گو شکت تاگنوا ونسا ٹھہرا و ترشنا گنوا درشن	शिवको पंकड़ो शक्त को नागयो और संसार दहग और त्रसना गायो और दर्शन
پایو بڑے بھاگ ہمارے تب نانک جی بچن کرے سن جرپٹ	पान्यो बड़े भाग हमारे तब नानक जी बचन करे सुन चरपट
تون سنسار سے پار تریگا اور ہمارا ایک اونکار دوسرے کو	तू संसार से पार पड़ेगा और हमारे एक उन्कार है दूसरे को

ہم جانتے ہی نہیں کیونکہ پانچ پرکرت - اور پانچ تت - تینون گن - چار انتہ کرن - نو اندر - وغیرہ وغیرہ ہمارے آگے کھڑے ہین اور پچاس سحر بھاگ ہو نانک پیا بڑ بھاگ تو سن جرپٹ ناتھ —

بعد اسکے گنگھو ناتھ سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے گنگھو ناتھ تم کیون نہیں بولتے ہو لیکن پھر بھی گنگھو ناتھ خاموش ہی رہا۔ ست گورو مہاراج نے خیال فرمایا کہ بغیر بولنے کے کیا بچار کیا جاوے - گنگھو ناتھ بولن ہار سیوا پوجا کی ریت نہیں پائی - گنگھو ناتھ بولنا چاہیے درشن کے واسطے شرم نہ چاہیے کیا جانے کہ کیسا ہو

گنگھو ناتھ نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ پرمیشر ایک پہچان لو - گنگھو ناتھ مانی لو سدھ نہ ناتھ تو بول تو بگڑا اسے تو بیٹھا لو - آر نہ کھاسے لو ترت نہ بھراسے لو گورو نہ کہائے لو جولائے نہ لگائے لونا وانا پرم سہائے لو سب ایک اونکار کھیل لو شیو شکت نہیں لو دہان دھائے لو اونچ نیچ نہ کہائے لو ہردے پرکاش لو گنگھو ناتھ کہے سن نانک سادھ ست پرمیشر تم سادھو ہو - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا -

جواب ست گورو مہاراج

اے گنگھو ناتھ آپ قدم پوجنے کے لائق ہین -

جواب گنگھو ناتھ

کیا پتا جی دوسری جانب جاتے

جواب ست گورو مہاراج

اے ناتھ جی ایک جانا تو ہمکو پہچانا دوسرا اور کوئی نہیں ہو نانک - درس سمجھایا ہو گنگھو ناتھ مین رہین -
غرضکہ گنگھو ناتھ اور ست گورو مہاراج مین ایس مین چرن بندنا ہوئی اور دونون صاحب خوش ہوئے -

(جبنا ناتھ) ایک شخص تھا کہ جو نہ بولتا تھا اور نہ کچھ کھاتا ہی تھا ننگن ہو بیٹھا تھا۔ ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے کہا کہ (جبنا ناتھ) بولتا نہین ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور انکو بھی بلائیے۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جبنا ناتھ تم بھی کچھ بولو۔ تمہارا ست کون ہی۔ تمہاری مورت اچھی دیکھی لگی مگر بغیر بولے معلوم نہین ہوتا ہی۔ سب سدھ اور سب ناتھ اور سب جتی بولتے ہین اور تم کیون نہین بولتے ہو۔

گفتگو جبنا ناتھ

بولن ہارا بولے۔ تولن والا تولے۔ کھولن ہارا کھولے۔ اٹھن ہارا اٹھے۔ بھٹکن والا بھٹکے۔ جھٹکن والا جھٹکے۔ کادن والا کادے سنن والا سنے۔ جبنا کہے انکو نانک دہار ایک اونکار مین دھیان لگائے۔

جواب ست گورو مہاراج

جتنی کرنی رہنی چلیے گورو اپنے سب دھن مین خیر ایک اونکار کے کرتا ہی۔

جواب جبنا ناتھ

ہر جگہ پرمیشر ہی دوسرا کوئی نہین ایکہی کھ روپ ہی دوسرا جنجال ہی۔

اسقدر باتین ہوکر ست گورو مہاراج سے اور جبنا ناتھ سے آپس مین حجت بند نا ہوئی اور خوش ہوئے۔

اتنے مین کنکھو ناتھ۔ جبنا ناتھ۔ منگل ناتھ۔ گوپی چند۔ یہ چارون سدھ نہایت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے پتاجی صاحب ہم لوگ آپ کے درشنون کی بدولت نہال ہوگئے ہمکو یہ یقین ہوگیا کہ آج ہی ہمکو الکھ پورکھ کے درشن ہوگئے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ناتھ جی ہم بہت دنون سے آپ لوگون کے درشنون کی خواہش رکھتے تھے نہایت ہی خوشی کی بات ہوئی کہ جو اس جسم مین آپ لوگون کے درشن پرایت ہوئے یعنی نرنکار ہی کے درشن ملے کیونکہ تم مین اور نرنکار مین کچھ بھی فرق نہین ہی آپکی یہ گفتگو سنکر سرب برٹ سدھ۔ گنگا سدھ اور بھی بہت سدھ لوگ غصہ ہوئے اُن لوگون کی جیتون غصہ کی دیکھکر منگل ناتھ نے کہا کہ اے گوپی چند یہ لوگ کیسے اہنکاری ہین۔ بجواب اسکے گوپی چند نے کہا تمہین دیکھو گو کہ نانک پتا آپ لوگون سے کچھ کم نہین ہین بہتر ہی کہ تم خاموش ہی رہو اور تماشا دیکھو کہ یہ لوگ کیسے شرمندہ ہو جاوینگے۔ غرضکہ جو سدھ لوگ ناخوش ہوئے تھے اپنی اپنی کراماتین شروع کین یعنی کسی نے تو مرگانی اوڑائی۔ کسی نے سندرا اوڑایا۔ اور کسی نے پھوڑا اوڑایا۔ کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ۔ سبھون نے اپنی اپنی چیزین اوڑائین۔ اور ست گورو مہاراج یہ سدھون کا تماشا دیکھتے تھے اتنے مین سدھون نے کلا لگائی۔ لیکن ست گورو مہاراج صرف دیکھا کیے اتنے مین جھنگڑ ناتھ نے کہا پتاجی کیا ہوا۔

بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	(शब्द)
اوڑھو کھیس ہماری	ओढ़ो खेस हमारी
ہم دیکھین شکت تمھاری	हम देखें शक्ति तुम्हारी

ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا تھا کہ (کھیس اوڑھے) اور آسمان پر جاکر گالی کو مار اوتارا سدھ لوگ یہ کیفیت دیکھکر حیران رہ گئے۔ غرضکہ جو جو چیزین سدھون نے اوڑھائین تھین آن سبھون پر وہ (کھیس غالب آیا) اور سب کو مار اوتارا یہ کرشمہ قدرت دیکھا سب سدھ لوگ متعجب ہوگئے اُسوقت ست گورو مہاراج ہنسے منگل ناتھ نے گورکھ ناتھ سے کہا کہ دیکھا نانک بیٹا کونانا۔ یہ سنکر (کیرتھ ناتھ) نے سوال کیا۔

سوال کیرتھ ناتھ منجانب گورکھ ناتھ

کے اوگل گگن منڈل - آکاس مین کتنے تارے - بناسپتی کے پتے کتنے ہین - اندر کتنی دھارا برستا ہے - سمیر پربت کے سیر ہے - جگت مین رتی کتنے ہین - دیوتے کتنے کلائین ہین - گورکھ کہے سن نانک تم کتنے دوارے سے آئے ہو -

جواب ست گورو مہاراج

بارہ انگل کا گگن منڈل - دو اکاس مین تارے - بناس پتے کے دو پتے - اندر لو دھارا برستا ہے - سوا سیر کا سمیر پربت - جگت مین رتی ایک - کل مین دیوتا ایک ہے - کہے نانک جی سنو گورکھ ناتھ ہم ایک دوارہ آئے ہین -

جواب گورکھ ناتھ

گورو کون - چیلہ کون - مول کون - میل کون - کون چیز لیکر اکیلے رہتے ہو - کایا کاہے کی - پنڈ کون ہے - بشن پر کون پیو رکھ انت کے کب بولے - کب کب کھاے - کس شبد کے ذریعہ سے رہے - نانک جی امر پور جاتا اور ابہدھی پور میلا ہے -

جواب ستگورو مہاراج	(सतगुरु बाक्य)
شبد گورو شبد دھن چیلا	शब्द गुरु शब्द धुन चेला
من مول پون سنگ میلا	मन मोल पवन संग मेला
تت بست لے رہے اکیلا	तत बस्तु ले रहे अकेला
کایا پون پانی کی پنڈ	काया पवन पानी की पिण्ड
تسپر ست گورو کی انڈ	तिसपर सतगुरु की दन्ड

ست کتھیو کبی اگھاے
یہو شبد ہو کتھن امرپور جاے

त कथ्यो कबि अरथाय
ह शब्द होकथन अमर पुर जाय

جواب کھیرو ناتھ

ون راجہ - کون نگری - کون لوک بستی ہیں - راجہ کون - منتا کون - دیو نانک جی نگری کا باٹ -

جواب ست گورو مہاراج

کایا نگری - نام سلطان - پنج دوکہ پردھان برتے ہیں - منوا راجہ - پون منتا - سو کھیڑو ناتھ نگری کا باٹ -

جواب کھیڑو ناتھ

کہاں بستی منوا - کہاں بستی پون - کیسے اوٹ گھاٹ تال بجاوے - پنجا کا گورکون اہار کر ہو گی ہو - پتاجی سبد کا بچار

جواب ست گورو مہاراج

ہردے بسے منوا - نابھ بسے پون - بدن کے اوٹ گھاٹ تال بجاوے - پنجا کا گورو تت اگن - کھیڑ سبد کا بچار -

جواب کھیڑو ناتھ

کت مکھ آئے - کت مکھ جائے - کے سے سوناری - کے سے سندھ - کاسے سوکھی کرے پونا - کوئی منڈہی - کون دوا
دیو پتاجی سبد کا بچار -

جواب ست گورو مہاراج

اوتر مکھ آوے - دکھن مکھ جاوے - نو سوناری - سولہ سندھ - نج سوکھی - کرے پون اسمبہ منڈہی - اچیت
لیو کھیڑو ناتھ سبد کا بچار

جواب کھیڑو ناتھ

کت پرچے لاگے بند -
کت پرچے پڑھے نکندھ
کت پرچے سہس سر پھوٹے
کت پرچے مایا موہ ٹوٹے -

नाथ वाक्य)

कित परचै लागे बिन्द
कित परचै पढ़ै निकन्ध
कित परचै सहस सुर फूटे
किस परचै माया मोह टूटे

جواب ست گورو مہاراج

من پرچے تو لاگے بند
پون پرچے تو پڑھے نکندھ

(सतगुरु वाक्य)

मन परचै तो लागे बिन्द
पवन परचै तो पढ़ैनिकन्ध

گیان پرچے تو سہس سُر چھوٹے	ज्ञान परचे तो सहस सुर छूटे
ستگور پرچے تو مایا موہ ٹوٹے۔	सतगुरु परचे तो माया मोह टूटे
جواب گھڑو ناتھ	नाथ बाक्य
آدیس کسکو آدیس	आदेश किसको आदेश
آدیس کا کون اپدیس	आदेश का कौन उपदेश
من کون	मन कौन
سبد گیان گور کون	शब्द ज्ञानगुरु कौन
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु बाक्य
آدیس پورے ستگور آدیس	आदेश पूरे सतगुरु आदेश
پورے ستگور کا انوپ اپدیس من کا نرنتر دیس	पूरे सतगुरु का अनूप उपदेश मनका निरन्तर वेश
گیان کا گورو سنتوکھ	ज्ञान का गुरु संतोष
ستگور کے چرن لاگے تو پاوے موکھ	सतगुरु के चरण लागे तो पावे मोख
اتنے مین (ادرم دھورم ناتھ) نے آتے ہی یہ سوال کیا۔	
سوال دھورم ناتھ	(धूरमनाथ बाक्य)
آگ جلاوے جل مین ڈوبے جل کے سار قصائی	आग जलावे जलमें डूबे जलके सार कमाई
ایسے دکھ لگاوے تمکو دھرتی بیچ گڑائی	ऐसे दाव लगावे तुमको धरती बीच गड़ाई
ایک طمانچا ماروں ایسا مار ساتھ رُلائی	एक तमाचा मारूं ऐसा मार साथ रुलाई
ایسا دیکھو زور ہمارا سگلے پاون لگائی	ऐसा देखो ज़ोर हमारा सगले पांव लगाई
کہا ہمارا مانو ناہین اب کرو تم چھائی	कहा हमारा मानो नाहीं अबकेरो तुम छाई
جت جور دھرے ہم اپنا تمکو معلوم ناہین	जोन जोड़ धरें हम अपना तुमको मालुम नाहीं
دھورم ناتھ کہے سُن نانک ہمری رہو رضائی	धूरम नाथ कहे सुन नानिक हमरी मान रज़ाई
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु बाक्य)
بہرا اگنی ہے وسے گھر باندھ بھوجن سار کرائی۔	पहरा अगिनी है वै घर बांध भोजन सार कराई
سگلی دکھ پانی کر پیوان دھرتی ہانک جلائی۔	सगली दुख पानी का पीवां धरती हांक चलाई

دھڑا ترازو امبر تولے پیچھے ٹیک چڑھائی	धड़ा तराज़ू अम्बर तोलै पीछे टेक चढ़ाई
ایتا تانڈ ہووے من اندر کرے بھیاک کرائی	यता तांड़ होवै मन अन्दर करै भियाक कराई
نانک نظر کرے جس اوپر سچ نام بڑیائی	नानिक नज़र करै जिस ऊपर सच्च नाम बड़ियाई
جواب اورم ناتھ	(ओरुम नाथ वाक्य)
اورم بولے تت برولے سنہو نانک مودی	ऊरम बोलै तत बिरोले सुनहु नानिक मोदी
کیونکر بست پراپت ہووے کن پائی تجھ گودی	कोंकर वस्त प्राप्त होवै किन पाई तुझे गोदी
آپ بکھانے بھید نجانے گور بن بوجھ نہ ہوئی	आप बखाने भेदनजानेगुरु बिन बूझ नहोई
سدھ ملے بن بدھ نہ اوپجے جنم اکارتھ کھوئی	सिद्ध मिले बिन बुद्ध न उपजै जन्म अकारथ खोई
اورم کہے سن نانک پتاجی گور کو سر پر تھاپو	ऊरम कहै सुन नानिक पिताजीगुरुको सिर पर थापो
گورو گورکھ کے چرنے لاگو تین لوک میں جاپو	गुरु गोरख के चरणों लागो तीनि लोक में जापो
جواب ست گورو مہاراج	(सतगुरु वाक्य)
مودی کہے ایک اونکار تین لوک کو پالے	मोदी कह्यो एक उंकार तीन लोक को पाले
لکھ چوراسی جون آپاے جیا جنت کی نالے	लख चौरासी जून उपाय जियाजन्तु के नाले
تسکی کرپاتے بست پراپت گورو پورے مل پائے	तिसकी कृपा ते वस्तु प्राप्तगुरु पूरे मिल पाये
گورو پرشادی مرم پہچانا میل رہیا کائے	गुरु परसादी मरम पिछाना मिलनरहियाकाय
نرمل بدھ سدھ سب حاضر جنم سکارتھ پایا	निर्मल बुद्धि सिद्धि सब हाज़िरजन्मसकारथपाया
رت جننی بوند پتا مل کرتے ٹھاٹ بنایا	रुतु जननी बून्द पिता मिल करते ठाट बनाया
کہے نانک سنو اورم موڑھے برتھا جنم گنوایا	कहै नानिक सुनो ऊरम मूढ़ वृथा जन्म गंवाया
ایک اونکار گورنا ہین جانا سن گورکھ بھرمایا	एक उंकार गुरू नहिं जाना सुन गोरख भरमाया

سوال جھگڑ ناتھ

مات پتا کون - گور کون - کون دیس کون بھیس کے - جوگی ہوگے - کہ - روگی - ہرک کے سوگی - سن پتا جی کون کے پرگاس سے مٹے جنجال -

جواب ست گورو مہاراج

چھسا ماتا - پتا سنتوکھ - سچا گورو کرتار کا - مونا نیم پور دیس - سگلی بھیس - جنگم نہ جوگی بھوگی نہ روگی - ہرک نہ سوگی اونکار پرگاس سیا توسٹے جنجال -

جواب منجانب گورکھ ناتھ

سندرا پہنو۔ جھولی لیو۔ سنک دھور لگاؤ۔ کایا جیت سدا ہی رہے۔ کنا ہمندا ہ ہاتھ مین پھروا ڈنڈا راکھو۔ تو بندہ سہج ست ہو سگل جگت کو جیتو آدیس آدیس سب سادھ کو کہو بھگت بھنڈار لیکے بھوجو کھ ناد بجا اد نام ناتھ ہوے جگ جگ مین پردہ سندہ ناتھ سگل سدھ تیری آگیا ورتی ہو ویگا جوگ سجوگی ناو ایک ناد کی حیلہ ہووے جگت جوگ کے چیلا سنسار کے بھنڈارے کمبھ تم دیوانہ سگلی تیرے سر پر اور کوئی پرواہ نہین ہووےگا تیرا حکم سب سے تیرا ادبجا تیرا فرمان چلیگا کھنڈ کھنڈ مین آسن بیٹھے تول لوک مین بھنڈارے چلے کا جو دواری لکھ تیرے چرن مین بندے ہین تمھاری اجازت سے چلینگے اتنا کرنا کر دیکھے اپنے ہردے بیچ سے پرنت گورکھ سن مٹا ہی ایسے کار بھارے ۔

جواب ست گورو مہاراج

سندرا سنتوکھ شرم پت جھولی دہان کی کرین بھبوت کنتا کال کنواری کایا جگت ڈنڈا پرتیت ائے پنتھی سگل جماتی من جیتے جگ جیتا آدیس تسے آدیس ادمل انادا انا ہت جگ جگ ایکو بھیس بھگت گیان دیا بھنڈارن گھٹ گھٹ باجی ناد آپ ناتھ ناتھے سب جاکے ردھ سدھ اوران سادھ سنجوگ بجوگ دوائے کار چلاوین لیکھے آوی بھاگ آدیس تسے آدیس آدانیل ناداہت جگ جگ ایکو بھیس ایکا مائے جگت بیائی تین چیلہ پروان یک سنساری یک بھنڈاری یک لائی دیوان جونس بہاوے تیون چلاوے جیون ہووے فرمان وہ یکھے وہ نظر نہ آوے بہوتا ایہو وڈا دلیس تسے آدیس آدانیل انادانہت جگ جگ ایکو بھیس آسن لوئے لوئے بھنڈار جو کچھ پایا سو ایکا وار کر کر دیکھے سرجن ہار نانک سچے کی سچی کار آدیس تسے آدیس آدانیل انادانہت جگ جگ ایکو بھیس ۔

جواب گورکھ ناتھ

یہ سنکر گورکھ ناتھ نے دریافت کیا کہ اے بابا جی صاحب یہان تم کیونکر آئے ہو اور یہان آنے سے کیا غرض ہے بہتر ہے کہ تم اپنی خواہش ہمسے بیان کرو ہم سب پوری کرینگے ۔

جواب ست گورو مہاراج

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ہمکو گورو نے اُسوقت ملگیا اُسی وقت تمام ہماری خواہشین پوری ہوگئین اب کوئی حوصلہ باقی نہین رہا اُسوقت سدھ بدھ بھرے سب لوے سُن گورکھ تھا دکھا دیوے نانک کہے سچ سمے۔

گورکھ ناتھ کو جب کہ جواب نہ آیا تب منگل ناتھ نے کہا کہ اے گورکھ ناتھ جی نانک جیا کو اُپدیش دیجئے۔ بجواب اسکے گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے ناتھ ہم آپ کو دیکھتے تھے کہ یہ پورن بنجدھن پایئے ۔ یہ سُنکر منگل ناتھ نے جواب دیا کہ اے ناتھ جیسا دیکھو ویسا ہی کیجیے کیونکہ فقیرون کا طریقہ ایسا ہی ہے۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ منگل ناتھ جی تم سچ کہتے ہو۔

مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کوئی آگے بھی جگہ ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آگے تو بڑی بڑی جگہ ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین۔ ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کہو بھائی بالے۔ بالے نے عرض کیا کہ جیسی ک حضور ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جلدی نکر۔ مردانہ نے کہا کہ حضور یہان پر تو ہم نے جب دیکھا تو انھون نا ہی کو دیکھا اور مین نے تو سنا تھا کہ نو ناتھ ہین اور چوراسی سدھ ہین اور چھ جتی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فر کہ یہ بات بہت صحیح ہے اور یہ سب جوگیون کے ہی بھیس ہین لیکن انکے نام جدا جدا ہین مگر آخر مین سب ایک ہی ہین۔ بعد اسکے پران ناتھ ست گورو مہاراج کی حضور مین آیا اور آتے ہی یہ سوال لایا۔

سوال پران ناتھ

کون جگتا کون بھگتا اروگی کون ہے کون لچھن ستے اچھن تے جوگ کون پاتا ہے۔

جواب ست گورو مہاراج

نام بھگتا ست جگتا دھرتا رہتا اروگی برت لچھن اپدیس اچھن پریم جوگ پاتا ہے۔

جواب پران ناتھ

دھن ہو پتاجی صاحب نمسکار ہے پران پت دھن ہو سدھ گورو ست گورو یہ کہکر پران ناتھ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرنے لگا۔ یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے خود ہی ہاتھ پران ناتھ کے پیرون کی جانب بڑھایا۔ اتنے مین دونون شخصون کے چرن بندنا ہوئی۔ پران ناتھ نے کہا کہ آج سوا دھان نرنجن پورکھ کے مجھکو درشن ہوا ہی صاحب آپ نے دیا ذرا کچھ بھی شک نہین ہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پران ناتھ جی تمھارے اوپر نرنجن پورکھ کی ایسی ہی کرپا ہے کیونکہ تم مین اور نرنجن مین کچھ بھید نہین ہے بلکہ ہم تو یہی جانتے ہین کہ تم نرنجن کی ہی مورت ہو۔ بجواب اسکے پران ناتھ نے کہا کہ اے پتاجی آپ کے اوپر اس نرنجن کی ایسی ہی کرپا ہے اور منگل ناتھ پران ناتھ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے ناتھ جی پتاجی کو تم نے دیکھا۔ پران ناتھ نے جواب دیا کہ ہان جیسا کہ تم کہتے تھے ویسا ہی دیکھا بلکہ ہمکو تو یقین آگیا کہ نرنجن کے آج درشن ہے منگل ناتھ نے کہا کہ اے ناتھ جو لچھن سادھ کے کہے جاتے ہین وہ سب ان تینون مین ہین اور نرنجن مین اور انمین کچھ بھید نہین ہے۔ بعد اسکے پران ناتھ اپنے آسن پر جا بیٹھے اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج پران ناتھ تو بڑے اونچے بچن بولتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سن مردانہ جسکے اوپر کرتار کی مہر ہوتی ہے وہی ایسے اونچے بچن بولتا ہے انکے کلام خام نہین ہوتے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ناتھ کے کے ہین اور انکے کیا نام ہین۔

جواب ست گورو مہاراج

گورکھ ناتھ۔ مچھندر ناتھ۔ چرپٹ ناتھ۔ منگل ناتھ۔ گنگھو ناتھ۔ گوپی چند ناتھ۔ پران ناتھ۔ [illegible] ناتھ۔ [illegible]۔

اسے مردانہ یہ تو نو ناتھ ہین اب چھ جتیون کے بھی نام سُن -

۱ گورکھ جتی - ۲ دت جتی - ۳ ہنونت جتی - ۴ لچھمن جتی - ۵ بھیکم جتی - ۶ بھرتھری جتی

اب سدھون کے نام سُن

۱ ستگر	۲ سنکر	۳ لنگر	۴ جھنکر	۵ آدرم	۶ رہورم	۷ کنیفہ	۸ حنیفہ
۹ لاہوری	۱۰ حاجی رتن	۱۱ پورن ناسکا	۱۲ بیسلکا	۱۳ حبانکا	۱۴ کبسٹر	۱۵ سئر سدھ	۱۶ سرب سدھ
۱۷ کول کرن	۱۸ سمرتھ	۱۹ گوتن گوان	۲۰ ابسرندھ	۲۱ چسرزین	۲۲ راسے مین	۲۳ کیل کرن	۲۴ اوگھسٹ
۲۵ بربت	۲۶ ایشہ	۲۷ بھرتھری	۲۸ ہل دتو	۲۹ کنیفہ	۳۰ سشبھو	۳۱ اچھل دین	۳۲ ناک سدھ
۳۳ بھیلکا	۳۴ دھرم	۳۵ گرلودھ	۳۶ سانسس	۳۷ کنس کرن	۳۸ گول سا	۳۹ منگن دھارب	۴۰ کتر
۴۱ جفن جوت	۴۲ سرہن	۴۳ سدھدہ سین	۴۴ جوت لگن	۴۵ کھلبر	۴۶ جوت منگن	۴۷ بل جوت	۴۸ رگھبیر گن
۴۹ التی جوگ	۵۰ پرت بان	۵۱ اکال نرت	۵۲ سیتل جوت	۵۳ بھول سر	۵۴ رام کنوار	۵۵ کشن کنوار	۵۶ بشن بات
۵۷ کرجگ	۵۸ برہمہ جوگ	۵۹ مرہوسین	۶۰ مرہینلی	۶۱ کندھاری	۶۲ قلندری	۶۳ سمرستی	۶۴ کنوارستی
۶۵ گوبردھن	۶۶ گوبھاباسی	۶۷ اکاناسی	۶۸ کلاک سنگی	۶۹ بکرنگی	۷۰ کمول کرمی	۷۱ کام ناسی	۷۲ کل بلاسی
۷۳ دول منتر	۷۴ ترت رنگی	۷۵ جوگ ہاری	۷۶ دب رنگی	۷۷ آب زولی	۷۸ کلیس دھولی	۷۹ برہمہ جوگی	۸۰ کیلام محل جوگی
۸۱ کیار جوگی	۸۲ سبھالکا	۸۳ سمتر سدھ	۸۴ تری سی سدھ				

مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ تو مجھکو معلوم ہوا لیکن یہ نہین معلوم ہوا کہ جتی کسکو کہتے ہین - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ (جتی) وہی شخص کہلاتا ہی کہ اُس جسم سے اندریون کو روکے اور اوسکا بیج خواب مین بھی نہین نکلتا ہو اے مردانہ یہ لوگ عورت سے وقفیت ہی نہین رکھتے ہین گھرہستی مین جتی ہو ہی نہین سکتا ہے -

یہ شبد ست گورو مہاراج نے فرمایا

(सतगुरु वाक्य)

۹ نو ست دسوین جت گیارھوین اوجالا -

नव सत दसयें जत ग्यारहवें उजाला

گورو جی کہین سُن مردانہ بند نہ کرے کالا -

गुरू जी कहैं सुन मरदाना पिराड़ना ग्रसै काला

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو نو دروازہ بند رکھے وہ جتی کہلاتا ہے اور سب دوارون کی خبر دیتے ہین عورت کی صحبت کرتے ہی نہین - منھ سے سواے پرمیشر کے اور کچھ بات نہین کرتے - آنکھون سے سنتون اور گورون کے درشن کیا کرتے رہتے ہین - کانون سے پرمیشر کا جس سُنا کرتے ہین اور ناک سے خوشبو وغیرہ کو رکھتے ہین پرمیشر خواہ گورو کے چڑھے ہوے پھول سونگھتے ہین اور خوبصورت کو دیکھکر چیت کو ڈولنے نہین دیتے ہین آٹھ پہر پرمیشر کا جس گایا کرتے ہین یہ کام جو ذیل مین کئے جاتے ہین جیسو ان سکے ہین -

نو دروازہ بند رکھنا - سب دروازون کی خبر دے - عورت کی صحبت نہ کرے - پرمیشر کے سوا منھ سے کوئی بات نہ کرے آنکھون سے سواے ایشر کے اور کچھ نہ دیکھے - کانون سے پرمیشر کا جس سُنے - گورو یا پرمیشر کے چڑھے ہوے پھول سونگھے - خوبصورت کو دیکھ چیت نہ ڈولے - آٹھ پہر پرمیشر کی تعریف کرے -

پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے کو تشریف لیچلین - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اچھا مردانہ چلتے ہین اتنے گوپی چند نے منگل ناتھ سے کہا کہ اب نانک بیتا جی صاحب رہتے ہین لینے جاتے ہین - منگل ناتھ نے کہا کہ کسی طرح انکو روکنا ایسے جوگیشر کو جانے نہ دینا چاہیے تو بہتر ہے -

نو نفر - منگل ناتھ - گنگھو ناتھ - گوپی چند - پورن ناتھ - ان سبھون نے ملکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے بیتا جی صاحب کیون جاتے ہو - یہین رہیے ستہ منڈلی مین گذر کیجیے تمکو تو جنجال ہی کچھ نہین ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا -

شبد ست گورو مہاراج

शब्द सतगुरू महाराज

ایک جنجال ہمارا کہیے سادھ مورت کو پرسن	एक जंजाल हमारा कहिये साध मूरत को परसन
لکھ چوراسی ہم تے چھوٹے ست گورہی کے درشن	लख चौरसी हमते छूटे सत गुरु ही के दर्शन
سن سادھو بھائی میرے ستگور ملاتان کینے بیوہار	सुन साधू भाई मेरे सतगुरू मिलाता कीने व्योहार
آسن ویسن ہم سے چھوٹا چھوٹا کرم سنسار	आसन बेसन हमसे छूटा छूटा कर्म संसार
سگلی بندھن جگ کے کاٹے پاسے موکھ دوار	सगले बंधन जग के काटे पाये मोक्ष दुआर
ایک اونکار پر نظر ہماری دوجا چیت نہ دھاری	एक उंकार पर नज़र हमारी दूजा चित्त न धारी
دس اوتار اور اور دیوتا بار بار کر دھاری	दस अवतार और २ देवता बार २ कर ढारे
پریم پریت کے بستر بھوجن سچ رنگ مین گھولے	प्रेम प्रीति के वस्त्र भोजन सच रंग में घोले
پرنوے نانک سن ہے ناتھو شیو شکت سے میلے	प्रनवे नानिक सुनहु नाथो शिव शक्ति से मेले

یہ شبد سُنکر منگل ناتھ نے کہا کہ سنو بیتا جی تمکو ایسا ہی نرنجن ملا ہے لیکن ہم آپ کے جانے کی بابت کہتے ہین تم سنت صورت ہو

اور تمہارے درشن دُرلبھ ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سدھو تم آپ ہی نرنجن کے رُوپ ہو اب ہمکو اجازت دیو کیونکہ اپ تو سِدھون کے ساتھ ست سنگ بھی بہت ہوا۔ (جپ جی صاحب) کا اوچار سِدھون ہی کے ست سنگ سے ہوا۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج سِدھون کے پاس سے رخصت ہوے اور کہا کہ چل مردانہ۔

آگے ساکھی بیار پربت پر ست گورو مہاراج کے تشریف لیجانے کی بابت چلی

نمبر ۵۲

ست گورو مہاراج جب (بیار پربت) پر پہونچے تو دیکھا کہ (دتا تری) مہاراج لیٹے ہوئے ہین اتنے مین مردانہ نے پوچھا کہ اے ست گورو مہاراج اب ہم لوگ کہاں آئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اب ہم (بیار پربت) پر آئے ہین اے مردانہ اس مرتبہ ہم سانٹھ ہزار جوجن چلکر آئے ہین اور یہان پر ایک اور بھی سِدھ ہین اور وہ بڑے ہی اَبدھوت ہین جنکو کہ سب (سنیاسی) مت والے پُوجتے ہین۔ یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے مہاراج اُنکا نام کیا ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نام اُنکا (دتّا تری) ہی اور وہ اونچے پہاڑ پر رہتے ہین اُنکے درشن تجھکو کرا دینگے یہ فرمانا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج اُنکے پاس ہی جا کھڑے ہوے جہان پر (دتّا تری) اَبدھوت لیٹے ہوے تھے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی اے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بہت ہی جلدی آگئے اب انکو بُلائیے کیونکہ آپ انکو بڑا ہی سادھو فرماتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (دتّا تری جی) سے باتین کرنے لگے۔

بچن ست گورو مہاراج

ہوتی دیہہ تو تُو کیوُن ناہین	होती देहि चोलो क्योंनाहीं
سمجھ دیکھ اپنے من ماہین	समझ देख-अपनेमनमाहीं
جب لگ دیہہ تب لگ آس	जवलग देहिं तवलग-स्वास
یون نہ ہووُے پورن سنیاس	यों न होवे पूरन सन्यास
درشٹ کھول جب راکھو ٹھائین	दृष्टिखोल चित राखोठाईं
ایک نارائن سب گھٹ ماہین	एकनारायण सव घट माहीं
جواب دتّا تری جی صاحب	**दत्तात्रियवाक्य**
کوئی ناہین پرُوجن گھٹ ماہین	कोई नाहीं प्रयोजन घटमाहीं
بھلن کا یہ نہین سُوبھاے	भलन का यह नहीं सुभाय

काया हमरी मैल न लागै	کایا ہمری میل نہ لاگے
बोलत वचन मूलै त्यागै	بولت بچن موڑھے تیاگے
हलचल कभी न व्यापै मोहीं	ہل چل کبھی نہ بیاپے مونہیں
पूरन सरूप चित वसिया सोई	پورن سروپ چت بسیا سوئی
रोम रोम में नारायण जपना	روم روم میں نارایٔن جپنا
काहे को रसना से बकता	کاہے کو رسنا سے بکتا
दत्तात्रिय कहै सुन नानिक तपा	(دتاتری) کہے سن نانک تپا
आप छोंड हो रहै अजपा	آپ چھوڑ ہو رہے اجپا
(सतगुरु वाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
अजपा कहै सोई जप दीसै	اجپا کہے سوئی جپ دیسے
क्यों न जपै पूरन जगदीसै	کیون نہ جپے پورن جگدیسے
जप करते अजपा होजावै	جپ کرنے اجپا ہو جاوے
तब काया निर्मल होजावै	رکھ کایا نرمل ہو جاوے
जब लग काया तब लग धाय	جب لگ کایا تب لگ دھاے
जिनसै काया तब एक दिखाय	بنسے کایا تب ایک دیکھاے
नानिक बोलै सच्चे बानी	نانک بولے سچے بانی
सुन दत्तात्रिय भगवान बखानी	سن دتاتری بھگوان بکھانی
(दत्तात्रिय वाक्य)	جواب دتاتری جی
जाप जपै तब दृष्टि न आवै	جاپ جپے جب درشٹ نہ آوے
देखै अदृष्टि तब जाप भुलावै	دیکھے ادرشٹ تب جاپ بھولاوے
काया खाकी रसना खाकी	کایا خاکی رسنا خاکی
आप नारायण हुआ साखी	آپ نارایٔن ہوا ساکھی
ना कुछ जपना	نا کچھ جپنا
ना कुछ तपना	نا کچھ تپنا
दत्त कहै सुन नानिक तपा	دت کہے سن نانک تپا

कौन तहीं जाप केहिका जपना	کون تو ہیں جاپ کہکا جپنا
सतगुरु वाक्य	**جواب ست گورو مہاراج**
जपता जाप एक उंकारा	جپتا جاپ ایک اونکارا
सब खुरती ने रहे न्यारा	سب کھورتی تے رہے نیارا
नानिक बोले सच्ची बानी	نانک بولے سچی بانی
सुन स्वामी तू सच्च समानी	سن سوامی تو سچ سمانی
(दत्तात्रियवाक्य	**جواب دتاتری**
सुनतयातें निरंकार देखा है स्वामी पूछें रहन बताओ	سن تیا تیں نرنکار دیکھا ہے سوامی پوچھے رہن بتاؤ
झूठ न बोलना परतक्ष दिखाओ	جھوٹ نہ بولنا پرتکھ دیکھاؤ
बिना देखे क्या साखी होऊ	بن دیکھے کیا ساکھی ہوہو
झूठ बोलके जन्म नाखोऊ	جھوٹ بول کے جنم ناکھوہو
(सतगुरु वाक्य	**جواب ست گورو مہاراج**
झूठ न बोलो तत धरलो जाहिर चिन्ह दिखाओ	جھوٹ نہ بولو تت در لو ظاہر چنھ دکھاؤ
रोगी तेउनन्यासी भले तिनको धुर पहुंचावो	روگی تے اوتاسی بھلے تن کو دھر پہونچاؤ
वेद शास्त्र करदेवते भूले इनको ना ठहिरावे	بید شاستر کر دیوتے بھولے ان کو نا ٹھہراوے
एक निरंजन मूरत अच्छी ताके परम २ गुण गावै	ایک نرنجن مورت اچھی تاکے پرم پرم گن گاوے
(दत्तात्रिय वाक्य)	**جواب دتاتری جی**
स्वामी बोले तत बिनोली क्या झूठ बात को बकता	سوامی بولے تت وجولی کیا جھوٹ بات کو بکتا
निरंजन दर्शन छिपां किस होवेसी को मैं न सकता	نرنجن درشن چھپان کس ہووے سی کو میں نا سکتا
मुखते वचन उचारो वही जो निरंजन भावै	مکھ تے بچن اوچارو وہی تو نرنجن بھاوے
इन वचनों कुछ पाया नाहीं काहे जन्म गँवावै	ان بچنون کچھ پایا ناہیں کاہے جنم گنواوے
(सतगुरु वाक्य)	**جواب ست گورو مہاراج**
सत्य हमारा कभी न जावै बोले झूठ न राई	ست ہمارا کبھی نہ جاوے بولے جھوٹ نہ رائی

क निरंजन संग हमारे-आठ पहर हरिगुण गाई	ایک نرنجن سنگ ہمارے آٹھ پہر گن گائی
म२ में योही बोले दूजा-और न कोई	روم روم مین وُہ ہی بولے دُوجا اور نہ کوئی
से दर्शन कारण स्वामी भरम रहे सब लोई	ایسے درشن کارن سوامی بھرم رہے سب لوئی
ो दर्शन हम गुरु दिखाया मन नाही रहिया भेख	سو درشن ہم گورُو دکھایا من نہین رہیا بیکھ
औतार किने नहिं पाये सोहम प्रत्यक्ष देख	دس اوتار گئے نہین پائے سو ہم پرتکھ دیکھ
(दत्तात्रिय वाक्य)	**جواب دتاتری**
ातों ते प्रतीत न आवे जो प्रत्यक्ष न देखे	باتون تے پرتیت نہ آوے جو پرتکھ نہ دیکھے
से बात न सुनिये-आगे षट दर्शन के पेखे	ایسے بات سنئے آگے کھٹ درشن کے پیکھے
ुमतो बात सुनाई-अचरज की आतम नहीं प्रतीजे	تم تو بات سنادو اچرج کی آتم نہین پرتیجے
ामी कहे सुनो तपा जी सुन झूठ को रीझे	سوامی کہے سنو تپاجی سُن جھوٹھ کو ریجھے
(सतगुरु वाक्य	**جواب ست گورو مہاراج**
झोगे जब नैनन देखो तुमरो चित्त कठोरो	دیکھوگے جب نینن دیکھو تمرو چت کٹھورو
टा बढ़ाके देही जाली पत्थर जैसे कोरो	جٹا بڑھا کے دیہی جالی پتھر جیسے کورو
कमल कुम्भ चढ़ावो भावे तू जले होय न जावे	کمل کنبھ چڑھا او بھاوے تو جلے ہوے نا جاوے
निर्दम छियां करे संगरा कंथनक बहूं गावे	نردس جھیان کرے سنگی کنتھ نہ کبھون گاوے
(दत्तात्रिय वाक्य)	**جواب دتاتری**
ल तपा निरंजन कैसा जो तुम कहते दिखाव	جلے تپا نرنجن کیسا جو تم کہتے دکھاؤ
ास्त्र बेद पुराण पुकारें यह विधि किन्हों न लेखाव	شاستر بید پوران پکارین یہو بدھ کبھون نہ لکھاؤ
अचरज बात सुनाई तुमने हम तो भरमत भटके	اچرج بات سنائی تم نے ہم تو بھرمت بھٹکے
हल चल उपजी थिर ना पावे चित्त हमारा अटके	ہل چل اُوپجی ٹھہر نہ پاوے چت ہمارا اٹکے
(सतगुरु वाक्य)	**جواب ست گورو مہاراج**
मूरत लाल सब्ज है काया जैसे रोम सुवरना	مُورت لال سبز ہی کایا جیسے رُوم سوبرنا
हीरा मोती चन्द्र देखिये चन्द्र सूर्य्य दो नैना	ہیرا موتی چندر دیکھیے چند سُورج دو نینا
दांत जवाहिर बने जड़ाऊ अवालसक झलके	دانت جواہر بنے جڑاو بھوال سک جھلکے
निकट सतखन्डी की धारा दामन जैसा चमके	نکٹ ست کھنڈی کی دھارا دامن جیسے چمکے

چل کے دیکھو تمہیں دکھاؤں تب تم مانو سوامی	चलके देखो तुम्हहिं दिखाऊं तबतो मानो स्वामी
نرنجن نانک سدا حضوری آٹھو پہر سلامی	निरंजन नानिक सदा हजूरी आठो पहर सलामी
جواب دتّاتری	(दत्तात्रिय वाक्य
دیکھی شکت تمہاری نانک جو بولو سو سانچی	देखी शक्ति तुम्हारी नानिक जो बोले सो साँची
اب پرتیت بھئی ہی ہمکو ہردے سے اترا کچی	अब प्रतीत भई है हमको हृदय [illegible]
دھن سو گورو تمہارے کہیے جن تمکو دیکھ دکھایا	धन्य सो गुरू तुम्हारे कहिये जिन तुमको देख दिखाया
ایسا آگے اور نہ سادھو جو نانک نیا بنایا	ऐसा आगे और न साधू जो नानिक नया बनाया
جواب ست گورو مہاراج	(सत गुरू वाक्य
کھٹ درشن سب پنتھ جو دیکھو بھیکھ تمہارا اونچا	षट दर्शन सब पंथ जो देखा भेष तुम्हारा ऊँचा
ذات برن سب سیوک تمہرے تم سنگ ناہیں پہونچا	जात बरण सब सेवक तुम्हरे तुम सगा ना हो पहुँचा
ردھ سدھ سب پیچھے چھوڑے ایک کیا آدھارا	रिद्धि सिद्धि सब पीछे छोड़े एक किया आधार
نانک کہے سن (دتاتری) سوامی سانچا بھیکھ تمہارا	नानिक कहे सुन (दत्तात्रिय) स्वामी साँचा भेष तुम्हारा

یہ سنکر دتاتری نے ست گورو مہاراج کے چرن بندنا کی اور دونوں صاحب ملکر بہت خوش ہوئے یہ کیفیت دیکھکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ آپس میں مسکرائے۔

اسقدر کتھا سنکر گورو انگد جی صاحب وجد میں آگئے اور تین پہر تک مست رہے جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ اے بھائی بالے کہو آگے کیا ہوا۔ یہ سنکر بھائی بالے پھر کہنے لگے کہ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ یہاں آگے (کاگ بھشنڈ) نامی بہت اچھا بھگت رہتا ہی تجھکو انکے بھی درشن کرائینگے۔ ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا ہی تھا کہ (کاگ بھشنڈ) جی کے استھان پر جا پہونچے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اور کاگ بھشنڈ کی ملاقات کے بابت چلی

نمبر ۵۳

ست گورو مہاراج کاگ بھشنڈ کے استھان پر جا بیٹھے (کاگ بھشنڈ جی) کتھا پڑھ رہے تھے جب اُنھوں نے کتھا پوری کی تمام دیبی اور دیوتے جو کتھا سنتے تھے اپنے اپنے مقاموں کو تشریف لیگئے و نیز سب جانور بھی چلے گئے تو ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ کیرتن کر چنانچہ مردانہ کیرتن کرنے لگا۔ کیرتن کو سنکر کاگ بھشنڈ نے دریافت کیا کہ یہ شبد کیرتن کا کسکا بنایا ہوا ہی۔ مردانہ نے جواب دیا کہ گورو نانک جی صاحب کی تصنیف ہی۔ یہ سنکر

کاگ بھشنڈ نے کہا کہ کلجگ مین جیوؤن کے اُدّھار کے واسطے جو کتھا و کیرتن اُنھون نے بتائی ہین سب سچ ہی کیونکہ ست نرنجن نرنکار خود آپ ہی اوتار رکھکر پرگٹ ہوا ہی اور یہی نانک پتا جی ہین - مردانہ نے کہا کہ ہان رکھیشر جی ستگورو مہاراج نانک نرنکاری جی صاحب یہی ہین جو آپ کے سامنے براجمان ہین - یہ سُنکر کاگ بھشنڈ جی بہت خوش ہوئے اور ستگورُو مہاراج کے قدمون پہ گرکر متھا ٹیکا اُنکی بھگتی دیکھکر ستگورو مہاراج بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ اے رکھیشر جی آپ تو سمرتا ہین بھگونت کا جس سنکر آپ خوش ہوئے ہین کیونکہ بہت سے سروتا ایسے ہی ہوتے ہین کہ راگ و راگنی کی شناخت کرتے ہین اور بہت کم ایسے ہین کہ جو شبد کے اصول پر خیال رکھتے ہین - کاگ بھشنڈ نے جواب دیا کہ ہان جو شبد کے اصول کو خیال کرتے ہین وہ لوگ رس پیتے ہین اور جنکا دھیان راگ و راگنی پر ہے گویا خیال کیا کرتے ہین -

بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے پرم ہنس رکھیشر جی آپ تو مہا پورکھ رکھیشر ہین اور بھگونت کے پریمی ہین پھر آپ نے کاگ کا جسم کیون پایا - یہ سُنکر کاگ بھشنڈ نے جواب دیا کہ اے سنت جی اس جسم ہی کی بدولت مین نے بھگونت کے درشن کیے یعنے اسی جسم مین مجھکو اعتقاد نرنکار کا بڑھا ہی اسلیے مجھکو اب یہ جسم بہت ہی پسند ہی اور جب پرلے آگ خواہ پانی کے ہوتی ہی تو مین بھی ویسا ہی رُوپ دھارن کر لیتا ہون - یہ طاقت بھی اس جسم ہی کی بدولت مجھکو ملی ہی اور اپنی مرضی کے موافق مُوت بھی جب چاہون موجود ہو جاوے وہ بھی اسی جسم کی وجہ سے حاصل ہی - یہ سُنکر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے رکھیشر جی اس جسم کا سبب کیا ہی - کاگ بھشنڈ نے جواب دیا کہ اے سنت جی پچھلا جنم میرا برہمن کا تھا - اسوقت مین سرگُن کی اوپاسنا کرتا تھا - ایک دن میرے گورُو نے مجھکو نرگُن کی اوپاسنا بتائی مگر مین سرگن ہی کی اوپاسنا کرتا رہا - ایکدن میرے گورو بہت خفا ہوے اور اُنکی زبان سے نکلا کہ تو کاگ کی طرح بکتا ہی یہ سنتے ہی مین اپنے گورو کے قدمبوس ہوا اور عرض کیا اور متھا ٹیکا کہ اے مہاراج آپ کا بچن تو ست ہوگا لیکن ساتھ ہی اُسکے یہ بھی مجھکو بر دیجے کہ اُس جسم کے ہونے سے پرمیشر کا جس مجھکو نہ بھولے - چنانچہ میرے گورو نے مجھکو یہ بر دیا کہ تیرے ہردے مین مہاراج کی بھگت نیواس کریگی اور مَوت تمھاری خوشی کے موافق رہیگی جسوقت تمھاری خواہش ہو اُسی وقت جسم چھوڑ دو بغیر مرضی تمھارے کے تمھارے پاس مَوت نہ آسکیگی اور میرے باپ کا نام (جھنڈا) تھا اور والدہ میری (انبکا دیبی) تھی اُن لوگون کو بھی برھما کا بر تھا کیونکہ پچھلے جنم مین یہ رکھی تھے اور انھین والدین سے میرا جسم کاگ کا ہوا تھا لیکن گورو کی کرپا سے (سری رام نام) جو (تارکا منتر ہی) سوہم سوہم جپنا مجھکو خیال رہا - غرضکہ اُسی رام نام کے جپ نے میری تشنگی یعنے پیاس بجھائی ہی اسی وجہ سے اس جسم کو مین تیاگ نہین کرتا ہون - اور میرے دیکھتے دیکھتے کئی مرتبہ پرلے ہوئی لیکن مین تو جیسے پرلے ہوئی ہی ویسا ہی روپ دھارن کرکے اُسمین ملا رہتا ہون اور مجھکو سانس کا سنجم بھی پراپت ہوا ہی اسلیے مین مرتا ہی نہین ہون - یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رکھیشر آپ بہت اچھے لوگ ہین کیونکہ تمھارے سامنے کئی مرتبہ پرلے ہوگئین اور تم سچ ہو کہ رام نام کے نام مین بڑی ہی تاثیر ہی جو لوگ اس نام کا سمرن کرتے ہین اور اسی کا ہمیشہ ہی ابھیاس رکھتے ہین وہ لوگ ضرور ہی جنم مرن سے نجات پاتے ہین بھائی بالے

اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جو فرماتے ہین وہ ست ہی ہی۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج کاگ بھُشنڈ سے رخصت ہوے۔ اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آگے کَون کَون مقام ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ پہلے (پہلاد بھگت) کا استھان ہی بعد اُسکے (دُھورو) جی کا مقام ہی سب سے آخر مین (نرنکار جوت السروپ) کا استھان ہی۔ یہ فرماتے ہی تھے کہ ست گورو مہاراج ایک پلک مارنے مین (الاچین) پربت پر جا کھڑے ہوے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آپ کہان آگئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ (الاچین) پربت پر آگئے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس پہاڑ کا نام الاچین کیون ہوا ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہان پر (الال ناتھ) نامی ایک پنچھی یعنے جانور کا مقام ہی اور یہان کے (پہلاد بھگت) راجہ ہین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کیا (پہلاد بھگت) یہین رہتے ہین اگر اُنکے درشن مجھکو ملین تو زہے قسمت۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی کر تجھکو ضرور درشن ہونگے اتنے مین الال پنچھی جانور آ پہونچا اور دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو اور کہان رہتے ہو اور کس کام کے واسطے یہان آئے ہو اور کیا نام ہی تمکو کسنے بھیجا ہے اور یہ پنڈ تمھارا پختہ ہی کہ خام۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو (الال چین) ہر دے ہیں پرمیشر کے درشنون کی خواستگاری ہی اس خواہش سے یہان آئے ہین اور نرنجن و نرنکار ہمکو یہان لایا ہی اگر پنڈ کچا ہوتا تو ٹوٹ جاتا اور اگر پکا ہو تو کبھی پھوٹ نہین سکتا ہی اور یہ تم خیال کرو کہ مجھکو ایک نرنکار کی آس ہی دوسری خواہش نہین ہی۔ یہ سنکر الال چین جانور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے الال چین ہم تمھارے درشنون ہی کو یہان آئے ہین۔ یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ تمھارے درشن ملگئے۔ یہ سُنکر الال چین نے جواب دیا کہ اے بابا جی صاحب ہم نہال ہوگئے بلکہ سچ تو یہ ہی کہ آپ نے کرتارتھ کیا اور یہ استھان بھی کرتارتھ ہوگیا۔ اتنے مین مردانہ نے بھی الال چین سے دریافت کیا کہ پہلاد بھگت کہان رہتے ہین چنانچہ الال چین نے جواب دیا کہ وہ ہمارے راجہ ہین اور بڑے ہی بھگت ہین تم ضرور ہی درشن کرو۔ غرضکہ ست گورو مہاراج پہلاد بھگت کے درشنون کو آگے چلے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور پہلاد بھگت کے ملاقات کی بابت چلی

نمبر ۵۴

ست گورو مہاراج جسوقت وہان پہونچے دیکھا کہ پہلاد بھگت مگن ہو کر بیٹھے ہین۔ ست گورو مہاراج کی آواز سُنکر آنکھ کھُل گئی اُنھون نے بغور خیال کیا کہ یہان تو آدمی کا گذر ہی نہین ہی یہ کیا کرشمہ ہی اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم کرتار کے بندہ ہین اور ہمکو یہان کرتار ہی لایا ہی۔ یہ سُنکر پہلاد بھگت نے پوچھا کہ اے بابا جی آپکا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (نانک نرنکاری) نام ہی۔

یہ سُنکر پہلاد جی نے یہ سوال کیا۔

سوال پہلاد بھگت

کون باسنا ہوسے اچھا کہنا - کون اچھا دودھ چوسے - کون جگہ پاسے - کس مور رکھکر دہی جمایا - متھ کے کون مکھن نکالکر اور اسکا تاؤ دیکر بنایا ہی - کسطرح تمکو اپنے آپ ملا -

جواب ست گورو مہاراج

آسمن کو دھوکر اچھا کہنا - آتما روپی دودھ چواسے - لگن پرمیشر کے لگنے سے تاد چڑھایا - گورو کا اپدیس جاگ لگا گورو کی کرپا سے متھ لیا - متھن ہی کرپا سے نرمل کرکے چکھا - اور سنتون اور مہاتماؤں کا سنگ کرو دہی جمایا ہی - اے بھگت جی جب ایسا ہوتا ہی تب آدجگادی سوجھ پڑتی ہی -

جواب پہلاد بھگت

دھن گورو ہین جنھون نے گیان دیا ہی کلجگ مین دھیان اچھا لگتا ہی کرنی سے بھیکھ بھی اچھا - بھیکھ تو وہ ہی اچھے ہین نانک پر کچھ اچھا سادھو ہو اور رام نراین تمھارے ساتھ ہی

جواب ست گورو مہاراج

دھن نارائن ہی رام دھن ہو جسنے کہ چرتر دکھایا ہی اور تمھاری بھگت ایسی دڑھ ہوئی ہی کہ تت. کال ہی پربھو جی کا نا کہا اور سانس سانس سے جپاتا ہی بھگت جنا کا کام سنوارا ہی -

جواب پہلاد بھگت

اے نانک پتا جی رام نے آپ کو کلجگ مین بڑا ہی بھگت کیا ہی اور تمھارے ذریعہ سے بہت لوگون کا اودھار ہوو گا اور تمھارا بڑا ہی پرتاپ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھنے کا مقام ہی کہ اس مقام پر تمھین پہونچے ہو اور کوئی آیا ہی نہین -

جواب ست گورو مہاراج

اے بھگت جی اس پوری مین کون لوگ رہا کرتے ہین -

جواب پہلاد بھگت جی

اس پوری مین (بشن دیو پاسک) کہ جنکا جسم جوت کا ہی اور مہا پرلے کے وقت مین بھی اس پوری کا کچھ نقصا نہین ہوتا ہی -

جواب ست گورو مہاراج

کہ اے بھگت جی نارد مُن سے سنکر تم نے رام نام دڑھ کیا اور ہم بھی تو درشنون کو آئے ہین اور ہمارے اوپاشنا رام ہی کی ہو -

جواب پہلاد بھگت جی

نام کے - جڑ اور بیل اور پھول کیا ہی -

جواب ستگورو مہاراج

نام کی جڑ تو بھگت سے بیراگ اور سادھ سنگت کا پھل ہی - اور نام کا پھول اعتقاد و بھگتی و گیان و دھیان ہے - اور نام کا پھل نربت ایک واہگورو ہی ہی اور کچھ کہیں نہیں ہی -

جواب پہلاد بھگت

اے پیتا جی (نارد منی) سے ہم نے آگے بھی سنا تھا اور اپنے من میں انبھو بھی کیا ہی اور اب آپ کے کلام سے یقین کامل ہو گیا ہی -

جواب ست گورو مہاراج

اے بھگت جی اب مجھکو اجازت دیجے -

جواب پہلاد بھگت جی

اے پیتا جی آپکو رام کی اجازت ہی جہاں چاہو وہاں جاؤ -

اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب کتنے جوجن آئے ہیں - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ۱۶ سولہ ہزار جوجن اس مرتبہ آئے ہیں - مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور زمین سے کسقدر بلندی پر آئے ہیں - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار ۱۴۸۰۰۰ جوجن کُل مسافت طی کی ہی - مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور آگے چلیں - ست گورو مہاراج نے فرمایا اب آگے دھورو جی کا منڈل ہی اور وہ یہاں سے بہت دور ہی - یہ کہکر ست گورو مہاراج پہلاد بھگت سے رخصت ہوئے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی دھورو بھگت کی ملاقات کی بابت چلی -

نمبر ۵۵

ست گورو مہاراج کیلاس پربت پر جا کھڑے ہوے - مردانہ نے دیکھا کہ اب تارہ نہیں دکھائی دیتے ہیں - ستگورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو تارے بھی نہیں دکھائی دیتے ہیں - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ نیچے دیکھ - مردانہ نے نیچے جب نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ چاند و سورج و نیز تارے سب نیچے رہگئے - مردانہ نے پھر عرض کیا حضور اب تو یہ چاند سورج و تارے وغیرہ نیچے دکھائی دیتے ہیں - اب مجھکو یہ حیرت ہی کہ یہاں پھر روشنی یعنی اُجالا کس کے ذریعہ سے ہوتا ہی - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہاں روشنی اُنھیں دھورو مہاراج کے پرتاپ کی ہی - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور دھورو بھگت کہاں ہیں - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ اونچا منڈل ہی اُسی مقام پر دھورو بھگت رہتے ہیں - مردانہ نے کہا کہ حضور اب چلیے دھورو بھگت سے بھی مل لیجیے - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی نہ کر سب کے درشن ہونگے بعد اسکے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہو کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی بالے - بھائی بالے -

جواب دیا کہ جیسے مرضی حضور کی ہو۔ یہ کہنا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے دھورو بھگت کے استھان پر جا پہونچے۔ ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ دھورو جی بیٹھے کچھ پڑھ رہے ہین اور دھورو بھگت نے بھی دیکھا کہ تین آدمی یہان آئے ہین دھورو بھگت کی پوری سچ کھنڈ کے سامنے یعنے بیکنٹھ دھام کے نزدیک ہی اور دھورو بھگت مذکور بشن جی صاحب کا دھیان کرتے ہین اور چونکہ ست گورو مہاراج کا اوتار بھی بشن جی ہی کا تھا اسلیے بشن سروپ کو دیکھکر ست گورو مہاراج کو دھورو بھگت نے ڈنڈوت کی اور کہا کہ آج میرے بڑے بھاگ اودے ہوے ہین کہ جو پرتچھ بشن جی مہاراج کے درشن ہوے ہین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھگت جی آپ کا مکھ تو بیکنٹھ ہی کیطرف ہی اور بشن جی کا آپ دھیان کرتے ہین چنانچہ جسکا آپ دھیان کرتے ہین وہ شدھ چیتن و نرگن و سرگن تم مین بھی ہی اور مجھ مین بھی ہی اور تمام خلقت مین وہ سرب ویاپی سمایا ہوا ہی وہ ہی بشن ہی اُسکو نمسکار ہووے جائی بجائی اور تینون گن ہٹہ سے رہت جسکو سچائی کہنا چاہیے انتر دھیان ہوکر اگر دیکھیے تو سب کچھ آپ کے انتر ہی ہی۔ یہ سنکر دھورو جی نے متھا ٹیکا اور کہا کہ یہان آنے کی طاقت کسی کی نہین ہی اور بجز آپ کے ایسے مقام سخت مین کوئی نہین آسکتا ہی تحقیق آئے ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ رام نام کے پرتاپ سے ہوا پر سوار ہوکر ہر جگہ کی سیر کر رہے ہین اور بہت آسانی سے یہان بھی آن پہونچے ہین۔ نرنجن اور نربان کی مدد سے یہان آئے ہین۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ کو ایسی مقام پر چھوڑا اور آپ مع بھائی بالے کے آگے چلنے کو تیار ہوے اُسوقت دھورو بھگت کو ست گورو مہاراج نے بشن جی کا سروپ دھارن کرکے درشن دیا بعد درشنون کے پھر اپنا سروپ دھارن کیا اُسوقت دھورو بھگت نے کہا کہ دھن ہو نانک جی کلجگ کے اودّھار کرنے کے واسطے آدمی کا جسم آپ نے رکھا ہی اور آپکی بدولت کتنے جیو اودھار ہونگے اور بہت سے لوگ ست سنگ کرکے اور آپ کے شبدون کو سنکر اور پڑھ کر اودّھار ہونگے آپ کی بدولت نرگن اور سرگن کو ایک روپ جانکر نام کی اُدپاشنا کرینگے کہ جس سے اُنکا اودّھار ہوویگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہم بشن جی کے مندر کو جاتے ہین اور کلجگ کی باتین کرکے اور واپس آکر آپ سے رخصت ہوکر مرت لوک کو جاوینگے یہ سنکر دھورو بھگت نے کہا کہ اے پتا جی آگے مین آپکو نِگرا جانتا تھا اور بشن جی کو بھی نگرا ہی سمجھا تھا لیکن اب آپکی کرپا سے مجھکو آپ مین اور اپنے مین اور بشن جی مین کچھ بھید نہین معلوم ہوتا بلکہ ابھید ہوگیا۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھگت جی آپ پہلے ہی سے ابھید روپ ہین کیونکہ پانچ برس کی اوستھا مین نارد مُن کا اوپدیس سنکر اور پرمیشر مین دڑھ ہوکر ایسا بھجن کیا کہ حضوری ہوکر دوبدھا جاتی ہی رہی بلکہ سرب مین جوت کی جوت سماگئی جیسے کہ پانی مین پانی ملجاتا ہی اُسی طرح دوبدھا بھاو رہی نہین گیا اب آپ ایک پرمیشر ہی کو دیکھ رہے ہین جو ایک سے انیک ہوتا ہی اور انیک سے پھر ایک ہوجاتا ہی بس ویسے ہی آپ بھی ایک ہی ہوگئے ہین۔ گیان روپ اور ببیک روپ سب آپ ہی ہین اور سولہ کلا سمپورن سب آپ ہی ہین یعنے جل تھل پربت و پاتال و آکاس مین آپ ہی ہین آپ سدا اچنت ہین موت اور فوت سے مبرّا و منزّا ہین بجواب اسکے دھورو جی نے کہا کہ اے نانک پتا جی آپ کے اوپر نرنکار کرتا کی بڑی ہی کرپا ہوئی ہی کیونکہ باوجود اسکے کہ آپ سے پہلے دنیا مین بڑے بڑے بھگت ہوے ہین لیکن اس مقام تک کوئی نہین پہونچا صرف ایک آپ ہی آئے ہین نانک پتا جی

ملک مین آپ بڑے ہی بھگت ہوے ہین جو شخص تمھارا نام لیگا وہی سنسار سے پار ہوگا یہان تک کہ جسپر تمھاری خوشی ہوگی اُسپر نرنکار بھی خوش ہوگا۔ اسے بتاجی ہر ایک جگہ مین تمھاری ہی جگہ ہی جس جگہ آپ جاہین جائین آپ کو کوئی روکنے والا نہین ہی۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج دھورو بھگت سے رخصت ہوکر آگے کو تشریف لیگئے اور بھائی بالے کو یہین چھوڑ دیا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی سچ کھنڈ مین جانے کی بابت چلی

نمبر ۵۶

اب ست گورو مہاراج خاص سچ کھنڈ مین جا پہونچے جہان پر براہی پرکاش ہی اور پرکاش روپ تخت کے اوپر ست نرنکار براجمان ہین اُس تخت کے پاس چارون طرف کوٹان کوٹ بھگت واوتار وغیرہ ہاتھ جوڑے کھڑے ہین اُس جلسہ مین ست گورو مہاراج بھی بڑے سوبھاے مان کے ساتھ داخل ہوے جوت روپ بھگوان کی استتی کی جیسے کہ مشعل جلتی ہوئی اگن کے کنڈ مین رکھ دیجاوے ویسے ست گورو مہاراج بھی پرکاش کے مندر مین جا داخل ہوے کیونکہ ست گورو مہاراج پر بھی کوٹان کوٹ سورج وچندرمان کیطرح روشنی ہی وہان پر ستیا نرنکار شروپ سرب سامرتھ و سرب شکت مان ستگورو مہاراج کو دیکھکر فرمایا کہ آؤ نانک بھگت تم سے مین اور مجھ سے تم کیونکہ تم ہین اور مجھ مین کچھ فرق نہین ہی اے نانک پتا ست نام کا اوپدیس ڈڑہاکر آئے ہو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جہان آپ کی مرضی ہوئی ہی وہان ست نام کا چکر پڑا ہی اور جہان جہان آپ کا حکم ہوگا وہان وہان ست نام کا چکر پڑیگا جیسی مرضی حضور کی ہوتی ہی ویسا ہی ہوتا ہی اور آیندہ سے ویسا ہی ہوگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے سودر کا شبد استتی مین اُدچارن کیا۔

سودر	सदर
سودر کیہا سو گھر کیہا جت بہے سرب سمالے	सोदर केहो सोपर केहो जितनव सर्व्व समाले
واجے ناوایک اسنکھا کتے تیرے واونہارے	वाजे नाद अनेक असंखा कितेतेरे वावइहारे
کتے تیرے راگ پری سوکہین کہنے گاون ہارے	कितेतेरे राग परी कहनकेत गावन हारे
گاوین تودہ نون پون پانی بیستر گاوین راجہ دھرم درارے	गावैं तुधना पवन पानी वैस्नतर गावैंराजधर्मदुवारे
گاوین چیت گوپت لکھ جانے لکھ لکھ دھرم بچارے	गावहिं चित्त गुप्तः लिखजानहिं लिख२ धर्म विचारे
گاوین ایشر برہما دیبی سوہن سدا سنوارے	गावैं ईश्वर ब्रह्मा देवी सोहन सदा सवारे
گاوین اندر اندراسن بیٹھے دیوتیان درنالے	गावहिं इन्द्र इन्द्रासन बैठे देवतियाँ दरनाले
گاوین سدھ سمادھی اندر گاوین سادھ بچارے	गावैं सिद्ध समाधी अन्दर गावैं साधु विचारे
گاوین جتی ستی سنتوکھی گاوین بیر کرارے	गावैं जती सती संतोषी गावहिं वीरकरारे
گاوین پنڈت پڑھین رکھیشر جگ جگ بیدان نالے	गावहिं पण्डित पढ़ें ऋषीश्वर युग२ वेदानाले

گاوین موہنیان من موہن سرگان مچھ پیالے
ावैं मोहनियाँ मन मोहन सुरगाँ मच्छ पियाले
گاوین رتن اوپاے تیرے اٹھسٹھ تیرتھ نالے
ावहिं रतनउपाये तेरे अठसठ तीरथ नाले
گاوین جودھ مہابل سورا گاوین کھانی چارے
ावें योध महा बल सूरा गावें खानी चारे
گاوین کھنڈ منڈل برھمنڈا کرکر رکھے دھارے
ावहिं खराड मराडल ब्रह्मराडा कर२ रक्खे धारे
سوئی تدھ نون گاوین جو تدھ بھاوین رتی تیرے بھگت رسالے
ोइ तुधु नो गावैं जो तुधु भावैं रते तेरे भक्त रसाले
ہور کیتے گاوین سو مَیں چت نہ آوین نانک کیا بیچارے
ोर केते गावें सो मैं चित न आवें नानिक क्या विचारे
سوئی سوئی سدا سچ صاحب سانچا سانچی نائی
ोई २ सदा सच्च साहब साँची साँची नाई
ہے بھی ہوسی جاے نہ جاسی رچنا جن رچائی۔
ै भी होसी जाय न जासी रचना जिन रचाई
رنگی رنگی بھانتی کرکر جنسی مایا جن اوپائی۔
ंगी २ भाती कर२ जिनसी माया जिन उपाई
کرکر دیکھے کیتا اپنا جیون تس دی وڈیائی۔
र २ देखे कीता अपना ज्योंतिस दे वड़ियाई
جو تس بھاوے سوئی کرسی پھیر حکم نکریا جائی۔
ो तिस भावे सोई करसी हुक्म न करिया जाई
سو بادشاہ شاہان پت صاحب نانک رہن رضائی
ो पातशाह शाहाँ पति साहब नानिक रहन रजाई

ست گورو مہاراج کی شبد استتی کو سُنکر ست نرنکار نے ارشاد فرمایا کہ اے نانک چار بید آگے برہما کو دیے گئے تھے سو اُنکے سمجھنے کی سامرتھ اسوقت کے لوگون کو نہین ہے پاپ کے پرچار کرکے لوگون کی عقل بہت ملین ہوگئی ہے بسبب غفلت کی وجہ سے بیدون کے احکام کی تعمیل نہین کرسکتے ہین اسلیے اب تم جاکر نام کی اوپاسنا کا بھاکھا زبان مین گرنتھ پرگٹ جسکے پڑھنے وسننے سے جیودن کا اُدّھار ہو۔ یہ بچن سُنکر ست گورو مہاراج نے متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست سروپ نرنکار آپ کی مدد سے سب کچھ ہوجاویگا اور سب کام آپکو ہی راس کرنے ہونگے بعد اسکے جیسے کہ ایک شعلہ سے کچھ روشنی باہر آجاوے ویسے ہی ست گورو مہاراج اُس پرکاش مندر سے باہر آگئے اور وہان سے واپس ہوکر دھورو کے منڈل مین داخل ہوئے آتے ہی دھورو بھگت نے دریافت کیا کہ آپنے نرنکار بھگوان کو دیکھا۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم اپنے اونکار کو دیکھ آئے ہین سانچا صاحب جسکے تخت پر براج رہا ہے نرمل جوت ہے بڑا اچرج روپ ہے جسکے درشن ہونے سے دُبدھا دور ہوگئی ہے سب طرح کا دُکھ جاتا رہا ہے آنند ہوگئے ہین بعد اسکے ست گورو مہاراج دھورو بھگت سے کرتار کرتار ست کرتار کہکر رخصت ہوئے چنانچہ بھائی بالے بھی یہان سے ہمراہ ہو گئے۔

اب ست گورو مہاراج اکھنڈ پربت سے اُتر آئے اُسوقت بھائی مردانہ بھی ہمراہ ہوئے اُسوقت بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے مہاراج زمین سے ہم کسقدر اوپر آئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چالیس لاکھ جوجن آئے ہین اور دھورو بھگت کے مقام سے سری نرنکار کا استھان ایک لاکھ جوجن آگے ہے اُس سے آگے کسی کو شمار نہین ہے کیونکہ وہ کرتار بیشمار ہے اور جو کرتار نے ہمکو دکھایا ہے وہ ہم نے دیکھا ہے اور اے بھائی بالے دھورو بھگت اور پرہلاد بھگت اور دتاتری یہ سب لوگ بڑے ہین اور ہمارے اور تمھارے اوپر اُسکی بڑی ہی مہربانی ہوئی ہے کہ جو یہان تک جا پہونچے ہین کیونکہ اُسکی قدرت کا کچھ انت

دشمار نہین ہی وہ خود ہی جانتا ہی دوسرا کوئی جان ہی نہین سکتا ہی کیونکہ برہما - بشن - مہیش - گوکہ یہ لوگ سرشت کے کرتا ہین لیکن یہ لوگ بھی ابتدا و آخر ڈھونڈھکر تھک گئے اور کچھ بھی نہ پایا پرمیشر اپنی قدرت کو آپ ہی جانتا ہی گوکہ سنساری لوگ اوتارون کو پرمیشر جانتے ہین لیکن اوتارون نے بھی انت نہین پایا - اتنے مین بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگون کی خواہش (قوربان) دیکھنے کی ہی - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھین بند کرلو چنانچہ اُن لوگون نے آنکھین بند کرلین - اُسوقت ست گورو مہاراج نے کئی قوربان مین گشت فرمایا یہان تک کہ سمندر و پہاڑ و دریا وغیرہ آخر پیدایش آکاس و زمین اور دیوتون کی پوری اور آدمیون کے شہر - غرضکہ عجائب و غرائب لیلا و تماشا دکھایا - جسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھین کھول دو - جب اُن لوگون نے آنکھین کھولین تو اپنے تئین ست گورو مہاراج کے قدمون مین بیٹھے پایا - دونون صاحبون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر ماتھا ٹیکا اور عرض کیا کہ آپ دھنّن ہین اے نانک نرنکاری آپ دھنّن ہین آپ کی ذات آپار ہی بس ہم لوگون کو جو کچھ دیکھنا تھا وہ سب کچھ دیکھ لیا - اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے جسکے اوپر کرتار کی کرپا نہین ہوتی ہی وہ اہنکار مین ڈوب کر اپنے تئین برہمہ کہنے لگتا ہی اور جسکے اوپر اُسکی کرپا ہوتی ہی وہ اُسکو اپنا صانع اور اپنے تئین اُسکی صنعت جانتا ہی اے بھائی بالے و بھائی مردانہ سنساری لوگ بڑے متکبر و مغرور آدمی ہین دیکھو جہان سنساریون کے پاس چار پیسے ہوئے وہ چار آدمیون پر حکومت کرنے لگا اور اپنی نظر چارون طرف پھیرنے لگا اور کہنے لگا کہ اُسکی مہربانی میرے اوپر بہت ہی ہی حالانکہ وہ یہ نہین جانتا ہی کہ سب چیزین مٹ جانے والی ہین اور ہر روز پیش نظر ہی کہ جو لوگ آج دکھائی دیتے ہین وہ کلھہ نہ ہونگے اور جو کلھہ میرے ساتھ تھے آج نہین ہین اسی طرح مین بھی آج کلھہ مین چلا جاؤنگا اور اسکی وجہ یہ ہی کہ اُسی کرتا نے لوگون کی عقل پر اہنکار کا پردہ ڈال دیا ہی وہ لوگ اُس پردہ کو اُٹھاتے نہین ہین - یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ حضور ست ہی ست ہی اور جو کچھ حضور کی زبان سے نکلتا ہی وہ سب سچ ہی ہی -

مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اب ہم کس پربت سے آئے ہین اور کتنے جوجن آئے - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم (کالکا) پربت سے آئے ہین اور دو لاکھ جوجن گشت کیا ہی بعد اسکے فرمایا کہ اے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اب کدھر کو چلوگے - دونون شخصون نے جواب دیا کہ جسطرف حضور کی مرضی ہو - اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تین بندرگاہون سے ہمارا راستہ ہی - صورت بندر - مچھلی بندر - لاہوری بندر - گوکہ یہان سے سیدھا مچھلی بندر ہی لیکن لاہوری بندر سے راستہ اچھا ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ حضور جدھر آپ کی مرضی ہو -

بعد اسکے ست گورو مہاراج (کلادھار پربت) سے اُتر دھیان ہوکر (سیتل پربت) پر آپہونچے - مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اس مرتبہ ہم کتنے جوجن آئے ہین - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کُل گیارہ لاکھ جوجن آئے تھے اور دو لاکھ جوجن اب آئے ہین جملہ تیرہ لاکھ جوجن آئے ہین - مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ان پربتون سے دھورو بھگت جی کتنے فاصلہ پر رہتے ہین - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چھبیس لاکھ جوجن اونچا ہی اور اگھنڈ پربت دھورو بھگت کے پربت سے چھہتر ہزار جوجن اونچا ہی - یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور اگھنڈ پربت کسقدر اونچا ہی کہ جہان پر نرنکار جوت اسروپ

پر اجمان ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا بجیس لاکھ جوجن بلند ہی اور نام اُسکا (نرب کار پربت) ہی اتنے مین بھائی با بھائی مردانہ نے پوچھا کہ حضور یہان کوئی سادھو بھی ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان کوئی نہین ہی ان سادھو لوگ اگلے پربت پر ہین وہان بھی چلینگے۔ اتنے مین مردانہ کی طرف مخاطب ہوکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ کچھ بھوکھ لگی ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان توکوئی دکھائی ہی نہین دیتا ہی یہان کھانا و پانی کیسا اور سچ تو یہ ہی کہ کیسا کسی نے میرے آگے لاکر کچھ رکھ دیا ہی کہ جو مین کھاؤن۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ وہ جو اونچا پہاڑ ہی وہان پر پھل لگے ہوئے ہین جاکر جسقدر تیری خوشی ہو کھالے اور پانی بھی پی آؤ۔ مردانہ نے جاکر دیکھا کہ قدرتی پھل پھلے ہوئے کھڑے ہین اور بڑے درخت ہین پہلے تو مردانہ نے خوب کھایا جب ذائقہ اچھا پایا کچھ توڑکر باندھ بھی لیے اور آکر ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کھاؤ بھائی بالے۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور بھی کھا دین اور تھوڑے مجھکو بھی مرحمت فرما دین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیون بھائی مردانہ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین بھوکا ہوا ہون میرا پیٹ بہت بھرا ہو اگر مرضی ہی ہی تو ایک خواہ دو دیدیجے۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ اسے مردانہ تو وہان سے کیون کیون آیا۔ مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج نے تو مجھکو خود ہی بھیجا تھا اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ غصہ کیون ہوتا ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ پھل تو یون ہین جاتے ہین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر انکا کوئی کھانے والا نہ ہوتا تو یہ پیدا ہی نہ ہوتے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ حضور اسجگہ تو کوئی مجھکو دکھائی نہین دیتا ہی حضور کو بہت اسکے کھانے والے دکھائی دیتے ہونگے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ یہ قدرتی کھانا ہی جو تہاپور کھ گوبت مین انکے واسطے کرتار نے ان پھلون کو پیدا کیا ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو گوبت نہین ہون۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تہاپورکھ اور گوبت مین کچھ فرق نہین ہوتا ہی بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہین ٹھہرین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ مردانہ کیا ذائقہ اچھا معلوم ہوا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور وہان جاکر کیا کرینگے جیسے وہان رہنا ویسے یہان رہنا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ جو وہان کرنا ہی وہ یہان نہین کرنا ہی مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر مہاراج۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اہار پور کے جانے کی بابت

چیلی

نمبر ۵۷

ست گورو مہاراج (سلا پربت) سے دم کے دم مین انتردھیان ہوکر (اہار پربت) پر تشریف لائے مردانہ نے دریافت کیا کہ مہاراج آپ کہان آئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اس مرتبہ نولاکھ جوجن ہم آئے ہین اور کُل سفر بائیس لاکھ جوجن آچکے ہین اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان پر سادھو کہان رہتے ہین وہان چلیے اُنسے بھی ملیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی نکرو یہ فرمایا تھا کہ اتنے مین ایک سادھو ایک مقام سے برآمد ہوئے اور آتے ہی اُسنے دریافت کیا کہ اسے سنت جی آپ کون ہین اور آپ کا نام کیا ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرتار کے بندے ہین اور نانک نرنکاری نام ہی

سُنکر اُس سادھو نے کہا کہ اے نانک پتا جی ہم نے آپکی خبر اپنے گورو سے بیشتر سُن رکھی تھی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھارا اور نیز تمھارے گورو کا نام کیا ہے اُس سادھو نے جواب دیا کہ میرا نام (کلیان) ہے اور گورو کا نام (سیتل سین) ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سادھو جی مجھکو تم کیسے جانتے ہو۔ یہ سُنکر کلیان سادھو نے جواب دیا کہ ہمارے گورو سیتل سین نے کہا تھا کہ (تریتا) جگ مین نانک پتا جی ہمارے گوربھائی تھے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُنکے ہمکو درشن کراؤ۔ یہ سُنکر کلیان سادھو نے جاکر اپنے گورو سے کہا کہ نانک پتا جی آئے ہین چلکر درشن دیجیے۔ یہ سنتے ہی سیتل سین سمادھ سے اُٹھکر آئے اور کہا کہ اے بھائی اُنکو اندر بُلا لاؤ۔ یہ سُنکر کلیان سادھو واپس آکر ست گورو مہاراج کو معہ اُنکے ہمراہیون کے اندر بُلا لایا۔ ست گورو مہاراج نے دیکھتے ہی سیتل سین سے کرتار کرتار کہا۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے ست کرتار کہا۔ سیتل سین نے جواب دیا اور کہا کہ آپ نے بڑی ہی کرپا کی کہ جو یہان تشریف لائے اور یہ کہا کہ اے پتا جی یہان کس دور سے آنا ہوا اور تمھارے گورو کون ہین اور پتا کون ہے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا جی کی طاقت سے یہان آئے ہین اور ہمارے گورو کرتار ہی ہین اور پتا جنک راجہ سے پائی ہے اس وقت بہشت سے بُلا منگوایا ہے۔ سیتل سین نے جواب دیا کہ اے مہاراج راجہ جنک تو تریتا زمانہ مین ہوئے ہین اور اب کلجگ ہے دواپر جگ مین آپ کہان رہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تریتا جگ مین مین ہی راجہ جنک تھا اور دواپر مین بھی مین پانڈوان تھا اور اب کلجگ مین نانک پتا نام ہے۔ یہ سُنکر سیتل سین نے کہا کہ اے یہان آکر پربت پر جاکر جنک جی کے درشن کرو پربت پر راجہ جنک کا نام لیتے ہی چڑھ جاؤگے ایسا نرمل درشن ہوگا وہان اور کوئی نہین جاتا ہے جس وقت ست گورو مہاراج نے راجہ جنک کا حال سُنا فوراً پربت پر گئے راجہ جنک نے سُکھدیو کو کہا کہ دروازہ کھولو۔ نانک جی کو درشن دینا اور درشن لینا ہے عرصہ مین ست گورو مہاراج وہان پہونچ گئے اور راجہ جنک کے پھاٹک کا دروازہ کھولا پایا دیکھتے ہی راجہ جنک نے ست گورو مہاراج گلے لگایا اور نہایت خوشی کے ساتھ درشن دیے اور لیے اور وہ وقت نہایت خوشی کا تھا۔ راجہ جنک نے کہا کہ اب آپ کونسا جاپ جپتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ کی کرپا سے جاپ جپنے سے تینون تاپ دور ہوگئے ہین اپنے آپ کو پہچان لیا ہے دُکھ رہت ہوگئے ہین۔ راجہ جنک نے کہا کہ اے نانک پتا جی تم نربان پد کو پہونچے ہو اب جہان چاہو وہان جاؤ اب تمھاری ہین۔ روک نہین ہے اور تم سے کسی بات کی غلطی نہین ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ صاحب آپ کی کرپا ہوئی ہے کہ سے مرت لوک کی بھگت پراپت ہوئی ہے۔ بجواب اسکے راجہ جنک نے کہا کہ اب بھی نام پرمیشر کا جپو اور اورون کو بھی نام جپاؤ جو سیوک خدمت کریگا عظمت ضرور ہی پاویگا یعنے اُسیکا اُودھار ہو جاویگا بعد اسکے راجہ جنک سے ست گورو مہاراج رخصت ہوکر مرت لوک کو چلے۔ بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے ساتھ انتردھیان ہوگئے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (مینا پربت) پر تشریف لائے اتنے مین بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج مینا پربت سے یہ مقام کسقدر اونچا ہے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ایک لاکھ جوجن بلند ہے۔

اتنے عرصہ مین (حنیفہ) سدھ نے ست گورو مہاراج کے پاس آکر کہا کہ اے پتا جی یہ سدھون کی جگہ ہے تم اسجگہ پر کس طرح آئے ہو ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سدھ ایک پرماتما سب مین بیاپک ہے جسکی قدرت سے تمام کام انجام پاتے ہین اور

آنے جانے کا بھرم تمھارے من مین ہی اور آتما تمام بھرم مودے رہت ہی۔ یہ سُنکر حنیفہ سدھ نے کہاکہ اسے پتا جی جو آتما نرمل نہین ہوتا ہی پس تمھارا من کسطرح پر نرمل ہوا ہی۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیاکہ (حنیفہ سدھ) ہم اٹھانا یا مین کرم ہین نیولی – ترک – کپھاٹ – رو جاپ – جسکا مطلب یہ ہی کہ پران کو روکنا اور کھینچنا اور ٹھہرانا۔ اِن سب کا اصول یہ ہی کہ من کو بیکار کرمون سے ہٹانا اور شدھ آتما سے نام کا جپ کرنا اسی سے من شدھ ہوتا ہی۔ یہ سنتے ہی (حنیفہ سدھ) چلا گیا اور ست گورو مہاراج وہان سے انتردھیان ہوکر گرنار پربت پر تشریف لیگئے۔ مردانہ نے پوچھاکہ ست گورو مہاراج یہان پر بھی کوئی ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ اسے مردانہ یہان پر جو رہتا ہی وہی آگے آملا تھا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک رکھیشر سے گفتگو ہونے کی بابت چلی

نمبر ۵۸

گرنار پربت پر ایک بہت بڑا تالاب تھا اور پانی سے تالاب مذکور بھرا ہوا تھا۔ ست گورو مہاراج اس تالاب مین اشنان کرنے لگے۔ اتنے مین ایک رکھیشر نے آکر ست گورو مہاراج سے کہاکہ اسے بھائی تم اشنان کسواسطے کرتے ہو یہ تو بھگوت سوانگ بناتے ہو بلکہ بھگت تو ایسا ہونا چاہیے کہ جیسے (کُبیر) رکھیشر سومیر پربت پر اچل بیٹھے ہین اور کبھی ہلتے ہی نہین اُسنکے بھجن کے بارہ مین مچھلی کی تمثیل اگر دیجاوے تو بجا ہی کیونکہ جیسے مچھلی پانی سے کبھی جدا نہین ہوتی ہی اور اگر جدا ہو جان دیتی ہی اسی طرح رکھیشر موصوف بھی بھجن سے ایک لمحہ کو جدا نہین ہوتے ہین پس بھگتی تو ایسی کرنی چاہیے اور یہ نہانا دھونا تو شل سوانگیون کے سوانگ بنانا ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیاکہ اسے رکھیشر اشنان تو (ایک اونکار) کے درشنون سے ہم نے پہلے ہی کیا ہی اور ست گورو مہاراج کے بھنڈارہ سے سوانگ بھی لیا ہی اور (کُبیر) نے جیسا پتہ ہی نانک من حرنگ کر رہا ہی اگر سہو آ بھی جدائی ہو جاوے تو پران تن سے علحدہ ہو جاتے ہین۔ یہ سُنکر اُس رکھیشر نے دیاکہ کلجگ مین کیا نانک پتا تمھین ہو جو راجہ جنک جی تھے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ہان مین وہی ہون آپکا کیا نام ہی۔ یہ سُنکر رکھیشر مذکور نے کہاکہ سکھ جین رکھیشر میرا نام ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ تم وہی ہو جنک کی سیج سنوارتے تھے۔ رکھیشر نے کہاکہ جی ہان مین وہی ہون۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج اور وہ رکھیشر باہم گلے ملے۔ اُس رکھیشر نے کہاکہ چلو پتا جی کُٹی مین ٹھہرو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ اب ہمکو اجازت دیجیے۔ یہ سُنکر رکھیشر نے کہا کہ آپ کو رام کی اجازت ہی جہان چاہو وہین جاؤ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج رخصت ہوے اور وہان سے انتردھیان ہو (اونکار پربت) پر پہونچے کہ جو وہان سے گیارہ لاکھ جوجن کا فاصلہ رکھتا تھا۔ مردانہ نے عرض کیاکہ حضور یہ کس بندرگاہ کی راہ ہی ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ حسب ذیل بندرگاہ ملینگے۔ گوراٹھ بندرگاہ – لوہاری بندرگاہ – مچھلی بندرگاہ۔ یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیاکہ حضور ہم لوگ کس کھنڈ مین جا پہونچینگے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ اسے مردانہ ہم (بہارتھ) کھنڈ مین جا پہونچینگے اتنے مین مردانہ کے مُنھ سے نکل گیاکہ حضور ہم نے نو کھنڈ پرتھمی یعنے زمین نہین دیکھی ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ اسے مردانہ

ھارت کھنڈ) تو تو نے دیکھ لیا ہی۔ اسی کو کبیر شودری کھنڈ بھی کہتے ہین۔ اور دوسرا (رنجنی کھنڈ) ہی۔ جو تجھکو وہ دکھاتے ہین لیکن ن کھنڈ کی یہ عجیب کیفیت ہی کہ رات کو مرد عورت کی شکل پر ہو جاتے ہین یہ کہکر پھر آپ نے فرمایا کہ مردانہ آنکھین بند کرو بعد تھوڑی ے فرمایا کہ آنکھین کھول دو۔ جب آنکھین کھولین تب دیکھا کہ (رنجنی کھنڈ) مین جا پہونچے وہان کے کل آدمی ست گورو مہاراج کے شنون کو حاضر ہوئے بلکہ وہان کا راجہ بھی ست گورو مہاراج کی قدمبوسی کو حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میری پرشادی بھوجن کرین شنکر ست گورو مہاراج نے یہ مایا پھیلائی کہ بھائی بالے کا شہر کا روپ کر دیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُس راجہ سے کہا کہ ے راجہ پہلے تو میرے شہر کو بھوجن کرادے۔ اور اتفاق سے باوجود اسکے کہ اُس راجہ کے پچاس رانی بیاہتا تھین اور سب مین صرف یک ہی لڑکا تھا۔ راجہ موصوف نے ست گورو مہاراج کی فرمائش سے شہر کی غذا کے واسطے اپنا وہی اکلوتا لڑکا حاضر کر دیا راجہ کی یفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تیرا دل بہت ہی صاف ہی تجھ مین ذرا بھی میل نہین ہی اُسوقت راجہ نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور (موہ) یعنے محبت کی طرف سے تو مین جا رہا ہی لیکن اوپاسنا کرکے نہین گیا۔ میرے دل کو یہ تو یقین کامل ہی کہ اگر اس لڑکے کو راج کرنا بدا ہی تو کبھی مر ہی نہین سکتا ہی اور ساتھہ ہی اُسکے مجھکو یہ بھی یقین ہی کہ سنت و پرمیشر سکھدائی ہوتے ہین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج اُس راجہ پر نہایت ہی خوش ہوئے اور ایک دھرم سالہ بنوانے کے واسطے حکم دیا اور اُس راجہ کے لڑکے کو بھی دیکر سکھہ کیا اور کڑاہ پرشاد بھی کرایا اور نام جپایا بعد اسکے ست گورو مہاراج تیسرے کھنڈ کو تشریف لیگئے جسکا نام (مرتو کھنڈ) تھا وہان کا راجہ مع تمام اپنے پرجا کے ست گورو مہاراج کے پاس آکر سجدہ ہوا۔ راجہ کی رانی نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور میرے کوئی لڑکا نہین ہی مجھپر کرپا کیجیے تاکہ راجہ میری خاطر کرے۔ ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ سنتون کے آگے جھک کر اور بہ ادب پیش آیا کرو اور پرمیشر سکھہ دُکھہ دونون کا دینے والا ہی وہ جو دیوے اُسکو انگیز کرو اور زبان سے سب سے بہت شیرین زبانی سے پیش آیا کرو۔ یہ ہدایت فرماکر ست گورو مہاراج نے اُس رانی کو دو الایچی دین اور اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ جاؤ رانی تمہارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوگی اور ہمیشہ ست نام کا جپ کیا کرنا۔ بعد اسکے راجہ نے عرض کیا کہ حضور یہان کچھہ دن قیام فرماوین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمیشہ کڑاہ پرشاد کیا کرو اور شہر مین تقسیم کیا کرو اور داس ہا کرو۔ تمہارے سب کام راس ہونگے اور شبد پردے مین دھارو اور سب سے جھک کر چلو اور غم خوری اور شیرین زبانی کرو مین دلمین مستحکم رکھنا جب ایسا کروگے اے راجہ پرمیشر تمہارے اوپر مہربان ہوگا یہ کہکر ست گورو مہاراج آگے کو تشریف لیچلے چوتھا (گور کھنڈ) جو ہی وہان ست گورو مہاراج تشریف لیگئے وہانکی کچھ عجیب رسم ورواج تھی کہ جب کوئی وہان مرتا تھا تو وے لوگ بہت خوشی مناتے تھے اور جب کوئی پیدا ہوتا تھا تو وے لوگ بہت کچھ روتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان کے لوگ اگیانی یعنے محض بیوقوف ہین کہ جو پیدائش کے وقت روتے ہین اور مرے ہوئے کو دیکھکر ہنستے ہین لازم تو یہ ہی کہ اُسکے ہر ایک حکم سے خوش ہی ہونا چاہیے گیانیون کا یہ کام ہی کہ پرمیشر کی کیرتن کرنا اور کڑاہ پرشاد کرنا بس وہی شخص گیانی ہی کہ جو اسکی پابندی کرے۔ اتنے مین مردانہ نے اُس ملک کے کسی آدمی سے کہا کہ تم لوگ یہ کیا کرتے ہو کہ پیدائش کے وقت روتے ہو اور مرنے کے وقت ہنستے ہو۔ لوگون نے وہان کے یہ جواب دیا کہ جو شخص پیدا ہوتا ہی گویا وہ شخص پرمیشر سے جدا ہوتا ہی اور جو شخص مرتا ہی وہ پرمیشر کے نزدیک جا پہونچتا ہی اسلیے ہم لوگ پرمیشر کے نزدیک جانے والے کو دیکھکر ہنستے ہین

اور اُس سے جدا ہونے کو روتے ہین۔ یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ پرمیشر کی یہ مایا ہو جسکو پیدائش اور وفات کہتے ہو سچ تو یہ ہو کہ روح ہر ایک جسم مین گشت کیا کرتی ہو اسی کرم دور کرنے کے واسطے سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرتے ہین پس جس شخص نے پرمیشر کے کلمہ کو بسر و چشم بہت خوشی سے قبول کیا اُسکو ہمیشہ ہی آنند رہتا ہو اور جو لوگ آتما کو ست کر کے مانتے ہین وہ اُس سے کسی گھڑی جدا ہی نہین ہوتے ہین کیونکہ آتما مثل آسمان کے اکھنڈ ہو یعنے سب جگہ موجود ہو پس تمہارا مرنا اور مرنا دونون بیکار ہین۔ یہ سُنکر وہان کے لوگون نے متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کے قدمون مین آکر ارداس کیا اور عرض کیا کہ حضور ہمارا کلیان کرین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم پرمیشر مین دھیان لگاؤ جس سے تمہارے جسم مین کوئی عارضہ نہو زمین آرام کے لیے ملی ہو اور شبد گیان کے رس بھوگنے کو ملے ہین اسی طرح پرمیشر کا بھجن کرو کیونکہ یہ جسم کرمون کا درخت ہو نیک کام کروگے تمہارا کلیان ہوگا اسلیے بہتر ہو کہ پرمیشر کا نام جپا کرو اور کڑاہ پرشاد کیا کرو اور ارداس کیا کرو جس سے کام تمہارے سدھ ہونگے ستگورو مہاراج نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ سچ رہنا اور آپس مین ملکر کرتار کرتار کہنا اور کرتار ہی پر بھروسا رکھنا ہو۔ اسکے ست گورو مہاراج شہر کے اندر تشریف لیگئے وہان کے لوگون کی عمرین ایک ہزار برس کی ہوتی تھین اور وہ لوگ ہمیشہ جوان رہتے تھے وہان کے لوگون نے بھی ستگورو مہاراج کے قدمون مین گر کر متھا ٹیکا۔ مردانہ نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ اس زمانہ کلجگ مین ایک سو برس کی عمر ہوتی ہو ہان پچھلے وقتون مین عمرین زیادہ ہوتی تھین لیکن اب تو چالیس برس کے بعد بڑھاپا شمار کیا جاتا ہو پس تم لوگون کا جسم ایک ہزار برس تک کیونکر قائم رہتا ہو اور ہمیشہ کیسے جوان رہتے ہو اسکا کیا وجہ ہو یہ وصف تم مین کیونکر ہو۔ یہ سُنکر اُن لوگون نے جواب دیا کہ اول تو ہم لوگ سچ بولتے ہین اور پران کے سنجم کرنے کی عادت رکھتے ہین اسوجہ سے کلجگ ہمارے اوپر اثر کر ہی نہین سکتا علاوہ اُسکے ہم لوگ شاستر و بید کے موافق کام کرتے ہین اور ہم سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ بھی کیا کرتے ہین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ست نام جپو کہ جسکی وجہ سے دُنیا اور عاقبت کے سب کام سدھ ہونگے اور دھرم کی کیرت کیا کرو اور بانٹ چُوٹ کر کھایا کرو اور اپنی آمدنی سے دسوان حصہ خیرات کیا کرو اور کڑاہ پرشاد کیا کرو اور ارداس کہا کرو انکے کرنے سے تمہارے سب کام راس ہونگے یہ ہدایت فرما کر ستگورو مہاراج (الا برشٹ کنڈ) کو تشریف لیگئے اور جنگل مین جا کر اُترے اُس جگہ پر کئی کروڑ شیر بیٹھے ہوئے تھے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اُنکو دیکھکر ڈر گئے۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ شبد گاؤ جسقدر شیر ہین سب آکر متھا ٹیکینگے ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ نے شبد گانا شروع کیا۔ شبد کو سُنتے ہی سب شیر ست گورو مہاراج کے قدمون مین آکر حاضر ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج نے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو۔ شیرون نے جواب دیا کہ ہم لوگ (تامسی جُون) ہین آپ کے درشنون سے ہمارا اُدھار ہوگا کیونکہ سو جو جن سے بسو نجھی بھی ہم لوگون سے بھاگتے ہین اسلیے جو کوئی یہان آتا ہو اُس سے ہم لوگ یہی کہتے ہین کہ ہمارا اُدھار کرو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا اب تمہارا جسم آدمی کا ہوگا لیکن ہمارے سکھ ہو اور نام جپو کہ جس سے تمکو راج بھوگنا ہوگا اگر تم لوگ نام جپوگے آپس مین میل رکھوگے اور سانت رکھوگے اور آپس مین بانٹ چُوٹ کر کھاؤگے اور بُرے کامون سے بچتے رہوگے تو اچھا ہوگا ورنہ راج چھین لیا جاویگا اور نرک یعنی دوزخ مین جاؤگے آپس مین اگر لڑوگے ضرور دوزخ ہوگا بعد اسکے ست گورو مہاراج شہر مین آئے اور لوگون نے آکر ست گورو مہاراج کو نمسکار کیا لوگون نے آکر پوچھا کہ

حضور آپ لوگ شیرون سے کیونکر بچے کیونکہ ہم لوگ تو بہت ہوشیاری سے رہتے ہین اور رات دن شیرون کو ڈرا کرتے ہین یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج نے اُن شیرون کو اپنا سیکھ کیا ہی اب وہ لوگ کسی کو نہ مارینگے اور دو سو برس تک اُن لوگون کی گتی ہوگی یہ سنتے ہی وہان کے راجہ دریانے سنگھ ۔ مہاراج کے قدمون پر آگرکے متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ حضور ہمارا بھی کلیان فرمائیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ست نام کا سمرن چت لگا کر دل سے پڑھو اور بھلائی کیا کرو ۔ دان کرو اور کسی شخص پر غصہ نہ کیا کرو اور جسم فانی کو فانی ہی سمجھو اور یہ یقین رکھو کہ یہ مٹ جاویگا شبد امرت کو پیو کہ جس سے تمھارا کلیان ہوگا جو لوگ شبد کو مانتے ہین اُنکی عزت اور آبرو لوک اور پرلوک مین رہتی ہی ۔ یہ کہکر اپنے چرنون کے پھل ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو دیے اور یہ ہدایت کی کہ نام جپنا دان کرنا ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (کھمبر کنڈ) کو تشریف لائے اسی کھنڈ کو جمکھنڈ بھی کہتے ہین ۔ وہان کا راجہ اسمی (کول ناتھ) سادہ ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا اور ست گورو مہاراج سے اُسنے دریافت کیا کہ اے مہاراج چار آسرم ہین اُنمین کون آسرم بڑا ہی ۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گرہست آسرم سب سے بڑا ہی جسطرح کہ سمندر سے کل ندی نکلتی ہین ویسے ہی گرہستی مین تمام آسرم بنتے ہین کیونکہ گرہستون سے سب کی پالنا ہوتی ہی جسطرح کہ کمل پانی مین پیدا ہوتا ہی اور پانی ہی سے پرورش پاتا ہی لیکن گرہستی مین بھی وہی نیک ہی کہ جو شخص نام جپے اور حتی المقدور دان کرے اور آپس مین بانٹ چونٹ کر کھاوے جسطرح کہ کنوئین کا پانی صاف اور میٹھا ہوتا ہی ۔ اسی طرح گرہست آسرم بھی اگر سادھ کی سیوا کرے تو بہت اچھا ہوتا ہی مانکھ جنم یعنے جسم انسانی غنیمت ہی اس جسم مین نام جپے اور ست سنگ کرے اور تقسیم کرکے کھاوے شیرین زبانی اختیار کرے اور سب سے جھککر چلے ۔ یہ سنکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے ۔ ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو نام جپنے کا اُپدیس کیا اور فرمایا کہ آئے ہوئے یعنی مہمان کی مہمان نوازی اور خدمت کرنا اور دھرم سالہ بنوانا ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (برنج کھنڈ) کو تشریف لائے اور اُس کھنڈ کی کل زمین سونے کی تھی وہانکا یہ طریقہ تھا کہ اچھے آدمی جوان کی جب موت آوے تو وہ ایک اونچے پہاڑ پر چلا جاوے وہان پر (برہمہ رندھر) کے نزدیک اپنی جان نکالتا تھا کیونکہ یہ رواج عام تھا کہ کوئی اپنے گھر مین نہین مرتا تھا یہ قاعدہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُنسے دریافت کیا کہ یہ امر تمکو کسکا اُپدیس ہی ۔ اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہمارے گورکھ گورو ہین ہمکو اُنھون نے پران کا سنجم کرنے کا اُپدیس بتایا ہی اور اُس سے ہماری عمر بھی بڑی ہی اور اُسی کی بدولت ہمارے پاس دولت بھی بہت ہی لیکن ہان ایک بات یہ ہمکو نہین ہوتی ہی یعنے سانت نہین آتی ہی اسلیے آپ کرپا کیجیے اور سانت بخشیے ۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی کرتار کا جو ست نام ہی اُسکو جپو انتر مکھ ہوکر یعنے سانس مین تو تمکو سانت بھی آجاوے ۔ یقین رکھو کہ جو پرانی رات دن پرمیشر کے نام کا جپ کرتے ہین اُنکا مکھ اوجلا ہوجاتا ہی اور اُنھین کو سانت بھی ملتی ہی جسطرح کہ پانی پڑنے سے آگ ٹھنڈی ہوجاتی ہی اُسی طرح گورو کے شبد سے ترشنا اگن یعنے خواہش نفسانی بجھتی ہی اور اُس شخص کو جم کا ڈنڈ بھی نہین لگتا ہی جو لوگ سچ کے ساتھ لگے ہوئے ہین وہ لوگ گورو کے ساتھ ملے ہوئے ہین اور جو گورو کے ساتھ ملے ہوئے ہین وہ ضرور ہی پرمیشر سے جا ملتے ہین ۔ یہ سنکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوئے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ست نام جپو دھرم کی کیرت کرو بانٹ چونٹ کر کھاؤ ۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج (تمال کھنڈ) کو

تشریف لیگئے وہاں کے لوگوں نے مردانہ کو گرفتار کر لیا اور اپنے راجہ کے پاس مردانہ کو پکڑ لیگئے مردانہ کو دیکھکر وہانکا راجہ بہت خوش ہوا اور آپس مین کہا کہ اس شخص کو ہم دیوتا کو چڑھاوینگے یہ کہکر بہت خوشی سے مردانہ کو لیگیا اور تمام خلقت مردانہ کو دیکھنے دوڑی۔ مردانہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور ہی مریگا اور اگر موت نہیں ہے تو کسی کے مارے نہین مرتا ہے اور اگر موت ہی نے آگھیرا ہے تو اسکا چارہ ہی کیا ہے نرسنگہ دیوتا کے مندر مین جاکر راجہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اسکو جھٹکا دو جسوقت اس جلاد نے تلوار چلائی اسیوقت اس دیوتا کی مورت سے دیوی نکلی اور اسی تلوار سے راجہ کا سر علحدہ کر دیا اور دوسرے شخصوں کو بھی تلوار چلانے لگی اور اور دون کو بھی مارنے لگی۔ اس وقت مردانہ نے دیوی کا ہاتھ پکڑ کر تلوار لے لی اور کہا کہ اے دیوی جی راجہ تیرا اوپاسک ہے اور مین تو کرتار کے بھروسے پر ہوں۔ یہ سنکر دیوی نے جواب دیا کہ اے پتا جی جو کرتار کے ہین انکی مین داسی یعنے تابعدار ہوں یہ کیفیت دیکھکر اس شہر کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے پاس آکر قدمبوس ہوئے اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے راجہ کے لڑکے کو نام کا اوپدیس کیا اور راج کا تلک بھی کر دیا اور حکم دیا کہ دھرم سال بنوانا اور آئے سادھوؤن کی خدمت کیا کرو بھوجن دو اور کڑاہ پرشاد کرنا اور کرتار کو حاضر و ناظر جاننا اور ست نام کا جپ جپنا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (رتب کنڈہ) مین تشریف لیگئے وہانکا راجہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے سنت جی آپ بھگونت کا روپ ہین مجھے بھی اپدیش دیجیے تاکہ میرا بھی کلیان ہو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو راجہ یہ سنسار مثل ایک دریا کے ہے پس جیسے کہ دریا مین ہر ایک قسم کے اشیا ہوتے ہین ویسے ہی اس سنسار مین بھی ہر ایک قسم کی شئے موجود ہے پس جو لوگ بد صحبت کے آدمی ہین وہ اس دریا سے سیوار پاتے ہین اور جو لوگ نیک صحبت کے آدمی ہین اور پرمیشر کے گن گاتے ہین وہ گویا کمل کے پھول کے ہین اور جو لوگ جگیاسو ہین وہ مثل بھونرے کے ہین اور سنت لوگ اس سنسار مین جو پرمیشر کا جس سناتے ہین اور جگیاسو لوگ مثل بھونرے کے خوشبو سونگھتے ہین اور مہاتماؤن اور سنتون کے بچنون پر جو عمل کرتے ہین ان جگیاسون کے دل مثل چندرمان سنتون اور گوروؤن کے بچن سنکر جھک جاتے ہین اے راجہ اگر نیم کے درخت کو شکر اور شہد سے بھی آبپاشی کرین تو بھی وہ میٹھا نہ ہوگا۔ پس اسی طرح اگر اپدیش شبد ساکت کو سنائے جاوین تو کبھی وہ اپنی عادت معہودہ کو نہ چھوڑینگے پس اسی طرح تم بھی ساکت اور گھونٹے کیون ہوتے ہو بہتر ہے کہ گورمکھ ہو اور پرمیشر کا نام جپو اور دل لگا کر جپو تو تمہارا ضرور ہی اودھار ہو جاویگا۔ یہ بچن امولک سنکر وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے ست گورو مہاراج نے ان لوگون کو سکھ کیا اور وہان سے ست گورو مہاراج روانہ ہوئے اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور سات دیپ جو کہے جاتے ہین وہ کہان ہین اسکے بھی دیکھنے کی خواہش ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل مردانہ یہ کہکر ست گورو مہاراج (اسم دیپ) کو تشریف لیگئے وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کے آگے آکر قدمبوس ہوئے۔ ست گورو مہاراج نے ان لوگون کو ست نام کا اپدیس کیا وہان کے لوگ گورو گورو جپنے لگے بعد ازان ست گورو مہاراج (پستاک دیپ) کو تشریف لائے۔ اس دیپ مین عجیب و غریب تماشے ہین یعنے (پھول و پھل اسوگ بن) اور (دودھ کی ندیان) اور (مصری کے پہاڑ) غرضکہ ہر طرح کے طلسمات و کرشمہ جات قدرتی موجود تھے وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوئے اور سکھ ہوئے راجہ بھی حاضر ہوا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارے خیال کیسے ہین۔ راجہ نے جواب دیا کہ اور تو کچھ نہین لیکن اپنے سے

بڑے کو دیکھکر رشک آتا ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی پرمیشر کو حاضر و ناظر جانکر رنج نکیا کرو پرمیشر کو سب سے بڑا جانو اور نام جپو اور سب مین پرمیشر کو مانو۔ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کیا کرو اسی سے تمہارا کلیان ہوگا وہان کے بھی سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے بعد اسکے ست گورو مہاراج (سیوت دیپ) کو تشریف لیگئے وہان کے لوگون کو بھی ست نام کا اُپدیش کیا اور ہدایت کی کہ دھرم و کرم مین مضبوط رہنا اور کرتار کو سرب بیاپی جانکے اسکو ہر جگہ موجود جاننا بعد اسکے ست گورو مہاراج (جمبو دیپ) کو تشریف لیگئے وہان پر ایک مقام شوت ہی کا تھا ست گورو مہاراج وہان پر جا بیٹھے وہان کے لوگون کی عمرین بہت بڑی تھین اور وہان کے لوگ بہت قوی و تندرست آدمی تھے۔ غرضکہ وہان کے لوگون کو بھی ست گورو مہاراج نے سکھ کیا اور واہ گورو کے نام کا سمرن بتایا اور فرمایا کہ دھرم کی کمائی کیا کرو کچھ دان بھی دیا کرو جب تمکو کچھ کام کرنا ہوا کرے تو پہلے کڑاہ پرشاد کیا کرو پوتر ہوکر ارداس کرو اس سے تمہارے کام راس ہونگے اسکے ست گورو مہاراج اسی طرح پر ساتون دیپ مین تشریف لیگئے اور سب سکھ ہوئے اور اُنکو اُپدیس آپ نے کیا۔ بعد اسکے ایک دن بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج (ترتیا جگ) مین پرمیشر نے رام اوتار دھارن کرکے سمندر پر پل باندھا ہی وہ مقام بھی دیکھتے چلیے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھین بند کرو چنانچہ اُن دونون صاحبون نے آنکھین بند کرلین پس ایک چشم زدن مین ست گورو مہاراج سیت بند رامیشر مین مع اپنے ہمراہیون کے آپہونچے فرمایا کہ آنکھین کھولو۔ پس ست گورو مہاراج ایک استھان پر بیٹھ گئے اتنے مین گورکھ ناتھ بھی مع پانچ سادھون کے آپہونچے اور اسی مقام پر ملاقات ہوئی۔ نام حسب ذیل ہین۔ گورکھ ناتھ خود۔ مچھندر ناتھ۔ گوپی چند۔ ہنسل۔ بھوٹہ پیا۔ نے آکر آدیس آدیس کیا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آد پورکھ کو آدیس آؤ سدھو یہ سنکر سدھون نے کہا۔ وہ کون جوت ہی کہ جو سب کے سر پر ہی۔ کون صفت مین رہتے ہو اور کسکا درشن اور کسکے گھر آئے ہو اور کون مالی سے ہو بتا ہی انتر سے علحدہ ہوکر کون بھیتر سماتا ہی اور کون استھر ہی اور کسکو موت نہین آتی ہی)۔

جواب ستگورو مہاراج

بابا سے علحدہ جو پرمیشر ہی اُسی کی جوت سب کے سر پر ہی اور ایک وہی آپ ہی ہی دوسرا اور کوئی نہین ہی کیونکہ وہ اپارا اور اگادھ ہی۔ گورمکھ جوگی جو جوگ کماتے ہین اُنکی صفت مین رہتے ہین اُنھون نے اپنے آپ کا درشن سہج کے گھر مین پایا ہی اور نرمل بانی گاتا و بجاتا ہی۔ سنو سدھو اسطرح پر نربان پد پایا ہی اور سچ مین سما رہے سے کال نہین کھاتا ہی۔

جواب بھرتھری جی

کہو جی کسطرح دوبدھا اور درمت کیسے جاوے دشٹ کیسے مرے زندہ کیونکر مرے اور کس گورو کی سکھا ہووے۔

جواب ستگورو مہاراج

گورمکھ کے ساتھ ملکر کھوجے تو راہ ملتی ہی۔ اور سہج سکھ ساتھ جگت جیون بھگونت کو پاتا ہی۔ دوبدھا اور درمت نیت

ہنستی ہی مایا اور ممتا چھوڑکر گورمکھ کے ساتھ ملی تو گت مت پت پاتا ہی۔ ڈشٹ اسطرح تر جاتا ہی۔ پرانی مشبد کا کام کرتے ہین وہ موت دفوت سے مبرا و منزا ہی۔ لوگون کو سچ گورو کے سبب سے سیکھا ہی گورمکھ دوارہ سچ سے ملجاتا ہی اور وہی سچ کو پہچانتا ہی اور جو لوگ من مکھ کے طریقے پر ہین وہ تت کو نہین جانتے اور جو لوگ گورو کے شبد کے ساتھ ملتے ہین اُنکی صورت کے ساتھ ملجاتے ہین تو البتہ ظاہر گیان ہوجاتا ہی گنکہ نام ورُوپ کو پاتا ہی۔ سندھ بھرتھری جی گورو نانک جی تت کا نرنی کہا ہی۔ یہ سدھون کے ساتھ ست سنگ ہوا۔ (اور جپ جیھا جیہ) اور (رتن مالا) کے ست بچن بلاس ہوسکے۔ سواے نام کے اور کچھ اچھا نہین ہی نام جپنے کا بڑا مہاتم ہی۔

بعد اسکے گورکھ ناتھ نے کہا کہ چلو نانک چتا جی کلیہ (اچل) کا میلا ہی یہان سے چودہ سو چھتر کوس ہی ہم بھی چلینگے تم بھی چلو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جاؤ سدھو تم اُڑتے جاؤگے اور ہم تو آدمی ہین۔ یہ شنکر بھرتھری نے کہا کہ اب کیا ہوا ہی جو بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو ایک اونکار کی مرضی ہوگی وہی ہوگا تم چلو ہم بھی آجاوینگے۔ اتنے مین سدھون نے اوڑان بھرا۔ یہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے سدھ لوک گئے۔ بھائی بالے نے جواب دیا کہ حضور جیسی مرضی ہو۔ اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان سے مکان کتنی دور ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ گھر کا خیال کر یہان (کسم کنڈ) ہی بل سرکھ کا گھر (لنکا) بھبھیکن راج کرتا ہی اب جلدی ہی گھر چلتے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جیسی مرضی ہو۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج بھی انتردھیان ہوگئے۔ چنانچہ فوراً ہی اچل کے مقام پر پہونچ گئے۔ اور ایک (پیپل) درخت کے نیچے آکر بیٹھ گئے اور جسقدر لوگ تھے کہ وہ لوگ ست گورو مہاراج سے پہلے چلے تھے لیکن پیچھے پہونچے۔ سدھون نے دیکھا کہ ست گورو مہاراج ہم لوگون سے پہلے آکر بیٹھے ہین یہ دیکھکر گورکھ ناتھ نے کہا آدیس نانک چیتا آدیس۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آدیورکھ کو آدیس سدھون اور پورکھ کو آدیس۔ بجواب اسکے سدھون نے کہا کہ اے چیتا جی تم کچھ اشٹ ہو۔ کچھ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہمارا اسٹ ایک اونکار ہی جو کہ سچ منتر ہی اور اُسی سے ہمارا نستارا ہوگا استاد ہمارا گورو ہی کہ جو آد اور انت مین بھون کا سوربیر ہی کہ جسنے ہمکو کنجی لگائی ہی تمہارے ساتھ سے پہلے ہی یہان آگئے ہین اسی بجہ کی اگیا سے وہان بڑا میلا ہوا۔ اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج کو بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا اُدھر اُنکا یاد کرنا تھا یہان ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ بھائی بالے بی بی جی نے یاد کیا ہی غرضکہ جب میلا برخاست ہوا تب ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے سلطانپور مین جا پہونچے۔ تلسی خدمتگاری بی بی جی نے اندر جاکر خبر دی کہ اے بہو جی صاحبہ تمہارے بھائی آگئے ہین۔ اتنے مین ست گورو مہاراج بھی بی بی جی سے آملے۔ ست گورو مہاراج کے ملنے کی خوشی بی بی نانکی جی صاحبہ کو بہت ہوئی اور کہا کہ دھن میرے بھاگ ہین کہ جو آج بھائی جی کے درشن ہوئے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ بی بی جی تمہارا یاد کرنا اور میرا پہونچ جانا بعد تھوڑی ہی دیر کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی اب ہم جاتے ہین۔ یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے بھائی جی تمہارے دل کی محبت کیون جاتی رہی۔ اتنے عرصہ مین سری چند جی بھی آگئے ست گورو مہاراج سے ملے اور جے رام جی بھی آکر ملے غرضکہ سب سے مل جل کر ست گورو مہاراج رخصت ہوگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک کاشتکار یعنی بالے کے مالک سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۵۹

ست گورو مہاراج چلتے چلتے ایک مقام پر پہونچے جہاں پر ایک شخص اپنے کھیت مین بیٹھا ہوا (ہولا) بھون رہا تھا اسکو دیکھکر مردانہ نے کہا کہ اگر حضور تشریف لیجاوین تو اسکے پاس سے ہم بھی کچھ لے آوین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج مسکرائے اور اُسی کھیت مین جاکر بیٹھے ان کو دیکھکر اُس کاشتکار نے ست گورو مہاراج کے سامنے آکر متھا ٹیکا اور کچھ (ہولا) لاکر رکھ دیا۔ ست گورو مہاراج نے وہ ہولا اٹھاکر مردانہ کو دیدیا۔ اُسوقت ایک لڑکا وہان موجود تھا اُسکے دل مین آیا کہ اپنے گھر سے ان فقیرون کے واسطے کچھ کھانے کو لانا چاہیے یہ خیال کرکے لڑکا اپنے گھر کی طرف چلا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے دریافت کیا کہ اے بھائی تو کہان جاتا ہو اُس لڑکے نے جواب دیا کہ اے غریب نواز جی مین آپ لوگون کے واسطے کچھ کھانے کو اپنے گھر لینے جاتا ہون۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

سبتر تیرا لیف نالی بھاؤ تیرا لکوان۔
सवत् तेरा लिफ ने हाली भाव तेरा मल चान
نانک صفتی ترپتیا اوبٹھ سلطان۔
नानिक सिफती तीपतीया आव पैठा सुलतान

ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ اے لڑکے تو نے ہمارے لیے جو گھاس بچھا دی ہو اسپر ہم بہت آرام سے سوئے ہین اور جو تیرے دل مین یہ آیا ہو کہ ہم اپنے گھر سے لاکر ان سادھوؤن کو کچھ کھلا دین وہی تیری محبت ہم لوگون کو گویا بکوان ہو گیا ہو اسوجہ سے ہم تجھ سے نہایت ہی خوش ہون تیری بھگتی مجھکو نہایت ہی پسند آئی ہو بعد اسکے ستگورو مہاراج وہان سے تشریف آگے کو لیچلے اور اُس لڑکے کو آشیرباد دیا کہ اسکا پھل تجھکو ملیگا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان کا فرمانا تو ضائع ہوتا ہی نہین تھا بعد کچھ عرصہ کے وہان کے راجہ کا انتقال ہوگیا اور اُسکے خاص یا خاندان کے آس پاس کا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جسکو گدی دیجاوے۔ وزیر نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر مین خود عنان انتظام ملک کی اپنے ہاتھ مین لیتا ہون تو داخل انگشت نمائی ہوگی اسلیے کل مشیران راج کی صلاح لی اور سب کے اتفاق سے یہ رائے قرار پائی کہ اب اس بارہ مین بحکم الٰہی اسطرح پر انتظام کرنا چاہیے کہ شہر پناہ کے منجملہ چارون دروازون کے تین دروازے بند کرکے ایک دروازہ کھلا رکھنا چاہیے اور تخت نشینی کے وقت جو شخص پہلے آجاوے وہی راج و تاج پاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہان ست گورو مہاراج کی پیشین گوئی و آشیرباد کی بات بھی پوری ہونی چاہیے۔ غرضکہ جو روز جشن تخت نشینی کا تھا سب سے پہلے وہی لڑکا کاشتکار کا جسکو آشیرباد ست گورو مہاراج کا تھا دروازہ پر آنکلا۔ دربانون نے فوراً دربار مین پہونچایا مشیران ریاست نے اُس لڑکے سے دریافت کیا کہ تو کون ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ایک کاشتکار کا لڑکا ہون۔ یہ سنکے وزیرون نے کہا کہ اے بھائی جسکے سر پر پرمیشر تاج رکھے اور راج عطا کرے اُسمین کیا چارہ ہو۔ یہ کہکر سبھون نے اُس لڑکے کی پیشانی پر

راج کا مالک کر دیا۔ اب اُس لڑکے کو تمام راج سلام کرنے لگا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کا کلام پورا ہوا بعد چند عرصہ کے اُس ولایت کا شاہنشاہ یعنے مہاراجہ بھی فوت ہوگیا اور ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے وہی لڑکا اُس ملک کا مہاراجہ ہوا۔

بس اے بھائیو ست گورو مہاراج کے بچنون پر جو شخص اعتقاد رکھے گا دُنیا اور عاقبت کے سب کام پورے ہونگے۔ ست گورو مہاراج پھر وہان سے بھی آگے کو تشریف لیچلے۔ ایک روز راستہ مین دیکھا کہ ایک بیوپاری راستہ گیر چلا آر ہی۔ ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ اے بھائی تیرے بغل مین کیا بندھا ہی۔ اُس بیوپاری نے جواب دیا کہ اے مہاراج میرے بغل مین (بٹہ تولنے) کے واسطے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکو کھولو جب اُسنے کھولا تب ست گورو مہاراج نکال کر دریافت کرنے لگے کہ یہ کونسا بٹہ ہی وہ بتلانے لگا کہ یہ حسب ذیل ہین۔ پاؤ ہی۔ آدھ سیر ہی۔ سیر ہی۔ دو سیر ہی۔ پانچ سیر ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دھن پاؤ ہی جن پاؤ کہا ہی بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے مکرر فرمایا ہی کہ اے بھائی یہ کیا بٹہ ہی۔ اُسنے جواب دیا کہ اے مہاراج یہ آدھ پاؤ ہی اور ایک سیر شاہی ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سیر شاہی تو دھن ہی کہ جسنے آپکو تھوڑا کیا ہی۔ مانٹر ہوتے ہوے نہ مانٹر۔ مانٹر ہوتے ہوے نہ مانٹر۔ اسکا مطلب یہ ہی کہ جو چیز چھوٹی ہوتی ہی اُسکو چھوٹا ہی کہنا مناسب ہی لیکن جو بڑا ہوکر یا زور و طاقت والا ہوکر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا و کمتر سمجھے وہ دھن ہی۔ تیرا ابھمان یعنے غرور کو کھو کر رہنا بہت ہی اچھا ہی۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کے یہ بچن سُنکر وہ بیوپاری آنند ہوگیا اور ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔ ست گورو مہاراج نے بھی اُسپر ایسی کرپا کی کہ اُسکو تینون لوک دیکھ پڑنے لگا۔ اُس وقت ست گورو مہاراج نے اُسکو ہدایت کی کہ آج سے دھرم کی کیرت کرکے کھانا اور راست گفتاری اختیار کرنا اور پرمیشر کا نام جپنا اسی سے تیری مکت ہوگی۔ اُس دن سے وہ بیوپاری ست گورو مہاراج کے بچنون پر عمل کرنے لگا آخر کو سدگتی کو پہنچ ہوگیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون مین جا پہونچا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک سکھ سے نام کے بابت جو گفتگو ہوئی وہ چلی

نمبر ۶۰

ست گورو مہاراج چلتے چلتے ایک موضع مین تشریف لیگئے اور وہان رات ہوگئی اتفاق سے ست گورو مہاراج کو اُس رات کو وہان کسی نے ٹھہرنے نہ دیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ وہان کے لوگ نگُہرے تھے یعنے گورو نہین کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ گورو خواہ پیر کون چیز ہی اُسی موضع مین ایک کھتری رہتا تھا اور اُسکے پاس بہت کچھ دولت تھی اور کھتری مذکور اُس دولت مین لپٹا رہتا تھا اور انجام کا کچھ خیال ہی نہین کرتا تھا اتفاق سے اُس کھتری کو ست گورو مہاراج کے درشن ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے درشن پاتے ہی اُس کھتری کو دولت سندکو دنیا ہیچ نظر آنے لگی

آنے لگی اور انجام کا خوف اُسکو غالب ہو گیا۔ غرضکہ اُس رات کو اُسنے ست گورو مہاراج ہی کی خدمت مین بسر کی۔ جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ کہو کیا کیفیت ہے اُس سکھ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور کے قدمون کے بدولت اب تو دنیا مع دنیا کی کُل چیزین مجھکو خواب بلکہ حباب بر آب نظر آتی ہین اور عاقبت کا مجھکو بڑا خوف ہے اگر حضور ارشاد فرماوین تو یہ دولت پرمیشر کے نام پر تقسیم کر دُون چنانچہ ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے۔ اے سکھ کہ اسکو پرمیشر کے نام پر لُٹا دو اور اس تمہاری دولت کے ہم ضامن ہین غرضکہ ارشاد کے ساتھ ہی اُسنے اپنی دولت پرمیشر کے نام پر لوٹا دی اور تمام دنیا سے علیحدہ ہو گیا اور پھر کسی سے محبت نہ رکھی اور سب سے کہدیا کہ اے بھائیو نہ ہم تمہارے ہین اور نہ تم ہمارے یہ کیفیت دیکھکر اُسکے تمام خاندان والے مایوس ہو گئے۔ ست گورو مہاراج نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی سکھ اب تم کچھ روزگار کر کے [illegible] کمایا کرو۔ چنانچہ اُس سکھ نے ست گورو مہاراج کے ارشاد پر عمل کیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس سکھ کو اُپدیش کر کے وہان سے رخصت ہو گئے —

غرضکہ اُس سکھ کے تمام خاندان والے بھی چلے گئے اب وہ سکھ تنہا رہنے لگا۔ غرضکہ وہ سکھ ہر طرف سے آزاد ہو گیا اب اُس سکھ کا یہ دستور ہوا کہ اپنی مزدوری وغیرہ کر کے گذر کیا کرتا تھا مگر ساتھ ہی اُسکے یہ بھی تھا کہ جس شخص کی مزدوری کرتا تھا یہ شرط کر لیا کرتا تھا کہ مین چار ٹکے پیسے لونگا چاہے مجھسے چار گھڑی مزدوری کرا لو یا چار پہر کام لو دوسرا قرار اپنے مالک سے یہ کیا کرتا تھا کہ ایک گھڑی میرے پاس بیٹھ کر پرمیشر کی کتھا و کیرتن یا خود سناؤ یا مجھسے سنو۔ غرضکہ اُس سکھ کا یہی معمول ہوا اور اپنی مزدوری سے جسقدر لوگ رہتے تھے سبکو تقسیم کر کے کھاتا تھا۔ یہان تک کہ دوسرے دن کو کچھ بھی نہین رکھتا اسی طرح سکھ مذکور دوام اپنی گذر صبح و شام کیا کرتا تھا جس موضع مین وہ سکھ رہتا تھا وہان پر ایک ساہوکار بھی رہا کرتا تھا اور ساہوکار کا یہ قاعدہ تھا کہ اُس موضع کی جو مالگذاری ہوتی تھی وہ اپنے پاس سے ادا کر دیا کرتا تھا اور کُل غلہ جسقدر تمام موضع مین پیدا ہوتا تھا خود خرید کر لیتا تھا اسی طرح پر اُس ساہوکار کو ایک مدت گذر گئی کہ جہان فصل کا وقت ہوا وہ ساہوکار موضع مین آیا اور اکٹھا کُل غلہ خرید کر لیا غرضکہ ایک دفعہ اُس ساہوکار کو اُس موضع مین آئے ہوئے ایک ہفتہ کا عرصہ گذر گیا اُسکے مکان سے خط آیا اور لکھا تھا کہ دیکھتے ہی خط کے فوراً مکان پر آجاؤ بلکہ یہان تک لکھا ہوا تھا کہ اگر کھانا وہان کھاؤ تو پانی یہان آکر پیو بلکہ کچھ ایسا ضروری امر تھا کہ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اگر ایک گھونٹ پانی پیے ہو تو دوسرے گھونٹ کو یہان آکر پینا۔ جسوقت وہ خط اُس ساہوکار کے پاس پہونچا اُسی وقت اُسنے گاؤن کے آسامی کو جو مقدم تھا اُس سے بُلا کر کہا کہ ایک آدمی ہمارے ساتھ کر دو تاکہ مین اسی وقت گھر چلا جاؤن اور حساب وغیرہ پلٹ کر صاف کیا جاویگا گو کہ اُس سے اُس آسامی مقدم نے بہت کچھ اصرار کیا کہ اب وقت نہین رہا صبح جانا لیکن اُس ساہوکار نے نہ مانا آخر کو اُسنے یہ بھی کہا کہ اسوقت مزدور بھی ملنا دشوار ہے لیکن اُس ساہوکار نے بہت اصرار کیا تب اُس آسامی مقدم نے اسی سکھ مزدور کو اُس ساہوکار کے ساتھ کر دیا جب مزدوری کرنے پر آمادہ ہوا تب اُسنے حسب عادت اپنے کہا کہ اے ساہ جی میری مزدوری چار ٹکے ہے۔ بجواب اسکے ساہوکار نے کہا کہ بہتر جب چلے تو اُس سکھ مزدور کو دوسری بات بھی یاد آئی اور کہا کہ میری ایک شرط اور بھی ہے وہ مین آپ سے کہنے کو بھول گیا تھا۔ ساہوکار نے کہا کہ اب کہو۔ اُسنے کہا کہ جسکی مین مزدوری کرتا ہون اُس سے یہ بھی اقرار کر لیتا ہون کہ ایک گھڑی یا تو تم پرمیشر کا نام مجھکو سناؤ یا مجھسے سنو۔ ساہوکار نے اسکو بھی قبول کر کے کچھ باتین

اُس سکھ مزدور کو ستائین غرضکہ کہنے سنتے دو ذی شخص اُس ساہوکار کے مکان پر جا پہونچے چنانچہ ساہوکار مذکور اپنے عیال و اطفال سے جا ملا۔ اُسکے گھر والون نے جس ضرورت کے لیے بُلایا تھا وہ کہا۔ رات کو مزدور سکھ وہین رہا جب صبح ہوئی دو اکٹھے اپنے گھر کو چلنے کے لیے تیار ہوا۔ اُس ساہوکار نے کہا کہ کھانا کھا کر جانا۔ اُسنے کہا بہت اچھا جب رسوئی تیار ہوئی اُسوقت دونون نے کھانا کھایا۔ غرضکہ اُس ساہوکار نے اُس سکھ مزدور کو چار ٹکے پیسے دیے اور وہ رخصت ہوکر چلا جب کچھ دور نکل پھر واپس آیا اور اُس ساہوکار سے بُلا کر اُس سکھ نے کہا کہ ایک بات میری تنہائی مین سن لو۔ ساہوکار علحدہ ہو بیٹھا۔ اُس سکھ مزدور نے کہا کہ اے ساہ جی آپ کی عمر کیا ہو اُسنے جواب دیا کہ میری عمر ساٹھ خواہ ستر برس کی ہو چکی ہو۔ یہ سُنکر اُسنے کہا کہ کیا بڑا ہی تعجب ہو کہ اس ساٹھ خواہ ستر برس مین چار گھڑی بھی تیری پرمیشر کے دربار مین نہین لکھی گئی ہو۔ ایک بات اور سنو آج کے ساتوین دن تمکو موت آگھیر لیگی اسلیے بہتر ہو کہ ایک کام یاد رکھنا کہ جسوقت دھرم راج کے پاس تمکو لیجاوین اُسوقت تم سے دھرم راج یہ کہینگے کہ اسکو چترگوپت کے پاس لیجاؤ تو جم کے دوت تمکو چترگوپت کے پاس لیجاوینگے اُسوقت چترگوپت مہاراج تمھارا کاغذ دیکھینگے تو کاغذ مین تمھاری کل غیرحاضری ہی پائی جاویگی تو چترگوپت کہینگے کہ اس پاپی کی بابت کیا کیا باد تمام زندگی اسکی بیکار گئی ہو ہان اُسنے چار گھڑی رستہ چلنے مین پرمیشر کی کتھا سنائی ہو وہ حاضری پرمیشر کے دربار اسکی لکھی گئی ہو۔ اُسوقت دھرم راج حکم دینگے کہ ایک گھڑی اسکو سُکھ بھوگ لینے دو پھر نرک مین ڈال دینا بس اب یاد رکھنے کی بات ہو کہ اگر تم بیکنٹھ یا مرت لوک کا سُکھ مانگوگے تو صرف ایک ہی گھڑی کا سکھ تمکو ملیگا اسلیے تمکو مین بتلاتا ہون کہ تم ایک گھڑی سچ کھنڈ مین رہنے کے واسطے ملیگا رہونا۔ وہان سادھوؤن کی سنگت ہو وہی مقام مانگنا۔ اُسوقت دھرم راج اپنے دوتون کو حکم دینگے کہ اسکو ایک گھڑی سادھوؤن کے درشن کرالاؤ پھر تمکو سچ کھنڈ مین لیجاوینگے جب تم وہان جاؤگے تو اُس کتھا کے سنانے کا پھل تمکو ملیگا۔ اسقدر کہکر وہ سکھ مزدور رخصت ہوکر چلا گیا۔ جو دن اُسنے کہا تھا اُسی دن اُس ساہوکار کی موت آئی اور وہ ساہوکار مذکور اُسی دن سے علحدہ ہوکر کچھ دھرم وکرم بھی کرنے لگا تھا غرضکہ ساہوکار مذکور اُس دن سے ساتوین دن مرگیا جم کے دوتون نے بہت مخوف شکلین دکھلائین اور مار مار کر بُری گت کردی گھسیٹتے ہوے لیگئے اور دھرم راج کے حضور جا کھڑا کیا اور عرض کیا کہ یہ حاضر ہو۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اسکو چترگوپت کے پاس لیجاؤ اسکے پاپ پُن کا حساب دکھلاؤ۔ چنانچہ وہ دھرم راج کے دوت چترگوپت کے پاس لیگئے چترگوپت نے حساب دیکھا کہ تمام زندگی مین کسقدر پاپ اور کسقدر پُن اُسنے کیا ہو۔ کاغذ کے دیکھتے ہی معلوم ہوا کہ تمام زندگی مین ایک گھڑی نیک کام مین اُسنے صرف کی ہو اور وہ یہ ہو کہ گورو نانک سکھ کے درشن اسکو پراپت ہوے ہین اسقدر دیر کے واسطے جو سُکھ آپ کی راے مین آوے وہ دیا جاوے دھرم راج نے کہا کہ پرمیشر کے کام مین جو ایک پل بھر بھی کوئی کچھ کام کرتا ہو اُسکا معاوضہ پاتا ہو اور اُسنے تو گورو نانک کے سکھ کے ساتھ ہیر چاکی ہے ہم اسکو سُکھ سے کیونکر محروم کرین۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کے سکھ کے درشن کرنے کے بدلے مین ایک گھڑی کے عوض مین اُس ساہوکار کو دھرم راج نے چار گھڑی کا سُکھ دیا۔ بعد اسکے چوراسی ہوگی اُن جم کے دوتون نے بھی کہا کہ تونے تو ساری عمر کو مفت مین کھویا ہو خیر ایک گھڑی قبول ہوئی ہو تو تو ایسا پاپی نکلا کہ تیرے ساتھ ہمکو بھی تکلیف ہوئی جب تک تجھکو چوراسی مین نہ ڈالینگے تب تک ہمکو بھی سُکھ نہ ہوگا اُس ساہوکار نے جب یہ بات سُنی کہ ایک گھڑی کے بدلے چار گھڑی کا سُکھ ملا ہو اُس وقت

اُس ساہوکار کو اُس گورو کے سکھ مزدور کا قول یاد آیا اور اپنی زندگی مین پرمیشر کو نہ یاد کرنے کا افسوس کرنے لگا آخرکار یہ سوچا کہ اُس سکھ مزدور نے کہا تھا کہ جب تم سُکھ مانگنا تو سنتون کا ست سنگ مانگنا اسلیے بہتر ہو کہ اب سچ کھنڈ مین سادھ کا درشن مانگے۔ یون ساہوکار نے کہا کہ دھرم راج جی اگر آپ مجھکو جتنی دیر کے واسطے سُکھ دیتے ہین اسقدر دیر کے واسطے سچ کھنڈ مین سنتون کے درشن کے واسطے بھیج دیجیے۔ دھرم راج نے اُسکی عرض کو قبول فرمایا۔ چنانچہ جم کے دُوت سچ کھنڈ مین سنتون کے درشنون کے واسطے اُس ساہوکار کو لیگئے۔ جسوقت ساہوکار مذکور سچ کھنڈ مین جا پہونچا دیکھا کہ وہی مزدور سکھ سنت سبھا مین بڑی عزت سے بیٹھا ہی۔ چنانچہ جم کے دُوت تو سچ کھنڈ اور سنت سبھا سے اسی طرف بیٹھ سکے وہین اس ساہوکار کے ہاتھ سے ہتکڑی اور پاؤن سے بیڑی اور گلے سے طوق کھول دیا اور کہا کہ اب آگے ہم لوگ سنت سبھا کی وجہ سے نہین جاسکتے ہین تم ایک گھڑی کے واسطے جاکر سنتون کے درشن کر آؤ ہم یہین بیٹھے ہین تم آجانا جب تم لوٹ آؤ گے تو پھر تمکو دھرم راج کے حضور لیجاوینگے اُسوقت جیسا حکم ہوگا ویسا ہی ہم کرینگے۔ غرضکہ ساہوکار مذکور سنتون کی سبھا مین گیا وہان کی یہ کیفیت تھی کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور اچھے اچھے میوہ اور نہایت عمدہ راستہ تھا جس راستہ ہوکر ساہوکار مذکور سچ کھنڈ کے دروازہ پر جا پہونچا وہان نظر کرکے جو دیکھا تو لاکھون سنگتین اور ہزارون سبھا مین جمی ہوئی ہین اور پرمیشر کی کیرتن ہورہی ہی۔ چنانچہ ساہوکار مذکور نے جاکر متھا ٹیکا اُسوقت لوگون نے بڑی عزت سے اُس ساہوکار کو بُلالیا۔ ساہوکار مذکور نہایت خوش ہوا اور سنگت کے اندر ساہوکار مذکور جا بیٹھا۔ ایک طرف دیکھا کہ ایک نہایت خوشنما بنگلہ بنا ہوا ہی۔ ساہوکار نے خیال کیا کہ یہان کا مالک اس بنگلہ ہی مین ہوگا۔ اتنے مین اُس ساہوکار نے آگے جاکر دیکھا تو اُس سکھ کو پایا کہ جسنے اسکی زندگی مین اسکی مزدوری کی تھی اور راستہ مین اسنے اسکو پرمیشر کی کیرتن سنائی تھی یہ کچھ حیرت اور تعجب ہی مین تھا کہ اُس سکھ نے اسکو پہچان کر کہا کہ آؤ ساہ جی یہ سنتے ہی اس ساہوکار نے کہا کہ مہاراج آپ کی کرپا اور پرتاپ سے یہان تک آ پہونچا ہون ورنہ میری یہان تک کہان رسائی تھی اور یہ مقام کیونکر مین دیکھتا۔ یہ سنکر اُس سکھ نے کہا کہ اے سکھ اب تم یہان بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ سکھ مذکور وہین بیٹھ گیا جب ایک گھڑی گذر گئی تو اُس ساہوکار کو جم کے دُوتون کا کہ مجھکو دیر ہوجانے پر مارینگے خوف تھا اُٹھا اسکے اُٹھتے ہی اُس سکھ نے کہا کہ اب تم کہان جاتے ہو۔ بجواب اسکے سکھ نے کہا کہ اے سنت جی جو جو تم نے مرت لوک مین مجھ سے کہا سب ویسا ہی ہوا مین نے سب اپنی آنکھون سے دیکھا افسوس کہ اسکی قدر مین نے نہ جانی۔ کاش اگر مین یہ جانتا کہ پرمیشر کے نام کا یہ پرتاپ ہی تو مین تمام عمر پرمیشر کا نام ہی جپا کرتا۔ اب اُن جم کے دُوتون نے صرف ایک گھڑی یہان رہنے کے واسطے کہا ہی بہتر ہی کہ اپنی عزت آپ ہی لیکر اُن لوگون کے پاس پہونچ جاؤن تاکہ بےعزتی نہ ہو کیونکہ جسوقت مجھکو پکڑ کر اپنی پوری کو وہ لوگ لیگئے تھے راستہ مین مجھکو بہت ہی تکلیف دی تھی اُس وقت مجھکو سخت رنج پہونچا تھا اس لیے مین پھر بھی ڈرتا ہون اور جانا چاہتا ہون کیونکہ اگر مجھکو دیر ہوگی تو پھر وہ لوگ مجھکو تکلیف دینگے بہتر ہی کہ مین اُنکے پاس پہلے ہی سے حاضر ہوجاؤن۔ یہ سُنکر اُس سکھ نے کہا کہ اے ساہو جی اب بھی تمکو یقین نہ آیا کہ تم کو جم کے دُوتون نے کہان چھوڑ دیا اور یہان تک نہ آسکے اور تم جو اُنکی مقیدی مین تھے سب طرح سے آزاد چھوڑ دیا اب تمکو یہان بجاے ایک گھڑی کے بہت دیر ہوگئی ہی اور جم کے دُوت

چھوڑکر چلے گئے ہین - اب اُنکو طاقت نہین ہو کہ یہان سے تجھکو آکر پکڑ لیجا وین - اے ساہوجی اب تو تمہارا جنم مرن کا دوکھ ہی جاتا رہا - اب تم بیٹھو اور واہ گورو واہ گورو جو اس مقام سے تمکو دھرم راج کسی طرح بلا نہین سکتے ہین -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو کوئی پرمیشر کا نام دل لگاکر سُنے

یا سنادے اُسکو پاپ وغیرہ ہرگز نہین لگتا ہو اور جمراج کی سزا سے

وہ شخص بچ جاتا ہو -

شبد

जहां साधु भजन गोविंद भजन कीर्तन नानिक नीता

णाहु उणाहू तुणाहु छूटे निकट न जाय अवधूता

جہان سادہ بھجن گوبند کیرتن نانک نیتا -

ناہ اوڑاہ توراہ چھوٹے نکٹ نجاسے ابدھوتا -

وہ سِکھ اُس ساہوکار سے کہتا ہو کہ اے بھائی دھرم راج کا تو یہی کام ہو لیکن ساتھ ہی اُسکے یہ بھی حکم ہو کہ جہان سنتون کی سنگت ہو یا پرمیشر کی کیرتن و بھجن ہوتا ہو اُس استھان پر آسکے تو جم راج اپنے دوتون کو ہرگز ہرگز نہ بھیجا - جمراج اپنے دوتون سے کہتا ہو کہ ایسی جگہ تم لوگ نہ جانا اگر جاؤ گے تو مین اور تم کو لاج لگیگا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ جو کوئی شخص ان لوگون کے نزدیک بھی رہتے ہونگے اُنکو بھی جمراج طلب نہین کرسکتے ہین کیونکہ پرمیشر کے پیارے اور بھجن کرنے والے ہین اُ کے نزدیک کے بیٹھنے والون کا یہ مہاتم ہو کہ وہ کیسے ہی اپرادھی اور پاپی بھی ہون اُن سنتون اور بھجن کرنے والون کی بدولت اُنکے گناہ بھی پرمیشر بخشیگا - بس یاد رکھنا چاہیے کہ بھجن کرنے کا یہ نتیجہ ہو کہ جنم مرن سے وہ علحدہ ہو جاویگے اور پرم پد کو جا پہونچینگے --

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک چور کی ملاقات کی بابت چلی

نمبر ١٦

واضح ہو کہ ایک چور اپنی گذر اوقات چوری کے پیشہ سے کیا کرتا تھا - بعد تھوڑے دن کے چور مذکور مرگیا اُسکا ایک لڑکا تھا جسکی عمر سات برس کی تھی - ایک دن اُس لڑکے نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ میرا باپ کیا پیشہ کرتا تھا مجھکو بتاؤ تاکہ مین بھی اُسی پیشہ کو سیکھون اور بعد سیکھنے کے وہی روزگار کرون چونکہ اُسکی والدہ ہوشیار تھی اپنے دل مین اُسنے خیال کیا کہ اگر مین اس سے کہدونگی کہ تیرا باپ چوری کرتا تھا تو یہ بھی وہی پیشہ کریگا - اگر کہین گرفتار ہوگیا تو مجھکو بھی یہ بتادیگا تو مین بھی گرفتار ہونگی اس سے بہتر یہ ہو کہ جب یہ لڑکا سن تمیز کو پہونچے تب اس سے کہنا چاہیے - یہ سوچ سمجھکر اُسکی والدہ نے اُسکو جواب دیا کہ اے بیٹا ابھی تو تم محض لڑکے ہو ابھی سے اسکی فکر نہ کرو - جسوقت تم ہوشیار ہوگے تو دیکھا جاویگا اور اُسی وقت تمہارے لیے روزگار کی بابت بھی کہدیا جاویگا - ابھی تو تمہارے باپ کی کمائی بہت ہی اُسی کو کھاؤ - یہ سُنکر وہ لڑکا خاموش ہوا

بعد اسکے جب کئی سال گذرے تب اُس لڑکے نے ایک دن اپنی والدہ سے کہا کہ اے مان پرمیشر نے مرد کو اسلیے پیدا کیا ہی کہ کچھ روزگار کرے اور خود کماوے نہ یہ کہ بیٹھکر دوسرے کی کمائی کھاوے اور بیکار رہنا اچھا نہین ہو میرا باپ جو روزگار کرتا تھا مجھکو بتاوے تاکہ مین بھی اب وہی کرون۔ یہ سُنکر والدہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تو اسکی عمر اچھی ہوشیار ہوئی ہی اب اسکو بتانے مین کچھ حرج نہین ہی یہ سوچ سمجھکر اُسکی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے اگر تو دو قول اپنے مجھکو دے تو مین کہون۔ اُس لڑکے نے کہا کہ اے مان جو قول مجھسے چاہے سو لے۔ والدہ نے کہا کہ اے لڑکے پہلا قول تو یہ ہی جو روزگار تو کرے اُسکو کسی کو نہ بتاوے یہانتک کہ چاہے تجھکو کوئی مار بھی ڈالے لیکن کسی دوسرے شخص پر ظاہر نہ کرے۔ دوسرا قول یہ ہی کہ جو تیرے مکان کے پیچھے دھرم سالہ ہی اور سنت لوگ وہان رہتے ہین یعنے گورو کی سنگت ہو وہان کی بات تو کبھی نہ سُننا۔ یہان تک کہ کبھی وہان جانا ہی نہین چاہیے بلکہ اُس راستہ ہو کر نہ نکلنا۔ اُس لڑکے نے دونون باتین قبول کین اور اپنا قول والدہ کو دیا۔ اُسوقت اُسکی والدہ نے کہا کہ بیٹا تیرا باپ چوری کرتا تھا اور تجھکو بھی چوری کرنا لازم ہی لیکن اپنا راز پھر کسی پر ظاہر نہ کرنا چاہیے تیری جان بھی جاوے۔ پس وہ لڑکا چوری کرنے لگا۔ ایک دن لڑکا مذکور چوری کو چلا ہی جاتا تھا کہ اُسکے واسطے اچھا ہونے والا تھا۔ اتفاق سے ست گورو مہاراج کے اُسکو درشن ہو گئے۔ بعد درشن کے چور مذکور راجہ کے مکان مین گھسکر بھنڈارہ تک پہونچا اور راجہ کے بھنڈارے سے اسباب چوری کرکے لے آیا۔ جب صبح ہوئی یہ بات مشہور ہوئی کہ آج راجہ کے بھنڈارے مین چوری ہو گئی ہی۔ راجہ کی طرف سے تدارک ہوا بہت لوگ پکڑے گئے لیکن چور نیز چوری کا پتہ نہ لگا جب لوگ حیران ہو گئے تب راجہ نے خود ایک عورت کٹنی کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر تو چور کا پتہ لگا دے تو تجھکو انعام دیا جاویگا۔ اُسنے اس بات کو قبول کیا اور فقیری بھیکھ بدل کر گھر گھر بھیک مانگنے لگی تاکہ اس حیلہ سے ہر ایک کے مکان کے اندر جانے پاوے اور اندر سے چوری کا پتہ لگا دے۔ غرضکہ رفتہ رفتہ اُس چور کے بھی گھر گئی۔ دیکھا کہ وہ مان بیٹے دونون بیکار ہین اور کچھ روزگار نہین کرتے ہین۔ ایکدن اُس چور کی مان نے کہا کہ اے لڑکے اب تو گھر مین کھانے کو نہین رہا ہی۔ اُس لڑکے نے جواب دیا کہ اچھا مین کچھ لاؤنگا ایک دن رات کو جاکر دو چار من غلہ کہین سے اُٹھائے لاتا تھا جب اپنے گھر کے نزدیک آیا تو دیکھا کہ چوکیدار سامنے آرہا ہی۔ چور نے اپنے دل مین کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اگر آگے کو جاتا ہون تو چوکیدار پکڑیگا اگر پیچھے کو جاتا ہون تو گورو مہاراج کا دھرم سالہ ہی کہ [illegible] میری والدہ کا معاہدہ ہی اتنے مین چوکیدار مذکور اور نزدیک آگیا۔ چور مذکور مجبوری سے پیچھے ہٹا۔ جب دھرم سالہ کے نزدیک آیا تو اپنے کانون مین اس غرض سے اُنگلی دے لی کہ دھرم سالہ کی بات سنائی نہ دیوے اور سنگت کے اندر پناہ کی غرض سے آگیا۔ اتفاق سے پیر کی اُنگلی مین کچھ لگ گیا داہنے ہاتھ سے اپنے پیر کو سہلانے لگا وہان دھرم سالہ کے اندر سنت دسکھ لوگ شبد پڑھ ہی رہے تھے اُس وقت یہ بچن تلاش ہو رہا تھا کہ جو پرمیشر کے بھجن کرنے والے ہین وہ دیوتے ہی ہین اور دیوتاؤن کی نہ پرچھائین ہوتی ہی اور آنکھ پلک لگتی ہی۔ یہ بچن جب چور کے کان مین پڑا چور نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے اس بات کو قصداً نہین سُنا بلکہ اتفاقاً پڑگیا۔ اتنے مین چوکیدار نے چور کو آن گھیرا لیکن [illegible] چونکہ سنگت کے اندر تھا تھم گیا اور جب نکل گیا تو چور مذکور بھی اپنے گھر مین جا پہونچا اور پھر [illegible] سے غلہ کھانے لگا اور کٹنی

بھیلا بھیکھ مانگنے کے روز آیا کرتی تھی اور اِن ماں بیٹون کو مُدام بیکار ہی دیکھ جایا کرتی تھی کبھی کچھ روزگار کرتے نہ دیکھا کُٹنی نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ دونون آدمی محض بیکار ہین انکی گذر اوقات کیونکر ہوتی ہی اب اپنے دل مین کُٹنی مذکورہ نے یقین کر لیا کہ چور یہی لوگ مجھکو معلوم ہوتے ہین اور انکی معاش چوری ہی معلوم ہوتی ہی کہ بلا کسی حیلہ کے بسر کرتے ہین ایک دن کُٹنی مذکورہ نے راجہ سے جاکر عرض کیا کہ مین نے چور کو پکڑ لیا آپ میرے ساتھ سپاہی کر دیے جاوین تاکہ چور کو پکڑوا دون غرضکہ چور مذکور کے مکان پر کُٹنی مذکورہ مع سپاہیون کے پہونچی اور اُسکو پکڑوا دیا سپاہیون نے اُسکو بہت مارا لیکن اُسنے اپنے مُنھ سے قبول نکیا۔ غرضکہ ہر روز دن کو مارا جاتا تھا اور رات کو قید رکھا جاتا تھا۔ کئی مہینے تک اسی طرح ہوتا رہا۔ ایک دن راجہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اس چور کو کئی مہینے ہوگئے اور ہر روز مارا جاتا ہی لیکن قبول نہین کرتا ہی اس سے یہ ظاہر ہوتا کہ اسنے چوری نہین کی ہی ورنہ ابتک ضرور ہی قبول کر دیتا۔ یہ سوچ کر راجہ نے اُس کُٹنی سے کہا کہ ناحق تو نے اسکو گرفتار کرایا اور مار کھلوائی یہ چور نہین پایا جاتا ہی۔ کُٹنی نے جواب دیا کہ حضور بھلا چور بھی کہین اپنے مُنھ سے کہتا ہی کہ مین نے چوری کی ہی۔ بجواب اسکے راجہ نے کہا کہ تاوقتیکہ یہ اپنے مُنھ سے قبول نہ کرے مین اسکو سزا نہین دیسکتا۔ کُٹنی نے کہا کہ حضور یہ عقدہ اور تدبیر کیجے کہ کل جب یہ مار کھلانے کو باہر نکالا جاوے تو یہ لفظ آپ فرما دیوین کہ ہر روز اسکے مارنے سے کچھ مطلب نہین بلکہ اسکو کلہ صبح کو پھانسی دیدیجاوے۔ دیکھیئے تو اس بات کا کیا انجام ہوتا ہی۔ یہ عرض کرکے کُٹنی مذکورہ اپنے گھر گئی جب شام ہوئی تو راجہ نے فرمایا کہ روز روز کے مارنے سے بہتر ہوگا کہ اسکو کلہ پھانسی دیدیجاوے۔ یہ بات چور نے سنی کہ میرے مارے جانے کا حکم ہوگیا ہی کل پھانسی پاؤنگا۔ اور اہلکاران سرکار کو بھی معلوم ہوا کہ کلہ اس چور کو پھانسی دیجاویگی جبکہ رات ہوئی تب کُٹنی مذکورہ نے آدھی رات کو بھوانی کا روپ رکھکر اور کاٹھ کا شیر بناکر اور دو ہاتھ لکڑی کے لگاکر چارون ہاتھون مین مشعل لیکر اور اُس شیر پر سوار ہوکر جیل خانہ کے دروازہ کو آکر دھکا دیا۔ اتفاق سے دروازہ بھی کھل گیا مشعل کی روشنی پھیل گئی چور نے یہ کیفیت دیکھی کہ مشعل جل رہی ہی اور شیر پر سوار دیبی چارون بھُجا موجود ہی اُسکو دیکھکر نمسکار کیا اور تعظیم سے بیٹھ گیا۔ کُٹنی نے چور سے کہا کہ اے بیٹا تو میرا پیارا بھگت ہی اور تجھکو راجہ نے بڑی تکلیف دی ہی راجہ گنہگار ہی اگر تو کہے تو مین راجہ کو مار کر راج اُسکا خاک مین ملا دون۔ لیکن اے بیٹا مجھسے تو سچ کہدے کہ تو نے راجہ کی چوری کی ہی یا نہین مجھسے کسی طرح پوشیدہ نہ رکھنا۔ چور نے جواب دیا کہ مین آپ سے پوشیدہ نہ رکھونگا لیکن اپنے دل مین سوچنے لگا کہ دھرمسالہ مین مین نے سنا تھا کہ دیوتاؤن کے پلک نہین جھپکتی ہی اور پرچھائین نہین ہوتی ہی اور اس دیبی کی یہ دونون باتین ظاہر ہین یہ اصلی دیبی نہین ہی اسمین کچھ فریب ضرور ہی۔ یہ سوچ کر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ماتا جی تو تو میرے دل کی بات کی جاننے والی ہی پس اگر مین نے چوری کی ہوگی تو تو ہی بخوبی واقف ہوگی دوسرا کون جان سکتا ہی ناحق کو راجہ نے مجھے پکڑوایا ہی اور مار کھلواتا ہی۔ یہ بات چور کے مُنھ سے نکلتے ہی چارون مشعلین بجھ گئین اور وہ کاٹھ کا شیر اور لکڑی کے ہاتھ سب کی قلعی کھل گئی۔ دربانون نے جب یہ باتین دیکھین فوراً کُٹنی مذکورہ کو قید کیا اور راجہ کے پاس لیگئے اور کل واقعات بیان کیے جب راجہ نے یہ داستان سُنی اُس کُٹنی کو پھانسی دلوادی اور چور کو چھوڑ دیا۔ پس اُسی دن سے چور نے چوری کرنا چھوڑ دیا اور گورو کا سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو کہنے لگا۔

بھائی بالے جی کہتے ہین کہ گورو مہاراج کے شبد کا ایک ٹکڑا سننے سے یہ پھل ہوا کہ اُس چور کے گناہ معاف ہوگئے اور دوام کو یعنی ہمیشہ چوری کرنے سے بچ گیا اور پرمیشر کا بھجن کرنے لگا بس جو سکھ سیوک ست گورو مہاراج کے شبدون پر اعتقاد رکھینگا اُسکی مُکت اور پرلوک سب کام درست ہوجاوینگے - یہ سُنکر سب سکھون نے متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر اپنی عاقبت کے نیک ہونے کے خواستگار ہوے اور ست گورو مہاراج نے بھی خوش ہوکر سب کو بردیان دیا

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک سکھ کی گفتگو کی بابت جو ہوئی وہ چلی

نمبر ۶۲

ست گورو مہاراج کا ایک سکھ تھا کہ جو چھٹے مہینے ست گورو مہاراج کے درشنون کو کرتارپور آیا کرتا تھا اس سکھ کا ایک ہمسایہ تھا کہ جو ساکت یعنی نگُرا تھا ایک دن اُس سکھ سے اس ہمسایہ نے کہا کہ اے بھائی ست گورو مہاراج کے درشنون کو مجھے بھی لیچلو - اُسنے کہا کہ بہتر - جب چلنے کا وقت ہوا تو وہ ساکت یعنی نگُرا اس نمی وہ بھی سکھ کے ساتھ چلا اور کرتارپور ستگورو مہاراج کے درشنون کو آیا - لیکن اُسکا دل صاف نہ تھا گو کہ آکر اُسنے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ مجھکو سکھ کیجیے - ستگورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُس ساکت سے کہدیا کہ اے بھائی سکھی دور ہے تیرے پاس سکھی نہین ہے اور تجھکو سکھی سے کیا فائدہ ہے غرضکہ وہ گھڑی گھڑی پر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر بنتی کرتا تھا کہ مجھکو سکھ کیجیے - ایک دن پھر بھی اُسنے ایسا ہی کہا - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ جنگل مین ایک (چتا) یعنے مُردہ جلتا ہے اُسپر جاکر بیٹھو اور بعد اسکے جب تم واپس آوٴگے تو سکھ کیے جاوٴگے - یہ سُنتے ہی وہ شخص اُسی مقام پر چلا گیا دیکھا کہ ایک مُردہ جل رہا ہے اُسکے گرد یہ شخص گھومنے لگا - ست گورو مہاراج کا حکم تھا کہ اُس مردہ کی لاش جو جلتی ہے جاکر اُسکے اوپر بیٹھ لیکن بے اعتقادی کے سے شخص مذکور لاش کے گرد گھومتا ہی رہا اوپر نہ گیا - اتنے مین ایک چور چوری کرکے دو تھیلیان اشرفیون کی لیے آتا تھا اُسکے پیچھے وہ لوگ جنکے یہان چوری ہوئی تھی آرہے تھے ایک کوس کا فاصلہ اُس چور مین باقی رہگیا تھا چور مذکور نے دیکھا کہ ایک آدمی اُس چتا کے گرد پھر رہا ہے چور نے اُس آدمی سے کہا کہ اے بھائی تو کیا کرتا ہے - بجواب اسکے اُسنے کہا کہ اے بھائی میرے گورو کا حکم ہے کہ اگر تو اس چتا پر بیٹھ جاوے تو تجھکو سکھی کا راستہ بتلا دیا جاوے لیکن میری جرأت اس چتا پر جلنے کی نہین پڑتی ہے چونکہ اُس چور کا انجام اچھا ہونے والا تھا پچھلا سنسکار اُسکا بیدار ہوگیا تھا چور مذکور نے اُس آدمی سے کہا کہ اے بھائی واہ گورو کا بچن مجھکو دو اور یہ تھیلیان اشرفیون کی مجھسے تم لے لو - اُس نالائق بیوقوف بیقدر نے واہ گورو کی برکت سے بے اعتقاد تو تھا ہی اُس نے ان تھیلی اشرفیون کے لیے واہ گورو کا بچن تبدیل کرلیا بس اتنے مین چور مذکور نے متھا ٹیک کر اور واہ گورو کہکر چتا کو کودکر اوپر چلا گیا بس کیا تھا - بموجب حکم ست گورو مہاراج کہ جو پاربرہم پرمیشر نے اُس شخص کو گوبند کے لوک مین یعنے سچ کھنڈ مین پہونچا دیا جب یہ تماشا اُس شخص نے دیکھا ہاتھ ملنے لگا اور افسوس

کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر مین یہ جانتا کہ یہ بات ہوگی تو مین اپنی نسبت غیر معتبر قسبہ کو مت دو تھیلی اشرفیون ست کہین تبدیل نکرتا خود ہی چتا کے اوپر چلا جاتا۔ اتنے مین چور کے متلاشی لوگ بھی آگئے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہی اور تھیلیان اشرفیون کی بھی رکھی ہین چنانچہ اُن لوگون نے اشرفیون کی تھیلیان چھین لین اور اُسکو راجہ کے پاس پکڑ لے گئے راجہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو پھانسی دیدو لیکن چونکہ اُس نے ست گورو مہاراج کے درشن کیے تھے اسوجہ سے اُسکا نتیجہ ہوگیا یعنے جب اُس چور کو پھانسی دینے کے واسطے لیچلے اُسنے راجہ سے کہا کہ ایک میری عرض ہو وہ سُن لیجاوے۔ راجہ فرمایا کہ اب تمھاری موت کا وقت قریب ہو سچ ہی بولنا جھوٹھ نہ کہنا۔ یہ سُنکر اُس شخص نے کُل واقعہ اپنی سکونت وغیرہ کا غرض سے وہان آنا عرض کیا لیکن صاف دلی نہ ہونے کی وجہ سے ست گورو مہاراج کا اپنا چتا کی طرف روانہ فرمانا لیکن اپنی سُست اعتقادی سے چتا پر نہ جانا اور چور کا دو تھیلیان اشرفیون کی اُس جگہ لاکر واہگورو کے شبد سے اپنا تبدیل کرلینا اور چور کا چتا پر چڑھکر گوبند لوک کو بذریعہ دیوتاؤن کے جانا اور اپنا افسوس کرنا بعد اسکے اکاک مال چوری کا اُس مقام پر آنا اور اشرفیان چھین کر اپنا گرفتار ہونا مِن وعن کہہ سنایا۔ راجہ نے جسوقت اُسکی کُل داستان سُنی ست گورو مہاراج کے درشنون کے سبب سے راجہ نے یقین کرلیا اور حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو۔ اُسی وقت وہ شخص چھوٹ گیا اور بعد چھوٹنے کے ست گورو مہاراج کے پاس آکر اور قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہاراج ست گورو مہاراج کی سکھی انت بے انت ہی۔ اے سوامی جی آپ کی گت آپ ہی جانیے اب میرے قصور کو معاف فرمائیے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُسکو حکم دیا کہ اے بھائی اب تم گھر جاؤ۔ چنانچہ سکھ مذکور اپنے گھر واپس آیا اور سادھ اور سنتون کی خدمت کرنے لگا اُسکو تھوڑے ہی عرصہ مین سکھی پراپت ہوگئی آخرکار ست گورو مہاراج کی کرپا سے پرم پد کو پراپت ہوگیا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور مردانہ کی بابت چلی

نمبر ۶۳

ست گورو مہاراج ایک موضع مین جا پہونچے اُسوقت وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کو بیٹھنے نہ دیتے تھے تمسخر کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے نکلا کہ اے بھائی اس زمانۂ کلجگ مین کرتار ہی جسکی پت رکھیگا اُسی کی پت رہیگی کیونکہ جو شخص اچھا آدمی ہوکر اور پرمیشر کو ڈر کر چپ چاپ رہتا ہی اُسی کو اکثر لوگ کہتے ہین کہ اسکے کچھ عقل نہین ہی بلکہ محض بیوقوف ہی اگر وہ کچھ کہتا ہی تو اُسکے بولنے پر ہنسی کیجاتی ہی اُسپر طرفہ یہ کہ اگر اُٹھ کر چلا جاوے تو بے صبرا کہا جاوے اور اگر بیٹھا ہی رہے تو بیحیا کہا جاوے اگر سب سے جھک کر چلے تو ڈرپوک کہا جاوے۔ غرض کہ اس دُنیا مین عموماً اور زمانۂ کلجگ مین خصوصاً کسی طرح اچھے آدمی کا گذر نہین ہی۔ پس اے بھائی بالے و مردانہ بہتر ہی کہ یہان سے چل دیوین اب تو کرتار ہی جب پت رکھیگا تب ہی پت رہیگی۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے چلدیے اور بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ سنو سنت کی بات۔ یہ کہکر راستہ مین چلتے چلتے ست گورو مہاراج فرمانے لگے۔

روایت

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ایک مہاتما پرمیشر کے بھجن اور بندگی کرنے والے تھے اُنکا جسم بہت ہی بھاری تھا یہانتک کہ اُنکو چلنے کی طاقت نہ تھی۔ چھٹے مہینے اپنے گورو کے مکان پر جایا کرتے تھے اور اُنکا ایک چیلہ کم عمر کا تھا تو گویا گورو کی عمر زیادہ اور چیلہ کی عمر کم تھی۔ پس پیدل وہ دونون چل نہین سکتے تھے اسلیے اُن مہاتما نے ایک گھوڑا لیا چنانچہ برتن و کپڑا وغیرہ تو اُس گھوڑے پر رکھ لیا اور آپ پیدل چلنے لگے اب جس رستہ ہوکر یہ گورو چیلہ چلتے تھے لوگ آپس مین یہ خبر لاتے تھے کہ شاید یہ گھوڑا مانگے کا ہی کیونکہ دونون شخص پیدل ہی جاتے ہین۔ یہ سُنکر گورو نے چیلہ سے کہا کہ اے بیٹا تو اسپر سوار ہولے اور ہم پیدل ہی چلینگے۔ جب اُس گھوڑے پر چیلہ کو چڑھا کر گورو اُسکا چلا تو لوگ کہنے لگے کہ یہ دیکھو بڈھا آدمی تو پیدل چلتا ہی اور جسکی عمر چلنے کے لائق ہی وہ گھوڑے پر سوار ہی۔ یہ سُنکر پھر گورو نے چیلہ سے کہا کہ اچھا بھائی اب تم پیدل چلو ہم اسپر سوار ہوتے ہین چنانچہ جب چیلہ پیدل چلا اور اُسکا گورو اُس گھوڑے پر سوار ہوکر چلا تب پھر لوگون نے کہنا شروع کیا کہ یہ دیکھو کہ لڑکا تو پیدل چلتا ہی اور بڈھا آدمی گھوڑے پر سوار چلتا ہی جب لوگون کی اِس قسم کی باتین سنین تو گورو اور چیلہ دونون اُسی گھوڑے پر سوار ہوکر چلنے لگے۔ تب پھر لوگون نے کہنا شروع کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون کا یہ گھوڑا نہین ہے کیونکہ ان لوگون کو اسکا درد نہین ہے کس بیدردی سے دونون شخص اسپر سوار ہین اور جو کچھ اسباب لاد رکھا ہی وہ مزید بران۔ یہ باتین سُنکر گورو نے چیلہ سے کہا کہ دیکھو بیٹا دنیا مین کسی طرح سے چین نہین ہی۔ چلو اب دونون شخص پیدل ہی چلین کیونکہ اب گورو دوارہ بھی نزدیک ہی ہی۔ غرضکہ گورو دوارہ مین جا پہونچے۔

یہ روایت بیان کرکے ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھائی بالے و بھائی مردانہ جب تک یہ پرالی سنساری لوگ پیچھے تب تک یہ سنساری لوگ کسی طرح نہین چھوڑتے ہین پس جب اس سنسار سے علیحدہ ہوجاوے وہ البتہ سُکھ پاکر پرمیشر تک جا ملیگا اے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اُسی طرح اس گانون کے لوگ بھی ہم لوگون سے مذاق اور تمسخر کرتے ہین اور ٹھہرنے بھی نہین دیا ہی اگر ہم اُن لوگون پر کچھ ناراض ہوتے تو اچھی بات نہین ہی۔ مردانہ نے سُنکر عرض کیا کہ اے مہاراج ایسے مقام پر آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ انکو ایسی ہی رہنے دے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج اُسی گرمی مین اُس گانون سے نکل کر کسی دوسری جگہ تشریف لیگئے چنانچہ اُن لوگون نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر بڑی عزت کی اور بڑی ہی خدمت سے پیش آئے۔ جب صبح ہوئی تب ست گورو مہاراج وہان سے چلنے کو تیار ہوے تو اُس گانون کے لوگ ست گورو مہاراج سے عرض کرنے لگے اور رونے لگے اور کچھ آدمی ساتھ چلنے کو آمادہ ہوگئے اور عرض کیا کہ ہم آپکی خدمت ساتھ رہکر کیا کرینگے لیکن ست گورو مہاراج نے قیام منظور نہین فرمایا اور آگے کو تشریف لیگئے راستہ مین آپ نے فرمایا کہ کہ اے مردانہ یہ شہر اُجڑ جاویگا اور وہ مقام جہان کے لوگون نے ٹھہرنے نہین دیا تھا آباد رہیگا۔ یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ آپکا فرمانا انصاف سے بالکل خلاف ہی کہ جہان کے لوگون نے ٹھہرنے کی جگہ نہ دی وہ تو آباد رہین اور جہان کے لوگون نے صدہا طرح کی خدمتین کین اور ہر ایک طرح سے حاضر رہے وہ اُجڑ جاوین۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اُس شہر کے آدمیون کی طبیعت بہت ہی خراب ہی اگر وہ شہر اُجاڑ ہوا تو وہان کے لوگ پریشان ہوہوکر دوسری جگہ

جاکر آباد ہونگے اور جہان پر جاکر یہ لوگ آباد ہونگے وہان کے لوگون کی بھی طبیعت و مزاج بگاڑ دینگے۔ اس سے یہی مناسب ہی کہ اُس شہر کے آدمیون کی خاصیت طبیعت نہایت اچھی ہی اگر یہ لوگ خراب جگہ بھی جاکر آباد ہونگے تو خراب آدمیون کی طبیعت بھی انکی صحبت سے اچھی ہوجاویگی اسیلیے یہی مناسب ہی کہ خراب طبیعت والے اپنے مقام ہی پر پڑے رہین تاکہ دوسرے کی طبیعت پر کچھ اثر نہ آوے۔ یہ سُنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر ماتھا ٹیکا اور بعد اسکے ست گورو مہاراج آگے کو تشریف لیگئے اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور چار مہینے موسم برسات ہی کہان پر قیام ہوگا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب جو کوئی گاؤن آویگا وہین رہینگے۔ بعد اسکے ایک گاؤن ملا لیکن ست گورو مہاراج اُس گاؤن سے ایک کوس کے فاصلے پر جا بیٹھے اس موضع مین ایک کھتری کا مکان تھا اور وہ کھتری مذکور اکثر سنت سیوا مین زیادہ رہتا تھا جیسے جو کوئی سادھ و سنت آتا تھا اُسکی خدمت دل و جان سے کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن وہ کھتری مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت بابرکت مین بھی نہایت سچے عقیدے سے حاضر ہوا۔ ست گورو مہاراج کے درشن پاتے ہی اُسکے دل کو سانت آگئی یعنے اطمینان کلّی ہوگیا۔ غرضکہ وہ شخص بلاناغہ ست گورو مہاراج کے درشنون کو حاضر ہوا کرتا تھا اور حتی الامکان اپنے ست گورو مہاراج کی خدمت بھی کیا کرتا تھا۔ بعد تھوڑے عرصے کے اُسنے اپنے دل مین یہ عہد کر لیا کہ جب تک ست گورو مہاراج کے درشن نہ کرلون تب تک دانہ پانی نہ کرونگا۔ اب اس بات کا وہ شخص پابند ہوگیا۔ ایک روز اُس مقام کے کچھ لوگون نے اُس سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم ہر روز کہان جایا کرتے ہو کیونکہ یون تو تم کبھی کبھی جایا کرتے تھے اور اب ہر روز بلاناغہ جاتے ہو۔ یہ سُنکر اُس کھتری نے جواب دیا کہ اے بھائی ایک سادھو جی یہان آئے ہین اُنکے درشنون کو مین جایا کرتا ہون۔ یہ سُنکر ایک شخص نے کہا کہ اے بھائی مجھکو بھی اُنکے درشن کراؤ اسنے کہا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ ایک وہ آدمی بھی ست گورو مہاراج کے درشنون کے واسطے اس شخص کے ساتھ گیا۔ بعد فیضیابی درشن ست گورو مہاراج کے اُسکو بھی ایسا کچھ شوق ہوا کہ وہ بھی بلاناغہ ہر روز ست گورو مہاراج کی خدمت مین جانے لگا لیکن یہ آدمی چونکہ سیاہ دل تھا کسی عورت سے سلسلہ ہوگیا۔ اب اُس کھتری کے ساتھ دکان سے روزمرّہ آیا کرتا تھا۔ یہ تو درشن کرکے اپنے کاروبار مین مصروف ہوجایا کرتا تھا اور وہ شخص اس عورت کی صحبت مین مصروف ہوتا تھا۔ ایک دن اُس بدکردار نے اُس کھتری سکھ سے کہا کہ اے بھائی مین تو بدکرداری کے واسطے جاتا ہون اور تم نیک اعمالی کے واسطے جاتے ہو دیکھو تو کہ بداعمالی مین فائدہ ہی یا کہ نیک اعمالی مین یہ کہکر دونون شخص اپنے اپنے مقامات کو گئے۔ اتفاق وقت سے وہ بدکردار اپنے مقام مطلوبہ پر گیا تو وہ اُسوقت نہ ملی اُسوقت یہ فراق یار مین بیٹھے بیٹھے زمین کھودنے لگا۔ زمین کھودتے کھودتے اُس شخص کو ایک عدد اشرفی ملگئی اور ایک مٹکا کوئلہ کا نکلا اور وہ سکھ کھتری جو تھا اتفاق وقت سے اُسکے اُس دن ایک کانٹا لگ گیا۔ جب دونون شخص پھر یکجا ہوے تو اُس بدکردار نے کہا کہ اے بھائی آپ نے جوتہ کیون موڑ لیا ہی اُسنے جواب دیا کہ میرے پیر مین کانٹا لگ گیا ہی۔ یہ سُنکر اور ہنسکر اُس بدکردار نے جواب دیا کہ مجھکو تو ایک عدد اشرفی ملگئی ہی اور ایک مٹکا کوئلے کا نکلا ہی۔ یہ کہکر پھر آپس مین یہ صلاح قرار پائی کہ اسکی وجہ دریافت کرنی چاہیے کیونکہ تم سادھو کے درشنون اور خدمت کے لیے جاتے ہو اور ہم بدکرداری کے واسطے تو تمکو تو کانٹا لگا اور مین نے ایک اشرفی پائی اسکی وجہ کیا ہی۔ آپس مین یہ مشورہ کرکے دُونون شخص دوسرے دن ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے

اور عرض کیا یعنے اپنی اپنی حقیقت مفصلاً و مشرحاً کہہ سنائی اور وجہ کانٹا چُبھنے اور اشرفی ملنے کی دریافت کی۔ ست گورو مہاراج نے اُنکی کیفیت سُنکر کچھ جواب نہ دیا بعد تھوڑی دیر کے پھر اُن لوگون نے عرض کیا کہ حضور اسکی وجہ ہم لوگون کو ضرور معلوم ہونی چاہیے ورنہ خیالات مین ہل چل ہی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی وہ مٹکا جو کویلے کا ہی اُس مٹکے بھرا اشرفی ہی تھین لیکن جس جس طرح تو نے بیکار کام کیے ویسے ہی اُس مٹکے کی اشرفیان کویلہ ہوگئین۔ اور اسے بلکہ تیری قسمت مین آج سُولی بدی ہولی تھی لیکن چونکہ سنتون کی خدمت کرتا تھا اسوجہ سے صرف ایک کانٹے ہی پر اُس سُولی اور پھانسی کا اثر جاتا رہا۔ پس یہ سنتون کی خدمت کا پھل ہی اور وہ بدکرداری کا نتیجہ ہی۔ یہ سُنکر دونون شخصون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا۔ ست گورو مہاراج نے دونون شخصون کو سکھ کیا اور گورو گورو جپنے لگے۔ ست گورو مہاراج نے دونون کو اُپدیس دیکر نہال کر دیا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک گوبند لوک کے آدمی کی گفتگو کی بابت چلی۔

نمبر ۶۴

ایک دن گوبند لوک کے آدمی ست گورو مہاراج کے درشنون کے واسطے آئے اور آکر کہا کہ اے سری باباجی صاحب (رام رام ست رام) یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سنت جی بیٹھیے۔ چنانچہ وہ شخص بیٹھ گیا اور بعد تھوڑی دیر کے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے ست گورو مہاراج میری ایک عرض ہی اگر اجازت ہو تو دریافت کرون۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی جی جو کچھ تمھارے جی مین آوے وہ آپ دریافت کیجیے۔ یہ سُنکر گوبند لوک کے آدمی نے کہا کہ اے سری نانک جی صاحب تم بڑے مہاپرکھ ہو اسلیے گذارش ہی کہ سری پرمیشر کی بابت کوئی کتھا ہمکو سنائیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مین بلہار بلکہ قربان جاؤن کہ آپ کو ایسی خواہش ہی۔ بلہار بلہار اے رام کے لوگو جو کچھ تمکو مجھسے پوچھنا ہو وہ مجھسے دریافت کرو یہ سُنکر گوبند لوک کے آدمی نے کہا کہ ست گورو مہاراج وہ جو پرمیشر کہا جاتا ہی اُسکا روپ و رنگ کیا ہی اور اُسکا کام کیا ہی اور وہ آپ ہی پیدا ہوا ہی یا وہ کسی کا پیدا کیا ہوا ہی اور اُسکی اصلیت سے بھی واقف کیجیے کہ در اصل آیا کوئی چیز ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سنت جی پرمیشر کی مایا بہت ہی بلکہ بے انت ہی اُسکی انتہا کبھی نہین جانی جاسکتی جیسے کہ اندھیالی اور اُجیالی جو راتین ہین وہ پِترون کی دن رات ہین اور جو بارہ مہینہ ہین یعنے اترائن اور دکھنائن وہ دیوتاؤن کے دن و رات ہین اسی طرح جبکہ دو ہزار جگ گذر جائین تو برمھا کا دن رات گذرتا ہی پس جبکہ برمھا کے ایک سو برس گذر جائین تو برمھا کی عمر ختم ہوتی ہی تو بشن جی کے دن اور رات گذرتے ہین اسیطرح جبکہ ایک ہزار برس گذرتے ہین تو بشن جی کی عمر ختم ہوتی ہی وہ شیو جی کا دن اور رات ہوتا ہی اور اُسی طرح جب سو برس گذر جاتے ہین تو شیو جی کی بھی عمر ختم ہوتی ہی پس اے سنت جی بعد اسقدر زمانے کے پرمیشر کی مایا کا ایک چھن ماتر ہوتا ہی

اور چھین ماتر کے معنی چشم زدن اور پلک مارنے کے ہین - پس اسے بھائی اُسکا انت نہین پایا جاتا ہی جب کچھ جانا ہی نہین جاتا ہے تو کون بیان کر سکتا ہے یہ کہکر اُس بھگونت کی شان مین ست گورو مہاراج نے راگ گوجری مین ایک شبد فرمایا -

شبد راگ گوجری محل پہلا	**शब्दराग गूजरीमहला पहला**
نابھ کمل تے برمہا اُپجے بید پڑھے مکھ کنٹھ سنوار	नाभकमलते ब्रह्मा उपजे वेद पढ़ें मुरवकंठ संवार
تاکا انت نہ جائی لکھنا آوت جاوت رہے گوبار	ताका अंत न जाई लिखना आवत जावत रहे गुबार
پریتم کیون بس رہے میرے پران ادھار	प्रीतम क्यों बस रहे मेरे प्रान अधार
جاکی بھگتی کرے جن پورے مُن جن سیوہہ گو بچار	जाकी भगती करें जन पूरे मुनजन सेवहु गुरु विचार
اک رہاؤ	**एक रहाव**
رب سس دیپک جاکے تربھون ایکے جوت مُرار یعنے سورج و چاند ۱۲	रवि शशि दीपक जाके त्रिभवन एकै जोत मुरार
گورمکھ ہوئے سو اہدنس نرمل من مکھ رین اندھیار	गुरमुख होय सो अहर्निशि निर्मल मनमुख रैन अंधियार
سدھ سمادھ کرے نت جھگڑا دو لوچن کے اھورے	सिद्ध समाधि करैं नित झगड़ा दुकुल। नके अहोरे
انتر جوت شبد دھن جاگے ستگورو جھگڑا نورے	अंतर जोत शब्द धुनि जागे सतगुरु झगड़ा निबारे
سُرنر ناتھ بے انت اجونی سانچے محل اپار	सुरनर नाथ बेअन्त अजूनी सांचे महल अपार
نانک سہج ملے جگ جیون نظر کرہو نستار -	नानक सहज मिले जगजीवन नजर करहु निस्तार

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنتو بھائی گوبند کے لوگو پرمیشر کو پہلے برمہانے جو تلاش کیا تو یہ معلوم ہوا کہ سب سے پہلے پرمیشر اپنے آپ ہی یعنے سری نرنکار نے اکار سرگن روپ ہوا اور اُس پرمیشر کے مُکھ کی جوت سے مہادیو جی پیدا ہوئے اور ناف کمل سے برمہا پیدا ہوئے - برمہانے خیال کیا کہ مین کچھ گیان کرون کہ پرمیشر کیسا ہی - پس جس جس طرح سے گیان کا خیال ہوتا رہا استتی کرتے رہے گو کہ وہ استتی کرتے رہے لیکن اُنکو سانت نہ ہوئی - اُسوقت خود مہاراج (چترا شلوکی) بھگوت اُپدیش کیا اُسی وقت برمہا کو سانت آگئی -

اشلوک	**श्लोक**
گیان پرم گوہانگ مین آوے وگیان تے سمتو تہہ سار ہنس پتنگ	ज्ञान परम गोहांगमें आवे विज्ञान समेनि बता सार हंस पतंग

اَرچہ گرہا نڑگادی تپایا واتھا بھاوین دروب گونڑ کرمک	ार्चह प्रह्लांगगादीनुमयांपायं वृथा भावयं द्रव्यगुणकरमक
تہوی تت وکروگیاست پرنگ بیجادی نیگ یادی تپیا دکھاشوتن پیاکت	तनये,ततधि विगणास्तपरा पस चौंदीयंगणदीनच पाचसि(यान तेासम थापरा
ئی رتیہ پچھ ست جات منی تدرودھات منو مایایت بھاسیوسام	तारतंपस प्रनन-चाभनतदवि धावत मनोमाया पत मास्पो पंथा तुम
تھا مہات ہوتان بھوتی کھوجاوے جوکہ جن پروشاستم جگیاسن	यथामहान भूतानभूतेरव-चावैओरव जन प्रवसान
پرے وسان پروشیرانت سادی کھن ہے کہا مک تھاؤ وید کی	प्रवचसान प्रविसरा ननन नचाव खुन्तेगगापनाव देकेजगायासन
سوئی جگیاسوتا تم نا الوٹیات اسے کابھیا دیت سات	ततने जगयास नातमना -अनचाते (काम्या पत सा-अत
سرتر سرمدا این نہایت مایا پرسرن سما دھیا بھادان	सरवतेसर्वदा पतन भापत माया प्रभेड़ सम ध्यान मावान
گلاو کل سے لوماوسے سوہائی کر یک چتا	कलाविकल पये पुनोचे मोहाते करा जतर

ارتھ

تب یہ چتر اسشلوکی مُول ارتھن اشلوک اُپدیس کی گئی تب برمہانے کہا کہ اسے بھگوان کرپا ندھان جی اسکا ارتھ بھی مجھکو سمجھایئے۔ یہ سنکر پرمیشر کہتے ہین کہ اسے برمھا میرے ہردے مین تو یہ ہو کہ میرے نام کی مُرتی بغیر ادھار کسی کا نہین ہوتا ہی پہلے تو دو اشلوکون مین اُپدیس کیا کہ اسے برمھا جو گیان مین نے پرم تت کا رکھا ہی وگیان کی سمیت اور بھگت روپ اسکے بھیت اور نام دان اشنان ان انگون کی سمیت وہ تم لو اور اہی برمھا مین تمکو دیتا ہون۔ اور اسے برمھا جیسا کہ مین ہون ویسا ہی میرا بھاو بھی ہی اور جیسا کہ میرا رُوپ ہی ویسا ہی میرا گُن بھی ہی۔ اور جیسے میرے کرم ہین ویسا ہی تم ان اشلوکون مین میری استتی کر میری کرپا سے۔ اسے برمھا مین ہی جگت کے آد مین تھا سب سکھم اور استھول کا مارا میرے بغیر نرگُن اور سرگُن کچھ بھی نہین ہی۔ اب بھی مین ہی ہون اور بعد کو بھی یہ جگت مجھی مین لین ہوگا۔ اور آخر مین بھی مین ہی رہونگا۔ اسے برمھا مایا اسّت ہی سو میرے پرکاشتی ہی اور مین ست ہون لیکن مجھکو کوئی جان ہی نہین سکتا ہی میری مایاکو اسطرح جانو کہ جیسے ایک چاند کے دو چاند دکھائی دیتے ہین اور راہو آکاس مین ہی اور چاند بغیر سورج کے نظر نہین آسکتا ہی ویسے ہی میری مایا ہی اور شت ہی کسی کو دکھائی نہین دیتی ہی اور مین سّت ہون لیکن بغیر سنتون کے ست سنگ کے دکھائی نہین دیتا ہی جیسے پانچ چیزین حسب ذیل ہین۔ آگ۔ باد خاک۔ آکاش۔ پانی۔ یہ پانچ چیزین اپنے کام مین بھی ہین اور علیحدہ بھی ہین اسی طرح مین سبکے ساتھ بھی ہون اور سب سے علیحدہ بھی ہون پس جو تو مجھکو اندرونی آنکھون سے دیکھے تو سمجھے کہ یہ سب بستھار مجھی سے ہوا ہی اور مجھی مین رہتا بھی ہی اور بغیر میرے کچھ نہین رہتا ہی۔

ان چتر اشلوکون کا ارتھ سری پرمیشر نے بموجب مندرجۂ بالا برمھا جی کو سُنایا اور کہا کہ اسے برمھا میرا گیان جب تو اپنے دل مین رکھیگا تو جگت کی پیدایش کے وقت اور آخر وقت یعنے روز پرلے کے وقت تجھکو محبت نہ ہوگی اور ہمیشہ ہی تو سانت رہیگا۔ سنکر سری برمھا جی استتی کرکے اون اشلوکون کو راگ کی طرح دُھن کے ساتھ گانے لگے اور خوب گا کر پرمیشر کو خوش کیا اور خود بھی بہت ہی خوش ہوا اور اُنکی تشریح و تصریح کرکے لکھکر پوتھیان بنائین اور مرجاد بنائی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھائی گوبند لوگو یہ چارون بید برمہانے چارون مکھ سے جسوقت پڑھے اُسوقت برمہا کو بھگونت کی مایا کے پرتاپ سے خود ہی دل مین آیا کہ مین کون ہون یعنے اپنے آپ کو پہچانا اور یہ معلوم ہوگیا کہ مین کس سے پیدا ہوا ہون جب برمہانے دیکھا کہ کل پانی ہی پانی ہی اور کوئی چیز نہین ہی اُسوقت اُسنے خیال کیا کہ پانی کیا چیز ہی اور اپنی آتما سے بچار کیا اُس وقت اُسکو دریافت ہوا کہ پانی ہی برمہ ہی یعنے برمہ اور پانی ایک ہی چیز ہی جسوقت یہ بات دل مین آئی اُسی وقت جہالت سے دل مین یہ بات سمائی کہ مین نے اب انت پالیا ہی یہ پانی میرا ہی رُوپ ہی یہ سوچ سمجھکر برمہا پاتال کو گیا جسوقت پاتال مین پہونچا وہان پر جاکر دیکھا تو وہان کئی برمہا موجود ہین اور وہان بھی پانی ہی ہی اور کچھ بھی نہین ہی۔ بعد اُسکے پھر برمہا مدہ لوک مین آیا وہان بھی دیکھا کہ سب پانی ہی پانی ہی اور وہان بھی کئی برمہا موجود ہین۔ بعد اسکے آکاس مین برمہا گیا وہان بھی پانی پایا اور وہان بھی کئی برمہا نظر آئے۔ غرضکہ جسقدر دیپ اور منڈل تھے برمہانے سب دیکھ ڈالے جس جگہ دیکھا وہان آپ کو ہی دیکھا دوسرا کوئی نظر ہی نہ آیا بعد اسکے برمہا اپنے مقام پر آیا اور یہ فقرا اوپر زبان کے لایا۔

(جل مین برمہا تھل مین برمہا ہی برمہا ہُوسے برمہا تہان تترمین برمہا آوجگا وہی برمہا۔)

جسوقت برمہانے یہ فقرہ کہا اُسوقت الہام غیبی یعنے آکاس بانی ہوئی کہ اے برمہا تو دیکھ تو سہی کچھ اور بھی ہی یا نہین پسکر برمہا دیکھنے لگا۔ دیکھا تو ایک کمل بھی نظر آیا۔ اُسوقت پھر الہام غیبی ہوا کہ اے برمہا دیکھ تو سہی کہ اس کمل مین کون ہے دیکھکر برمہانے جواب دیا کہ مین نہین جانتا۔

بعد اسکے پھر آکاس بانی ہوئی کہ اے برمہا تو اس کمل سے ہی پیدا ہوا ہی۔ برمہانے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین تو بڑا سا ہون اور یہ کمل تو ذرا سا ہی اتنے مین پھر آکاس بانی ہوئی کہ اے برمہا چھوٹے ہی سے بڑا ہوتا ہی۔ برمہانے پھر سوال کیا کہ اے مہاراج چھوٹے سے بڑا کیونکر ہوتا ہی اتنے مین پھر آکاس بانی ہوئی کہ اے برمہا تلاش سے یہ امر معلوم ہوگا کہ یہ کیونکر ہوتا ہے چنانچہ برمہا پھر تلاش کرنے لگا کہ دیکھا چاہیے کہ یہ کمل کتنا بڑا ہی بعد امتحان کے جیسا معلوم ہو امتحان کے واسطے اپنے دل مین برمہانے خیال کیا کہ ایک ٹھوکر پیر کی مین مارتا ہون اگر ٹھوکر سے کمل اُکھڑ گیا تو اسکی کچھ حقیقت نہین ہی اور اگر نہ ٹوٹا تو اسکا تصور کرونگا۔ یہ سوچ کر برمہانے ایک پیر کی ٹھوکر کمل مین ماری لیکن کمل کو کچھ نقصان نہ پہونچا جبکہ یہ کیفیت دیکھی کمل کے نیچے اُتر گیا لیکن کہین جسم نہ سکا اور پاتال ہی کو چلے جاتے تھے۔ غرضکہ برمہا جی کو نیچے جاتے جاتے ایک سال کا عرصہ ہوگیا کچھ انتہا نہ پائی تو بہت ہی گھبرایا اور رونے لگا اور نہایت عاجزی کے ساتھ پرمیشر کی استتی کرنے لگا اور بہ آہ وزاری کہنے کہ اے تین لوک کے ناتھ جی مین تو کچھ بھی نہین ہُون اور جو کچھ کہ ہی وہ تو ہی ہی۔ جل مین تھل مین حال ماضی استقبال مین تو ہی ابتدا اور انتہا اور درمیان مین بھی تو ہی تو ہی بغیر تیرے کوئی دُوسرا نہین ہی بلکہ کارن وکرن اور دھارن ودھرن تو ہی تو ہی۔ اے نرنکار بے انت مجھ عاجز پر دیا کیجیے اور اس اندھیارے سے مجھکو نکالیے اور اے بھگونت اُسی استھان پر پہنچائیے جس جگہ سے کہ مین آیا ہون۔ غرضکہ بہت عرصہ تک برمہا ایسی ہی عاجزی کرتا رہا تھا اور جب خودی کو بھول گیا اُسوقت نے اپنی کرپا کرکے برمہا کو اُس اندھیارے سے نکالا اور معًا اُسی پہلے استھان پر پہونچا دیا۔ اُسوقت برمہا کی بھی آنکھین کھل اور اب پھر سری پرمیشر جی کی استتی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے پرمیشر تیرا روپ ورنگ کچھ بھی نہین ہی اور تو بے انت

تیرا انت کچھ پایا نہین جاتا ہی تو بیشمار اور بشٹ اور اگوچر اور نرالمبھ پورکھ ہی-

یہ کتھا کہکر ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے سنت گوبند لوگو برمھا اسی طرح ہزار نام کہکر استتی کرنے لگا لیکن کچھہ انت نہ پایا-

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جبکہ برمھا ایسا کھیشر جسنے اُسکا انت نہ پایا تب بھلا مین کون چیز ہون کہ اُس بے انت کا مین کچھ انت کہہ سکون بس مین کیا جانون لیکن ہان وہ جو بے انت پورکھ ہی اُسکے ساتھ میری پریت یعنی محبت لگی ہوئی ہے یہانتک کہ بغیر اُسکے میری زندگی ہی نہین ہی تم یقین جاننا کہ میرے پران کا ادھار سری پرمیشرجی کا نام ہی ہی اور جس پرمیشر کی استتی بشن وغیرہ کہ جو پورن گیانی تھے اور جنھون نے اُسکو یاد کیا ہی اُسی کو مین بھی سمرن کرتا ہون- یہ سُنکر اُن گوبند لوگون نے سری پرمیشرجی کے آگے متھا ٹیکا اور کہنے لگے کہ واہ واہ سری نانک جی آپ دھن ہین- یہ کہکر پھر عرض کی کہ اے ست گورو مہاراج ایک بات مجھکو اور بھی دریافت طلب ہی یعنے یہ کہ ان آنکھون مین جو روشنی ہی وہ کیا چیز ہی- یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے گوبند لوگو آفتاب اور ماہتاب یعنی سورج اور چندرمان مین جو روشنی ہی اُسکو تم یقین کر جانو کہ اُسی پرمیشر کی روشنی سے انکی بھی روشنی ہی اور کل مخلوقات کے گھٹ گھٹ مین جو روشنی ہی یعنے جس روشنی سے ہر ایک کو کل چیزین نظر آتی ہین وہ بھی سری پرمیشر ہی کی جوت ہی-

پھر ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو پرمیشر کے لوگو گورمکھ لوگ تو گیان کرکے سری پرمیشر کی جوت ہی جانتے ہین اور تمام گھٹ گھٹ مین سری پرمیشر کی جوت جانکر سب کی سیوا اور پوجا کیا کرتے ہین اور جو لوگ گورمکھ کی سنگت ہی مین نہین آتے ان لوگون کے دلون مین گیان کا اوجالا نہین اُنکے دلون مین تاریکی چھائی ہوئی ہی- وے لوگ گیان کے راستہ سے اندھیالے مین جا پڑے ہین مثل اندھے کے ہین اُنکو کچھہ دکھائی نہین دیتا ہی- پس بوجہ سیاہ دلی کے اُنسے کوئی اچھی بات نہین ہوتی ہی-

پھر ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی رام جیو جیسا کہ مین نے بیان کیا ہی اُسی طرح سنتون کے دلون مین گیان کا اوجالا یعنے روشنی ہی-

یہ سُنکر پھر گوبند لوگون نے سوال کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ جو آنکھون مین روشنی یعنے جوت ہی جسکی روشنی سے روپ نظر آتے ہین یہ کیا چیز ہی-

بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو گوبند لوگو اس بات کا جھگڑا سب جگون مین سِدھ و سادھک بھی کرتے آئے ہین لیکن بغیر ست گورو مہاراج کے اس بات کو کوئی نہین جان سکتا ہی- رہا یہ امر کہ ان دونون آنکھون مین کسکی روشنی ہی یہ تو صرف آنکھون کی چمک ہی اور اندر پانی ہی تو ہی ہان اس بات کو خیال کرنا چاہیے کہ کس روشنی کے ذریعہ سے ہر ایک شخص کو ہر ایک شے نظر آتی ہی اور وہ جو روشنی ہی اسکے اندر ہین وہ البتہ شبد کی دھن کی جوت سے جاگتی ہی جبکہ وہ جوت جگی پھر پس جسکی جوت جگی اُسکو سب کچھ سوجھ پڑتا ہی- یہ سُنکر پھر اُن گوبند لوگون نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج وہ شبد کی جوت جو ہی اُسکو تو اپار اپار پورکھ کرکے کہا گیا ہی اور شبد بھی یہی کہتا ہی اور آخر مین سب بھگت بھی یہی کہتے ہین اور شاستر بھی یہی

بتلاتا ہو اب آپ یہ بتلایئے کہ وہ اپار پورکھ کسی کو ملا بھی ہو اور ملتا بھی ہو۔ اس بات کو مجھکو بہت اچھی طرح سے آپ سمجھایئے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے گوبند لوگو سری پرمیشر جو ہو وہ تو جون سے علٰحدہ ہو اور اسکے واسطے علٰحدگی ہی لازم و ضروری ہے کیونکہ انت پایا نہین جاتا ہو بے انت پورکھ ہو بے شک و شُبہ اس خلقت کا وہی خالق اور تمام سرشتی کا وہی رازق ہو پس جیساکہ وہ بے انت ہو ویسا ہی اسکا محل بھی اپار ہو۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو رام کے لوگو کوئی شخص بہت سی عقلمندی صرف کرے لیکن یاد رکھنا کہ اپنی عقلمندی سے پرمیشر نہین ملتا ہو اور جسکے اوپر سری واہ گورو کی کرپا ہوتی ہو اُسکو پرمیشر خود ہی ملجاتا ہو۔ یہ باتین سُنکر گوبند لوگ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور کہنے لگے کہ اے سری بابا نانک جی آپ دھن ہین اب ہم آپ کے سرن آپڑے ہین جس طرح چاہیے ہمکو بھی اپنے قدمون مین لگایئے۔

بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سری پرمیشر کے لوگو تم صرف پرمیشر ہی کا نام جپا کرو اور سری واہ گورو تمھارا بھلا کریگا۔ یہ سُنکر سری گوبند کے لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور گورو گورو جپنے لگے۔ بعد اسکے اُن لوگون کو سری ست گورو مہاراج نے رخصت کیا اور آپ اُس کرتار مین مصروف ہوئے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج سے اور کئی سکھون نے آکر ملاقات کی اور اُن لوگون کی منوکامنا ست گورو مہاراج نے پوری کی۔

سچ ہو کہ سکھون کے لوک اور پرلوک دونون بنتی ہین۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور راجہ شیو ناتھ کی بابت چلی

نمبر ٦٥

ایک دن ست گورو مہاراج کرتارپور مین بیٹھے تھے اور سنگت ست گورو مہاراج کے سامنے لگی ہوئی تھی۔ ست گورو مہاراج سکھون کو اُپدیس کر رہے تھے۔

یعنی

نام جپنا - دھرم کا روزگار کرنا - پچھلی رات کو اشنان کرنا - گورو کی بانی پڑھنا - وغیرہ - وغیرہ

ست گورو مہاراج اس سنسار کے تارنے ہی کے واسطے جگت مین آئے تھے کہ جنکے اُپدیس کی بدولت تمام دنیا مین سری واہ گورو سری واہ گورو ہی ہو رہا ہو۔ اب سنیئے ایک کھتری اُسی کرتارپور مین رہتا تھا اور نہایت ہی غریب آدمی تھا روپیہ پاس نہ تھا۔ طرفہ ماجرا یہ کہ ایک لڑکی اُسکے تھی اور اُس لڑکی کی اُسکو بہت فکر رہا کرتی تھی۔ ایک دن اُس کھتری نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر نہایت ادب اور عاجزی سے عرض کیا کہ اے غریب نواز میرے پاس روپیہ کا نام نہین ہو اور ایک لڑکی میرے ہو جو قابل شادی کے ہو اسلیئے میری گذارش ہو کہ سری پرمیشر کے نام پر میری حیثیت کے موافق اُسکی شادی کا سامان کرا دیا جاوے تاکہ تابیدار اُس بار سے سبکدوشی پاوے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا

اے اچھا بھائی جو جو چیز تمہارے لڑکے کی شادی کے واسطے ضرورت و مطلوب ہو وہ تفصیل وار لکھ لاؤ مین تمکو منگا دونگا یہ سُنکر کھتری مذکور شادی کا کل سامان جو جو ضروری تھا لکھکر لے آیا بعد اُسکے ستگورو مہاراج نے ایک سکھ سے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی لاہور سے جاکر جو جو چیزین کہ ضروری ہون انکو دو غرضکہ اُس سکھ کا نام (شو لکھن) تھا اور وہ بھی ستگورو مہاراج کا سکھ تھا اور اُس سکھ کے پاس دولت بھی بہت تھی چنانچہ اُس سکھ نے حسب الحکم پہنچے بادشاہ کے لاہور سے جاکر سب سامان دیا اور اپنے دل مین بھی خوش ہوا کہ آج میرے دھن بھاگ ہین کہ جو ستگورو مہاراج نے اِس خدمت کو مجھ سے ارشاد فرمایا ستگورو مہاراج انترجامی گھٹ گھٹ کے جاننے والے تو تھے ہی اُس کھتری کو کہ جسکی لڑکی کی شادی کا سامان آیا تھا بانی کا اندیش کرکے کل سامان جو آپکے واسطے منگایا تھا دیدیا چنانچہ اُس کھتری نے اُسی سامان سے اپنے لڑکی کی شادی سے فراغت حاصل کی اور ستگورو مہاراج کا جس گانے لگا اور اُسپر کہ جو حسب الحکم مہاراج کے سامان شادی کا لایا تھا ستگورو مہاراج نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ اے سکھ (یہ جپ جو کرتار پورکھ کا ہی) جو کوئی اسکو پڑھیگا اسکو سری پرمیشر جی کی درگاہ مین بڑی عزت کے ساتھ جگہ ملیگی اور وہ شخص امرت پیے گا ۔

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھائی بالے اور (سدھ لکھن) سکھ تم سری نرنکار جی کا نام سمرن کیا کرو اسی سے تمہارا اُدھار ہو جاویگا اور سکھی کا پھل تم کو پراپت ہوگا یہ کہکر پھر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ جو بنیا تیری لڑکی کی شادی کے واسطے سامان لایا تھا (وہ سنگلادیپ مین (شیوناتھ) راجہ کی نگری مین سوداگری کے واسطے گیا تھا اور اُس ملک کے لوگ (ایکادشی) کا برت رکھتے تھے اُس ملک مین یہی نیم تھا یعنے جو شخص برت نہ رکھتا تھا اُس سے ڈنڈ یعنے جرمانہ لیتے ہین اے مردانہ مجھکو وہان بھی جانا ضرور ہی یہ سُنکر بھائی بالے بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ ستگورو مہاراج جہان آپ کی مرضی ہو وہان چلین بعد اسکے بھائی بالے نے بھاگیرتھ کی بات سننے کی بابت ستگورو مہاراج سے عرض کیا چنانچہ ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھائی بالے بھاگیرتھ نامے سکھ سلطانپور سے لاہور کو گیا اور وہان سے اپنا مال لیکر اور جہاز پر سوار کرکے وہ سنگلادیپ کے ملک مین راجہ شیوناتھ کی راجدھانی پر جا پہونچا اور اپنا مال جو کچھ کہ لیگیا تھا فروخت کرنے لگا وہان کا رواج یہ تھا کہ ہر صبح کو جب لوگ سو کر اُٹھتے تھے ضروریات سے فراغت کرکے پوجا کرتے تھے اور دوادس تلک لگاتے تھے اور اکثر یکشنبہ یعنے اتوار[1] ۔ ایکادشی[2] ۔ دوادس[3] کو برت رکھتے تھے اور ٹھاکر دوارہ بھی جایا کرتے تھے اِس بات کا اُس ملک مین عام رواج تھا اور یہ بھاگیرتھ جو گورو کا سکھ تھا اُس ملک کے رواج کی پابندی نہ کرتا تھا یعنے نہ یہ شخص برت رکھتا تھا نہ ٹھاکر دوارہ اور دوادس تلک کا پابند تھا کیونکہ اِس سے تو یہ سب کھٹ کرم سے چھوڑا دے گی غرضکہ جسقدر اُس ملک کے رواج تھے یہ بھاگیرتھ سکھ سب سے مخالفت کرتا تھا پس اسکی شکایت وہان کے راجہ سے ہوئی راجہ نے اُسکو طلب کیا یہ بھاگیرتھ دربار مین حاضر ہوا اندر اور ناریل پیش کیے راجہ نے فرمایا کہ اے بیٹے تو ہندو دھرم ہو کر بھرشٹ کیون رہا کرتا ہی نہلنے دھونے پوجا پاٹ تلک و ٹھاکر دوارہ سے کیون محروم ہی بجواب اسکے بھاگیرتھ نے کہا کہ اے راجہ صاحب جو چیز مجھکو حاصل ہوئی ہی اُسکے حاصل کرنے کے بعد پھر کسی چیز کی خواہش نہین رہتی ہی یہ سُنکر راجہ نے دریافت کیا کہ اے بیٹے وہ کیا شی ہی کہ جسکے پانے پر تو ایسا نازان ہی اور جسکی وجہ سے تیری خواہشات دور ہوگئی ہین بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب مین نے ایک پورکھ کا درشن پایا ہی کہ جسکی بدولت یہ کھٹ کرم گنوایا ہی یعنے بالکل وسواس شیطانی اور خیالات لایعنی صاف دور ہوگئے ہین انہین مہا پورکھ کی زبان فیض ترجمان سے شبد سُنکر آنند ہوگیا ہون غرضکہ اُنکے درشنون سے مین نے مکت پالی ہی یہ سُنکر پھر راجہ صاحب نے پوچھا کہ اے بیٹے اُنکے درشنون سے تیری تسلی ہوگئی اور تمام و کمال اطمینان ہوگیا ہی بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ جی ہان جب سے سری پرمیشر جی کے مجھکو درشن ملے ہین اُسوقت سے کوئی شک باقی نہین رہا ہی راجہ نے کہا کہ

ای بیٹے ایسا سادھ اِس زمانہ کلجگ مین کون ہی ایسا مہاپورکھ کون ہی جسکے ملنے سے تیری مکت ہوگئی ہی بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ ای راجہ صاحب میرے جو ستگورو ہین وہ پرتکھیہ نرنکار کی مورت ہی ہین جنکے درشن کو کون کہے اُنکے نام لینے سے مکت ہوجاتی ہی یہ سُنکر راجہ شیونابھ کو غصہ آیا اور نہایت غصہ مین ہوکر بھاگیرتھ مذکور کو جیلخانہ مین قید کرا دیا۔

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ چونکہ بھاگیرتھ مذکور گورو کا سکھ تھا اسلیے پرمیشر نے اپنی قدرت یون دکھائی کہ ایک برہمن کی گاے ایک دلدل و کیچڑ مین اتفاقاً پھنس گئی پہلے تو برہمن نے خود ہی زور آزمائی کی اور بعد اسکے جب کہ اُسکے نکالنے سے مجبور رہا تو راجہ کے یہان اطلاع کی یہ کیفیت سُنکر راجہ نے عہد کیا کہ جبتک دلدل سے نہ نکلیگی تب تک مین دانہ پانی نہ کرونگا غرضکہ پانچ دن اُس گاے کو اُس دلدل مین پھنسے ہوے ہوگئے اور ہزارہا تدبیرین اُسکے نکالنے کی کی گئین لیکن گاے مذکورہ نہ نکلی تب نجومیون و پنڈتون نے عرض کیا کہ حضور اگر اسمیدھ جگ کیا جاوے تو فوراً ہی گاے نکل آوے یہ سُنکر راجہ نے جواب دیا کہ اسمیدھ جگ تو مین کر نہین سکتا ہون کیونکہ اخیر جگ کا دواپر کے اخیر مین پنڈوان کے عہد مین ہوا تھا اور پانڈون کے مانگنے سے راجہ اندر نے کام دھین گاے بھی بھیجی تھی یہ امر مجھ سے کب ہو سکیگا مثلاً ایک یہی بات ہی کہ کام دھین گاے کیونکر آسکتی ہی بعد اِسکے راجہ نے کہا کہ اب تو مینے عہد ہی کر لیا ہی کہ بغیر نکلے گاے کے ہمکو کھانا دینا حرام ہی بس اب گاے کا نکلنا دشوار اور مجھکو اپنی جان دینا بہت آسان ہی یہ خبر رفتہ رفتہ بھاگیرتھ کو جیلخانہ مین پہونچی بھاگیرتھ مذکور نے راجہ صاحب سے عرض کرایا کہ اگر حکم ہو تو اسمیدھ جگ کا پھل مین آپکو دون یہ بات سُنکر راجہ بہت ہی خوش ہوا اور بھاگیرتھ کو طلب کیا جب بھاگیرتھ سامنے راجہ صاحب کے پہونچا راجہ صاحب نے دریافت کیا کہ ای بیٹے تو نے اسمیدھ جگ کب کیا ہی جو تو اُسکا پھل مجھکو دینے کو کہتا ہی بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ ای راجہ صاحب اسمیدھ جگ تو مین ہمیشہ ہی کرتا ہون راجہ نے کہا کہ کس طرح پر تو ہمیشہ ہی جگ کیا کرتا ہی بھاگیرتھ نے کہا کہ ای راجہ صاحب ڈیڑھ پہر رات باقی رہے اُٹھکر اشنان کرکے اپنے گورو کی بانی کا پاٹھ کرتا ہون اور نت ہی کڑاہ پرشاد کرکے ستگورو مہاراج کا بھوگ لگاتا ہون اور دھرم کی کیرت کرتا ہون دسوان حصہ گورو کے نام پر دیتا ہون اور شام کو شبد کیرتن کرتا ہون اور رات کو سوہلا پڑھکر سوتا ہون اُسوقت راجہ نے کہا کہ اچھا بھائی ایک اسمیدھ جگ کا پھل تو مجھکو دیدے بھاگیرتھ نے کہا کہ بہت اچھا اتنے مین بھاگیرتھ مذکور نے (آرتی سوہلا) پڑھکر اُسکا پھل واہگورو لیکر راجہ کے ہاتھ پر دیدیا یہ کہکر راجہ سے کہا کہ ای راجہ اب واہگورو کہو اور یہ کہو کہ ای گاے ایک اسمیدھ جگ کا پھل مین تجھکو دیتا ہون اتنے مین راجہ نے اسیطرح پر جیسا کہ راجہ سے بھاگیرتھ نے کہا تھا کہا ادھر کا یہ کہنا ہی تھا کہ گاے مذکورہ دلدل سے خود بخود نکلکر باہر آکھڑی ہوئی یہ کیفیت دیکھکر راجہ نے بھاگیرتھ کو نمسکار کیا اور کہا کہ بھائی بیٹے گورو کے درشن کبھی مجھکو بھی کراؤ اب بھاگیرتھ جیلخانہ سے فوراً ہی باہر آگئے اور راجہ کو ہر روز ستگورو مہاراج کی بانی سنانے لگے راجہ بھی ستگورو مہاراج کی بانی سُنکر نہایت ہی خوش و آنند ہوتا تھا ایک دن بھاگیرتھ سے راجہ نے کہا کہ ای بھائی بیٹے جو شخص تمہارا گورو ہی وہی میرا بھی گورو ہی اور راجہ موصوف فنا کرکے ستگورو مہاراج کا سکھ ہوا ایک دن راجہ موصوف نے بھاگیرتھ سے کہا کہ ای بھائی بیٹے جہان تمہارے گورو ہون وہان مجھکو بھی لے چل گویا تمہاری ہی بدولت مین ستگورو مہاراج کے درشن کرونگا یہ سُنکر بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ ای راجہ یون تو آپ وہان پہونچ بھی سکتے ہین لیکن اگر اپنے دل مین یقین کامل رکھکر ستگورو مہاراج کو آپ یاد کرینگے تو ستگورو مہاراج آپ مقام خود ہی آپکو درشن دیوینگے کیونکہ وہ تو انترجامی اور گھٹ گھٹ کے جاننے والے ہین بعد اسکے پھر راجہ نے کہا کہ ای بھائی بیٹے جس سرزمین پر ستگورو مہاراج رہتے ہون وہ مقام مجھ سے کہو اور مجھکو بتا دے بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ ای راجہ ملک پنجاب کی سرزمین مین دسری

رام چندر) کے بیٹے (لوجی) کا بسایا ہوا (لاہور) نام ایک شہر راوی ندی کے کنارے پر ہی وہان سے پانچ کوس کے فاصلہ پر اُسی دریا کے کنارے پر ایک مقام کرتار پور نامی ہی وہین پر ستگورو مہاراج کا مقام ہی اور وہین رونق افروز ہین یہ سُنکر راجہ شیوناتھ موصوف ستگورو مہاراج کے درشنون کے واسطے طیار ہوا اتنے مین بھاگیرتھ نے عرض کیا کہ اے راجہ صاحب اُن مہاپورکھ کی یہ عادت ہی کہ جبتک اُنکے پاس کوئی نہین پہونچ سکتا ہی اور جو شخص اپنے دل مین ستگورو مہاراج کا دھیان رکھے اور یاد کرے تو ستگورو مہاراج انترجامی ہین اُسکو اُسی کے مقام پر درشن دیتے ہین پس اے راجہ آپ بھی اُنکو دل سے یہان یاد کیجیے تو ضرور ہی آپکو وہ مہاپورکھ درشن دیوینگے اور ساتھ ہی اِسکے یہ بھی ہی کہ آپ اُنکو پہچان بھی نہ سکینگے اور ستگورو مہاراج تمکو کس روپ مین درشن دیوین مین نہین کہہ سکتا ہون کہ آیا آپ کو درشن ستگورو مہاراج جوگی کے روپ مین یا ڈنڈ دھاری کے روپ مین دیوینگے اور وجہ اِسکی یہ ہی کہ وہ بڑے ابناسی پورکھ ہین تاہم ہوشیار رہیےگا یہ کہکر بھاگیرتھ مذکور رخصت ہوکر اپنے مکان کو چلا آیا۔

اب ستگورو مہاراج کے اشتیاق مین راجہ شیوناتھ آٹھ پہر سونے اور جاگتے چلتے پھرتے غرقاب رہتا تھا راجہ موصوف کا ایک باغ تھا جسکا نام نولکھا تھا اور وہ خشک ہوگیا تھا اُسکے درمیان مین ایک دھرم سالہ راجہ نے بنوایا اور ہر قسم کا سامان کھانے اور کپڑے کا مہیا کردیا اور نہایت خوبصورت عورتین بھی چند اُس باغ مین رکھدین اور اُنکو ہدایت کی کہ ہر ایک فقیر کا حال دریافت کرو کہ کون کس قسم کا فقیر اِس دھرم سالہ مین آتا ہی آیا اپنے ایمان پر قائم ہی یا نہین اور دھرم سالہ مین اجازت دی کہ چاہے جس فرقہ کا فقیر ہو سب کی خدمت برابر کیجاوے غرضکہ راجہ شیوناتھ نے وہ دھرم سالہ آراستہ کیا۔

اب ستگورو مہاراج بھائی بالے سے فرماتے ہین کہ اے بھائی بالے بھاگیرتھ کے قول کو مجھکو پورا کرنا ضرور ہی کیونکہ اُسنے راجہ شیوناتھ سے کہا ہی کہ تمکو ستگورو مہاراج یہان آکر درشن دیوینگے علاوہ اِسکے راجہ شیوناتھ کو بھی از حد اشتیاق ہی اسلیے اے بھائی بالے و بھائی مردانہ راجہ شیوناتھ کی خواہش پوری کرنی ضروری امر ہی جسوقت بھائی بالے نے یہ کیفیت سُنی عرض کیا کہ حضور تو روشن ضمیر ہین کس راستہ سے وہان جانا ہوگا یعنے (سنگلدیپ) کو ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے پہلے تو (راہن پور) ہی اُس سے آگے اسّی کوس پر (شاٹون) کے مکانات ہین بعد اُسکے (ڈیکا پورپٹن) آتا ہی اُس جگہ ایک شہر ہی وہان کا راجہ (اکوٹ دھاری) ہی اُس سے بھی ہمکو ملنا ہی وہان کچھ آبادی ہی وہان بھاٹون کے گھر ہین وہان پر سنگت بھی بہت ہی اور اُسکے گرد نواح مین بھی سنگت ہی بعد اُسکے (بیجاپورپٹن) ہی اُسکے بعد اسّی کوس پر (ناگ بندرپٹن) جو وہ بندر تجارتی ساہوکارون کا ہی وہان کا راجہ (اسرپ نایک) ہی وہ ولایت راجہ رام چندرجی ہی وہان سے جہاز پر چڑھکر تین دن کا راستہ ہی یعنے تین دن اور تین رات مین اُس پار اُتر جاوینگے اور اُس پار کا نام (جایا بندرپٹن) ہی وہ مقام (سنگلدیپ) کا ہی اور چودہ سو گانون اُسکے حلقہ مین آباد ہین وہان پر ستّرہ راجہ راج کرتے ہین۔

بھائی بالے و بھائی مردانہ سے فرماکر ستگورو مہاراج اُٹھے اور تھوڑے عرصہ مین سمندر کے کنارے جا کھڑے ہوئے اُسوقت ستگورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی بالے اور اے بھائی مردانہ سمندر اتھاہ ہی کیونکر پار اُترینگے بجواب اُسکے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ آپکی زبان کی تاثیر سے پہاڑ بھی تیرنے لگینگے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے و بھائی مردانہ تم اِس شلوک کو پڑھتے ہوئے ہمارے پیچھے چلے آؤ

اشلوک

(ست نام کرتا پورکھ نربھو نربیر اکال مورت اجونی سی بھنگ گور پرشاد جپ)

ستگور و مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے جس سکھ کے منھ پر یہ اشلوک ہوگا اور اسکے پیچھے جسقدر چلینگے وہ سب لوگ بھوجل سے پار ہوجاینگے اسوقت بھائی بالے نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای غریب نواز جسکو آپ کے جی مین آوے وہی پار ہوجاوے اتنے مین ستگور و مہاراج سنگلدیپ مین داخل ہوگئے ستگور و مہاراج آسی نولکھا باغ راجہ شیو ناتھ مین جو کہ خشک ہوگیا تھا اور کسی تدبیر سے سرسبز نہوتا تھا مین جاکر رونق افروز ہوئے ستگور و مہاراج کے قدم مبارک کی تاثیر سے باغ کل سرسبز و شاداب ہوگیا اور سب درختون مین ڈال چھال پھول پھل اور آبی لگ گئے یعنے کل درختون نے ستگور و مہاراج کے قدمبوسی کے واسطے اپنے چوٹے زمین پر ڈال دیئے بارہ ۱۲ برس کا باغ خشک تھا فوراً ہی ہرا ہوگیا باغبان باغ کو لوگون نے خبر دی کہ تو یہان بیٹھا ہی وہان تیرے باغ مین ایک فقیر کے قدم پہونچتے ہی ہر شاخ و ڈال سے سرسبز و نہال ہوکر پھل و پھول سے گود بھر کر اپنی گردن اُن سنت جی کے قدمون پر ڈال دی چنانچہ باغبانان نے جاکر باغ کو دیکھا تو ہر ڈال کو نہال پایا ستگور و مہاراج کی مایا دیکھکر باغبانون نے (راجہ شیو ناتھ) کو خبر دی کہ ای مہاراجہ صاحب آپ کے باغ مین ایک سائین لوگ تشریف لائے ہین کہ جنکے قدمون کی بدولت باغ کے ہر درخت اپنے جوبن دکھارہے ہین جو مدت سے خشک تھا دم کے دم مین ہرا ہوگیا یہ بات سنکر راجہ شیو ناتھ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھیے یہ بات کہانتک سچ ہی اور کہانتک جھوٹ ہی اس خیال سے اپنے وزیر کی طرف دیکھا وزیر مذکور راجہ کے اشارہ کو سمجھ گیا فوراً اُن خدمتگارون سے جاکر کہا کہ تم باغ مین جاؤ اور کوئی فقیر آئے ہین انکی خبر جاکر لاؤ حسب الحکم وزیر کل خدمتگاریان باغ مذکور مین آئین اور ستگور و مہاراج کے پاس پہونچین چونکہ راجہ شیو ناتھ کی یہ بات پہلے ہی سے تھی کہ جو فقیر یہان آئے اُسکی آزمایش کیجائے اسلیے ایسی حسین اور نوجوان عورات باغ مین رکھی گئی ہین کہ جنکی عمر بارہ برس سے اٹھارہ تک تھی چنانچہ وہ مستورات اپنی عادات معشوقانہ و ناز و انداز کرنے لگین کہ جسکو دیکھکر بڑے بڑے منیشر و کبیشر کے دل بھی ڈانوان ڈول ہوجاتے تھے ہر ایک ایسی خوبصورت تھی کہ گویا اندراسن ہی سے آئی ہی نہایت تیز و طرار کہ جنکے پیچھے بہت سے فقیرون نے اپنی دولت گران بہا گنوائی تھی ان آدمیون کا اُنکے سامنے کیا ذکر ہی قصہ مختصر وہ خدمتگاریان ستگور و مہاراج کے حضور مین آکر کہنے لگین کہ ای سادھو جی آپ کچھ کھائیے پیجیے اور ہم لوگ آپکی خدمت کو موجود ہین خوشی سے بسر کیجیے جس سے کہ آپ کی طبیعت خوش ہو وہ سب سامان یہان موجود ہی تا کہ ہمارے دل کی بات بھی پوری ہوجاوے اور غور فرمائیے کہ ہم لوگ آپ کی خدمت کے واسطے خود بخود حاضر ہین یہ سنکر ستگور و مہاراج نے راگ بسنت مین یہ شبد فرمایا۔

راگ بسنت محل پہلا	राग बसंत महल १
جگ کو انا مانہو چیت	जग को आना मानहु चेत
نام بسار گرے دیکھ بھیت	नाम विसार गिरै देख भीत
من اندھیلے چیتا نیت	मन अन्धेले चीता नीत
جگ سے ٹوٹے جھوٹے پریت	जग से टूटै झूठी प्रीत
کام کرودھ بکھیا بجر بھار	काम क्रोध विख्या बजर भार
نام بنا کیسے گن چار	नाम बिन: कैसे गुन चार
ایک رہاؤ	एक रहाव

گھر بالو کا گھومن گھیر	घर बालू का घूमन घेर
برکھ سانی بدھ ٢ بدھ ٢ ہیر	बर्ष [illegible] मानी बुध २ हेर
ماتر بوندتے دہر چک پھیر	मात्र बून्दते घर जक फेर
سرب جوت نام کے چیر	सर्व ज्योत नाम के चेर
سرب اپاے گورو سر شور	सर्ब उपाय गुरू सिर ओर
بھگت کرا دپ گلا گانون نور	भगत कर उप गला गांउ तोर
نام رٹے چاہو بجھو اور	नाम रटे चाहो तुझ ओर
نام چُراے چلے سو چور	नाम चुराय चले सो चोर
پت کھوئی لکھو انچل پاسے	पत खोई लिख अन्चल पाय
سانچ نام رٹے پت سون گھر جاے	सांच नाम रटै पत सों घर जाय
جو کچھ کیتا سو پربھو رضاے	जो कुछ कीना सो प्रभु रजाय
بھو مانو نہین بھو میری ماے	भौ मानो नाहिं भौ मेरी माय
کامن چاہے سندر بھوگ	कामिन चाहै सुन्दर भोग
پان پھول مٹھے رس بھوگ	पान फूल मीठे रस भोग
بولے بگسے تیون تیون سوگ	बोले विगसै त्यों २ सोग
پربھو سرناگت کیتے سو ہوگ	प्रभु सरनागत कीन्हे सो होग
کاپڑ پہرس ادھک سنگار	कापड पद्दिरस अधिक सिंगार
ماٹی پھولی روپ بکار	माटी फूली रूप विकार
آسا منسا باندھو گھر بار	आसा मन्सा बांधो घर बार
نام بنا سونا گھر بار	नाम बिना सूना घर बार
گانجھو پوت راج کمار	गांझो पूत राज कुमार
نام نہار سچ دوت سنوار	नाम मिहाओ सच दूत संवार
پھر دسیو دہ پربھو پریم ادھار	प्रो सेवहु प्रभू प्रेम अधार
گورو شبدی بکھ تاس نوار	गुरू शब्दी बिष तास नवार
موہن موہ لیتے من موہ	मोहन मोह लिया मन मोह
گورو کے شبد پچھانا توہ	गुरू के शब्द पिछाने तोह
نانک ٹھاڑے چاہو ہے پربھو دوار	नानक ठाढे चाहोहे प्रभू दुआर

تیرا نام سنتوکھی کرپا دھار	तेरा नाम संतोषी कृपा धार

ست گورو مہاراج نے یہ شبد اُچارن کرکے اُن خدمتگاریون سے فرمایا کہ بغیر پرمیشر کے نام کے اور سب کچھ برتھا ہے کوئی چیز کسی کام کی نہین ہے اِس سے بہتر ہے کہ تم بھی پرمیشر ہی کا نام جپو تو تمہارا ابھی بھلا ہوگا اِسقدر بانی ستگورو مہاراج کی زبانی سُنکر ہر ایک خدمتگاری اپنے اپنے زیور وغیرہ اُتارنے لگین اور عرض کی کہ اے سنت اگر ضرورت ہو تو یہ زیور آپ ہی لیجیے یا کسی کو اُٹھا دلوا دیجیے اب ہمکو اِسکی خواہش نہین ہے یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج نے ایک اور شبد راگ آسا مین فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	राग आसा महल १
من موتی سو رہنا ہووے پون ہووے ست دھاری	मन मोती सो रहना होवै पवन होय सत धारी
کھمان سنگار کامن تن پہنے گاوے لال پیاری	खिमा सिंगार का मन तन पहने गावै लाल प्यारी
لال بہو گن کامن موہی تیرے گن ہوہین اواری	लाल वहु गुण का मन सो ह्रो तेरे गुन होहिन अवारी
ایک رہاؤ	एक रहाव
ہر ہر ہار کنٹھ لے پہنے دامودر دنت لیے	हर २ हार कंठ तै पहनै दामोदर दंत लिये
کر کر کرتا کنگنا پہنے اِن بدھ چت دھریے	कर २ कर्ता कंगना पहने इन विध चित धरै
مدھ سودن کر مندری پہنے پرمیشر پٹ لیے	मध सोधन कर मुन्द्री पहनै परमेश्वर पट ले
دھیرج ڈڑھ بندھاوے کامن سری رنگ سرما دے	धीरज डढ बंधावै कामन श्री रंग सुरमा दे
من مندر جو دیپک جانے کایا سیج کرے	मन मन्दर जो दीपक जानै काया सेज करै
گیان سگئے جب سیجے آوے تان نانک بھوگ کرے	ज्ञान गये जद सेजै आवै तां नानक भोग करै

جس وقت ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا سنتے ہی اُن خدمتگاریون کو سنتوکھ ہوگیا اور اُنکی اندرونی آگ بھی کلام ربانی کے پانی سے ٹھنڈی ہوگئی غرضکہ ستگورو مہاراج کے درشنون کی بدولت اُنکی بدافعالی کی جو آگ تھی وہ بالکل سرد ہوگئی ستگورو مہاراج کی کرپا سے اُن عورتون کو برہم گیان پیدا ہوگیا پس وہ سب کی سب گورو گورو جپنے لگین اور ستگورو مہاراج کے چرنون کی برکت سے اُنکی امرت درشٹی ہوگئی جیسے کہ بھونگا کیڑا دوسرے جانور کو مثل اپنے کر لیتا ہے ویسے ہی ست گورو مہاراج کی بانی کی تاثیر ہے جسطرح بیشتر وہ سادھوون کی دشمن تھین اُسیطرح اب ایسی دوست بنگئین دنیا کے کامون سے بیہوش اور عقبیٰ سے باہوش ہوگئین پرمیشر کے پریم مین غرقاب ہوئین جس طرح پانی مین پانی ملکر شناخت نہین ہوتی ہے اُسیطرح وہ سب کی سب پرمیشر کی بھگتی مین لوین ہوگئین غرضکہ وہ خدمتگاریان وہان سے اُٹھکر راجہ شیونابھ کی خدمت مین آئین راجہ موصوف نے اُن خدمتگاریون کو اپنے سامنے بُلایا اور اپنی عادت سابقہ کے موافق خندہ پیشانی سے اُن لوگون سے باتین شروع کین اُن خدمتگاریون نے عرض کیا کہ اب ہم وہ نہین رہے اب ہمسے دل لگی و مذاق نہ کیجیے اب آپکو ہم لوگ مثل اپنے بھائی و باپ کے تصور کرتی ہین یہ بات سُنکر راجہ موصوف تعجب مین ہوگئے اور اپنے دل مین کہنے لگے کہ یا پرمیشر یہ عورتین آوارہ مزاج کی تھین کوئی گھڑی اِنکی بے مذاق و دل لگی کے گذرتی نہ تھی آج کیا وجہ ہوئی کہ یہ سب کی سب مجھکو اپنا بھائی و باپ بنانے لگین پس معلوم ہوتا ہے کہ اِنکو ضرور آج کسی محب خدا کے سرور کا سرور ہوگیا ہے یہ دل مین خیال کرکے پھر فرمایا کہ کیون ری تم کو کیا ہوگیا ہے یہ سُنکر اُن خدمتگاریون نے کہا کہ اے راجہ صاحب آج ہم لوگون کو

وہ سادھو جو آپ کے باغ مین تشریف لائے ہین دم کے دم مین نرک سے نکال کر سُرگ مین بُٹھا دیا ہی قصہ مختصر یہ ہی کہ ہم لوگون نے آج اُس مہاپورکھ کا درشن پایا ہی کہ ہمارے پچھلے جنمون کے بھاگ اُدے ہوگئے ہین کہ جسکے سبب سے ہملوگون کو ایسے سادھو کے درشن ملے ہین کہ جسکی بدولت ہمارے دل پلٹ گئے ہین یہ سُنکر راجہ موصوف سمجھ گیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ وہی مہاپورکھ کہ جنکی قدمبوسی کا مین مدت سے منتظر تھا اُنتر جامی تو بیٹھین میرے اُددھار کے واسطے تشریف لائے ہین یہ سوچکر فوراً راجہ شیوناتھ برہنہ پا ہوکر اُس باغ مین پہونچا اتفاق سے ستگورو مہاراج کی پشت کی جانب پہونچا دیکھا کہ ستگورو مہاراج ایک درخت کے نیچے کھڑے ہین راجہ موصوف نے جھک کر نمسکار کیا اور دست بستہ ہوکر کھڑا رہا کچھ دیر بعد ستگورو مہاراج اپنے آسن پر تشریف لائے اُسوقت پھر راجہ نے جھک کر متھا ٹیکا اُس وقت ستگورو مہاراج نے دریافت کیا کہ ای راجہ بہت اچھے ہو راجہ نے عرض کیا کہ آپکے درشنون سے چنگا و بھلا ہوگیا ہون یہ کہکر خاموش ہوگیا اب راجہ کو یہ وہم ہوا کہ آیا یہ روپ ستگورو گورو نانک ہی جی صاحب کا ہی یا کہ اور کسی کا ہی بیشتر اُسکی زبانی بھاگیرتھ کے راجہ شیوناتھ نے اپنی کتاب یادداشت مین لکھ رکھا تھا کہ ستگورو مہاراج کا نام نانک نرنکاری ہی اور بیدی کھتری مین رونق بخش نور الٰہی ہوا ہی ملک پنجاب مین ایک مقام قصبہ (راے بھوی بھٹی تلونڈی) ہی وہان پر نرنکار نے اوتار لیا ہی راوی ندی کے کنارے پر ایک مقام کرتارپور نام ہی مقام پیدائش سے جانب پورب وہ مقام ہی وہی مقام آپ کی رونق افروزی کا ہی۔

اُس یادداشت کی یاد آئی اپنی کتاب یادداشت فوراً ہی منگوائی اُسکو دیکھکر راجہ شیوناتھ مذکور نے ستگورو مہاراج سے پوچھا کہ ای گوسائین جی صاحب آپکا کیا نام ہی اور سکونت کا کہان مقام ہی اور آپ جوگی ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا	राग मारू महल १
جوگی جگت نام نرمائل تاکے میل نہ راتی	जोगी जुगत नाम निरमामल ताके मेल न राती
پرتھم ناتھ سدا سچ سنگے جنم مرن گت بیتی	प्रतिम नाथ सदा सच संगै जन्म मरन यत बीती
گوشائین تیرا کیا نام کہ سو جاتی	गोशाई तेरा कहा नाम कैसो जाती
جاتو بھیتر محل بلاوے بوجھو بات نراتی	जातो भीतर महल बुलावे बूझो बात निरती
ایک رہاؤ	एक रहाव
برہمن برہم گیان اشنانی ہرگن پوجے پاتی	ब्रह्मन ब्रमः ग्यान स्नानी हर गुन पूजे पाती
ایک نام ایک ہی نراین تربھون ایکے جاتی	एक नाम एक है नारायन त्र भवन ऐकै जाती
جہ دان ڈنڈی اٹھو گھٹ چھایا تو لو نام اجاچی	जह वां डंडी पहु घट छाया तो लो नाम अजाची
ایکو ہاٹ ساہو سنبھان سرون جاوے یک بھانی	एको हाट साहु संभान सिरवन जावे यक भांती
دیوے شری ستگور نبڑے سو بوجھے جس یک لو لاگی	देवे श्री सत गुरू निबडे सो बूझे जिस यक ल्यो लागी
جیا پورہے بہو راتی شبد وجاے بھرم جو کاسے سدا سیوک دن راتی	जिया हुरहै तिभ राती शब्द बजाय भर्म जुकाय सदा सेवक दिन राती
اوپر گنگن گنگن پر گورکھ تاکا اگم گورو پُن داسی	उपर गंगन गंगन पर गोरख ताका अगम गुरू पुन दासी
گوربچنی باہر گھر ایکے نانک بھیا اُداسی	गुरू बचनी बाहर घर ऐकै नानक भया उदासी

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جسوقت راجہ شیوناتھ نے سُنا فوراً اطمینان ہوگیا کہ یہی سری گورو نانک نرنکاری ہین راجہ موصوف اپنے دل مین نہایت ہی خوش ہوا عرض کیا کہ میرے دھن بھاگ ہین کہ جو حضور کے درشنون سے فیضیاب ہوا بعد اسکے یہ بھی عرض کیا کہ حضور کی ذات انترجامی ہے میری کچھ ایسی عقل و بدھ نہین ہے کہ جو مین حضور کی کچھ استتی کر سکون میرے دل کا حال آپ پر بخوبی روشن ہے میرے جسم مین اسقدر طاقت نہین ہے کہ جاوُن کسی کی سیوا کرون اے ستگورو مہاراج اور اے مہربان اور اے دین دیال اور اے اناتھون کے ناتھ مجھ پر کمال کرپال ہوے جو آپنے درشن دیے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تم جاکر دھرم سالہ بنواؤ اسوقت ہم تیرے گھر چلینگے تو نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور اجازت لیکر فوراً ہی شہر مین آیا اور دھرم سالہ کیواسطے جگہ تجویز کرکے فوراً بنانے کا حکم دیا اور تمام خوشبویات کی چیزین مثل اگر چندن وغیرہ دیوارون پر لیپ کرایا اور نہایت عمدہ فرش و فروش سے مکانات آراستہ کرائے بہت جلد دھرم سالہ بنواکر فوراً راجہ موصوف ستگورو مہاراج کے قدمون مین حاضر ہوا ستگورو مہاراج کو آسن پر موجود نہ پایا اسوقت راجہ فوراً ہی غش کھاکر زمین پر گر پڑا ستگورو مہاراج نے راجہ کے پریم و محبت کے دیکھنے کیواسطے صرف یہ کیا راجہ کو لوگون نے زمین سے اٹھایا لیکن راجہ اسی بیہوشی مین گوروجی گوروجی کہتے ہوے پڑے رہے تھے ستگورو مہاراج گھٹ گھٹ کے جاننے والے تو تھے ہی راجہ کا اشتیاق دیکھا کہ میرے درشن کے فراق مین بیہوش ہو رہا ہے یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج نے راجہ موصوف کو آکر درشن دیے درشن ہوتے ہی راجہ کو ہوش آیا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر عرض کیا کہ اے غریب نواز دھرم سالہ تیار ہے اب دیا کرکے تشریف لے چلیے اور اپنے قدمون سے پوتر کیجیے اسوقت آپکے امتحان اعتقاد سے یہ فرمایا کہ اے راجہ مین تیری پشت پر سوار ہوکر چلونگا یہ سنتے ہی راجہ شیوناتھ جھک گیا کہ میرے بڑے ہی بھاگ ہین کہ جو حضور کے قدمون سے میری پشت ممتاز ہو یہ کہکر اور ست گورو مہاراج کو اپنی پشت پر سوار کرکے شہر کو لیچلا راستے مین جو کم عقل کے لوگ تھے کہتے تھے کہ دیکھو راجہ کی بیوقوفی کہ فقیرون کو اپنی پشت پر چڑھاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ پاگل ہوگیا ہے غرضکہ ست گورو مہاراج راجہ شیوناتھ کے مکان پر تشریف لائے راجہ موصوف کی رانی (چندر کلا) نامے مع راجہ دونون شخص دست بستہ ستگورو مہاراج کے حضور حاضر رہے متھا ٹیکا اور ارداس کی کہ مہاراج پرشادی تیار ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ آج میرا برت ہے یہ سُنکر راجہ شیوناتھ نے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ اناتھون کے ناتھ میرا بھلا کیونکر ہوگا بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر آدمی کا گوشت ہو تو البتہ ہم بھوجن کرینگے راجہ نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو اسکی تعمیل کیجاوے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ گوشت جس آدمی کا ہو وہ اول تو راجہ کا لڑکا ہونا چاہیے دوم اسکی عمر بارہ برس سے زائد نہ ہونا چاہیے یہ سُنکر راجہ اور رانی دونون متفکر ہوے بعد اسکے رانی نے کہا کہ اے راجہ اپنے ہی ایک لڑکا موجود ہے اسکی عمر بھی بارہ ہی برس کی ہے اسوقت راجہ نے اپنے لڑکے کو بلاکر کہا کہ تیرا جسم ستگورو مہاراج کے نذر کیا جاتا ہے اسمین تیری کیا مرضی ہے بجواب اسکے لڑکے نے کہا کہ دھن میرے بھاگ ہین اے پتاجی کہ جو میرا جسم ستگورو مہاراج کے نذر کیا جاوے اگر ایسا ہو تو مین یہ سمجھونگا کہ میرا جنم سپھل ہوگیا میری دانست مین تو ایسا ہونے سے جنم اور مرن کا دکھ ہی کٹ جاویگا جبکہ راجہ نے اپنے لڑکے سے یہ سُنا نہایت ہی خوش ہوا لیکن اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ اس لڑکے کی شادی بھی ہوگئی ہے اسلیے اسکی عورت سے بھی دریافت کرنا ضروری ہے یہ سوچ سمجھکر دونون شخص اپنے لڑکے کی عورت کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ اے بیٹی تمھارے خاوند کا جسم ستگورو مہاراج کے نذر کیا جاتا ہے یہ سُنکر اسکی عورت نے بھی کہا کہ اے پتاجی دھن بھاگ میرے خاوند کے ہین کہ جس کا جسم ست گورو مہاراج کے نذر کیا جاتا ہے اگر میرے جسم کی بھی ضرورت ہو تو اس سے اور کوئی عمدہ بات نہین ہے جبکہ یہ بحث ہو رہی

تب راجہ اور رانی مع اپنے لڑکے کے ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور یہ لڑکا حاضر ہے پھر ستگورو مہاراج نے یہ فرمایا کہ رانی اسکے ہاتھ پکڑے اور اسکی عورت اسکے پیر پکڑے اور تو اسکو ذبح کرے اور اسکا گوشت پکاوے تو البتہ ہم پرشادی کھا دینگے یہ سُنکر راجہ نے احکام ستگورو مہاراج کے بجا لایا غرضکہ اپنے اکلوتے لڑکے کو ذبح کرکے اور اُسکا گوشت پکاکر ستگورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اور عرض کیا کہ حضور جیسی مرضی ہو وہ سب میرے سر و چشم پر ہے پھر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای راجہ پہلے تم تینون آدمی اپنی آنکھین بند کرو اور واہ گورو کہکر بھوجن کرو چونکہ راجہ شیوناتھ ستگورو مہاراج کا سکھ تھا وہ بھی تعمیل کی یعنے آنکھین بند کرکے اور واہ گورو کہکر اُس گوشت کو جو ظاہری آنکھون مین گوشت معلوم ہوتا تھا راجہ مع رانی اور نیز اُس لڑکے کے عورت کہ جسکا گوشت پک کر سامنے آیا تھا واہ گورو کہکر کھایا اور جبکہ سبھون نے آنکھین کھولین تو لوگون نے دیکھا کہ بجائے تین آدمی کے چوتھا آدمی وہی لڑکا ہے جسکا گوشت پک کر سامنے آیا تھا اور جب ستگورو مہاراج کو خیال کیا تو ستگورو مہاراج انتردھیان ہوگئے تھے اُسوقت ان آنکھون سے نظر نہ آئے راجہ نے جب غور کیا تو ستگورو مہاراج کو نہ پایا پھر بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور مثل پہلے کے ننگے بدن اور برہنہ پا راجہ موصوف گورو جی گورو جی کرتا پھرتا تھا بعد اُسکے بارہ مہینے بعد ستگورو مہاراج نے راجہ شیوناتھ کو درشن دیا اور راجہ کو اپنے قدمون مین لگا لیا اُسوقت راجہ موصوف کا جنم مرن کا دکھ مٹا دیا اُسوقت ستگورو مہاراج کا راجہ موصوف سکھ ہوا اور گورو گورو جپنے لگا ستگورو مہاراج نے راجہ شیوناتھ کی بھگتی سے تمام سنگلدیپ کو بخشدیا اور بوجہ اُسکی بھگتی کے ستگورو مہاراج کچھ عرصہ تک اُسی مقام پر رہے اور بانی پرگٹ کی اور وہ ملک کا ملک ستگورو مہاراج کا سکھ ہوگیا غرضکہ جسقدر زمین سمندر کے کنارے اسطرف ہے اُسی قدر زمین سمندر کے اُسطرف بھی ہے اور ستّرہ راجہ وہان راج کرتے تھے لیکن ستگورو مہاراج کے سکھ ہوتے ہی اور قدم دھوتے ہی اُس تمام سنگلدیپ کے جو ستّرہ راجاؤن کی ریاست بھی وہ سب کی سب راجہ شیوناتھ کے قبضہ مین آگئی اور راجہ موصوف وہان کی کل ریاست کا انتظام راجہ شیوناتھ موصوف خود کرنے لگے کیونکہ ستگورو مہاراج نے اُس راجہ کو تمام سنگلدیپ ہی بخشدیا تھا اب وہ راجہ سوائے گورو گورو کے اور کچھ نہ جانتا تھا اُس ملک مین دھرم سالہ ستگورو مہاراج کے حکم سے بنگئے اور تمام وہان کے لوگ نام مین دڑرہ ہوگئے راجہ شیوناتھ کی رسوئین مین اکیس من نمک پڑتا ہے۔

ستگورو مہاراج نے اُسی مقام پر (پران سنگلی) کی پوتھی اُچارن کی تھی اور بوقت روانگی وہ پوتھی وہین رکھدی تھی اور راجہ موصوف سے یہ فرمایا تھا کہ ای راجہ ہمارے دیس سے ایک سکھ آویگا اُسکو یہ پوتھی دیدینا یہ سنکر راجہ موصوف ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا۔

ای سکھو اب تم سنگلادیپ کی رہراس سنو

جب رات ہوتی تھی تب دھرم سالہ مین سب سکھ اکٹھا ہوکر بیٹھتے تھے اور پرمیشر کی کیرتن کیا کرتے تھے اور جب کیرتن کرچکتے تھے اُسوقت صرف ایک سکھ پرشادی کھانے کو جاتا تھا اور صبح اُسکے جب دن چڑھتا تھا سب لوگ بیٹھکر کھاتے تھے۔

اُسوقت (رتن محل کوچ بانی پرگٹ ہوئی)

ستگورو پرشاد

(لکھت پران سنگلی سُن محل کی کتھا سری گورو کا کھوج ہے بانی گورو جی کا نوبن مدھست) اُسوقت ستگورو مہاراج یون اُچار کرتے تھے۔

ادھیائے پہلا	अध्याय पहला
راگ آسا محل پہلا	राग आसा महल १
ان من سب کہیے	उन मन सब कहिये

اون من ہرکھ سوگ نہین رہیے	उन मन हिर्ष सोग नहिं रहिये
اون من آسا نہین بیاپت	उन मन आसा नहीं व्यापत
اون من دھیان کیرتن اور بانی	उन मन ध्यान कीर्तन और बानी
اون من رہت سُن دھیانی	उन मन रहत सुन ध्यानी

آگے اسکے اوبھیاسے سنپورن ہین لیکن اس جگہ پر نہین لکھا ہی (تت محل یہ ان سنگلی ہوئی) اور وہی سب پرلے رکنے نس کیا) ستگورو مہاراج اس پوتھی کو وہین چھوڑ آئے تھے۔

اس (پران سنگلی) کی پوتھی ستگورو مہاراج نے لکھی اُسکے قدمون کا چرن امرت نام کا اُپدیش دیکر بسدگنی کے لائق کر دیتا ہی ستگورو مہاراج نے (چیرن مجبور کو رکھ شری کے پاس ایک چک ہی) اُس ہٹی مین چار کھوہ ہین انھین کھوہون مین رکھہ اِس پوتھی کو پرگٹ کیا ہی اور انا بانی پرادھ ہے تا پاسے گی) اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک آدمی (جمبودیپ) سے آویگا اُس شخص کو یہ پوتھی لکھکر دیدینا غرض کہ یہ پوتھی وہین سنپورن تھی پس جو دو اور واسی ستگورو مہاراج نے اپنے ساتھ رکھا تھا پس راجہ شیوناتھ کو ستگورو مہاراج منجھی بخشی۔

غرضکہ راجہ شیوناتھ بعد چند عرصہ کے مرگیا اُسکے بعد راجہ شیوناتھ کا پوتا گدی نشین ہوا اور کار دبار ریاست کا انجام دینے لگا جسکا نام راجہ رائے سنگھ تھا ایک شخص اسمی (رایادوتے تھا) اور یہ شخص اُس مقام کا (مسند) کہ جو اُس زمانہ کا خطابی نام تھا وہان کے سنگت مین یہ شخص حاضر رہتا تھا اُس شخص کے بھی دھرم سالہ تھے اور بڑی بھاری سنگت یکجا ہوتی تھی اور کیرتن ہوا کرتا تھا اور لنگر بھی چلتا تھا اور (پہاڑون کے مکانات سے آگے اسی کوس پر (کندنی بن) وہان پر تین راجہ ہین اور وہان پر بھی سنگت ہی وہین پر ستگورو مہاراج کا ڈیرہ ہی اُس مقام پر بھاٹ ہی مسند ہی اُس جگہ پر بھی سدھون کے ساتھ گوشٹ یعنے ست سنگ ہوا ہی اُس مقام پر بھی اُنکی پوجا چھین لی گئی ہی مگر یہ اُسوقت کی بات ہی کہ جب راجہ شیوناتھ زندہ تھا سدھون نے اپنے اُسوقت بھی بہت زور و طاقت دکھائی تھی لیکن کچھ کارگر نہ ہوئی تھی انجام کو پھر سدھون نے جانا کہ ستگورو مہاراج پورن پورکھ ہین آخرکار سب سدھ لوگ ستگورو مہاراج کے چرنون مین آگرے اور عرض کیا کہ اے مہاراج ہمکو بخشیے غرضکہ سدھون نے ستگورو مہاراج سے بخشش چاہی بعد اِسکے ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے اور جانب (تریاراج) جہان پر عورت تخت نشین تھی تشریف لے چلے اور سکھون کو آدھار کیا۔

آگے ساکھی ستگورو مہراج تریاراج مین جانیکی بابت چلی

نمبر ٦٦

ستگورو مہاراج چلتے چلتے اُس ملک مین تشریف لے گئے جہان پر عورت تخت نشین تھی اور اُس ملک کا نام (کامردیس) تھا ایک دن مردانہ کو بھوک نے زیادہ ستایا کیونکہ کچھ عرصے سے اُسنے کچھ کھایا نہ تھا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تو پون اہاری ہین اور ہماری عادت غلہ خواری کی ہی آپ نے آجتک میرا اِس بات کا کوئی علاج نہین کیا اب کوئی تدبیر کر دیجیے اِس تقریر سے ستگورو مہاراج کو دریافت ہوا کہ مردانہ از حد بھوکا ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ کہہ خیر تو ہی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو مارے بھوک کے رہا نہین جاتا ہے بعوض کھانے کے مجھکو خود بھوک ہی کھائے جاتی ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ یہ شہر بہت اچھا ہی مردانہ نے یہ سُنکر عرض کیا کہ

حضور اگر یہ شہر بہت اچھا ہے تو مجھکو اجازت ہو تو مین یہان سے کچھ کھا آؤن بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ گو کہ یہ شہر ہر طرح پر اچھا ہے لیکن مسافر کے جانے کے قابل نہین ہے یہ سُنکر مردانہ نے کہا کہ حضور کو اول تو آبادی ہی سے پرہیز ہے کہ اُسکے قریب تک نہین جاتے ہین اور اگر اتفاقیہ سے کہین بستی بھی ملتی ہے تو آپ فرماتے ہین کہ یہ بستی جانے ہی کے قابل نہین ہے اور ویرانہ اور اُجاڑ مین ناحق کو پھرتے رہتے ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی تو جا چاہے تو مین منع نہین کرتا ہون لیکن مقام خطرہ کا ہے اسلیے تو جانے مردانہ چونکہ بھوکا از حد تھا بستی مین جا پہونچا جس وقت بستی مین گیا وہان کی عورتین اجنبی آدمی دیکھکر ہنسنے لگین اور آپس مین ایک دوسرے سے کہنے لگین کہ اس شخص کو تم لینگے اور دوسری کہتی تھی کہ ہم لینگے چنانچہ ایک عورت نے مردانہ کو کچھ دینے کا اشارہ کیا مردانہ اُسکے ساتھ ہو لیا اور اندر مکان کے جا پہونچا اُس عورت نے جب اپنا قابو پایا تو مردانہ کے گلے مین ایک تاگا باندھ دیا کہ جسکی وجہ سے مردانہ مجبور ہو گیا بعد اسکے وہ عورت پھر پانی بھرنے کو گئی اب مردانہ اپنے دل یون سوچنے لگا کہ افسوس مین نے ستگورو مہاراج کی عدول حکمی کی کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہان پھنس گیا اب کون سی تدبیر کیجاے کہ جسکی وجہ سے یہان سے نجات ہاتھ آوے اتنے مین بھائی بالے نے ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور مردانہ کو گئے ہوے ایک عرصہ کثیر ہو گیا اور اسوقت تک مردانہ شہر سے واپس نہین آیا بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے ہمکو خود مردانہ کی اسوقت ضرورت ہے کیونکہ ستار سننا چاہتے ہین اور علاوہ اسکے مجھکو یہ بھی خیال ہے کہ یہ بستی سراسر نگری ہے کیا جانے مردانہ کس آفت مین آ گیا ہو یہ کہکر ستگورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ چلو بھائی بالے مردانہ کو لے آوین بھائی بالے نے دریافت کیا کہ حضور مردانہ کہان ہے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ ایک مکان مین قید کر لیا گیا یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور مردانہ تو ہمیشہ ہی عدول حکمی کیا کرتا ہے اور یہ نہین سمجھتا ہے کہ نتیجہ کیا ہو گا باوجود اسکے کہ اُسنے کئی بار زک اُٹھائی ہے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے مردانہ کے واسطے چلنا ہی چاہیے یہ کہکر بستی مین جا پہونچے اور لوگون سے پوچھنے لگے کہ ای بھائیو یہان کوئی نیا غیر ملک کا آدمی آیا ہے ایک شخص ہمارے ساتھ کا تھا جو بستی کو آیا تھا اور ابتک پلٹ کر نہین گیا وہان بستی کی عورتین ستگورو مہاراج کی طرف بھی دیکھکر مسکرائین اور بدستور اسی طرح پر کہنے لگین کہ یہان کوئی آدمی نہین آیا ہے اتفاق سے ایک عورت نے بھائی بالے کے بھی گلے مین جیسا کہ مردانہ کے گلے مین باندھ دیا تھا باندھنا چاہا یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

کلر کیا دنڑ جاریان جھوٹے مُسک منگیو — कलर किया वन जारयां भूंटे मुस्क मंगे
عملا باجھے نانکا کیونکر کنتھ ملین — अमला बाझै नानका क्यों कर कंथ मिलै

ستگورو مہاراج کی زبان مبارک سے جیون ہین یہ اشلوک نکلا اتنے مین وہ عورت جس نے کہ مردانہ کو باندھ لیا تھا اور پانی بھرنے کو گئی تھی اپنے سر پر گھڑا رکھے ہوے آتی تھی پس اُس عورت کے سر پر پانی کا گھڑا بجنسہ جم گیا جب وہ عورت اپنے سر سے گھڑا اُتارنے لگی تو اُترتا نہ تھا ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے تم نے دیکھا بھائی بالے نے عرض کیا کہ جو کچھ حضور نے دیکھا یا وہ مین نے دیکھا ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے مردانہ کے گلے کا تاگا جا کر کاٹ دو ارشاد کے ساتھ ہی بھائی بالے نے فوراً ہی تاگا کاٹ دیا تاگے کے کٹتے ہی مردانہ قید سے آزاد ہو گیا اور اپنی اصلی حالت پر آ گیا اُسوقت پھر مردانہ سے ستگورو مہاراج نے پوچھا کہ مردانہ کیا خیر ہے بجواب اسکے مردانہ نے کہا کہ بس حضور بس مجھکو کس بلا مین آپ نے ڈالدیا تھا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تو تو آپ ہی بستی کو چلا آیا کرتا ہے اور خود ہی

ایسے ایسے مقامات مین اکثر بعضی جانا ہون مین نے تجھسے کب کہا تھا کہ تو وہان جا بلکہ مین نے تو منع کیا تھا کہ تو وہان نہ جا اسنے عرصہ مین اُس عورت کا خاوند کہ جس نے مردانہ کو بھیجا یا تھا آکر اپنی عورت کی کیفیت دیکھکر کہ سر پر اُسکے گھڑا جم گیا ہے اُترتا ہی نہین ہے غرضکہ اُسنے بھی جو جو تدبیرات مناسب سمجھین سب کین لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اب تمام بستی کے لوگون نے ملکر اُس گھڑے کو اُتارنا چاہا لیکن کسیطرح نہ ہلا آخرکار ایک عورت کہ جو کل جادوگرنیون کی افسر تھی اُسکے پاس سب کے سب جا پہونچے اور کل کیفیت بیان کی کہ ایک عورت کے سر پر ایک گھڑا جم گیا ہے اور اُترتا نہین ہے اور گھڑا اندر سے پانی سے بھرا ہوا ہے اسوقت اُس بستی کی مالک ایک عورت تھی اُسکا نام (نور شاہ تھا) اُسکو بھی اس معرکہ سے مطلع کیا اُسنے بھی حکم دیا کہ جو شخص اس علم کا جاننے والا ہو وہ اسکے بارے مین کوتاہی نہ کرے غرضکہ مالک شہر کے حکم سے جو جو شخص اس علم و فن کو جانتے تھے سبھون نے اپنی زور آزمائی کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ اُس شہر کے گرد و نواح کے لوگ بھی بلائے گئے اور اُنھون نے بھی اپنی اپنی طاقت علمی اسطرح پر صرف کی کہ کسی نے مرگ چھالے پر بیٹھکر کچھ منتر پڑھے اور کسی نے ڈھول وغیرہ بجاکر غرضکہ جو کچھ کہ اس معاملہ کی ترکیب و تدبیر تھی کرتے گئے لیکن کل بے سود ہوئین اور اُس عورت کے سر پر گھڑا بجنسہ جما رہا اتنے مین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو واہ گورو کہکر رباب بجا مردانہ نے فوراً ہی واہ گورو کہکر رباب اُٹھالایا اور ستگورو مہاراج کے آگے لاکر بجانے لگا اُسوقت ستگورو مہاراج نے راگ وڈہنس مین یہ شبد فرمایا

راگ وڈہنس محل پہلا	राग वसहन्स महल १
گن ونتی سوہرا دیا نرگن کو کے کاے	गुण वन्ती सोहरा विथा निरगुन कोके काय
جے گن ونتی بیر ہے تان بھی سوہرا ونڈ جاے	जे गुण वंती वीर है तां भी सोहरा वंड जाय
میرا کنتر سال لے دھن اورا راوے جیو	मेरा कंतर साल के धन ओरा रावै जीव
ایک رہاؤ	एक रहाव
کرنے کامن جے تھیے جے من دھاگا ہوے	कर्नी कामन जे थीये जे मन धागा होय
نانک مول نہ پایئے لیجے چت پروے	नानक मोल न पाइये लीजे चित परोय
راہ دسائن جو لاسکے اوڑی آس	राह दसायन जुला अकव्या अवड़ी आस
تیسے ہی نال اکانڑ کیون تھیوے گھر واس	तैसे हि माल अकआंउ क्यो पावै घर वास
نانک ایکی باہرا دوجا ناہین کوے	नानक ऐको बाहरा दूजा ना हीं कोय
تیسے ہی لگی جو رہے بھی سوہڑدے سوے	तैसे हि लगी जो रहै भी सोहडवे सोय

غرضکہ ستگورو مہاراج کا یہ کلام فرمانا تھا کہ سب لوگون کی تدبیرین و ترکیبین و نیز جملہ منتر و جنتر بیکار ہو جاتا تھا جب کچھ عرصہ گذرا اور کسیسے اُسکے سر کا گھڑا نہ اُترا اُسوقت سبھون نے ملکر اُس شہر کے مالک یعنے (نور شاہ) سے جاکر کہا کہ حضور اب تو سب لوگ اپنی ترکیب کرکے تھک گئے لیکن کچھ فائدہ نہین ہوتا یہ سنکر اُس مقام پر خود (نور شاہ) آئی اور اپنے ساتھ بھی بہت سے اس فن کے لوگ ہوشیار ہوشیار ساتھ لائی اُن لوگون نے بھی اپنے اپنے کرتب دکھائے لیکن ستگورو مہاراج کے شبدون کے آگے منہ کی کھائی اتنے مین ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ سوہی محل پہلا	राग सोही महल १
من دن کوچ جی امان نڑدے ہڑی ہون کیون سوہڑا ونڑ جاوجیو	मन वन कोच जी अमां वड़दे सडी हो क्यो सोहहा वड जावजी

एक दो एक चढ दिंया कोन जरें मेरा नाव जीव	ایک دوایک چڑھدیان کون جرین میرا ناون جیو
जिन सखी सोहड़ा वी ऐसे अपने छान वडे मह जीव	جن سکھی سوہرادی ایسے اپنے چھان وڈے -
सो गुन मन बन अपनी हू के जीव दोष धराव जीव	اسوگن من دن آدنی ہوکے جیو دوس دھراو جیو
क्या गुन तेरे वक्खवरां हूं क्या क्या घिना तेरा नाथ जीव	کیا گن تیرے دکھران ہون کیا کیا گھنا تیرا ناون جیو
साईं ना रूप रंग ला मोती ते मानक जीव	سائی نا روپ رنگ لا موتی تے انک جیو
सो सत सहु देतयां मैं तिन सौं लाया चित जीव	سوست سہودتیان مین تن سون لایا چت جیو
मन्दर मिठै सुन्दरै पत्थर कीते रस जीव	مندر مٹھے سندرے تھر کیتے رس جیو
होय इने टोली भूली असत्य संगत ना वैठै पास जीव	ہوسے اپنے ٹولی بھولی است سنگت نا بیٹھے پاس جیو
अ मर कुंज कुरली बाग़ बैठे आये जीव	امر کنج کورلی باغ بیٹھے آئے جیو
साथ न चलै सोहुरे क्या मोंह दीस्ये आगे जाव जीव	سادھ نہ چلے سوہرے کیا منھ دیسے آگے جاسے جیو
सुत सुत भातों धियां भूले वाटन आस जीव	ست ستھ جھاتون تیہان بھولے واٹن آس جیو
तीसे हि नाली मोतियां सद रसा कंधार मां आस जीव	تیسے ہی پانی موتی تیان سد کھا کندھریان آس جیو
सुधु गुसा मैं सब आ गुन एक नानक की अरदास जीव	تدہ گن مین سب آوگن یک نانک کی ارداس جیو
सब राते सुभा गनी में दी हागिन काई रात जीव	سب راتے سبھاگتی مین ڈی ہاگن کاسے رات جیو

غرضکہ نور شاہ کے ہمراہیوں و نیز آسکی خود بھی تدبیرین بیکار ہوئین اور کچھ فائدہ نہ دیکھا لیکن تاہم اس فن کے لوگ ڈھولکین بجاسنے ہی رہے اور اپنی اپنی ترکیبین چلاتے ہی رہے تب ستگورو مہاراج نے ایک شبد اور فرمایا۔

राग आसा महल १	راگ آسا محل پہلا
ताल मदीरे घट के घाट	تال منیدری گھٹ کے گھاٹ
दो लख दुन्या बाजे बाज	دولکھ دنیا داجی داج
नारद नाचै कल का भाव	نارد ناچے کل کا بھاو
जत सत कह राखै पाव	جت ست کہ راکھے پاو
नानक नाम बिटहु कुर्बान	نانک نام دٹھو قربان
अन्धी दुन्या साहब जान	اندھی دنیا صاحب جان
एक रहाव	ایک رہاو
गुरू पास गुफिर चेला खाय	گوروپاس ہو پیر چیلے کھاسے
ताभि प्रतवै सो घर आय	تامین پرتوسے شو گھراسے
जी सो बरयां जीयम वाद	جیسو وریان جیون گھاٹ

خصم پچھانے سو دن پروان
درشن دیکھے دیا نہ ہوے
لے دیئے بن رہے نہ کوے
راجہ نیاو کرے ہت ہوے
کہے کوشائی ان مین نہ کوے
مانس مورتی نانک نام
کرنی کتا در فرمان
گور پرشادی جانے مہمان
تان کچھ درگہ پاوے مان

بعد اسکے ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک اور فرمایا۔

اشلوک

کلیان سچے رنگیا ابری پوری ابیان
منون کسادھا کالیان باہر ہو چیٹیان
رساکر ہت ناڑیان جیسے وہے درکھڑیان
تان خصمی رتیان مانون سو کھڑیان
ہون وسے تانڑ نما ٹیارہے نماڑیان
نانک جنم سکارتھ جو تن کے سنگ ملیان

खसम पहचाने सो दिन प्रवान
दर्शन देखे दिया न होय
लै देते बिन रहै न कोय
राजा न्याव करै हित होय
कहे खोटाई इन मां न कोय
मानस मुर्त नानक नाम
करनी कुता दरो फ़र्मान
गुरु प्रशादी जाने महमान
तां कुछ दरगह पावे मान

श्लोक

गलियां सीची रंग धा ख्बरी बूरी चहयान
मनहु कुसाधा काल्यां बाहर हो चिटविया
रिसा कर हितनारियां जैसे वहे दर खडयां
ताल खसमी रलयां मानहु सुखड लयां
हो दे ताड निलाडया रहै निमाडयां
नानक जन्म सुकार्थ जो तिन के संग मिलयां

جب یہ اشلوک ستگورو مہاراج نے فرمایا اُسوقت (نورشاہ) مالک شہر نے اپنے دل مین سوچا کہ اب انکو کچھ طمع دکھانا چاہیے اگر یہ شخص طمع مین آجاوے تو پھر گویا تابع ہو گیا یہ سوچکر نورشاہ نے ہر ایک قسم کے جواہرات نقد لیکر ستگورو مہاراج کی نذر گذرانی اور قدمون پر آگری اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ جسقدر دولت و مال ہی اسکو فروخت کر کے اس سے یہان ایک دھرم سالہ بنواؤ تاکہ آیندہ روندہ کی خدمت ہوا کرے اُسوقت البتہ تمہارا بھلا ہوگا اور (ست نام) کا سمرن کیا کرو ادب سے جھکی رہنا بلکہ بادب پیش آنا یعنی غرور وتکبری دل سے دور کر دینا اتنے مین وارثان اُس عورت کے کہ جسکے سر پر گھڑا جم گیا تھا سب ستگورو مہاراج کے حضور حاضر آسکے اور بھائی بالے کے قدمون پر گر کے عرض کیا کہ ای مہاراج آپ لوگ صاحت ودیال مورت ہین آپ کرپا کیجئے اور اسکی تقصیر کو معاف کیجیے یہ سنکر بھائی بالے نے کہا کہ ستگورو مہاراج نہایت ہی ملائم اور دیالو ہین بہتر ہی کہ تم لوگ اُنہین کے قدمون پر جا گرو اور اُنہین کی خدمت مین اپنی عرض پیش کرو اسی سے تمہارا بھلا ہوگا اتنے مین ستگورو مہاراج نے اُن لوگون سے فرمایا کہ ای بھائیو تم لوگ اسکے ہو جاؤ اور اُن لوگون نے بسر و چشم قبول کیا اُسوقت ستگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے تم واہگورو کہکر اس عورت کے سر پر سے گھڑا اتار لو چنانچہ بھائی بالے نے واہگورو کہکر پانی کا چھینٹا اُسکے منہ پر مارا اور فوراً ہی اُسکے سر سے گھڑا اُتارا اُسوقت اُن لوگون کی کچھ اور ہی

ہوئی اور سب لوگ ستگورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور اُن لوگون کو شانت آگئی بموجب حکم ستگورو مہاراج کے دھرم سالہ طیار ہوا اور وہان کے تمام لوگ گورو گورو جپنے لگے اوسوقت ستگورو مہاراج وہان سے روانہ ہوئے ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک زمیندار سے کہ جسکا نام بھی تھا جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ٦٧

ایک مقام پر ایک زمیندار امی (بھی) تھا اُسنے اپنی زمینداری مین یہ حکم دے رکھا تھا کہ جو کوئی فقیر خواہ سادھو آوے کہین ہرگز نہ ہرگز بیٹھنے نہ پاوے اور جو کوئی خلاف اسکے کریگا اُسکو یہ سزا دی جاویگی کہ اُسکا کل مال و اسباب لوٹ لیا جاویگا اور سرکار کی ضبطی مین آجائیگا تو اُسکی رعایا نے عرض کیا کہ ای زمیندار صاحب جو کوئی سادھو سنت ہوتا ہے وہ بستی اور آبادی ہی دیکھکر آتا ہے اور کھانے کو پاجاتا ہے اب آپ کا یہ حکم ہے پھر اُسکو کہان تب زمیندار مذکور نے کہا کہ جو کوئی آوے ہمارے مکان پر بھیجدیا کرو اور اُس زمیندار مذکور کا علاوہ پیشہ زمینداری کے لوٹ مار بھی پیشہ تھا کہ جو کوئی راستہ مین مسافر وغیرہ ملجاتا تھا بھی مذکور اُسکو ملاتا مال لوٹ لیا کرتا تھا دن کو یہ کام کیا کرتا تھا اور شب کو چوری کیا کرتا تھا غرضکہ یہی کار اُس نالائق زمیندار کے تھے پس ایسی بد اعمالی و بد افعالی سے بھی زمیندار کا گذر تھا باوجود اسکے اپنے مکان مین دھرم سالہ بنا رکھا تھا اور آٹھ پہر کھانے کا لنگر جاری رہتا تھا جو شخص جاتا تھا بلا مانگے کھانا پاتا تھا بلکہ بہت تکرار سے اُسکو کھلاتا تھا تاوقتیکہ کھانا نہ کھاوے مکان سے جانے نہ پاوے ۔ جب ستگورو مہاراج بھی اُسکے علاقہ مین جا نکلے کہ جہان سادھو اور فقیر کے ٹھہرنے کی ممانعت تھی اُسوقت ستگورو مہاراج ایک شریف آدمی کا دروازہ دیکھکر جا ٹھہرے اُس بستی کے لوگون نے جب دیکھا کہ سادھو لوگ بیٹھے ہین آکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکے متھا ٹیکا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای سنت جی صاحب مہربانی کیجیے کہ آپ یہان نہ بیٹھیے بوجہ اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بستی دیکھکر ہر شخص آ بیٹھتا ہے اسیطرح ہم بھی بستی دیکھکر آ بیٹھتے ہین یہ تو ظاہر ہے کہ ویرانہ مین کوئی نہین بیٹھتا ہے یہ سنکر بستی کے لوگون نے اپنی معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ ای مہاراج اس بستی کا جو مالک ہے اُسکا ہمارے لیے حکم ہے کہ جو شخص یہان آجایا کرے اُسکو ہمارے گھر بھیجدیا کرو اور اگر خلاف اس حکم کے جو کوئی کسی سادھو و فقیر کو ٹھہرنے دیگا تو اُسکا کل مال و اسباب ضبطی مین آجاویگا یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے و بھائی مردانہ ہم بھی اُسی کے مکان پر چلین حسب الارشاد ستگورو مہاراج کے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے اُس بھی زمیندار کے مکان پر جا ٹھہرے ہوتے اتنے مین اُس زمیندار کو خبر ہوئی کہ ایک سادھو نرنکار کے پیارے تشریف لائے ہین جیون ہین اُس زمیندار نے سُنا ایسے ہی ستگورو مہاراج کے قدمون پر بھی زمیندار مذکور آگرا اُسکو دیکھکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی سکھ گورو ہمیشہ تیرا بھلا کریگا یہ سنکر اُس بھی زمیندار نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ پرشادی طیار ہے ای سنت جی بھوجن کیجیے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی پرشادی بھی بھوجن کرلیوینگے ستگورو مہاراج گھٹ گھٹ کے جاننے والے تو تھے ہی اُسی وقت آپ نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ تیرے گھر مین آٹھ پہر لنگر جاری رہتا ہے سو تو کیا روزگار کرتا ہے جو کہ اُس بھی زمیندار نے ستگورو مہاراج کے درشن کیے تھے اسیلیے اُسوقت اُسکی عقل کچھ اور ہی ہوگئی تھی اُسنے اپنے روزگار کی کیفیت ستگورو مہاراج کے حضور مین راست براست کہدی اور عرض کیا کہ حضور میرے روزگار کی تو یہ کیفیت ہے کہ دن کو تو راستہ لوٹتا ہون اور شب کو چوری کرتا ہون جسوقت ستگورو مہاراج نے یہ سنا آپ نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ پھر یہ پرشادی تو ہم نہین کھا سکتے ہین بجواب اسکے (بھی) زمیندار نے عرض کیا کہ ای مہاراج اگرچہ آپ نے کچھ بھی نہ کھایا تو برا بھلا کیونکر ہوگا بجواب اسکے

ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ جب تو یہ روزگار چھوڑ دے اور نیک معاش اختیار کرے تو البتہ ہم پرشادی یاد دینگے یہ سُنکر بھی زمیندار نے عرض کیا کہ جس روزگار کی آپ اجازت دیوین اُسکو اختیار کرون لیکن یہ روزگار مجھ سے ہرگز ہرگز نہ چھوٹیگا وجہ اسکی یہ ہے کہ ابتدا سے مین نے یہی روزگار کیا بلکہ میرا خاندانی یہی پیشہ ہے باپ دادا بھی یہی روزگار کرتا چلا آتا ہے ستگورو مہاراج یہ سُنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ تو نے ہم سے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھی بلکہ راست براست کہدیا ہے اور یہ شبد فرمایا۔

شبد

یہ سچ سُنان کا خصم ہے جس بخشے تس دے۔

بعد اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سن بھائی سکھ ہمارے تین کلام تو مان تو البتہ ہم پرشادی کھاوینگے اُسنے عرض کیا کہ بہت اچھا ستگورو مہاراج نے فرمایا۔ راست گفتاری۔ نمکحرامی کبھی نہ کرنا۔ غریب آزاری کبھی نہ کرنا۔ یہ سُنکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر بھی زمیندار نے تھا ٹیکا اور یہ کہا کہ اے گورو مہاراج یہ تینون باتین مین نے دل سے قبول کین بعدہٗ ستگورو مہاراج نے سچ کی بابت ایک پوڑی فرمائی۔

پوڑی	पोड़ी
سچا صاحب سچ ایک تون جن سچے سچ ورتایا	सचा साहब सच एकतूं जिन सचे सच वसाया
جس تون دیہ تس ملے سچ تان تن سچے سچ کمایا	जिस नूं बदेह तिस मिल सच तां तिन ने सच कमाया
ستگور ملے سچ پائیا	सत गुरु मिल्या सच पाइया
جنکے ہردے سچ بسایا	जिन के हृदै सच वसाइया
مورکھ سچ نجانڑنے من مکھ جنم گنوایا	मूर्ख सच न जाने मन मुख जन्म गवाया
وچ دنیا کاہے آیا	विच दुन्या काहे आया

ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھی یہ سچ بولنا پرمان ہوتا ہے یہ بات ستگورو مہاراج نے فرمائی تو (بھی) مذکور نے عرض کیا کہ حضور کس طرح مین آپ کے حکم کی تعمیل کرون جسطرح مجھ سے ممکن ہو وہ مجھکو ارشاد فرمایا جاوے۔

ستگورو مہاراج نے یہ شلوک فرمایا

اشلوک محل پہلا	श्लोक महल १
سچ تان پر جانیے جان ہردے سچا ہوے	सच तां पर जानये जां हृदय सच्चा होय
کوڑ کی مل اترے تن کرے اچھا دھوے	कूड़ की मल उतरै तिन करै अच्छा धोय
سچے تان پر جانیے جان سچ دھرے پیار	सचा तां पर जानये जां सच धरै प्यार
ناؤن سُن من رہیے تان اسے مکھ دوار	नाव सुन मन रहै तां पाये मुख दुआर
سچ تان پر جانیے جان جگت جانے جیو	सच तां पर जान्ये जां जुगत जाने जीव
دھرتی کایا سادھ کے بچ دے کرتا بیو	धरती काया साध के विच दै करता बीव
سچ تان پر جانیے جان سکھ سچی لے	सच तां पर जान्य जां सिख सची ले

دیاجانے جیان کی کچھ پن دان کرے
दायाजाने ज्याँ की कुछ पुन दान करै । ॥
سچ تان پر جانیے جان ادھم تیرتھ کرے نواس
सच ताँ पर जान्ये जां अधम तीरथ करै निवास
ستگورون پوچھ کے بہہ رہ کرے نواس
सत गुरू ने पूछ के भै रहि करै निवास । ॥
سچ سبھن ہوے در پاپ کڈھی دھوے
सच सभन होये दरि पाप कधी धोय । ॥
نانک وکھری بنتی جن سچ پلے ہوے
नानक वखानै वीनती जिन सच पले होय ॥

اسوقت ستگورو کی زبان فیض ترجمان سے (بھی) نے یہ اشلوک سُنا عرض کیا کہ ای سنت جی صاحب مین نے آپ کے احکام کو بسر و چشم بدل و منظور کیا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے مکرر فرمایا کہ جسکا جواب (بھی) مذکور نے یہ عرض کیا کہ حضور کے تین احکام مجھکو منظور ہین اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ جو تو نے قبل آج کے گناہ کیے ہین وہ سب تجھکو بخشے گئے اور اب بھی جو کام کرتا ہی وہ بھی بخش دیے گئے اور پرمیشر کی درگاہ مین تیرے اعمالون کا مین ضامن ہونگا لیکن اوپر کے تینون احکام کی پابندی بھی ضروری ہی یہ سُنکر (بھی) مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون مین گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ستگورو مہاراج نے اُسکے مکان پر پرشادی پائی اور پانچ دن ستگورو مہاراج اُسکے مکان پر مقیم رہے اور (بھی) زمیندار سکھ نے بھی ستگورو مہاراج کی از حد خدمت کی بعد اسکے ستگورو مہاراج نے وہان سے چلنے کا قصد کیا اُسوقت بھی مذکور نہیت رنجیدہ ہوا اور اپنے دلمین کہنے لگا کہ اب مین کس زندگی کیواسطے پاپ کرون کیونکہ اب تو مجھکو سادھون کا ست سنگ بھی ہو چکا ہی اور سنتون کے درشن بھی ملچکے ہین ہان ایک بات یہ ضروری امر ہی کہ کسی مالدار خواہ راجہ کے یہان سے کچھ ایسا اثاثہ لانا چاہیے کہ عمر بھر مین بیٹھکر کھاؤن اور لوگونکو بھی کچھ کھلاؤن یہ سوچ سمجھکر (بھی) مذکور نے ایک دن بہت اچھے کپڑے پہنے اور موتیون کی مالا وغیرہ پہنا جبکہ چار گھڑی رات گذری تو ایک راجہ کے دروازہ پر جاکر کھڑا ہوا جب اندر چلا تو اُسوقت دربان نے پوچھا کہ ای بھائی تو کون ہی کہ جو اسوقت راجہ کے مکان کے اندر جاتا ہی بجواب اسکے (بھی) نے اپنے دل مین سوچا کہ اگر جھوٹ بولتا ہون تو گورو مہاراج کے احکام کے خلاف ہوگا کیونکہ مہاراج کی ہدایت ہی کہ سچ بولنا اسلیے اِس سے بھی سچ ہی کہنا چاہیے چاہے اسکا نتیجہ اور انجام کچھ ہی کیون نہ ہو گو کہ چاہے جان جاے لیکن خلاف احکام ستگورو مہاراج کے کوئی لفظ زبان پر نہ آئے یہ سوچکر (بھی) نے اُس دربان کو جواب دیا کہ مین تو چور ہون بجواب اسکے دربان نے کہا کہ کیا بھائی تو کچھ نشہ پیے ہی جو مجھ سے مسخراپن کی گفتگو کرتا ہی اور اپنے دل مین دربان مذکور نے سوچا کہ اگر یہ شخص چور ہوتا تو اپنے منہ سے کبھی نہ کہتا کہ مین چور ہون یہ سوچ سمجھکر دربان مذکور نے کہا کہ جاؤ بھائی جاؤ یہ سُنکر (بھی) مذکور راجہ کے اندر محل مین داخل ہوگیا اور توشہ خانہ کے اندر جا بیٹھا اور وہان پر ایک قسم کے قیمتی اسباب و نیز موتی و ہیرا وغیرہ ایکجا کر کے دیکھنے لگا اتنے مین ایک طاق پر دیکھا کہ ایک برتن رکھا ہی (بھی) مذکور نے اُس برتن مین ہاتھ ڈالا تو اُسمین کچھ کھانے کی چیز دیکھکر وہ چیز اپنے مُنھ مین ڈال لے جس سے اُسکو نمکین مزا معلوم ہونے لگا غرضکہ اُس برتن مین راجہ کے کھانے کیواسطے از قسم (چورن) رکھا تھا کہ جسکا ذائقہ نمکین تھا اُس ذائقہ کو دیکھکر (بھی) مذکور کو ستگورو مہاراج کا بچن یاد آیا کہ جسکا نمک کھانا اُس سے بُرائی نہ کرنا اب اِس شخص کا نمک میرے مُنھ مین پڑ گیا بس اب اِسکی چوری مین کیونکر کرون یہ امر خلاف حکم ستگورو مہاراج کے ہوگا اور خلاف اُنکے مجھکو منظور نہین ہی بس یہی بہتر ہی کہ مین خالی ہاتھ ہی یہان سے پلٹ جاؤن یہ سوچ سمجھکر (بھی) مذکور جو چوری کو گیا تھا ویسے خالی ہی اپنے گھر کو چلا گیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر مشہور ہوئی کہ راجہ کے توشہ خانے مین نقب لگ کر کچھ نقصان نہین ہوا غرضکہ یہ خبر راجہ صاحب تک پہونچی چنانچہ راجہ صاحب نے خود آکر دیکھا تو جواہرات وغیرہ کی گٹھریان بندھی ہوئی رکھی ہین لیکن کچھ نقصان نہین ہوا اتنے مین راجہ صاحب کی نگاہ اُس

چورن پر نظر کی تو دیکھا کہ ہان اسکا کسی قدر یعنے قریب ایک رتی کے نقصان ہوا ہی راجہ صاحب کو یہ کیفیت دیکھکر فکر پیدا ہوئی اور اپنے جی مین خیال کرنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ جو سمجھ مین نہین آتا ہی کہ کل جواہرات و نقد تو رکھے رہگئے لیکن کسی قدر چورن کو چور لے گیا باوجود اسقدر یہان دولت موجود ہونے کے چور میرے مکان سے خالی ہاتھ پلٹ گیا راجہ صاحب نے دربانون اور پہرہ والون سے دریافت کیا انھون نے عرض کیا کہ شب کو ایک شخص یہان آیا تھا اور ہم لوگون نے اسکو ٹوکا اور دریافت کیا کہ تو کون شخص ہی کہ جو راجہ کے محل کے اندر اسوقت جاتا ہی یہ جواب اسکے اسنے کہا کہ مین چور ہون ہم نے جواب دیا کہ ای بھائی تو ہم سے ہنسی کرتا ہی یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا یعنے سمجھا کہ یہ چور نہین ہی بلکہ کوئی اہلکار سرکار ہی کہ جو ایسی دریدہ دہنی سے باتین کرتا ہی جب ہم خاموش ہوے وہ اندر چلا گیا یہ سنکر راجہ نے ارشاد فرمایا کہ ای دربانون تم لوگ اس شخص کو تلاش کرو چنانچہ دربان لوگ اسکو تلاش کرنے لگے گو کہ انھون نے بہت کچھ تلاش کیا لیکن (بھی) مذکور ہاتھ نہ آیا جب ان لوگون نے جواب دیا تب راجہ صاحب نے اشتہار و اخبار و ڈھنڈھورا کرنے کو ارشاد فرمایا کہ اسطرح پر مشتہر کردو کہ جو شخص ہمارے یہان چوری کرنے کو آیا تھا اور خالی ہاتھ پلٹ گیا ہی اب اگر وہ خود حاضر آوے تو ہماری سلطنت مین وزارت کا عہدہ پاوے غرضکہ تین دن برابر یہ ڈھنڈھورا پھرتا رہا لیکن کوئی شخص راجہ صاحب کے پاس حاضر نہ ہوا جب یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تب راجہ صاحب نے حکم دیا کہ جسقدر بدچلن آدمی ہمارے شہر مین ہین گرفتار کیے جاوین اور انکو سخت سزا دیجاوے جبکہ یہ کیفیت شروع ہوئی تب (بھی) نے اپنے دل مین سوچا کہ ہماری وجہ سے اکثر لوگون کو تکلیف پہونچتی ہی اب مین راجہ صاحب سے ملاقات کرون آئین چاہے جو کچھ ہو غرضکہ (بھی) مذکور راجہ صاحب کے پاس جاکر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ان آدمیون کو چھوڑوا دین اور جسکی تلاش آپ کو ہی وہ مین ہون جو کچھ آپکو دریافت کرنا ہو مجھ سے دریافت کیجیے یہ سنتے ہی راجہ صاحب نے ان شخصون کو رہا کرا دیا اور بھی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ میرا اطمینان اس امر سے کردو کہ میرے مکان مین آکر تم خالی ہاتھ کیون گئے اس بات کو مجھ سے صاف صاف کہدو کیونکہ ہر قسم کا جواہرات اور بہت قیمتی اسباب یہان پر موجود تھا یہ سنکر بھی نے جواب دیا کہ ای راجہ صاحب اب آپ مجھکو چاہے جو سزا دین کیونکہ مین خود ہی حاضر ہو گیا ہون دل لگا کر سنیے یعنے مجھکو سنگورو مہاراج گورونانک جی صاحب کے درشن ایک دفعہ ہوے اور مین نے انکو اپنے برے کرمون کی داستان سنا کر انسے عرض کیا کہ آپ انکے کھونے کی کوئی تدبیر فرما دین اسوقت سنگورو مہاراج نے تین امر کی نسبت مجھکو ہدایت کی اور فرمایا کہ اگر تم اسپر عمل کروگے اور ہمارے کلام پر اعتقاد دھروگے تو پرمیشر تمھارے برے کرم چھوڑا دیگا وہ یہ ہین ۔ راست گفتاری کرنا ۔ نمک حرامی کبھی نہ کرنا ۔ غریب آزاری کبھی نہ کرنا ۔ چنانچہ ست گورو مہاراج کی ہدایت پر میرا عمل ہی اور آپ کے یہان چوری نہ کرنے کی وجہ انھین کی ہدایت مانع ہوئی کہ جس وقت اس چورن مین میرا ہاتھ پڑا اور نمک میرے ہاتھ مین لگا اور اسکو مین نے کھایا تو ست گورو مہاراج کا قول مجھکو یاد آیا اور باوجود اسقدر زر و جواہر موجود ہونے کے مین خالی ہاتھ واپس گیا علی ہذا القیاس جب مین دروازہ پر واسطے چوری کے آیا تب دربان نے مجھ سے دریافت کیا کہ ای بھائی تو کون ہی اسکو بھی جواب اپنے سنگورو مہاراج کی ہدایت کے موافق ہی مین نے دیا یعنے صاف اس سے کہا کہ مین چور ہون گو کہ اسنے میرے صاف گوئی کو یقین نہ کیا اور بلکہ چور خود کہنے سے ساہوکار بلکہ ملازم سرکار سمجھکر مجھ سے مزاحم نہ ہوا اور مین اندر چلا گیا اور پھر بھی اپنے سنگورو مہاراج کی ہدایت پر عمل کرکے خالی ہاتھ واپس گیا یہ قصہ سنکر راجہ موصوف نے بھی سے کہا کہ ای بھائی دھن تمھارے سنگورو مہاراج ہین کہ جنکی زبان فیض ترجمان کے اثر نے تمھارے ایسے سنگدل کو موم کر دیا کہ جسپر تم نے بخوبی عمل کیا اور تم بھی دھن ہو کہ جو تم اپنے سنگورو مہاراج کے کلام پر ہر طرح سے پابند ہوا اسلیے اب مین تم سے نہایت خوش ہوا ہون اسواسطے اپنے قول کے موافق مین تم کو اپنا وزیر اعظم بناتا ہون یہ کہکر اور اسی وقت راجہ صاحب نے بھی چور کو اپنی وزارت کا

خلعت عطا فرمایا اور اپنا وزیر اعظم بنایا۔

بعد اسکے کچھ عرصہ بعد راجہ موصوف نے ایک دن بھی مذکور سے کہا کہ اے بھائی گورکہ ہونے کی میری خواہش ہے کہ تم اپنا سِکھ مجھکو کرو یہ سُنکر بھی مذکور نے معذرت کی کہ حضور ابھی تو مین چور ہی ہون پورا سکھ بھی نہین ہون تو دوسرے کو کیا سکھ کرسکتا ہون اور گورو ہونے کو لیاقت چاہیے وہ مجھ مین کچھ بھی نہین ہین ہان اگر آپ کی یہی راے ہے تو مین آپ کو ایک صلاح دیتا ہون کہ آپ ستگورو مہاراج کا نام (گورو نانک نرنکاری ہی) اُسکو جپا کیجیے اور اُسکے نام سے ایک دھرم سالہ بنوائیے تاکہ آیندہ دروند سادھو مہاتما کو آرام ملے یہ اُنکی ہدایت کا جزو ہے بس اگر ایسا آپ کرینگے تو آپ کا ضرور ہی بھلا ہوگا اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی یاد رکھیے گا کہ اگر ایسا کیجیے گا تو ست گورو مہاراج ضرور۔ بالضرور آپ کو درشن بھی دینگے کیونکہ ستگورو مہاراج انترجامی ہین اور اُنکا یہ قاعدہ ہے کہ جس جگہ اُنکو کوئی یاد کرتا ہے اُس جگہ ضرور وہ موجود ہو جاتے ہین اُسکے یاد کرنے والے ضرور ہی اُنکے درشن پاتے ہین یہ سنتے ہی راجہ موصوف نے ست گورو مہاراج کے نام کا ایک دھرم سالہ بنانے کا فوراً ہی حکم دیا اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی فرمایا کہ آٹھو پہر اس دھرم سالہ مین لنگر جاری رہے تاکہ یہان پر اگر کوئی شخص بھوکھا نہ جاوے بعد چند عرصہ کے دھرم سالہ بنکر تیار ہوگیا اور غلہ کا اُسمین ایک انبار رہ گیا اور تین پہر پرمیشر کی کیرتن ہونے لگی اور راجہ مع رانی صاحبہ کے دھرم سالہ مین کیرتن سننے لگے اور بعد کیرتن کے بھوگ لگتا تھا بعد بھوگ کے سنگت برخاست ہوتی تھی ایک دن رانی صاحبہ نے راجہ صاحب سے کہا کہ میرے گھر مین کوئی اولاد نہین ہے بہتر ہے کہ آپ اے راجہ صاحب اس غرض کو ستگورو مہاراج کی سنگت کے آگے پیش کیجیے تاکہ ستگورو مہاراج کی بدولت کوئی اولاد ہو راجہ صاحب کو بھی یہ بات منظور تھی جب صبح کو راجہ مع رانی صاحبہ کے سنگت مین حاضر ہوے اُسوقت دست بستہ ہوکر سنگت کے سامنے عرض کیا اور ارداس کی کہ اے غریب نواز آپ لوگ ست گورو مہاراج بیٹے گورو نانک جی صاحب کے دیوان ہین اور اِس جگہ بجاے ستگورو مہاراج کے آپ ہی موجود ہین آپ لوگون کو کھنڈ بلکہ برہمنڈ بخش دینے کا اختیار ہے اسلیے میری گذارش ہے کہ میرے واسطے آپ لوگ درخواست کیجیے کہ میرے گھر مین کوئی اولاد ستگورو مہاراج عطا فرمادین کیونکہ سلطنت کا مالک کوئی نظر نہین آتا ہے یہ سُنکر تمام سنگت نے کھڑے ہوکر ارداس کہی کہ اے ستگورو مہاراج آپ ہمیشہ حاضر حضور رہین اور جو کچھ آپ سے خواہشمند مانگتا ہے اُسکو آپ عطا فرماتے ہین اسلیے ہم لوگ گذارش کرتے ہین کہ یہ راجہ مع رانی کے آپ کا صدق اعتقاد سے سِکھ ہے اور ہمیشہ سنگت مین حاضر ہوکر سنتون کی خدمت کیا کرتا ہے آپ کو سِکھ اور سنت دونون پیارے ہین آپ اپنی کرپا فرمادین تاکہ یہ لوگ اولاد پاوین بعد اسکے سنگت نے راجہ کو اطمینان دیا کہ آپ کو اس ارداس کا پھل ضرور ہی ملیگا یہ سُنکر راجہ نے مع رانی کے سنگت کے سامنے متھا ٹیکا اور حسب معمول اپنے مکان کو واپس آیا اُسی دن رانی صاحبہ کو حمل نمود ہوا اور بعد انقضاے میعاد کے راجہ صاحب کے گھر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی راجہ کو خبر ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوئی راجہ نے اپنے صدق دل سے اُس دختر کو لڑکا تصور کرلیا اور اپنے صدق اعتقادی سے کُل مراسم فرزندی کے ادا کیے غرضکہ کُل پرورش و پرداخت مثل لڑکے کے ہوتی رہی جب وہ دختر سیانی ہوئی ایک دن رانی صاحبہ نے عرض کیا کہ اب یہ لڑکی کچھ ہوشیار ہوئی اور دنیاوی رسم کے موافق شادی کے قابل ہوچلی اِس بارے مین بھی کچھ تجویز کرنی چاہیے بجواب اسکے راجہ صاحب نے کہا کہ ایک راجہ کی لڑکی نہایت ہی خوبصورت ہے اور اُسکی عمر بھی موافق ہمارے لڑکے کے ہے اُسی کے ساتھ مین اپنے لڑکے کی شادی کرونگا یہ سُنکر رانی صاحبہ نے کہا کہ اے راجہ صاحب یہ تو بُرا ہی ارادہ ہوگا کبھی ایسا دیکھنے مین تو کیا بلکہ سننے مین نہین آیا کہ عورت کی نسبت عورت ہی سے کی جاوے اُس وقت راجہ نے رانی صاحبہ سے کہا کہ اے رانی تمہاری نظر مین کیا یہ لڑکا لڑکی ہی نظر آتا ہے یہ سُنکر رانی خاموش ہوگئی راجہ نے ایک برہمن کو بلوا کر کہا کہ فلان شہر مین راجہ کے ایک دختر نیک صورت

و نیک سیرت ہو اُس سے اور ہمارے کنور جی سے شادی کا پیغام لیجاؤ یہ سنکر اُس برہمن نے عرض کیا کہ حضور ایسا پر ادھو مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہی کہ لڑکی کی شادی لڑکی سے کرادوں اور نہ کبھی ایسا سننے مین آیا ہی پتو میری دانست مین دونون کی مَتی خراب کرنی ہی بجواب اسکے راجہ نے کہا کہ اے برہمن دیوتا ہمکو تو یہ لڑکا نظر آتا ہی غرضکہ پروہت بھی خاموش ہوگیا آخر کار راجہ موصوف نے پروہت مذکور کو اُس شہر مین جہان کے راجہ کی دختر اُسکو پسند تھی روانہ کیا اور اپنا پیغام تحریری واسطے شادی اپنے پسر کے ساتھ اُسکی دختر کے دیا چنانچہ پروہت مذکور گیا اُس راجہ نے اُسکی بڑی عزت کی اور خط کو لیکر پڑھا اور اپنے پروہت کو بلواکر شادی کی ساعت ٹھہرائی اور جو ساعت قرار پائی اُس پروہت کے ساتھ جواب خط مین لکھدیا اور اُسکو رخصت کیا چنانچہ وہ واپس آیا اور اپنے راجہ سے ملا راجہ وہان کا خط دیکھکر نہایت خوش ہوا اور سامان کا حکم دیا کل سامان تیار ہوگیا اور شادی کے کل مراسم ادا کیے گئے اور شادی کا جوڑا پہنا کر برات کی طیاری ہوئی جب آپس مین نوید گیا تو لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ جسوقت یہ بات ظاہر ہوگی کیا نتیجہ ہوگا اور سواے ندامت کے اور کچھ نہ ہوگا راجہ خاموش ہو رہا اور اپنے صدق اعتقادی سے یہی کہا کہ چاہے میرے کوئی شریک ہو یا نہ ہو لیکن مین تو اُسکی شادی کرونگا اور تنہا ہی خود چلا جاؤنگا اِس بات کو سنکر سب لوگ آپس مین کہنے لگے کہ راجہ خود رائی کیے ہی جاتا ہی کسی کے سمجھانے کو نہین مانتا ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ عورت کی شادی عورت ہی کے ساتھ کیجاوے پھر سب لوگون نے راجہ سے مکرر عرض کیا کہ حضور اِس معاملے مین بخوبی غور کر لیا جاوے بجواب اِسکے پھر راجہ نے کہا کہ ہماری نظرون مین تو یہ لڑکی نہین معلوم ہوتی بلکہ لڑکا ہی نظر آتا ہی اور برات کی روانگی کا حکم دیدیا جو لوگ اُس راجہ کے تابعدار تھے آپس مین کہنے لگے کہ جو راجہ کا حال ہوگا وہی ہمارا بھی حال ہوگا یہ کہکر ہمراہ ہوے۔ اب ستگورو مہاراج کی لیلا دیکھیے کہ وہ اپنے بھگتون کی لاج ہمیشہ ہی رکھتے آئے ہین اتفاق سے برات تو جا ہی رہی تھی اثناے راہ مین ایک ہرن نظر آیا اُس راجہ لڑکے نے کہ جو دولھا بنا تھا ایام طفولیت سے فن شکار مین تعلیم پا ہی چکا تھا اُس ہرن کے پیچھے گھوڑا چھوڑ دیا اور اُسی کے پیچھے راجہ نے بھی اپنا گھوڑا چھوڑدیا غرضکہ جاتے جاتے ایک میدان مین جا پڑا اُس ہرن نے ایسی چوکڑی بھری کہ نظرون سے غائب ہوگیا دولھا مذکور اُسکی تلاش مین تھا کہ اُس ویرانہ مین ایک دیوار پختہ نظر آئی اُسنے خیال کیا کہ ہرن چوکڑی بھر کر اِس دیوار کے اندر چلا گیا ہی چنانچہ اُس دیوار کے اندر یہ بھی داخل ہوگیا اُسکے اندر ہرن کا تو پتہ ہی نہ ملا لیکن یہ دیکھا کہ ایک بنگلہ نفیس چار منزلہ اونچا اُسمین موجود ہی اور اُسکے اندر چارون طرف سنگت بھی موجود ہی اور کڑاہ پرشاد تقسیم ہو رہا ہی یہ کیفیت دیکھکر اِس دولھا نے اُس بنگلہ کے آگے جھک کر متھا ٹیکا جب کہ سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک سادھو براجمان ہین اُس دولھا کو دیکھکر سنگت سے آواز آئی کہ آؤ بھائی سِکھ گورو تیرا بھلا کرے بس یہ آواز سنتے ہی اُس دختر کی کہ بصورت پسر دولھا بنی ہوئی تھی کل اعضا اُسکے مردانہ ہوگئے اور اُسکو معلوم ہوگیا کہ ستگورو مہاراج خود ہی براجمان ہین اتنے عرصہ مین اُس دولھا کا باپ کہ جو اُسکے پیچھے آرہا تھا اُسی مقام پر جا پہونچا اور اُس چاردیواری کے اندر آکے بھی داخل ہوکر کل کیفیت دیکھی اُس دولھا نے اپنے باپ سے کہا کہ او پتا جی درشن کرو ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب براجمان ہین یہ سنتے ہی اُس راجہ نے ستگورو مہاراج کے درشن کیے اُسوقت سنگت سے آواز آئی کہ او سِکھ گورو تیرا بھلا کریگا راجہ نے جب متھا ٹیک کر سر اُٹھایا تو ستگورو مہاراج کے درشن ہوگئے اتنے مین کل براتی بھی جو اُن دونون کے پیچھے پیچھے آرہے تھے آپہونچے راجہ نے ستگورو مہاراج کا شکریہ ادا کیا اور دھن باد کہکر کہا کہ ایک دم مین ہمکو آپ نے نہال کردیا اور اِس بات کو دونون نے یعنے راجہ ونیز اُسکے لڑکے دولھا نے اِس بات کو اُس وقت کسی پر ظاہر نہ کیا اور اپنے دل ہی مین رکھا بعد اِسکے دولھا نے مع براتی ونیز راجہ صاحب پھر اُس مقام سے نکلکر اپنا راستہ لیا اور چلتے چلتے اُس شہر مین جا پہنچے

جہان شادی منظور تھی دیسا تو ایک عجیب چیز ہو وہان بھی کسی نے اس خبر کو پہونچا دیا تھا کہ جسکے ساتھ شادی ہوتی ہو وہ مرد نہین ہو بلکہ عورت کی شادی عورت کے ساتھ ہوتی ہو جبکہ برات وہان پہونچی تو دلھن کی جانب سے یہ گفتگو پیش ہوئی کہ یہان پر کسی آپ کے دشمن نے ایسی خبر مشہور کر دی ہو اس کی تصدیق پر ضرور ہو ورنہ شادی جو قریباً منظور کی گئی ہو نامنظور ہو اور اسی واسطے ایک عورت نائن) کہ جو بہت ہوشیار تھی اسطرف سے روانہ کی گئی اور اسکو ہر طرح سے ہدایت کی گئی کہ دولھا کی علامت مردی کی جانچ کر لیوے اگر راست بیان کریگی انعام پاویگی اور اگر غلط بیان کریگی روسیاہی مین بدنام کیجاویگی غرضکہ وہ عورت برات مین گئی اور دولھا کو تخلیہ مین بیجا کر علامت مردی کی جانچ کی تو اس دختر کو کہ بصورت پسر تھی بعلامت مردی پایا اور اپنے منھ کو اس سے چھپایا یہان جسوقت براتیون نے خبر سنی کہ امتحان ہو دولھن کے باپ کو منظور ہی سکوت کے عالم مین تھے لیکن راجہ کو تو یقین کامل تھا فوراً اجازت امتحان دیکر کہا کہ جسطرح منظور ہو امتحان کرو جب اس عورت نے دیکھا فوراً اپنے گھر واپس گئی اور دلھن کے والدین سے کہا کہ کسی دشمن نے یہ خبر غلط اڑائی ہو جسکے ساتھ دولھا کے باپ سے کبھی کی لڑائی ہو آپ دھن ہین کہ جو ایسا داماد پایا ہو اور دھن دلھن کے بھاگ کہ جو ایسے شخص کو بیاہی جاتی ہو اس بات کو سنکر طرفین کے آدمیون کو خوشی ہوئی اور ہنسی خوشی سے شادی ہوئی راجہ اپنی بہو گھر لایا اور رانی سے ستگورو مہاراج کے پرگٹ ہونیکی خبر سنائی۔

ای بھائیو دیکھو کہ اس راجہ کو کس قدر اعتقاد کامل تھا کہ جس اعتقاد کے ذریعہ سے دختر پسر ہو گئی اور ستگورو مہاراج نے اپنے درشن دیئے اب سب سکھون کو ستگورو مہاراج پر ویسا ہی اعتقاد رکھنا چاہیئے جیسا کہ اس راجہ کو تھا کہ جسکی بدولت اسکے سب کام پورے ہو جاوین اور اعتقاد کی بدولت اپنی مرادین پاوین جو سکھ خواہ سیوک ستگورو مہاراج پر پورا بھروسہ کریگا اسکے کل کام پورے ہو جاوینگے دیکھو سب سے پہلے اس زمیندار (بھمی) کی کیفیت کہ جو بڑا بھاری چور تھا اعتقاد لایا کیا پھل پایا یہانتک کہ راجہ کا وزیر اعظم ہو گیا۔ اور اس (دبھمی) کی ہدایت پر راجہ نے عمل کیا اور ستگورو مہاراج پر اپنا دل دیا لڑکی کی جگہ لڑکا ہو گیا اور آخر کار ستگورو مہاراج کے چرنون مین جا پڑا۔

جبکہ یہ ساکھی بھائی بالے کی زبانی سنگت نے سنی ستگورو مہاراج کا دھن باد گورو انگد جی صاحب کے سامنے ادا کیا اور ستھائیکا چنانچہ گورو انگد جی صاحب سب سنگت کو رخصت کر کے آپ ستگورو مہاراج کے دھیان مین مگن ہو گئے۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج اور کلجگ سے گفتگو ہونیکی بابت چلی

بھائی بالے کہتے ہین کہ ای گورو مہاراج ایک دفعہ ستگورو مہاراج سیت بند رامیشر کی سرزمین مین سمندر کے کنارے پر کہ جہان سمند کی لہرین آرہی تھین جا نکلے اس مقام پر تھوڑی دیر کے بعد ایک بڑی زور سے آندھی اٹھی اور کالی پیلی نہایت زور کی آندھی آگئی اس آندھی نے یہانتک زور دکھایا کہ درختون کو بھی اپنے مقامون سے اڑایا اسوقت مردانہ ڈرا اور منھ لپیٹ کر نہایت خوف سے کہنے لگا کہ ای ستگورو مہاراج اس مرتبہ تو حضور بڑے ہی اجاڑ مین تشریف لائے ہین یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ کیا کیفیت ہو مردانہ نے جواب دیا کہ ای ستگورو مہاراج مجھے اب یقین آگیا ہو کہ یہ آندھی بس جان لیگی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ واہ گورو واہ گورو کہو خوف دیگر کسی بات کا اندیشہ نہین ہو۔ اتنے مین (کلجگ) دیو کا سر دپ رکھکر جیسے کہ ایک پہاڑ ہوتا ہو آسمان کے پاس چوٹی پاتال مین پیر بڑے بڑے دانت ایسی شکل رکھکر سامنے آکھڑا ہوا مردانہ نے جب یہ خوفناک صورت دیکھی ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ ستگورو مہاراج اس آندھی سے تو بچ گئے لیکن اب اس دیو سے بچاؤ کی صورت نظر نہین آتی ہو بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ

جیسے کہ آندھی کچھ نہ تھی ویسے ہی یہ بھی کچھ نہین ہر واہ گورو کے جاپ بیٹھے جاپ جپاکر تیرے پاس کچھ نہین آویگا اتنے مین ر آگ کا سرو پیدا ہوکر سامنے اکڑا ہوا چارون طرف سے دھوان اٹھو رہا تھا مردانہ یہ کیفیت دیکھکر اور ڈرا اور منہ لپیٹ کر پڑ گیا اور شنگو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اب ان آفتون سے بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے اب زندگی کی کوئی صورت نظر نہین آتی ہے جواب اسکے پھر شنگو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ بھی کچھ نہین ہے اتنے مین پھر کلجگ نے کالی گھٹا اور پیلے بادل کا رنگ بدلا اور پتھر برسنے لگا اور بجلی چمک ایک شفقت آواز آئی ستگورو مہاراج کی قدرت سے کلجگ کے شعبدون کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا گو کہ پتھر گر رہے تھے لیکن وہ پتھر شنگورو جی تک نزدیک نہین بلکہ دور دور گر رہے تھے یہ کیفیت دیکھکر پھر مردانہ نے کہا کہ اے شنگورو مہاراج اس مرتبہ حضور کہان لائے کہ اگر بیابان مین بھی موئی تو گور و کفن بھی نصیب نہ ہوگا اور اس مین تو ذری شک ہی نہین کہ بیابان سے زندہ کیونکر بچینگے یہ سنکر پھر ستگورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ خوف نہ کر یہ بھی کچھ نہین ہے اور یہ بھی تھوڑی دیر مین جاتا رہیگا لیکن تو شبد پڑھے جا بعد اسکے شنگورو مہاراج نے راگ گوری مین شبد فرمایا۔

راگ گوری محل پہلا	राग गौरी महल्ल १
ڈر گھر گھر ڈرے ڈر ڈر جاے	रै घर २ डरै डर २ जाय
سو ڈر کیہا جت ڈر ڈر پاے	ो डर केहा जित डरडरपाय
تدھ بن دوجے ناہین جاے	तिधि बिन दूजे नाहीं जाय
جو کچھ ورتے سب تیری رضاے	जो कुछ वर्त्ते सब तेरी रजाय
ڈرے جو ڈر ہووے ہور	डरै ओ डर होवै होर।
ڈر ڈر مرنا من کا شور	र डर मरना मन का शोर
ایک رہاؤ	एकरहाव
نا جیو مرے نا ڈوبے ترے	ना जीव मरै न डूबै तरै।
جن کچھ کیا سو کچھ کرے۔	जिन कुछ किया सो कुछ करै
حکمی آوے حکمی جاے	हुकमै आवै हुकमै जाय।
آگے پاچھے حکم سماے	आगे पाछे हुकम समाय
ہنس ہیت آسا آسمان	हंस हेत आसा आस्मान ।
تس بچ بھوکھ بہت نشان	तिस विच भुख बहुत निशान
بھوکتا پنیا آدھار	भुखया पीनयां आधार।
بن کھادے مر ہووے گنوار	बिन खाये मर होय गँवार
جس کا کوے کوے کوئی کوے	जिस का कोई कोई काय कोय
سب کوئی تیرا تون سبنان کا سوے	सबको तेरा तू सबना का सोय

کے جیا جنت دھن مال	जाके जिवा जन्त धन माल
ک الکھن برہم بچار	नानक अलखन ब्रह्म विचार

ارتھ

شگورو مہاراج فرماتے ہین کہ گورمکھ لوگون کا ڈر کے اندر ہی مکان ہی کیونکہ منمکھ لوگ تو پرمیشر کو نہین ڈرتے ہین اور جو انکو ناحق ستاتے ہین اور تکلیف پہونچاتے ہین انھین لوگون کو جمراج کا ڈر ہوتا ہی گورمکھ لوگ یہ کہتے ہین کہ بغیر شگورو کے مرضی کے دوسرا جان کا لینے والا خواہ مارنے والا کوئی نہین ہی اُسی کے حکم سے آتا بھی ہی اور اُسی کے حکم سے جاتا بھی ہی اور جو لوگ جان مار کر کھاتے ہین اُنکی خواہش کھانے کے واسطے ترقی کرتی جاتی ہی مثلاً جیسے کہ آگ مین لکڑی ڈالنے سے آگ زیادہ ہوجاتی ہی اسیطرح جان مارنے کی خواہش جاندار چیز کے کھانے سے ترقی پکڑتی جاتی ہی اور جو لوگ واہگورو کا خوف کرتے ہین وہ جمراج کے خوف سے بیخوف ہین اور ہرطرح پر آسودہ ہین کیونکہ سب لوگ کسی کسی کا آسرا رکھتے ہین لیکن سنت مہاتما تو صرف ایک پرمیشر ہی کا آسرا رکھتے ہین اور وہ لوگ یہ اپنے دل مین یقین رکھتے ہین کہ جس کی یہ ساری خلقت ہی وہی خالق ان سبھون کا رازق ہی یعنے جو پیدا کنندہ ہی وہی ان سب کا رزق دہندہ بھی ہی جو شخص اُس پرمیشر کا خوف کریگا وہ کسی کو کبھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچاویگا اور وہ صرف ایک پرمیشر ہی کا نام جپے گا پس اُسی کا اُدّھار بھی ہو ویگا ای مردانہ تو صرف واہگورو واہگورو کہہ کیونکہ گورو کا نام ابناسی پورکھ ہی اسکو کال بھی نہین آتا یعنے وہ موت سے مبرا ہی ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنکر کلجگ نے آدمی کی شکل رکھی اور ست گورو مہاراج کے حضور مین اس صورت سے آکر حاضر ہوا کہ ہاتھ مین آگ اور منھ مین گوشت رکھے ہوئے تھا اور تمام بدن کچا تھا یہ کیفیت دیکھکر شگورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ ای مردانہ اُٹھ اور ڈھول اور رباب بجا یہ سنکر مردانہ اُٹھا اور رباب بجانے لگا تب شگورو مہاراج راگ مارو مین ایک شبد فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا	**राग मारू महल्ल १**
ڈرپے دھرتی اکاس نکھتر سراوپر امیر کگار	डरपे धरती आकास नखत्तर सिर ऊपर अमर कगार
پون پانی بیشنتر ڈرپے ڈرپے اندر بچار	पवन पानी वैसंतर डरपे डरपे इन्द्र विचार।
ایک نربھو بات سنئے	एक निर्भो बात सुनी
سو سوکھیا سو سدا سوہیلا جو گور ملگیا گُنے	सो सुखिया सो सदा सुहेला जो गुरु मिल गया गुणगार
ایک رہاؤ	एक रहाउ
دیہ دھار اور دیوا ڈرپے سدھ سادھک ڈر مویا	देहधार और देवा डरपै सिद्ध साधक डर मोया
لکھ چوراسی مر مر جنمی پھر پھر جونی جویا	लख चौरासी मर २ जन्मे फिर फिर जूनो जोया
راجس۔ سانتک۔ تامس ڈرپے کیتے روپ اُپایا	राजस सात्विक तामस डरपैं केते रूप उपाया
چھل بپری یہ کھولا ڈرپے ات ڈرپے دھرم رایا	छल बिपरी यह कैचला डरपै अति डरपै धर्मराया
سگل سگری ڈرے بیاپی جن ڈر کرنی ہار	सगल समग्री डरै ब्यापी बिन डर करने हार।
نانک بھگتن کا سنگی بھگت سوہی دربار	कह नानक भगतन को संगी भगत सोहे दरबार

یہ شبد کہکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سری پرمیشرجی کے پیارے تو کون ہی یہ سُنکر کلجگ نے ایک ہاتھ مین اپنے زبان اور دوسرے ہاتھ مین اعضاے تناسل اور سارا جسم ننگا مادرزاد ست گورو مہاراج کے سامنے اِس حیثیت سے آکر متھا ٹیکا اور کہنے لگا کہ ای ستگورو مہاراج مین آپ کے درشنون کو آیا ہون اور آپ کے مہاتم سے مین واقف ہون اسلیئے گذارش ہی کہ اِس میری بے ادبی کو معاف فرما اسوقت پرمیشر کی درگاہ سے مجھکو ہدایت ہوئی ہی اسلیئے آپ بھی مجھپر مہربانی فرمایئے کیونکہ جیسی صورت مین نے آپ کے سامنے بنائی ہی ویسے ہی اِس زمانے مین لوگ کرینگے گویا لوگون کا نمونہ مین نے دکھایا ہی اکثر لوگ اپنے اپنے طریقون کو چھوڑکر کے انھین دونون اعضاء کے بس ہوجاوینگے یعنے زبان - اور زن کے اوستاد اور والدین اور بزرگون کی شرم چھوڑ دوینگے یہ مین نے اُنکی صورت آپ کے سامنے کر دکھائی ہی اسلیئے امیدوار معافی کا ہون کیونکہ آپکا سنت اوتار ہی معافی دینا بھی آپ ہی کا کام ہی آپ مہاپورکھ ہین اب یہ فرمایئے کہ آگے کہان جایئے گا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ مین سری پرمیشرجی کو دیکھتا پھرتا ہون اُسوقت کلجگ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای پرم پورکھ جی تیرے سوا اور بھی کوئی سری پرمیشرجی ہی جسکو تم دیکھتے پھرتے ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای کلجگ تیری عملداری سنسار مین پھیلی ہوئی ہی پس تو یہان کس کام کے واسطے آیا ہی اور ایسی صورت کیون تونے بنائی ہی بجواب اِسکے کلجگ نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج میرا نام کلجگ ہی اور مین آپ کے صرف درشن کے واسطے آیا ہون آپ کو نمسکار کرتا ہون مین نے اپنے نام کے موافق یہ فریب اور جعل آپ کو دکھایا تھا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ تو اپنے (ابھین) بیان کر کہ تیرے زمانے مین تیرے مددگار کون ہین اور کس طرح پر سنساریون کو تو اپنے فریب مین لاتا ہی کلجگ نے کہا کہ ای سوامی جی سب سے زیادہ میرے ہمراہ ایک پہلوان ہی کہ جسکا نام جھوٹ ہی یہ تمام گناہون کے آگے نشان بردار ہی اسکو میرے لشکر کا افسر یا سپہ سالار سمجھنا چاہیے اور بعد اسکے یہ پانچ اور افسر ہین - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - انکو انھیون کے سوار تصور کرنا چاہیے اور عداوت - بدنیتی - جھگڑا وفساد - حسد - نااتفاقی - یہ لوگ رتھون کے سوار ہین اور - آلس - نیند - گوشت خوری - شراب خواری - منکری - یہ لوگ گھوڑون کے سوار ہین اور - عیاشی - چوری - جوا - بدکرداری - خودغرضی - یہ پیدل لشکر ہی انکے سوا اور بھی بہت فوج میری ہی کہ جو نیک کردار آدمی کو بچھاڑنے کے واسطے موجود ہی اور سب کے اوپر ایک (روپیہ) کا لالچ ہی کہ اِس سے بچنا ہی محال ہی ای ست گورو مہاراج جسکے اوپر میرا لشکر چڑھائی کرتا ہی اُسکو پست ہی کر دیتا ہی آپ یقین سمجھیے گا کہ میرے زمانے مین انسے بڑھکر طاقت ور اور کوئی دوسرا نہین ہی کہ جسکو میرے افسر زیر نہ کر لیوین جہان میرے لشکر نے آگھیرا کسی کے حواس بر جا نہین رہتے ہین انھون نے بڑے بڑے ہمت والون کے ہوش گم کر دیے علاوہ اِنکے میرا ایک اور سپہ سالار میرے زمانے مین ہی جسکا نام (ڈنبھ) ہی اُسنے تو سبھون کو بچھاڑ ہی لیا ہی میری دانست مین اس سے تو کوئی بچا ہی نہین اب آپ خیال فرماوین کہ جسکی حکومت مین اِسقدر زور اور ایسا جرار لشکر ہووے اُسکے مقابلہ مین کیسا ہی سنت پورکھ ہوگا لیکن میرے سپاہی سے تو ضرور ہی زیر ہوجاویگا اُسکو کوئی نہ کوئی میرا پہلوان پست ہی کریگا سواے اِسکے میری حکومت وعملداری پھر مین شاستر و بید پر کوئی نہ چلیگا بلکہ ہر ایک کے دل مین ایسی خودی سمائیگی کہ اپنی ہی پوجا کرانی چاہیے اِسلیئے اپنے تئین اوتار بنائینگے اور جہان پر مسلمانون کے قاضی خواہ مولوی ہونگے وہ لوگ بھی لوگون کے صرف دکھانے کے واسطے نماز اور تسبیح پھیرینگے الله کے نام پر لوگون سے روپیہ لیکر جھوٹی باتین بنائینگے احکام شرعی اپنے مطلب کے موافق پڑھ سنائینگے مسلمانون کے منبرون کی طرف لوگون کے رجحان زیادہ ہوجاوینگے ہندوون کے طرح صرف دکھانے کے واسطے چوکا وغیرہ لگائینگے اور اپنے تئین پاک وصاف جتائینگے نقد

کمایا گیا ہی برہمنون اور فقیرون سے طریق اسطرح پر ہوجاوینگے کہ گرہست لوگ بانی پڑھکر بھبوت بدن پر ملکر لوگون کو ٹھگینگے فقیرون کے بیٹا اور لڑکی لے پیچھے باپ کہکر دینگے پس حضور پر یہ ظاہر ہوگیا ہو کہ میری عملداری مین جب فقیرون کی ایسی باتین ہونگی تب وہ لوگ یا جوگ کمانے چلے اور ایسی باتین کیا بنا ئینگے کیونکہ جوگ کے بھگت تو ہمارے لشکریون کے ہاتھ کھو بیٹھینگے پس کمائی ہی اپنی کھو دینگے تو اُنکے پاس ہی کیا رہ جاویگا بری باتون کا بوجھا اُنکے سر پر اسقدر لدا ہوگا کہ جسکے بارسے اُٹھنے نہ پاوینگے۔

جب اسقدر باتین ستگورو مہاراج سے کلجگ مذکور کرچکا تب ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ اِن باتون کا جواب تم کو دینا ضرور پڑیگا اور ستگورو مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے یہ شبد فرمایا۔

سری مکھ باک

جن سکھ داری تس ہی کھواری چاکر کیہا ڈرنا
جان سکھ داری پوی زنجیر تان چاکر ہاتھہ ہو مرنا

श्री मुख वाक्य

जिन सिख दारी तिसही खारी चाकर केहा डरना
जा सिख दारी पवै जञ्जरी ता चाकर हाथहु मरना

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای کلجگ تو جگت مین سکھدار ہی اور ہم بھی اُسکے ملازم ہین اپنی ملازمت کرتے ہین ای کلجگ خوب یاد رکھنا جس وقت ہمکو لیکھا دینا ہوگا اُسوقت ہمین تیرے محاسب ہونگے پس جس وقت ستگورو مہاراج نے یہ فرمایا تو کلجگ ڈرا اور دست بستہ ہوکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کرنے لگا کہ ای ستگورو مہاراج میری ایک ارداس ہی وہ قبول فرمائی جاوے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو کیا کہتا ہی کلجگ نے عرض کیا کہ ای مہاپرکھ مین آپ کی خدمت مین اِسواسطے آیا ہون کہ آپ سری پرمیشر کے نزدیکی اپنا ہین مجھکو بھی آپ کی اطاعت کرنی چاہیئے تو آپ بوقت حساب کے میرے مددگار رہیے گا جواب اِسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اُسن بھائی کلجگ تو خاطر جمع رکھو بیشک مین تیرا ہی مددگار ہونگا اُسوقت پھر کلجگ نے عرض کیا کہ حضور آپ مین اور کرتار مین بھید کوئی نہین ہی اسلیے مین امیدوار ہون کہ میری نذر کچھ قبول فرمائی جاوے اور مجھکو یقین یہی ہوگا کہ حضور میرے مددگار ہونگے ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای بھائی کلجگ جب کہ ہم ہر طرح کا سکھ چھوڑکر دکھ کو اپنے اوپر انگیز کرتے ہین تو دنیا کے پدارتھ نہین لیتے ہین اور ہین تیری نذر لیکر کیا کرینگا کلجگ نے عرض کیا کہ ای دیوتاؤن کے دیوتا جب آپ میری نذر قبول نہین فرماتے ہین تو بھلا میری تسکین کس طرح پر ہووے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے دریافت کیا کہ ای بھائی کلجگ پہلے تو یہ بتا کہ ہماری نذر کے لائق تیرے پاس کیا سامان ہی کلجگ نے جواب دیا کہ ای غریب نواز میرے پاس اسوقت سب کچھ موجود ہی۔ موتی۔ ہیرا۔ لعل۔ جواہرات۔ سونا۔ چاندی۔ اور ہر طرح کی عمارت و مکانات نہایت عمدہ عمدہ بنے ہوئے ہین اور آپ یہ بھی خیال فرماوین کہ مجھکو اسوقت کس چیز کی کمی ہی جب کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک میری ہی عملداری ہی اور خوبصورت عورتین اور اٹھارہ سدھیان میرے حوالے کیا بلکہ میرے حکم مین ہین انمین سے جو چیز آپ کو پسند ہووے وہ حضور ہی حاضر کیجاوے اگر انمین سے کچھ بھی قبول فرما لیجاوے تو مجھکو تسلی ہوجاوے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی مجھکو کسی چیز کی ضرورت نہین ہی اور یہ کہکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا

موتی مندر اوسر ہرت نت ہوئی جڑاؤ
کستور کنگ اگر چندن لیپ آوے چاؤ

श्रीराग महल पहला

मोवित मन्दिर उसर हिरत निव होवै जड़ाव
कस्तुर कंग्र अगर चन्दन लीप आवै चाव

مت دیکھ بھولا وبسری تیرے چت نہ آوے ہی ناؤ	मत देख भूला विसरै तेरे चित न आवहि नांव
ہر بن جیو جل بل جاؤ	हर बिन जीव जल बल जाव
مین اپنا گورپوچھ دکھایا اور ناہین تھاؤ	मैं अपना गुरु पूछ दिखाया और नाहीं थाव
ایک رہاؤ	एक रहाव
دھرتی ہیرے لال جڑتی پلنگ لال جڑاؤ	धरती हहरे लाल जड़ते पलँग लाल जड़ाव
موہنی مکھ منڑی سوہی کرے رنگ بساؤ	मोहनी मुख मणीं सोहै करै रंग पसाव।
مت دیکھ بھولا وبسری تیرے چت نہ آوے ناؤ	मत देख भूला विसरै तेरे चित नां आवै नांव
سدھ ہوواں سدھی لاوے ردھی اکھاں آؤ	सिध होवां सिद्धि लाय रिधि आखां आव
گپت پرگٹ ہوے بے سالی لوک رکھے بھاؤ	गुप्त प्रगट होय बैसाकै लोक रखदे भाव
مت دیکھ بھولا وبسری تیرے چت نہ آوے ناؤ	मत देख न भूला विसरै तेरे चित नां आवै नांव
سلطان ہوواں میل لشکر تخت راکھا پاؤ	सुलतान होवां मेल लसकर तख़त राखा पाव
حکم حاصل کرے بیٹھے نانک سب واؤ	हुक्म हासिल करै बैठा नानक सब वाव।
مت دیکھ بھولا وبسری تیرے چت نہ آوے ناؤ	मत देख भूला विसरै तेरे चित नां आवै नाव

یہ شبد سُنکر کلجگ نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج مین آپ کا سِکھ ہونے آیا ہون اِسلیے گذارش ہی کہ اگر آپ اجازت دیوین تو آپکے رہنے کے واسطے موتیون کے مندر طیار کرادون بلکہ کل جواہرات اُسمین جڑوادون اور مُشک اور اگر وچندن وغیرہ خوشبوبات اُسمین چھڑکوادون بلکہ اگر آپکی اجازت ہو تو یہان کی کُل زمین ہی جواہرات سے جڑوا دیجاوے اور اگر پلنگ کی خواہش ہو تو جواہرات کا کا پلنگ منگوادون غرضکہ جو شے آپ کو مطلوب ہو اُسکے واسطے اجازت دیجاوے تاکہ فوراً ہی وہ شی آجاوے قطع نظر اِسکے اور بہت سی چیزین ایسی ہین کہ جنکو دیکھنے سے لوگون کا دل کھنچ جاتا ہی وہ منگوادون اور مین یہ تو پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ میرے قابو مین تمام ردھی اور سدھی سب ہی کچھ ہی جو کچھ مجھکو ارشاد فرمایا جاوے اُسکی بجا آوری کیجاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ اگر سدھیان دیکھکر مین بھول جاؤن اور سدھ ہو بیٹھون اور لوگون کو سدھتائی دکھاؤن اور سنساری لوگ میرا بھاؤ رکھین اور سب پر میری ہی حکومت ہوجاوے تو بھی کچھ نہین ہی کیونکہ یہ سب مثل ہوا کے ہین جو شخص اِنپر راغب ہوجاتا ہی وہ پرمیشر کو صاف ہی بھول جاتا ہی پھر کلجگ اپنے ہوش مین نہ آیا بلکہ جواباً پھر کہا کہ اگر حضور اجازت دیوین تو نو کھنڈ پرتھی کا آپکو راجہ بنادون پھر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ اگر مین راج پاؤن تو راج کاج مین ہی پرمیشر کو بھول جاؤن اور یہ امر مجھکو کسی طرح منظور نہین ہی پس ایسی چیز مجھکو ہرگز نہ چاہیے کہ جس سے پرمیشر بھول جاوے یہ سُنکر کلجگ نے ارداس کیا کہ ای ستگورو مہاراج جو چیز گورون کے آگے پیشکش کی گئی اُسکا واپس لینا بھی گناہ ہی اِسلیے اب میری نذر قبول ہی فرمائی جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ جب ہم دسوان جامہ پہنکر اوتار لینگے اُسوقت تیری نذر بھی قبول کرینگے کیونکہ اُسوقت ہمارے سِکھون کے واسطے ردھی سدھی کی بھی ضرورت ہوگی بجواب اِسکے کلجگ نے عرض کیا کہ ای غریب نواز آپ کو میرے زمانہ مین اوتار لینے دینر مجھکو حضور کی قدمبوسی حاصل کرنے کا نتیجہ میرے لیے کیا

تھا ہوتا ہی جب کہ حضور میری نذر بھی قبول نہین فرماتے ہین اس سے میرا تو کہین ٹھکانا ہی نظر نہین آتا ہی اول تو مین یون ہی پاپی تھا اور جب کہ میری نذر بھی حضور قبول نہین فرماتے ہین تو مجھسے زیادہ اور کون شخص پاپی ہوگا یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ ہین نظر سے نہین مجھکو تو کسی امر یا کسی شی کی ضرورت ہی نہین ہی یہ سنکر پھر کلجگ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بھلا کچھ تو میرے لائق مجھکو خدمت تعلق کی جاوے کہ اُسکو بتابعدار بجا لاوے تاکہ میرا اطمینان ہو جاوے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ جو جو چیزین تیرے اختیار مین ہین انمین سے تو کسی شی کی مجھکو ضرورت نہین ہی بلکہ سچ تو یہ ہی کہ تیرے پاس ہمارے لائق کوئی چیز نہین ہی یہ سنکر پھر کلجگ نے عرض کیا ای ستگورو مہاراج میرے اختیار مین حسب ذیل اور بھی شی ہین انمین سے کچھ پسند فرمایئے ۔ دُکھ ۔ نیند ۔ پیاس ۔ آلس یعنے سستی ۔ ترشنا یعنے خواہش ۔ غرور ۔ دشمناپن ۔ نفاق ۔ چوری ۔ زناکاری ۔ بدچلنی ۔ خساست ۔ سواے اسکے ای ستگورو مہاراج میرے زمانہ مین انسے کوئی بچیگا اور ہنردارون کی بیقدری ہوگی بے ہنرون کی قدر بڑھیگی سچ بولنے والا بیوقوف کہا جائیگا اور جھوٹا و فضول گو آدمی کو لوگ لائق اور ذی ہنر کہینگے بدکار لوگ راجاؤن کے مصاحب ہونگے پاپیون کے گھرون مین دولت اور آدمیون کی ترقی ہوگی تاکہ پاپ کی اور زیادہ ترقی ہوتی جاوے لوگون کو دھرم سے محبت نہ ہوگی ای ستگورو مہاراج گو کہ میری عملداری مین لوگ ایسا کرینگے لیکن انجام کو تکلیف اُٹھاوینگے برہمن لوگ کاشتکاری کرینگے اور بیوپار کرینگے اُنکی اُسمین ترقی ہوگی اور جو برہمن بیدپاٹی یا بہت گیانی ہونگے اُنکی بعزتی ہوگی اور راجاؤن کے نیت ہمیشہ پرجا کی طرف سے برگشت رہیگی رعایا کے نقصان پر دوام نظر رہیگی اور سنیاسی لوگ جنکو روپیہ خواہ بہ شاستر اچھونا منع ہی وہ لوگ ایسے روپیہ والے ہونگے کہ مہاجنی کرینگے اور گرہست لوگ کہ جنکے پاس روپیہ ہونا چاہیے محتاج ہونگے اور ای ستگورو مہاراج جس جس مقام پر نیک کام یعنے ۔ جپ ۔ تپ ۔ برت ۔ دھرم ۔ اوپاشنا ۔ وغیرہ ہونگے سب فنا ہو جاوینگے ای ستگورو مہاراج یہ کرتار کی اجازت ہی اسوجہ سے میری عملداری مین یہ باتین ضروری ہی ہونگی لیکن اب آپ نے اوتار میری عملداری مین لیا ہی جیسا ارشاد آپ کا ہو ویسا کیا جاوے کیونکہ بغیر آپ کے مرضی و اجازت کے مین کچھ بھی نہین کرسکتا ہون بس اسلیے گذارش ہی کہ میری نذر ضرور بالضرور کچھ نہ کچھ قبول فرمائی جاوے اور مجھکو کچھ تلاش و فکر کرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہ سب چیزین میرے پاس موجود ہین ۔ سونا ۔ چاندی ۔ مندر ۔ جواہرات ۔ انمین سے جو منظور ہو حاضر کیجاوے تاکہ میری دلجوئی کا باعث ہو جاوے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ سب جگون سے تیرا اقبال بہت بڑا ہی اور ہوگا اسلیے مین تجھکو یہ بردان دیتا ہون کہ تیری عملداری مین جو کرتار کی کیرتن کریگا اُسکا مہاتم زیادہ سے زیادہ ہوگا بلکہ جو ست جگ مین ایک لاکھ برس اور ۔ ترتیا جگ دس ہزار برس ۔ اور دواپر مین ایکہزار برس محنت اور ریاضت کرنے سے پھل ملتا تھا تیری عملداری مین تھوڑے ہی عرصہ مین پرمیشر کی کیرتن کرنے سے بہت جلد پھل ملیگا ۔ اور ای کلجگ تو یاد رکھ کہ جو نذر تو اسوقت ہمارے حضور مین پیشکش کرتا ہی وہ نذر (جو تجھے) اوتار مین ہم قبول کرینگے بلکہ بہت مایا اور بیدار کہ کے ساتھ نذر لیوینگے یہ سنکر کلجگ مذکور بہت خوش ہوا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای ستگورو مہاراج مین آپ کے سامنے یہ قول ہارتا ہون کہ مین آپ کی سنگت کے نزدیک نہ جاؤنگا لیکن جو لوگ ۔ ڈنبھی ۔ اور کپٹی ہونگے اُنپر البتہ میری طاقت اور میرا زور چلیگا اور جو لوگ آپکی بانی پر چلینگے اور آپ کے احکام بجا لاوینگے اُنکے اوپر البتہ میرا کچھ زور نہین چلیگا سواے اُنکے اور سب لوگ میرے مطیع اور فرمانبردار ہونگے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ تیری نذر بھی ہم قبول فرماتے ہین کہ اپنے قول کا تو پابند رہنا اور ہمارے سکھون اور سیوکون کو اپنی طاقت ہرگز ہرگز نہ دکھانا اور ہماری سنگت کو ہرگز ہرگز اپنا زور نہ دکھانا دُکھ نہ دینا یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ ای غریب نوا

مجھکو بھی یہ ضرور ہی بخش دیجیے گا کیونکہ میری طاقت کو آپ نے اور زمانہ سے زیادہ عطا فرمایا ہے اور مین مجبور ہون کیونکہ مجھکو کرتار پورکھ کی آگیا ہو کر جانب کوئی سادھو خواہ فقیر کیسا ہی ہو یہانتک کہ مہاپورکھ بھی ہو اُسکو ایسا فریب دینا کہ تیرے فریب سے باہر نہ نکل جاوے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ تیرے لیے اگر اُس کرتار پورکھ کی یہ اجازت ہے تو تو اب حسب قول اپنے میری نذر بھی کر کہ جس وقت میری سنگت مین شبد کا اُچارن ہو اُسوقت ہرگز ہرگز اُس طرف تو نہ جا بلکہ وہان سے دور ہی بیٹھے رہنا یہ سُنکر کلجگ نے عرض کیا کہ ستگورو مہاراج جب شبد کے وقت مین سنگت مین نہ جاؤنگا تب نجات کیسے پاؤنگا بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ تیری عادت اور خاصیت یہ ہے کہ تو نیک کام کو بگاڑ کر برے کام کی طرف لگا دے پس جب کہ ہماری سنگت مین جاکر تونے اپنا کام پھیلایا تو کرتا پورکھ کی آگیا مین فرق ہو جاویگا یہ سُنکر کلجگ نے عرض کیا کہ حضور کڑاہ پرشاد کا چھاندا تو ضرور لینے جاؤنگا اور جہان آپ کی سنگت جُڑی ہوگی اُس سے کچھ دور رہونگا جس وقت شبد کا بھوگ پڑیگا اُسوقت سنگت مین حاضر ہونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج کلجگ سے خوش ہوئے اور کلجگ کو اپنا سایہ کیا اُسوقت کلجگ مذکور دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ حضور مین تن من سے آپ کا داس ہون میری جان بھی حضور کے واسطے حاضر ہے جس طرح حضور نے ارشاد فرمایا ہے اُسی طرح مین تعمیل کرونگا غرضکہ جب یہ قول مستحکم کلجگ نے ستگورو مہاراج کو دیا کہ انکے شبد کا داس ہون اور حضور کی سنگت کا چرنداس ہو کر مین رہونگا لیکن - غروری - ددھی - دکھشی - کو نہ چھوڑونگا مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور چلنے لگا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ تیرا پرتاپ سب جُگون سے زیادہ بڑا ہوگا یہانتک کہ تیرے زمانہ مین اگر کوئی شخص ایک گھڑی بھی پرمیشر کا سُمرن و کیرتن کریگا اُسکی مُکت ہو جاویگی یہ سُنکر پھر کلجگ نے متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج سے رخصت ہو کر سنسار مین رمتا ہوا۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے اور ایک بڑھئی بھگت کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۶۹

ست گورو مہاراج چلتے جاتے ایک دن ایک بڑھئی بھگت کے مکان پر قیام فرمایا اُس بڑھئی نے بھی ست گورو مہاراج کی خدمت بہت کچھ کی جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج چلنے کو تیار ہوئے تو آپ نے اُس بڑھئی مذکور کی دیوار گرا دی اور اُسکی چارپائی بھی توڑ ڈالی اور اُسکے برتن بھی پٹک پٹک کر توڑ ڈالے اور بڑھئی مذکور صبح اُٹھکر کہین کسی ضرورت سے چلا گیا تھا ست گورو مہاراج جس وقت بستی کے باہر آئے اُسوقت بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ تیری گت مت تو ہی جانے لیکن اُس بڑھئی نے تو ہم لوگون کی بڑی ہی خدمت کی ہے اول تو اچھے مقام پر رہنے کو جگہ دی سونے کو چارپائی وغیرہ بھی دی لیکن آپ کا بھید ہم لوگون کی سمجھ سے باہر ہے کہ اُس بیچارے کی چارپائی و برتن و دیوار وغیرہ کو نقصان پہونچایا کہ جسکی وجہ سے اُس بیچارے کو تکلیف زیادہ ہوگی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مین اُس بڑھئی سے نہایت ہی خوش ہُوا ہون جس طرح کہ سُدامان برہمن نے سری کرشن جی کے درشن سے پھل پایا تھا اور سری کرشن بھگوان نے تمام مکان و کل سونے کے بنا دیے تھے اُسی طرح اس بڑھئی سے مین بھی بہت خوش ہوا ہون اور اُسکے عوض مین اُسکے بھی مکان وغیرہ مجھکو بھی بنانے تھے یہ کہکر ست گورو مہاراج تو آگے کو چلے اب جب وہ بڑھئی اپنے مکان پر پہونچا تو اُسنے اپنے مکان کی حیثیت اور ہی طرح پر پائی یعنے اپنی جھونپڑی پھوس کی جگہ پر محل پختہ اور کل سامان مکان عمدہ سے عمدہ پاکر حیران ہوا کہ شاید مین اپنا مکان بھول گیا ہون اپنا مکان کسی طرح نہ پہچان سکا سچ ہے پرمیشر کی قدرت اپار اپار ہے - بموجب دوہا -

دوہا

रन बरन जाका मेत्र फोर
तिस का मंत्र न जाने होर

رن بھرن جاکا منتر پھور
س کا منتر نہ جانے ہور

ں جگوت کے اپار چرتر ہین اور اُسکے سنت و بھگت بھی اپار ہی مہان والے ہین۔
ہلہ جب وہ بڑھئی اپنے مکان کے اندر گیا جس جگہ اُسکی چارپائی پڑی تھی لا انتہا دولت دیکھی اور تمام سامان مکان گویا جواہرات کی کھان
لا! بڑھئی مذکور اپنے مکان کی یہ کیفیت دیکھکر حیران و متعجب ہوگیا آخرکار سوچا کہ سنتون کی مہان اپار ہوتی ہی اُنکی خدمت کا یہی نتیجہ
وتا ہی یہ سوچ سمجھکر وہ ونیز اُسکے اہل محلہ ست گورو مہاراج کی تلاش مین دوڑے تھوڑی دور کے بعد ست گورو مہاراج کے درشنون سے فیضیا
ے ست گورو مہاراج کے درشنون کی بدولت اُن لوگون کے دل پاک و صاف ہوگئے اُن لوگون کے دلون مین یہ بات آئی کہ ست گورو
راج ہماری بستی مین چلکر کچھ دن قیام فرماوین اسیلیے اُن لوگون نے عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ ہم لوگون پر بھی آپ کرپا کیجیے اور کچھ دن
ہاری بستی مین رہکر ہم لوگون کو درشن دیجیے کہ آپ کے قدمون کی برکت سے ہمارا بھی بھلا ہوجاویگا جس طرح مناسب سمجھیے ہم اناتھون
و اُدّھار کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تم لوگ دھرم سالہ بنواؤ اور اُسمین ہمیشہ کیرتن کیاکرو اور آیند ورند سادہ
سنت کی دل و جان سے سیوا و ٹہل کیاکرو اس سے تمہارا بھی اُدّھار ہوجاویگا بعد اِسکے وہ سب لوگ ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے
ر حسب الحکم ست گورو مہاراج کے وے لوگ پچھلی رات کو اُٹھکر پرمیشر کی کیرتن کرنے لگے یہ طریقہ اُن لوگون کا مدام ہوگیا اب سنیے ایک
ڑکا سات برس کی عمر کا بلاناغہ سوتے سے اُٹھکر سنگت مین آکر پرمیشر کی کیرتن سنا کرتا تھا اور نہایت شوق سے ست گورو مہاراج کے پیچھے
ا کھڑا رہتا تھا اور بلاناغہ جس وقت سے وہ آتا تھا تاوقتیکہ شبد کیرتن کا بھوگ نہ ہوجاتا تھا کبھی اپنے مکان نہ جاتا تھا ایک دن ست گورو
ہاراج نے اُس لڑکے کے واسطے حکم دیا کہ وہ جو لڑکا ہر روز بلاناغہ آتا ہی آج اُسکو ٹھہرا رکھنا چونکہ اُس لڑکے کا معمول یہی تھا کہ جس وقت
شبد کیرتن کا بھوگ ہوجاتا تھا وہ لڑکا بھی اپنے گھر چلا جاتا پس اُس دن بھی جس وقت شبد کیرتن کا بھوگ ہوگیا وہ لڑکا اپنے گھر
جانے لگا اُس وقت سِکھون نے ست گورو مہاراج کا اُس لڑکے کو حکم سنایا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنے ساتھ لاکر پہونچایا
چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے دریافت کیا کہ ای بھائی لڑکے تو ہر روز بلاناغہ یہان کیون آتا ہی کیونکہ تیری عمر ابھی کھیل و کود کے
لائق ہی نہ کہ سنتون کے ست سنگ کے لائق اُس لڑکے نے جواب دیا کہ ای مہاراج آپ کے درشنون کی بدولت اور شبد کیرتن کو سُنکر مجھکو
پرمیشر مین بڑی محبت ہوگئی ہی اور آپ کی خدمت مین مجھکو حاضر رہنا اچھا معلوم ہوتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا
ای بھائی یہ شوق پہلے تجھکو کیونکر پیدا ہوا جواب اِسکے اُس لڑکے نے عرض کیا کہ ای مہاراج ایک دن میری مان نے مجھ سے کہا کہ تو آگ
جلا تا کہ مین تیرے لیے کھانا پکادون چنانچہ مین آگ جلانے لگا اور چولھے مین مین نے لکڑیان ڈالین تو دیکھا کہ چھوٹی لکڑیون مین پہلے
آگ لگے بعد اُسکے بڑی لکڑیون مین آگ اثر کی یہ بات دیکھکر میرے دل مین آیا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین ہی کیا جانے کس وقت موت
آجاوے شاید میری عمر اُس درجہ کو نہ پہونچے علاوہ اِسکے ابھی میری عمر کم ہے جس طرح کہ چھوٹی لکڑیون مین آگ بہت جلد اثر کی ہی یقین
ہی کہ اِس چھوٹی عمر مین پرمیشر کی بھگتی بھی مجھ مین جلد اثر کریگی اسیلیے بہتر ہی کہ گورو گورو جپا کرون اسی سے میرا بھلا ہوگا جس وقت
ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے کی زبانی یہ بات سُنی نہایت خوش ہوے اور سب سنگت بھی سُن کر خوش ہوے اُس وقت ست گورو

مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا	**श्रीराग महल १**
گھڑی مہورت کایا ہونا کاج سنوارن ہار	ड़ी महूरत काया होना काज सँवारन हार
مایا کام بیاپیا سمجھے نہین گنوار	ाया काम व्यापा समझै नहीं गँवार ।
اٹھو چل آپ جنایا پڑیا دس جندار	ठ चल आप जनायया पड़िया दस जन्दार
اندھے تو بیٹھا کندھے پاسے	न्धे तू बैठा कधे पाय
جو ہووے پورب لکھیا تان گور کا شبد کماے	ो होवै पूर्ब लिख्या तां गुरु का शब्द कमाय
ایک رہاؤ	एक रहाव
ہرنا ہین نہین ڈنڈھوری پکے ڈون ہار	र नाही नहिं डडरी पके तूं हार
سبے جے وات ہوتیا لاوے کرت بار	ी ले रात पहोतिया लावे करत बार
جان ہوا حکم کرسان کا تان پوڑی میرا کیسے تار	ां हो हुकम कुयारा का तां लुड़ि मेर खस्थे तार
پہلا پہر دھندھی رایا دوجے پہر سویا	पहला पहर धधे राया दूजा भर सोया ।
تیجے جھکہ جھکھیا چوتھے بھار بھیا	तीजे झख झख्या चौथे भार भया ।
کبھی چیت نہ آیا جو جیو پنڈ دیا	कभी चेत न आया जो जीव पिंड दिया
سادہ سنگت کو واریا جیو کیا قربان	साध संगत को वारया जीव किया क़ुर्बान
جس سے سوجھے من پاسے ملیا پورب سوجان	जिस ते सूझे मन पाय मिल्या पूर्ब सुजान
نانک ڈٹیا سدا نال ہر انترجامی جان	नानक डीग्या सदा नाल हर अन्तरयामी जान

یہ شبد سُنکر وہ ڈر کا ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرا اور تہاٹیکا چنانچہ ست گورو مہاراج اُسپر نہایت خوش ہوے اور سب سنگت کیطرف مخاطب ہوکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھو کرتار کو حاضر حضور جانو اور دل و جان سے اُس پرمیشر کی بھگتی کرو کیونکہ یہ لوک جو مرت لوک ہی کے نام سے مشہور ہے کوئی ہمیشہ نہین رہیگا اور آخر کو جب جم کے دُوت پکڑ لیجا دینگے اُسوقت پرمیشر کا سمرن و بھجن ہی کام آ یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے آگے کو تشریف لے گئے اور تمام سنگت نام کا جپ کر کے ست گورو مہاراج کی ہدایت کے بدولت پرم پد کو جا پہونچے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک کیڑی کے ساتھ جو کیفیت ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۷۰

ست گورو مہاراج چلتے چلتے ایک شہر مین جا پہونچے اُس ملک مین اِس کثرت سے سیاہی تھی کہ وہان کے درخت وغیرہ بھی سیاہی سیاہ نظر آتے تھے اور وہ مقام کیڑیون کی بادشاہی کے نام سے مشہور تھا یہ کیفیت دیکھکر مردانہ مُنہ ڈھانپ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج بہتر ہوگا کہ یہان سے واپس چلین کیونکہ مجھکو یہان سردی بہت لگتی ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ بادشاہت کیڑیون

ں ہو اور کیڑی ہی یہان کے بادشاہ ہین انکی سلطنت بھر مین چاہے جنگل خواہ آبادی جہان ہو آدمی یا جانور جو ہو اُسکو یہ کیڑیان ہی کھا جاتی ہین لیکن تو اپنے دل مین کچھ خیال و خوف نہ کر تجھکو کچھ اندیشہ نہین ہی تیرے نزدیک کوئی نہین آویگا لیکن یہ شرط ضرور ہی کہ تو واہ گورو واہ گورو جپتا رہ یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج بھلا یہ تو حضور فرماوین کہ یہان کسی زمانہ مین کوئی آگے بھی آیا ہی یا کہ حضور ہی یہان رونق افروز ہوے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ ایک دفعہ یہان پر ایک راجا بھی آیا تھا اور اُسکے ہمراہ باون ٥٢ چھونی دل فوج و لشکر تھا ان کیڑون کے افسر نے اُس راجہ سے جاکر ملاقات کی اور اُسنے اُس راجہ سے وقت ملاقات کہا کہ ای راجہ صاحب اب آپ اس ریاست جو کر کے آگے کو نہ جایئے گو کہ آپ کو کیسی ہی ضرورت ہو لیکن میرے کہنے کو ہر حال آپ قبول فرمایئے اور ہرگز ہرگز آگے کا ارادہ نہ کیجیے یہ سُنکر اُس راجہ نے جواب دیا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تمھاری مرضی کیا ہی اُس کیڑے کے افسر نے جواب دیا کہ میری مرضی یہ ہی کہ آپ میری دعوت قبول فرماوین تو البتہ مین بھی اپنی ریاست ہوکر آگے جانے کی آپ کو اجازت دیدون اُسوقت تم کو اختیار ہوگا کہ تم جہان چاہو جاؤ یہ جواب اُسکے راجہ موصوف نے کہا کہ ای کیڑے تو ہمارا سامان دیکھتا ہی کہ اس وقت باون چھونی دل و لشکر ہمارے ہمراہ ہین پس تو ہماری دعوت کیا کر سکیگی اور ہم تیری دعوت کیا قبول کرین بالفرض کہ مین دعوت قبول بھی کرلون تو تو انجام اسقدر آدمیون کا کیونکر کر سکیگی کیونکہ میرے ساتھ بہت لشکر ہی تجھ سے سامان ہونا غیر ممکن ہی یہ سُنکر اُس کیڑی کے افسر نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کیا کام ہی سامان کرنا تو میرا کام ہی اور اگر آپ میری دعوت قبول نہ کرین تو میرے مقابلہ مین لڑائی لڑین ہان اگر مجھکو شکست دیوین تو آپ کو اختیار ہی کہ آگے کو ہاتھ پیر ہلادین اور جہان چاہین چلے جاوین یہ سُنکر اُس راجہ نے جواب دیا کہ ای کیڑی بھلا مین تیرے اوپر کیونکر لشکر کشی کرون کیونکہ آدمیون کے آگے چیونٹے کی کیا حقیقت ہی اور اگر تو اس سمجھانے پر بھی نہین مانتی ہی تو مین مستعد جنگ ہون لیکن تو بخوبی خیال کرلے کہ میری فوج کسطرح آراستہ و پیراستہ ہی یہ سُنکر دونون آمادہ جنگ ہوے اُس کیڑی کے افسر نے اپنے ماتحتون کو حکم دیا کہ فوراً ہی زہر ہلاہل پاتال سے جاکر لے آؤ اُسکے ماتحتون نے فوراً ہی تعمیل حکم کی پس اُن کیڑیون نے ہر ایک شی مین زہر مذکورہ ملادیا اب کیا دیر ہی کہ اُس راجہ کا لشکر موت کے قبضہ مین آگیا غرضکہ جو شخص جس چیز کو کھاتا تھا فوراً ہی مرکر رہجاتا تھا ست گورو مہاراج مردانہ سے فرماتے ہین کہ ای مردانہ اسیطرح باون ٥٢ چھونی لشکر اُس راجہ کا تباہ و برباد ہوگیا جب وہ صرف راجہ ہی زندہ رہگیا اُسوقت وہ افسر کیڑیون کا پھر آیا اور کہا کہ ای راجہ اب کیا تیری مرضی ہی اب بھی بہتر ہی کہ تو میری دعوت کو قبول کر اُسوقت اُس راجہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای کیڑے کے افسر اب یہ تو بتلادے کہ اگر مین نے تیری دعوت قبول بھی کی تو پھر کیا کہ صرف مین ہی ایک زندہ ہون اگر میرا لشکر زندہ ہوجاوے تو البتہ تیری دعوت اس شرط پر ہم قبول کر سکتے ہین یہ سُنتے ہی اُس کیڑی کے افسر نے اپنے ماتحتون کو حکم دیا کہ فوراً پاتال سے جاکر امرت لاؤ اور ان مُردونکو کھلاؤ تاکہ یہ سب کے سب زندہ ہوجاوین ارشاد کے ساتھ ہی کیڑیون کے لشکر نے پاتال سے امرت لانا اور مردون کو کھلانا شروع کردیا غرضکہ جس نے کھایا اپنے تئین زندہ پایا فوراً اٹھ کھڑا ہوگیا یہانتک کہ باون ٥٢ چھونی دل کا دل پھر راجہ ممدوح کے جان نثاری کے واسطے موجود ہوگیا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای مردانہ سات کھنڈ زہر کے پاتال مین بھرے ہوے ہین اور سات ہی کھنڈ امرت کے بھی پاتال مین بھرے ہوے ہین جب کہ تمام لشکر راجہ موصوف کا زندہ ہوگیا تو مع اپنی تمامی فوج و لشکر کے راجہ اُس افسر کیڑے کے یہان دعوت کھانے گیا اُسوقت وہان بالکل روٹی و نیز دیگر کھانا ٹھنڈا آیا اور جانورون کے واسطے بھی گھاس وغیرہ بھیگی ہوئی دستیاب ہوئی ان سب

امورات کی وجہ راجہ موصوف نے اُس انسرکیڑی سے پوچھا کہ اِسکا کیا باعث ہی جواب اِسکے اُس انسرکیڑی نے کہا کہ اے راجہ صاحب ایکدفعہ اِس مقام پر ایک اور راجہ بھی آیا تھا اور اُسنے میری دعوت قبول کی تھی چنانچہ بعد فراغت اُس راجہ کی دعوت کے جسقدر سامان باقی بچگیا تھا رکھا دیا گیا کہ جو اِسوقت آپ کے لشکر کو دیا گیا ہی نئے سامان کی ضرورت نہین آئی بعد اِسکے راجہ موصوف اُس انسرکیڑی کے مکان کے اندر گیا وہان سامان پر جب نظر پڑی تو انبار کے انبار دکھائی دیے کہ جسکو دیکھکر راجہ کی عقل گُم ہوگئی اور اپنے دل مین راجہ نے کہا کہ اے پرمیشر تو دھن ہی یہ قدرت تیری عجیب وغریب میرے دیکھنے مین آئی غرضکہ راجہ موصوف اُس انسرکیڑی کے یہان دعوت کھاکر رخصت ہوگیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ تمام قصہ بھائی مردانہ کو سناکر ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

سیہان باجان چرگان کہوئیان انہان کہوالی گہاہو	सीहां बाजा चरगां कुहयां इन्हां खावाले घाह
گہاہ کہان تنان مانس کہوالے سو چلاے	घाह खान तिनां मास खवाले यह चलावे राह
ندیا دے بچ دیوسے دکہالے بل کرے اس راہو	नदिया दे विच टिबे दिखाले थल करै असगाह
کیڑی تھاپ دے بادشاہی لشکر کرسے سواہو	कीड़े थाप दे बादशाही लसकर को स्वाह ।
جتنے جیو جیوسے بے ساہ جیوالے تان کیا اساہو	जेते जीव जीवैं ले साह जीवाले तां कियां साह
نانک جیون جیون سچے بھاوے تیون تیون دے گراہو	नानक ज्यों ज्यों सच्चे भावे त्यों त्यों दे गिराह ।

جسوقت مردانہ نے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنا اُٹھکر ست گورو مہاراج کے آگے آکر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ عجیب وغریب تیری ہی قدرت ہی۔

سچ ہی	सच्च है
ای میرے صاحبا کون جانے گن تیرے	हे मेरे साहबा कोन जाने गुण तेरे
تونس دھنیہ ہی اچرج کوتک ہین تیرے	तूंसी धन्य है आश्चर्य्य कौतक हैं न तेरे
ہستی مار گرد مین میلے جیونٹی کے سر چھتر دھرے	हस्ती मार गर्द में मेले चीटी के सिर छत्र धरे

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے جھنڈے بڑھئی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۶

ست گورو مہاراج جاتے جاتے بسنہر دیس مین تشریف لے گئے لیکن وہان کے لوگ ایسے بدصحبت تھے کہ ست گورو مہاراج کو ٹھہرنے تک نہ دیتے تھے خیر ست گورو مہاراج (جھنڈی) نامے بڑھئی کے مکان کے باہر جاکر رونق افروز ہوے اتفاق سے ست گورو مہاراج کو جھنڈی نے دیکھا اور دیکھتے ہی خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ شخص کوئی مہاپورکھ ہی یہ سوچ کر ست گورو مہاراج کے آگے آکر متھا ٹیکا اور اپنی عورت سے جاکر کہا کہ جو کچھ تجھ سے ہوسکے ست گورو مہاراج کے واسطے بھوجن طیار کردے اُسکی عورت نے جواب دیا کہ جو کچھ مکان مین ہی وہ تو آپکو معلوم ہی ہی کیا کیا جاوے کیونکہ جھنڈی بڑھئی مذکور کا پہلے ہی سے یہ قاعدہ تھا جو کچھ وہ پیدا کرتا تھا سادھ سنت کو تلاش کرکے کھلا دیتا تھا اور اگر اپنے گھر مین سامان نہ ہو تو بھیک مانگنے مین بھی شرم نہ کرتا تھا بستی سے مانگ مانگ کر سنتون کی خدمت کیا کرتا تھا

غرضکہ اُس دن بھی اتفاق سے جھنڈی کے گھر مین کچھ سامان نہ تھا چنانچہ حسب معمول جھنڈی مذکور بستی مین گیا لیکن اتفاق وقت سے کل بستی پھرا لیکن خالی ہاتھ واپس آیا صاف جواب پایا بلکہ اکثر لوگون نے یہ کہہ سنایا کہ فقیرون کے پیالہ سے جھنڈی اپنا پیٹ بھرتا ہے خیر یہ بھی سنکر جھنڈی مذکور واپس آیا اور اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کیجاوے کہ جس سے ست گورو مہاراج کی خدمت کی جاوے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ تھوڑی دیر مین یہ بات معلوم ہوئی کہ اِس شہر کے راجہ نے آج پہلوانون کی کُشتی دیکھنے کا شوق کیا ہے اور یہ حکم دیا ہے جو شخص جیتے گا ایک سَو روپیہ انعام پاویگا اور جو شخص کشتی ہار جاویگا ۵۰ پچاس روپیہ اُسکو بھی دیا جاویگا جس وقت جھنڈی بڑھئی نے یہ خبر سُنی فوراً مکان سے باہر نکل کر کھڑا ہوگیا اور اکھاڑے پر جاکر موجود ہوگیا وہان دیکھا کہ لوگون کا ہجوم لگا ہوا ہے یہ دیکھکر لوگون سے دریافت کیا کہ اے بھائیو یہان کیا تماشہ ہے لوگون نے کہا کہ اے بھائی راجہ پہلوانون کی کشتی دیکھا چاہتا ہے اور یہ ارشاد ہے کہ جو شخص کشتی جیتے گا ایک سَو روپیہ انعام پاویگا اور جو شخص ہاریگا ۵۰ روپیہ اُسکو بھی دیا جاویگا یہ سُنکر جھنڈی بڑھئی مذکور اکھاڑے مین جا اُترا اور اپنے دل مین سوچا کہ اگر بالفرض کہ مین ہار بھی جاؤنگا تب بھی پچاس روپیہ پاؤنگا کہ جس سے سنتون کو کھلاؤنگا چنانچہ ایک پہلوان راجہ صاحب کا نامی تھا اُسکے مقابلہ مین کوئی نہین آتا تھا اُسکے پاس جھنڈی مذکور ہاتھ جوڑکر کھڑا ہوگیا اُس پہلوان نے جھنڈی کی یہ کیفیت دیکھکر دریافت کیا کہ اے بھائی تمہارے ہاتھ جوڑنے سے کیا مطلب ہے اور یہ بھی تبلا کہ تو یہان کیون آیا ہے کیونکہ تو تو کوئی پہلوان نہین ہے آج اکھاڑے مین کسواسطے آئے ہو جھنڈی بڑھئی نے اُس پہلوان سے صاف صاف کہہ سنایا کہ اے بھائی میرے مکان پر ایک سادھو آئے ہین اُنھین کی وجہ سے مین بھی اکھاڑے مین آیا ہون ورنہ مین اکھاڑے کا نام بھی نہین جانتا تھا اُنکے کھانے کا میرے پاس کوئی سامان نہ تھا مین نے سوچا کہ ہارنے کا جو انعام ہے وہی لیجاکر اُن سادھو کی خدمت کرونگا تاکہ میرے مکان سے سادھو بھوکا نہ جاوے جسوقت جھنڈی کی زبانی اُس پہلوان نامی نے یہ کیفیت سُنی اُسکے دل مین آیا کہ شاباش اِس جھنڈی بڑھئی کو اپنے اوپر سادھو کے واسطے تکلیف گوارا کرتا ہے اسلیے اُسنے اُس جھنڈی بڑھئی سے کہا کہ اے بھائی جھنڈی تم ہم سے کشتی آکر لڑو جبکہ وقت کشتی کا آیا تو جھنڈی نے اُس پہلوان سے کشتی مانگی چنانچہ پہلوان مذکور جھنڈی سے کشتی لڑنے لگا اور کچھ دیر کے بعد جان بوجھکر خود ہی گر پڑا یہ کیفیت دیکھکر تمام اہل جلسہ متعجب ہوگئے اور کہنے لگے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسا نامی گرامی پہلوان ایک اناڑی کے ہاتھ سے کشتی ہار جاوے خیر یہ تو ساری خلقت کہتی ہی رہی اُس طرف جھنڈی کو انعام مندرجہ اشتہار عطا ہوا ستگورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی بھائی بالے و بھائی مردانہ سے کہا کہ دیکھو اُس پہلوان نے اپنا ایمان ہماری خاطر سے توڑ ڈالا اور جھنڈی سے خود بخود گر کر کُشتی ہار گیا پس جس وقت نرنکار کا حکم اُسکو لیجانے کے واسطے آوے تو اُسکو سچ کھنڈ مین جگہ دیجاوے اب سنیے کہ جب راجہ صاحب کے یہان سے انعام عطا ہوا اُسکو لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کہ جو باہر بیٹھے تھے بہت عاجزی کے ساتھ اپنے گھر لیگیا ست گورو مہاراج کے چرن دھوکر خود پیا اور لوگونکو بھی دیا پھر کیا دیر تھی ادھر چرن امرت پیا اُدھر الگم نگم یعنے حال ماضی اور استقبال کی خبر ہوگئی ست گورو مہاراج کا سِکھ ہوا اور لگا گورو گورو جپنے ست گورو مہاراج کے چرن امرت کے پینے سے واہ گورو کی خماری جو جھنڈی بڑھئی کے سر پر چڑھ گئی تو جھنڈی مذکور اُوداسین ہوگیا اور لگا گشت کرنے قصہ مختصر یہ کہ ستگورو مہاراج نے جھنڈی بڑھئی و نیز اُسکے خاندان تمام کو تار دیا بعد اُسکے ست گورو مہاراج نے بابت اُس پہلوان کے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

سکھی بسے مسکینیان آپ نوار تلے

सुखी बसे मिसकीनयां आप निवार तले

بڑے بڑے اہنکاریا نانک گربھ گلے

ड़े बड़े अहंकारियाँ नानक गर्भ गले

یہ شبد سنکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر جھنڈا مذکور نے گر کر متھا ٹیکا -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور میان میٹھے سے جو بات ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۶۲

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ میان میٹھے کے کوٹ ہوکر جا نکلے میان میٹھے کے باغ مین ست گورو مہاراج جا کر بیٹھ گئے میان میٹھے مذکور شاہ عبدالرحمان کے مرید تھے اِنسے پیشتر ست گورو مہاراج سے اور شاہ عبدالرحمان سے ملاقات ہو چکی تھی اُسکی کیفیت اِس طور پر ہو کہ شاہ عبدالرحمان اپنے باغ مین بیٹھے تھے اُسوقت ست گورو مہاراج کے آگے بھائی مردانہ بیٹھے ہوے کیرتن کر رہے تھے اتنے مین شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ ای نانک جی صاحب آج آپ نے مجھکو سرفراز کیا کہ جو آپ نے مجھکو درشن دیا اب مجھکو امید قوی ہو کہ میری مدد بھی آپ فرماوینگے اور سچ تو یہ ہو کہ میری قسمت نے آج بہت یاوری کی کہ جو آپ کے درشن مجھکو گھر بیٹھے نصیب ہوے اتنے مین عبدالرحمان مذکور ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر اپنے گھر چلے آئے - آمدم بر سر مطلب - میان میٹھے شاہ عبدالرحمان کے مرید تو تھے ہی راستہ مین شاہ عبدالرحمان سے ملاقات ہوئی اور اپنے مرشد سے میان میٹھے نے پوچھا کہ آج حضور کا چہرہ بشاش کیون ہو بجواب اسکے شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ آج ایک شخص خدا کے پیارے نے مجھکو درشن دیے ہین انھین کے دیدار کی بدولت ونیز انھین کے قدمون کی برکت سے میرا چہرہ بشاش ہو گیا ہو یہ سنکر میان میٹھے نے دریافت کیا کہ ای شاہ جی صاحب جسکی آپ اسقدر تعریف کرتے ہین اُنکا نام کیا ہو اور یہ فرمایئے کہ آیا وہ شخص ہندو ہین یا مسلمان یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے جواب دیا کہ ای میان میٹھے ظاہرا وہ شخص ہندو ہین اور نام اُنکا نانک ہو بہتر ہو کہ تم بھی جاکر اُنکے دیدار و قدمبوسی سے مشرف ہو اگر اُنکے قدمبوسی تم کو حاصل ہو گی تو یقین ہو کہ تم بھی کچھ فیض کو پہونچ جاؤگے یہ سُنکر میان میٹھے بھی ست گورو مہاراج کی خدمت مین آئے اُسوقت ست گورو مہاراج کے حضور مین بھائی مردانہ بیٹھے ہوے شبد گا رہے تھے بلکہ یہ فقرہ بھائی مردانہ کے زبان ہی پر تھا -

شبد	शब्द
پنکھی ہوکر جو بھاوان سو اسمانی جاؤ	पंखी होकर जो भावां सौ आसमानी जाव
نظری کسی نہ آوے نا کچھ پیا نا کھاؤ	नज़रे किसी न आवे ना कुछ पिया न खाव
بھی تیری قیمت نہ پاوے ہون کیون ودا کھاناو	भी तेरी कीमत न पावे हौ क्यों वड़ा अखानाव

جس وقت یہ شبد میان میٹھے نے بھائی مردانہ کی زبان سے سُنا اپنے دل مین بہت پس و پیش کرنے لگے اور بعد کچھ عرصے کے واپس آئے جس وقت شاہ عبدالرحمن کے پاس میان میٹھے پہونچے شاہ عبدالرحمن نے دریافت کیا کہ کہو میان میٹھے خدا کے پیارے کے دیدار سے شرف اندوز ہو آئے یہ سُنکر میان میٹھے نے بہت مایوسی سے جواب دیا کہ ای شاہ جی صاحب اُنکے دیدار کیا کر آیا ہون بلکہ ایک طرح پر اپنے دل پر تشویش لایا ہون اور وہ تشویش یہ ہو کہ میرے ذہن سے تو وہ سراسر کلمہ کفر کہ رہے ہین کیونکہ اُنکے کلام کا ایک شعر مجھکو یاد ہ

شبد	शब्द
پنکھی ہوکر جو بھاوان سو اسمانی جاؤ	पंखी होकर जो भावा सौ आसमानी जाव

نذری کسی نہ آوے نا کچھ پیوے نا کھاؤ
नज़रे किसी न आवै ना कुछ पिवै ना खाव

بھی تیری قیمت نہ پاوے ہون کیون ڈوا کھاناؤ
भये तेरी क़ीमत न पावै हो क्यों वड़ा अखवा नाव

میان بیٹھے نے یہ شبد سنا ہوا شاہ عبدالرحمان کو سنایا اور کہا کہ ای پیرجی صاحب ہمارے یہان تو چودہ طبق بتائے جاتے ہین منجلہ اُنکے سات طبق نیچے اور سات طبق اُوپر ہین لیکن وہ تو کفر کے کلمے کہہ رہے ہین یعنے کتنے ہی آسمان بیان کرتے ہین بھلا مین اس بات کو کیونکر تسلیم کرون جب کہ اُنکا کلام یہ ہے کہ کتنے ہی آسمان ہین بھلا آپ ہی غور فرمایئے کہ اسقدر آسمان کہان ہین یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان اُنکے مرشد نے کہا کہ ای بچا تو سہو مین ہے بلکہ صاف بھولا ہے کیونکہ مجھکو تو چودہ طبق ہی کی خبر ہے زیادہ اس سے نہین معلوم کہ کتنے ہون اور اس شخص کو اسقدر تک کی خبر ہے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ معلوم نہین کہ کتنے ہین کیونکہ وہ شخص اخیر فقرہ مین صاف کہتا ہے یعنے —

بھی تیری قیمت نہ پاوے ہون کیون ڈوا کہاناؤ
भये तेरी क़ीमत न पावै हूं क्यों वड़ अखवा नाव

بعد اسکے شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ ای میان بیٹھے تو میرے ساتھ اُنکی خدمت مین چل تو مین تیرے تمام گناہ معاف کراتا ہون یہ کہکر شاہ عبدالرحمان میان بیٹھے کو اپنے ساتھ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ستگورو مہاراج اس میان بیٹھے کے آپ تمام گناہ معاف فرمادین دوہائی اپنے خدا کی ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای شاہ جی صاحب ہم نے اسکو دیکھا ہی نہین شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ ای ستگورو مہاراج یہ حاضر دربار ہوا تھا لیکن اپنی بیوقوفی سے کچھ بیوقوفی کر گیا اسلیے مین خود حاضر ہوا ہون کہ اسکی تقصیر معاف فرمائی جاوے کیونکہ یہ غلطی مین پڑا ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بقول شخصے (کہ جیسی ہی نیت ویسی ہی برکت) یعنے جیسا کوئی کریگا ویسا ہی پاویگا یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ ای ستگورو مہاراج یہ شخص تو پھر بھی مر گیا یعنے اسکے گناہ شاید ہی خدا بخشے ورنہ یہ شخص تو بڑا ہی گنہگار ہے اسلیے حضور کے قدمون کے نیچے آکر پناہ لی ہے اب آپ اپنے قدمون مین اسکے حاضر ہونے کا لحاظ فرمایئے اتنے مین میان بیٹھے نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر رکھدیا اور متھا ٹیکا اسوقت ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا —

سری راگ محل پہلا	श्री राग महल १
کوٹ کوٹ میری ارجا ہون پیانڑ اپیاؤ	कोटि कोटि मेरी आर्जा पवन पीअणि अपपाव
چند سورج دو گوپھی نہ دیکھا سوپنی سوانڑ نہ تھاؤ	चन्द्र सूर्य दो गुफै न देखा स्वपनै सौड न थाव
بھی تیری قیمت نہ پاوے ہون کیون ڈوا کھاناؤ	भये तेरी क़ीमत न पावै हो क्यों वड़ा अखवा नाव
سچا نرنکار نج تھاؤ	सचा निरंकार निज थाव
سن سن اکھن اکھان جو بھاوے کرے تماؤ	सुन २ अखवड़ अखवड़ां जो भावै करे तमाव
کوسان کٹیان وار وار پیسن پیسان پاؤ	कोसां कटीआं वार वार पीसण पीसां पाव ।
اگ سیتی جالیان بھسم سیتی رل جاؤ	आग सेती जलया भस्म सेती रल जाव ।
بھی تیری قیمت نہ پاوے ہون کیون ڈوا کھاناؤ	भये तेरी क़ीमत न पावै हो क्यों वड़ा अखवा नाव
پنکھی ہوکر جو بھاوے سو اسمانی جاؤ	पंखी हो कर जो भावां सो आसमानी जाव

نظری کسی نہ آوسے نا کچھ پیوسے نا کھاؤ
بہی تیری قیمت نہ پاوسے ہون کیون ڈڈا کھاناؤ
نانک کاغذ لکھ من پڑھ پڑھ کیجے بھاؤ
مس ٹوٹ نہ آوسے لیکھنا ونڑ چلاؤ
بہی تیری قیمت نہ پاوسے ہون کیون ددا کھاناؤ

रे किसी न आवै ना कुछ पीवै ना खाव ।
हि तेरी क़ीमत न पावै हों क्यों बड़ा अकवानाव
नक कागज़ लिखत मन पढ़ २ कीजे भाव ।
स तोट न आवै लेखड़ पवन चलाव ।।
वे तेरी क़ीमत न पावै हो क्यों बड़ा अकवानाव

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد سُنکر میان مِٹھے اپنے مکان چلے گئے اپنے مرشد عبد الرحمان کے کہنے سے ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر رکھدیا تھا لیکن اپنے اصلی سیاہ دلی سے صاف نہ ہوسے تھے ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی خاموش ہو گئے تھے ایک دن میان مِٹھے مذکور اپنے جلسہ مین بیٹھے ہوسے یہ کہ رہے تھے کہ گورو نانک صاحب سے اگر کبھی ملاقات ہو تو مثل (لیمو) کے نچوڑ دون یہ بات اُنکے منہ سے اُنکے مکان مین نکلی تھی کہ یہان ست گورو مہاراج نے بھائی مردانہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای مردانہ میان مِٹھے کیا کہ رہا یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ کے بھید آپ ہی جانیئے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ یاد رکھ کہ اب میان مِٹھے جس وقت مجھکو ملیگا اُسوقت مثل (نگنے) کے ہم اُسکو پیر لینگے - آخر کار ایکدن میان مِٹھے کے مریدون نے کہا کہ حضور چلین دستگیرو مہاراج گورو نانک جی صاحب کے دیدار سے شرف اندوز ہوجیئے اور آپ کو یہ بھی ہم لوگ یاد دلاتے ہین کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ایکی دفعہ اگر گورو نانک جی صاحب مجھکو ملین تو مین اُنکو مثل (لیمو) کے نچوڑ دونگا یہ سُنکر میان مِٹھے نے کہا کہ ہان مین نے یہ بھی سنا ہے کہ گورو نانک جی صاحب یہ فرماتے ہین کہ مین میان مِٹھے کو مثل (نگنے) کے پیر لونگا یہ سُنکر میان مِٹھے کے مریدون نے عرض کیا کہ ای پیر جی صاحب کیا گورو نانک آپ سے کچھ زیادہ طاقت در ہین بھلا چلیے تو سہی کیونکہ نانک جی صاحب بھی ایک خدا کے پیارے ہی ہین یہ سُنکر میان مِٹھے مذکور مع اپنے مریدون کے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوسے ایس مین ست سنگ ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا

من مُکھ بھول بھولاسے بھولے ٹھور نہ کاسے
گور بن کون دکھاوسے اندھے آوسے جاسے
گیان پدارتھ کھو گیا موٹھ جاسے
بابایا بھرم بھولاسے
بھرم بھولاسے ڈھاگرسے پھر انکس کھاسے

ایک رہاؤ

بھولے پیری دسنتر بھولے بھرسے گرہ تج جاسے
بھولے ڈونگر بن چڑھے بھرمی من ڈولاسے
دھوری بچھونے کیون ملے گربھ موٹھی بلاسے
بچھوڑ یا گور میل سے ہر رس نام پیارا

श्रीराग महल्ल १

नमुख भूला भुलावै भूलै ठौर न काय
गुरु बिन कौन दिखावै अंधी आवै जाय
ज्ञान पदार्थ खोइया गया मुठ जाय
बाबा माया भर्म भुलाय
भर्म भुलाय डागरे पर अंक समाय ।

एक रहाव

भूले फिरे दिसन्तर भूले गृह तजि जाय
भूली डूंगर थल चढे भर्म मन डुलाय
धुरि विछोनी क्यों मिले गर्भ मुठी बिललाय
विछुड़या गुरु मेल से हर रस नाम पियारा

سچ سہج سو بھاگنے ہرگن نام ادھارا	सच सहज सों भागने हर गुरा नाम अधारा।
جیون بھاوے تیون رکھ تون مین تجھ بن کون بھتار	ज्यों भावे त्यों रख तूं मैं तुझ बिन कोनभतारा
اکھر پڑھ پڑھ بھولیان بھیکھ بہت ابھمان	अक्खड़ पढ़ २ भूलियाँ भीख बहुत अभिमान
تیرتھ ناتا کیا کرے من مین میل گمان	तीर्थ नाना क्या करे मन में मैल गुमान।
گور بن کن سمجھائے من راجہ سلطان	गुरु बिन किन समझाये मन राजा सुलतान
پریم پدارتھ پائے گورمکھ نت بچار	प्रेम पदारथ पाइयें गुरुमुख तत्व बिचार।
سادھن آپ گنوائے گور کے شبد سنگار	साधुन आप गवाइये गुरु के शब्द सिंगार
گھر ہی سو پیر پایا گور کی ہیت اپار	घरही सो पीर पाइया गुरु के हेत अपार

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان سے میان مٹھے نے یہ شبد سُنا اُسوقت دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای نانک جی صاحب آپ بڑے بزرگ ہین خداوند کریم نے آپ کی ذات کو بہت بزرگی بخشی ہی جواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای میان مٹھے جو لوگ من مُکھ ہین وہ لوگ اپنے گورو یعنے پرمیشر کو بھولے ہوئے ہین پس یاد رکھیے کہ اُن لوگون کو زمین اور آسمان مین کہین جگہ نہین ہی کیونکہ اُنکا مددگار جو پرمیشر تھا اُس سے اُنکو علیحدگی ہی ہی پھر اُنکا نجات دہندہ اور گناہ بخشندہ کون رہا کوئی نہین یقین جانو کہ بغیر گورو کی یاد کے اندھے کے مانند ٹٹولتے پھرتے ہین مقام پر پہونچ نہین سکتے ہین اُسی مقام سے جاتے ہین اور اُسی مقام پر پھر پلٹ آتے ہین اور خالی ہی ہاتھ پھرا کرتے ہین کیونکہ پرمیشر کا نام تو اُنھون نے پہلے ہی سے کھو دیا اور تمام سنسار مایا کے بھرم مین بھولا ہوا ہی جیسے کہ راستے مین جو بھولے ہوے ادھر اُدھر پھرا کرتے ہین اُنکو دیکھتے ہی لوگ پہچان جاتے ہین کہ اِسکا کوئی رہبر نہین ہی پس اسی طرح جو پرمیشر کی طرف سے بھولے ہوے ہین مارے مارے پھرتے ہین کہین جگہ نہین پاتے اُنکو بھی جان لینا چاہیے کہ اپنے پیرو مرشد د گورو کے حرف بتائے ہوے کو فراموش کردیا ہی اُنمین سے کوئی کسی جنگل مین اور کوئی پہاڑون مین جا بیٹھتے ہین اور ایسے مقام پر سکونت کرنے سے غرور کے دریا مین ڈوب جاتے ہین یقین رکھو کہ ایسے لوگون کو پرمیشر کا ملنا دشوار ہی اور جو لوگ پرمیشر کے نام مین لگے ورتے ہوے ہین وہ جنم جنم کے بچھڑے ہوے ملجاتے ہین قصہ مختصر یہ کہ جس شخص نے سچ اور سہج سے نام پدارتھ حاصل کیا ہی اُسی کی عزت دُنیا اور آخرت مین ہوئی ہی کیونکہ سب کا مالک وہی پرمیشر ہی پس جس شخص کے دل سے میل دُور ہو گیا اُس شخص کا تیرتھ نہانا بھیکھ بنانا سنگتون اور مندرون مین جانا سوپھل ہو جاتا ہی اور یہ امر بھی قابل یاد رکھنے کے ہی کہ بغیر گورو کے دل کو استقلال کہ جو مقدم چیز ہی نہین آسکتا ہی کیونکہ گورون کے شبدون سے برہم کا پدارتھ ملتا ہی اور تت کا بچار کرکے جسم کا غرور یعنے ابھمان جاتا ہی سلیم المزاجی اور حلیم الطباعی گورو کی خدمت اور قدمبوسی سے پاتا ہی جب کہ اِس درجہ کو پہونچ جاتا ہی تو ایسا شخص پرمیشر کو ہر جگہ حاضر و ناظر جانتا ہی بلکہ اُسکو ہمہ جا اور ہمہ اوست پرمیشر نظر آتا ہی جسوقت ستگورو مہاراج کی زبان سے میان مٹھے نے یہ سُنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر قدمبوس ہوا اور اپنے مریدون کو بھی ہدایت کی کہ ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا اور دست بستہ ہوکر اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا اور عرض کیا کہ حضور مجھکو اپنا سکھ فرمادین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای میان مٹھے پرمیشر کی بندگی کیا کیجیے اور غرور کو دور کر دیجیے اور یہ بھی یاد رکھیے کہ جو پرمیشر کی بندگی والے ملا کرین اُنسے برابری نہ کرنا چاہیے بلکہ بہت عاجزی کے ساتھ اُنسے پیش آنا چاہیے کیونکہ پرمیشر اور پرمیشر کی بندگی کرنے والون مین کچھ بھی

فرق نہین ہی ایسا سوچ سمجھکر دُوجا لہا دُور کر دیجیے یہ سُنکر پھر میان مِٹھے نے عرض کیا کہ ای ست گورُو مہاراج مسلمانون مین یہ جو کہتے ہین کہ پہلے خدا کا نام ہی اور دوسرا رسول کا جو لوگ رسول کا کلمہ پڑھتے ہین وہ لوگ اُسکی درگاہ مین قبول فرمائے جاتے ہین اُسکی کیا کیفیت ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای میان مِٹھے اُس پرمیشر کے دروازہ پر بجز اُسکے دوسرے کی جگہ نہین ہی بلکہ جو شخص اُسکے نزدیک بھی رہا ہی وہ شخص بھی یکتا ہی ہوکر رہا ہی یہ سُنکر میان مِٹھے نے ایک سوال کیا کہ ای ست گورو مہاراج بغیر روغن کے کیسے چراغ جلتا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا ۔

سری راگ محل پہلا	श्रीराग महल १
اچھل چھلاے نا چھلے	अछल छलायै ना छलै
نا گھاو کٹارا کر سکے	ना घाव कटारा कर सकै
جیون صاحب راکھے تیون رہے	ज्यों साहब राखे त्यों रहै
اِس لوبھی کا جیو دل پلے	इस लोभी का जीव टलपले
بن تیل دیوا کیون جلے	बिन तेल दीवा क्यों जलै
ایک رہاؤ	एक रहाव
پوتھی پوران کمائیا	पोथी पुराण कमाइया
بھووت اِت تن پائیا	भवट इत तन पाइया।
سچ بوجھن آن جلائیا	सच बूझन आन जलाइया
بے تیل دیوا یون جلے	बे तेल दीवा यों जले
کرچانن صاحب یون ملے	कर चानन साहब यों मिलै
اِت تن لاگے باڑیان	इत तिन लागे बाड़यां
سکھ ہووے سیوک مانیان	सुख होवै सेवक मानियां
سب دنیا آون جانیان	सब दुनियां आवत जानियां
بیچ دنیا سیو کمائیان	विच दुनिया सेवक माइयां
تان درگاہ بیسن پائیان	तां दरगाह बैसन पाइयां
کہو نانک بانہو لوڈائیان	कहु नानक बाँह लुडाइयां

یہ شبد ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے سُنکر میان مِٹھے نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج بلا پڑھے ہوئے قبول کیون ہوئے باوجودیکہ وے لوگ پوتھی اور پُران خوان ہین اور جن لوگون نے پڑھ کرکے پرمیشر کو حاضر ناظر قبول کیا ہی وہ کون سے درویش ہین کہ جو پرمیشر کے دروازہ کے لائق ہین اور وہ روزہ کون سا ہی کہ جسکے رکھنے سے قرار و استقلال آجاتا ہی اور وہ نماز کونسی ہی کہ جسکے پڑھنے سے انسان پرمیشر کو پاتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا ۔

راگ مارو محل پہلا

لہ اگم خدا اے بندے
ھوڑ خیال دُنیا کے دھندے
وے پے خاک فقیر مسافر
درویش قبول در
چ نماز یقین مصلا
سا مار نِوارو آسا
یہ مسجد من ملنا قلم خدا اے پاک اکبر
راسر اَمل کماوہ
یقت ترک کھوج دو لاوہ
رفت من مارو ابدال ملیو حقیقت چت فرن مر
رآن کتب دل مانہ کماہی
س عورت راکھو بدراہی
چ مرد صدق سے باندھو کھورس برمی قبول پر
کا مہر روزہ پے خاک
شت پیر لفظ کمائے انداز
ر نور مشک کھودائیا بندگی اللہ اللہ ہو زر
چ کماوے سو قاضی
دل سودھے سو حاجی
سو ملنا ملعون نیوارے
سو درویش جن صفت دھر
بھی وقت سبھی کر ویل
لق یار دل مین قبول
سبیح یار کرہو دس مردن سنت سبیل بیدہان پر
ل مین جانو سب فنا فی اللہ
یلافان برادرہ منجن جال
لک اُمری بنائیا ایک مقام خدائے در

राग मारू महल १

अल्ला अगम ख़ुदाई बन्दे
छोड़ ख़्याल दुनिया के धन्धे
होय पै ख़ाक फ़क़ीर मुसाफ़िर
यह दरवेश क़बूल दर
सच निमाज़ यक़ीन मुसल्ला
मंसा मार निवारो आसा
देह मसजिद मन मुलना कलम ख़ुदाय पाक अकबर
सरासर अमल कमावहु
तरीक़त तर्क खोज दो लावहु
मार्फ़त मन मारो अबदाल मिल्यो हक़ीक़त चित फिरन मर
क़ुरान क़ुतुब दिल माह कमाही
दसँ औरत राखो बदराही
पंचै मर्द सदक़ से बांधो खोरस चूरी क़बूल पर
मक्का महर रोज़ा पै ख़ाक
बिहिश्त पीर लफ़ज़ कमाय अन्दाज़
होर नूर मुश्क ख़ुदाइया बंदगी अल्लह २ हू ज़र
सच कमावै सोई क़ाज़ी ।
जो दिल सोधे सोई हाजी ।
सो मुल्ला मलऊन निवारे ।
सो दरवेश जिन सिफ़त धर
सभी वक़्त सभी कर वेल
ख़ालक़ यार दिल में मक़ूल
तसबी यार करहु दँस मर्दन सुन्नत सील बंधान पर
दिल में जानो सब फिलहाल
ख़िलाखान बिरादरह मंजन जाल
मीर मलिक उमरे पनाइया एक मुक़ाम ख़ुदाय दर

اول صفت دوجے صبوری	अव्वल सिफ़त दूजे सबूरी
تیجے حلیمی چوتھے خیری	तीजे हलीमी चौथे ख़ैरी
پنجویں پنجے ایکت مقامی یہہ پنج وقت تری اپر پر	पंचवें पंजे सकत मुक़ामे यह पंच वक़्त तेरे अपरपर
سگلی جان کرہو مُودی کا	सगली जान करहु मोदीफ़ा
بدعمل چھوڑ کرہو ہاتھ کوزہ	बद अमल छोड़ करहु हाथ कूज़ा
خداے ایک بوجھ دیوہو بانگ برغبار کر	ख़ुदाय एक बूझ देवहु बांग ग़ुबार कार
حق حلال بکرہو کھانڑ	हक़ हलाल बखेरहु खांड
دل دریاؤ دہووہ میلانڑ	दिल दरयाव धोवहु मैलाड़
پیر پہچانے بہشتی سوئی عزرائیل نا دوج ٹھر	पीर पहचाने बिहिश्ती सोय अज़राइल ना दूज़ ठर
کایا کردار عورت یقین	काया क़दार औरत यक़ीन
رنگت اسی مانڑی حکین	रंगत मारे माड़ हक़ीन
ناپاک پاک کرہو دبسا ثابت صورت دستار سر	नापाक पाक करहु दीसा साबित सूरत दस्तार सिर
مسلمان موم دل ہووے	मुसलमान मोम दिल होवे
انتر کے میل دل تے دھووے	अन्तर के मैल दिल में धोवे
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے	दुनियां रंग न आवे नेरे
جیوں کُسم پاٹ گھو پاک ہر	ज्यों क़ुसुम पाठ घो पाक हर
جاکو مہر مہر مہربان	ताको मेहर मेहर मेहरबान
سوئی مرد مرد مردان	सोई मर्द मर्द मरदान
سوئی شیخ مشائخ قاضی	सोई शेख़ मशायख़ क़ाज़ी
سو بندہ جس نظر نر	सो बन्दा जिस नज़र नर
قدرت قادر کرن کریم	क़ुदरत कादर करन करीम
صفت محبت اتھاہ رحیم	सिफ़त मुहब्बत अथाह रहीम
حق حکم سچ خداے	हक़ हुक्म सच ख़ुदाय
بوجھ نانک بند خلاص در	बूझ नानक बंद ख़ुलास दर

جس وقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے میان مٹھے نے یہ شبد سُنا تو دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ صرف ایک پرمیشر ہی کے نام کی صفت فرماتے ہین تو یہ بھی تو فرمائیے کہ نام کس وَن ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے میان مٹھے ایک نام کی صفت اور مہان کس سے ہو سکتی ہی میان مٹھے نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج مہربانی فرما کر آپ ہی فرمائیے کیونکہ آپ

ولی اللہ مین آپ مین اور خداوند کریم مین کچھ بھی فرق نہین ہی جب میان مٹھی نے یہ کہا تو ست گورو مہاراج میان مٹھی کا ہاتھ پکڑکر ایک گوشہ مین لیگئے اور فرمایا کہ واہ صاحب واہ بس ست گورو مہاراج کا اتنا فرمانا تھا کہ میان مٹھی کے دل سے وہ حجاب دور جاتا رہا میان مٹھی نے اپنے منھ پر جب ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ایک مٹھی خاک میان مٹھی کے چہرے پر پڑی ہی بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ واہ صاحب واہ اتنا سنتے ہی میان مٹھی مذکور آنکھ کھولکر کھڑے ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک کا میان مٹھی نے بوسہ لیا تب ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ تلنگ

نثر حاضر نامہ

حاضر کو مہر ہی۔ بے حاضر کو قہر ہی۔ ایمان دوست ہی۔ بے ایمان کافر ہی۔ کفر قہر ہی۔ غصہ حرام ہی۔ نفس شیطان ہی۔ گمان کفر ہی۔ بے ایمان ناپاک ہی۔ علم حلیمی ہی۔ بے حرص اولیا ہی۔ دیانت مہر ہی۔ حاسد زرد رو ہی۔ سچ بہشت ہی۔ دروغ دوزخ ہی۔ زور ظلم ہی۔ صفت وضو ہی۔ یاران بلبل ہی۔ چوری لالچ ہی۔ زناکاری پلیت ہی۔ فقیری صبوری ہی۔ ناصبوری مغروری ہی۔ راہ پیر ہی۔ بے راہ بے پیر ہی۔ ایمان دوست ہی۔ بے دیانت مکار ہی۔ تیغ مرد ہی۔ عدالت بادشاہ ہی۔

نظم

اتنی بول جو جان جتاوے
تو نانک دانشمند کہاوے

नज़्म

इते बोल जो जान जनावे
तौ नानक दानिशमन्द कहावे

ست گورو مہاراج کی زبان سے جس وقت میان مٹھی نے یہ (حاضر نامہ) سنا ست گورو مہاراج کے آگر قدم پکڑ لیے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو یقین کامل ہوگیا کہ آپ خود خدا ہی ہین یا خداوند کریم کے آپ اولیا ہین بلکہ میری دانست مین خداوند کریم مجسم آپ کا جسم رکھکر دنیا مین آیا ہی اسلیے اب میری یہ گذارش ہی کہ ابتک تو مین نے اپنا وقت فضول صرف شکم پروری مین کھویا لیکن اب آپ کے قدمون مین آپہونچا ہون تو مجھکو امید ہوئی ہی کہ مجھکو بخش لینگے جسوقت میان مٹھی مین اسقدر عاجزی آئی اسوقت ست گورو مہاراج میان مٹھی پر نہایت ہی خوش ہوے پس ست گورو مہاراج کے خوش ہوتے ہی میان مٹھی کا بھرم جاتا رہا اور ست گورو مہاراج کو سچا خداوند کریم جانکر ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کا دھنا سری دیس مین پہونچکر مسمی (سودی گیو) سے ملاقات ہوکر جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۶۳

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ دھنا سری دیس مین تشریف لے گئے وہان پر ایک شخص مسمی (سودی گیو) تھا وہ ست گورو مہاراج کی خدمت کیا کرتا تھا اور ست گورو مہاراج ہمیشہ ہی پچھلی رات کو اشنان کرکے دریا کے کنارے پر بیٹھکر نرنکار کی بندگی کیا کرتے تھے اور (سودی گیو) مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر رہتا تھا اتفاق سے ایک دن مسمی (سودی گیو) نے اپنے دل مین سوچا کہ شاید ست گورو مہاراج نے بھی جو کچھ دولت فقیری کی پائی ہی دریا یعنی خواجہ خضر ہی کی بدولت پائی ہی اسلیے اب مین بھی

خواجہ خضر کی ہی خدمت کرونگا اور اُس دن سے دریا کو خواجہ خضر سمجھکر خدمت کرنے لگا ایک دن (سودی گیو) مذکور نے دیکھا کہ ایک جانب سے کوئی آدمی آتا ہو اور اپنے ہاتھ مین ایک مچھلی بھی لیے ہوے ہو اُس آدمی نے (سودی گیو) مذکور سے دریافت کیا کہ اے بھائی تیرا نام کیا ہو اور تو اسوقت کہان جاتا ہو بجواب اسکے (سودی گیو) نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ دریا کے کنارے جاتا ہون اور مین ہمیشہ ہی خواجہ خضر کی خدمت کرنے کو جایا کرتا ہون پہر رات جب باقی رہتی ہو اُسوقت جاتا ہون میرے گورو نے بھی خواجہ خضر کی خدمت سے پایا ہو بعد اسکے یہ پوچھا کہ اے تم کون ہو اور اسوقت کہان جاتے ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ہی خواجہ خضر ہون جسکا ذکر تم کرتے ہو میرا یہ قاعدہ ہو کہ ہمیشہ بلا ناغہ ست گورو مہاراج نانک جی صاحب کے درشنون کو آیا کرتا ہون اور اُنکے درشنون کو اپنا کام مقدم سمجھتا ہون اور وجہ اسکی یہ ہو کہ بابا نانک جی صاحب پاربرہم پرمیشر ہین مجھکو اس بات کا یقین کامل ہو کہ وہ خالق کہ جو اس خلقت کا پیدا کنندہ و رزق دہندہ ہو اپنا جسم نانک نام رکھکر دنیا مین آیا ہو تاکہ دنیا کے لوگ جو گم راہ ہو گئے ہین راستہ پر آجاوین اور نیک راہ پاوین اور پرمیشر کا خاص یہ حکم ہو کہ جو شخص ست گورو مہاراج کے قدمون مین جاویگا مجھکو ضرور پاویگا جس شخص کو میرے دیدار و درشن کی خواہش ہو وہ شخص ست گورو مہاراج کے درشن کرے اسوجہ سے مین ہمیشہ ہی اُنکے درشنون کو آیا کرتا ہون جسوقت (سمی سودی گیو) نے یہ بات سُنی متعجب ہوگیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین نے نہایت ہی غلطی کی اب مجھکو یقین ہوگیا کہ میرے گورو نے خواجہ سے نہین پایا بلکہ خواجہ خضر کو اُنکے درشنون کا مین نے محتاج پایا غرضکہ ایک دن پھر خواجہ خضر (سودی گیو) کو ملا اور کہا دیکھو بھائی مین تو صرف ایک پانی ہی ہون اور ست گورو مہاراج پاربرہم پرمیشر ہی ہین کیونکہ مین کئی مرتبہ اُنھین سے پیدا ہوا ہون اور کئی مرتبہ اُنھین مین سما گیا ہون یہ سُنکر (سودی گیو) مذکور ست گورو مہاراج کے قدمون مین حاضر ہوا ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فرمایا کہو بھائی سودی گیو اسوقت پہر رات باقی رہے کہان آئے ہو آگے تو تم جب آیا کرتے تھے کچھ دن چڑھے اب خلاف معمول کیسا آنا ہوا سودی گیو مذکور نے خواجہ خضر کی ملاقات اور اپنے خیالات اور خواجہ خضر کے بیانات بیان کیے اُس وقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ گوری بیراگن محل پہلا

رین گنوائی سوے کے دیوس گنوایا کھاے
ہیرے جیسا جنم ہو کوڈی بدلی جاے
نام نہ جانیا رام کا مُنڈے پہر پاچھے پچھتاے

ایک رہاو

ان تا دھن دھرنی دھرے ان تن چاہا جاے
انت کو چاہن جو گئے سو آئے انت گنواے
آپن لیا جو ملے تان سبھ کوئی بھاگ ہوے
کرمان اوپر نبڑے جے لوچے سب کوے
نانک کرنا جن کیا سوئی سار کرے

राग गौरी वैरागन महल्ल १

रैन गँवाई सोय के दिवस गँवाया खाय
हीरी जैसा जन्म है कोड़ी बदली जाय
नाम न जानियां राम का मुन्डे फिर पाछे पछिताय

एक रहाव

अनता धन धरनी परे अनतन चाहा जाय ।
अंत को चाहन जो गये सो आपे अंत गँवाय
आपन लिया जो मिले तां सब को भाग होय
कर्मा ऊपर निबड़े जे लोचे सब कोय
नानक करना जिन किया सोई सार करे

حکم نہ جانے خصم کا کس ڈوبائی رے

हुक्म न जायी खस्म का किस वड़ पाई रे

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اس جگت کے جسقدر جیو ہین رات کو نیند مین کھو دیتے ہین اور دن کھانے پینے مین صرف کرتے ہین افسوس کہ یہ نہین سمجھتے ہین کہ ایک ایک سانس مثل موتی و جواہرات کے بیش قیمت ہے لیکن دنیا کے لوگ دنیا کے کامون مین اور خرابات کے شغلون مین اُس بیش قیمت کی قدر نہین کرتے ہین یاد رکھنے کی بات ہے کہ جو لوگ سانس سانس پر واہگورو کا نام نہین جپتے ہین آخر کو بہت ہی پچھتاوینگے انجام کو دست افسوس ملینگے پاپون کا بوجھا سر پر اٹھا کرتے ہین اور پرمیشر کا نام جسکو آب حیات کہین تو بجا ہے اور امرت کہین تو سزا ہے اُسکی طرف توجہ ہی نہین کرتے ہین اکثر انسان اپنی زندگی مفت مین کھو دیتے ہین سچ ہے کہ کوئی دولت کسی شخص کو بغیر ست گورو کے حکم کے نہین پراپت ہوتی ہے۔

ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہین کہ جس پرماتما نے جگت کو پیدا کیا ہے وہی خود پرمیشر گورو۔ سنت۔ اپنے روپ دھارن کر کے سب جیودن کا خبر گیران ہوتا ہے جسپر وہ مہربان ہوتا ہے اُسکو نام۔ دان۔ گیان عطا فرماتا ہے اُسکی مرضی و اشارہ کوئی نہین جانتا ہے کہ کب اور کسکو نام کی شرائی عنایت فرمائیگا یہ بچن سُنکر (سودی گیو) ہندو نے دست بستہ ہو کر ارداس کی کہ اے ست گورو مہاراج جو لوگ کم عقل کے آدمی ہین وہ تو کچھ نہین سمجھتے ہین اگر کبھی کسی سے کچھ سُن بھی لیا تو منجملہ اُسکے دو ایک یاد رکھے باقی بھولا دیئے کہ جو باعث خرابی کا ہے اسلیے اگر ارشاد ہو تو مین حضور کی خدمت مین رہکر اپنا انجام درست کر دن یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے (سودی گیو) ہمارے دو روپ ہین ایک سرگُن کہ جسم دھارن ہوتا ہے اور دوسرا نرگُن روپ کہ جو صرف ایک شبد ہی ہے کہ جس کا نہ روپ نہ ریکھا ہے ان مین یہ فرق ہے کہ سرگن یعنے جسمین جسم دھارن ہوتا ہے اُسکا درشن تو اُسی جسم ہی تک ہو سکتا ہے بعد کو نہین ہوتا ہے اور شبد کے درشن ہمیشہ ہی ہوا کرتے ہین یہ بات سُنکر (سودی گیو) نے ست گورو مہاراج کے قدمون مین گر کر نمسکار کیا اور عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین نہایت کم عقل کا آدمی ہون اور اسی بیوقوفی سے مین نے یہ سمجھا تھا کہ حضور نے بھی خواجہ خضر سے پایا ہے مگر جب مجھکو خود خواجہ خضر نے آکر بتایا ہے تب مین اپنے نادانی کا پشیمان ہوا آپ خود نرنکار ہین انترجامی ہین گھٹ گھٹ کے جاننے والے ہین آپ میرے دل کی بات بخوبی جانتے ہونگے کہ مین کیسی غلطی مین تھا اب مجھکو یہ بھی یقین ہوا کہ یہ سب کھیل آپ ہی کا کیا ہوا ہے سچ ہے کہ آپ جسکو نیند غفلت سے جگائین وہی جاگے مگر اب مجھکو یقین آگیا کہ آپ ہی کا سب کیا ہوا ہوتا ہے بجز آپ کے کوئی دوسرا نہین ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

آٹھ پہر آٹھ کھنڈ نوان کھنڈ سریرا
تس وچ نو ندھ نام ایک بھالاے گنی گہیرا
کرم ونت سلاحیا نانک کر گور پیر
چوتھے پہر صباح کے سنتان اوپجا چاؤ
تن دریاوہ اس تون دوستی من مکھ سچا ناؤ
چوتھے امرت ونڈیے کرمے ہوسے پساؤ

श्लोक

आठ पहर आठ खंड नवाँ खंड सरीरा ।
तिस विच नौ निधि नाम एक भुलाय गुनी गहीरा
करमवंत सराहिया नानक कर गुरु पीर ।
चौथे पहर सबाह के सनतां उपजा चाव
तन दरयाव वास नों दोस्ती मनमुख सच्चा नाव
चौथे अम्रत वंडया करमहि होइ पसाव

کنچن کایا کسیئے بانی چڑھے چڑھاؤ
جو ہووے درس رافدی تان بوہر نہ پائے ناو
ست پہری ست بھلا بہیے پاڑیا پاس
اتھے پاپ پن بچارئے کوڑی گھٹے راس
اتھے لیون سے سوٹی کھرے کیجے جا باس
بولے فاضل نانکا دکھ سکھ خصمی پاس

कंचन काया किसये बनी चढ़े चढ़ाव ।
जो होवे दरस राफदी तां बहुर न पाये नाव
सत पहरी सत भला बहिये पाड़यां पास
इत्थे पाप पुराय विचारिया कोड़े घने रास
इत्थे क्यों दे सोटी खरे के चै साबास ।
बोलत फ़ाज़ल नानका दुख सुख खस्मै पास

جس وقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے یہ شبد وہان کے لوگون نے سُنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور گورو گورو جپنے لگے غرضکہ ست گورو مہاراج اُس ملک کے لوگون کا اُدھار کرکے وہان سے رخصت ہوئے اور وہان پر ایک دھرم سالہ بنوایا تاکہ ہمیشہ سے وہ سنگت اکٹھا ہو کر ست گورو مہاراج کا کیرتن کیا کرین ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے (مناق دیس) جانے اور وہان کے راجہ سے ملکر جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۴۷

ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جدھر ست گورو مہاراج کا جی ہوجاتا تھا اُسی طرف ست گورو مہاراج چلنے لگتے تھے اور ست گورو مہاراج کے درشنون کو اکثر لوگ آتے تھے اور بہت سے لوگ فقیر خواہ مریاتی خواہ منگتا جو نہ کچھ مانگنے ہی آتا تھا اور جو کوئی جو شئی مانگتا تھا ست گورو مہاراج سے اپنی مراد پاتا تھا اکثر لوگ دولت کی خواہشمند آتے تھے تو آپ فوراً ہی فرماتے تھے کہ فلان مقام پر رکھا ہے جاکر اُٹھالے گویا وہان کسی نے رکھی دیا تھا کچھ توقف خواہ تامل نہ ہوتا تھا سب لوگ اپنی مُنہ مانگی مراد پاکر یہی کہتے تھے کہ ست گورو مہاراج کے قدمون مین نوندھی اٹھارہ سدھی موجود ہین غرضکہ ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ مناق دیس مین تشریف لے گئے وہ ملک عجیب ملک تھا کہ یہان جانور بھی خدا کو جانتے ہین اُس ملک کے باشندے کچھ جانتے ہی نہ تھے کہ کوئی پرمیشر ہے جب بارش ہوتی تھی خود بخود کھیتی ہوتی تھی وہان کا راجہ نہایت فیاض دل آدمی تھا یہانتک کہ جو شخص جو سوال کرتا تھا راجہ حتی المقدور اُسکو پورا کرتا تھا پرمیشر نے اُسکو بھی یہ طاقت عطا فرمائی تھی کہ رعایا کے کل کام راجہ کے احکام سے انجام پاتے تھے یہانتک کہ جب رعایا کو ضرورت بارش وغیرہ کی پیش آتی تھی راجہ سے عرض کرتے ہی وہ ضرورت دفع ہوجاتی تھی بلکہ یہانتک پرمیشر نے اُس راجہ کے اختیار مین کر رکھا تھا کہ اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی تھی تو راجہ مذکور اولاد کا حکم دیتا تھا اور جسکو کہتا تھا ایام مقررہ پر اُسکے گھر مین اولاد ہوتی تھی غرضکہ ست گورو مہاراج اُس راجہ کے باغ مین ہو نکلکر جا بیٹھے اور مردانہ کو ارشاد فرمایا کہ شبد گا چنانچہ مردانہ نے ست گورو مہاراج کا فرمایا ہوا یہ شبد گانا شروع کیا

راگ گوری محل پہلا

بھو موچ بھار وڈا تول
من مت ہولے بولی بول
سر دھار چلے سہی بھار

राग गौरी महल १

भौ मुच भार वड़ा तौल
मन मत भुले बोले बोल
सिर धार चलिया सहिये भार

نظری کرمی گورو بچار	नज़रे करमी गुरु विचार
بے بن کوئے نہ لنگھس پار	भै बिन कोइ न लंघस पार
بے بھو رکھیا بھائے سنوار	भै भो रख्या भाय सँवार
ایک رہاؤ	एक रहाव
بے تن اگن بھکھے بے نال	भै तिन अगन भखे भै नाल
بے بھو گھڑی شبد سنوار	भै भो घरी शब्द सवार ।
بے بن گھارت کنچن کیچ	भै बिन घारत काञ्चन कच्च
اندھا سچا اندھے سچ	अन्धा सच्चा आधी सच्च
بدھے باجے اپجے چاو	बुधी बाजी उपजे चाव
سہس سیانپ پوی نہ تھاو	सहज सियाणाप पवे न थाव
نانک من مکھ بولن واو	नानक मनमुख बोलन वाव
اندھا اکھن واو دُواو	अन्धा अक्खन वाव दो वाव

اس وقت اُس باغ کے باغبان نے یہ شبد سنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای سنت جی صاحب آپ کا نام کیا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نانک نرنکاری ہمارا نام ہی اُس باغبان نے عرض کیا کہ حضور جسکا یہ باغ ہی آپکی تشریف آوری کی خبر جا کر کرتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس باغبان سے مخاطب ہو کر چند باتین فرمائین کہ جو حسب ذیل ہین -

اول - ای باغبان جو پار برہم پرمیشر پرم پورکھ ہی وہ بڑے وزن اور تول کا ہی جس طرح کوئی برتن خوب لبالب بھرا ہو تو ہلانے سے نہیں ہلسکتا ہی اور جو برتن خالی ہوتا ہی وہ ہلانے سے ہل جاتا ہی پس جبتک کوئی انسان من مکھ رہتا ہی وہ مثل اُسی خالی برتن کے رہتا ہی اور جب وہ گورمکھ ہو جاتا ہی تو اُسی لبالب بھرے ہوے برتن کے مطابق ہو جاتا ہی کیونکہ گورمکھ ہونے کے بعد پرمیشر کے خوف کا بار اُسکے سر پر ہو جاتا ہی اور اُسپر گورو کی کرپا ایسی ہو جاتی ہی کہ اُسکو شبدون کے ارتھ بھی معلوم ہوتے جاتے ہین اور یہ تو ظاہر ہی کہ جب شبدون کے ارتھ یعنے مطلب جس شخص کو معلوم ہو گئے تب وہ شخص اگیان کے سمندر سے پار ہو جاتا ہی (مثال) جس طرح کہ آگ مین کوئی دھات مثل سونا خواہ چاندی وغیرہ وغیرہ ڈال دیجاتی ہی تو وہ مثل پانی کے گل کر ہو جاتی ہی جبکہ وہ بخوبی گل جاتی ہی تو اُس کو اکثر لوگ جو زیور چاہتے ہین بناتے ہین اسیطرح جب کسی کے دل مین پرمیشر کا خوف آ جاتا ہی تو وہ مثل پانی کے ہو جاتا ہی اُسکو اگر پھر کسی مہاتما کا ست سنگ ہو جاتا ہی تو مہاتما لوگ سدھو کر لیتے ہین لیکن بغیر خوف کے کچھ نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ یہ دل مثل پتھر کے سخت ہی بغیر خوف کے اسپر چوٹ ہی نہیں لگتی ہی -

دوم - ای باغبان اگیانون کا دل مثل بانسری کے ہوتا ہی کہ اِسطرف سے آواز گئی اور اُسطرف سے نکل گئی اُسیطرح پر اگیانیون کے دل پر ناصح کی نصیحت نہیں ٹہرتی ہی اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہی کہ اُس ناصح کی نصیحت بھی کچھ اثر نہیں کرتی ہی کہ جو عامل بہ عمل نہ ہو (مثلاً) جس طرح بغیر گولی کے بندوق مین آواز تو ہوتی ہی لیکن اثر نہیں کر سکتی ہی اور نہ اُس سے زخم ہو سکتا ہی پس یاد رکھو کہ سنتون کے بچن مثل اُس خالی بندوق کے آواز ہی نہیں دیتی بلکہ جگر پر زخم کاری کر دیتے ہین اور اگیانیون یعنے عامل بہ عمل نہ ہونے کے بچنون سے کچھ اثر نہیں ہوتا ہی

دنہ زخم لگتا ہی (مثال) جس طرح بوجھے لدی ہوئی گاڑی زمین کو توڑتی ہی اور خالی گاڑی صرف زمین پر نشان ہی کرتی ہی اسیطرح گورمکھون کے کلام تو جگر میں پیوست ہو جاتے ہین اور منمکھون کے کلام مین کچھ اثر نہین ہوتا ہی۔

ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے یہ کلام سنکر وہ باغبان کیا بلکہ جسقدر لوگ وہان بیٹھے تھے پر میشر کی طرف سے متوجہ ہو گئے باغبان فوراً اٹھکر اپنے راجہ سے جاکر کہا کہ حضور کے باغ مین آج تین سنت آئے ہین منجملہ انکے ایک شخص کا نام نانک نرنکاری ہی وہ شخص ور مہاراج کے ساتھ مین راجہ صاحب یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے راجہ نے پہلے آزمایش کے واسطے چند خدمتگاریان بہت اچھا اچھا کھا دیکر ان وغیرہ لیکر بھیجین چنانچہ خدمتگاریان مذکورہ باغ مین گئین اور سب سامان لیکر پہونچین اپنی اپنی آنکھین و بھوین نچانے لگین دکرٹے بجانے لگین انکی کیفیت ست گورو مہاراج نے دیکھکر انکو اسطرح پر اوپدیش کرنا شروع کیا کہ دیکھو یہ خوبصورتی اور سندرتائی اس جسم مین صرف اسی پرماتما ہی کی ہی ورنہ یہ جسم محض ناپاک چیزون سے بھرا ہی اور صرف ہڈی و خون ہی کا تو ٹھرا ہی انمین خوبصورتی کیسے ہو سکتی ہی اسمین خوبصورتی تو صرف اسی برہم چیتن سروپ ہی کی ہی یہ کلام سنکر ان خدمتگاریون کے دل دہل گئے اور ست گورو مہاراج کا کلام پتھر کے اُنکے دلونپر اثر کر گیا اسوقت ان خدمتگاریون نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای سنت جی صاحب ہم لوگون کو کچھ اوپدیش کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ بسنت محل پہلا	राग बसन्त महला १
جگ کو آو نام نہین چیت	जग कोऊ नाम नहीं चेत
نام بسارے گرے دیکھ بھیت	नाम बिसारे गिरे देख भीत
منوا ڈولے چیت انیت	मनवा डोले चीत अनीत
جگ سے نا ٹوٹے جھوٹی پریت	जग से ना टूटे झूठी प्रीत
کام کرودھ بکھو بھجن بہار	काम क्रोध बिष बिखन भार
نام بنا کیسے گن چار	नाम बिना कैसे गुण चार
ایک رہاؤ	एक रहाव
گھر بالو کا گھومن گھیر	घर बालू का घूमन घेर
برکھس باڈری بڈبڈ ہیر	बरखस बांडी बुड़ बुड हेर
ناتر بوند تے دھر چک پھیر	नाम बुन्द ते धर चक फेर
سرب جوت نام کے چیر	सर्व ज्योत नाम के चेर
سرب اپائے گور سر مور	सर्व उपाय गुरू सिर मीर
بھرم کو روپ گل گیو تور	भ्रम को रूप गल गो तोर
نام رٹو جا ہو تجھ اور	नाम रखो चाहो तुझ ओर
نام دورا سے چلے سو چور	नाम चुराय चले सो चोर

پت کھوے بکھ انچل دھاے	पति खोई बिष अंचल धाये
سانچ نام رکھو پت سون گھر جاے	साँच नाम रखो पत सौं घर जाय
جو کچھ کینس پربھو رضاے	जो कुछ कीन्हस प्रभु रजाय
بھے منے نربھو میری ماے	भै माने निर्भौ मेरी माय
کامن چاہے سندر بھوگ	कामिन चाहे सुन्दर भोग
پان پھول میٹھے رس بھوگ	पान फूल मीठे रस भोग
کھیلے بگسے تون تو سوگ	खेले बिगसे तों तों सोग
پربھو سرناگت کینے سو ہوگ	प्रभु शरणागत कीन सोहोग
کاپڑ پہر ادھک سنگار	कापड़ पहिर अधिक सिंगार
ماٹی پھولی روپ بیکار	माटी फूली रूप बिकार।
آسا منسا باندھو بار	आसा मन्सा बाँधी बार
نام بنا سونا گھر بار	नाम बिना सूना घरबार
گاچھو پوڑی راج کمار	गाछो पोड़ी राज कुमार
نام بھڑاو سچ دوت سنوار	नाम भिडाव सच रीत संवार
پیو سیوی پربھو پریم ادھار	पिउ सेवी प्रभु प्रेम अधार।
گور شبدی بکھو نے آس نوار	गुरु शब्दी बिष से आस निवार
موہن موہ لیا من موہے	मोहन मोह लिया मन मोही
گور کا شبد پہچانو توہے	गुरु का शब्द पहचाने तोही
نانک ٹھاڑے چاہے پربھو دوار	नानक ठाढे चाहे प्रभु दुआर
تیرا نام سنتوکھ کرپا دھار	तेरा नाम सन्तोष कृपा धार

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اکثر لوگ بری بری باتون پر عمل کرتے ہین اور پرمیشر کو نہین جانتے ہین کہ جسکا انجام یہ ہوتا ہی کہ ہر ایک طرح کی خرابیون مین پڑے رہتے ہین اور اس من کی تو یہ خاصیت ہی ہی کہ خراب باتون کی تو آٹھ پہر خواہش رکھتا ہی لیکن جو لوگ گورو کے سرن مین آکر گورسکھ ہوے ہین ہان وہ لوگ البتہ اسطرف رخ نہین کرتے ہین ۔ کام و کرودھ ۔ تمام خرابیون کی جڑ ہین اور پرمیشر کا نام بغیر ۔ گورو ٹیک افعالی ۔ اچار ۔ بچار کے مل ہی نہین سکتا ہی اور یہ جسم ایک مٹی کا پتلا ہی اسکے ہر طرف دشمن ۔ کام اور کرودھ رہتے ہین اس وجہ سے اسمین ہمیشہ ہی خرابی کے بلبلے اٹھا کرتے ہین والدین کے پانی و خون سے یہ جسم بنا اسمین اس پار برہم پرمیشر کے جوت کی روشنی سمائی لیکن وہ روشنی نام کے ذریعہ سے دکھائی دیتی ہی اور گورو کے وسیلہ سے وہ نام پراپت ہوتا ہی اسی واسطے گورسکھ لوگ بھگتی کرتے ہین اور گورو ان کی خدمت کرتے ہین تاکہ نام پراپت ہو جاوے ۔

اور جو لوگ اُسکے نام کو بھولا دیتے ہین وہ لوگ اُسکے دربار مین چور تصور کیے جاتے ہین اور جو لوگ اُس سچے نام سے لگے ہوے ہین وہ لوگ باعزت وحرمت پرمیشر کے دربار مین جا پہونچتے ہین غرضکہ جو کچھ ہوتا ہی وہ سری واہ گورو کی مرضی ہی سے ہوتا ہی بس جو لوگ سری واہ گورو کا خوف کرتے ہین یقین جانو کہ وہ لوگ سب جگہ سے بیخوف ہو جاتے ہین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای عورت تو تم لوگ جو بھوگ کی خواہش رکھتی ہو یا خوش ذائقہ چیزون کی رغبت کرتی ہو یاد رکھو کہ جن چیزون مین جنکی رغبت ومحبت ہوتی ہی انھین کو خراب آدمی بھی سمجھنا و تصور کرنا چاہیے پس خراب باتون پر جنکے عمل ہوتے ہین وے لوگ خرابیون مین پڑتے ہین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای عورت تو ہم تو صرف نارائن کے نام کے اوپاشک ہین اور جو کچھ وہ کرتا ہی اُسکو ہم ہر طرح پر اچھا ہی جانتے ہین اور تم لوگ اچھے کپڑے پہنے ہو اچھی طرح سے سنگار کرتی ہو خیال کرنے کی جا ہی کہ یہ جسم صرف خاک کا پُتلا ہی اور دل ہر ایک طرح کے خیالات لاتا ہی اور وسواس شیطانی سے گھرا ہوا ہی پس بجز پرمیشر کے نام کے اس دل کا بچانے والا کوئی نہین ہی اور بغیر پرمیشر کے نام کے سب کچھ خالی ہی ہی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ تم لوگ اچھے لوگ ہو بہتر ہی کہ تم لوگ واپس جاؤ اور مدام پرمیشر کا نام جپا کرو اپنا جنم سنوارو تاکہ مکت پد کو پراپت ہو جاؤ ہر ایک طرح سے تکو مناسب ہی کہ اُسی کے نام کا ادھار رکھو اور گوروؤن کے شبد کے وسیلہ سے خراب باتون کو چھوڑو تاکہ آیندہ کو خرابی مین نہ پڑو۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ موہنی روپ جو ایک واہ گورو ہی اُسنے ہمارا من موہ لیا ہی اور گورو کے شبد کی بدولت مین اُسکو اچھی طرح سے پہچان گیا ہون مین صرف اُسی کے دروازہ پر آٹھ پہر کھڑا رہتا ہون یاد رکھو کہ جسکے اوپر اُس پرمیشر کی بڑی ہی کرپا ہوتی ہی وے لوگ سوکھی ہو جاتے ہین اور خراب باتون سے بچ جاتے ہین۔

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے اُن خدمتگاریون نے یہ شبد سُنا خاموش ہو کر سب کے سب راجہ کے پاس واپس گئین اور راجہ سے جا کر عرض کرنے لگین کہ ای راجہ صاحب ہم لوگ اُن سنت کے پاس آزمایش کیواسطے گئی تھین برعکس اُسکے اُن سنت نے ہمارے دلون کو موہ لیا ہی بہتر ہی کہ آپ بھی چلکر اُن سادھوون کے درشن کیجیے کیونکہ اُنکے درشنون سے دل کو شانت آجاتی ہی یہ سُنکر راجہ کو بڑا تعجب ہوا اور اپنی رانی سے کہا کہ پہلے تم جاؤ اور سنت جی کے درشن کر آؤ اور بعد آنے تمھارے کے مین اُنکے درشنون کو جاؤنگا بموجب حکم راجہ کے رانی موتیون سے تھال بھر کر اور پرشاد لیکر ست گورو مہاراج کے درشنون کو حاضر ہوئی چنانچہ ست گورو مہاراج کے سامنے پرشادی رکھدی ست گورو مہاراج نے اُسی پرشاد سے ایک مٹھی لیکر مردانہ کو دیدیا اور رانی سے کہا کہ باقی تم سب لیجاؤ بجواب اِسکے رانی نے عرض کیا کہ حضور یہ موتی بڑے بیش قیمت ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای رانی ہمارے کس کام کے یہ موتی ہین کیونکہ پرمیشر کی درگاہ مین تو یہ موتی بالکل کام نہین آوینگے وہان تو صرف ایک واہ گورو کا نام ہی کام آویگا ہمارے پاس تو پرمیشر کے نام کی بڑی بھاری دولت ہی۔

ست گورو مہاراج کی زبان سے سُنکر خاموش ہوگئی اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ مہاراج مین آپ کے سرن مین آئی ہون اب مجھپر کرپا کیجیے اور سرناگت مین مجھکو قبول فرمائیے کیونکہ مین مہا اناتھ ہون اور آپ کی ذات دینا نا

اور اب اسطرح سے سامرتھ وان ہین اسیلیے میری ایک گذارش ہی کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے لڑکی پیدا ہوئی ہی لیکن مین نے اُسکو لڑکا مشہور رکھا ہی یہانتک کہ اِس امر کو اپنے راجہ سے بھی مین نے پوشیدہ رکھا ہی اور اُنسے بھی لڑکا ہی مشہور کیا ہی اور چار برس تک مین نے راجہ صاحب سے لڑکی کا مُنہہ دیکھنے کو منع کر دیا ہی اور اس بناوٹ اور دروغ گوئی کا میرا مطلب یہ ہی کہ راجہ بجز میرے اور کسی رانی کی طرف مخاطب نہ ہو اب آپ کی ذات انترجامی ہی ماضی و حال و استقبال کے آپ جاننے والے ہین میرا پردہ بجز آپ کے اور کوئی رکھ ہی نہین سکتا اور سنت لوگ دیالو ہوتے ہین جسوقت راجہ صاحب کو میری دروغگوئی ثابت ہوگی نہین معلوم مجھکو کیا سزا دیگا آپ لوگ اندر کی جاننے والے ہین غرضکہ رانی کے عجز و انکسار کو دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ رانی پرمیشر سب سامرتھ وان ہی اُسکو ہر ایک طرح کا اختیار ہی چاہے عورت کو مرد بنا دیوے اور مرد کو عورت کر دیوے اے رانی پار برہم پرمیشر کا دھیان کر اور پرمیشر کے بھگت جو سنت سادھو ہوا کرین تم اُنکی خدمت کیا کر اور سنتون سے ہمیشہ ہمیل، ہتا چھل نہ کرنا شل ہو کہ بھگت مین ایکہ ہوتے ہین کسی کا پردہ فاش نہ کرنا اب اس لڑکی کو اشنان کرا دو یہ جو تالاب ہی اور اُسکے کل زیور و اسباب اُتار دو یہ سُنکر اُس رانی نے ویسا ہی کیا پھر کیا دیر تھی جیسے ہی اُس لڑکی کو اشنان تالاب مین کرا چکی اُس لڑکی کے بدن مین مرد کی علامت ظاہر ہوگئی چنانچہ اُسی وقت اُس رانی نے اُس لڑکی کا اسباب و زیور مع اُن موتیون کے غریب و غربا کو تقسیم کر دیا اور بجاے دختر کے پسر لیکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر لا کر ڈالدیا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کے قدمون کی برکت سے مجھکو یہ لڑکا ملا ہی اب آپ اِسکو اپنا سکھ کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے کو ست نام کا اوپدیش کیا بعد اِسکے رانی مذکورہ اپنے مکان واپس آئی اور آکر راجہ صاحب سے عرض کیا کہ اے راجہ صاحب جیسا کہ گورو نانک جی صاحب کو سنا کرتے تھے ویسا ہی آنکھون سے دیکھا کیونکہ ایک بات جو مین نے آپ سے پوشیدہ رکھی تھی وہ آج اُنکے چرنون مین جانے سے میرا پردہ رہگیا یعنے یہ کہ یہ لڑکا جسکو مین نے سب سے اور آپ سے بھی لڑکا مشہور کر رکھا تھا در اصل لڑکی تھی اُسکو آج ست گورو مہاراج نے بیٹا ہی کر دیا یہ بات سُنکر راجہ نے بھی بہت کچھ مین ودان کیا اور آپ برہنہ پا ست گورو مہاراج کے پاس جاکر قدمبوس ہوا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو اوپدیش کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

اشلوک محل پہلا	श्लोकमहल १
کایا کاغذ من پروان	काया कागज़ मन प्रमान
سر کے لیکھے پڑسے اپان	सिर के लेखे परे अपान
درگہ گھڑی اتنی لیکھ	दरगह घड़ी इतनी लेख
کھوٹا کام نہ آوے دیکھ	खोटा काम न आवे वेख
نانک جی وچ روپا ہوے	नानक जे विच रूपा होय
کھرا کھرا آکھے سب کوے	खरा २ अक्खे सब कोय
قاضی کوڑ بول بل کھاے	क़ाज़ी कोड़ बोल मलखाय
برہمن ناوے جی اگھاے	ब्रह्मन नावे जी अघाय
جوگی جگت نہ جانے اندھ	जोगी जुगत न जाने अंध

تینون اجارے کا بندہ	तीनो अजारी का बन्ध ।
سو جوگی جو جگت پہچانے	सो जोगी जो जुगत पहचाने
گور پرشادی ایکو جانے	गुर प्रसादी एको जाने
قاضی سو جو الٹی کرے	काज़ी सो जो उलटी करै
گور پرشادی جیوت مرے	गुर प्रसादी जीवत मरै
سو برہمن جو برہم بچارے	सो ब्रह्मन जो ब्रह्म विचारै
آپ ترے سگلے کل تارے	आप तरै सगले कुल तारै
دانشمند سوئی دل دھووے	दानिशमंद सोई दिल धोवै
مسلمان سوئی مل کھووے	मुसलमान सोई मल खोवै
پڑھیا بوجھے سوئی پروان	पड़ियां बूझे सोई प्रभान
جس سر درگہ کا نشان	जिस सिर दरगह का नीशान

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ یہ جسم مثل کاغذ کے ہی اور ہین جو اسمین ہی اسلئے واسطے پیشتر ہی سے تحریر تقدیر ہوچکی ہی جیسے کہ ٹکسال مین سب قسم کا سونا و چاندی آتا ہی لیکن جو کھرا ہوتا ہی وہی لیا جاتا ہی اور جو ناقص ہوتا ہی وہ پھینک دیا جاتا ہی پس اسی طرح انسان مین تین قسم کے آدمی ہوتے ہین یعنے - طامسی - راجسی - ساتکی -

اول - تامسی وہ لوگ ہین کہ جو آٹھ پہر غصہ ہی مین رہا کرتے ہین ہر ایک سے لڑا کرتے ہین لیکن وہ جپ و دان وغیرہ کرتے ہین اور اندر بہت صاف ہوتے ہین -

دوسرے - راجسی جو بیوہار والے ہین وہ بھی پرمیشر کا نام جپتے ہین اور آپس مین تقسیم کرکے کھاتے ہین بس وہی سدھ ہوتے ہین -

تیسرے - ساتکی یعنے بھجن والے ہین وہ پرمیشر کو آٹھ پہر یاد کیا کرتے ہین اور اُنکے اندر ابھمان یعنے غرور تو مطلق نہین ہوتا ہی اور وہ لوگ ست کو پرمیشر ہی کا روپ مانتے ہین -

ان تینون کی خاصیت تو یہ ہی اور جو لوگ پاکھنڈی اور فریبی ہین وہ کسی کام کے نہین ہین -

اے راجہ جو لوگ راجہ ہو کر یا قاضی ہو کر انصاف مین غیر انصاف کرتے ہین وہ تو گویا زہر ہی کھاتے ہین انجام کو دوزخ یعنے نرک مین جاتے ہین اور برہمن ہو کر اشنان وغیرہ تو کرتے ہین لیکن جیودون کو دُکھ دیتے ہین اور پرایا مال ناحق کو لے لیتے ہین وہ ضرور ہی نرک کو جاتے ہین اور اے راجہ جو جوگی ہو کر پران کو یکجا نہین رکھتے ہین صرف پاکھنڈ کرکے دنیا کے لوگون کو دکھاتے ہین اُنکو جان لو کہ اگیانی اور اندھے ہین کیونکہ فقیری بھیس مین یہ پران بڑا بھاری مال ہی جو اسکی سنبھال نہین رکھتا ہی وہ گویا اپنی سکونت اُجاڑ مین اختیار کیے ہی -

اے راجہ جسکے دل مین پرمیشر کے نام کی دولت ہووے وہ چاہے جس حالت مین رہے اُسکا سب سوپھل ہی

اے راجہ دانشمند وہی آدمی ہی جو اپنے دل کو غرور سے دور رکھے - اور پڑھا ہوا وہ آدمی ہی کہ جو اپنے گورو کے بچن کو کماوے یعنے عمل کرے غرضکہ جو اندر سے صاف ہی وہی شخص اول درجہ کا اچھا ہی -

اس وقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے راجہ نے اِسقدر باتین سنین فوراً ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج اور ای سچے بادشاہ اب مجھپر کرپا کیجیے کیونکہ میرے دل مین بیکار باتین بہت ہی بھری ہین اپنی مہربانی کی نظر سے میرے دل کے میل کو صاف فرمایئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای راجہ پرمیشر کا نام جپو اور جہانتک ہوسکے سادہ و سنت کو بھوجن کھلایا کرو بھجن ہوکر اور جسکے پاس کپڑا نہو ان لوگون کو کپڑا دیا کرو اور غرور مطلق نہ کرو سنت اور پرمیشر مین کچھ فرق نہ سمجھو اگر ان باتون پر عمل کروگے تو تمھارے تمام اوگن بخشے جاوینگے اور واہ گورو واہ گورو جپا کرو تو تم کو پرمیشر بخشیگا اور پرمیشر تمھارا بھلا کریگا۔

بعد اسکے انھین دنون مین رعایا و کاشتکار کو پانی کی ضرورت ہوئی تو حسب معمول راجہ کے پاس آکر رعایا نے عرض کیا کہ اب تو کاشت کے واسطے پانی کی نہایت ہی ضرورت ہے راجہ نے بھی حسب معمول کہا کہ پانی دیا جاوے چونکہ اُس ملک کا تو وہ دستور ہی تھا راجہ کی زبان سے نکلتے ہی فوراً ہی پانی برس پڑا چونکہ اُس ملک کی رعایا کے کُل کام راجہ کی زبان سے ہوتے تھے اسلیے وہان کے لوگ راجہ کے سوا اور کسی کو پرمیشر یا خدا سمجھتے ہی نہ تھے چونکہ اس ملک کی رعایا پرمیشر کو جانتی ہی نہ تھی اسلیے وہ لوگ قابل دوزخ و جہنم و نرک کے تھے وہان کی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ شہر غارت ہونے کے لائق ہے لیکن ہم یہان آگئے ہین اسواسطے یہان کے اوگن کی بھی نجات ہونی چاہیے یہ فرماکر ست گورو مہاراج اُس شہر سے اٹھکر تین کوس کے فاصلہ پر جا بیٹھے اور ایک کھیت پر اپنی دھونی جگائی اُسی وقت پانی برسنے سے ٹھہر گیا رعایا راجہ کے پاس پھر گئی اور عرض کیا کہ ای راجہ صاحب ابھی ہم لوگون کو پانی کی اور بھی ضرورت ہے کھیت خشک ہو جاوینگے راجہ نے حسب معمول فرمایا کہ تم لوگ جاؤ پانی برسیگا چنانچہ رعایا چلی گئی اور ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا لیکن پانی نہ پڑا چنانچہ پھر رعایا بہت پریشان ہوکر راجہ سے جاکر عرض کیا کہ حضور اب تو بغیر پانی کے ہماری کاشت بالکل خشک ہوئی جاتی ہے راجہ نے پھر حسب معمول کہدیا کہ جاؤ پانی برسیگا اور بعد اسکے راجہ نے (اندر) کا منتر پڑھا جیسا کہ پہلے پڑھتا تھا اُس سے دسوان حصہ اور زیادہ پڑھا لیکن پھر بھی پانی نہ برسا یہ کیفیت دیکھکر اپنے دل مین بہت پشیمان ہوا اور رعایا بھی راجہ کی طرف سے بیدل ہو گئی غرضکہ جس کھیت مین ست گورو مہاراج بیٹھے تھے وہ کاشتکار اکثر ست گورو مہاراج کے پاس آکر بیٹھتا تھا ایک دن اُسنے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای سنت جی بڑا غضب ہونے چاہتا ہے کہ پانی نہین برستا ہے اگر ایسا ہی رہا تو یہ ملک اُجڑ جاویگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ابکی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ آگے بھی کبھی ایسا ہوا تھا بجواب اسکے اُس کاشتکار نے کہا کہ ای مہاراج اِس ملک مین تو یہ نئی بات ہوئی ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اپنے راجہ سے جاکر پانی طلب کرو کاشتکار نے کہا کہ راجہ سے بھی رعایا کہکر تھک گئی لیکن پانی نہین معلوم کہ آسمان سے کہان چلا گیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اگر تم پرمیشر کا نام جپو تو ضرور پانی برسے اگر ایسا نہ کروگے تو کبھی پانی نہ برسیگا اُس کاشتکار نے کہا کہ ای سنت جی آپ پرمیشر کسکو کہتے ہین اور یہ کسکا نام ہے اور کہان رہتا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن بھائی پرمیشر تو سرب بیاپی ہے اور تمام سرشٹ اُسی کی ہے کوئی ایسی جگہ نہین ہے جہان پرمیشر نہو سب جگہ وہ معبود موجود ہے جس جگہ اُسکو دیکھو خواہ یاد کرو وہین وہ موجود ہو جاتا ہے یاد کرنے والے کو اپنی قدرت دکھاتا ہے اُس کاشتکار نے جواب دیا کہ ای سنت جی صاحب یہان تو یہ نام آج ہی آپ کی زبان سے سننے مین آیا ہے یہان تو اُسکو کوئی بھی نہین جانتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اب تم سری پرمیشر جی ہی سے پانی مانگو ضرور پانی برسیگا پھر اُس کاشتکار نے عرض کیا کہ ای سنت جی بغیر دیکھے پرمیشر کو کیسے مانین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اُسکا نام نرنجن و نرنکار ہے یعنے دیکھنے مین نہین آتا ہے لیکن ہر ایک کی جو خواہش ہوتی ہے وہ اُسکو پورا کر دکھاتا ہے کاشتکار نے

کہاکہ اے وشنت جی صاحب پھر اُسکو ہم کس طرح جانین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پرمیشر اپنی قدرت سے پہچانا جاتا ہی یعنے اُسکی قدرت دیکھکر جانو اور اُسکو یقین مانو پھر اُس کاشتکار نے کہاکہ مہاراج قدرت کیا چیز ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس کاشتکار سے کہاکہ اے بھائی اِس تقریر سے تو کچھ فائدہ نہین ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ تم پرمیشر کا نام لیکر (ہل) چلاؤ اور (بیج) بوؤ دیکھو جب تمھاری کھیتی جمے اور اُگے اُسکو تم پرمیشر کی قدرت جاننا اور اُسی کو دیکھکر پرمیشر کو ماننا اور یقین کرنا کہ ضرور کوئی پرمیشر ہی یہ سُنکر پھر اُس کاشتکار نے کہاکہ آپ کے حکم کی تعمیل تو مین کرتا ہون لیکن کھیت اِسقدر خشک ہو گئے ہین کہ (ڈھون) کا بھی چلنا دشوار ہی کیونکہ بارش بغیر ہل کیونکر چل سکتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جو ہو سو ہو لیکن تم پرمیشر کا نام لیکر کھیت مین ہل چلا دو اور تخم ریزی کر دو اور پھر پرمیشر کی قدرت کا تماشہ دیکھو یہ بات اُس کاشتکار نے اور لوگون سے بھی کہی کہ ہمارے کھیت مین جو فقیر ٹھیرے ہین وہ یہ بات کہتے ہین یہ بات سنکر دوسرے کاشتکار لوگ ہنسے اور کہنے لگے کہ تم بیوقوف ہوے ہو گھر مین جو کسیقدر غلہ بھی ہی اُسکو بھی بیکار کھیت مین پھینک آتا ہی نہ جمتا ہی نہ جمانا ہی اُن لوگون کی تقریر سُنکر پھر وہ کاشتکار ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور لوگون کی تقریر کہی ہوئی کہہ سنائی پھر ست گورو مہاراج نے اُس کاشتکار سے کہاکہ لوگون کو کہنے دو اور تم سے جیساکہ ہم کہتے ہین جاکر کرو چنانچہ کاشتکار مذکور ست گورو مہاراج کی زبان کو حکم بید و پوران یعنے کلام ربانی اور حکم آسمانی سمجھکر اپنے کھیتون مین ہل لے گیا غرضکہ ایک آدمی ہل چلاتا تھا اور دوسرا اُسکے پیچھے تخم ریزی کرتا تھا جیساکہ ست گورو مہاراج نے فرمایا اُس کاشتکار نے ویسا ہی کیا اُسوقت جتنے لوگ وہان آئے سب سے ست گورو مہاراج نے وہی فرمایا کہ تم لوگ بھی ویسا ہی کرو ست گورو مہاراج کے فرمانے سے اکثر لوگون نے ہل چلایا اور تخم ریزی کی اور پرمیشر کو بھی یاد کرنے لگے بعد کچھ دنون کے اُن لوگون کی کھیتی اُگنے لگی یہ خبر وہان کے راجہ کو معلوم ہوئی کہ ایک سنت آئے ہین اور لوگون کو پرمیشر کے نام کا اوپدیش کرکے خشک کھیتون مین تخم ریزی کرادی چنانچہ اب وہ کھیت ہرے بھرے ہو چلے ہین یہ سُنکر راجہ موصوف نے ست گورو مہاراج کے قدمون مین آکر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کی بڑائی کرنے لگا کہ آپ پاربرہم پرمیشر ہین اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک کاشتکار سے کہاکہ ایک درخت اُکھاڑ کر تو دیکھو کہ اِسکے نیچے کیا ہی چنانچہ اُس کاشتکار نے جب اپنے کھیت سے ایک درخت اُکھاڑا تو اُسکے نیچے اگ پانی فوراً ہی آکر سب کو یہ خبر سنائی راجہ و پرجا متعجب ہو گئے اور کہنے لگے کہ بیشک پرمیشر کی قدرت یہی ہی اور سچ تو یہ ہی کہ پاربرہم پرمیشر کی ذات ست گورو مہاراج کی صفات ہی کہ جنھون نے بجاے پانی کے آتش فشانی کرکے کھیتون کو اُگایا بلکہ پکانا شروع کیا ست گورو مہاراج کے قدمون مین اُس دیس کے سب آدمی آکر سکھ ہوے اور کرتار کرتار گورو گورو وہان کے لوگ جپنے لگے ہر ایک جگہ پرمیشر کی بھجن و بندگی ہونے لگی ست گورو مہاراج کے پرتاب سے گھر گھر دھرم سالہ بنگئے اور سب لوگون کو پرمیشر کی بانی پراپت ہوئی وہان کے لوگون کو ست گورو مہاراج نے بانی کا دان دیا اور ست نام کا اوپدیش کیا ست گورو مہاراج نے اُس دیس کا نام (سوالی اُدھ) رکھا سب لوگون کو نام دان - دیا - دھرم - پراُپکار - پرڈ رہایا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہونے لگے تو راجہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو آپ کے قدمون کی برکت سے کھیتی بھی ہوئی ہی سب رعایا خوش و خرم ہی کچھ دن اور قیام فرمائیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ نرنکار - کرتار - واہ گورو - پرمیشر - کو یاد کیا کرنا - چت اور ست رکھنا - ظلم نہ کرنا سب کا بھلا چاہنا اِس سے پرمیشر تمھارا بھلا کریگا - دھرم کی کیرت کرنا - آپس مین تقسیم کر کھانا پرمیشر کو حاضر حضور جاننا ست سنگ اکٹھا ہو کر کڑاہ پرشاد کرنا اور ایک من ہو کر ہاتھ جوڑ کر ارداس کرنا اِسطرح پر کہ اے بھگونت ہے سرب سامرتھ داتا ہم تیرے جیو

مین اور تو ہمارا مالک ہی) (اب کی کرپا کرکے پانی ہمکو ملا کرے۔

آخر مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای راجہ اور جو کام تمہارے پیش آیا کرین پرمیشر کے آگے ارداس کرنا سب کام تمہارے فتح ہونگے۔

آگے ساکھی عرب دیس کے راجہ (لالچ درو) اور ست گورو مہاراج سے جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی +

نمبر ۷۵

ایک دن مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج عرب دیس کیسا ہی بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ کیا عرب دیس دیکھنا چاہتا ہی اگر تیری خواہش دیکھنے کی ہی تو دکھا دیوینگے یہ کہکر بھائی بالے کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بالے مردانہ کیا کہتا ہی بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی آپ کی ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوے اور عرب دیس مین داخل ہوے اُسوقت وہان کا بادشاہ اسمی (لالچ ورد) تھا بادشاہ مذکور نہایت ظالم اور بے رحم تھا کہ وہان کی رعایا نہایت تکلیف مین تھی علاوہ اُس بیرحمی و بیدردی کے ایک اور حکم اُسکا یہ تھا کہ ہندوستان کے آدمی کو اپنے ملک مین سُنکر بلا کسی قصور کے قتل کا حکم دیتا تھا اس بات کو بادشاہ مذکور اپنا مذہبی فرض تصور کرتا تھا۔

اُس ملک کی رعایا کی فریاد تا بہ آسمان پہونچی تب ست گورو مہاراج کو نرنکار کا بذریعہ وحی آسمانی کلام ربانی پہونچا (کہ ای نانک جی تمہارے واسطے خلعت ملتا ہی اُسکو پہنکر بادشاہ (لالچ ورد) کو راستی پر لاؤ کیونکہ اِس مُلک کے لوگ نہایت تکلیف مین ہین) چنانچہ ست گورو مہاراج نے کلام ربانی سُنکر نرنکار کے آگے متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے اُس خلعت آسمانی پر جب نظر کی تو پانچ قسم کے حروف تحریر تھے یعنے عربی ترکی فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ ست گورو مہاراج نے اُس خلعت کو پہنا اور شہر کے باہر جا بیٹھے دو کوس کے فاصلہ پر ست گورو مہاراج کو سات دن اُسی مقام پر گذر گئے اُٹھے ہی نہین تب شہر کے لوگ آپس مین کہنے لگے کہ دیکھو بھائی یہ کیسا درویش ہی کہ جسکے خلعت پر (تینتوان) سپارے قران کے تحریر ہین اور چارون بید کا ارتھ بھی لکھا ہی یہ کیفیت دیکھکر لوگون نے بادشاہ سے جاکر اطلاع دی کہ ایک درویش ہمارے شہر مین اِسطرح پر آکر مقیم ہوا ہی اور اُسکے خلعت پر تیسون سپارے قران کے لکھے ہوے ہین علاوہ اِس بات کے پانچ طرح کے حروف اُس خلعت پر تحریر ہین یہ سُنکر بادشاہ نے اپنی طبعی خاصیت سے وزیر کو حکم دیا کہ اُس فقیر کے گلے سے وہ خلعت اُتار لاؤ ارشاد کے ساتھ ہی وزیر نے ست گورو مہاراج سے آکر کہا کہ ای درویش ہمارے بادشاہ کا حکم ہی کہ یہ خلعت اپنے گلے سے اُتار دے اگر یون دوگے تو بہتر ہوگا ورنہ تکلیف ہوگی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اگر تم سے یہ خلعت اُترے میرے گلے سے اُتار لو یہ سُنکر وزیر نے اپنے آدمیون کو ست گورو مہاراج کے گلے سے خلعت اُتارنے کو حکم دیا چنانچہ وزیر کے آدمیون نے خلعت اُتارنے کی کوشش کی لیکن خلعت مذکور نرنکار کے حکم سے ست گورو مہاراج کے گلے مین پہنایا گیا تھا کیونکر اُتر سکتا اُن لوگون نے بہت ہی کوشش کی لیکن نہ اُترا کھینچا کھینچی بھی کی پھاڑنا چاہا لیکن پھٹا بھی نہین یہ کیفیت دیکھکر سب لوگ متعجب ہو گئے مجبور ہوے تو بادشاہ کو خبر دی کہ بادشاہ سلامت خلعت مذکور درویش مسطور کے گلے سے نہ اُترتا ہی ورنہ پھٹتا ہی بادشاہ بیرحم بہت ہی غصہ ہوا اور کہا کہ ہندو فقیر ہی بہتر ہی کہ اِسکو دریا مین ڈوبا دو حکم ہوتے ہی وزیر نے سری ست گورو مہاراج کو دریا مین ڈبوا دیا تمام شہر کی خلقت دیکھتی تھی لیکن ست گورو مہاراج کے گلے کا خلعت بھیگا تک بھی نہین برن دیوتا ست گورو مہاراج کو اپنے ہاتھ مین لیے ہوے کھڑا تھا دریا کے کنارہ ست گورو مہاراج کو بحفاظت تمام لا بٹھایا لوگون نے جب ست گورو مہاراج کے خلعت پر پانی کا بوند بھی نہ دیکھا بادشاہ سے جاکر عرض کیا کہ حضور وہ فقیر مذکور ڈوبنے کو کون کہے جب کہ

اُسکے خدمت مین پانی کا دھبہ تک نہین آیا بادشاہ نے فوراً فرمایا کہ لکڑیان جمع کراکے اُس فقیر کو آگ مین جلوادو وزیران سلطنت نے اس حکم کی بھی تعمیل کی کہ لکڑیون کا بڑا بھاری انبار لگاکر اسکے ست گورو مہاراج کو اُسی انبار مین بٹھلاکر آگ دلوادی لیکن ست گورو مہاراج کی اگن دیوتا قدمبوسی مین موجود تھا ایک رونگٹا بھی نہ جلا ہزارون من لکڑیان جلکر خاک سیاہ ہوگئین یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ حضور سات دن تک آگ جلائی لیکن درویش کے بدن کو آگ نے بھی جلایا کہ مثل کندن اور چمک گیا جلنا کیسا ایک بال بھی نہ جلا یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ شاید یہ فقیر جادوگر ہے اب اِس فقیر کو کسی بلند مکان سے گرادو یہ حکم بھی وزیران سلطنت فوراً ہی بجا لائے ایک اونچے پہاڑ پر ست گورو مہاراج کو لیجاکر گرادیا لیکن پون دیوتا ست گورو مہاراج کی حفاظت مین موجود تھے ست گورو مہاراج کو کیا نقصان پہونچتا یہ کیفیت دیکھ سب لوگ متعجب ہوئے اور بادشاہ سے جاکر من وعن عرض کیا کہ حضور وہ فقیر مذکور اب بھی زندہ ہے بادشاہ بیوقوف کو پھر بھی وقوف نہ آیا اور اپنی زبان پر کلام لایا کہ شاید یہ ہندو فقیر شعبدہ باز جادوساز ہے یہ کہکر وزیرون کو حکم دیا کہ بہتر ہے کہ اِس فقیر کو زمین مین گڈھا کھودکر دفن کردو اور گڈھے کے اوپر ایک پتھر بڑے وزن کا رکھدو وزیرون نے اِس حکم کی بھی تعمیل کی یعنے ایک بھاری گڈھے مین دباکر اوپر ایک پتھر بھاری وزن کا رکھکر سب لوگ اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے اور سب کو یقین ہوگیا کہ اب یہ فقیر کس طرح زندہ نہ رہیگا ست گورو مہاراج خودبخود اُس گڈھے کے اوپر آکے بیٹھ رہے دوسرے دن ست گورو مہاراج کو وزیرون نے زندہ پاکر بادشاہ کو خبر دی بادشاہ بے عقل کو پھر بھی عقل نہ آئی بعوض قدمبوسی کے ست گورو مہاراج کی گردن مارنے کا حکم دیا چنانچہ وزیرون نے اُس حکم کی بھی تعمیل کی لیکن ست گورو مہاراج کے جسم پر ذرا بھی تلوار مذکورہ چھو نہین گئی اِس بات کی بھی اطلاع وزیرون نے بادشاہ کو کی تب بادشاہ نادان نے حکم دیا کہ اِس فقیر کو اب سولی چڑھادو وزیرون نے اِس حکم کی بھی تعمیل کی ست گورو مہاراج کو جسوقت سولی کے نزدیک لیگئے سولی کی لکڑیان ہری ہوگئین کہ جو ایک مدت کی خشک کھڑی تھین یہ کیفیت دیکھکر وزیران ومشیران سلطنت نے باہمین مشورہ کیا کہ اِس مرتبہ تو عجیب ال واقعہ ہوا ہے فوراً ہی بادشاہ کو خبر پہونچائی کہ حضور وہان تو سولی کی لکڑیان کہ جو مدت کی خشک تھین سرسبز ہوگئین کوئی تدبیر اِس فقیر کے مارنے کی اُٹھا نہین رکھی گئی لیکن موت نہ آئی یعنے مرتا ہی نہین ہے اور نہ اُسکے گلے سے وہ خلعت اُترتا ہے کُل تدابیر بے سود ہوئین فقیر کو کچھ صدمہ نہ پہونچا یہ سُنکر اُس مقام پر جو لوگ سن رسیدہ جہان دیدہ زمانہ آزمودہ موجود تھے بول اُٹھے کہ اے بادشاہ سلامت یہ شخص کوئی انسان نہین ہے بلکہ خود خدا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اِسکو کوئی ضرر رسان نہین ہوسکتا ہے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ جسکا حکم خاک - باد - آب - آتش تک مانتے ہین تو یہی حاکم الحاکمین اور رب العالمین ہے کیونکہ جو جو باتین اِسکے مارنے کی کین اور نہ مرا تو انسان کے امکان سے باہر پایا جاتا ہے غرضکہ اِسطرف تو یہ باتین تھین اور اُس طرف بھائی بالے نے ست گورو مہاراج کے آگے مردانہ سے کہا کہ اِس بادشاہ نے ست گورو مہاراج سے نہایت ہی بے ادبی اور گستاخی کی ہے اِسکو ضرور ہی سزا سخت دینی چاہیئے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے و بھائی مردانہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ دیکھو یہی حکم کرتار کا ہے جو کرتار کی مرضی ہے وہی بہت اچھی ہے وہ جو کام کرے وہی بہتر ہے میرے لیے کرتار کا حکم ہے کہ اِسکو راستی پر لاؤ اچھی راہ بتلاؤ پس یہ کیا کرے جیسا کہ اِنکے مذہب مین آیا ہے ویسی ہی اُنھون نے تعلیم پائی ہے اُسی پر چلتے ہین اور یاد رکھو کہ جسپر پرمیشر کرپا کرتا ہے اُسکا بال بھی نہین ٹیڑھا ہوتا ہے جیسا مثل (جسکا تو محافظ اُسکو کون مارے) اتنی باتین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے و بھائی مردانہ سے فرمائین تھین کہ بادشاہ مذکور مع اپنے وزیران سلطنت و نائب و مصاحب کے ست گورو مہاراج کے چرنون مین آگرا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے درویش مین نے آپ کے ساتھ بڑی ہی گستاخی و بے ادبی کی ہے میری خطا معاف فرمایئے اور زار زار ست گورو مہاراج کے

آگے کھڑا ہو گیا اور بار بار اپنی خطا داری کی گذارش ہی کرتا رہا کہ اب آپ اِس ملک کو رکھ لیجیے ورنہ میری بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے غرق آب ہو جاویگا آپ کی تکلیف دیکھکر خدا کا غضب ہو جاویگا بادشاہ کا رنگ سفید ہو گیا دست بستہ بہت عرصہ تک بیٹھے کہتا رہا کہ آپ سنت ہین اور خدا کے روپ ہین گنون کے سمندر ہین پیرون کے پیر ہین آپ مین اور خدا مین کچھ بھی فرق نہین ہی اور اب آیندہ سے کبھی کسی فقیر سے بے ادبی نہ کرونگا افسوس کہ مجھکو آپ کی خبر نہ تھی لاعلمی مین سب خطا کی اب مجھکو میرا گناہ بخشدیجیے جب اِسقدر عاجزی بادشاہ نے ست گورو مہاراج کے آگے کی تب ست گورو مہاراج کہ جو دینہ دیال و کرپال کے سمندر ہی ہین بادشاہ کا عجز و انکسار دیکھکر آپنے فرمایا کہ ای بادشاہ اُسوقت تیری بخشش ہو گی کہ جب تم آدمیون کا مارنا چھوڑ دو ورنہ دوزخ تیرے لیے طیار ہی اور انصاف کیا کرو ظلم مت کرو یہ سنکر (لاج ورد) بادشاہ نے عرض کیا کہ ای سنت جی صاحب آپ کے درشنون کی بدولت اور قدمبوسی حاصل ہونے کی بدولت مجھ مین طاقت تنکا توڑنے کی نہین رہی میرے لیے جو ارشاد ہوگا وہ مین بسر و چشم ادا کرونگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ ست نام کا سمرن کیا کرو اور اپنے ملک مین دیگ چلاؤ ننگے بھوکے غریب وغربا کی پالنا کرو ہر وقت خدا کو یاد رکھو عاجزون کی پرورش پاپ اور گناہ کرنا چھوڑ دو یہ سنکر بادشاہ نے عرض کیا کہ حضور یہ سب کچھ مجھکو قبول و منظور ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے بادشاہ کو اپنا سکھ فرمایا تھوڑے دن ست گورو مہاراج وہان مقیم رہے اُس دیس مین ست نام کی سمرن کا چرچا ہو گیا وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کو اپنا پیر ماننے لگے پھر تو اُس دیس مین بجاے تکلیف کے آرام آگیا کوئی شخص بھوکا خواہ ننگا پیاسا نہ رہنے لگا اور سب لوگ پرمیشر کو یاد کرنے لگے ست گورو مہاراج کا جس اُس ملک مین بخوبی پھیل گیا بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس ملک سے رخصت ہوے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور (اوپل) کھتری کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۶۷

ست گورو مہاراج ایک دفعہ میدان میدان ویران ویران تشریف لیے جاتے تھے کہین بستی مین اکثر مردانہ سے تفریحاً فرمایا کرتے تھے کہ کہو مردانہ کیا کیفیت ہی اور کس طرح گذرتی ہی مردانہ عرض کرتا تھا کہ ای ست گورو مہاراج آپ سب کچھ جانتے ہین بہت عرصہ کے بعد ایک بستی مین آپ تشریف لے گئے اور اُسوقت مردانہ سے فرمایا کہ ای مردانہ اِس بستی مین ایک شخص مسمی (اوپل نامی) کھتری رہتا ہی اور وہ اکثر اوقات فقیر کو پرمیشر کے نام پر کھلاتا ہی بھوکون کو کھانا اور ننگون کو کپڑا بھی دیا کرتا ہی جس وقت تو وہان جائیگا تجھکو دو آدمی مسلمان ملینگے اور وہ تیرے پیرون پڑینگے اور تیرے سامنے کوئی روپیہ کوئی پیسہ کوئی کپڑا وغیرہ رکھینگے اور تجھ سے کوئی یہ بھی نہ پوچھیگا کہ تو کہان سے آیا ہی اور کون ہی یا کسکا آدمی ہی اور کیا تیرا نام ہی اور جو کوئی شخص تیرا درشن آکر کریگا اُسکے دل مین یہی آویگا کہ جو چیز ہو اسوقت مین اسکو دیدون اِسمین میرا بھلا ہی یہ سنکر مردانہ ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر سیر کو گیا جیسے ہی اندر شہر کے پہونچا ویسے ہی مردانہ کی پوجا ہونے لگی اور ست گورو مہاراج کی زبان کی برکت سے تمام شہر مردانہ کے قدمون پر آآکر گرنے لگا روپیہ و پیسہ و کپڑا اسلیے کر مردانہ کے آگے ہر ایک شخص رکھنے لگا کچھ دیر بعد مردانہ وہ سب سامان لیکر ست گورو مہاراج کے حضور مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے سامنے لاکر رکھدیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج ہنسے اور بہت خوش ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ یہ کیا چیز ہی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی سب برکت ہی جیساکہ حضور نے فرمایا تھا ویسا ہی تمام شہر میری خدمت کے لیے موجود ہو گیا اور یہ سب اسباب لا لاکر رکھنے لگا میرے جی مین آیا کہ سب چیزین ست گورو مہاراج کے حضور مین لے چلون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے

فرمایا کہ مردانہ تونے تو اچھا کیا لیکن یہ سب سامان میرے کام کا نہین ہی مردانہ نے عرض کیا کہ پھر مہاراج ان سب چیزون کو کیا کرنا چاہیے یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اي مردانہ یہ سب چیزین پرمیشر کے نام پر دیدینا چاہیے بعد اسکے ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ اي مہاراج جو کوئی سکھ سیوک آپ کے نام پر کچھ دیتا ہی یا آپ کے نام سے مجھکو مانتا ہی تو آپ کو بھی اُس بھاؤ بھگت کا پھل ہوتا ہی یا نہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ گوری محل پہلا

آتا پتا کرے پوت کھاے
می نے پریت بھئی جل ناے
ست گورو پریت گورسکھ مکھ پاے
تیرے ہرجن ہر میلن ہون ہم پیارے
جن ملیا دکھ جاے ہمارے

ایک رہاؤ

جیون مل بچھڑے گؤ پریت لگاوے
کامنی پریت جان پھر گھر آوے
ہرجن پریت جان ہرجس گاوے
سارنگ پریت بسے جل دھار
نرپتی پریت مایا دیکھ پسار
ہرجن پریت جپے نرنکار
نربانی پریت مایا دھن کھاو
گورسکھ پریت گور ملے گلاو
نانک پریت سادھ پرچاو

राग गौरी मह्ल १

माता पिता करै पूत खाय।
मीने प्रीत भई जल नाय।
सतगुरु प्रीत गुरु सिख मुख पाय
तेरे हर जन हर मेलहु हम प्यारे
जिन मिलिया दुख जाय हमारे

एक रहाव

ज्यों मिलि बछुड़े गऊ प्रीति लगावै
कामिनि प्रीत जां फिर घर आवै
हर जन प्रीत जां हर जस गावै
सारंग प्रीत बसै जल धार ।
निरपति प्रीत माया देख पसार
हर जिन प्रीत जपै निर्विकार
निर प्राणी प्रीत माया धन खाव
गुरुमुख प्रीत गुरु मिलै गुलाव
नानक प्रीत साध प्रचाव ।।

یہ شبد سُنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اي مردانہ پوجا کا پدا کھانا ایسا ہی کہ جیسے زہر کے کھانے سے آدمی بچتا نہین ہی ویسے ہی پوجا کا سامان کھانے سے ہضم نہین ہوتا ہی تاوقتیکہ آٹھو پہر شب و روز پرمیشر کا بھجن نہ کرے اور آپس مین تقسیم کرکے کھاوے علاوہ اسکے طمع کو پاس اپنے آنے نہ دیوے اور جو شخص اپنے یہان آوے اُسکی خدمت بہت خوشی سے کرے اور خود تھوڑا کھاوے اورون کو ہنسی و خوشی سے خوب کھلاوے غرضکہ جو شخص بہت نیک افعالی اور نیک اعمالی رہیگا اُسکو البتہ پوجا کا مال ہضم ہوگا ورنہ وہی سامان پوجا کا زہر کی تاثیر رکھیگا اور جو شخص خلاف اسکے پرمیشر کا بھجن خواہ بندگی نہ کریگا یا اپنے پاس دولت جمع کریگا اور لوگون کو تقسیم نہ کریگا اُسکی یہ کیفیت ہوگی کہ جس طرح آگ کے کنڈ مین ایک چلو پانی ڈالو تو وہ پانی بھی جلجا ہی اور آگ ویسے ہی جلتی رہتی ہی اُسکو کچھ نقصان نہین کرتا ہی ہان اگر آگ تھوڑی ہووے اور پانی زیادہ ڈالو تو البتہ آگ ٹھنڈی ہوجاتی

پس اے مردانہ جو کوئی شخص پوجا کا مال اور گورو کے گوردوارے کا مال میٹھا جانکر بہت خوشی سے کھاتا ہے وہ بہت ہی تکلیف پاتا ہے اُسکے واسطے نرک بھی طیار ہے غرضکہ اُن لوگون کو لوک اور پرلوک دونون مین تکلیف ہی صرف کچھ آرام اُسی مین ہے کہ پرمیشر کی یاد و بندگی مین آٹھ پہر صرف کرے۔

بعد اسکے ستگورو مہاراج وہان سے آگے کو تشریف لیچلے اور بہت ہی ویرانگی مین سفر کرتے رہے ایک دن مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کبھی اس ویرانہ کی انتہا بھی ہوگی اور کبھی اس سے نکلینگے یا نہین کب تک اس اُجاڑ مقام سے نکالیے گا ورنہ کوئی بلا ضرور کھا جاویگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ میرے نزدیک کچھ نہین آویگا تو بالکل نڈر رہو اور اے مردانہ یہ بات یاد رکھ کہ جہان پرمیشر کا نام چیت آوے وہان ہمیشہ ہی بستی ہے اُسکو اُجاڑ نہ سمجھنا چاہیئے اور جہان پر پرمیشر بھول جاوے وہ مقام اگر بستی بھی ہو تو اُسکو اُجاڑ ہی سمجھنا چاہیے اے مردانہ پرمیشر کے نام کو بڑے بڑے سدھ و سادھک تپسّی کرد دیوتا اور تمام جگیشر ڈھونڈتے ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	राग आसा महल १
دیوتیان درشن کے تائین دکھ سکھ تیرتھ کیے	देवतयां दर्शन के ताईं दुख सुख तीर्थ किये ।
جوگی جتے جگت سے رہتے کر کر بھگوے بھیکھ بھئے	जोगी जती जुगत से रहते कर २ भिगवें भेख भये ।
تون کارن صاحب رنگ رتے	तों कारण साहब रंग रते
تیرے نام انیک روپ انت کہین نجاے تیرے گن کیتے	तेरे नाम अनेक रूप अंत कहन न जाय तेरे गुण केते
ایک رہاؤ	एक रहाव
در گھر محلا ہستی گھوڑے چھوڑ ولایت دیس گئے	दर घर महला हस्ती घोड़े विलायत देस गये ।
پیر پیغمبر سالک صادق چھوڑ دنیا تھاہ پئے	पीर पैग़म्बर सालक सादक़ छोड़ दुनियां थाह पये
بادشاہ جس گھر سکست جہان نے کپڑا چھوڑ سے رمن لیے	बादशाह जिस घर सिकस्त जां सेकपड़ा छोड़ रमड़ लिये
دکھی دردمند در تیرے نام رتی درویش بھئے	दुखी दर्दमन्द दर तेरे नाम रते दरवेश भये
کھڑی کھپری لکڑی چمڑی سکھا سوت دھوتی کینی	खलड़ी खपड़ी लकड़ी चमड़ी सिखासत धोती कीनी
تون صاحب ہوشیاری ترے پر تردے نانک ذات کیسی	तू साहब होशियारी तेरा परामवे नानक जात कैसी

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو مردانہ جسطرح مایا بغیر پرمیشر کے نام کے کسی کام کی نہین ہے اُسیطرح آدمی بھی بغیر پرمیشر کے نام کے کسی کام کا نہین ہے پس اب تو اے مردانہ واہ گورو واہ گورو کہکر رباب بجا مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج مین مارے بھوک کے بیتاب ہون رباب مجھ سے نہین بج سکتا ہے اب مین مری جاؤنگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم تجھکو مرنے نہ دیوینگے لیکن تو ہوشیار ہو مردانہ نے پھر جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مین کیونکر ہوشیار ہون مجھکو تو اُٹھنے تک کی طاقت نہین ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ پھل جو لگا ہوا ہے اِسکو توڑ کر کھالے لیکن باندھنا نہین اگر تو لالچ مین آکر باندھیگا تو تو ہی جائیگا یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ بہت اچھا اے ست گورو مہاراج یہ تو فرمائیے کہ اب مجھکو مدار کھلا کر کیون مارتے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج ہنسے اور کہا کہ مردانہ تیری بھوک تو جاتی رہیگی مردانہ صادق الاعتقاد تو تھا ہی وہ آکو یعنے مدار کے پھل توڑ توڑ کر کھانے لگا ذائقہ مین

نہایت عمدہ پایا شیرین و لذیذ میٹھے لگے پیٹ بھر کے کھا کر کچھ باندھ بھی لیا اور چلا آیا جب کہ دوسرا دن ہوا مردانہ کو بھوک نے پھر ستایا تو چھوٹے سے وہی مدار کے پھل نکال کر کھانا شروع کیا وہان کھاتے ہی کی دیر تھی کھاتے ہی ہاتھ پیر ٹیکنا چلانا و چیخنا شروع کیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ ای مردانہ تجھکو کیا ہوا کیا تو نے کل والے پھل کھالیے ہین تجھ سے کہا تھا کہ وہ پھل نہ باندھنا مردانہ نے کہا کہ ہان حضور آپ نے تو منع کیا تھا لیکن کل تو وہ ایسے شیرین تھے آج اُنمین کیا زہر سا گیا میری کم بختی نے مجھکو دھوکا دیا کہ جو مین نے اُنکو باندھ لیا اور آج بغیر اجازت حضور کے اُنکا کھانا شروع کر دیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تو نے بُرا کیا اگر لایا بھی تھا تو ہم سے پوچھ بھی تو لیتا ای مردانہ وہ مدار کے پھل ککڑی و خربوزہ نہین تھے بلکہ سراسر زہر ہی تھے مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ مدار کے پھل کہین میٹھے نہین ہوتے ہین لیکن آپ کی زبان مبارک کی تاثیر بھی خیر جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو میری خطا کو معاف فرمایئے کیونکہ آپ کی ذات جگت کی مالک ہو اور آپ جگت کے ایشر مین آپکو تو بھوک و پیاس لگتی ہی نہین ہو اور مین تو مارے بھوک کے مرنے ہی لگتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ ہم تجھکو مرنے نہ دینگے اگر تو ایک دفعہ مر بھی جاوے تو ہم تجھکو زندہ کر لیوینگے یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو اسوقت مرنے ہی جاتا ہون اسوقت تو مجھکو صحت کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس مدار کے پھلون سے ایک اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر درخت سے تازہ توڑ کر مردانہ کو دیدیا اور فرمایا کہ لے مردانہ اِسکو کھالے یہ سُنتے ہی مردانہ نے وہ پھل کھالیا پھر کیا دیر تھی فوراً ہی صحت پائی۔

اور اچھی طرح سے اُٹھ بیٹھا عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ نے باوجودیکہ مجھکو اپنی خدمت مین ہی رکھا لیکن آجتک میری بھوک دور نہ کی اور نہ آپ مجھکو کسی بستی مین مانگنے جانے دیتے ہین اور نہ خود آپ کسی سے کچھ لیتے ہین اور نہ بھوک ہی دور کر دیتے ہین اب حضور ہی اِس بات کو فرماوین اور غور کرین کہ میرا اور آپ کا ساتھ کیونکر نبھے گا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ مجھکو تجھ سے کام لینا ہو مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اپنا سا مجھکو بھی بنا دیوین تا کہ مین بھی نہ کچھ کھاؤن اور نہ کچھ پیون مجھکو بھی سانت یعنے قناعت آجاوے یا مجھکو جواب ہی دیدیجیے کہ مین اپنے گھر چلا جاؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تجھ پر پرمیشر نت ہی مہربان ہو تو کیون رخصت مانگتا ہو مردانہ نے پھر کہا کہ نہین حضور مجھکو آپ رخصت ہی دیدیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اب تو یہان کسیطرح سے رہ سکتا ہو لیکن مردانہ وہی کہتا رہا کہ نہین حضور مجھکو رخصت کر دیجیے آخر مین یہ کہا کہ حضور مین تو جب ہی رہ سکتا ہون کہ جب میری بھوک دور کر دیجیے اور جو آپ کی غذا یعنے سنتوکھ ہی مجھ مین بھی آجاوے اور جیسے کہ آپ پرمیشر کی بھگتی کرتے ہین مین بھی کرون اور آپ کا درشن کیا کرون ورنہ میرا ٹھہرنا غیر ممکن ہو جب کہ مردانہ نے اِس بارہ مین سخت اصرار کیا تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اگر تجھکو بھوک زیادہ ہی ستاتی ہو تو یہ کھا لیا کرے یعنے (جنا کمبل گھاس جو ہوتی ہو اُسکو گھوٹ کر اُسمین نیم کی پتیان ملا کر اور مہین پیسکر صاف کر کے پی لیا کرے) اِسی سے تیری بھوک جاتی رہیگی اور یہ غذا مثل غلہ کے غذا ہو جاویگی اور تو میرے انگ سنگ رہیگا اور تو تو مجھکو چھوڑ کے جاتا ہو لیکن مین تجھکو چھوڑنا نہین چاہتا ہون یہ سُنکر مردانے دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اب تو نہال ہو گیا یہ کہتے ہی مردانہ کو سب کچھ معلوم ہونے لگا پھر تو مردانہ بخوشی تمام ست گورو مہاراج کے پاس رہنے لگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اب جہان بستی آویگی تو تجھکو کھلا دینگے مگر اُسوقت تک تو ٹھہرا رہ جا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک سکھ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چیلی
نمبر ۶۶

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک دفعہ ایک گانون مین جا بیٹھے وہان پر ایک سکھ رہتا تھا اُسنے دیکھا کہ دو سنت بیٹھے ہین اور ایک سنت بھجن گا رہا ہی بھائی مردانہ کے شبد سُنکر اُس سکھ کا دل بہت انند ہوا اُسوقت اُس سکھ نے ست گورو مہاراج کے سامنے اکر ارداس کیا کہ ای ست گورو مہاراج دھرم سادہین آپ تشریف لے چلیے اُس استھان کو اپنے قدمون سے پوتر کیجیے اُسوقت ستگورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے اُس سکھ کے گھر تشریف لیگئے لیکن سکھ مذکور نہایت ہی محتاج تھا یہانتک کہ کبھی شکم پر ہو کر بھوجن تک اُسکو نہ ملتا تھا اور اپنے مکان مین دو آدمی تھے اور ایک لڑکا بھی تھا چونکہ سکھ مذکور پورا بھگت تھا اُسنے اپنی بھگتی سے جو کچھ اُسکے گھر مین سامان موجود تھا پرشاد طیار کیا ست گورو مہاراج نے اُسکی بھگتی دیکھکر اُسکے یہان پرشاد ہی پایا چونکہ یہ پہلے ہی سے معلوم ہو چکا ہی کہ وہ سکھ نہایت غریب آدمی تھا اسلیے صبح اُسکے گھر مین کچھ سامان نہ تھا اور سکھ مذکور نے اپنے سر پر بال بھی رکھا تھا کہ اُس نے اہل ست گورو مہاراج کے نہین لیا تھا چونکہ سکھ مذکور سنت سیوی بہت تھا اسلیے سنت سیوائی واسطے اپنے سر کے بال مونڈن کر ایک سیلی بنائی اور اُسکو بازار مین فروخت کے واسطے لے گیا اور یہانتک کہ اُسی سیلی کو فروخت کرکے اُسکی قیمت سے پرشاد کا سامان اور ست گورو مہاراج کے واسطے پرشادی طیار کی اتفاقاً وقت سے اُس سکھ کی عورت کوئی چیز اندر لینے گئی اُسکا لڑکا کہ جو کم سن تھا چولھے کے اندر گر پڑا اور اُسی مین جل بھن کر مر گیا جب اُسکی عورت باہر آئی تو اپنے لڑکے کو چولھے مین مردہ پایا اُسکی عورت نے اس خیال سے کہ یہ بھوجن سنتون کا ہی اگر وہ ایسا سنینگے تو بھوجن نہ کرینگے اور دوسرا سامان میرے گھر مین موجود نہین ہے اسلیے اُس لڑکے مردہ کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر چھپا دیا تاکہ سنت لوگ بھوجن کر لیوین اور بھوکھے نہ رہین بلکہ اس راز کو اپنے پوشیدہ رکھا اور اپنے خاوند سے بھی نہ کہا۔ غرضکہ جسوقت پرشاد طیار ہوا سکھ مذکور ست گورو مہاراج کو بلاکر لے گیا ست گورو مہاراج بھی چونکہ مین جا بیٹھے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس سکھنی سے پوچھا کہ ای سکھنی تیرا لڑکا کیا ہوا یہ سُنکر اُس سکھنی نے جواب دیا کہ مہاراج مین سوتا ہوگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ اُس سکھنی نے جواب دیا کہ ای غریب نواز جی وہ تو اب سوتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سکھنی اُس لڑکے کا نام کیا ہی اُس سکھنی نے عرض کیا کہ حضور اُسکا نام (لالہ) ہے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ای (بچا لالہ) باہر آؤ تمھو آؤ ست گورو مہاراج کی آواز کے ساتھ ہی لڑکے نے کروٹ لی اور گرتا پڑتا باہر آگیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون مین گر کر تھاپیکا یہ کیفیت دیکھکر اُن سکھنی نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر تھاپیکا اور کہنے لگی کہ واہ تیری قدرت غرضکہ تیسرے دن پھر اُس سکھ کے گھر مین کچھ بھی نہ تھا تو سکھ مذکور اُسی اپنے لڑکے کو فروخت کرنے کو لے چلا تب ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی اُس سکھ سے دریافت کیا کہ ای سکھ وہ لڑکا کہان ہی یہ سُنکر اُس سکھ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای غریب نواز آپ سے کیا پوشیدہ ہی آپ سب کچھ جانتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سکھ تو اُس لڑکے کو جا کر لے آ چنانچہ اُس سکھ نے ستگورو مہاراج کے قدمون مین اُس لڑکے کو لا کر بٹھا دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ ای بالک تیرے ماں باپ تجھکو بیچا چاہتے ہین تو کام کریگا پانی بھریگا چکی پیسے گا خدمتگاری کریگا یہ سُنکر اُس لڑکے نے جواب دیا کہ جیسی مالک کی مرضی ہوگی وہی کرونگا بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ ای لڑکے تو کیا کیا کھائیگا اُس لڑکے نے جواب دیا کہ ای مہاراج جو مالک کھلا دیگا وہی کھاؤنگا اور جو کچھ

مالک پہنائیگا وہی پہنونگا اور جہان مالک رکھیگا وہین رہونگا غرضکہ جیسی مالک کی مرضی ہوگی اُسی کی مرضی کے مطابق کرونگا کسی بات کا کبھی غدر نہ کرونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دھن ہو تو سری نرنکار جی مین تو تیرا ہی ہون اگر تیری کرپا سے مجھ مین یہ بات ہووے تو مین کمال تیری مہربانی کا شکریہ ادا کرون اور تو دھن ہو کہ ہمارے اوگنون کو خیال نہین کرتا اس بات کا مین تیرا دھن باد دیتا ہون کہ ای بھگونت جو بات اس لڑکے مین ہو مجھ مین بھی تو دے اگر مین اِسکے لائق نہ ہون تو تو نرنکار ہو اور مین گنہگار ہون اپنی کرپا مجھپر کیجے جسطرح کہ اس لڑکے کے دل مین یہ بات سما دی ہو کہ یہ لڑکا اپنے سب کام مالک ہی کی مرضی پر چھوڑتا ہو ای پار برہم پرمیشر اور ای نرنکار اپنی کرپا سے ایسا سو بھاؤ اور ایسی خاصیت مجھکو بھی دے اور مجھکو بھی ایسا ہی یقین اور ایسا ہی اعتقاد عطا کر اسیطرح کی ست گورو مہاراج بہت عرصہ تک پرارتھنا سری نرنکار کے آگے بھگت کے لوگون کے واسطے کہ جسمین اُنکی بھلائی ہووے اور دنیا کے لوگ پرمیشر کی خوان نعمت سے مزا لوٹین اور غرور سے دور بھاگین کرکے اُن سکھون کو گلے لگایا اور اُس لڑکے کی بابت ایک شبد فرمایا ۔

راگ مارو محل پہلا

مول خرید سے (لالہ) گولہ میرا ناؤ سوبھاگ
گورو کے بچنی ہاٹ بکانے جت لایا تت لاگ
تیرے لالے کیا چترائی
صاحب کا حکم نہ کارن جاے

ایک رہاؤ

مالا لیو لالہ میرا ہو لالے کا جایا
لالے ناچے لالے گاوے بھگت کرے تیہی نایا
پیا ہیت بانی آنی میرا کھا ہیت پیسن جاؤ
پکھا پھیرے پاد ملے واجات رہان تیرا ناد
لونڈ حرامی نانک لالہ بخشی ہے تد ہو دیا سے
آو جگاو پاپت داتا تد ہ بن مُکت نہ پاسے

राग मारू महल्ल १

मोल खरीदी लाला गोला मेरा नाव सुभाग ।
गुरु की बचनी हाट बिकाने जित लाया तित लाग
तेरे लाले क्या चतुराई
साहब का हुकम न करन जाई

एक रहाव

माला लियो लाला मेरा हां लाले का जाया
लाली नाचै लाला गावै भगत करै तेवी नाया
पिया हेत पाराती आराती मेरा खाहेत पीसन जाऊ
पंखा फेरे पाव मले वाजात रहां तेरा नाव
लांडे हरामी नानक लाला बख्सहि तुध वडुपाई
आव जुगारिया पत दाता तुध बिन मुक्त न पाई

یہ شبد ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے سُنکر وہ سکھ مع اپنی عورت و لڑکے کے ست گورو مہاراج کے چرنون مین آگرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن سکھون کو ست نام کا اُپدیش دیا اور ارشاد فرمایا کہ دھرم کی کیرت کیا کرو اور دسوان حصہ ست گورو مہاراج کے واسطے دیا کرو سنت و سادھو و سکھ و سیوک جو آوین اُنکی خدمت کیا کرو اور نام جپا کرو تو تمھاری روزی مین برکت ہوگی اور تمھارا لوک و پرلوک دونون دُرست ہوجاوینگے یہ سنتے ہی وہ سکھ واہ گورو واہ گورو جپنے لگا ۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج ایک اور سکھ کے یہان آبیٹھے اور بھائی بالے سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ای بھائی بالے ہمکو ایک اُس سکھ سے ملنا ہو کہ جو اکثر سادھوؤن سے پوچھا کرتا ہو کہ سادھوؤن کے ملنے سے کیا پھل ہو بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور کی جسکے پاس آپ چاہین تشریف لے چلین اور جہان چاہین چلین بعد اِسکے ست گورو مہاراج اُس سکھ کے گھر تشریف لے گئے اُس سکھ نے بھی حسب معمول

ست گورو مہاراج کی بھی خدمت بہت کچھ کی جب سویرا ہوا تو اُس سکھ نے ست گورو مہاراج کے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ای مہاراج آپ کرپا کرکے مجھکو سمجھا دیجیے کہ سادھوون کے ملنے کا کیا پھل ہی جواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ اِس سوال کو تم نے آگے بھی کسی سے دریافت کیا ہی جواب اِسکے اُس سکھ نے کہا کہ ای سنت جی صاحب جو سادھ سنت یہان آتے ہین سب سے مین نے دریافت کیا لیکن اسوقت تک میرا اطمینان نہ ہوا کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ اپنی راے کے موافق جواب دیا میرا اطمینان کسی نے نہ کیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سکھ اب تمھارا اطمینان ہو جاویگا اب تم فلان مقام پر جو جنگل ہی وہان جاکر جو شخص ملے اُس سے دریافت کرنا اور تاوقتیکہ تمھارا اطمینان نہ ہوگا ہم مقیم رہینگے جہان ہم تمکو بھیجتے ہین وہان تم جاؤ اگر وہان تمھارا اطمینان نہ ہوگا تو پھر ہمین اطمینان کردینگے ست گورو مہاراج کی زبان سے سنکر سکھ مذکور وہان گیا اُس مقام پر جب پہونچا تو دیکھا کہ وہان نہ آدم ہی نہ آدمی کا نشان ہی وہان صرف ایک جوڑہ (کوہ) کا بیٹھا ہی چنانچہ وہ سکھ اِس غرض سے کہ شاید اب کوئی یہان آجاوے دو تین گھڑی تک ٹھہرا پھر بعد اِسکے اُٹھکر چلا آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی سرگذشت کہی اور عرض کیا کہ حضور وہان بجز ایک جوڑہ (کوہ) کے اور نہ حیوان ہی نہ انسان یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ کلہ پھر تم وہین جاؤ وہین تمھارا اطمینان ہوگا اور اگر وہان نہ ہوگا تو مین تمھارا اطمینان کرونگا غرضکہ جب صبح ہوئی تو سکھ مذکور اُسی مقام پر پھر گیا دوسرے دن اُسی مقام پر بجاے (کوہ) کے ایک جوڑہ (بگلہ) کا بیٹھا ہوا دیکھا اور پھر بھی آدمی کا نشان نہ پایا اُس دن بھی سکھ مذکور دو تین گھڑی ٹھہرکر اُٹھ آیا اور پھر ست گورو کے پاس آکر بیٹھا تبکا ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ کہو سکھ آج اطمینان ہوا جواب اِسکے اُس سکھ نے پھر وہی کہا کہ حضور وہان آج تو (ایک جوڑہ بگلہ) کا ملا آدمی کا تو وہان نشان بھی نہین ہی یہ سنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سکھ تم کلہ پھر وہین جاؤ اور تم اطمینان رکھو کہ ہم تمھارا اطمینان کرکے جاوینگے غرضکہ جب صبح ہوئی تو پھر وہ سکھ مذکور اُسی مقام پر جا پہونچا اُس روز دیکھا بجاے (بگلہ) کے ایک جوڑا (ہنس) کا بیٹھا ہوا ہی اُس روز بھی دو تین گھڑی انتظار کرکے واپس آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہی کیفیت بیان کی کہ حضور آج وہان بجاے (بگلہ) کے ایک جوڑا (ہنس) کا بیٹھا پایا آدم یا آدمی زاد کا وہان نشان بھی نہین ہی یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ کلہ پھر تم وہان جاؤ اور بعد واپسی پھر میرے پاس آؤ چنانچہ وہ سکھ صادق الاعتقاد صبح اُٹھکر پھر اُسی مقام پر گیا وہان جاکر دیکھا تو اُس روز دو آدم زاد یعنے ایک عورت اور ایک مرد بیٹھا دیکھا اُس روز وہ سکھ اپنے دل مین سوچا کہ آج بجاے حیوان کے انسان تو دکھائی دیے اپنے دل مین یہ سوچ سمجھکر وہ سکھ بھی وہین بیٹھ گیا اور اُن دونون آدمیون سے پوچھنے لگا کہ ای مہاراج اور ای پرمیشر کے لوگو آپ لوگ کون ہین اتنے مین اُن لوگون نے جواب دیا کہ ای بھائی تو کون ہی یہ سُنکر اُس سکھ نے کہا کہ مین تو ایک سوال کا طالب ہون بہت مدت سے ایک سوال میرا ہی کہ جو حل نہین ہوتا ہے اُن لوگون نے کہا کہ کہو بھائی وہ کیا تمھارا سوال ہی کہ اتنی مدت سے حل نہین ہوتا ہی ہم سے تو کہو یہ سُنکر اُس سکھ نے کہا کہ ای بھائیو اکثر مین سنتون اور سادھوون سے ملا کرتا ہون اور جو کچھ مجھ سے ہوسکتا ہی اُنکی خدمت کیا کرتا ہون اور وہ سوال یہ ہی کہ سنتون اور سادھوون کے ملنے کا کیا پھل ہی یہ سُنکر اُن دونون نے کہا کہ سنو بھائی سکھ گو کہ تم کو آجتک نہین معلوم ہوا لیکن اب سنو کہ ہم دونون آدمی مہا پاپی تھے کہ جسکے عوض مین ہم لوگون کو جسم (کوہ) کا ملا تھا لیکن چونکہ تم نے سادھو کے درشن کیے اور ہم نے تمھارے درشن پائے اُسکے بدلے مین پہلے ہی دن (کوہ) سے ہنس تو نہین ہوے لیکن (بگلہ) ہوگئے اور دوسرے دن پھر (ہنس) ہی ہوگئے اور تیسرے دن پھر

آدمی کے آدمی ہی ہو گئے یہ سنت کے درشن کیے ہوے آدمی کا نتیجہ ہے اور جو لوگ خاص سنت وسادہو کے درشن پاتے ہین اُنکی کیا بات ہے اور اُسکا پھل کون کہہ سکتا ہے سُن بھائی سکھ وہ گورو تیرا دھن ہے کہ ہم ایسے پاپیون کو تیرے درشن دلوائے کہ جس سے ہمارا اوبکار ہو گیا پس اب ایک ہماری یہ عرض ہے کہ اپنے گورو کے درشن ہمکو بھی کرا دے یہ سنتے ہی اُس سکھ کے کہ جسکا سوال وہ تھا اندر دل آنکھین کھل گئین اور وہ سکھ مع اُن آدمیون کے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس سکھ سے پوچھا کہ کہو بھائی سکھ سنت وسادہو کے ملنے کا پھل تمکو ملا اور تمہارا اطمینان ہو گیا کہ نہین یہ سنکر اُس سکھ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کی گت آپ ہی جانیے اب اطمینان کو کون کہے مجھکو تو پرمیشر ہی ملگیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس سکھ کو بہت ہی خوش کیا اور فرمایا کہ اے بھائی سکھ (پرمیشر تہپت یادن کو سمرن کیا کرو) اور کیرت دھرم کی کیا کرو تمہارا من نرمل ہو جاویگا اور سنتون کی سیوا کیا کرو کہ جس سے تمہاری بھگتی پوری ہو جاویگی اور بھجن بندگی کیا کرو تو تمہارے جنم جنمانتر دن کے پاپ دور ہو جاوینگے یہ سنکر وہ سکھ واہ گورو واہ گورو کہنے لگے جبنے اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد پڑھا (جو تون بھاوے نانکا کاگا ہنس کرے) بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھگونت جو تجھکو بنایا ہے وہی اچھا ہوتا ہے اور اگر تیری مرضی ہو تو بڑے بڑے پاپی بھی سدگتی کو پراپت ہو جاوین ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور گوبند لوگون کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۳

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ پورب دیس مین جا پہونچے وہان پر کچھ لوگ ست گورو مہاراج کے پاس گوبند لوک کے آ گئے اور ست گورو مہاراج کو آکر متھا ٹیکا کہ سے بھی رام رام کہا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ سنتو گوبند لوگ کے جیون ست رام ہے آؤ بیٹھو یہ سنکر وہ لوگ آئے اور کچھ دیر ٹھہر کر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے ست گورو مہاراج ہم بلہار جاوین آپ کے کہ جو آپ کے ہم لوگون نے درشن پائے اور اب آپ سے ہماری ایک عرض ہے اگر حکم ہو تو عرض کرین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی گوبند لوگو جو کچھ تمہارے جی مین آوے وہ پوچھو یہ سنکر اُن لوگون نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج کوئی لوگ پن اور دان کرتے ہین اور کوئی ہوم اور کوئی جگ وغیرہ کوئی تیرتھ جاترا وغیرہ کرنے مین اُنکی مکت ہوتی ہے یا نہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا ۔

راگ بھیرون محل پہلا	राग भैरों महल १
جگ نہ ہوم پن تپ پوجا دیہ دکھی نت دکھ سہے	जग न होम पुन तप पूजा देह दुखी नित दुख सहै
رام نام بن مُکت نہ پاوس مُکت نام گورمکھ لہے	राम नाम बिन मुक्त न पावस मुक्त नाम गुरुमुख लहै
رام نام بن برتھا جگ جنم	राम नाम बिन बृथा जग जन्म
بکھ کھاوے بکھ بولی بولے بن ناوی نہ پھل مر بھرم	बिख खावै बिख बोली बोलै बिन नावै निहफल मरभर्म
ایک رہاؤ	एक रहाउ
پستک پاٹ بیاکرن بکھانے سندھیا کرم ترکال کرے	पुस्तक पाठ व्याकरण बखानै सन्ध्या कर्म तिकाल करै
بن گور شبدی مُکت کہ پرانی رام نام بن اورجھ مرے	बिन गुरु शब्दी मुक्त कहु प्राणी राम नाम बिन उरझ मरै
ڈنڈ کمنڈل سکھا سوت دھوتی کینی تیرتھ گون ات بھرمن کرے	दण्ड कमंडल सिखा सूत धोती कीनी तीर्थ गवन अत भ्रमन करै

رام نام بن سانت نہ آوے جب ہر ہر نام سون پار پڑے
جٹا مکٹ تن بھسم لگائے بستر چھوڑ تن نگن بنے
رام نام بن ترپت نہ آوے کیرت کی باندھے بھیکھ بھئے
جیتے جیان جنت جل تھل مین جترکتر تون سرب جیا
گور پرشادی راکھ لیوہ جن کو ہر رس نانک جھول پیا

राम नाम बिन शांत न आवै जब हर २ सों पार परै।
जटा मुकट तन भस्म लगाई बस्त्र छोड़ तन नगन भये
राम नाम बिन तृप्त न आवै कीरत के बाँधे भेख भये।
जेते जिस्था जत जल थल में जत्र कत्र तूं सर्व जिया।
गुरुपरसादी राखलेऊ जन को हररस नानकझोल पिया

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی رام کے جیو چاہے ہوم کرے چاہے جگ کرے چاہے جوگی ہو جاے سنیاسی یا برھم چاری یا ناگا یا سر بھنگی کا روپ دھرے چاہے تمام روے زمین پھر آوے چاہے جتنا پوجا پاٹ کرے اور کتنے سخت تپ ہی کرے یا کتنا ہی جسم کی سادھنا کرے لیکن بجز رام نام کے سادھنا کے مکت کسی طرح نہین ہوسکتی یاد رکھو کہ مکت تو جب ہی ہوگی کہ کسی ست گورو سے ملکر شدھ آتما سے پرمیشر کا نام سمرے تو البتہ مکت پدارتھ حاصل ہوگا اور جنم سوارتھ ہوگا ورنہ پرانی کا جنم بے فائدہ ہی ضایع جاتا ہی ای گوبند لوگو بغیر پرمیشر کے نام کے انسان زہر ہی کھاتا ہی اور زہر ہی بوتا ہی یعنے بار بار اس سنسار مین آنا جانا بدستور رہیگا اور ہمیشہ ہر طرح کے جونون مین بھرا کریگا یہ سنکر اُن گوبند لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج اکثر لوگ سندھیا کرتے ہین یا ترکال کریا کرتے ہین اُنکی بھی مکت ہوگی یا اٹھارہ پوران پڑھنے سے مکت ہوگی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی گوبند لوگو جو شخص کسی ست گورو سے ملکر شدھ آتما سے واہ گورو کا نام جپیگا وہی مکت پاویگا ورنہ اُسکے دربار مین خالی ہی ہاتھ جاویگا پھر گوبند لوگون نے سوال کیا کہ ای ست گورو مہاراج اور جو لوگ گرھستی چھوڑکر فقیر ہو جاتے ہین اور اکثر لوگ تیرتھون کو چلے جاتے ہین وہ لوگ بھی مکت پاوینگے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی گوبند لوگو چاہے جو کوئی ڈنڈ کمنڈل دھارن کرکے سکھا سوت دھوتی نیتی کرے اور کتنا ہی تلک لگاوے یا گھر چھوڑ کر تیرتھ جاترا کرے اور تمام روے زمین کی پرو چھنا کرے تو بھی مکت نہ ہوگی ای بھائی رام کے جیو مکت پدارتھ تو تب ہی ہوگی کہ جب شدھ آتما سے بھجن کیا جاوے پھر گوبند لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج بعض لوگ بڑے بڑے جٹا بڑھاتے ہین یا تمام جسم مین بھبوت ہی لگاتے ہین اور کوئی کوئی برہنہ پا رہا کرتے ہین کیا وہ بھی مکت پاوینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سنتو گوبند لوگ کے جیو چاہے جسقدر کوئی بال بڑھاوے و تمام بدن پر بھسم لگاوے یا کپڑے اُتار کر ننگے پھرے مکت پدارتھ تو جب ہی پراپت ہوگا کہ جب اندر کے میل جاتے رہین اور شدھ آتما سے واہ گورو واہ گورو جپے تو البتہ پرم گت کو پہونچیگا بعد اسکے پھر گوبند لوگون نے سوال کیا کہ ای ست گورو مہاراج جو جیو جل تھل مین رہتے ہین اُنکی مکت کسطرح سے ہوگی ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جو جیو جل تھل کے رہنے والے ہین اُنکے ساتھ بھی تو پرمیشر ہی کیونکہ اُن جیون کی پرت پال بھی تو پرمیشر ہی کرتا ہی اور بغیر گورو کے چاہے کوئی جل سین کرے یا جنگل اور پہاڑ مین پھرے مکت کسطرح نہین ہوگی مکت پدارتھ تو تب ہی نصیب ہوگا کہ شدھ آتما سے رام نام کا سمرن کرے یہ کہکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی رام کے جیو ہر ملت اور ہر مذہب اور ہر فرقہ اور ہر پنتھ کے لوگون نے تو یہی کہا ہی آیندہ صاحب کی گت صاحب ہی جانے کیونکہ پرمیشر بے انت ہی اور سرب سامرتھ وان ہی جو چاہتا ہی وہی کرتا ہی اتنا ہی کلام سنکر وہ گوبند لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ ہوکر کہنے لگے کہ ای ست گورو مہاراج آپ خود ہی نرنکار کے روپ ہین اب ہم لوگ بھی آپ کے سرن پڑے ہین ہمکو جنم مرن سے بچا لیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی رام کے جیو تم صرف ایک پرمیشر ہی کا نام سمرن کیا کرو تو نرنکار تمھارا بھلا کریگا

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُنکو سکھ فرمایا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے (دور دیس) مین تشریف لیجانے اور ایک کھتری سے گفتگو کرنے کی بابت چلی

نمبر ۷۹

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ (دور دیس) مین تشریف لے گئے وہان پر ایک شخص کہ جو اُس ملک کا (پردھان) یعنے مالک تھا اُسکے دروازہ پر ایک بڑا باغ تھا اُس باغ مین ست گورو مہاراج جاکر بیٹھ گئے اُس مقام پر ایک شخص قوم کا کھتری دولت در رہتا تھا کہ اُسکے نام کا سدابرت جاری تھا اُس دولتمند کھتری نے سنا کہ اُس باغ مین تین سنت آئے ہین اور کسی سے کچھ سوال نہین کرتے ہین یہ خبر سُنکر کھتری مذکور ست گورو مہاراج کے درشنون کو آیا آکر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے غریب نواز اگر آپ ارشاد فرماوین تو مین لوگ جنس بہو بھجادین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سِکھ جو کچھ نرنکار بھیجدیگا وہ لے لیوینگے یہ سُنکر اُس کھتری دولتمند نے اپنے کارندون کو حکم دیا کہ ہر ایک طرح کے بھوجن لے آؤ اور اپنے دل مین یہ بھی کہا کہ اکثر فقیر دیکھے گئے لیکن دولت کے خواہان پائے گئے اور یہ تو نرنکار کے بھروسہ پر قانع پائے جاتے ہین بلکہ مجھکو تو یہ نرنکار خود ہی نظر آتے ہین یہ سنتے ہی اُس دولتمند کھتری کے گماشتے نے ہر ایک طرح کا بھوجن طیار کرا کے لے آئے اور ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اُسوقت اُس کھتری نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے غریب نواز جی یہ پرشادی نرنکار ہی نے بھیجا ہے اب آپ اِسکو بھوجن کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے سِکھ یہ لوگ کون ہین اُس کھتری نے جواب دیا کہ اے غریب نواز یہ لوگ میرے کُنبہ وخاندان ہین اور یہ بھائی اور یہ ماتا پتا ہین اِنمین سے کچھ عزیز واقارب بھی ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ گوری محل پہلا	राग गौरी महल्ल १
ماتا مت پتا سنتوکھ	माता मत पिता सन्तोष ।
ست بھائی کر یہ بسیکھ	सत भाई कर येहु बिसेष।
کہنا ہے کچھ کہی نہ جاے	कहना है कुछ कही न जाय
تو قدرت کے مت نہین پاے	तु कुदरत की मत नहिं पाये
ایک رہاؤ	एकरहाव
شرم سُرت دیا سسرے	शर्म सुरत दया ससुर भये
کرنی کامن کر من لیے	करनी कामिनि कर मन लये
سہج سنجوگ پیاہو وجوگ	सहज संजोग पियाहु व जोग।
سچ ست کہو نانک جوگ	सच सत कहु नानक जोग।

ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ شبد فرمایا تو وہ کھتری ست گورو مہاراج کے قدمون پر آ گرا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرا بھی اُدھار کیجیے اور یہ پرشادی بھوجن کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے پرشاد بھوجن کیا اور اُس کھتری کے خاندان والون

کو بھی اپنا مہا پرشاد دیا پس پھر کیا دیر تھی وہ لوگ سیت پرشاد کے کھاتے ہی اُن سب و نیز اُس کھتری کی بدھ نرمل ہو گئی اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج حضور نے اس کھتری پہ بڑی ہی مہربانی فرمائی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ یہ مایا عجیب چیز ہو کہ نیک کام کی طرف آدمی کو جانے ہی نہین دیتی ہو اور شبھ کام کرنے ہی نہین دیتی ہو مگر ہان جسپر نرنکار کی بڑی ہی کرپا ہوتی ہو وہ شخص البتہ اس مایا کو اچھّے کام مین لگاتا ہو اور سب کو نابت کرکے کھاتا ہو اور دولتمند کے دل کو عاجزی کے ساتھ رہنے دیتا ہو اور یہ دو کام اور بھی اسکے ہی ہین یعنے ملی آدمی را ۔ اج جی کرنے ۔ اور ہماری چار پہر اسی سے گوشٹ یعنے ست سنگ رہتا ہو اور مین تو اسی کام کے واسطے آیا ہون غرضکہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین وہ کھتری ذکر رسارا دن حاضر رہا جب تیسرا پہر ہوا تو اُس کھتری کا حال دُنیا سے بے حال ہونے لگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکے خاندان والون سے کہا کہ ای بھائی اب اسکی تیاری کرو کیونکہ اسکا سفر جاودانی نزدیک آیا ہو یہ سُنکر اُس کھتری کے عزیز و اقارب رونے لگے اتنے مین وہ کھتری ختم ہو گیا بعد اسکے اُسکے خاندان والے اُس مردہ کو چتا پر لے گئے اور اُسکا سنسکار کیا بعدہٗ اسکے اُس کھتری کے خاندان والون نے ست گورو مہاراج کے پاس آکر اردس کیا کہ ای غریب نواز یہ شخص تو آپ کے درشنون کو آیا تھا اور آپ کے درشن بھی اسکو بہت خوشی سے نصیب ہو چکے ہین اسلیے اب گذارش ہو کہ یہ شخص اپنی مکت کو پراپت ہو جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ رباب بجا ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ نے رباب بجانا شروع کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس کھتری کی بابت یہ شبد فرمایا ۔

راگ وڈہنس محل پہلا
ریلا ہترا

دھن سرندا سچ بادشاہ جن جگ دھندی لایا	धंन सरन्दा सच बादशाह जिन धंधे लाया
مہلت پن نہ پاسے بنجاریاں گھٹ چلایا	मुहलतन पुन न पायें बनजारिया घट चलाया
جانے گھٹ چلایا لکھیا آیا رونے ویر سبائے	जाने घट चलाया लिखिया आया रूने वीर सबाए
کایا ہنس تھیا وے جھوڑ سے جا دن پونے میری ماسے	काया हंस्थि थीवे छोड़ जा दिन पुने मेरी माय
جیہا لکھیا تیہا پایا جیہا پورب کمایا	जेहा लिखया तेहा पाया जेहा पूर्व कमाया
دھن سر وا سچا بادشاہ جن جگ دھندھی لایا	धंन सरंदा सचा बादशाह जिन धन्धे लाया
صاحب سمری میرے بھائی ہو سبنا یہ پیانڑ	साहब सुमरो मेरे भाई हो सबनां यह प्यांड़
ایتھے دھندے کوڑا چار دیندی ہان اگی سر پر جانڑ	एथे धन्धा कोडा चार दिहां आगे सर परजांड़
اگے سر پر جانڑ جیو مہانڑ کاہے گریہ کیجے	आगे सर पर जांड़ जीव मेहमान काहे गायब कीजे
جت سویے درگاہ شکی پاسے نام تسی کا لیجے	जित सोवे दरगाह सुख पाई नामतिसी का लीजे।
آگے حکم نہ چلے ہوسے سرسر کے آوے ہانڑ	आगे हुक्म न चले मूले सर सर के आये हाड़
صاحب سمر میرے بھائی ہو سبنان یہ پیانڑ	साहब सुमरो मेरे भाई हो सबन यह प्याड़।
جو تس بھاوے سمرتھ سو ہی اٹھڑان یہ سنسارو	जो तिस भावै सम्पई सोथी अलडड़ां यह संसारो

نوٹ وصیت مولف پوتھی ہذا یہ شبد میرے مرنے کے وقت یا بعد جو شخص سے کہ مولف مر گیا پڑھیگا وہ عاقبت مین پھل پاویگا ۱۲

جل تھل مہل ر و رہا سچڑان سرجن ہارو
سانچا سرجن ہارو الکھ اپار تا کا انت نہ پایا
آوت نکاس پھل بھیا ایک منجن دھیایا
ڈھاہے ڈھاہے اوسارو آپے حکم سنوارن ہارو
جو تس بھاوے سرب سوتھی ایہی ٹران یہہ سنسارو
نانک رونا بابا جانیئی جو روئے لاے پیارو
والوے کارن بابا روئے یہ روون سگل بیکارو
روون سگل بیکارو غافل سنسارو مایا کارن روئے
چنگا مندا کچھ سوجھے ناہین یہ تن یونہین کھوئے
ایتھے آیا سب کوئی جاسے کوڑہ کرہو اہنکارو
نانک رونا بابا جانئے جو روئے لاے پیارو

जल थल महिअल रव रहा सचड़ां सुरजन हारो
सांचा सुरजनहारो अलख अपार ताका अंत न पाया
आह अवि नकास फल भया सक मनजन ध्याया
ढाह ढाह उसारो आपे हुकम सँवारन हारो
जो तिस भावै सर्व सूथी सही लड़ां यह संसारो
नानक रूना बाबा जांनै जो रोवै लाय प्यारो।
वालवै कारण बाबा रोवै यह रोवन सगल विकारो
रोवन सगल विकारो गाफ़िल संसारो माया कारन रोवै
चंगा मंदा कुछ सूझन नाहीं यह तन योंहीं खोवै।
एथै आया सब कोइ जासी कोइ करहु अहंकारो।
नानक रोना बाबा जांनै जो रोवै लाय प्यारो ।

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی جہان یہ شبد پرانی کے سنسکار کے وقت پڑھا جائیگا تو اُسکی گت ہو جائیگی یہ بچن سُنکر اُس کھتری دولتمند مرحوم کے بھائی بند سب کے سب ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور کہنے لگے کہ ای ست گورو مہاراج ہمارا بھی نستارا کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی یہ کہکر اُن سبھون کو اپنا سکھ کیا اور مکتی دان بخشا چنانچہ وہ سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو جپنے لگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک سِکھ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی ٭

نمبر ۸۰

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ (اٹیائر دیس ہٹرا) مین تشریف لے گئے اُس شہر کے باہر ایک کنوان تھا اور اُس کنوئین کے رو برو ایک حجرہ بنا تھا اُس حجرہ مین ست گورو مہاراج جا بیٹھے یہ دیکھکر مردانہ نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج ایسے ویرانہ مین اس مقام پہ یہ حجرہ کسنے بنایا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ پٹھان قوم کا جو ایک سردار ہی وہ ہر روز رات کو یہان پر آکر (نماز) پڑھتا ہی اور بہت سے مسلے اپنے مذہب کے سُنتا ہی لیکن اُسکے دل مین رحم بالکل نہین ہی کیونکہ پٹھان مذکور ہمیشہ لوٹ مار کرکے اپنی بسر کرتا ہی چنانچہ مین بھی اُسکے ملنے کے واسطے آیا ہون گو کہ ایسے شخص کا مُنہ دیکھنا تو نہ چاہیے لیکن مجھکو تو غریبون کے واسطے کچھ کہنا ہی کہ جسمین اُسکے دل پر رحم آجاوے غرضکہ تھوڑی دیر مین دن تمام ہوگیا اور رات آئی تب وہی پٹھان حسب معمول اُس حجرہ کو تھا ٹیکتا ٹیکتا اندر آگیا جہان پر ست گورو مہاراج بیٹھے تھے وہین پر اُس پٹھان کے ہمراہ جو مولوی و مُلّا لوگ آئے تھے آ بیٹھے اور اپنی اپنی کتابین کھولکر لگے مسلہ سُنانے اتنے مین وہ پٹھان خود بولا کہ واہ خدا واہ خدا اور بہت سی نمازین پڑھنے لگا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج اُس پٹھان کی طرف دیکھکر ہنسنے لگے ست گورو مہاراج کو ہنستے دیکھکر اُس پٹھان نے کہا کہ ای فقیر صاحب ہم تو خدا کا نام لیتے ہین اور تم ہمکو دیکھ دیکھکر ہنستے ہو اسکی کیا وجہ ہی یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک محل پہلا

ہرنا باجانے سرداران اینان پڑھیا ناون
ھادی لگی جت پہاان آگے ناہین تھاون
سو پڑھیا سو پنڈت بنا جن نے کمایا ناون
پہلے وسے جڑ اندر جمے اور پر ہووسے چھاون
راجے سیہہ مقدم کتے
جاسے جگاون بیٹھے سوتے
چاکر نہندا پاین گھاؤ
رت پت کتو چٹ جاؤ
جتھے جیان ہوسے سار
نکی ہی ئی تبار

श्लोक महल १

हरराग बाजाते सिर्वारां इनां पढ़ियां नांव
हाथी लगी जन फह्रा इन आगे नाहीं थाव
सो पढ़िया सो पंडित बीना जिनी कमाया नांव
पहिले दे जड़ अन्दर जंमे ऊपर होवै छाव
राजे सीह मुक़दम कुत्ते
जाय जगावन बैठे सुत्ते
चाकर नहिदा पावन घाऊ
रत पित कुत्तो चट जाऊ
जिथे जियां होसी सार
नकी वढी लाई तवाह

جس وقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا تو اُس پٹھان نے کہا کہ اے فقیر اگر خدا کے نام لینے و پڑھنے و سُننے سے چھٹکارا نہ ہوویگا تو پھر کس طرح چھٹکارا ہوویگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پٹھان مانا کہ تم یہان پر آکر بہت اچھی طرح سے خدا کا نام لیتے ہو اور مولوی سے مسئلہ وغیرہ بھی سُنتے ہو لیکن اِس پڑھنے و سُننے سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے کہ جب تم شہر مین جاکر ڈاکہ مارتے ہو اور لوگون کو لوٹتے ہو اور غریبون کو ہر طرح سے ستاتے ہو اب تمہین بتاؤ کہ کیا یہ گناہ تمہارے غریب آزاری و پاپ بھاری صرف اِس نماز کے پڑھنے و مسئلہ کے سُننے سے جاتے رہینگے ہرگز نہین ہرگز نہین خداوند کریم تمکو ضرور سزا دیگا اور اِسکا بدلا تم سے ضرور لیگا بجواب اِسکے اُس پٹھان نے کہا کہ اے سائین جی مین تو اپنے بھلے ہونے کے واسطے خدا خدا کیا کرتا ہون اور ساری رات اُسکا نام لیا کرتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک اور اسلوک فرمایا ۔

اشلوک راگ ملار محل پہلا

سو من ہستی گھی گوڑ کھاوے پنج سیر دانہ کھاے
ڈھکے پھوکے ہون دھاوے شاہ آگے پچھتاے
اندھے پھونک موے دیوانے خصمی میٹ بھر پاے
اندھ گلولا چڑ کا ٹر گونز پڑھے بلاے
خصمی بھاوے اُدھان چنگے جے کرے خدا اے خدا اے
سکتا سیہہ مارے سے مریا پیچھے پیے کھاے
ہوے شیطان گھوڑے نہ پاوے شاہ آگے پچھتاے
اندھا کسنون کھس آوے خصمی مول نہ بھاوے

श्लोक राग मलार महल १

सो मन हस्ती घिय गुड़ खावै पंज सेर दाना खाय
ढके फुके कहेहूं धावे शाह आगे पछताय
अन्धे फूक मुये दीवाने ख़स्मै मेट भर पाय
अन्ध गलूला धद का चौगान शुरा चढ़े बिललाय
ख़स्मै भावै उहां चंगा जे करे ख़ुदाय ख़ुदाय।
सक्ता सीह मारे से मरिया पीछे पै खाय।
हाय शैतान घोड़ न पावै शाह आगे पछताय
अंधा किसनूं कुकस न आवै ख़स्मै मूल न भावै

ایکسون پریت کرے اسکے ڈای کڈھالے یہ کہاے	यक सों पीत करै यक ते डायकढ़ा लेवहखाय
خصمی بھاوسے وہ چنگا جی کرے خداے خداے	ख़समैं मावै वह चंगा जे करै ख़ुदाय ख़ुदाय ।
نانک دنیا چار دہاری سکھ کیے دکھ ہوے	नानक दुनियां चार धानी सुख केते दुख होय
گلیاں والے ہین گھنیرے چھڈ نہ سکے کوے	गलयाँ वाले हो घनेर छड़ न सके कोय ।
مکھے مٹے مرنا	मखी मेरे मरना
جن توں رکھے تن نیڑ نہ آوے تن بھو ساگر ترنا	जिन तूं रकखे तन नेर न आवै तिन भौसागर तरना

ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ شبد فرمایا تو اُس پٹھان نے سری ست گورو مہاراج کے دوڑکر قدم پکڑ لئے اور عرض کیا کہ ای سنگو مہاراج مین تو جانتا تھا کہ یہ دنیا کا راج ہی بہشت ہی لیکن اب مجھکو معلوم ہوا کہ جیسے اِس راجگی مین تکلیف ہی ویسی کہین نہین ہی پس اب آپ یہ فرمائیے کہ میری خلاصی کیونکر ہوگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

اشلوک

راج مال روپ جات جوبن پنج ٹھگ	राज[१] माल[२] रूप[३] ज़ात[४] जोबन[५] पंज ठग
ان ٹھگ جگ ٹھگیا کنے نہ رکھے لج	इन ठग जग ठगया किन न रकखे लज्ज
ان ٹھگن ٹھگ جے گور کے پیرے پاے	इन ठगन ठग जे जे गुरु पैरी पाय ।
نانک کرمان باہری ہور کیے موٹے جاے	नानक करमा बाहरे होर कीते मुठ जाय

ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ اشلوک فرمایا وہ پٹھان اپنے گلے مین رومال ڈالکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرپڑا اور کہنے لگا کہ ای غریب نواز خدا کے واسطے میرے گناہ معاف فرمائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جا بھائی ہمنے تجھکو بخشا لیکن نیکی کیا کر اور اچھی راہ چلا کر یہ سنکر ست گورو مہاراج کا پٹھان مذکور سکھ ہوا بعد اسکے پٹھان مذکور ست گورو مہاراج کو اپنے گھر لیگیا اور ست گورو مہاراج کی بہت کچھ خدمت کی غرضیکہ ست گورو مہاراج نے اُس مقام پر نو ۹ مہینہ قیام فرمایا اور ست گورو مہاراج اُس پٹھان پر بہت ہی دیال ہوے اور فرمایا کہ ای پٹھان اب جو تیری خواہش ہو وہ مانگ یہ سنکر اُس پٹھان نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج ہمکو کوئی اپنی نشانی دیجیے کیونکہ ہم لوگ مسلمان ہین تاکہ ہماری اولاد کو آپ کی طرف سے یقین واعتقاد بنا رہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی کڑاہ پرشاد طیار کراؤ چنانچہ اُس پٹھان نے ہندوون کو بلاکر کڑاہ پرشاد طیار کرایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھدیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِسکے اوپر اچھلا ڈالو چنانچہ اُس پٹھان نے بہت اچھی صاف چدر لاکر کڑاہ پرشاد پر ڈالدی اُسوقت ست گورو مہاراج نے ست نام کہکر اُس پٹھان سے کہا کہ ای بھائی سری واہ گورو کہو بعد تھوڑے عرصہ کے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ واہ گورو کہکر چادر اُٹھاکر دیکھو چنانچہ اُس پٹھان نے واہ گورو کہکر چادر اُٹھاکر دیکھا تو کڑاہ پرشاد پر (پنجہ) لگا ہوا موجود تھا اِس بات کو دیکھکر وہ پٹھان بہت خوش ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی ہماری نشانی یہی ہی کہ جب تم لوگ اپنے اعتقاد کے ساتھ کسی کام کے واسطے کڑاہ پرشاد کروگے جب ہی کڑاہ پرشاد پر پنجہ نمود ہوگا اُسوقت تم سمجھنا کہ اُسکی درگاہ مین کڑاہ پرشاد قبول ہوا ست گورو مہاراج کا یہ معجزہ دیکھکر وہ پٹھان لوگ آپس مین کہنے لگے کہ ای بھائیو یہ تو خود خدا ہی ہی بعد اِسکے وہ لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور

واہ گورو واہ گورو لگے کرنے اُس ملک مین آجتک اُسیطرح کڑاہ پرشاد پر پنجہ کا نشان نمود ہوتا ہی اور اگر پنجہ نہین نمود ہوتا ہی تو وہ لوگ کڑاہ پرشاد تقسیم نہین کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ ہمارا کڑاہ پرشاد ست گورو کی درگاہ مین قبول نہین ہوا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر آگے کو تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور گوبند لوک کے لوگون سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۸

ست گورو مہاراج کے پاس ایک دن گوبند لوک کے لوگ آئے اور ست گورو مہاراج سے رام رام کیا بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ سنتو سادھو گوبند لوگو آیئے بیٹھیے یہ سُنکر وہ لوگ بیٹھ گئے اور ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو ہم کچھ عرض کرین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ رام کے بیو جو تمہارے دل مین آوے وہ دریافت کرو یہ سُنکر گوبند لوگون نے کہا کہ اے مہاراج یہ پرانی جو پاپ و پُن کرتا ہی اور مایا کو دوڑ دوڑ کر پکڑتا ہی تو یہ خود آپ ہی کرتا ہی یا اس سے کوئی کراتا ہی یعنے کسی کا کرا ہوا کرتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ بلاول محل پہلا	राग बिलावल महल १
من کا کہا منسا کرے	मन का कहया मन्सा करे
اہ من پاپ پن اُچرے	अह्ल मन पाप पुन उचरे
مایا مد ماتے ترپت نہ آوے	माया मद माते त्रप्त न आवे
ترپت مکت من سانچا بھاوے	त्रप्त मुकत मन सांचा भावे
تن دھن کلت سب دیکھے ابھمان	तन धन कलत सब देख अभिमान
بن نامے کچھ سنگ نہ جان	बिन नांवे कुछ संग न जान
ایک رہاو	एक रहाव
کچے رس بھوگ خوشنامن کیری	कचे रस भोग खुशयामन केरी
دھن لوکا تن بھسمی ڈھیری	धन लोका तन भस्मे ठेरी
خاک خاک رلے سبھ پھیل	खाक खाक सभ फैल ।
بن شبدی نہین اُترے میل	बिन शब्दी नहीं उतरे मैलु

سری ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو بھائی رام کے جیو گو کہ یہ پرانی راج و جوگ کرے اور بہت دھن سے بھنڈار بھرے لیکن اُسکی بابانواہ دھن تو کچھ ساتھ نہین جاتا ہی اور یہ تن جلکر خاک ہو جاتا ہی اور اُسکی دولت جمع کی ہوئی کو غیر ہی کھاتا ہی بلکہ خاندان کے لوگ بھی کچھ کام نہین آتے ہین گو کہ دھن جمع کرنے کے واسطے ہی پاپ کرتے ہین لیکن دھن غیرون کے کام آتا ہی تو سمجھ لینا چاہیے کہ اِس پرانی کے ساتھ صرف وہ پاپ ہی اُسکے ساتھ جاتا ہی کہ جسکے عوض مین وہ پرانی نرک پاتا ہی پس سواے پرمیشر کے نام کے اُسکا کوئی نجات دہندہ نہین ہی اور نہ بغیر گورو کے شبد کے اُسکے میل کٹتی ہی پس جب وہ پرانی گورون کے شبد مین دل لگا دیگا تب ہی اُسکے یہ پاپ کا میل

جاویگا اُسوقت البتہ اُسکی مکت کی امید ہی یہ سُنکر پھر آن گوبند لوگون نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ ای مہاراج جو پرانی جونون مین بھٹکتے ہین وہ کون تال کرکے ناچتے ہین اور وہ پرانی اِس ناچنے یعنے آواگون سے کب اور کس طرح سے چھوٹیگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

پوڑی

گیت ناد گھن تال سے کُرے
ترہ گُنڑا اُپجے بنسے دُورے
دُوجی دُرمت درد نجاے
چھوٹے گُرمکھ دارو گن گاے

पोड़ी

गीत नाद घन ताल से कूरे
त्रिहु गुणा उपजै बिनसै दूरे
दूजी दुरमत दर्द न जाय ।
छूटे गुरमुख दारु गुन गाय

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو بھائی رام کے جیو ناچنے والے کے ساتھی تو گیت ناد وتال وکھاوج وغیرہ بجاتے ہین تو وہ ناچنے والا اُن ناچون کے ذریعہ سے ناچتا ہی اور یہ پرانی ہر ایک جونون مین بلا باجے وتال کے ناچتا ہی رہتا ہی یعنے پھرا کرتا ہی اور اِسکی وجہ یہ ہی کہ۔ کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار ۔ ممتا ۔ انھین ناچون کی وجہ و ذریعہ سے جونون مین ناچا رہتا ہی یعنے بارم بار مرتا جیتا رہتا ہی غرضکہ ایک مرتبہ جدا ہوکر پھر ملنا سخت مشکل ہی اور بعض بعض جونون کی عمرین سیکڑون برس کی ہوتی ہین اُنمین صدہا برس رہنا پڑتا ہی جیسے کہ ایک لاکھ برس (تیرا) کی جون ہی پس ای بھائی گوبند لوگون تیرکے جون تو تب ہی کھُلیگی کہ جب پرلے آویگی اب خیال کرنا چاہیے کہ ایک جون کا بچھڑا ہوا رہا اور اُسکی جدائی کی وجہ خاصکر یہی ہی کہ جو دوجا بھاؤ دلمین بھرا ہوا ہی پس یہ درمت اِس پرانی کو بڑا ہی روگ ہی یہ سُنکر آن گوبند لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج پھر اِسکی درمت کا روگ کیونکر جاوے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی گوبند لوگو اِس روگ کا علاج صرف ایک پرمیشر کا نام ہی ہی جب یہ پرانی پرمیشر کے گن گاوے اُسی وقت اِس روگ سے چھوٹ جاوے یہ سُنکر پھر گوبند لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج جو لوگ بشنوی کہاتے ہین اور کوئی تپیشری اور کوئی لوگ پنڈت اور کوئی گُنی اور کوئی جین مارگ والے ہوتے ہین اِنمین اُتم کون ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

پوڑی

دھوتی اُجل تلک گل مالا
انتر کرودھ پڑھین بسالا
نام بسار مایا مد پیا
بن گور بھگت نہین سُکھ تھیا

पोड़ी

धोती उजल तिलक गल माला
अन्तर क्रोध पढ़हिन बिसाला ।
नाम बिसार माया मद पीया
बिन गुरु भगत नाहीं सुख थीया

سری ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی رام کے جیو یہ سب نٹ بیا ہی جس طرح پر نٹ سوانگ بناتے ہین ویسے ہی اِسکو بھی جاننا چاہیے یعنے ویسے ہی دھوتی پہننا تلک لگانا مالا پہننا بشنو ہونا صرف سوانگ بنانا ہی ای بھائی گوبند لوگو جب تک اِسکے اندر۔ کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار ۔ ممتا ۔ مایا ۔ یہ ساتون چیزین رہینگی تب تک کُل باتین بیفائدہ ہین یاد رکھو ای گوبند کے لوگو کہ جب تک سری پرمیشر کی بھگتی کوئی نہ کریگا ہرگز ہرگز بھگت نہ ہوگا یہ سُنکر پھر گوبند لوگون نے کہا کہ ای مہاراج اِس زمانہ مین جو گورو کرتے ہین اور

ہام لیگ گوروؤن کے قول پر نہین چلتے ہین یا آنکہ گوروؤن کے بچنون سے منھ پھیر لیتے ہین ای مہاراج اُن جیوؤن کا کیا حال ہوگا اور کیا انکی گتی ہوگی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

پوڑی	पोड़ी
سوکر سوان گردھ بھسم جار	सूकर सुआन गार्ध भम जार
پسو بلیچھ نیچ چنڈال	पसु मलछ नीच चांडाल।
گورتے منھ پھیرے تن جون نہاوے	गुरु ते मुह फेरे तिन जोनिभवाइये
بندھن باندھا ماریا جاوے	बन्धन बाँधा मारिय जाइये।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای بھائیو رام کے جیو جو لوگ گوروؤن سے منھ پھیرتے ہین وہ لوگ سوّر۔ اور کتا اور گدھا یا کوّا یا چنڈال یا اور ایسے ایسے حیوانات کے جونون مین پراپت ہوا کرتے ہین کہ جسکا شمار کوئی نہین ہی علاوہ اسکے پریت کے بھی جون انھین کو پراپت ہوتی ہی غرضکہ ایسے جونون مین اُن لوگون کے پران پھرا کرتے ہین اور یاد رکھنے کی بات ہی کہ سب جونون مین یہ جون سب سے ہی خراب ہین بعد اسکے پھر گوبند لوگون نے کہا کہ ای مہاراج جو لوگ گوروؤن سے ملکر اُنکے احکام بجا لاتے ہین وہ کیا پھل پاتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو ای بھائی گوبند لوگو۔

پوڑی	पोड़ी
گرسیوا تے لہیے پدارتھ	गुर सेवा ते लहै पदार्थ
ہردے نام سدا کرتارتھ	हिरदे नाम सदा किरतार्थ
سانچی درگاہ پونچھ نہ ہووے	सांची दरगाह पूंछन होवै
انے حکم سبھے در سدوے	मानै हुक्म सीझै वर सोवै

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی رام کے جیو جو کوئی سری پرمیشر جی کی سیوا کریگا اُسکا جنم درست ہو دیگا اور نام رتن جو پدارتھ ہی وہ اُسی پرانی کے ہاتھ آویگا اور پرمیشر کی کرپا سے اُس پرانی کے ہردے سے پرمیشر کا نام کبھی نہ بھولیگا اور سچ کھنڈ مین جانے کیواسطے ایسے پرانی سے کوئی مزاحم نہ ہو دیگا کہ تم کون ہو اور کہان کو جاتے ہو بلا تامل پرمیشر کی درگاہ مین جا داخل ہوگا اور اُسکی سچی درگاہ مین ثنائی ملیگی سنو ای بھائیو رام کے جیو سچی درگاہ مین وے لوگ پہونچینگے جنھون نے پرمیشر کا حکم یعنے اگیا مانی ہی ورنہ یون ہی جونون مین پھرا کرینگے یہ سنکر پھر اُن گوبند لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج اگر یہ پرانی پرمیشر کو جاننا چاہے تو کس تدبیر سے جانے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

پوڑی	पोड़ी
ستگورو ملے تت کو جانے	सतगुरु मिले तत्व को जाने
رہے رضائے حکم پہچانے	रहे रजाय हुक्म पहचाने
حکم پہچان سچے در واس	हुक्म पहिचान सच्चे दर वास

کال بکال شبد بھے ناس

काल विकाल शब्द भय नास

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو بھائی رام کے جیو اس پرانی کے سری پرمیشر کے جاننے کی یہ تدبیر ہی- ست گورو کو لے - دکھ سکھ کو سم جانے - اِن دو باتون سے بچے کا پھل بہت جلد پراپت ہوتا ہی یہ سُنکر پھر اُن گوبند لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج گرہست لوگ گرہستی مین رہکر سری پرمیشر جی کی سیوا کرین تو کس طرح پر کرین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا-

پوڑی

رہے اتیت جانے سب تسکا
تن من ارپے ہووے جسکا
نا وہ آوے نا وہ جاے
نانک سانچے سانچ سماے

पोड़ी

रहे अतीत जाने सब तिस का
तन मन अरपै होयह जिस का
ना वह आवे ना वह जाय।
नानक साँचे साँच समाय ।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو بھائیو رام کے جیو گرہست گرہستی مین رہکر یون پرمیشر کی سیوا کرے مثلاً کسی بستی مین کوئی اتیت آپ سے آبیٹھتا ہی پہلے دن تو وہ یہ جانتا ہی کہ اِس نگری مین میرا کوئی نہین ہی صرف ایک پرمیشر ہی ہی کیونکہ یہان کے سب لوگ پرائے ہین اور مین یہان پر محض بے آس ہون اب صرف جو شخص پرمیشر کے نام پر جو کچھ دیگا وہی مین کھاؤنگا ورنہ ایسے ہی گذر کرونگا دیکھو پرمیشر کے جیو وہ اتیت فقیر پہلے دن ہی یقین رکھتا ہی کہ میرا کوئی نہین ہی یہ سب پرمیشر ہی کا ہی اور اُسی کی مجھکو اِسوقت امید ہی بس جو گرہست گرہستی مین آنکر یہ جانے یہ تن من دھن سب پرمیشر ہی کا ہی وہی گرہست پورا بھگت ہی اور وہی آواگون سے بھی چھوٹ جاتا ہی اسقدر باتین سُنکر گوبند لوگون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آکر سر رکھدیا اور کہا کہ ای ست گورو مہاراج آپ دھن ہین اب ہمکو بھی آپ اپنے قدمون مین لگا لیوین اور ہمکو بھی آپ سکھ کر لیوین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای رام کے جیو بہتر ہی کہ تم صرف پرمیشر ہی کی بھگت کرو اور نام کا سمرن کرو بس تمہارا سری واہ گورو جی بھلا کریگا یہ سُنکر وہ گوبند کے لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگے اور پرم گتی کو جا پراپت ہوے-

آگے ساکھی ست گورو مہاراج نے ایک ہرن کی گرفتاری دیکھکر جو فرمایا اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۲

ست گورو مہاراج نے ایک دن ایک ہرن کو دیکھا کہ وہ کھیتون کے نزدیک جا پہونچا اور کھیتون کو کھانا چاہتا ہی گو کہ کھیت کے مالک نے باڑھ وغیرہ لگایا ہی لیکن ہرن اچھال مار کر کھیت مین جا داخل ہوا جب کھیت کا مالک آیا تب ہرن مذکور کھیت سے بھاگ نہ سکا اور اُن باڑھون مین جو کھیت کے کنارے حفاظت کے واسطے کاشتکار نے لگا رکھی تھین پھنس گیا اب ہرن باہر نہ نکل سکا کھیت کے مالک نے پکڑ لیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے بہت حیرت مین آکر خیال فرمایا کہ جب سے کھیت کے مالک نے ہرن کو پکڑ لیا ہی اور ہرن نہایت خوف مین آگیا ہی اُسیطرح اِس مایا مین ہم بھی گرفتار ہین پھر یہ اور خیال کیا کہ ہرن تو حیوان تھا جو اپنے بیجا قدم اٹھالا یعنے اگر یہ پرایا کھیت نہ کھاتا تو اسکو کون مارتا ای دل جو اِس ہرن کی حالت دیکھتا ہی ایک دن تیرا بھی یہی حال ہوگا یہ خیال فرماکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا-

راگ آسا محل پہلا

چھت گر تیسرا

تون سن ہرنا کالیا کیون ڈرباتا رام
بکھ پھل میٹھا چار دن پھر ہووسے تاتا رام
پھر ہووسے تاتا کہراما تا نام بن پرتاپے
اوہ جے وسادے ہردے پل ہر سبے جل جیون چمکارے
ہرنا تجھ راکھ کوئی نہین سو کیون تجھ بسرائے
سچ کہے نانک چیت رے من مرہے ہرنا کالاسے

राग आसा महल १

छत घर ३

तू सुन हरणा कालिया क्यों डरया राता राम
विष फल मीठा चार दिन फिर होवे ताता राम
फिर होय ताताख रामा ता नाम बिन प्रतापे
वह जे विसावे हिरदे हल हरवे जल ज्यों चमकारे
हरनानझ राख कोई नहीं सो क्यों तुझ विसारिया
सच कहे नानक चेत रे मन मरहि हरणा कालिया

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ یہ تن تو کال کی غذا ہی ہے بس اے دل تو سن مین تجھکو کہتا ہون کہ جو کچھ تجھکو پرمیشر نے منع کیا ہے تو اسکو مت کھا اور جسکے لیے پرمیشر نے حکم دیا ہے وہ شوق سے کھا کیونکہ وہ غذا امرت کے مانند ہوگی اسکے کھانے سے کسی طرح کا نقصان نہ ہوویگا بس ایسے ہی جسکے لیے پرمیشر کی اجازت نہین بلکہ ممانعت ہے اگر وہ کھاویگا تو مثل اس ہرن کے خوف مین پڑکر جان گنوا دیگا اور اسیطرح جیسا کہ اس کھیت کے مالک نے ہرن کو گرفتار کرلیا ہے تجھکو بھی جم کے دوت گرفتار کر لیجاوینگے ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے من اس بات کو تو اچھی طرح سے سن لے کہ اگر تو زہر کے پھل کھاویگا تو ضروری ہی مر جاویگا اور آخر کو پرمیشر کے نام کو پچھتاویگا اور دوزخ کی آگ مین جلایا جاویگا اسوقت تو بہت ہی تکلیف اٹھاویگا اور بغیر پرمیشر کے نام کے دوسرا کوئی مددگار نہین ہے ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہین کہ اے من تو سری پرمیشر جی کا نام لے اور اسی کو ورد کر تاکہ اسکے ذریعہ سے جمراج کے ڈنڈ سے بچ جاوے بعد اسکے ست گورو مہاراج اسی مقام پر کچھ دیر تک پھرتے رہے۔

من بعد ست گورو مہاراج وہان سے چلکر آگے کو تشریف لیگئے وہان پر ایک تالاب پانی سے لبریز دیکھا اور اس تالاب مین کمل بھی پھولا ہوا نظر آیا کہ جسکے اوپر (بھونرے) گونج رہے تھے یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج اس مقام پر بھی بیٹھ گئے اور اس پھول اور ان بھونرون کی کیفیت دیکھنے لگے منجملہ انکے ایک بھونرے کو دیکھا کہ آتے آتے ایک پھول پر بیٹھ گیا اور اب وقت شام کا آیا آفتاب نے اپنا منھ چھپایا آفتاب کے ساتھ ہی پھول کا منھ بھی بند ہوگیا چنانچہ وہ بھونرا بھی اس پھول مین بند ہوگیا اس وقت ست گورو مہاراج نے اسکی بابت شبد فرمایا

شبد

بھونرا پھول بھوتیا دکھ ات بھاری رام
مین گور پوچھے اپنا سچ بچارے رام
بچار ستگور مجھے پوچھا بھونر بولے راتو
سورج چڑھیا پنڈ پڑھو اتول تاوڑ تاتو
جم گک بادھا کہاسے چوٹا شبدی بن بیتالیا

भँवरा फूल भौतिआ दुख अति भारी राम
मैं गुरु पूँछया अपना सचा विचारी राम
विचार सतगुरु मुझे पूँछया भँवर बोले रातऊ
सूर्य चढ़िया पिंड पड़ु आतोल तावड़ तातऊ
जम जग बांधा खाय चोटा शब्द बिन बेतालिया

سچ کہے نانک چیت رے من مرے بھونرا کالیا

सच कहे नानक चेत रे मन मुरीए भौंरा कालिया

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ میرے من تو نے بھونرے کی کیفیت دیکھی کہ خوشبو کی محبت سے کنول کے پھول مین بند ہوکر مرگیا اسیطرح تو بھی اس مایا کے لالچ مین مثل اُسی بھونرے کے پھنسا ہوا ہے اور اس مایا کے واسطے جسقدر تو پاپ کرتا ہے وہ پاپ ہی تیرے ساتھ جاوینگے کہ جبکہ سزا تجھکو آگے بیتیگی یعنے اس مایا کی محبت مثل اُس بھونرے کے تیری بھی جان لیگی پس جسطرح کہ روغن کڑاہ مین خوب جلاکر ترکاری پکائی جاتی ہے تو بھی اس مایا کی طمع مین جلایا جاویگا یا جس طرح اگیا بیتال ادھر اُدھر سر مارتا پھرتا ہے تیری بھی وہی گت ہوگی ادھر اُدھر پھریگا ست گورو مہاراج اپنے دل ہی مین اپنے من کو نصیحت فرماتے ہین کہ ای میرے من بغیر گورو کے شبد کے اور کوئی تیرا مددگار نہوگا بخوبی سمجھ اور دیکھ اس جو محبت تو اس مایا کی کرتا ہے اُسکو چھوڑ کر پرمیشر کے نام سے محبت کر جسمین تیرا بھلا ہوگا اور دوسرے کی محبت سے کچھ فائدہ نہوگا اور نہ کسیطرح بچاؤ ہوگا صرف ایک پرمیشر ہی کی محبت سے بچاؤ نظر آتا ہے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے اُٹھکر ایک دریا کے کنارے پر آ بیٹھے اتنے مین ایک شکاری مچھلی کے شکار کا جال لیکر آنکلا اور اُس دریا کے کنارے اپنا جال سیدھا کر کے اُسی دریا مین ڈالدیا اور اُس جال مین کچھ مچھلی پھنس گئین اُن مچھلیون اور جال کو سمیٹ کر وہ شکاری چلا گیا ست گورو مہاراج نے جب یہ تماشا دیکھا تو بہت حیرت کے ساتھ اپنے دل مین گھبرائے اور فرمانے لگے کہ ای پرمیشر یہ مچھلیان کہان تھین اور یہ جال اور یہ شکاری کہان تھا اور انکا اسطرح پر ایکبارگی سنجوگ ہوگیا یہ فرماکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

میرے جانڑ پردیسی بان کت پونسہ جنجالے رام
سانچا صاحب من بسے کی پھانسے جم جالے رام
مچھلی دیچھ نے ہرنے ڈرنے جال بدھک پایا
سنسار مایا موہ میٹھا انت بھرم چکانا
بھگت کرے چت لائے ہر سو چھوڑ منہو اندیشا
سچ کہے نانک چیت رے من جیاڑ پردیسا

शब्द

मेरे ज्यान परदेशी श्रा कित पंवदि जलाले राम
सांचा साहब मन बसे की फांसे जम जाले राम
मछली वछने हरने रूने जाल वधिक पाइया
संसार माया मोह मीठा श्रति भर्म चुकाया ।
भगत करे चित लाय हर सो छोड़ मनहु श्रंदेशा
सच कहे नानक चेत रें मन ज्यांड परदेशा ।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سن میرے من تو نے مچھلی کا تماشا دیکھا جس طرح مچھلی کو اُس شکاری نے جال ڈالکر ایک چشم زدن مین پھانس کر لے گیا اسیطرح تجھکو بھی جم مار مار کر لیجاویگا تو یہان پر پردیسی مسافر بیچارہ ہے تیرا تو یہان پر کوئی نہین ہے بغیر پرمیشر کے نام کے یہان اور دوسرا کوئی تیرا نہین ہے ورنہ اسی مچھلی کی طرح ایک دن تجھکو بھی جم پکڑ لیجاویگا پس اسلیے بہتر ہے کہ ای میرے من تو پرمیشر کا نام سمرلے ورنہ جس طرح مچھلی پانی مین بیفکری کے ساتھ بسر کرتی تھین مگر ایک دن اُس شکاری نے مچھلی کو جال کے پھندے مین پھانس لیا ہے اور جب پھنس گئی تو لگی تڑپنے اسیطرح ای میرے من تو بھی مایا مین لپٹ کر خوب خوش اور مگن ہوکر بیٹھ رہا ہے مگر یاد رکھ کہ ایک دن تجھکو بھی ضرور ہی جم پکڑ لیجاویگا جب اخیر وقت آویگا تو تیرا بھی حال مثل اُسی مچھلی کے ہوگا اُسوقت البتہ تجھکو معلوم ہوگا اسلیے تجھکو چاہیے کہ پہلے ہی سے مایا کا جنجال دور کر دے یعنے اُسکا جال علیحدہ ہوگا اور پرمیشر کے نام کا سمرن کر بعد اسکے ست گورو مہاراج کچھ دور

کے چلے تو دیکھا کہ اُس دریا سے ایک نالا علیحدہ ہوگیا ہی وہان پر ست گورو مہاراج کھڑے ہوکر خیال فرمانے لگے کہ اصلی دریا تو داہنی جانب کو رواں ہی اور نالا بائین جانب کو رواں ہی یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پرمیشر یہ پانی تو سب اکٹھا ہی جاتا ہی لیکن دریا اور طرف اور نالا اور طرف جاتا ہی ان دونون مین اب جدائی ہوگی شاید اب کسی وقت مین دونون کا ملاپ بموجب پرمیشر کی کرپا کرکے ملایگا جب ہی ملیگا پس ست گورو مہاراج اپنے دل مین فرمانے لگے کہ ای من تو نے دیکھا یہی گت تیری بھی ہی اور اسی نالا کی جدائی کی بابت ایک شبد فرمایا۔

شبد

دیا واہ بچھونی میلا سنجوگی رام
جگ جگ میٹھا وکھ بھرے کو جانے جوگی رام
کوئی سہج جانے ہر پہچانے ستگور جن چیتیا
ن نام ہرکے بھرم بھولا پھرے مگدھ اچیتیا
ہرنام بھگتن ہردے سانچا انت دھاہے رونیا
سچ کہی نانک شبد سانچا مول چر بچھانیا

शब्द

नदिया वाह विछोनी मेला संजोगी राम
जुग २ मीठा विय भरे को जाने जोगी राम
कोई सहज जाने हर पहचाने सतगुरु जिनचेतया
विन नाम हर के भरम भूला परहि मुगध अचेतया
हर नाम भगतन हृदै सांचा अन्त धाही रुन्या
सच कहे नानक शब्द सांचा मोल चरु विछुन्या।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای میرے من یہ جو تو دیکھتا ہی کہ نالا علیحدہ ہوچلا ہی پس اب دیکھنا چاہیے کہ کسی سنجوگ سے اور پرمیشر کی کرپا کرکے شاید کبھی ملیگا ورنہ اب تو یہ جدا ہی ہوتا جاتا ہی پس ای میرے من اب تو پرمیشر سے ملاپ کر ورنہ پھر دیکھنا چاہیے کہ کب تو انسانی جسم پاویگا تو پرمیشر کے ملاپ کا پھر سنجوگ پاویگا ورنہ چوراسی لاکھ جون مین اب تو جاویگا اور مثل اُس نالے کے علیحدہ ہی ہوتا جاویگا جگون کا فرق ہوتا جاویگا ای میرے من تو اسوقت میٹھا جانکر کھاتا ہی لیکن یاد رکھ کہ بغیر پرمیشر کے نام کے اخیر وقت مین یہ میٹھی باتین اور شیرین چیزین مثل زہر کے تاثیر دینگی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اِس بات کو وہی جانتا ہی کہ جو شخص پورن گیانی دھیانی ہوتا ہی ای میرے من ہر سمرن کا سکھ مجھکو جب ہی پراپت ہوویگا کہ جب تو کبھی ست گورو کو ملیگا اُسوقت تیرے دل مین سچ کا سمرن اُپجیگا اور جن لوگون نے گورو نہین پایا یا انکو اُنکو ہر سمرن کا رس نہین بھایا وہ شخص نہایت ہی مورکھ اور نکمے ہی ای من دیکھ اُس مایا کے موہ مین جو لوگ پھنس کر مرگئے وہ سیدھے نرک ہی کو جاوینگے اور بھرم کی محبت مین لپٹے ہوئے ہین اور جھوٹی چیز کو پکڑے ہوئے ہین اور جنکے دل مین ہمیشہ حسب ذیل نہین ہی وہ لوگ اخیر کو بہت پچھتاوینگے اور ہائے ہائے کرکے دست افسوس ملینگے۔ یعنی۔ بھگت۔ جپ۔ کیرتن۔ نام۔ دان۔ اشنان۔ دیا۔ دھرم پر اُپکار۔ ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای میرے من اب تو پرمیشر کے نام کا سمرن کر جسکے سبب سے تو سری پرمیشر کو جا ملے۔

یہ بچن سنکر ست سنگ نے سری ست گورو مہاراج کو متھا ٹیکا اور نہال ہوگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور (شوہ سہاگن) فقیر سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۳

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک شہر مین جا پہنچے اور ایک بوڑھی عورت کے گھر مین جا اُترے چنانچہ اُس شہر مین ایک فقیر

رہتا تھا اُسکا یہ قاعدہ تھا کہ جس رات کو چاند نکلتا تھا اُس روز اُس فقیر کے یہان بڑا ہجوم اُٹھا ہوا کرتا تھا اور ایک میلا لگتا تھا کہ سب لوگ نذر کے طریق پر ہر طرح کی چیزین میوہ اور مٹھائی لاتے تھے اور دروازہ پر اُسکے ہر ایک طرح کے باجے یعنے نقارہ و نوبت بھی بجا کرتی تھی اور اُسنے یہ مشہور کیا تھا کہ جس رات کو چاند نکلتا ہی اُس شب کو میرا شوہر یعنے خدا میرے پاس آتا ہی اور اسوجہ سے (شوہ سہاگن) اپنا نام رکھ چھوڑا تھا اور فقیر مذکور اُس روز بڑا ہی سامان کرتا تھا یعنے پھولون کی سیج آراستہ کرتا تھا اور اُس رات کو تمام شب بیداری کیا کرتا تھا اپنے اندر کسی کو جانے نہین دیتا تھا اُس شب کو کسی سے آپ ملاقات نہین کرتا تھا اسیطرح پردہ بسر اوقات کیا کرتا تھا غرضکہ ایک گھڑی دن جب باقی رہگیا تو بڑا شور و غوغا مچا کیونکہ وہ رات چاندرات تھی اتنے مین اُس ضعیفہ عورت نے کہ جہان پر ست گورو مہاراج فروکش تھے بھوجن بنا کر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج پرشادی طیار ہی سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا مائی آج تمھارے شہر مین کس بات کا شور و غوغا ہی بجواب اُسکے اُس ضعیفہ عورت نے عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ یہان ایک فقیر (شوہ سہاگن) رہتا ہی اور وہ یہ کہا کرتا ہی کہ میرے گھر مین ہر چاندرات کو میرا شوہر یعنے خدا آیا کرتا ہی چنانچہ آج چاندرات ہی اور اُسکے گھر مین میلے کا دن ہی وہین باجا بجتا ہی اور وہین شور و غوغا ہوتا ہی اور وہین کو لوگ جا رہے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ ای بھائی بالے اور ای بھائی مردانہ چلو ہم بھی (شوہ سہاگن کا دیدار کرین یہ کہکر ست گورو مہاراج اُسکے دروازہ پر تشریف لے گئے وہان دیکھا کہ ایک ہجوم لگا ہوا ہی لیکن اُسکے اندر کوئی جانے نہین پاتا ہی ست گورو مہاراج اُسکے اندر چلے گئے تو لوگون نے ست گورو مہاراج کو اندر جانے سے روکا تب ست گورو مہاراج نے وہان کے دربان سے فرمایا کہ اچھا بھائی تم جاکر اندر کہو کہ ایک فقیر تمھارے دیدار کو آئے ہین اور باہر کھڑے ہین چنانچہ دربان مذکور اندر گیا اور شوہ سہاگن سے کہا بجواب اُسکے اُسنے وہی معمولی جواب دیا کہ آج مین اپنا دیدار کسی کو نہین دونگا کیونکہ آج مین اپنے خاوند کا دیدار کرتا ہون یہ سُنکر وہ دربان واپس آیا اور شوہ سہاگن کا جواب ست گورو مہاراج کو سُنایا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے اور بھائی مردانہ یہان کچھ بھی نہین ہی یہ سب جھوٹا ہی سوانگ ہی اسکو ابھی اپنے شوہر کا دیدار نصیب ہی نہین ہوا کیونکہ اگر اِسکو اپنے شوہر کا دیدار نصیب ہوتا تو ہر ایک کے اندر اپنے شوہر کو جانتا بعد اِسکے ست گورو مہاراج ایک پہاڑی پر جا بیٹھے اتنے مین اُس شوہ سہاگن کے میلے مین بڑا تہلکا پڑا یعنے ایک دوسرے سے لڑائی ہوئی آپس مین سب لوگ لڑنے بھڑنے لگے یہانتک نوبت آئی کہ نشان اور جھنڈہ اُٹھانے کی نوبت آئی اور کسی نے نقارہ توڑا کسی نے نوبت پھوڑی غرضکہ اُس دن سے میلا اُس شوہ سہاگن کا موقوف ہوگیا اور ہر خاص و عام مین مشہور ہوگیا کہ یہ فقیر محض جھوٹا و فریبی ہی جھوٹ کا سوانگ بناتا ہی غرضکہ اُس فقیر کی طرف سے لوگ بے رخ ہوگئے اور جب مہینہ آخر ہوا تو پھر ست گورو مہاراج وہان تشریف لائے اور پھر اُسی ضعیفہ عورت کے یہان آکر فروکش ہوے چونکہ اُس دن بھی چاندرات تھی لیکن اُس فقیر کے گھر مین میلا نہ ہوا تب ست گورو مہاراج نے اُس بڑھیا عورت سے فرمایا کہ آج میلا اُس فقیر شوہ سہاگن کے گھر مین کیون نہین ہوا یہ سُنکر اُس ضعیفہ نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج اب تو اُس شوہ سہاگن کا بُرا حال ہی سچ تو یہ ہی کہ تمھاری گت تمہین جانو سُنا جاتا ہی کہ وہ فقیر محض جھوٹا سوانگ کیا کرتا تھا بس ای ست گورو مہاراج جھوٹ کا نتیجہ جھوٹ ہی ہوگیا غرضکہ بعد اِسکے اِس بات کو کچھ عرصہ گذر گیا تو کچھ دن بعد ست گورو مہاراج ایک دن اُس شہر مین چلے جاتے تھے ایک شخص پیر کا لنگڑا شہر مین مانگتا پھرتا تھا چنانچہ لنگڑا مذکور ست گورو مہاراج کے پاس تک آیا ست گورو مہاراج نے اُسکو دیکھا کہ نہایت ہی مجبور تھا اُسکو دیکھکر ست گورو

مہاراج نے اپنی نظر توجہ اُسپر کردی پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج کی نظر ہوتے ہی اُسکا جسم اچھا ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر لنگڑا مذکورہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرا اور عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج مین آپ ہی کی خدمت مین رہونگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُن بھائی جو کوئی تجھ سے پوچھے کہ تیرا جسم کیونکر اچھا ہوا تو تو کہنا کہ مجھکو شوہ سہاگن فقیر نے اچھا کیا ہی ست گورو مہاراج تو اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور اب جو کوئی لنگڑے فقیر سے پوچھتا تھا تو وہ یہی کہتا تھا کہ مجھکو شوہ سہاگن فقیر نے اچھا کیا ہی غرضکہ وہ لنگڑا پھرتے پھرتے اُس شوہ سہاگن کے مکان پر بھی گیا چنانچہ شوہ سہاگن فقیر نے بھی اُس سے دریافت کیا کہ ای بھائی تیرا جسم کیونکر اچھا ہوا چنانچہ اُس سے بھی اُسنے یہی کہا کہ میرا جسم شوہ سہاگن کی بدولت اچھا ہوا ہی یہ سُنکر شوہ سہاگن نے دریافت کیا کہ ای بھائی جسنے تجھکو اچھا کیا ہی وہ کہان رہتا ہی یہ سُنکر اُس لنگڑے نے جواب دیا کہ وہ شخص بڑھی عورت کے گھر مین رہتا ہی اُنکے دیکھنے ہی سے مین اچھا ہوگیا ہون جس وقت یہ بات شوہ سہاگن نے سُنی فوراً ہی ست گورو مہاراج کی خدمت مین آکر قدمون پر گرا اور کہنے لگا کہ ای سچے بادشاہ مین محض غلطی مین تھا اور مین نے آپکو مطلق نہ جانا اب آپ میرا قصور معاف فرماوین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُنو بھائی سنت جی تم اپنے شوہر کو ہر فرقہ وہر ایک کے اندر ہی دیکھا کرو اور سب کو دیدار دیا کرو اور دوسرون کا بھی دیدار و درشن کیا کرو تو البتہ تمکو بھی تمہارے شوہر کے دیدار نصیب ہوجاوینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی اجازت پاکر اور متھا ٹیک کر اپنی جگہ پر آبیٹھا اور وہ لنگڑا تو سب سے یہی کہتا پھرتا تھا کہ مجھکو شوہ سہاگن نے اچھا کیا ہی غرضکہ جب ست گورو مہاراج کی اُسپر کرپا ہوئی تو پھر اُس شوہ سہاگن کی تعریف ہونے لگی اور اُسکے یہان پھر میلا ہونا شروع ہوگیا اور لوگ پھر آنے لگے اور نذر و نیاز چڑھانے لگے اُسیطرح نقارہ و نوبت بجنے کی نوبت آئی بعد کچھ دن کے وہ شوہ سہاگن فقیر ست گورو مہاراج کا آکر مرید ہوگیا اور اُسکے جسقدر لوگ معتقد تھے وہ لوگ بھی ست گورو مہاراج کے آکر مرید ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

اشلوک	श्लोक
تدھ بھاوے تان واہ واہ گاوہ تدھ بھاوے جلنا واہ	तुध भावहि तां वावहि गावहि तुध भावै जलनावाहि
جان تدھ بھاوے تان کرے بھوناسنے ناد بجاوہ	जां तुध भावै तां करहि बभूता सुंङी नाद बजावहि
جان تدھ بھاوے تان پڑھے کتیبان ملا شیخ کہاوے	जां तुध भावै तां पढे़ कितेबां मुल्ला शेख कहावै
جان تدھ بھاوے تان ہووے راجہ رس کس بہت کراوے	जां तुध भावै तां होय राज रस कस बहुत करावै
جان تدھ بھاوے تانتگا وگاوے سرمنڈ کٹ جاوے	जां तुध भावै ताते गाव गावहि सर मुड़ी कट जावै
جان تدھ بھاوے تان جاوہ دستر سُن گل گھر آوے	जा तुध भावै तां जाहि विसंत्र सुरा वाल घरावै
جان تدھ بھاوے تان ناسے رچاوے تدھ بھانڑی تدھ بھاوے	जां तुध भावै तां नाइ रचाय तुध भाराणी तुध भावै
نانک ایک کہے بنتی ہور سگلی کوڑہ کماوے	नानक सक कहै बिनती होर सगली कोड़ कमाय

یہ شبد فرماکر ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے اور آگے کو تشریف لیچلے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک سکھ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۴

ست گورو مہاراج راستے مین تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ ای مہاراج میرے جی مین کبھی آتا ہی کہ فقیری کرون اور کبھی جی مین آتا ہی کہ گرہستی کرون اس بارے مین آپ کی کیا مرضی ہی کہ مین فقیری کرون یا کہ گرہستی [illegible] یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ ای بھائی پہلے تو ایک کام کر بعد اسکے جو تیرے جی مین آوے وہ کرنا یہ سنکر اُس نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ فلان موضع مین ہمارا ایک سکھ ہی اُسکے پاس ہمارا ایک خط لیجاؤ اور اُسکے گھر مین پرشادی کھاؤ بعد اُسکے جب تم واپس آؤ گے تو تمکو سکھی دیجاویگی اُس شخص نے کہا کہ بہت اچھا غرض کہ وہ شخص ست گورو مہاراج کا خط لیکر اُس مقام کو گیا اور اُس موضع مین پہونچکر اُسکا پتہ دریافت کرکے اُسکے مکان پر جا پہونچا جس وقت اُس سکھ نے اُنکو دیکھا فوراً ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور تھا اُسکا خیر وعافیت دریافت کی اور بہت عزت کے ساتھ بٹھلایا ست گورو مہاراج کا خط دیکھا نہایت خوش ہوا اور اپنی عورت سے کہا کہ ای سکھنی ست گورو مہاراج کے حکمنامہ کی تعمیل ضروری ہی اُسنے جواب دیا کہ جیسا مناسب ہو کرو چنانچہ اُسکے گھر مین ایک لڑکی تھی اور اُس خط یعنے ست گورو مہاراج کے حکمنامہ مین مبلغ دو سو روپیہ بھی طلب تھے اور یہ سکھ نہایت ہی غریب آدمی تھا یہانتک کہ کھانے کو بھی گھر مین نہ تھا خیر اُس لڑکی کے واسطے ایک ساہوکار ایک ہزار روپیہ پہلے دیتا تھا لیکن یہ سکھ اس بات کو منظور نہ کرتا تھا اب یہ ضرورت یعنے تعمیل حکمنامہ کی ضروری بات ٹہری تو ست گورو مہاراج کے حکمنامہ کو متھا ٹیکا اور اُس خط لانے والے سے کہا کہ ای بھائی تم ٹھہرو پرشادی طیار ہوتی ہی کھاؤ بجواب اُسکے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو تو ست گورو مہاراج کا یہ حکم ہی کہ پہلے روپیہ کی تدبیر کر لینا تب پرشادی کھانا یہ سنکر وہ خاموش ہو گیا اب خط لانے والے نے اپنے دل مین کہا کہ یہ شخص تو نہایت ہی غریب آدمی ہی روپیہ کیونکر دیگا یہ سوچکر وہ بیٹھ گیا اور یہ دونون پرانی بھی پس وپیش مین ہوے اتنے مین اُس سکھ کی عورت نے کہا کہ ای سکھ [illegible] بھی اُسی ست گورو مہاراج سچے بادشاہ کی ہی اب اس لڑکے کو رہن رکھکر تعمیل حکمنامہ کی تم کرو یہ سنکر وہ سکھ اُس ساہوکار کے پاس گیا چنانچہ وہ ساہوکار تو پہلے ہی سے ایک ہزار روپیہ دیتا تھا اور یہ قبول نہ کرتا تھا جب یہ سکھ اُس ساہوکار کے پاس گیا تب اُسنے دریافت کیا کہ کہو سکھ کیسے آنا ہوا یہ سنکر اُس سکھ نے جواب دیا کہ ای ساہوکار مجھکو اسوقت مبلغ دو سو پچاس روپیہ کی ضرورت ہی تم مجھکو دیدو اور میری لڑکی کو بیاہ لیجاؤ یہ سنکر اُس ساہوکار نے کہا کہ ای بھائی سکھ تم جو چاہو خرچ لو اُسنے کہا کہ اور مجھکو مطلب نہین ہی صرف اسی قدر کی ضرورت ہی اُس ساہوکار نے فوراً نکالکر رکھدیے چنانچہ وہ سکھ وہ ۲۵۰ دو سو پچاس روپیہ لایا اور خط لانے والے کو اُس حکمنامہ کی تعمیل مین دو سو روپیہ دیا اور پچاس روپیہ اُس شخص کو دیا کہ جو ست گورو مہاراج کا حکمنامہ لایا تھا یہ کیفیت دیکھکر وہ شخص حکمنامہ کا لانے والا متعجب ہو گیا اور کہنے لگا کہ دھن ہین ست گورو مہاراج اور دھن ہین ست گورو مہاراج کے سکھ بعد اسکے پرشادی کھاکر رخصت ہوا چلتے چلتے راستہ مین ایک میدان مین ایک فقیر کو دیکھکر اُنکے پاس یہ شخص جا بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد اُس فقیر کے پاس ایک شخص آیا کہ اُسنے کچھ نذر چڑھائی اور ایک دوشالہ اور کسی قدر پرشادی بھی اُس فقیر کے آگے رکھدیا تھوڑی دیر کے بعد متھا ٹیکا اور چلدیا کچھ دیر کے بعد ایک مسافر اُس جگہ آیا اُس مسافر نے وہ پرشاد اور وہ نذر اور وہ دوشالہ فقیر کے سامنے سے اُٹھا لیا اور راستہ پکڑا لیکن اُن فقیر صاحب نے دینے والے اور لینے والے سے کچھ نہ کہا کچھ دیر بعد یہ شخص بھی وہان سے اُٹھا اور چلا اتنے مین راستہ مین رات ہوگئی اسلیے یہ شخص ایک درخت کے نیچے آ بیٹھا اُس درخت کے اوپر دو جانور رہتے تھے اور وہ جانور بھی ست گورو مہاراج کے گھرانے کے سکھ تھے غرضکہ جب چار گھڑی رات گذر گئی تب منجملہ اُن جانورون کے نر نے کہا کہ ای مادہ یہ شخص ست گورو مہاراج کا پیغامبر مسافر ہی اور ہمارے دروازہ پر آ بیٹھا ہی

اور بات کو بھونکا رہیگا اگر ایسا ہوا تو ہم لوگون کو نرک نصیب ہوگا یہ سُنکر اُس مادہ نے جواب دیا کہ ای نر مین کہین سے آگ لاتی ہون اور تو لکڑیان اِس درخت سے توڑ توڑ کر گرا کیونکہ بجز اِس بات کے اور کوئی سہل تدبیر اِسوقت ممکن نہین اور نہ کچھ سامان ہوسکتا ہی یہ کہکر وہ مادہ اُڑ گئی اور نر لکڑیان توڑ توڑ کر گرانے لگا غرضکہ وہ کہین سے آگ لائی اِس مسافر نے لکڑیان یکجا کین تب اُسنے آگ جلادی جب آگ تیز ہوئی تب اُس مادہ نے کہا کہ میرا جسم ہی مین اِس آگ مین جا پڑتی ہون وہ خود ہی بھنکر کھا لیگا یہ کہکر وہ مادہ اُسی آگ مین کود پڑی اور بعد اُسکے نر بھی اُسی آگ مین کود پڑا غرضکہ وہ سِکھ بھوکا تو تھا ہی اُن دونون جانورون کو بھون کر کھا گیا اور اُسی درخت کے نیچے سو رہا جب صبح ہوئی تو وہ شخص اُٹھکر چلا اور کچھ دن بعد ست گورو مہاراج کے سرن مین آکر حاضر ہوا اور وہ ہدیہ ست گورو مہاراج کے آگے رکھا اُسوقت ست گورو مہاراج نے راستہ کی کیفیت دریافت کی تو اُسنے اُس فقیر اور اُن جانورون کی کیفیت کہ سنائی اُسکو سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اگر سکھی کر تو اُس سکھ کہ جسکے پاس تو حکمنامہ لیگیا تھا اور اُن جانورون کے موافق کر اور اگر فقیری کی خواہش ہی تو اُس میدان والے فقیر کے مطابق کر اِس بات کو سُنکر اُس شخص نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور کہنے لگا کہ ای ست گورو مہاراج دونون باتین بہت ہی مشکل ہین آپ کی گت آپ ہی جانیے مگر اب جسطرح آپ مناسب سمجھین میری سدگتی کرین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُنو بھائی اب تم سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت و سیوا کرو اور کیرتن کیا کرو تو تمہارا بھلا ہو جاویگا یہ سُنکر اُس شخص نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا تب ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر آگے تشریف لیگئے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے اُس ملک مین تشریف لے جانے کے کہ جہان آگ اور غلہ نہین پیدا ہوتا تھا وہان کے راجہ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۵

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک ملک مین جا پہونچے اُس مُلک مین آگ اور غلہ دونون چیزین پیدا نہ ہوتی تھین وہان کے لوگ صرف دُنبہ جانور کا گوشت کھاتے تھے چونکہ وہان کے لوگون کی گوشت ہی غذا تھی جو کوئی فقیر فقرا جاتے تھے اُنکو بھی وہ لوگ گوشت ہی کھانے کو دیتے تھے اور گوشت پکانے کی یہ تدبیر تھی کہ دُنبہ جانور کو مار کر ایک پتھر کے تلے دبا کر اور ایک پتھر اُسکے اوپر رکھکر دبا دیتے تھے بعد اُسکے سوا پہر آفتاب کے نام کا جپ کرتے تھے چنانچہ وہ گوشت اِس تدبیر سے پک جاتا تھا اِسی طرح خود بھی کھاتے تھے اور اپنے مہمانون کی بھی خدمت کرتے تھے چنانچہ ست گورو مہاراج تشریف لے گئے تو ایک ایال دُنبہ چرواہا تھا اُس ایالی نے ست گورو مہاراج کے آگے آکر متھا ٹیکا اور کہا کہ ای فقیر صاحب مین ایک دُنبہ مارتا ہون آپ اُسکو کھائیے ورنہ میرا مالک مجھ سے ناخوش ہوگا یہانتک کہ وہ مجھکو ماریگا کہ فقیر بھوکا گیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جیسی تیری مرضی ہو وہ کر چنانچہ ایالی یعنے چرواہے مذکور نے ایک دُنبہ مارا اور حسب معمول ایک پتھر نیچے اور ایک پتھر اوپر رکھکر سورج یعنے آفتاب کا جپ کرنے لگا چنانچہ وہ گوشت مذکور سوا پہر مین پک گیا اُسوقت اُس چرواہے نے ست گورو مہاراج سے آکر کہا کہ گوشت طیار ہی آپ کھاوین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای چرواہے اب تو اِس دُنبہ کی ہڈی اور کھال بھی دو چنانچہ اُس چرواہے نے اُس دُنبہ کی کھال اور ہڈی بھی اکٹھا کین اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دُنبہ اُٹھ اور گھاس چر یہ سنتے ہی دُنبہ مذکور اُٹھکر گھاس چرنے لگا وہ چرواہا یہ تماشہ دیکھکر حیرت مین ہوگیا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تو آبادی یعنے شہر مین جا اور اپنے شہر سے کچھ شریف آدمیون کو بلا لا

اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم جسکے پاس جانا یہ کہنا کہ تم کو ایک واہ گورو کا فقیر بلاتا ہی اور اگر تم لوگون کو وہ لوگ غلہ اور کپڑا کسی قسم کا دیوین تو لیتے آنا یہ سُنکر وہ چرواہا شہر مین گیا اور ایک ساہوکار سے جاکر کہا کہ تمکو ایک واہ گورو کا فقیر کہ جو باہر بستی کے آیا ہی بُلاتا ہی اور یہ بھی ہدایت کی ہی کہ اگر کسی قسم کا کچھ غلہ اور کپڑا اسلے تو لیتے آنا یہ بات سُنکر وہ ساہوکار اُٹھ کھڑا ہوا اور ست گورو مہاراج کے پاس آ پہونچا دیکھا کہ مہاراج بیٹھے مین چنانچہ وہ ساہوکار ڈنڈوت ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تم کچھ غلہ وغیرہ لے آئے ہو جواب اُسکے اُس ساہوکار نے کہا کہ اے سنت جی یہان تو غلہ پیدا ہی نہین ہوتا ہی اگر آپ فرما دین تو مین یہان کے راجہ سے جاکر کہون یہ کہکر وہ ساہوکار ست گورو مہاراج کے پاس سے اُٹھکر وہان کے راجہ کے پاس گیا اور راجہ سے جاکر کہا کہ اے مہاراجہ اس شہر کے باہر ایک سنت آئے ہین اور اُنھون نے بڑی کرپا کی ہی اُنھون نے مجھ سے کسی قدر غلہ کی فرمائش کی تو مین نے عرض کیا کہ حضور یہان تو غلہ پیدا ہی نہین ہوتا ہی تب اُنھون نے فرمایا کہ ہم تمکو آگ اور غلہ دونون چیزین کرتار سے منگا دینگے مگر جب کہ تم اپنے راجہ کو لے آؤ یہ بات سُنکر راجہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا اور ست گورو مہاراج کے آکر قدمبوس ہوا چنانچہ اُسکی عجز و انکساری سے ست گورو مہاراج بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ اے راجہ تم لوگ صرف ایک کرتار کی بھگتی قبول کرو اُسنے جواب دیا کہ مجھکو آپ کے حکم کی تعمیل سب طرح منظور ہی چنانچہ راجہ و پرجا اُس ملک کے ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم تھوڑا اناج یعنی غلہ لے آؤ یہ سُنکر سب لوگ غلہ تلاش کرنے لگے چنانچہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے بڑی کوشش سے ایک سیر غلہ دستیاب ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر لائے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب اس غلہ کو بو دو یہ سُنکر اُن لوگون نے اُس غلہ کو بو دیا ست گورو مہاراج کی کرپا سے وہ غلہ اوگا اور ست گورو مہاراج کی کرپا سے غلہ پیدا ہوا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے پتھر سے آگ پیدا کی چنانچہ اُن لوگون کو ست گورو مہاراج کے قدمون کی بدولت غلہ اور آگ دونون چیزین دستیاب ہوئین اور اُن سبکو ست گورو مہاراج نے سکھی دان دیا پس وہان کے سب لوگ واہ گورو واہ گورو جپنے لگے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو تخمریزی کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہر ایک فصل پر تخمریزی کیا کرو اور سنت و سادھوون کی خدمت کیا کرو تن من دھن سے نیچل ہوکر اور سری پرمیشر جی کی بھگتی کیا کرو تو تمھارا اودھار ہو جاویگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہونے لگے تب اُن لوگون نے عرض کیا کہ حضور کچھ دن اور کرپا کرین تب ست گورو مہاراج چند روز اور وہان قیام فرماکر رخصت ہوے۔

ست گورو مہاراج وہان سے چلکر (بھونت دیس) مین جا پہونچے چنانچہ ایک بستی کے باہر جا بیٹھے ست گورو مہاراج کے جو شخص درشن کرتا تھا وہ شخص ست گورو مہاراج کے پاس آ بیٹھتا تھا اُسکا جی وہان سے اُٹھنے کو نہین چاہتا تھا چنانچہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایک فقیر صاحب تشریف لائے ہین نہ وہ کسی سے بولتے اور نہ وہ کسی سے کچھ لیتے ہین بہت ہی لاپرواہ ہین یہ بات سُنکر وہان کا راجہ ست گورو مہاراج کے درشنون کو آیا اور بہت عمدہ عمدہ چیزین ست گورو مہاراج کی نذر کو لایا اُس ملک کا یہ قاعدہ تھا کہ وہان کا راجہ خود گھاس کھودتا تھا اور راجہ کی پوشاک بھی کچھ ایسی ہی تھی یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ یہ سب چیزین غریبون کو جاکر کھلا دو راجہ نے اُسوقت ست گورو مہاراج کے حکم کی تعمیل کی کہ کُل چیزین پرمیشر کے نام پر ارپن کر دی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپنے جو یہان آنے کی کرپا کی تو ہمارے انیک جنمون کے پاپ دور ہو گئے اور ہمارا بہت ہی بھلا ہوا گو کہ آپ کو کسی بات کی پروا نہین ہی کیونکہ آپ کی ذات تو نرنکاری ہی کی ہی اسواسطے مین آپ کے سرناگت ہون میری تقدیر حضور کو یہان لائی ہی اِسیطرح کی بہت دیر تک راجہ نے

بہت عجز و انکسار کیا اُسوقت ست گورُو مہاراج نے دیا فرمائی اور فرمایا کہو راجہ کس چیز کی خواہش رکھتے ہو یہ سُنکر اُس راجہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج ہمارے اِس ملک مین دو چیزین پیدا ہوتی ہین یعنے چاول - اور پشمینا - بجز اِن دو چیزون کے اور کچھ نہین ہوتا ہی اب حضور ایسا کرین کہ اور بھی چیزین ہوا کرین یہ بردان آپ مجھکو مرحمت فرما دین کہ اِس ملک مین روئی وغیرہ بھی پیدا ہوا کرے اور میری یہ خواہش ہی کہ مین کیا بلکہ تمام راج حضور کا سِکھ ہو جاوے غرض کہ راجہ ایسی عاجزی سے پیش آیا کہ ست گورو مہاراج نے اُسکو یہ بردان فرمایا کہ ای راجہ تمہارے دیس مین ہر قسم کا غلہ و اناج پیدا ہوگا یہ سُنکر راجہ و پرجا نہایت خوش ہوے اور ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے غرضکہ تمام عورت و مرد و لڑکے جو اُسوقت وہان موجود تھے سبھون نے ست گورو مہاراج کا چرن امرت پیا اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگے جیسا کہ ست گورو مہاراج نے حکم فرمایا کہ پہر رات باقی رہے سے جپ شروع کرنا چنانچہ وہ لوگ اُسی پر عمل کرنے لگے اور واہ گورو واہ گورُو جپنے لگے اور آیندہ درند سبھون کی خدمت کیا کرتے تھے جب ست گورو مہاراج وہان سے چلنے کو طیار ہوے تو تمام پرجا مع راجہ نے آکر دست بستہ عرض کیا کہ حضور آپ اِسی ملک مین قیام فرما دین آپ کے قدمون کی برکت سے ہمارے ملک مین ہر طرح کا غلہ پیدا ہونے لگا اب یہ دیس بھی پاک ہو گیا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای راجہ اب تمہارے دیس مین سب چیزین کھانے کو ہو گئین ہین ہمنے کرتار سے تمکو مانگ دیا ہی کپڑے کی کان یعنے روئی وغیرہ کی تو کیا اصل ہی بلکہ سونے و چاندی کی کان یہان ہوگی یہ کہکر راجہ اور پرجا کو پرآبکار کی باتین بتائین یعنے - نام - دان - اشنان - دیا - دھرم - ڈوڑھنا - سنتوکھ - ست - یہ بتا کر اُن لوگون کو پوتر کیا اُسوقت راجہ نے کہا کہ دھن ہی یہ دیس کہ جہان پر آپ کے قدم پڑے ہین غرضکہ ست گورو مہاراج کے رہنے کے واسطے بہت کچھ کہا اور تدبیرین کین لیکن ست گورو مہاراج نے قیام نہ فرمایا آخر مین یہ فرمایا کہ ای راجہ جس طرح یہان آنا ہوا ہی اُسیطرح اور جگہ بھی تو ہمکو پھرنا ہی جہان جہان کرتار ہمکو لیجاتا ہی وہان پر ہم جاتے ہین اور اب کرتار کی مرضی ایسی ہی ہی یہ سُنکر اُن لوگون نے اپنی خدمت کی معذرت کی اور کہا کہ ہمسے کچھ خدمت آپ کی نہین ہوئی اور ابھی آنند کے ساتھ آپ کے درشن بھی نہین ہوے ست گورو مہاراج کی اُنپر بہت ہی کرپا ہوئی اور اُنکا بھلا و کلیان کر کے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کا سمندر کے کنارے (روڑن گرام) کہ جسکو سمندر ہمیشہ بہا لیجاتا تھا تشریف لیجانا اور اُسکے قائم رہنے کے بردان دینے کی بابت چلی

نمبر ۸۶

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک دفعہ سمندر کے کنارے تشریف لیگئے اُسکے نزدیک ایک گانون تھا اُسکے باہر ایک درخت کے نیچے ست گورو مہاراج جاکر بیٹھ گئے ست گورو مہاراج کو دیکھکر اُس موضع کے لوگون نے خدمت بہت کی جب کہ چھ مہینے کا عرصہ گذر گیا وہان کا یہ قاعدہ تھا کہ جب چھ مہینے پورے ہوتے تھے تب اُس گانون کو سمندر بہا لیجاتا تھا اب وہان وہ وقت آیا کہ جب سمندر اپنا زور دکھاتا تھا وہان کے لوگون نے ست گورو مہاراج سے آکر عرض کیا کہ ای مہاراج ہم لوگ اِس موسم مین یہان سے چلے جاوینگے کیونکہ ہم لوگون کے مکانات سمندر مین بہ جاوینگے اسلیئے ہم لوگون کی یہی خواہش ہی کہ ہمارے ہی ساتھ آپ بھی تشریف لے چلین یہ جوگاڑیان ہماری کھڑی ہین اب دوسرے مقام پر جا ٹھہرینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو کیون جاتے ہو بجواب اُسکے اُن لوگون نے کہا کہ بعد چھ مہینہ کے ہمیشہ اِس گانون کو سمندر بہا لیجاتا ہی اور ہم لوگ جب اُسکا وقت گذر جاتا ہی تو پھر یہان آکر اپنے مکانات بناتے ہین

بعد چھ مہینہ کے ہمیشہ یہ دکھ اٹھاتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی اگر تم لوگ گورو کے سِکھ ہوجاؤ تو پھر تمھارے گھرون کو کبھی سمندر نقصان مہین پہونچا سکتا ہی یہ سُنکر اُن لوگون نے کہا کہ اے سچے بادشاہ ہم لوگ سِکھ ہونے کو ابھی موجود ہین اور آپ سے اوپدیش ہوینگے بہتر یہی ہی کہ ہم سب کو آپ پرمیشر کا نام جپادین اور اپنا منتر سنادین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی اب تم لوگ جاؤ اور ہم یہین ٹھہرینگے جب تم لوگ واپس آؤگے اور اپنے اپنے مکانات قائم پاؤگے اُسوقت تم لوگ گورو کے سِکھ ہونا یہ کہکر ست گورو مہاراج وہین مقیم رہے اور وہ لوگ وہان سے چلے گئے جہان جایا کرتے تھے وہین جاکر اپنا قیام کیا غرضکہ وہ وقت آیا اور پھر ین سمندر کی آس گانون مین آنے لگین اُسوقت ست گورو مہاراج نے اپنے چرن سمندر کی لہرون کو چھوا دیے اور سمندر کی لہر موضع کو چھوڑکر ہٹ گئی اسوجہ سے اُن لوگون کے مکانات سمندر کی طغیانی سے نگرے ست گورو کے پرتاپ سے سب کے گھر بدستور قائم رہے جبکہ وہ وقت گذر گیا اور اُن لوگون کے آنے کا وقت ہوا اور وہ لوگ آئے تب دیکھا کہ اُنکے مکانات بدستور قائم ہین اور ست گورو مہاراج براجمان ہین بس پھر کیا ست گورو مہاراج کو پرمیشر کا رُوپ سمجھکر وہان کے سب لوگ سِکھ ہوئے اور اپنے اپنے گھرون مین خوشی سے بود باش اختیار کی ست گورو مہاراج کی دسے سب لوگ استتی کرنے لگے ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو اپنے چرنون کے پاہل دیا ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو نام کا اوپدیش کیا اور پھر ایک مقام پر دھرم سالہ بنگیا وہ لوگ واہ گورو واہ گورو جپنے لگے ۔ نام ۔ دان ۔ اشنان ۔ کے پابند ہوئے بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے تھوڑے دن وہان قیام فرمایا اُن لوگون کو راہ راست پر لگایا تب آپ آگے کو تشریف لے گئے ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کا اُس مقام پر تشریف لیجانا کہ جہان پر ایک دیو ہمیشہ آگ لگا جاتا تھا اُسکے قائم رہنے کے بردان دینے کی بابت چلی

نمبر ۸۷

ست گورو مہاراج ایک موضع مین تشریف لے گئے جسکا نام (ہارو پور) تھا بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو اوپدیش کرتے ہوئے ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے اُس گانون کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک دیو ہمیشہ اُس گانون مین آگ لگا جاتا تھا اور وہان کے لوگون کو ہمیشہ ہی سے مکانات بنانے پڑتے تھے اُس موضع کے آدمیون نے جب ست گورو مہاراج کو دیکھا تب سنت سمجھکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہت بھگتی کے ساتھ ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کے واسطے کچھ کھانے کا سامان بھی لائے اُنکی بھگتی دیکھکر چند دن ست گورو مہاراج نے وہان قیام فرمایا اُس زمانے مین وہ دن بھی آپہونچا کہ جن دنون مین وہ دیو آکر آگ لگا جاتا تھا سب لوگ موضع کے اکٹھا ہوکے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ست گورو مہاراج اور اے مہاپورکھ یہان پر ہمیشہ ہی آگ لگ جاتی ہی اسلیے اِن دنون مین ہم لوگ یہان سے کچھ دن کے لیے الگ چلے جاتے ہین اپنے گھرون کے اسباب پہلے ہی لیجاتے ہین جب آگ بجھ جاتی ہی تو پھر واپس آتے ہین اور اپنے اپنے گھر نئے سرے سے بناتے ہین سوا اِسکے ہم لوگون کو اور کوئی تدبیرین نہین سُوجھتی ہی آگ ہی کے اندیشہ سے ہم لوگ اپنے خاندان سمیت چلے جاتے ہین اور اِسکی وجہ یہی ہی کہ ایک دیو اِس موضع مین آگ لگا جاتا ہی چنانچہ وہ دن اب قریب آگیا ہی اسلیے یہی بہتر ہی کہ ہم لوگون کے ساتھ آپ بھی چلیے وہین پر آپ کی خدمت کرینگے آیندہ جیسی آپ کی مرضی ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے کہ جو کرپا کے سمندر تھے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ بہتر ہی کہ تم لوگ گورو کے سِکھ ہوجاؤ تو تم لوگون کے

مکانات کبھی نہ جلینگے اور جس وقت ست نام کا سمرن کروگے تو تمہارے سب خوف جاتے رہینگے بلکہ من باچھت یعنے سب خواہش سکھ پاؤگے اور سنتوکھ کے ساتھ بیفکر ہوجاؤگے اپنے گھرون مین آباد رہوگے پھر آگ کبھی نہ لگیگی لیکن یہان پر ایک دھرم سالہ بنانا چاہیئے تاکہ سنت وسادہو آوین آرام پاوین اُنکی خدمت دل وجان سے تن من دھن سے کیا کرو یہ سُنکر اُن لوگون نے کہا کہ ہم لوگ سکھ ہونے کو موجود ہین چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُن سب کو سکھ کیا پھر وے لوگ دوسرے موضع کو نہین گئے اپنے اپنے مقام پر رہے غرضکہ جب وہ دن آیا کہ جس دن آگ لگتی تھی صبح ہی اُس موضع کے تمام مرد اور عورت لڑکے لڑکیان ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر آئے اور یہ بات زبان پر لائے کہ ای غریب نواز جی یہان کے آگ لگنے کا آج ہی دن ہے اب ہملوگون کو کیا ارشاد ہوتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تم سب لوگ یکجا ہوکر ست نام کا جپ کرو اور پرمیشر کو یاد کرو غرضکہ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے ارشاد پاکر اپنے مکان سے کسی نے کوئی چیز نہین نکالی اور ست گورو مہاراج کے چرنون مین سب لوگ آکر بیٹھ گئے غرضکہ جو وقت آگ لگنے کا تھا وہ وقت آیا لوگون نے دیکھا کہ ایک دیو نہایت خوفناک ایسا تھا کہ آسمان مین اُسکا سر اور پیر زمین مین لگے ہوے سیاہ رنگ سرخ آنکھین نہایت غصہ مین بھرا ہوا اُن لوگون کی طرف آرہا ہے اور یہ کہ رہا ہے کہ آگے تو میرے خوف کے مارے یہان سے لوگ چلے جاتے تھے تو مین اُنکے گھرون کو جلا دیتا تھا لیکن اس مرتبہ معلوم نہین کہ کیا سبب ہے کہ میرا خوف اُن لوگون نے چھوڑ دیا ہے اور یہ لوگ یہین مقیم ہین اس مرتبہ مین ان لوگون کو خود ہی جلا دونگا جب کہ لوگون نے دیو کو اسطرح پر آتے دیکھا تو سب لوگون کے چہرے زرد ہوگئے اور مارے خوف کے تھر تھرا کر کانپنے لگے اب ان بیچارون سے اور تو کچھ بن نہین آتا تھا آپس مین یہ کہ رہے تھے کہ تو اب زندگی خواب وخیال بلکہ امر محال ہے دیو مذکور ہونٹ چبا رہا تھا اور ہاتھ مین آگ جلتی ہوئی لیے سامنے آرہا تھا لوگ کہتے تھے اب کال آپہونچا پھر گھبرا کر ست گورو مہاراج سے اُن لوگون نے عرض کیا کہ ای مہاراج آگے تو ہم لوگ بھاگ کر اپنا مال وجان بچاتے تھے صرف مکان ہی کا نقصان اُٹھاتے تھے لیکن اب وہ موقع تو جاتا رہا اب ہمارا جان ومال سب آپ کے ہی ہاتھ مین ہے آپ ہی حفاظت کیجئے یعنی دیا درشٹ کی نظر سے دیکھیے جب ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ تمام عورت ومرد ہراسان وپشیمان ہین بدحواس ہوکر کانپ رہے ہین اُسوقت اُس دیو کی طرف آپنے دیکھا ست گورو مہاراج کی نظر پڑتے ہی دیو مذکور بیہوش ہوکر گر پڑا جیسے کہ بالو کی دیوار گرتی ہے یا انکہ جیسے کہ پرانا درخت ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے اُسیطرح دیو مذکور گر پڑا اُسکو بالکل ہوش نہ رہا ست گورو مہاراج ترلوکی کے سُکھ دایک تو تھے ہی اُس دیو کو بیہوش پڑا ہوا دیکھکر اُسپر بھی دیا آئی اور ایک وجہ اور بھی ہوگئی کہ جسوقت دیو مذکور بیہوش ہوکر گرا تھا ست گورو مہاراج کے قدمون پر اُسکا سر آگیا تھا چونکہ ست گورو مہاراج کے قدم مبارک تو سب کے سُکھ دایک ہی ہین بس جسوقت ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اُس دیو کے سر کو چھو گئے اُسوقت ہوش مین آیا ست گورو مہاراج کے قدمون پر اُٹھکر متھا ٹیکا جیسے کہ مُردے کے واسطے آب حیات کی تاثیر ہوتی ہے اور فوراً ہی زندہ کر دیتی ہے اُسیطرح ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر رکھکر بہت عاجزی کرنے لگا کہ ای ست گورو مہاراج اب مین آپ کے سرن ہون آپ میری رکھشیا کرین اور میرا قصور معاف کرین کیونکہ آپ پرمیشور ہی ہین آپ مین اور پرمیشر مین ذرا بھی فرق نہین ہے محض نا واقف تھا آپ کا مہاتم مین نے جانا نہین آپ مہاپورکھ ہین اور سرب گُنون کی کھان ہین یہان پر ہمیشہ ہی آتا تھا اور ان لوگون کے گھرون کو جلا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ حضور یہان تشریف رکھتے تھے مجھکو معلوم نہ تھا ورنہ مین کبھی نہ آتا اسلیے مین اُمیدوار ہون کہ میری خطا بخشی جاوے اور اب تو ان لوگون کے بھاگ ہی جاگے کہ جو آپ ایسے مہاپورکھ اس جگہ پر تشریف لانے ہین آپ کرپا کے سمندر ہین اور پرُپکاری ہین اور مین بھی

آپ کا داس ہون میرے لیے جو کچھ ارشاد ہوا اُسکی تعمیل مین کبھی فرق نہ ہوگا اب ہر قسم کی تکلیف میری دُور فرمایئے ست گورو مہاراج دیونہ کور کی عاجزی دیکھکر کہ جو عاجزون کے دیا فرمانے والے ہین اُن سکھون سے کہا کہ اِس بستی مین ایک دھرم سالہ نہایت عمدہ اور بہت جلد بنوا دو تاکہ اِس جگہ پر ہمیشہ کیرتن ہوا کرے اور ہمیشہ ہی ست نام کو سمرن کیا کرو تاکہ یہان کے پاپ بھی دور ہو جاوین اور اُس دیو سے کہا کہ جا تیرا کلیان ہوگا اور تیرے تعلق یہ کام کیا جاتا ہی کہ یہان کے دھرم سالہ مین ہمیشہ تو پانی بھرا کرے اِسی سے تیری بخشش ہوگی لیکن یہ شرط ہی کہ اپنے ہی سر پر دھرم سالہ کا پانی لاپا کرا اور یہ بھی بردان دیا کہ جو شخص اِس دھرم سالہ مین پانی بھریگا خواہ چراغ جلاویگا یا جھاڑو دیگا اُسکا دل صاف ہو جاویگا یعنے من استھر رہیگا اور اُسکے تمام پاپ دُور ہو جاوینگے اور سدگتی کا ضرور وہ شخص ادھکاری ہوگا اُن سکھون نے ست گورو مہاراج کے ارشاد کی بسر و چشم تعمیل کی اور دھرم سالہ بنوایا اور خدمت ہونے لگی اور سنت سادھوؤن کی سیوا اُس مین ہونے لگی بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے اُس دیو سے فرمایا کہ ای دیو تم بھی سبھ کرم کیا کرو یہ سُنکر ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیک کر دیو مذکور رخصت ہوا اُس قرب و جوار کے لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور سب لوگ بھگتی اور ست نام کے وسیلہ سے پرم پد کے ادھکاری اور واہ گورو واہ گورو وہان کے لوگ جپنے لگے بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور اجینا نامے ایک شخص سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۸

ست گورو مہاراج جاتے جاتے ایک مقام پر سمندر کے کنارے جا بیٹھے وہان پر ایک شخص اسمی (اجیتا) تھا اُسنے سُنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین اتفاق وقت سے وہ (اجیتا) مذکور لوگون کا بہت قرضدار تھا اسواسطے اُسکے مہاجن نے اجیتا کو بٹھا رکھا تھا اجیتا مذکور نے یہ سُنکر کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین اپنے مہاجن سے کہا کہ ای ساہوکار جی اگر تمہارا حکم ہووے تو میرے گورو ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین اُنکے جا کر درشن کر آؤن یہ سُنکر مہاجن نے اجیتا کو رخصت دی چنانچہ (اجیتا) مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے اجیتا سے خیر و عافیت دریافت کی اجیتا نے جواب دیا کہ حضور کے صدقہ سے بہت خوش ہون بعد اِسکے جب کہ دیر ہوئی اجیتا نے اپنے دل مین کہا کہ یہان آکر اپنا وقت کھویا اگر اتنی دیر مین کچھ تدبیر کرتا تو مہاجن سے گلو خلاصی ہوتی یہ بات اُسکے دل مین آئی ہی تھی کہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای اجیتا کس فکر مین تو پڑ گیا کہان تیرا دل چلا گیا بجواب اِسکے ست گورو مہاراج سے اجیتا نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ انترجامی ہین آپ سب کچھ جانتے ہین آپ سے کیا کہا جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای اجیتا فلان مقام پر کسی قدر مٹی نکالکر جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو لے لے چنانچہ بموجب حکم ست گورو مہاراج کے اجیتا نے ویسا ہی کیا لیکن جسوقت کہ اجیتا نے اُس مقام پر مٹی کھودی اور روپیہ دیکھا اُسوقت اُسکو طمع دامنگیر ہوئی اور بہت سے روپیہ لیکر وہان سے آیا اُسکی یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای اجیتا تو روپیہ لایا یہ سنکر اجیتا نے کہا کہ جی ہان اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اجیتا تو نے روپیہ بھی شمار کر لیے اُسنے جواب دیا کہ جی ہان پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پھر روپیہ شمار کر لے یہ سنتے ہی اجیتا نے روپیہ گننے شروع کیے تو اُسکی تعداد مین روپیہ کم پڑے اُسوقت اجیتا مذکور بہت تشویش مین اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ ای پرمیشر مین نے تو اپنی دانست مین اتنی تعداد سے زیادہ روپیہ لیے تھے لیکن اِسوقت جو شمار کیے تو بہت کم ہوتے ہین اُسکی تشویش دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای (اجیتا) تو اُسی جگہ دیکھ جسوقت اجیتا مذکور نے اُسی مقام پر جا کر دیکھا

تو باقی روپیہ جو کم پڑتے تھے پڑے ہوئے تھے یہ کیفیت دیکھکر اور روپیہ لیکر اجیتا نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر سمجھائیگا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور شاہ عبد الرحمان سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۸

ایک دن ست گورو مہاراج نے اُسی اجیتا مندرجہ ساکھی بالا سے فرمایا کہ ای اجیتا ایک فقیر عبد الرحمان نامی موضع ڈالی کی چک مین رہتے ہین اگر تو چلے تو اُنسے ملاقات کرا دین وہ فقیر ہمسے گھی مانگتا رہتا ہی اجیتا نے جواب دیا کہ بہت اچھا اتنے مین ست گورو مہاراج نے اجیتا [illegible] سے فرمایا کہ اجیتا آنکھین بند کر چنانچہ اجیتا نے اپنی آنکھین بند کر لین پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج فوراً موضع ڈالی چک مین جا پہونچے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اجیتا آنکھین کھول یہ سنکر اجیتا نے آنکھین کھول دین تو دیکھا کہ موضع ڈالی چک مین پہونچ گیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ شاہ عبد الرحمان کا مکان یہان سے دو کوس کے فاصلہ پر ہی ای اجیتا تو وہان جا اور شاہ عبد الرحمان کو خبر کر اور یہ کہنا کہ گورو نانک آپ کے ملنے کے واسطے آئے ہین چنانچہ اجیتا شاہ عبد الرحمان کے مکان پر گیا اور ست گورو مہاراج کے آنے کی خبر کی خبر کے سنتے ہی شاہ عبد الرحمان اُٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ اُنکے ساتھ اور بہت سے لوگ ہو لیے لیکن شاہ عبد الرحمان نے سب کو رخصت کر دیا اور لوگون کو دعا دی غرضکہ ست گورو مہاراج کے پاس جسوقت شاہ عبد الرحمان پہونچے تو ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک	श्लोक
دین دعا رستے بھی مرے لیندی بھی مر جائین	देन दुआय से मरन लेदे भे मर जाय ।
لکھی نجاسے نانکا کیتھے جاسے سمائین	लिखी न जाय नानका कित्थे जाय समाय

ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے جسوقت شاہ عبد الرحمان نے یہ اشلوک سُنا اپنے دل مین کچھ خیال کیا لیکن ضبط کر کے ست گورو مہاراج کو سلام کیا بجواب اُنکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو میان جی اچھے ہو شاہ عبد الرحمان نے جواب دیا کہ ہان سائین لوگو جنگے یعنے اچھے ہین بعد اسکے ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ ای میان جی تم سے کس نے کہا تھا کہ گراہی بے گھی رکھکر اکٹھا کیا ہی پھر اسطرح لائیگا جسطرح ترکاری پر کھٹائی کا عرق نچوڑ لیتے ہین اور باقی فضلات پھینکدیتے ہین جب کہ یہ بات ست گورو مہاراج نے فرمائی تب میان عبد الرحمان اپنی فقیری کمائی سے خالی ہو گئے اور منھ بند ہو گیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین تو کچھ لینے آیا تھا لیکن بعوض لینے کے دینے پڑے چنانچہ اُنکے مکان پر ایک اور شخص تھا وہ کہنے لگا کہ دیکھو میان شاہ عبد الرحمان ایک ہندو فقیر کے آگے اپنی کرامات کھو بیٹھے یہ کہکر وہ شخص بھی ستگورو مہاراج کے پاس آیا جس وقت ست گورو مہاراج نے اُس شخص کی طرف دیکھا اُسکی بھی وہی حالت ہوئی جو کہ شاہ عبد الرحمان کی ہوئی تھی یعنے وہ بھی کرامات سے خالی ہو بیٹھا اُسوقت شاہ عبد الرحمان نے کہا کہ آپ اگر خداوند کریم ہین تو جان بچائے رکھیے تو بھی بھلا ہی اور کرامات کا کیا ذکر ہی اُسوقت ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی جانا کہ شاہ عبد الرحمان بہت رنجیدہ ہو گیا اور بہت ہی خوف غالب ہو گیا ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای میان اگر سمندر مین سے کچھ پانی جاتا رہا تو کیا نقصان ہوا مگر ایسی گفتگو کرنا ہی نہ چاہیے خیر لو جسکی چیز ہی اُسی کے پاس جاتی ہی یہ ست گورو مہاراج کا فرمانا تھا کہ شاہ عبد الرحمان اور وہ شخص جو بعد کو شاہ عبد الرحمان کے مکان سے آیا تھا پھر صاحب کرامات ہو گئے اور اُن لوگون کے عمل مین جو موکل ہین ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے اور متھا ٹیکا تب شاہ عبد الرحمان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج مہربانی کر کے اس فقیر کے حجرہ مین تشریف لیچلیے اور مجھکو سرفراز کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر

یہ فرماکر ست گورو مہاراج شاہ عبدالرحمان کے ساتھ تشریف لیچلے اثناے راہ مین جو ستگورو مہاراج نے نظر کی تو ایک گڑھا نظر آیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای شاہ عبدالرحمان راستہ تو بھولے جاتے ہو کیونکہ راستہ داہنے ہاتھ رہگیا یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ بہتر داہنے ہاتھ چلیے جب میان شاہ عبدالرحمان داہنے ہاتھ کی طرف چلے تو دیکھا ایک ایک من کے ڈھیلے پڑے ہین غرض کہ ست گورو مہاراج شاہ عبدالرحمان کے حجرے مین پہونچے اُسوقت ست گورو مہاراج کی شاہ عبدالرحمان نے بہت خدمت و عزت کی ستگورو مہاراج نے شاہ عبدالرحمان سے دریافت کیا کہ میان صاحب کہو کس روش مین رہتے ہو یعنے تمہارا کیا طریق ہی یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج مین چھہ مہینہ کے بعد حجرے سے باہر نکلتا ہون اور اُس چھہ مہینہ کے واسطے ایک لوٹا پانی اور ایک سیر خُوندر رکھ لیا کرتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی آج سے ہم بھی ایک مٹھی ریت لیکر رہا کرینگے اور وہی کھائینگے یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ تو دھنی ہین اور مین بھولا ہوا تھا اب مجھکو آپ معاف فرمایئے اور ہماری بہت خوش نصیبی ہوئی کہ جو آپ کی قدمبوسی حاصل ہوئی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ کو ست گورو نے بخشا یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے بعد اُسکے ست گورو مہاراج شاہ عبدالرحمن سے رخصت ہوے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی ایک دیس مین تشریف لیجانے اور پانی مین بجاے آگ کے روٹی پکانے کی بابت چلی

نمبر ۹۸

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک ملک مین تشریف لے گئے وہان کے لوگون نے مردانہ کو آگ اور پانی دونون چیزین دینے کو منع کیا غرضکہ مردانہ تمام شہر مین پھرا کسی نے آگ اور پانی نہ دیا آخر کو مردانہ واپس آیا اور ست گورو مہاراج سے آکر عرض کیا اُسوقت ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے اُس جگہ سے اُٹھکر دوسری جگہ جا بیٹھے اُس مقام پر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ مردانہ یہ جو پتھر رکھا ہی اسکو اُٹھا چنانچہ مردانہ نے وہ پتھر اُٹھایا ست گورو مہاراج کی کرپا درشٹی سے اُس پتھر کے نیچے ایک تالاب نکل آیا اور بھرپور پانی بھرا ہوا تھا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا چونکہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے کے کچھ غذا تو کھاتے ہی نہ تھے مردانہ کو کھانے کی خواہش رہا کرتی تھی اسلیے مردانہ کو ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ ای مردانہ اب آٹا گوندھ کر اِس تالاب مین ڈالدے یا جس غلہ کی تیری خواہش ہو ایک گٹھری مین باندھکر ڈالدے اور واہ گورو کا نام لے دیکھ واہ گورو کی کرپا سے پک کر نکل آویگا چنانچہ اُسوقت مردانہ نے آٹا گوندھکر اور روٹی بنا کر اُس تالاب مین ڈالدین اور بعد اُسکے کچھ اور جنس بھی ڈالدی جس وقت پانی مین وہ روٹی اور وہ غلہ ہو بجا پانی مین ڈوب گیا اُسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ روٹیان اور یہ جنس تو مُفت مین جاتی رہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تو واہ گورو کہہ اور عرض کر کہ ای سچے بادشاہ یہ روٹیان اور یہ جنس پک کر نکل آوے تو مین ایک روٹی تیرے نام کی دونگا چنانچہ مردانہ نے ایسا ہی کہا کہ ای سچے بادشاہ یہ اناج اور یہ روٹی پک کر نکل آوے تو مین ایک روٹی تیرے نام کی دونگا بس جیسے یہ روٹی دینے کا لفظ مُنھ سے مردانہ کے نکلا ویسے ہی وہ روٹیان اور وہ جنس پک کر اُس تالاب سے نکل آئی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جو کوئی شخص پرمیشر کے نام سے دیتا ہی تو اسیطرح ڈوبا ہوا مال نکل آتا ہی یہ سُنکر مردانے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا جسوقت اُس شہر کے لوگون نے یہ کیفیت دیکھی نہایت تعجب مین ہو گئے اور آپس مین کہنے لگے کہ یہ فقیر تو کوئی پرمیشر ہی ہی کہ جو پانی مین سے روٹیان اور

دوسرا غلہ بلک کر نکلو تا ہی دیکھو بھائیو ہم نے اِسکو آگ اور پانی نہین دیا تھا تو یہ کسی کا محتاج ہی نہین ہی بلکہ اسنے تو اپنی قدرت سے ایک تازہ بھی نیا نکلوا لیا ہی یہ خبر مشتہر ہوئی اور رفتہ رفتہ وہان کے راجہ اور وزیر اعظم کے پاس پہونچی چنانچہ وہان کا وزیر مع اپنے ہمراہیون کے ستگورو مہاراج کے پاس آیا اور آکر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای مہاپورکھ جی اب ان لوگون کو بخشدیجیے کیونکہ ان لوگون نے آپ کے ساتھ بڑی ہی بے ادبی اور گستاخی کی ہی چونکہ آپ سنت مین اور سنت لوگ پرابکاری اور دیاوان ہوتے ہین اب آپ ان لوگون کی طرف خیال نہ کیجیے بلکہ ہم پر مہربانی فرمائیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

باسدیو سرب تر مین اون نہ کتہون ٹھاون	वासुदेव सर्वत्र महि उन न कतहूं थांव
انتر باہر سنگ ہے نانک کاہے دوراون	अन्तर बाहर संग है नानक काहे दुरांव ।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای بھائیو وہ پاربرہم پرمیشر ہر جگہ موجود ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان وہ سرب بیاپی معبود موجود نہ ہو یہانتک کہ ہر انگ کے سنگ ہی اور وہی ہر ایک کا لوک اور پرلوک مین معین اور مددگار ہی بلکہ وہ سچانند پاربرہم پرمیشر کبھی کسی کو بھولتا نہین ہی اسلیے مناسب اور بہتر ہی کہ تم لوگ پرمیشر کا نام جپاکرو اس سے تمہارا بھلا ہوگا یہ سنکر وہان کے راجہ وزیر جا سب ستگورو مہاراج کے سکھ ہوے اور گورو گورو لگے جپنے اُن لوگون سے ست گورو مہاراج نے یہ فرمایا کہ اپنی کمائی سے سنت اور سادھو کو کھلایا کرو اور جہانتک تم سے ہوسکے سنتون اور مہاتماؤن کی سیوا اور ٹہل کیا کرو اسی سے تمہارا کلیان ہوگا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور جتبرداس پنڈت سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۱۹

ست گورو مہاراج سے ایک شخص اسمی جتبرداس پنڈت آکر ملا اور ست گورو مہاراج کا بھیکھ دیکھکر کہنے لگا کہ ای بھگت تمہارے پاس تو سالگرام کی مورت و نیز گوپی چندن وغیرہ کچھ بھی نہین ہی مجھکو تعجب ہی کہ آپ کیسے بھگت ہین لوگون مین آپ مشہور بھی بھگت ہین تو آپ مجھ سے فرمائیے کہ آپ نے کیا ایسی بھگتی پائی ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ بسنت ہنڈول محل پہلا	राग वसन्त हिंडोल महला २
سالگرام بپر پوج مناوے سکرت تلسی مال	सालग्राम बिप पूज मनावे सुकृत तुलसी माल
رام نام جپ بیڑا باندھو دیا کرو دیال	राम नामाजप बेड़ा बाँधो दया करो दयाल
کاہے کلرا سینچہو جنم گنواوہو	काहे कलरा सींचो जन्म गँवावहु । ।
کاچی ڈھہےگی دیوال کاہے گچ لاوہو	काची ढाहेगी दीवाल काहे गच लेवहु ।

یہ شبد سنکر جتبرداس پنڈت نے کہا کہ ای بھگت جی کلر کا سینچنا تو یہ ہوا پھر وہ کون چیز ہی جسکے سبب سے من کی دھرتی سینچے اور سری پرمیشر ملے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے دوسری پوڑی فرمائی۔

پوڑی	पोड़ी

کر ہر ہٹ مال ٹنڈ پروہو تس بھیتر من جو وہو	कार हर हट माल टिन्ड परहू तिस भीतर मनजोवहू
امرت سینچہو بھرو کیارو تو مالی کے ہواہو	अमृत सींचहु भरो कियारो तो माली के होवहु ।

یہ پوڑی سُنکر چترداس پنڈت نے کہا کہ ای بھگت جی زمین بغیر جوتنے ہوئے کیونکر درست ہوگی اور پانی ابھی کیونکر جانے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے تیسری پوڑی فرمائی ۔

پوڑی

کام کرودھ دو کرو بسولے گوڈھو دھرتی بھاے	काम क्रोध दोऊ करहु बस लोगोडहु धरती भाई
جیون گوڈو تیون سُکھ پاوہو کیرت نہ مٹیا جاے	ज्यों गोडहु त्यों तुम सुख पावहु कीरत न मेटा जाय

یہ پوڑی سُنکر چترداس پنڈت نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج تم تو پرم پریمی ہو لیکن اندریان تو بگلا کی طرح ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے چوتھی پوڑی فرمائی ۔

پوڑی

بگلے تے پھر ہنسا ہووے جو تون کرہ دیال	बगले ते फिर हँसला होवै जो तूं कदी दयाल
پرنوت نانک داسن داس دیا کرو دیال	प्रणवत नानक दासन दास दया करो दयाल

یہ پوڑی سُنکر چترداس پنڈت نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج تم تو پرمیشر کے بھگت ہو لیکن بدیا پڑھنا بہت اچھا ہوتا ہی بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بدیا کا کیا گُن ہی چترداس نے کہا کہ بدیا پڑھنے سے مہنت ہوتا ہی اور بدیا وان جہان جایگا وہین اُسکو سنسار مانیگا اور ساتھ ہی اُسکے تمکو آشیرباد بھی ہو ویگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا ۔

راگ بسنت ہنڈول محل پہلا

راجا بالک نگری کچی دُشٹان نال پیارو	राजा बालक नगरी कच्ची दुष्टाँ नाल पियारो
دوئی مائی دوی باپ پڑھیا ہے پنڈت کرو بچارو	दुई माई दुई बाप पढ़िया है परिडत करो बिचारो
سوامی پنڈت تم دیہو متی	स्वामी परिडत तुम देहु मती
کن بدھ پاوے پران پتی	किन विधि पावै प्रारा पती
ایک رہاو	एक रहाव
بھیتر اگنی بناسپتی مولی ساگر پنڈ پایا	भीतर अग्नी बिनाशबती मोले सागर पिराड पाया
چند سورج دوئی گھر ہی بھیتر ایسا گیان نہ پایا	चन्द्र सूर्य्य दुइ घरही भीतर ऐसा ज्ञान न पाया
رام رونتا جانئے یک مائی بھوگ کرے	राम रवींता जाणीं यक माई भोग करे ।।
ایسے لچھن جانیے ہے کھما دھن سنگر ہوے	ऐसे लछरा जानिये है खिमा धन संगर होय
کہیا سنے نہ کہیا مانے تن ہی سیتی واس	कहिया सुनै न कहिया मानै तिनहिं संती वास
پرن وت نانک داسن داس کھن تولا کھن ماس	प्रणवत नानक दासन दास खन तोला खन मास

ست گورو مہاراج سے چتر داس پنڈت نے جسوقت یہ شبد سُنا تو عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج گو کہ ہم بھی سنسار کو پڑھاتے ہین اور آپ بھی پڑھتے ہین تو یہ فرمائیے کہ ہمکو بھی پرمیشر کا نام پراپت ہوگا یا نہین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پنڈت جی صاحب یہ تو فرمائیے کہ آپ کیا پڑھاتے ہین پنڈت چتر داس نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج پہلے تو برہما کی پٹی پڑھاتے ہین بعد اُسکے بارہ اکھری پڑھاتے ہین یہ سنکر ست گورو مہارج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد

آیا آئیان سب جگ آیا کاکھی گئین کال بھیا
رے رے لکھی پاپ کمانی پڑھیا اوگن گن وسریا
من ایسا لیکھا تون کیون پڑھیا
لیکھا دینا تیرے سر رہیا

ایک رہاؤ

سندھیا سمرتھ ناہین ننا تدھ نام لیا
ششے چھیجے اہِنس مُوڑی کیون چھوٹے جم پاکڑیا
ببے بوجھے ناہین موڑسے بھرمی ہوسے تیرا جنم گیا
انتر ہوندا نام دھرایو پادھا اوران کا تدھ لیا
ججی جوتی ہر لیے تیر سے موڑسے انتر پچھتاویگا
ایک شبد تون چینھے ناہین پھر پھر جونے آویگا
تدھ سر لکھیا سو پنڈت اوران نا سکھلا لکھیا
پہلو دا پایا پادھی پیچھے دیگ لچا وسیا
سسے سے جم راے دو موڑسے یک دان تدھ کو واہ لیا
سائی پوتر ججمان کے سے تیری تدھ ناسے تیرا جنم گیا
ممی مت ہر چلائی ستے ہیکو نشر ہوون مین دڈا روگ پایا
انترا تما برہم چینیا بالکا محتاج بھیا
ککّے کام کرودھ برمیو موڑسے ممتا لاگے تدھ ہر بسریا
پڑھے گنے تو بہت پکارے بن پوچھے تون ڈوب مویا
ننے تامس جل وہ موڑسے تھتھے تہان بھرشٹ ہویا
گھگھے گھر گھر پھیرو موڑسے دودی دان نان تدھ لائیا
پیپے پار نہ پاوے موڑسے پرپنچ تون پلچ رہیا

शब्द

आया आइयाँ सब जग आया कारखे गईं काल भया
रे २ लखी पाप कमानी पढ़िया औगुन गुन बिसरियां
मन ऐसा लिख्या तूं क्यों पढ़िया
लेखा देना तेरे शिर रहिया

एक रहाव

सन्ध्या सुमिरहिं नाहीं नैना तुज नाम लिया।
छच्छे छीजे अह निशा मोढ़े क्यों छूटे यम पाकड़िया
बब्बे बूझै नाहीं मोढ़े भरमे भूलै तेरा जन्म गया।
अड़हन दा नाम धरायो पाधा औरोंका भार तुद्ध लिया
जज्जे ज्योति हिर लिये तेरी मोढ़ो अन्तरिया पछतावैगा
एक शब्द तों चीन्हें नाहीं फिर फिर योनी आवैगा
तुज शिर लिख्या सो पढ़ पंडित औरां ना सिखला बिख्या
पहिला वाहा पाया पाधे पीछे वे गलचा डरिया।
सस्से से यमराय बह मोढ़े यक दान तुझको बाह लिया
साईं पुत्र जिजमान के से तेरी तुज नाथे तेरा जन्म गया।
मम्मे मतहि चलाय तेहि खुदहु मेंबड़ा रोग पाया।
अन्तर आत्मा ब्रह्मन चीन्हा माया का मुहताज भया
कक्के काम क्रोध भ्रम मोढ़े ममता लागे तुझ हरि बिसरिया
पढ़े गुने तो बहुत पुकारे बिन पूछे तूं डूब मुया।
नन्ने तामस जल वह मोढ़े थत्थे थान भ्रष्ट हुआ।
घग्घे घर २ फिरयो मोढ़े दे दे दान नाँ तुज लाइयाँ।
पप्पे पार न पावहिं मोढ़े परपंच तूं पलच रहिया।

भूले भवजल डूबे मोंढे माया बिचगलतानभया
गुरुपरसादी एकोजाने एक घड़ीमें पार पया
डूबे बरिया मोंढे वासुदेव तुद्ध विसरिया ।
वहवेलानहिं लियेसही मोंढे फिरतूंयमकेवसपाइयाँ
कबहों कर्भालाभूरे मोंढेसतगुरु काउपदेश सुनियेतूंदेख्या
सतगुरु वाँझो गुरु नाहीं कोई निगुरे का है नाउ बुरा
अंध्रध्यायनवर्जरख मोंढे अंतर तेरे न ध्यान पिया।
गुरुमुख होवै तां हर रस पीवै जुगह जुगन्तर खाय पिया
गंगा गोविन्द चितकर मोंढे गली कीन्हे ना पिया
गुरुकेचरण हृदयबसाय मूंढे पिछलेगुणबकसलिया
[illegible] हरिकथा बूझ तूं मूंढे तां सदा सदा सुख होय।
मनमुख पढ़ें तेता दु:ख लागै बिनसतगुरुमुक्तनहोय
रारे राम चित्त कर मूंढे हृदय जिन के रव रहिया ।
गुरुपरसादी जिन पछिलाता निर्गुण राम तिन बूझ लिया
तेरा अन्त न जाय लिख्या लिखन जाय हर कथिया ।
नानक जिनको सतगुरु मिलिया तिन का लेखन बाकिया

بھلے بھوجل ڈوبے موڑھے مایا وچ گلتان بھیا
گورپرشادی ایکو جانے ایک گھڑی مین پار پیا
ڈوبے دریا موڑھے باسدیو تدھ بسریا
بھو ویلا نہین لیے سہی موڑھے پھر توں جم کے بس پائیا
کبھی نا جھنڈی موڑھی ستگورو کا اپدیش سنیے توں دیکھا
ستگورو بانجھو گورو نا ہین کوی نگورے کا ہئے ناوں برا
دعدعی دعاوت وچ رکھ موڑھے انتر تیری نا دھان پیا
گورمکھ ہووے تاں ہرس پیوے جگ جگنتر کھاے پیا
گنگا گوبند چت کر موڑھے کلی کینھے ناپیا
گورکے چرن ہردے بسا موڑھے پچھلے گن بخش لیا
نچے ہرکتھا بوجھ توں موڑھے تاں سدا سدا سکھ ہووے
من مکھ پڑھے تتھا دکھ لاگے بن ستگور مکت نہ ہوے
راری رام چت کر موڑھے ہردے جن کے رہ ہائیا
گورپرشادی جن بجھیا نا نرگن رام تن بوجھ لیا
تیرا انت نجاے لکھیا لکھ نجاے ہرکتھیا
نانک جنکو ستگور ملیا تن کا لیکھ نہ باقیا

یہ شبد ستگورو مہاراج کی زبان مبارک سے چترداس پنڈت نے سنکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرکر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ دھنّ ہین اور آپ کے شبد بھی دھنّ ہین اب مجھکو یقین آگیا کہ آپ کے پاس ہی پرمیشر رہتا ہے بلکہ سچ تو یہ ہی کہ آپ خود ہی پرمیشر ہین بس جیسر آپ کرپا کرین اُس سے پرمیشر سے ملاپ ہوجاے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک ارشاد فرمایا:

श्लोकरागरामकली

ॐकार ब्रह्मा उतपत्त ।
ॐकार किया जिन चित्त
ॐकार सैल जुग भये
ॐकार वेद निर्मये।
ॐकार सब्बे उद्धारे।
ॐकार गुरुमुख तरे
ॐनम अक्खड़ सुनहु विचार

اشلوک راگ رام کلی

اونکار برہما اُتپت
اونکار کیا جن چت
اونکار سیل جگ بھئے
اونکار بید نرمئی
اونکار سرب اُدھارے
اونکار گورمکھ ترے
اونم اکھر سنو بچار

اونم اکھر تربھون سار
سن پانڈے کیا لکھو جنجال
لکھ رام نام گورمکھ گوپال

ॐ नम अकखड त्रिभुवन सार
सुन पाँड़े क्या लिखहु जंजाल
लिख राम नाम गुरुमुख गोपाल

یہ شبد سنکر چترداس پنڈت کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں اُسوقت ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا تب ست گورو مہاراج نے چترداس پنڈت کو ست نام کا اپدیش کرکے اپنا سکھ کیا پنڈت مذکور لگا واہ گورو واہ گورو جپنے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر ایک اور استھان پر جا بیٹھے مردانہ کیرتن مین مصروف ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تجھکو کسقدر بانی یاد ہین مردانہ نے عرض کیا کہ جسقدر آپ نے تصنیف کی ہین سب ہی مجھکو یاد ہین ادھر مردانہ ست گورو مہاراج سے یہ کہی رہے تھے کہ اتنے مین ایک شخص کروانی یعنے بوجھون کی گٹھریون کے انبار لیکر نکلا اُسکو دیکھکر ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ باربرداری کے پاس جاکر دریافت کر کہ اسقدر باربرداری مین کیا بھاری بہرتی بھری ہی چنانچہ بھائی مردانہ اُسکے پاس گئے اور دریافت کیا بجواب اُسکے اُسنے کہا کہ ای بھائی اس باربرداری مین ست گورو مہاراج گورو نانک صاحب کی بانی رچی ہوئی یعنے تصنیفات کی بھری ہی اور مجھکو کتنے ہی جُگ گذر گئے ہین کہ انہین کی رچی ہوئی گرنتھ و پُستک بھر بھر کر بیچا کرتا ہون یہ سُنکر مردانے حیرت مین ہوکر ست گورو مہاراج کے پاس جاکر عرض کیا کہ حضور آپ کی گت آپ ہی جانین کیونکہ وہ کروانی آپ ہی کا جس گاکر یہ کہتا ہی کہ کتنے جُگ گذر چکے ہین کہ مین ست گورو مہاراج کی بانی رچی ہوئی بھرتی بھر بھر کر دساور یعنے ملکون کو بیچا کرتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ ای مردانہ تو خود اُس زبان مین کوئی پوتھی جاکر دیکھ اور پڑھ چنانچہ مردانہ پھر گیا اور لگا پوتھیون کو دیکھنے دیکھا تو وہ بانی کچھ اور ہی زبان مین تحریر ہی کہ جو بہت ہی مشکل ہی یہ اچرج دیکھکر مردانہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین واپس آیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج دھن آپ کی قدرت ہی ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ ای مردانہ وہ بانی تو نے پڑھی ہی یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور وہ بانی تو کبھی سُننے اور دیکھنے ہی مین نہین آئی بلکہ میرے نزدیک تو وہ بانی ایک تعجبات کی بات ہی یہ کہکر مردانہ نے ارداس کیا کہ ای غریب نواز یہ بانی کب اور کس زمانے مین ظاہر و مشہور ہوگی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ جو کوئی میرے پیارے جہان ہونگے انہین کے منہ سے ظاہر ہوگی یہ سُنکر مردانے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور دھن دھن آپ دھن ہین آپ ای ست گورو مہاراج اور ای ست گورو مہاراج۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور مردانہ کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹۲

ست گورو مہاراج ایک دن اپنے دھیان مین بیٹھے تھے اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ ملے تو ہشیار کر دیکھے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ آتما کے ساتھ گیان کرتے تھے مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای غریب نواز آپ کے ہمراہ اتنی مدت مجھکو گذری اُسمین مجھکو اسقدر تک تو نوبت پہونچ گئی ہی کہ ہر ایک کے دل کی بات کو مین دریافت کر لیتا ہون اور اُسکی وجہ یہی ہی کہ آپ کے قدمون مین دل جما رہتا ہی یہ سب آپ کے چرنون کی ہی بدولت حاصل ہوا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج مردانہ پر بہت خوش ہوے اور سینہ بہ سینہ ایک دولت عطا فرمائی یعنے دل سے دل کو بہ سُنایا بعد اسکے [illegible] فرمایا

راگ توکھاری محل پہلا

ای من مریا تو سمجھیا چتیاناں رام
ای من مریا چھوڈیا اوگن گنے سماڑیاں رام
بہو سواد لوبھان کرت کمان دیچھڑیان نہین میلا
کیون دوٹ رے جم ڈر مرے جم کا پنتھ دوہیلا
من رام نہین جات سہج پربھات اوگھٹ دوہا کیا کرے
بندھن باندھیاں ان بدھ چھوٹے گورمکھ سیوے نرہرے

राग तुखाड़ी महल पहिला

मन मेरिया तू समझिया चेतियारााँ राम ।
मन मेरिया छोड़िया औगुन गुन समाड़ियाँ राम
बहु स्वाद लोभन कन कमानबछड़ियाँ नहीं मेला
क्यों छूटरे यम डर मरे यम का पन्थ दुहेला ।
मनराम नहींजात सहज पभात औघटकथा किया कारे
बन्धन बाँधियाँ इन विधि छूटे गुरुमुखसेवे नरहरे

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مردانہ یہ من اجتنا کیون ہوا ہی تو سمجھتا کیون نہین اے من میرے تو اوگن چھوڑ کر دیئے - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - نندا - جھوٹھ - ابھمان - سے علحدہ ہوکے - نام - دان - اشنان - سچ - شیل - سنجم - سنتوکھ - دیا - بھاو بھگت - غریبی - ہر کے سیوک پر مہربان ہونا وغیرہ - یہ گن کماؤ اور جو پرمیشر کے نام کا جپ ہر وہی ست ہر پس گورو کے پرشاد کو جیب پس جو ایسا کریگا تو جہان اس جیو کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا وہان پر صرف پرمیشر کا نام ہی مددگار رہیگا اور جو دنیا کے ذائقہ یعنی رس بھوگ کہ جو تم لیتے ہو اور پرمیشر کے نام سے علحدگی رکھتے ہو یہ سب دنیا ہی مین رہجاویگا پس پرمیشر سے تو جو جدا ہی اب کب ملیگا اسکے نہ ملنے مین رکھو کہ ضرور تم ہی بھوگنا ہوگا کیونکہ اسوقت تم کا دُکھ سمجھتا ہی نہین ہی اور آٹھ پہر سنساری بیوہاروں مین صرف کر رہے ہو یاد رکھو کہ نہین معلوم کہ آج مرو یا کل یا کسی وقت تمہارے سر پر ضرور آپہونچیگا پس کمال افسوس ہی کہ تم جم کے ڈنڈ کو ذرا بھی نہین ڈرتے ہو باوجود اسکے کہ مہا بکھم تت جم کال کا سنتے ہو تم جو دنیا کے لوبھ مین پھنسے ہوئے ہو اسی سے یہ لوبھ ہی تمہاری جان نکلنے نہین دیتا ہی یاد رکھو کہ جم ایک چشم زدن مین ملو پکڑ لیجاویگا اور راستہ مین ہزار ہا طرح کی تکلیفات پہونچاویگا اگن کے شعلہ کے میدان سے میدان طے کرنا ہونگے ان کو سوچو تعجب ہی کہ تمکو نیند کیونکر آتی ہی اور اسکا خوف تمہارے دل مین ذرا بھی نہین سماتا ہی یاد رکھو کہ تین سو ساٹھہ ۳۶۰ دن کا راستہ ہی تمہارے پاس اس راستہ کا سفر خرچ بالکل ہی نہین ہی یعنی شبھ کام تم کرتے ہی نہین ہو باوجود اسکے کہ راستہ آگ کے میدان اور پانی کے دریا بہت طے کرنے ہونگے پس اے مردانہ جن لوگون نے پرمیشر مین دل لگایا ہی ان لوگون کو اس راستہ ہوکر جانا نہین ہوتا ہی پس ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اگر آٹھ پہر نہ ہوسکے تو شام اور صبح کو تو بھلا پرمیشر کو یاد کیا کرے تب بھی خیریت ہی اور تب بھی کچھ اس سے امید ہی اور جو لوگ پانچ پہر تو دنیا کے دھندے مین کھوتے ہین اور تین پہر خوب بیخوف سوتے ہین تو انکو کیا امید کرنا چاہیئے اور ان جیوون کا کیونکر کلیان ہوگا یہ کہکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

رے من میرے تو چھوڑ آل جنجالا رام
رے من میریا ہر سمرہو پورکھ نرالا رام
ہر سمرو ایک اونکار سچا سب جگت جن نے اُپایا
جن پون پانی اگنی باندھے گورو کیول جگت دکھایا

शब्द

रे मन मेरे तू छोड़ आल जंजाला राम ।।
रे मन मेरिया हरि सुमिरहु पुरख निराला राम ।
हरि सुमिरो एक ॐकारसबासबजगत जिननेउपाया
जिनपवनपानीअगिनीबाँधीगुरुखोलजगतदिखाया

اچار توہے بچار آپی ہرنام سنجم جپ تپو
سکھ سبھا ترب سار پرتان نام ہر کا جپ جپو

आचार तू है विचार आपे हरि नाम संजम जप तपो
सिख्य सयाराप प्यार प्रतम नाम हरिका जब जपो

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مردانہ سنسار کے ات جنجال ہین وہ اس برائی کے کام نہین آوینگے خوب یاد رکھو یعنے۔ ماتا۔ پتا۔ بہن بھائی۔ دوست و آشنا۔ متر۔ پوتر۔ لڑکی۔ لڑکا۔ دھن دولت۔ و نیز تمام خاندان جنکو تم اسوقت اپنا سمجھتے ہو یہ محض خام خیالی ہے ان لوگون مین سے تمہارے کام کوئی نہ آویگا اور نہ ذرا دور بھی ساتھ جاویگا بلکہ یہ بھی دیکھو کہ یہ جسم جسکو اپنا سب جانتے ہین اور اپنا ہی مانتے ہین وہ بھی رخصت ہو جاویگا بلکہ یہ بال سیاہ سفید ہو جاتے ہین تب ہی آدمی کو اپنی جدائی بتاتے ہین کہ دیکھ ہم تیرے ساتھ سے جدا ہوئے جاتے ہین ایسے ہی آنکھ و کان و ناک و دانت ہاتھ و پیر اپنی اپنی جدائی دکھاتے ہین لیکن یہ بیہوش خواب خرگوش ذرا بھی نہین سمجھتا ہے بلکہ نام کا سمرن تو کبھی یاد ہی نہین آتا ہے وقت رخصت تک اس سنسار کے کامون مین پھنسا ہی رہتا ہے انجام کو ہزار ہا طرح کے دکھ سہتا ہے۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے من میرے موت تیرے نزدیک ہے گو کہ تو نہین جانتا ہے کہ کس وقت تجھکو آدبا دیگی ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مردانہ دیکھ جنکے واسطے انسان مایا کا جنجال پھیلاتا ہے اور صدہا طرح کے پاپ کیا کرتا ہے وہ تو تجھکو پہلے ہی سے ساتھ چھوڑ کر چلے گئے مثلاً اس بات کو خیال کرو کہ جس وقت تمہارا لڑکا کہ جسکو تمنے لڑکپن سے اور ہوشیار ہونے تک کس مشقت اور محنت سے پالا اور پرورش و پرداخت اسکی کی اپنی عورت کو دیکھکر تمہاری اس پرورش و پرداخت کو بالکل خیال نہین کرتا ہے فوراً ہی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پس جسوقت تمہاری نظر دوسری عورت پر پڑیگی اور تمہاری عورت دوسرے کے پاس جا رہیگی اسیطرح اس جسم کو بھی خیال کرو کہ کیون یہ ساتھ چھوڑتے ہین کہ تم پرمیشر کے نام سے جو بمکھ ہوگئے اسلیئے انھون نے بھی مثل تمہارے لڑکے اور تمہاری عورت کے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مردانہ جو شخص پرمیشر سے پریت کریگا اسی کو یہ بات معلوم ہوگی اور اسی پر پرمیشر بھی کرپا کریگا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مردانہ اس پرمیشر کی قدرت بیان سے باہر ہے کیونکہ دیکھ۔ ہوا۔ پانی۔ آگ۔ یہ تین چیزین ہین جنکی خاصیت جدا جدا ہے لیکن اس جسم مین اس قادر مطلق نے اپنی قدرت سے یکجا کر رکھا ہے باوجودیکہ ایک دوسرے کے خلاف ہین لیکن اس خالق نے کہ جسکی یہ سب خلقت ہے اجتماع ضدین کر دکھایا ہے پس اے مردانہ جو پاربرہم پرمیشر ایسا سامرتھ وان ہے اسکو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے غرضکہ جو شخص اسکو آٹھ پہر مین تو صبح و شام ہی جپیگا اور جہان پر سادھ ہونگے سنگت ہو وہان حاضری دیا کریگا تو جو پاپی خواہ ادھرمی بھی ہوگا اسکا پاپ گل جاویگا اور وجہ اسکی یہی ہے کہ دھرم مین بشن مہاراج کا قیام ہے اور ادھرم مین پاپ کا نام ہے جب پرمیشر کا نام جپا جاتا ہے بشن جی مہاراج پاپ کو مار ہٹاتے ہین پس جبکہ ادھرمی کو جمراج لیجاتے ہین گھور نرک مین ڈالتے ہین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جب یہ جیو نرک مین جاتا ہے اسوقت اسکو اپنا کام نیک و بد یاد آتا ہے آخر کو ہاتھ مل ملکر پچھتاتا ہے اے مردانہ ایسے مقام پر اس جیو کی صرف رام کا نام ہی مدد کرتا ہے پس ہر ایک کو لازم ہے کہ رام کے نام کو کبھی نہ بھولے اور گرہست آسرم کو تو یہ لازم ہے کہ اپنی کیرت بھی کرتا رہے اور پرمیشر کا نام بھی جپتا رہے یہی اسکی رہائی اور بچاؤ کی سبیل ہو سکتی ہے گو کہ یہان تو پرمیشر کے نام کا مہاتم کوئی نہین جانتا ہے لیکن اسوقت البتہ اسکی کیفیت اور مہاتم معلوم ہوگا جسوقت اس جسم کو چھوڑ کر یہ جیو جاویگا بغیر پرمیشر کے نام کے اس برائی کو بہت دکھ پراپت ہوگا اسوقت ہائے ہائے کریگا اور بہت پچھتاویگا مگر پھر کیا کیونکہ یہ وقت تو ہاتھ نہ آویگا اور پرمیشر کے بھجن واسطے کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکیگا وہ تو جم کے ڈنڈ سے ذرا بھی خوف نہ کھاویگا پس ہر ایک کو لازم ہے کہ ست گورو مہاراج کے شبد پڑھا کرے

اور یہ سمجھے رہے کہ ست گوروُ میرے ساتھ انگ سنگ یعنے معبود موجود ہی بلکہ یہانتک یقین کر لیوے کہ ایک پلک بھر بھی ہم سے جُدا نہین ہوتا ہی اور ست گوروُ مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
نانک سمرہو سانس سانس جو سدا ہی حضور	नानिक सुमिरहु साँस २ जो सद रहे हज़ूर
ہت کر سمرہو صاحبا جو نہین کیتون دور	हित कर सुमिरहु साहिब: जो नहिं कतहूं दूर

یہ شبد سُنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
یہ من سریا تو برہو چوٹ نہ کھاوے رام	रे मन मोरिया तू बिरहु चोट न खावे राम।
یہ من سریا گن گاوے سہج سماوے رام	रे मन मोरिया गुण गावे सहज समावे राम।
گن گاوے رام رسال رس رس گیان اوکھڑ ساری	गुण गाय राम रसाल रस २ ज्ञान औखड़ सारी
ترلوے دیپک شبد چانن پنج دوت سنگھارے	त्रिलोय दीपक शब्द चानन पंच दूत संघारे।
بھو کاٹ نربھو ترہے دوتر گورمکھ کاج سارے	भय काटि निर्भय तरहि दुतर गुरुमुख काज सारे
روپ رنگ پیارے ہرسو ہر آپ کرپا دھاری	रूप रंग प्यार हरि सों हरि आप कृपा धारी

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُن مردانہ تو میرے پاس کا رہنے والا ہی اسلیے میرے کہنے پر عمل کر ان باتون کو بہت پریم کے ساتھ سُن اگر تو ان باتون پر عمل کریگا تو یقین کر کہ جمراج کے چوٹ سے صاف بچ جاویگا اور اگر تو پریم اور پریت لگا کر ہر کا بھجن دھیان و دان بھگتی کریگا اور ہرنام جپے گا خواہ پڑھیگا خواہ گا دیگا یا اپنے دل مین بسا دیگا تو یقین کر کہ تجھکو ہمیشہ ہی سہج سکھ مین پرمیشر رکھیگا اور کسی طرح کی تجھکو فکر نہ ہوگی اور صرف ست گورو کا آسرا رکھ تو تیری کل منو کامنا پوری ہوگی اور لوک اور پرلوک سے بیفکری تجھکو میسر ہوجاویگی اور تو دھیرج رکھ اور ہر کے گن گاتا رہ اور جب تو اِس جسم کو چھوڑیگا تو پرمیشر کی کرپا تجھپر بہت ہوگی۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ جو لوگ پرمیشر کا سُمرن کرتے ہین اُنکی حالت یہ ہو جاتی ہی یعنے - آنکھین سرخ رہتی ہین پیشانی پر تلک ہو جاتا ہی - زبان اُسکی شیرین ہو جاتی ہی - اُنکے دون مین پرمیشر کے نام کا اُجالا ہو جاتا ہی -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای مردانہ اگر گورو کا شبد نہ ہوتا تو جگت و سنسار کا اندھکار دُور نہ ہوتا یہ شبد کا پرکاش ہی ای مردانہ جگت و سنسار کے سکھ دیکھکر بھول نہین ست گورو مہاراج کے پرتاب سے مشغول رہنا اور عاقبت کے راستہ مین جو آگ کے میدان ہین گورو کے آسرے پر تو پار اُتریگا یہ سُنکر مردانہ ست گورو مہاراج کی یہ استت کرنے لگے۔

استت زبانی مردانہ

دھن نانک کالو وانڑ نانڑ ادانڑ	धन नानक कालूवाँड निमाँड अदा माँड
سانڑیان کا نامر تو سچا گورو ایہ گدی مانڑ	नितातिड़ियाँ कातांड तू सच्चा गुरु अब गद्दी माँड

کے ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد

ے من مریا تو کیا لے آیا کیا لے جاسے رام
ے من میریا تو جھوٹ سے جا بھرم چکاسے رام
ھن سنچو ہر نام اکھر گور شبد بھاو بچاری
س ہر ہر شبد نرمل محل پانچ گھر جائے
ت نام پایا گھر سدھایا ترلوکے امرت پیجیے
ہرنام دھیایا گور درشن بڑ بھاگ جپے ہر جیئے

शब्द

रे मन मोरिया तू क्या ले आया क्या ले जासी राम
रे मन मोरिया तू अकूट से जा भर्म चुकायसि राम
धनसंचयो हरिनाम बखर गुरु शब्द भाव पहिचानी
मैल परिहरि शब्द निर्मल महल पाँच घर जानिये ।
पति नाम पाया घर सिधाया त्रिलोय अमृत पीजिये
हरिनाम ध्याइये गुरु दर्शन पाइये वड़भाग जपिये हरि जिये

ت گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ جتنی دیر یہ پرانی اپنے آپ کو نہیں پہچانتا ہے یا آنکہ یہ نہیں خیال کرتا ہے کہ جب میں پیدا ہوا تھا تب کیا پنے ساتھ لایا تھا یا جب یہاں سے واپس جاؤنگا تب کیا اپنے ساتھ لیجاؤنگا بلکہ یہ جسم بھی کہ جو وہاں سے آیا تھا یہیں رہجاتا ہے وہ بھی ساتھ یں جاتا ہے ہاں کچھ دیر تک تو دو گز پارچہ اور دو من لکڑی اور ایک زمین کا کونا ملیگا بعد کچھ دیر کے وہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے یا کچھ دانہ اور کچھ پانی جو روزمرہ اپنے ساتھ رہتا ہے وہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے پس ان باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان نہ کچھ لایا ہے اور نہ کچھ ساتھ لیجاتا ہے اب خیال کرنے کی جگہ ہے کہ آدمی کس قدر فریب اور مکر سے یہ دھن و دولت جو پیدا کیا وہاں کچھ بھی نہ لے گیا اسی دنیا میں کچھ خود کھایا کچھ اپنے متعلقان کے صرف میں لایا اور کچھ نوکر چاکر میں صرف کر دیا تو وہاں یعنے عاقبت کا کچھ بھی سامان نہ کیا کوئی عزیز و اقارب بھی ساتھی نہ ہوا پس راستہ ہو کر اسکو اکیلے سفر کرنا پڑیگا وہاں ایک قدم بھی کوئی ساتھ نہ چلیگا امیں سب لوگ آگے کیا راجہ ہو اور کیا امیر غرضکہ غریب اور امیر کا ایک ہی ڈھنگ ہے پس یہ چھل اور کپٹ کی کمائی محض بیکار ہے اے مردانہ اس شبد کا مطلب یہی ہے کہ یہ پرانی کیا کماتا ہے جو کمایا تھا اُسنے وہ بھی ساتھ لایا اصل میں اپنی کمائی اُسی کو اپنی سمجھنا چاہیے کہ جسقدر پرمیشر کے نام میں صرف ہوئی ہے پس اُنھیں کو دھن والا یعنے دولتمند سمجھنا چاہیے کہ جو اپنی کمائی کو پرمیشر کے نام پر صرف کرتے ہیں افسوس کہ اس جیو کو مایا کی خواہش از حد ہے کوئی شخص اگر اس خواہش کو چھوڑ دیوے تو بیشک و شبہ وہ شخص جم کی دہشت سے صاف بیخوف ہو جاوے پس اس پرانی کو رام نام کی جو دولت ہے اُسی دولت کو پیدا کرنے کی خواہش رکھنی چاہیے کیونکہ وہ دولت اسکے ساتھ بھی جاویگی مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس دولت کے جمع کرنے کی بابت لوگوں کو مطلق خیال ہی نہیں ہوتا ہے اے مردانہ تو یقین جان کہ صرف ایکسا رام نام منتر جو ہے وہی مقدم ہے یہ سنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے قدموں میں گر کر ماتھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ یہ جیو گورو کے ساتھ ہی ملسکتا ہے یا بغیر گورو کے بھی ملسکتا ہے یہ سنکر گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

شبد

اے من میریا بن پوڑی یہ مندر کیوں چڑھیا رام
اے من میریا بن بیڑے پار نہ امبڑی رام
پارس جن اپار برھم گور شبدی سرت لگاوے
ل سادھ سنگت کرے رلیا پھر نہیں پچھتاوے

शब्द

रे मन मोरिया बिन पौड़ी यह मन्दिर क्यों चढ़िया राम
रे मन मोरिया बिन बेड़ी पार न अमड़े राम ।।
पारस जिन अपार प्रीतम गुरु शब्दी सुरत लगावे
मिल साधुसंगत करहि रलिया फिर नहीं पछितावे

کر کرپا یہ داں دیال سانچ ہر نام سرت پاوے
نانک سے اتھ سنو پریتم گور شبدی من سمجھاوے

कर कृपा यह दान दयालु साँच हर नाम सुरत पावे
नानक पै अस्पे सुनहु प्रीतम गुरु शब्दी मन समझावे

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مردانہ بغیر زینہ کے اوپر مندر کے چڑھا نہین جا سکتا ہی جسطرح بغیر کشتی کے دریا پار انسان نہین جا سکتا ہی پس اِسیطرح بغیر گورو کے پرمیشر بھی نہین مِلسکتا ہی اور پرمیشر نے مایا کا دریا جگت یعنے سنسار مین بہایا ہی اور پرمیشر کے درمیان مین کا دریا عارض ہوگیا ہی پس جو اس مایا کے دریا کے پار اُترے تو پرمیشر تک جا پہونچے ورنہ اسی پار پڑا رہیگا اور مایا کے دریا کے پار جو کے واسطے یہ تدابیر ہین یعنے - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - پرمیشر کا بھجن کرنا اور اُسی کے نام پر خرچ کرنا - جو شخص اِنکی پابندی وہی پار اُتریگا اور پرمیشر کو جا ملیگا اور جو مایا مین لپٹا رہیگا اور اِنکو کبھی تیاگ نہ کریگا وہ اِسی مایا کے دریا مین ڈوبا رہیگا اور اسی کے گرداب بھنور مین ڈوبا رہیگا غوطہ کھاتا رہیگا اے مردانہ تو خوبی یاد رکھنا کہ پرمیشر کے نام لینے والے پرمیشر کی درگاہ جلد پاوینگے اور مایا کے لپٹنے والے نرک کو جاوینگے اور پرمیشر کے نام لینے والے یہان بھی سُکھ پاوینگے اور اُسکے دربار مین بلا مزاحمت سیدھے چلے جاوینگے غرضکہ گورمکھون کا جھنکارا یہان بھی ہوگا اور آگے بھی ہوگا اور منمکھ یعنے ساکت لوگ کو جگہ کہین نہین ہی اور سنساریون کا یہ قاعدہ ہی کہ چلنا چلنا تو کہا کرتے ہین لیکن کسی گورمکھ سے ملکر یہ نہین پوچھتے ہین کہ وہ استھان کیسا ہی کہ جہان پر جانا ہی اے مردانہ تو یاد رکھ کہ جو لوگ پرمیشر کو اور گورو کو دو جانتے ہین وہ جاہل ہین اور اگیانی ہین اور جو لوگ پرمیشر اور گورو کو ایک مانتے ہین اور دو نہین جانتے ہین وے لوگ گورمکھ کہلاتے ہین مثل ہی کہ جو ہر روٹھے تو گورو کے پاس جاوے اور جو گورو روٹھے تو کہان جگہ پاوے یہ کہکر ست گورو مہاراج نے کرتا کا دھن باد کرکے متھا ٹیکا اور مردانے بھی ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک ٹھگ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۳

ست گورو مہاراج جاتے جاتے ٹھگون کی بستی مین جا پہونچے اور ایک ٹھگ کے گھر مین جا کر رات کو مقیم ہوے یہ سُنکر اُس بستی کے جو ٹھگ لوگ تھے وہ اُس ٹھگ کے گھر آئے اور آپس مین کہنے لگے کہ کہو بھائی کہ شکار تو گھر بیٹھے تمھارے ہاتھ لگا ہی قرینہ سے پایا جاتا ہی کہ اِن لوگون کے پاس بہت مال ہی جسکی وجہ سے فقیرانہ بھیس اِنھون نے بنایا ہی رات کو اچھی طرح سے اِن لوگون کی خدمت کرنا ہم کو تم سے ملینگے یہ کہکر وہ لوگ تو اپنے اپنے گھر چلے گئے بعد اِسکے رات کو ست گورو مہاراج کے پرتاپ سے اُن ٹھگون کے اوپر نیند و غفلت کا لشکر ایسا غالب ہوا کہ سب کو بیہوش کر دیا کہ سوا پہر دن چڑھے تک وہ لوگ سو یا کیئے اور ست گورو مہاراج بڑے سویرے اُٹھکر چلدیے غرضکہ بستی کے لوگون کو جب یاد آئی تو اُس ٹھگ کے مکان پر سب دوڑے آئے یہان دیکھا کہ دروازہ بند ہی لوگون نے آواز دی تب وے لوگ نیند سے ہوش مین آئے اور مکان سے باہر آئے تب اُن لوگون نے اُس صاحب مکان سے کہا کہ جو مال اُن فقیرون سے تم نے لوٹا ہی وہ ہمکو بھی تقسیم کر دو بجواب اُسکے اُسنے کہا کہ اے بھائی مجھکو تو نیند ایسی آئی کہ مطلق خبر نہ رہی جب تم نے آکر مجھے جگایا تب مجھکو خبر ہوئی یہ سُنکر ان لوگون نے کہا کہ تو محض جھوٹا ہی بلکہ تنہا خوری کیا چاہتا ہی اِسوجہ سے اُس سے سب لوگ لڑنے پر آمادہ ہوے وقت اُس ٹھگ نے قسم کھائی تو اُن لوگون کو یقین آیا تب چار آدمی نہایت چالاک اُن لوگون نے ست گورو مہاراج کی تلاش مین چارون طرف دوڑائے غرضکہ پانچ کوس پر ست گورو مہاراج سے ملاقات ہوئی تب اُن ٹھگون نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ ہمارے مکان کا

تمام مال اور اسباب لوٹ کر کہان جاتے ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُنکی بدی کی طاقت کو کھو دیا اور فرمایا کہ ای بٹیا تم مجہ سے کیا کہتے ہو بجواب اِسکے اُن ٹھگون نے کہا کہ اپنا مال و اسباب سب ہمکو دیدو ورنہ ہم تمکو مار ڈالینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچہا تو ہم تمہارے پاس ہی ہین کہین جا نہین سکتے ہین ہم اور تم یہان پر بیٹھکر پرشاد پا دین بعد اِسکے تم میرا مال و اسباب لے لینا یہ سُنکر اُن ٹھگون نے کہا کہ ای بھائی یہان پرشادی کیونکر ہوگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی وہ ایک میکو مٹی کے برتن بنا رہا ہی اُسکے پاس سے ایک کورا برتن لے آؤ اور اُسمین تھوڑا سا دودھ لے آؤ تاکہ کھیر بنا دین اور کھاوین یہ سُنکر وہ ٹھگ جاکر دودھ لائے اور کہنے لگے کہ آگ کہان سے لا دین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ دھوان اُٹھتا ہی یہ سُنکر وہ ٹھگ اُس مقام پر آگ لینے گئے تو وہان جاکر دیکھا کہ ایک مردہ جل رہا ہی یہ دیکھکر وہ ٹھگ پلٹ آئے اور ست گورو مہاراج سے کہا کہ کیا آپ ہمکو دھوکا دیتے ہین جو ایسے ایسے مقام پر بھیجتے ہین ہم لوگون کو اِدھر اُدھر بھیجکر کیا بھاگ جانے کا ارادہ رکھتے ہو بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تم اطمینان رکھو ہم کہین نہ جاوینگے غرضکہ منجملہ چار ٹھگون کے دو آدمی ست گورو مہاراج کی نگرانی کے واسطے بیٹھے رہے اور دو آدمی پھر آگ لینے گئے اُسوقت راستے مین دیکھا کہ ایک آدمی کی گردن مین طوق ہاتھون مین ہتکڑی پیرون مین بیڑی پڑی ہین اور اُسکو جم کے دوت مارتے ہوے لیے جاتے ہین یہ کیفیت دیکھکر وہ ٹھگ لوگ چلے گئے پھر تھوڑی دیر مین اُسی آدمی کو دیکھا کہ ایک پالکی پر سوار اور وہ جو جم کے دوت اُسکو مارتے تھے اُسکی پالکی کے کہار بنے ہوے لیے جا رہے ہین اتنے مین پھر دیکھا کہ دھرم راج کے آدمیون اور جم راج کے آدمیون مین جھگڑا ہو رہا ہی یہ کیفیت دیکھکر ایک ٹھگ نے اُن جم کے دوتون سے دریافت کیا کہ ای بھائیو تم مین کیا نزاع ہی علاوہ اِسکے ہمکو اِس بات کی حیرانی ہی کہ جاتے وقت ہم نے اِس آدمی کی بہت بُری گت دیکھی تھی اور اب اِسکو پالکی پر سوار دیکھتے ہین یہ سُنکر اُن جم کے دوتون نے کہا کہ ای بھائی یہ آدمی بڑا پاپی ہی اِسواسطے ہمکو نرک مین اِسکے لیجانے کے واسطے حکم ہوا تھا لیکن جس سادھو کے لوٹنے و مارنے کے واسطے تم آئے ہو اُسکی درشن سے اِسکی حالت تبدیل ہوگئی یعنے اُنھین کے پرتاب سے رام کے جن اِسکو چھوڑا کے لیے جاتے ہین یہ بات سُنتے ہی ٹھگ مذکور نہایت خوفناک ہوے اور وہان سے پلٹ کر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرا تھا اُنکا اور نہایت ادب کے ساتھ عاجزی کرکے ست گورو مہاراج کے سامنے بنتی کرنے لگے کہ ای ست گورو مہاراج یہ پرتاب آپ کا ہم نے ہرگز نہین جانا اور اپنے ساتھیون کو کل کیفیت ست گورو مہاراج کی کہ سنائی اور کہا کہ ای بھائیو افسوس کہ جنکے مارنے اور لوٹنے کے واسطے ہم لوگ یہان آئے ہین وہ تو مہا پُرکھ ہین کیونکہ اِنکے دیکھتے ہی ایک مہاپاپی کی حالت تبدیل ہوگئی یہانتک کہ اُنکی درشنی کی بدولت وہ مہاپاپی مذکور سیدھا بیکنٹھ کو چلا گیا آپس مین وہ ٹھگ لوگ سب باتین کرکے چارون ٹھگ مذکور ست گورو مہاراج کے آگے آکر دست بستہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ ای مہا پُرکھ و ای سنت جی صاحب ہم لوگون نے بڑے ہی پاپ کیے ہین اب آپ ہی ہمارے پاپ دور کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج اُن ٹھگون پر بہت ہی دیال ہوے اُسوقت اُن ٹھگون نے عرض کیا کہ حضور ہماری بستی مین چلکر ہم سب کو سرفراز کیجیے تو ہمارا بھلا ہوگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُن ٹھگون کی بستی مین چلکر قیام فرمایا اور اُن ٹھگون سے اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تمہارے پاپ جب ہی دور ہونگے کہ جب یہ کام تم یعنے ٹھگی اور آدمی کے مارنے کا چھوڑ دوگے بلکہ یہانتک کہ اِسکی کمائی کا جو کچھ مال و اسباب تمہارے گھر مین ہی وہ سب گھر سے باہر کر دوگے اور اچھا پیشہ یعنے کاشتکاری وغیرہ کرکے اپنا گذر کروگے یہ سُنکر اُن ٹھگون نے ست گورو مہاراج کے ارشاد کو بسر و چشم بجا لا کر اپنا کل مال و اسباب سب کا سب پرمیشر کے نام پر تقسیم کر دیا اور بعد اِسکے وہ سب ٹھگ مذکور پرمیشر کے سکھ ہوے

اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو ہدایت کی کہ اے بھائیو دھرم کی کیرت یعنے روزگار کیا کرو اور ہمیشہ سنت وسادھو کی خدمت بہت عاجزی کے ساتھ کیا کرو تکبری اور غرور کو دل سے دور کرو تب ہی تمہارا اُبکار ہوگا غرضکہ وہ ٹھگ مذکور ست گورو مہاراج کا حکم مانکر اپنا پیشہ لوٹ مار کا چھوڑ چھوڑ کر ست گورو مہاراج کے چرنون کا چرن امرت پیا اور سکھ بنا اور کاشتکاری وغیرہ کا کام کرنے لگے اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگے اور اپنی بستی مین ایک دھرم سالہ بنایا اور ایک باغ لگایا چنانچہ ست گورو مہاراج کے قدمون کی بدولت اُس سال اُس مقام پر بارش بھی خوب ہوئی کہ جسکی وجہ سے اُنکی کاشتکاری بھی بہت ہی پیدا ہوئی لیکن اتفاق وقت سے ہوا جو تیز اور تند چلی تو وہان کی چڑیون کو بہت نقصان پہونچا یعنے بہت کچھ مرگئین اور ایک مقام پر ایک گڑھا تھا پانی سے بھکر اُس گڑھے مین ٹھہرین اُسوقت ست گورو مہاراج اپنے دھیان مین مگن بیٹھے تھے اُن جانورون کو مردہ دیکھکر مردانہ کو بہت دیا یعنے رحم آیا اور کہا کہ اے واہ گورو جی واہ نرنکار جی یہ جانور تو اسقدر مر گئے ہین کہ نہایت درد معلوم ہوتا ہے بس بہتر ہے کہ یہ سب جانور زندہ ہوکر اُڑ جاوین اور مردانہ پانی اچھی طرح سے پئین اور کہا دین مردانہ کے منہ سے نکلتے ہی وہ سب جانور زندہ ہوکر اُڑ گئے یہ کیفیت لوگون نے دیکھکر کہا کہ دھن ست گورو مہاراج ہین کہ جنکے چیلہ مین یہ سامرتھ ہے کہ جس نے اسقدر مُردہ جانورون کو زندہ کردیا ہے یہ بات سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مین نے تجھکو یہ بات کبھی کہی تھی کہ مردہ جانورون کو زندہ کردینا یہ سُنکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر مردانہ نے متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے اُسی وقت مردانہ کی طاقت اِس قسم کی لے لی بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک اونچے ٹیلہ پر جا بیٹھے اُسوقت ست گورو مہاراج کے قدمون پر کیا ہندو کیا مسلمان سبنے گرکر متھا ٹیکا اور تمام وہان کے لوگ گورو نانک گورو نانک کہنے لگے اور سب لوگ ست گورو مہاراج کا جس گانے لگے وہان کے لوگون کو یہ یقین آگیا کہ ست گورو مہاراج اور پرمیشر مین ذرا بھی فرق نہین ہے اتنے مین ایک شخص اُسی (بھولا) نامے ست گورو مہاراج کے پاس آیا متھا ٹیک کر بیٹھ گیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او بھائی کہو کیا روزگار کرتے ہو بجواب اسکے اُسنے ست گورو مہاراج سے عرض کی کہ اے سچے بادشاہ میرا روزگار تو چوری کا ہے اور ٹھگی مین کیا کرتا ہون ایک مقام بہت ویرانہ مین ہے وہین پر مین نے مکان بنا رکھا ہے اُس مقام پر آنے جانے والون کی رہزنی کیا کرتا ہون یہی پیشہ ہے اور یہی روزگار اسی سے گذر اوقات ہوتی ہے اُس مقام سے مسافر نکلکر جانے نہین پاتا ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بھولا بیشک تمہارا نام بھی بھولا ہے اور تم خود بھی بھولا ہو اب ایک بات یہ تو اپنے عزیز واقارب سے جاکر دریافت کرو کہ مین تمہارے واسطے یہ پیشہ اور یہ روزگار کرکے لاتا ہون لیکن جب میرا اخیر وقت ہوگا تو تم میرا بھی کچھ ساتھ دو اور مجھکو جم کے دُوتون سے چھوڑاؤگے یہ سُنکر بھولا نے جواب دیا کہ ست بچن ست گورو مہاراج آپ نے مجھکو آگاہ کرکے میرا اُستار کردیا اب مین آپ کے سرن مین آیا ہون اب مجھکو جم کے دُوتون سے آپ ہی چھوڑائیے گا ست گورو مہاراج بھولا سے نہایت خوش ہو اور فرمایا کہ بھولا کرتار اچھا ہی کریگا کیونکہ جو پرانی تمام اُمیدون کو چھوڑکر پرمیشر کے سرن مین آتا ہے وہ پرمیشر ہی کا ہوجاتا ہے کیونکہ اُسکا قول ہے کہ جو شخص میرے سرن آوے میرے گلے لگ جاوے اور اِس قول کا پرمیشر پابند ہے یہ بات سُنکر بھولا اپنے عزیزون کے پاس گیا اور پہلے اپنے والدین سے دریافت کیا کہ تم لوگ میرے اخیر وقت مین کچھ میرے مددگار ہوگے یہ سُنکر والدین نے جواب دیا کہ ہم سے تمہارا جسم بنا ہے اور ہم لوگون نے اپنے اوپر کس قدر تکلیف اُٹھا کر تیری پرورش کی ہے اور ابھی تک تیری پرورش کرتے چلے آتے ہین تیری شادی کی اُسکا بار سب اُٹھایا اب تو ہماری خدمت کر کہ جو ہم خوشی سے بسر کرین لیکن یہ بات یاد رکھ کہ

اتیہ مین کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی بعد اسکے بھولا نے اپنی عورت سے جاکر دریافت کیا اُسنے بھی سُنکر جواب دیا کہ اتبو ہماری پرورش اور تمھارے والدین کی پرورش تمھارے ذمہ ہی چاہے جہان سے اور جس طرح لاؤ ہملوگون کو کھلاؤ یہ سُنکر پھر اپنی اولاد سے دریافت کیا اُن لوگون نے بھی کہا کہ ہم تو تم سے پیدا ہوے ہین ہماری پرورش تمپر فرض ہی ہمکو کسی بات سے کچھ واسطہ نہین ہی اِن سب لوگون کی باتین سُنکر بھولا نے اپنے تمام خاندان کو یکجا کرکے کہا کہ اب جو مین کہتا ہون وہ تم لوگ سُنو اتنے دنون تک تو مین تمھارے ہی واسطے پاپ کرتا تھا کہ جسمین تمھاری پرورش ہووے لیکن جب آخر وقت مین جم کا اور میرا مقابلہ ہوگا اُسوقت پرمیشر کی درگاہ مین میرے اعمالون اور افعالون کی پُرسش مجھ سے ہوگی اور کسی سے کچھ واسطہ نہوگا تو جم کے دوتون کی مار مجھی پر پڑیگی اور کوئی میرا ساتھ نہ دیگا یہ بات سُنکر خاندان والون نے کہا کہ یہ بات تو بہت ہی سچ ہی کہ تمھارا ساتھ تمھارے فعل ہی دینگے بموجب مثل کہ جیسا کرے ویسا پاوے کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی اور اُسکی درگاہ مین تو ہر ایک کو خود ہی جواب دینا ہوتا ہی کیونکہ وہان پر کسی کے بدلے کوئی پوچھا بھی نہین جاتا ہی اور نہ کوئی کسی کے عوض مین مار کھاتا ہی غرضکہ بھولا ندکور سب لوگون کے ایسے ایسے جواب سُنکر بہت تشویش مین ہوگیا اُسوقت بھولا نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر دے مارے اور کہا کہ دیکھو بھائی مین نے اپنی اسقدر عمر مفت ضایع کی اگر مجھکو یہ بات پیشتر سے معلوم ہوتی کہ میرا کوئی غم شریک نہین ہی تو نہ ہوگا تو مین تم لوگون کے واسطے اسقدر پاپ کیون کرتا پس بھولا ندکور نرموہ یعنے بے غم ہوکر اپنے گھر سے واپس آیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرا اور دست بستہ ہوکر کہنے لگا کہ ای ست گورو مہاراج ابتک مین نہایت غلطی مین تھا اب مجھکو بخشدیجے کیونکہ میری تمام عمر یونہی ضایع ہوئی مین تو ایک سمندر مین ڈوبا جاتا ہون اب آپ اپنے درشن کرنے کی شرم رکھیے اور اپنے قدمون مین لیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھولا کرتار کے آگے متھا ٹیک یہ سُنکر بھولا ندکور نے پھر ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھولا ندکور کی پشت ٹھونکی پھر کیا دیر تھی بھولا ندکور کی آتما شدھ ہوگئی اور بھولا ندکور لگا گورو گورو جپنے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھولا ندکور سے کہا کہ ای بھولا اب جسقدر مال و اسباب ٹھگی کی کمائی کا تیرے پاس ہی وہ سب پرمیشر کے نام پر اُٹھا دو لٹا دے یہ سنتے ہی بھولا ندکور نے اپنا کُل مال و اسباب ست گورو مہاراج کے ارشاد کے موافق اُٹھا دو لٹا دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُن بھولا دھرم کی کیرت یعنے روزگار کیا کر سکھ و سیوک سادھو سنت کی سیوا ٹہل کیا کر اور جو سنت آوین اُنکی خدمت بے اُپھل ہوکر کرنا جس سے تیرا اُدھار ہوگا اور اپنے خاندان والون کو بھی ایسے ہی روزگار سکھلا آؤ یہ سُنکر بھولا نے ست گورو مہاراج کے آگے پھر متھا ٹیکا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھولا ندکور کو گورمنتر دڑھایا اور اُن ٹھگون کو بھی کرتارتھ کیا پھر وہان سے ست گورو مہاراج رخصت ہوکر آگے کو تشریف لے گئے ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک کوڑھی فقیر کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹۴

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک شہر مین جا پہونچے بھائی بالے اور بھائی مردانہ تو ہمراہ ہی تھے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج اِس شہر مین کسی مقام پر آج کی رات آرام فرمائیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا یہ کہکر شہر مین تشریف لیگئے جہان پر قیام کرنے کا ست گورو مہاراج ارادہ فرماوین وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کی جانب مخاطب نہ ہون اور ٹھہرنے کا کیا ذکر پھرتے پھرتے ست گورو مہاراج پرمیشر کی کرپا سے ایک جگہ جاکر کھڑے ہوے اُس مقام پر ایک گپھا بنی ہوئی تھی اُس گپھا مین ایک

کوڑھی فقیر رہا کرتا تھا اُسنے ست گورو مہاراج کو دیکھا نہین اور ست گورو مہاراج اُس گوپھا کو خالی سمجھکر رات کا وقت تو تھا ہی اندر جا بیٹھے اور اُسمین تمام شب مقیم رہے جب اُس فقیر نے ست گورو مہاراج کو دیکھا تو عرض کیا کہ ای غریب نواز اور ای مہا پورکھ جی میرے نزدیک تو جانور تک نہین آتے مین بلکہ مجھکو دیکھکر دور بھاگتے ہین اب اِس سے زیادہ مین اپنا حال اور کیا کہون میرے اوپر پرمیشر کی کرپا سے آپنے بڑی ہی مہربانی کی جو آپ نے اپنے درشن مجھکو دیے اب مجھکو یقین آگیا کہ میرا بھلا ہوگا غرضکہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کی چار پہر رات اُسی گوپھا مین قیام پذیر رہے حالانکہ اُس کوڑھی فقیر کے جسم سے بہت ہی بو آتی تھی اور وہ بیچارہ نہایت ہی تکلیف مین تھا کہ جسکی وجہ سے نہایت رنجیدہ رہا کرتا تھا اُسکی تکلیف دیکھکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

راگ دھناسری محل پہلا	राग धनासरी महल्ल पहिला
جیو تپت ہے بارو بارا	जीव तप्त है बारो बारा ।
تپ تپ کھپے بہت سکارا	तप तप खपै बहुत बिकारा
جے تن بانی بسرے جاسے	जै तन बाणी विसर जाय
جیو پکاری رے بلاسے	जीव पुकारै रे विल्लाय
بہتا بولن جھکھڑ ہوسے	बहुता बोलन झखड़ होय
بن بولے جانے سب کوسے	बिन बोले जानै सब कोय।
ایک رہاؤ	एक रहाव
جن کن کیتے اکھی ناک	जिन कन कीते अखी नाक
جن جبھیا دیتی بولے تت	जिन जिभ्या दीनी बोले तत
جن من رکھیا اگنی پاسے	जिन मन रखिया अगिनी पाय
واجی پون اکھے سب واسے	वाजै पवन आखै सब वाय
جیتا موہ پریت سواد	जेहिता मोह प्रीत स्वाद ।
سب کالکھ داگا داگ	सब का लिख दागा दाग
داگ دوس موہ چلیا لاسے	दाग दोष मोह चलिया लाय
درگا اسنڑ ناہین جاسے	दर्गाह बैसड़ नाहीं जाय
کرم ملے اکھڑ تیرا ناون	कर्म मिले अकखड़ तेरा नाँव
جت لگ ترنا اور نہین تہاون	जित लगतरना और नहीं थाँव
جن کوسے ڈوبے پھر ہووسے سار	जिन कोई डूबे फिर होवै सार
نانک سانچا سرب داتار	नानक साँचा सर्वदा तार ।

ستگورو مہاراج نے جس وقت یہ شبد فرمایا تو وہ کوڑھی فقیر اُٹھکر ست گورو مہاراج کے پیرون مین آگرا پھر گیا تھا اُسی وقت اُس کوڑھی فقیر کی سدھ بدھ نرمل ہو گئی اور اُسی وقت اُسکا تمام جسم اچھا ہو گیا تمام بیماری ست گورو مہاراج کے قدمون کی بدولت ہی جاتی رہی اور وہ کوڑھی فقیر لگا گورو گورو جپنے غرضکہ ست گورو مہاراج نے اُسکو نہال کر دیا جب کچھ دن چڑھا ست گورو مہاراج وہان سے چلنے لگے اُسوقت اُس شہر کے لوگون کو خبر ہوئی کہ جن سنتون کو ہمنے رات کو اپنے یہان ٹھہرنے نہین دیا تھا اُن پرمیشر کے پیارون کی بدولت وہ کوڑھی فقیر اچھا ہو گیا بلکہ رات کو وہ لوگ اُسی کوڑھی فقیر کی گوپھا مین قیام فرما رہے اتنے مین اُس کوڑھی فقیر نے بھی سب لوگون سے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو بھائی اُس مہاپورکھ کی میرے اوپر ایسی کرپا ہوئی ہے کہ کس قدر مدت کا کوڑہ میرا دم کے دم مین اچھا ہو گیا یہ کیفیت تمام لوگ سنکر ست گورو مہاراج کی تلاش مین دوڑے اور فوراً ہی تلاش کرکے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ ہو کر نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ اے سادھو جی اور اے مہاپورکھ جی ہمارے اوپر کرپا کیجیے اور ہمارا بھی بھلا کیجیے کہ جس سے ہمارا کلیان ہو اور ہماری بھلائی اب اسی مین ہے کہ اپنا سکھ ہمکو کیجیے تاکہ ہمارا جنم مرن کٹ جاوے کیونکہ ہم محض غافل تھے اور آپ سنت ہین اور جگت کے ترن تارن ہین اے ست گورو مہاراج اب ہم پر دیا کیجیے غرضکہ اُن لوگون کی عاجزی دیکھکر ست گورو مہاراج کو بہت ہی دیا آئی کیونکہ ست گورو مہاراج تو دیا کے سمندر ہی تھے جگت کے اُدھار کرنے کے واسطے آپ کا اوتار ہی تھا آپ وہین بیٹھ گئے اتنے مین اُس شہر کے لوگ کیا چھوٹے اور کیا بڑے بلکہ بوڑھے تک دوڑتے ہوے چلے آرہے تھے اُن لوگون سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی ہم تمھارے اوپر جب ہی مہربان ہونگے جس وقت تم لوگ اِس مقام پر ایک استھان بناؤ کہ جسمین پردیسی سادھو سنت آکر سُکھ پاوین اور اُن سنتون کو بھوجن بھی ملا کرے اور سنتون اور سادھوون کی خدمت نہچل ہو کر کیا کرو اپنے روزگار سے پرمیشر کے نام پر خرچ کیا کرو یہ سُنکر اُن لوگون نے عرض کیا کہ اے دین دیال جو ارشاد حضور کا ہوگا اُس سے ہم لوگون کو بہر حال اقبال ہے اور فوراً ہی دھرم سالہ بنانا شروع کیا اُسوقت اُن لوگون کو ست گورو مہاراج نے اپنا سکھ کیا اور سب کو گورمنتر دلایا اور ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو پرمیشر کو ہمیشہ حضور جاننا چھل اور کپٹ نہین کرنا اور ہر حالت مین یعنے دُکھ اور سُکھ مین خوشحال رہنا اور دھرم کی کیرت یعنے روزگار کرنا دسوان حصہ پرمیشر کے نام پر دینا غرضکہ ایک دن بہت سے سکھ اکٹھا ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج خود اپنی زبان فیض ترجمان سے اپنے سکھون کو ایک ساکھی سنائی تاکہ سب سنگت کو اعتقاد ہووے ست گورو مہاراج ساکھی فرما ہی رہے تھے کہ اتنے مین ایک سکھ نے سوال کیا کہ اے ست گورو مہاراج ساکھی کس طرح کمائی جاوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ساکھی اسطرح پر کمائی جاتی ہے جیسا کہ ایک راجہ نے کمایا ہے کہ خود تو اُدھار ہوا اور اپنے گورو کو بھی اُدھار کیا کہ جسکو ساکھیات پرمیشر کے درشن پراپت ہوے۔

شبد

ور کہیا سو کار کماؤ
ورکے کرنے کا ہے دھاؤ

शब्द

गुरु कहिया सो कार कमाऊ
गुरु की करनी काहे धाऊ

ساکھی فرمودہ ستگورو مہاراج

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی سکھو ایک راجہ تھا کہ جو ہمیشہ اپنے گھر مین پرمیشر کی بھگتی کیا کرتا تھا راج کاج بھی بخوبی انجام یا کرتا تھا ایک دن اُسکے دل مین آیا کہ مجھکو اتنے دن راج کرتے ہوے کیا جانئے کہ اب آگے کو راج کاج کرنا ہے یا نہین لیکن پرمیشر اسی

آدمی کے جسم مین ملیگا یہ سوچ سمجھکر اپنے لڑکے کو راج دیدیا اور اُسکو ہدایت کی کہ بیٹا اِس ملک و ریاست کو یہ نہ سمجھنا کہ یہ راج میرا ہی بلکہ ہمیشہ یہ سمجھتے رہنا کہ یہ سب دھن دولت راج تاج ملک و ریاست سب پرمیشر ہی کا ہی اور مین پرمیشر کا بندہ ہون اور اِس ملک مین جسقدر جان حیوان و انسان کے ہین وہ سب پرمیشر ہی کے ہین اِسطرح سمجھ بوجھکر راج کاج کرتے رہنا اور انصاف اور عدل و دھرم کے ساتھ کرنا اور اِسیطرح پر اپنے وزیر کو بھی سمجھایا اور آپ ریاست سے علیحدہ ہو گیا اور فقیرانہ لباس کر کے کسی طرف جنگل کو چلا گیا اور کسی جنگل مین جاکر عبادت کرنے لگا اور راجہ مذکور ایک ہیرا (لعل) اپنے ساتھ لیتا گیا اِس خیال سے کہ اب تنہائی مین پرمیشر کا نام سمرن کرونگا اور جنم مرن کا دُکھ دور کرونگا جب راجہ مذکور اپنے گھر سے چلا تو ایک چور نے راجہ کا پیچھا لیا اور اپنے دل مین چور نے خیال کیا کہ اتنا بڑا راجہ آتا ہی کچھ نہ کچھ ضرور ہی اپنے ساتھ لایا ہوگا اب جہان پر موقع پاؤنگا وہین اپنا ہاتھ دکھاؤنگا اگر خوشی سے نہ دیگا تو ایذا کرونگا غرضکہ چور مذکور بھی راجہ کے پیچھے پیچھے رہا کرتا تھا اب راجہ تو پرمیشر کی بندگی مین مصروف رہنے لگا اور اُسی جنگل مین بسر کرنے لگا ایک دن کسی برت کا دن تھا راجہ مذکور کسی تیرتھ پر اشنان کرنے لگا اُس مقام پر کتھا بھی ہو رہی تھی اُسوقت اُس کتھا مین یہ اتہاس نکلا (کہ گورو بناۓ نہین پاوے) چاہے کوئی شخص کتنا ہی جپ تپ تیرتھ برت کرے اگن مین تپے سندھیا بندھن پوجا سیوا انیک پرکار کی کرے جگ بھی کرے لیکن بغیر گورو کے کسی کی مکت نہ ہوگی کیونکہ یہ طریقہ پرمیشر نے خود ہی رکھا ہی یہ ذکر سُنکر راجہ مذکور نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین ابتک گورو نہین کیا مجھکو بھی لازم ہی کہ مین گورو ضرور کرون راجہ اپنے دل مین یہ بات سوچ ہی رہا تھا کہ ایک شخص نے اُس کتھا سُننے والون مین سے دریافت کیا کہ ای مہاراج پرمیشر نے کیا طریقہ رکھا ہی آپ ہی اپنی زبان سے فرمایئے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھ پرمیشر مین اور گورو مین اور پرمیشر کے اوتارون مین اور پرمیشر کے سنتون بھگتون مین کوئی فرق نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بلویسر اوتار پرمیشر کے ہین منجملہ اُنکے رام چندر و کرشن چندر آدک اوتار کلا دھاری ہوئے ہین چنانچہ اُن لوگون نے بھی بسشٹ جی اور سندیپن منی کو گورو کیا ہی علاوہ اِنکے جتنے سنت و بھگت ہوئے ہین سبھون نے گورو ہی کے ذریعہ سے بھگتی و مکتی پائی ہی پرمیشر کا راستہ گورو کے ہی ذریعہ سے ملتا ہی۔ اُس سکھ کے سوال کا جواب دیکر پھر ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ راجہ مذکور صرف اِسقدر اتہاس سُنکر اور اپنے دل مین گورو کرنے کا قصد کر کے اُس کتھا سے چلا گیا اور وہ چور بھی راجہ کے ساتھ ہی پیچھے پیچھے رہا کرتا تھا اُس چور نے اپنے دل مین خیال کیا کہ راجہ سے اِسطرح پر تو کچھ ہاتھ آتے نظر نہین آتا ہی اب جب راجہ سو جاوے تو اُسکو مار کر جو کچھ ہووے لیا جاوے چونکہ راجہ کو بھجن سے از حد شوق تھا اِسلیے راجہ مذکور رات و دن بھجن ہی مین لگا رہتا تھا سوتا کبھی نہ تھا اب راجہ کو اُس بات کا بھی خیال رہنے لگا کہ مجھکو گورو کرنا ضرور ہی لیکن کس طرح کا گورو ہونا چاہیے کیونکہ گورو پر اعتقاد لانا ہی اِسلیے پہلے ہی سے سوچ سمجھکر کرنا ہی تھوڑی دیر کے بعد اپنے دل مین یہ بات ٹھان کر کہ اب جو ہو سو ہوگا صبح کو جو آوے اُسی کو گورو کرنا چاہیے چور اپنے فراق مین رہا کرتا تھا اُسنے دیکھا کہ راجہ تو کبھی غافل ہوتا ہی نہین کبھی سوتا ہی نہین اِسلیے بہتر ہی کہ اب جاگتے ہی مین جو کچھ ہو اِس سے لے لینا چاہیے کیون اتنا دن فضول نہ کھونا چاہیے غرضکہ چور مذکور صبح اُٹھکر راجہ کے مارنے کے قصد سے چلا وہان راجہ نے پہلے ہی سے یہ ٹھان رکھا تھا کہ جو کوئی صبح آویگا اُسکو گورو کرونگا چنانچہ راجہ نے چور کو اپنی طرف آتے دیکھا دیکھتے ہی دوڑتے اُٹھکر اُسکے قدمون پر گر کر کہنے لگا کہ بڑی دیا کی جو مجھکو آپ نے درشن دیا جو بات میرے دل مین تھی وہ پرمیشر نے آج پوری کی پہلے تو راجہ کو اُٹھکر چلتے ہوئے دیکھکر اُس چور نے خیال کیا تھا کہ شاید راجہ بڑا طاقتور ہی کہ جو میری طرف آرہا ہی لیکن اپنے دل مین خیال کیا کہ اکیلے وہ بھی ہی اور مین بھی ہون دیکھا جاویگا

جب راجہ کو قدمون پر اپنے گرتے دیکھا تو اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید راجہ مجھکو ڈر گیا چور نے اُس راجہ سے کہا کہ ای راجہ تو کسکو گورو کہتا ہی ای راجہ تو غلطی مین ہی کیونکہ مین تو چور ہون گورو نہین ہون راجہ نے اپنی صدق اعتقادی سے کہا کہ ای گورو مہاراج مین بہارا آپکے بہانا ہون آپ مجھ سے نہ چھپائیے آپ میرے پورے گورو ہین مین آپ کو گورو کیا چاہتا ہون مجھکو یقین ہوگیا کہ اب مجھکو اپنا سِکھ کرنے کے واسطے یہان آئے ہین چور نے اپنا حال کو صاف بیان کیا لیکن راجہ نے ایک بھی نہ مانا اور مکرر سہ کرر وہی کہتا رہا اُسوقت چور نے پھر کہا کہ ای راجہ کیا تو میرا سِکھ ہوا چاہتا ہی اگر تیرا ارادہ یہی ہی تو مجھ سے صاف اور سچ بول اور جو کچھ اپنے گھر سے لایا ہو وہ میری نذر کردے یہ سنکر راجہ نے کہا کہ ای گورو جی مین اپنے مکان سے ایک عمدہ لعل لایا ہون وہ یہ موجود ہی بلکہ یہ کیا چیز ہی یہ تن اور من اور دھن سب آپ ہی کا ہی یہ سنکر چور رندکور نے راجہ سے وہ لعل لے لیا اور راجہ سے کہا کہ ای راجہ جو کچھ گورو کہے وہی کرنا چاہیے سِکھ کی اسمین بھلائی ہوتی ہی راجہ نے کہا کہ بہت اچھا جو کچھ آپ کا ارشاد ہوگا وہی تعمیل مین کرونگا چور نے کہا کہ ای راجہ اب تم یہین بیٹھے رہو جبتک میرا حکم نہ ہو یہان سے ہرگز نہ اُٹھنا راجہ نے کہا کہ بہت اچھا مین بغیر آپ کے اجازت کے یہان سے کبھی نہ اُٹھونگا یہ کہکر چور رندکور لعل لے کر چلا گیا اور راجہ اپنے گورو کا قول سچ سمجھکر وہین بیٹھا رہا راجہ کو وہان پر بیٹھے ہوئے غرض ایک سال کا ہوگیا پرمیشر جوکہ اپنے داسون کی رکھشیا کرتا ہی راجہ کے پاس آیا اور کہا کہ ای راجہ اب تو یہان کیون بیٹھا ہی بلکہ بہتر تو یہ ہی کہ تو کسی تیرتھ پر جاکر بھجن کر سادھون اور سنتون سے مل یا کسی بستی ہی مین جا بیٹھ ایسے جنگل مین تیرا کیا کام ہی جواب اسکے راجہ نے کہا کہ ای بھائی مجھکو تو میرے گورو کا حکم ہی کہ جبتک مین تم کو حکم نہ دون تبتک تم یہان سے کہین نہ جانا پس جب مجھکو گورو جی حکم دیوینگے تب ہی اُس مقام سے مین جاؤنگا یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ وہ تو ایک چور تھا وہ تیرا خواہ گورو نہین تھا پس ای راجہ تم اُس چور کو گورو کر کے کیا پھل پاؤگے اُس سے کیونکر مکت ہوسکتی ہی جواب اسکے راجہ نے کہا کہ ای بھائی چاہے جو ہو لیکن مین تو بغیر اُنکی اجازت کے یہان سے اُٹھ نہین سکتا ہون سری ٹھاکر جی نے جواب دیا کہ ای راجہ ہمنے تجھ سے کہہ دیا آیندہ تیری مرضی ہو وہ کر غرضکہ راجہ کو اُسی مقام پر ایک سال اور گذر گیا تو سری ٹھاکر جی پھر اُس راجہ کے پاس آئے اور آکر راجہ سے دریافت کیا کہ ای راجہ تم یہان کب سے بیٹھے ہو جواب اسکے راجہ نے کہا کہ ای بھائی مجھکو یہان دو برس گذر گئے یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ یہان کے بیٹھنے سے تمکو کیا فائدہ ہوگا اس سے بہتر ہی کہ کسی بستی مین جا بیٹھو راجہ نے پھر وہی جواب دیا کہ ای مہربان جی میرے گورو کا حکم یہ ہی کہ جبتک مین نہ حکم دون تم یہان سے نہ اُٹھنا پس بغیر گورو کے اجازت کے یہان سے اُٹھ نہین سکتا ہون کیونکہ اُنکے حکم سے یہان بیٹھا ہون بس چاہے جو کچھ ہو جبتک گورو مہاراج خود آکر اجازت نہ دیوینگے ہرگز ہرگز یہان سے نہ اُٹھونگا جسوقت وہ خود آکر اجازت دیوینگے خود اُٹھکر چلا جاؤنگا یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ وہ تو چور تھا اُسکی تعمیل حکم سے تم نرک کو جاؤگے اسلیے بہتر ہی کہ کسی سادھو کی خدمت جاکر کرو اور اُسکو گورو کرو راجہ نے جواب دیا کہ ای مہاراج مجھکو تو اُس سادھو سے زیادہ اور کوئی دکھائی نہین دیتا ہی دنیا مین اگر کوئی سادھو ہی تو وہی ہی مانا کہ اگر وہ سادھو نہین ہین چور ہی ہین لیکن میرے نزدیک تو سادھو ہی ہین بلکہ پرمیشر ہی ہین کیونکہ میرے گورو سامی ہین یہ سنکر سری ٹھاکر جی خاموش ہوگئے اور کہا کہ اچھا راجہ تمھاری خوشی یہی ہی تو بیٹھے رہو اسیطرح جبکہ تیسرا سال ہوا اُسوقت سری ٹھاکر جی نے اپنے دل مین کہا گو کہ وہ راجہ اُسی مستقل مزاجی سے اُسی مقام پر بیٹھا ہی لیکن اُسکی تکلیف مجھ سے اُٹھائی نہین جاتی ہی غرضکہ پھر سری ٹھاکر جی راجہ موصوف کے پاس آئے اور آکر کہنے لگے کہ ای راجہ اب تو یہان سے اُٹھ کھڑا ہو راجہ نے پھر وہی جواب دیا کہ بغیر گورو کے اجازت کے مین یہان سے اُٹھ ہی نہین سکتا ہون اُسوقت سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ جسکو تم دھیان

کرنے ہو وہ مین ہی ہون اب میری اجازت ہی کیونکہ اب تم پرم بھگت کو پراپت ہوے ہو اب تم بیکنٹھ کو چلو تمھاری عبادت قبول ہوگئی تمھارا سمرن پورا ہوگیا راجہ نے کہا کہ مین بلہار جاؤن آپکے درشنون کے کہ جو آپ نے میرے اوپر کرپا کی ہی لیکن بغیر گورو کی اجازت کے مجھ سے اٹھا نہین جا سکتا ہی یہ سُنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ وہ تو چور تھا تمکو ٹھگنے کے واسطے آیا تھا اور تیرے پاس جو وہ لعل تھا اسکو ٹھگ کرلے گیا اب اسکو تم کیا کہتے ہو اب تم بیکنٹھ مین چلکر مقیم ہو یہ سُنکر پھر راجہ نے کہا کہ مین بلہار جاؤن تیرے درشنون کے لیکن بغیر گورو کی اجازت کے ہرگز ہرگز اٹھ نہین سکتا یہ سُنکر پھر سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ای راجہ کیا تو اُس چور کے ساتھ نرک ہی جانا چاہتا ہی یہ سُنکر پھر راجہ نے کہا کہ ای ٹھاکر جی مہاراج مین اُسکے ساتھ نرک ہی کو جانا چاہتا ہون لیکن بغیر اُسکی اجازت کے مین ہرگز ہرگز اٹھ نہین سکتا ہون یہ سنکر پھر سری ٹھاکر جی نے کہا کہ خیر تیری مرضی یہ کہکر اُس چور کے پاس آئے اور اُس چور سے کہا کہ اُس راجہ کو جنگل مین تو بٹھا آیا ہی پھر اُس بیچارے کی تو نے خبر تک نہ لی تو دیکھ تو چلکر کہ اُس راجہ کی کیا حالت ہی یہ سُنکر اُس چور نے کہا کہ ای بھائی تو کسکی بات اور کس کے ساتھ کرتا ہی مین کس کو بٹھا آیا ہون اُسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ارے ٹھگ جس راجہ کا لعل تو ٹھگ کر لایا تھا اُس بیچارے کو ایک میدان مین بٹھا آیا ہی اور اب وہ بغیر تیری اجازت کے اٹھتا ہی نہین ہی سو اب تو جاکر اسکو اٹھا اُسوقت چور نے بھی اپنے دل مین خیال کیا اور یاد کیا تو اُسکو وہ بات یاد آئی کہ وہ راجہ ابتک وہین بیٹھا ہی اپنے دل مین اُس چور نے یہ بھی خیال کیا کہ یہ کون شخص ہی یہ سوچکر اُس چور نے سری ٹھاکر جی سے دریافت کیا کہ ای بھائی تم کون ہو اور تم سے اُس راجہ سے کیا واسطہ ہی اُسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ای چور مین تو وہ ہون کہ جسکے واسطے راجہ نے تجھکو گورو بنایا یعنے خالق خلقیت کا ہون یہ بات سُنکر چور مذکور نے سری ٹھاکر جی کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور بعد اسکے چور مذکور اُس راجہ کی طرف روانہ ہوا اُسکے ساتھ ہی سری ٹھاکر جی بھی تشریف لے گئے کیونکہ اُس راجہ کی محبت عشق حقیقی دیکھکر سری ٹھاکر جی متحمل نہ ہو سکے غرضکہ آگے آگے وہ چور اور اُسکے پیچھے سری نرنکار اُس راجہ کے پاس آئے اُسوقت راجہ نے پہچانا کہ میرے گورو تشریف لائے ہین میرے دھن بھاگ ہین کہ میرے گورو نے مجھکو درشن دیا اور اُٹھکر راجہ نے اُس چور کی ڈنڈوت کی قدمبوس ہوا اُسوقت چور مذکور نے کہا کہ ای راجہ اب تم سری ٹھاکر جی کے قدمبوس ہو یہ سُنکر راجہ مذکور سری ٹھاکر جی کا قدمبوس ہوا اُسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ای راجہ تم اُس چور کے قدمبوس ہو یہ سُنکر راجہ نے جواب دیا کہ ای پربھو جی چور تو میرا تو ہی ہی بجواب اسکے ٹھاکر جی نے دریافت کیا کہ ای راجہ مین تیرا چور کس طرح پر ہون راجہ نے کہا کہ ای پربھو جی اگر تو سادھو ہوتا تو مجھکو تو پہلے ہی درشن دیتا لیکن جب کہ مین اِس سادھو کے قدمون مین لگا اُسوقت تو نے مجھکو آکر درشن دیا پس تو یہ ہی کہ انھین کی کرپا سے آپ کے درشن مجھکو ہوے یہ سُنکر سری ٹھاکر جی نے راجہ سے کہا کہ دھن ہی ای راجہ مجھکو کہ جو تیرے دل مین یہ بات آئی پس مین نے تیری مکت کی اور تیرے پیچھے اس چور کی بھی مکت ہوئی۔

غرضکہ ست گورو مہاراج نے جب یہ ساکھی پوری بیان کی تب سب سکھون نے ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر متھا ٹیکا اُس وقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد

من نے ترسے تاری گورو سکھ
من نے نانک ہوے نہ بھکھ

शब्द

मन ने तेरे तारे गुरु शिष्य
मन ने नानिक भयहि न भिक्ख

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے سکھو جس شخص کو اپنے گورو کے اوپر ایسی مستقل مزاجی و صدق اعتقادی ہوگی اور جو شخص شل اس راجہ کے اپنے گورو کے قول پر مستقل رہیگا وہ بیشک ضرور مکت پاویگا یہ بات سُنکر تمام سنگت نے سری ستگورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج بہت خوش ہوکر وہان سے رخصت ہوے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک پٹھان کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۵

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک پٹھان کے دیس مین جا پہونچے اُس ملک کا یہ رواج تھا کہ آدمیون کو پکڑ کر خرید و فروخت وہان کے لوگ کیا کرتے تھے ست گورو مہاراج اُس مقام پر ایک ٹیکرے پر جا بیٹھے اتنے مین ایک روہیلا پٹھان آ پہونچا ست گورو مہاراج سربسہ شکست ان تو تھے ہی اُسوقت اپنی عمر بارہ برس کی بنالی اور بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو حکم دیا کہ چند دن کے واسطے گپت رہو جب یہ لیلا ست گورو مہاراج کی اُسطرف ہوئی تب وہ پٹھان ست گورو مہاراج کو اکیلا دیکھکر اپنے ساتھ لے گیا اور اپنی عورت سے کہنے لگا کہ اے خدا کی بندی ایک آدمی ہندو دھرم کا خدا کی عنایت سے آج مجھکو ملگیا ہے یقین ہے کہ اسکی قیمت مجھکو بہت سے ملے اُس پٹھان کی عورت نے جب ست گورو مہاراج پر نظر کی تو نہایت خوبصورت نظر آئے تو اُسنے اپنے خاوند سے کہا کہ اے خانصاحب اسکو تو مین بھی اپنے گھر پر رکھونگی اسکو فروخت نہ ہونے دونگی اُسکے خاوند نے کہا کہ اگر اسکو فروخت کرونگا تو اسکی بدولت مجھکو دو راس گھوڑے ملینگے اسکو گھر مین رکھنے سے کیا فائدہ ہوگا یہ سُنکر اُس پٹھان کی عورت نے کہا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو بعد اسکے ست گورو مہاراج کو وہ پٹھان فروخت کرنے لے گیا چونکہ وہ ملک نہایت جاہل تھا اور ست گورو مہاراج اُس ملک کے لوگونکو تارنے کے واسطے ہی وہان تشریف لے گئے تھے اسلیے اپنے آپ کو فروخت کرانے لگے غرضکہ اُس پٹھان نے ست گورو مہاراج کو فروخت کر دیا اور اُسکو دو گھوڑون کی قیمت ملگئی اور ست گورو مہاراج کے ہمراہی یعنی بھائی بالے اور بھائی مردانہ ویسے ہی گپت ست گورو مہاراج کے ساتھ ہی رہے غرضکہ ست گورو مہاراج کو جس شخص نے خرید کیا تھا وہ اپنے گھر لے گیا اُس خریدار کی عورت نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر کہا کہ یہ لڑکا نہایت خوبصورت ہے مین اِس سے اپنے گھر کا کام لونگی چنانچہ خریدار نے کہا کہ اے لڑکے گھر کا پانی وغیرہ بھر لایا کر ست گورو مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا غرضکہ ستگورو مہاراج پانی بھرنے کے واسطے کنوئین پر تشریف لے گئے اور اپنی قدرت یہ آپ نے دکھائی کہ وہان کا کل پانی خشک کر دیا اور کنوئین سے خالی گھڑا لیکر واپس آئے اور آکر اُس مغل سے کہا کہ اے میان جی اُس کنوئین مین تو پانی ہی نہین ہے یہ جواب اُسکے اُس مغل نے کہا کہ اے لڑکے کسی دوسرے پر جا اور پانی بھر لا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہت اچھا یہ کہکر ست گورو مہاراج دوسرے کنوئین پر گھڑا لیکر گئے اور وہان سے بھی خالی ہی گھڑا لیکر واپس آئے اور پھر آکر کہا کہ اے میان جی اُس کنوئین مین بھی پانی نہین ہے غرضکہ صبح ہوتے ہی تمام بستی مین شور مچگیا جدھر سے دیکھو یہی آواز آ رہی ہے کہ پانی نہین ہے سب لوگ کہنے لگے کہ اے خداوند کریم یہ کیا ہوا اور اب پانی بغیر کیا سب کو خداوند کریم مار ہی ڈالیگا کیونکہ سب کنوؤن کا پانی ایک ہی دفعہ خشک ہو گیا کوئی کہتا تھا کہ ابھی شام تک پانی تھا رات ہی بھر مین کیا ہو گیا اب سب لوگ اُس بستی کے حیران و پریشان تھے

لیکن ست گورو مہاراج نہایت خوش بیٹھے تھے ست گورو مہاراج کے چہرے کو دیکھکر وہان کے لوگ کہنے لگے کہ دیکھو بھائیو ہم سب لوگ تو حیران و پریشان ہین لیکن فلان مغل نے جو ایک لڑکا کل خرید کیا ہی اُسکا چہرہ بشاش ہی اُسکے چہرہ پر ذرا بھی ملال اور رنج پایا نہین جاتا ہی اتنے مین اُس مغل نے جس نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا تھا جواب دیا کہ ای بھائی ابھی وہ لڑکا کل ہی اِس بستی مین آیا ہی اور نہایت نیک بخت کل ہی سے مین نے اُسکو پایا ہی جس کام کو کہدیا فوراً بجا لایا اور ہر طرح سے راضی و خوشی اُسکے چہرے سے عیان ہی جب کچھ دیر اور ہوئی اور لوگ بیچین ہونے لگے اور ست گورو مہاراج کا چہرہ اُن لوگون نے جب بہت بشاش پایا تب تو سبھون کے دل مین یہ خیال آیا کہ ہونہ ہو اسمین ضرور ہی کچھ بھید ہی چنانچہ اسمین سبھون نے مشورہ کیا اور ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور ست گورو مہاراج سے یہ گفتگو لائے کہ اس بستی مین کبھی پانی کی خشکی نہین ہوئی تھی لیکن جبہی تمہارا آنا اِس بستی مین ہوا ہے اور کل ہی پانی بھی خشک ہوا ہی اِس بات کو تو خدا کو علم ہوگا لیکن تم بھی کچھ غور کرو اور تم جس پر اعتقاد رکھتے ہو اُس سے دعا مانگو تاکہ ہم لوگون کی تکلیف جاتی رہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُنو بھائی تم لوگ گورو کے سِکھ ہو تو پانی آجاوے یہ سُنکر اُن پٹھانون نے کہا کہ ای ولی اللہ ہم لوگ ابھی سکھ ہونے کو موجود ہین لیکن پانی کی مہربانی ہو ورنہ زندگانی ہی نہین رہیگی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای خواجہ ان لوگونکو پانی دیجیے اور اِنکا قصور معاف کیجیے پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ آواز برآمد ہوئی تھی کہ اُسی وقت سب کنوؤن مین پانی چڑھ لیا بس پھر تو وہ ملک کا ملک ست گورو مہاراج کا سِکھ ہوگیا اور سب لوگ واہ گورو واہ گورو بھنے لگے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو ۔ نام[1] ۔ دان[2] ۔ اشنان[3] ۔ دیا[4] ۔ دھرم[5] ۔ پر اُپکار[6] ۔ عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ دھرم سالہ بنواؤ تاکہ آیندہ روز سادہ سنت کی سیوا ہوا کرے چنانچہ اُن لوگون نے فوراً ہی ست گورو مہاراج کی تعمیل حکم کی اور صبح و شام سب لوگ یکجا ہوکر ست گورو مہاراج کی بانی کا اُچارن کرنے لگے اور اپنے علم اور اپنی زبان مین ست گورو مہاراج کی بانی لکھ لکھکر ورد کرنے لگے اُسوقت اُن لوگون سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُنو بھائی سکھو جو کوئی ہمارا سِکھ سیوک تمہارے ملک مین آیا کرے اُسکو ہرگز ہرگز گرفتار نہ کرنا بلکہ تم لوگ اُسکی خدمت و ٹہل بہت ہی راستی دلی سے کرنا اِس بات کو اُن لوگون نے بسر و چشم قبول کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس مغل سے کہ جس نے ست گورو مہاراج کو خریدا تھا فرمایا کہ (ای مغل جی تمہارا لینا ہم سے کس قدر ہی جسقدر ہو اُسکے دُونے دام جب تم ہم سے لے لوگے تب ہم یہان سے جاوینگے) یہ سُنکر اُس مغل نے کہا بلکہ وہان کے اور سب لوگون نے کہا کہ ای غریب نواز یہ جیو دِپنڈ یعنے جسم و جان سب آپ پر قربان ہین یہ گھر بار سب آپ ہی کے قدمون کی برکت سے ہی اور ای ست گورو مہاراج جب تک آپ کی مرضی ہو ہم لوگونکو سرافراز کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ اُس (آم) کے نیچے سے کچھ مٹی اُٹھا لاؤ یہ سُنکر وہ لوگ جو تھوڑی مٹی کے لینے گئے تو دیکھا کہ وہان پر بہت سا خزانہ رکھا ہی یہ کیفیت دیکھکر وہ پٹھان لوگ واپس آئے اور ست گورو مہاراج سے کُل کیفیت کہہ سنائی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھو یہ سب خزانہ تمہارا ہی ہی یہ تم لے لو اور اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون اُن لوگون نے اُسوقت بہت خوشامد ست گورو مہاراج کی کی اور کہا کہ حضور کچھ دن یہان اور قیام فرماوین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سکھو تم ہمارے ہو اور مین تمہارا ہون اب تم لوگ پرمیشر کے بھجن و بندگی کیا کرو اُسی کی عبادت

کرو اور آپس مین بانٹ کر کھایا کرو اور آئے ہوے سادہو و سنت کی سیوا ٹہل کیا کرو یہ ہدایت اُن لوگون کو کر کے اور اُن سب کو اپنا سِکھ کر کے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے اور پھر اُسی ٹیکرے پر جا بیٹھے -

ست گورو مہاراج کے پاس پھر وہی پٹھان آیا اور اپنے گھر ست گورو مہاراج کو لے گیا اُس پٹھان کی عورت نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر پھر وہی کہا کہ یہ وہی لڑکا ہی اسکو اِس مرتبہ کہین مین جانے نہ دونگی بلکہ اپنے گھر مین رکھکر گھر ہی کا کام اِس سے لونگی لیکن اُس پٹھان نے اِس بات کو منظور نہ کیا اور کسی دوسرے شہر مین لیجا کر ست گورو مہاراج کو فروخت کر ڈالا اور جو قیمت اُسکو حاصل ہوئی اُسکے دو اور اس گھوڑے لایا چنانچہ جس شخص نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا وہ ست گورو مہاراج کو اپنے گھر لے گیا اور گھر کے تمام کام ست گورو مہاراج کے سپرد کیے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اپنی قدرت وہان یہ دکھلائی کہ اُسی لمحہ سے - آگ - پانی - غلہ - یہ تینون چیزین غائب کردین اب تو وہان کے لوگ نہایت حیران و پریشان ہوے اور آپس مین کہنے لگے کہ یہ کیا غضب ہو گیا اب کیونکر زندگی ہوگی کیونکہ سب چیزین ایک ہی ساتھ اِس ملک سے جاتی رہین بہتر ہو کہ سب لوگ اپنے اعتقاد کے موافق اپنے پیر و مرشد کو یاد کرین اُسمین جو کچھ صورت بہتری کی نکلے تو نکلے چنانچہ سب لوگ اپنے اپنے پیر و مرشد کو منانے لگے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو اگر تم لوگ گورو کے سِکھ ہو جاؤ تو فوراً ہی اپنی مراد پاؤ دیکھو تم لوگ اپنے پیر و پیغمبر منا چکے اور کچھ فائدہ نہ ہوا یہ سُنکر اُس مغل نے اور لوگون کو اپنے گھر مین بُلایا اور سب لوگون کو یکجا کر کے کہا کہ سُنو بھائی یہ لڑکا جسکو مین نے کل ہی خرید کیا ہی یہ کہتا ہی کہ تم میرے سِکھ ہو تو تم کو مین سب کچھ منگا دون یہ سُنکر اُن لوگون نے کہا کہ ای بھائی اب تو قیامت ہی کا سامنا ہی اِس سے بہتر ہی کہ اِس شخص کا بھی کہنا کر کے دیکھ لیوین آپس مین یہ مشورہ کر کے وہ سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای ولی اللہ اپنے قدمون مین ہم لوگون کو آپ لیجیے اور اپنے قدمون کا چرن امرت ہمکو پلائیے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو سِکھ کیا اور سب لوگ گورو گورو جپنے لگے پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج نے اُسی وقت اُن لوگون کو سب کچھ عطا فرمایا - نام - دان - اشنان - دیا - دھرم - پرسوارتھ کی - ہدایت فرمائی بعد اسکے اُن لوگون نے گھر گھر دھرم سالہ بنوایا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سِکھو جو سِکھ سیوک ہمارا یہان آوے اُسکو کبھی گرفتار نہ کرنا جہان تک تم سے ہو سکے اُسکی خدمت کرنا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے اُس مغل سے کہ جس نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا تھا اُس سے فرمایا کہ اُس مقام پر جا کر دیکھو چنانچہ اُس مغل نے اُس مقام پر کچھ ڈھیلے اُٹھا کر دیکھا تو اُس مقام پر بہت ہی دولت رکھی ہوئی دیکھی اور یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے آکر عرض کی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دولت تم ہی لے لو اور اب ہم یہان سے رخصت ہوتے ہین اُسوقت اُس مغل نے کہا کہ اِس بارے مین آپ کو اختیار ہی ورنہ مین تو کچھ نہین کہہ سکتا ہون کیونکہ میری تو یہی خواہش ہی کہ آپ یہین مقیم رہیے کہین کو تشریف نہ لیجائیے یہ جواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ ہی اپنے سِکھون کے پاس رہتے ہین یہ کہکر آپ وہان سے رخصت ہوے - اور پھر ست گورو مہاراج اُسی ٹیکرے پر جا بیٹھے پھر وہی روہیلا پٹھان اُس مقام پر آیا اور دیکھا کہ ست گورو مہاراج بیٹھے ہوے ہین چنانچہ پھر ست گورو مہاراج کو وہ پٹھان اپنے گھر لے گیا اور دوسرے دن پھر ست گورو مہاراج کو کسی دوسرے شہر مین لیجا کر

فروخت کر دیا حالانکہ اِس مرتبہ بھی اُسکی عورت کی مرضی یہی تھی کہ یہ لڑکا فروخت نہ کیا جاوے اِس سے اپنے گھر ہی کا کام لیا جاوے لیکن اُسکے خاوند کی مرضی وہی تھی کہ جس سے وہ مجبور تھی غرضکہ مغل مذکور ست گورو مہاراج کو فروخت کرکے دو راس گھوڑے لایا ست گورو مہاراج کو جس شخص نے خرید کیا تھا وہ اپنے گھر لے گیا اور اپنے مکان پر لیجا کر ست گورو مہاراج کو اپنے (دُنبے) چرانے کو کہا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای میان مجھ مین کچھ عجیب خاصیت ہی یعنے جس دنبے کو مین چراؤنگا وہ فوراً ہی مرجاویگا بلکہ اِس وجہ سے میرے والدین نے مجھکو گھر سے نکالدیا ہی یہ سُنکر اُس مغل کو یہ بات یقین نہ آئی اور کہا کہ بلا سے تو اِس دُنبے کو چھو تو سہی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُس دُنبے کو چھوا اُسی وقت دُنبا جانور مذکور فوراً ہی مرگیا یہ کیفیت دیکھکر اُس مغل نے کہا کہ خیر بھائی اب تو اِسکو تو زندہ کر دے مین تجھکو اور ہی کام دونگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دُنبے اُٹھ وہان کیا دیر تھی یہ سُنتے ہی دُنبا مذکور اُٹھکر چرنے لگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج سے اُس مغل نے کہا کہ ای بھائی تو میرے باغ کی خدمت کیا کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی میرے جاتے ہی تمھارا باغ بالکل خشک ہو جاویگا چنانچہ مغل مذکور اپنی جہالت کی وجہ سے ست گورو مہاراج کو باغ مین لے گیا باغ مین ست گورو مہاراج کے جاتے ہی کل باغ خشک ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے اُس مغل نے کہا کہ ای بھائی تو فوراً باغ سے باہر آتا کہ باغ خشکی سے بچ جاوے اور پھر ہرا ہو جاوے چنانچہ ست گورو مہاراج باغ سے باہر آئے ست گورو مہاراج کے باہر آتے ہی کل باغ ہرا ہوگیا باوجودیکہ اُس مغل نے ست گورو مہاراج کی یہ باتین دیکھین لیکن اُسکی جہالت کی وجہ سے اُسکو عقل نہ آئی اور اپنے مکان پر ست گورو مہاراج کو لاکر پھر کہا کہ ای لڑکے تو ہمارے گھر کا دانہ دلا کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا میان جی مجھکو کبھی کسی بات مین عذر نہ ہوگا لیکن ای میان جی مجھ مین جہان سب عیب ہین ایک یہ بھی عیب ہی کہ میرے غلہ پیسنے خواہ دانا دلنے سے جنس نہین معلوم کیا ہو جاتی ہی یہ بات بھی اُسکو یقین نہ آئی اُس مغل نے کہا کہ خیر جو ہوگا اُسکو مین دیکھ لونگا تو چکی پیس یہ کہکر وہ مغل خود ہی جنس نکالنے لگا اور خود ہی چکی مین ڈالنے لگا جب کہ ایک سَو من جنس چکی مین پڑ چکی اور ایک سیر آٹا بھی نظر نہ آیا یہانتک کہ سیر بھر کون کہے ایک سرسون بھر آٹا نہ دکھائی دیا اور اُس مغل کی جس قدر کوٹھار مین غلہ تھا سب خالی ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر اُس مغل کی عورت نے غل مچایا کہ ای خداوند کریم یہ بلا میرا میان کہان سے لایا کہ غلہ کی کوٹھار سے ایک سو من غلہ خرچ ہوگیا اور نہین معلوم کہ آٹا کیا ہوا کہ سرسون بھر بھی موجود نہین ہی خدا کے واسطے یہ بلا میرے مکان سے دور ہو جاوے تو شاید کوئی صورت بہبودی کی نظر آوے اتنے مین وہ مغل جس نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا تھا سوچا کہ ہو نہو ایسی باتون سے اِسمین کچھ بھید پایا جاتا ہی اپنے دل مین یہ سوچ سمجھ کر ست گورو مہاراج کے سامنے دست بستہ ہوکر کھڑا ہوگیا کہ ای سائین جی اب ہمارا قصور معاف فرمائیے مین بہت غلطی مین تھا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی مغل تو نے مجھکو جتنے پر خرید کیا ہی اُسکے دُونے دام تجھکو دیکر جاؤنگا مین یہ سُنکر اُس مغل نے کہا کہ مین حضور کی مہربانی کا خواستگار ہون دام کا کام نہین ہی اور نہ اُسکی مجھکو خواہش ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اپنی ٹوپی سے دو عدد لعل نکالکر کہا کہ تو مغل یہ تو اگر تمھاری قیمت سے ان لعلون مین کچھ کمی ہو تو پھر آکر مجھ سے کہو چنانچہ مغل مذکور اُن دونون لعلون کو بازار مین لے گیا اور ایک جوہری کو وہ لعل دکھائے جسوقت جوہری نے وہ لعل دیکھے حیران ہوگیا غرضکہ اور دوسرے جوہری کو بھی دکھایا

سب کے سب متعجب ہوگئے اور کہنے لگے کہ اس لعل کی قیمت ہم لوگون سے نہین ہو سکتی ہی ہان جسقدر روپیہ تم کو ضرورت ہو وہ ہم سے لیجاؤ جسوقت اُس مغل نے یہ تقریر سنی دونون لعل ست گورو مہاراج کے پاس واپس لایا اور آکر عرض کیا کہ ای غریب نواز جی یہ لعل آپ ہی اپنے پاس رکھیے اور مجھکو معاف کیجیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس مغل سے ارشاد فرمایا کہ ای بھائی ابتک تم دوزخ مین تھے اب سری ست گورو نے تم کو بخشا ہی یہ سُنکر مغل مذکور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور گورو گورو لگا جپنے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے - نام - دان - اشنان - دیا - دھرم - پراوپکار - عطا فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اب جو کوئی یہان آکر ہمارا نام لے اُسکو ہرگز ہرگز گرفتار نہ کرنا بلکہ جہانتک ہو سکے اُسکی خدمت کرنا یہ ہدایت کر کے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے ۔

ست گورو مہاراج پھر اُسی ٹیکرے پر جا بیٹھے چنانچہ وہی روہیلا پٹھان آیا اور آکر ست گورو مہاراج کو اپنے مکان پر لے گیا اور پھر فروخت کرنے کی غرض سے ست گورو مہاراج کو لے چلا اُسوقت اُس پٹھان کی عورت نے کہا کہ اس سے پہلے تم کئی مرتبہ اس لڑکے کو فروخت کر چکے ہو لیکن یہ شخص تمکو بار بار اُس مقام پر ملتا ہی حالانکہ جو شخص ایک دفعہ فروخت ہو جاتا ہی خریدار سے اُسکا چھوٹنا امر محال ہی پس اس سے ثابت ہی کہ ضرور اسمین کچھ نہ کچھ بھید ہی پس یہ شخص یا تو کوئی اَوتار ہی یا ولی اللہ ہی پس اس شخص کی کیفیت اسکی خدمت ہی سے ظاہر ہو سکتی ہی بہتر ہی کہ اب تم اس شخص کے قدمبوس ہو اور اپنے قصور کی معافی مانگو یہ بات سُنکر اُس پٹھان کے بھی دل مین آیا کہ ہو نہ ہو یہ شخص ضرور ہی کوئی صاحب کرامات ہی یہ سوچ سمجھ کر ست گورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر اُس پٹھان نے جا کر رکھدیا اور اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج ہنسے اور ہنسکر فرمایا کہ ای بھائی ابتک تو تم دوزخ مین تھے خیر اب تم یہ کام مردم فروشی کا چھوڑ دو تو تمھارا بھلا ہوگا بجواب اسکے اُس پٹھان نے کہا کہ ای مہربان جی اگر آپ چھوڑائینگے تو البتہ چھوٹے گا یہ کہکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان کو سکھ کیا اور گورو گورو لگا جپنے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان کو ہدایت کی کہ سنو بھائی جو کوئی شخص سکھ خواہ سیوک ہمارا یہان آوے وہ ہرگز ہرگز گرفتار نہ کیا جاوے بلکہ تم جہانتک ہو سکے اُسکی خدمت کرنا صبح اور شام پرمیشر کا نام لینا اور گورو کی بانی پڑھنا اور ہر وقت پرمیشر کو حاضر ناظر جاننا یہ سُنکر اُس پٹھان نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس پٹھان سے خوش ہوے اور وہان سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لے گئے ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک مُلّا کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۶

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے کابُل کی سرزمین پر تشریف لے گئے اور ایک مسجد مین جا بیٹھے ست گورو مہاراج کو ہندو دیکھکر مسجد والے مُلا نے کہا کہ تم ہندو ہو مسجد مین نہ بیٹھو کیونکہ یہ مسجد قاضی کی ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی کیا ہوا جو یہ مسجد قاضی کی ہی اب تو ہم بیٹھ گئے ہین اتنے مین اُس مسجد کا مُلا سخت کلامی پر آمادہ ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مُلا کیا تم اِس مسجد کو رکھوگے بجواب اسکے اُس مُلا نے کہا کہ ہان ہم اس مسجد کو اپنے قبضہ مین رکھینگے ہم سے یہ کہان

جا سکتی ہی استنے مین ست گورو مہاراج واہ گورو کہکر مسجد کے اوپر جا بیٹھے اور مسجد کو دوڑانے لگے غرضکہ کابل شہر کے ہر چہار طرف دوڑنے لگی یہ کیفیت دیکھکر کابل کے لوگ نہایت تعجب مین آگئے قاضی کو اس بات کی خبر ہوئی قاضی مالک مسجد بھی دوڑا آیا اور بچشم اپنے یہ کیفیت دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگا کہ بیشک وشبہہ یہ شخص کوئی اولیا ہی یا کوئی پیر ہی کیونکہ ایسا صاحب کرامات اور کون ہو سکتا ہی غرضکہ تمام شہر کے رؤسا یکجا ہوے اور ست گورو مہاراج کے آگے دست بستہ ہوکر عرض کرنے لگے کہ ای باباجی جس خدا نے تجھکو پیدا کیا ہی اور جس نے تمکو یہ قدرت دی ہی اُسی خدا کے نام پر اب اُس مسجد کو ٹھہرائیے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے اُس مسجد کو ٹھہرایا تب تمام لوگ کیا ہندو کیا مسلمان ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوے اور دست بستہ ہوکر سلام کرنے لگے اُسوقت ست گورو مہاراج نے وہان کے مسلمانون سے کہا کہ تم لوگ بابان پیر پوجو اور ہندوؤن کو حکم دیا کہ تم لوگ وہنا پیر پوجو چنانچہ وہان کے ہندو اور مسلمانون نے بموجب ہدایت ست گورو مہاراج کے قدمون کی پرستش کی اس مقام پر ستگورو مہاراج نے اپنا نام (انگوٹہ) ظاہر کیا چنانچہ وہان کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور ست گورو کا نام جپنے لگے اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
ملا دبسو دل ہی ملاوے	मुल्लादिलसों दिलहि मिलावै
تب بھید صاحب کا پاوے	तब भेद साहब का पावै
خالق خصم خور اور خوبی اس دل مین تسبیح توسا	खालक खसम खूर और खूबीइसदिलमें तसबीहतोसा
دل دے اندر چڑھے شیرنی شکر کھنڈ سنجوسا	दिलदे अन्दर चढ़े शीरणी शक्करखण्ड समूसा
دل مین طالب تیرتھ کیا دل مین تہمد واڑا	दिलमें तालब तीर्थकिया दिलमें तहमद दाड़ा
دل مین حسن حسین فاطمہ دل ہی مین مولنڑا	दिलमें हसन हुसेन फ़ातिमा दिलहिमें मोलड़ा
دل مین مہر محبت کعبہ دلمین گورستانڑی	दिलमें मेहर मुहब्बत क़ाबा दिलमें गोरसतांड़ी
حق حلال دوا و دل بہتر کیا ہی پچھانڑ پچھاڑے	हक़ हलाल दोऊ दिल भीतर खाहि पछाड़ पछाड़ी
دل مین گیان کتھا اور پوجا دلمین رب رسول	दिलमें ज्ञानकथा और पूजा दिलमें रब्ब रसूल
نانک کھوجی دل مین کھوجے تان درگہ پووے قبول	नानक खोजी दिलमें खोजे तां दरगाह पवै कबूल

بعد اسکے ست گورو مہاراج بیراگی روپ وہان کرکے سیر کرنے لگے اور اُسوقت آپ نے یہ اور لیلا دکھائی کہ ایک پیر مین بڑ جوتا اور ایک پیر مین کھڑاؤن اور ایک چادرہ شنگرفی رنگ کا اوڑہے اور ایک چادرہ سر پر اور ٹوپی دیئے تھے پر ٹیکا جابجا بھرا کرتے تھے اور آپ کے گلے مین اموا رنگ کا لباس اُسوقت ست گورو مہاراج کو نہ کوئی ہندو ہی جانتا تھا اور نہ کوئی مسلمان ہی مانتا تھا لیکن ہندو کے سوالون کا جواب ہندو مذہب کی پوتھیون سے اور مسلمان کے سوال کا جواب اُنکی کتابون سے باصواب دیتے تھے اور پرمیشر کا نام ہی لوگون کو جپاتے تھے اور جو کوئی ست گورو مہاراج کے درشنون کو آتا تھا وہ نہال ہو جاتا تھا کیونکہ سنسار مین بدھ پورک مت سری پرمیشر کے نام ہی کا ہی اور اُسی بھگونت کا سمرن سوا اسکے اور جو

ہن ہو سو ست گورد مہاراج نے اِس سنسار مین بخوبی اُپدیس کرکے لوگون کو جپایا اور ڈرھیایا گھر گھر دھرم سالہ بنوایا۔ نام۔ دان۔ اشنان۔ کا ارشاد فرمایا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور مولی کھتری کی بابت چلی

نمبر ۹۷

ایک دن ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے ایک میرا اسنساری میلی ہو اُسوقت کا کہ جب مین کیرت یعنے روزگار کرتا تھا تو (وہ بندا مولی کھتری) نام سے میرا ملاقاتی ہو چلو اُس سے بھی مل آوین اُس شخص کے ملنے کو میرا دل بہت چاہتا ہو بھائی بالے نے عرض کیا کہ چلیے حضور جہان آپ کی مرضی ہو اُسوقت ست گورو مہاراج فقیرانہ لباس رکھکر اُسطرف کو تشریف لے چلے اور مولی کھتری کے مکان پر جا پہونچے اتنے مین ست گورو مہاراج کو اُسکی عورت نے دیکھا اور اندر چلی گئی اور جاکر مولی کھتری سے کہا کہ آج تمہارا دوست آیا ہو لیکن تکلیف کی حالت مین معلوم ہوتا ہو گو کہ پہلے تو بہت خوش حالت اور اچھی حیثیت سے آتے تھے یہانتک کہ کبھی گھوڑے اور کبھی پالکی پر آتے تھے لیکن اب تو بالکل فقیر کی صورت آرہے ہین اِس سے پایا جاتا ہو کہ تم سے اگر کچھ طالب ہونگے بس بہتر ہو کہ تم چھپ جاؤ اتنے مین ست گورو مہاراج نے مولی کھتری کے دروازہ پر پہونچکر آواز دی مولی کھتری اپنی عورت کے مشورے سے ایک کوٹھری مین جاکر بیٹھ رہا اور اُسکی عورت نے جواب دیا کہ وہ گھر مین نہین ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مولی ہم تو تمہارے ملنے کو آئے تھے اور تم پیشتر ہی سے پوشیدہ ہو گئے یہ کہکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

نال کے گاڑ دوستی یون کرے گواو
مرن نا جاتو مولیا آوے کتنے تھاو

शब्द

नालके गाढ दोस्ती पूंकरे गवाव
मरन ना जातो मूलया आवे कितने थाड़

ست گورو مہاراج یہ شبد فرماکر وہان سے تشریف لے گئے اُدھر مولی کھتری کی یہ کیفیت ہوئی کہ جیون ہی مولی مذکور کوٹھری مین پوشیدہ ہوکر جا بیٹھا تھا تیون ہی اُسکو سانپ نے کاٹ کھایا تھا ستگورو مہاراج سے پوشیدہ ہونے کا اُسنے یہ پھل پایا تھا لیکن اُسوقت تک مولی مذکور کو ایسا زہر نہ چڑھا تھا جب کہ ست گورو مہاراج وہان سے چلے آئے تب اُسنے اپنی عورت سے دریافت کیا کہ وہ فقیر یعنے ست گورو مہاراج کہان تشریف لے گئے اُسکی عورت نے کہا کہ وہ فقیر تو باہر کیطرف تشریف لے گئے ہین اُسوقت مولی نے کہا کہ مجھکو کوٹھری کے اندر تھملا کر مروا ڈالا اتنے مین مولی پر زہر سانپ کا بخوبی اثر کر گیا یہانتک کہ بیہوش ہوگیا تب لوگ مولی مذکور کو ایک چارپائی پر لٹا کر ست گورو مہاراج کے حضور لے گئے اور عام طور پر مشہور ہوا کہ دیکھو ست گورو مہاراج مولی سے ملنے کے واسطے تشریف لائے تھے لیکن مولی نے ملاقات نہ کی کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ مولی کی جان پر آ بہونچی غرضکہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین مولی کو لیکر جب لوگ پہونچے تب دست بستہ ہوکر عرض کرنے لگے کہ ای غریب نواز جی آپ کی ذات تو پر اُپکاری ہو اب تو مولی مر رہا ہو اب حضور اُسکو معاف فرمادین کہ جسمین اُسکی جان بچے

اور اُسکا بھلا ہووے آپ کے واپس آتے ہی کی وجہ سے اور اپنے اعمالون کی بدولت کہ یہ آپ سے پوشیدہ ہوگیا مر رہا ہوا اب اسکو حضور بخش دیوین اور سنسار مین اسکو آپ ہی رکھو یوین اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو اب تو اسکی زندگی ہی ختم ہوگئی اسکو تو سخت مار ہوئی خیر چونکہ اس نے اخیر وقت مین ہمارے درشن کیئے ہین اسلیئے اسکی مکت ہوگئی اب اسکو تم چوک پر لے جاؤ کیونکہ اسکا وقت بہت نزدیک آپہونچا پس مولی مذکور اپنے گھر پہونچتے ہی بیکنٹھ باش ہوا مولی کو سب لوگ چوک پر لے گئے مولی کی مکت ست گورو مہاراج کے درشنون کی بدولت ہوگئی وہان کے لوگ ستگورو مہاراج کا جس گانے لگے

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے اور بابر بادشاہ سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹۸

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک دن مقام (سلوئی) مین جا نکلے وہان پر ایک پٹھان کے گھر مین شادی تھی وہان کے سب پٹھان لوگ اپنی خوشی مین مصروف تھے ناچتے اور کودتے پھرتے تھے اُسوقت ست گورو مہاراج کے ہمراہ اور فقیر بھی تھے کہ جو دس خواہ بارہ آدمی تھے ست گورو مہاراج بھی اُس مقام پر جا بیٹھے لیکن جس طرح ست گورو مہاراج وہان بیٹھے اُسی طرح بیٹھے رہے کسی نے ست گورو مہاراج کی کچھ خدمت نہ کی اور نہ کوئی نزدیک آیا اُسوقت وہ فقیر جو ست گورو مہاراج کے ہمراہ تھے بھوکے بہت ہوسے اُنکی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے مع اُن فقیرون کے لئے اُن پٹھانون سے گھر اُن پر جاکر سوال کیا لیکن اُن پٹھانون نے اپنی جہالت کی وجہ سے ست گورو مہاراج و نیز اُن فقیرون کا مطلق خیال نہ کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ مردانہ رباب بجا چنانچہ مردانہ نے رباب بجانا شروع کیا اُسوقت ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد راگ تلنگ محل پہلا

جیسے مین آوے خصم کی بانی تیسڑا ان کرگیان وے لالے
پاپ کے جن دے کابل ہوہ دھایا جوری مگن دے لالے
شرم دھرم دوئی چھپ کھلے ایکوڑ پھرے پردھان وے لالے
قاضیان برہمنان کے گل تھکی اگد پڑھے شیطان وے لالے
مسلمانیان پڑھین کتابان کسٹ مانہہ کرہن خدائے وے لالے
جات سناتی ہور ہندوانڑی ہو بھی لیکھے لائے وے لالے
صاحب کے گُن نانک گاوے ماس پوری وچ اکھو مسولا
جن اُپائے رنگ روائی بیٹھا وے کھیو کھائی کولا
سانچا تو صاحب سچ پناوس سچیان نیاو کرے گو سمولا
کایا کپڑ ٹک ٹک ہوسی ہندوستان سمالسی بول

शब्द राग तैलंग महल १

जैसी मैं आवे खसम की बानी तैसड़ा करी ज्ञान वे लाले
पापके जिनने काबुल हो धाया योगी मंगन वे लाले
शर्म धर्म दुइ छप कुले एकूड़ फिरे प्रधान वे लाले
काज़ियाँ ब्रह्मणा की गल थकी अगद पढ़े शैतान वे लाले
मुसल्मानियां पढ़ें कितावां कष्ट माहिं करें खुदाय वे लाले
जात सनाती होर हिन्दवाणी यह भी लेखे लाय वे लाले
साहब के गुण नानक गावे मास पुरी विच आक्खमसूला
जिन उपाय रंग रवाई बैठा वेखे वखाई कोला
साँचा सो साहब सच्च तपावस सच्चा न्याय करैगो समूला
काया कप्पड़ टुक टुक होसी हिन्दुस्तान समालसी बोल

ان اٹری جان سنتان وسے ہد ہی اوس سے مرد کا قول आवन अठतेर जानसतान वैदहरिमी उठसी मर्दका चोल
نانک رکھے سچ سو نثرا سے سچا سچ کے بول सच्चकी वाणी नानिक आकै सच्च सुनायसीसच्चकी वेल

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای رانی جو کچھ پرمیشر کی اجازت ہوئی ہی دہی مین تم سے کہتا ہون یعنے واہ گورو کی مرضی سے یہ بچن منہہ سے نکلتے ہین یعنے یہ کہ ان لوگون نے بہت لوگون کو ضرر پہونچایا ہی اسوجہ سے اُن لوگون کا جنم کابل کے ملک مین ہوا ہی پس ان لوگون کی باتون کی پہلوکی سبب سے اُن لوگون کا ان لوگون سے بہت کچھ لینا ہی اور بغیر اُسکی ادائی کے چھٹکارا کسی طرح ممکن نہین ہی پس وے لوگ عنقریب مغلون کی صورت آتے ہین اور ان لوگون سے اپنے زور و طاقت سے خراج لینگے اور جب یہ لوگ غدر کرینگے تو اُن لوگون کے ہاتھ سے شرم اور دھرم دا اون کی شرم اور دھرم بھی جاتے رہینگے کیونکہ اس زمانہ مین جھوٹے لوگ پنڈت و برہمان کہلاتے ہین اچھے لوگون کا کوئی کہا تو مانتا ہی نہین ہی شرع اور شاستر کے موافق اولاد جو ہوتی ہی وہ اُن احکام شاستری اور شرعی کے پابند بھی ہوتی ہی لیکن اس زمانہ مین خوبصورت عورت چاہے جسکی ہو اکثر لوگ اُسکو زبردستی گھر مین ڈال لیتے ہین اُنسے اُن لوگون کی اولاد پیدا ہوتی ہین شرعی اور شاستری کے رواج کو نہ جانتے ہین اور نہ مانتے ہین مسلمانون کی یہ کیفیت ہی کہ باوجودیکہ کہتے ہین کہ سب مین خدا ہی لیکن غرباؤنکو تکلیف و ایذا پہونچاتے ہین حالانکہ انجام کو تکلیف دہندہ جتنی تکلیف اُٹھاتے ہین اُسوقت اپنی تکلیف دیکھکر دوسرون کو جو تکلیف پہونچائی ہی یاد آویگی لیکن پھر کیا بجز اسکے کہ افسوس ہم نے پہلے نہ سوچا اور ہمکو نہ سوجھا کہ آخر کو ہمارا انجام یہ ہوگا یا ہمارے اوپر بھی کوئی حاکم ہوگا اور اسکا بدلا ہم سے کوئی لیگا تو کہ یہ ہوش اُن لوگون کے عاقبت مین ہونگے مگر یہ دنیا مین مسلمان لوگ ہندو عورتون کو پکڑ منگواتے ہین پس ان گناہون سے اُن لوگون کا کیونکر چھٹکارا ہوگا جسکا انجام اب یہ ہوا ہی کہ خون کا دریا یہان بہیگا یہ سُنکر (لالے) مذکورہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج کیا مغل لوگ یہان آکر ٹھہرینگے کیا اس مقام کو اپنے قبضہ مین لینگے اور اپنی دوہائی پھرائینگے اور یہ کب تک ہوگا اور انکی عملداری یہان کب تک رہیگی کیونکہ یہ لوگ محض جاہل ہین اور اپنی جہالت سے غرور کے دریا مین غرق آب ہین اور اپنی متکبری مین اندھے ہوگئے ہین میری غرض اس دریافت سے یہ ہی کہ یہ لوگ کب تک اپنی بُرائی کا پھل پاوینگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے پہلے پرمیشر کا گنان باد کایا یعنے اُسکی قدرت و بیان کی بعد اُسکے فرمایا کہ یہ سب لوگ عنقریب ہی ناس ہوا چاہتے ہین اور اپنے کیے کا نتیجہ پاتے ہین یعنے عنقریب ہی مارے جاوینگے یہ فرماکر ست گورو مہاراج نے پھر فرمایا کہ ای رانی جس بھگونت نے یہ تمام جگت اُتپت کیا ہی اُسنے بھی اسی جگت مین ہر قسم کے انسان پیدا کیے ہین اور آپ سب سے علیحدہ ہوکر تماشا دیکھتا ہی اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ یہ جیو اُسی پرمیشر کے پاس سے آیا ہی وہان ہندو اور مسلمان کی کوئی تفصیل نہین ہی ورنہ بانی ودھرمی کی لیکن چونکہ یہان آکر اُس سے علیحدگی ہوجاتی ہی اسوجہ سے وہ سدھ بدھ بھول جاتی ہی اور وہ صاحب سچا ہی اور اُسکا انصاف بھی سچا ہی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای بھائی لالے اگر ان مسلمانون کا انصاف اُنھین کی کتاب کے موافق بھی کیا جاویگا تو بھی انکو اس بات کی کیفیت معلوم ہوجاویگی جیسے آپ لوگون نے پاپ کیے ہین ویسے ہی یہ لوگ پاپ ہی بھوگ کرینگے یاد رکھنا کہ عنقریب تمام یہان کی سرزمین مین خون پھیل جاویگا اُنکا گناہ اُن لوگون کو خود بلاکر بٹھا لیگا سمت ۱۵ بکرما جیتی مین دے لوگ

آوینگے اور سمت ۱۹۰۱ بکرماجیتی مین چلے جاوینگے دوسو انتیس برس راج کرکے یہان سے دور ہوجاوینگے اور اے بھائی لالے اُسوقت مین جوانمردی کا اوتار دھارن کردیگا (اور اُسکا چولا خالصہ ہوویگا یعنے دسوان جامہ گورو گوبند سنگھ کاس ہوکر خالصہ پنتھ چلاویگا اور آہستہ آہستہ وہ کھویگا اُسوقت مسلمانون کا زور کمزور ہوجاویگا اگر آپس مین وہ میل رکھینگے تو راج بڑھتا جاویگا اگر آپس مین جنگ وجدل کرینگے اور لڑینگے تو ضرور دکھ ورنج اُٹھاوینگے)۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالے ست گورو مہاراج نے بیج کی بانی فرمائی ہے جب یہ بات ظاہر ہوگی تب تم جانوگے یہان تمام پٹھانون کا ناس ہوجاویگا اور یہان خوب ہتھیار چلیگا تلوارین کٹینگی اور تمام شہر لوٹا جاویگا یہان کے لوگون کو بہت تکلیف اور دُکھ ہوگا غرضکہ اُس دُکھ سے ثابت کوئی نہ بچیگا جسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی لالے سے یہ فرمایا ایک برہمن اُس جگہ بیٹھا ہوا سُنتا تھا اُسنے سمجھا کہ آج اِس سنت نے یہ شبد اُچارن کیا ہے بڑا غضب ہوگا یہ سوچ سمجھکر برہمن مذکور نے ایک انگوچھے مین کچھ سیدہ لیکر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہربان جی یہ شبد جو آپ کی زبان فیض ترجمان سے اُچارن ہوا ہے دیا کرکے اِسکو پھیر لیے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دیوتا جی یہ شبد اب نہین پھر سکتا ہے کیونکہ یہ تو کلام ربّانی اور وحی آسمانی ہے اور سچّی بات ہے لیکن چونکہ تم اب یہان حاضر ہوے ہو اسلیے تمھاری بخشش کیجاتی ہے اب تم دو کوس یہان سے ایک مقام ہے مع اپنے تمام خاندان کے وہان چلے جاؤ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی لالے سے بھی ارشاد فرمایا کہ اے بھائی لالے تم بھی یہان سے مع اپنے خاندان کے وہین چلے جاؤ اور اخیر مین ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ آج شب کو بابر بادشاہ یہان آویگا یہ سُنکر بھائی لالے اُسی وقت مع اپنے تمام خاندان کے اُسی مقام پر جا بیٹھے اور رات کو پچاس کوس کا دھاوا مارکر بابر بادشاہ اُس مقام یعنے سید پور مین آپہونچا اور سید پور و نیز اُسکے قرب وجوار کو خوب ہی لوٹا اور جو ملا کیا ہندو اور کیا مسلمان سب کو قتل کیا لڑکے و بوڑھے وجوان و مرد و عورت کو گرفتار کرلیا منجملہ اُنکے چونکہ ست گورو مہاراج بھی وہان موجود تھے اور ست گورو مہاراج کو کچھ اپنی لیلا دکھانی منظور تھی اسلیے آپ نے اپنا قیام وہین رکھا تھا چنانچہ فوج نے ست گورو مہاراج کو بھی گرفتار کرلیا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فقیرون کے مُنہ سے جو بات نکلتی ہے وہ مثل تیر کے فوراً ہی چلتی ہے دیکھو پچاس کوس کا دھاوا کرکے بابر بادشاہ اُسی شب کو سید پور مین پہونچ گیا لیکن فقیرون مین بھی وہ فقیر وہی ہین کہ جو پنج بھوتاتما کو اپنے قابو مین کرلیتے ہین اور اندرونی نظر رکھتے ہین صادق وروشن موم دل دردمند ہی فقیر کامل کہلاتے ہین، مگر گرہستون کو چاہیے کہ فقیر چاہے ہندو ہو خواہ مسلمان یا چارون برن مین کسی برن کا ہو اُسکے اعمال وافعال پر نظر نہ کرکے اُسکی خدمت جو ہوسکے وہ کرے وہ اگر بد اعمال ہے اپنے کیے کی سزا جزا پاویگا۔

اب ست گورو مہاراج کی یہ لیلا دیکھیے کہ ایک شخص (میر خان) نامے مغل بھائی بالے اور بھائی مردانہ اور نیز کچھ لوگ وہان پر جو اور بیٹھے تھے اُن سب کو بیگاری پکڑ کرلے چلا چنانچہ اُنکے ساتھ ہی ست گورو مہاراج بھی تشریف لے گئے ایک مقام پر مردانہ کو ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ مردانہ رباب بجا یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے ہاتھ مین تو گھوڑا ہے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ واہ گورو کہکر گھوڑا چھوڑدے چنانچہ مردانہ نے واہ گورو

نکر گھوڑا چھوڑ دیا اور رباب بجانا شروع کر دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ تلنگ محل پہلا	(शब्द रागतेलंगमहलपहला)
ر کی کتھا کہانی گورمیت سنائے	हरिकी कथाकहानीगुरूमीत सुनाय
ہاری گور اپنے گور کے بل جائے	वलिहारीगुरु-आपनेगुरूकेवलजाय
ے مِل گورسکھا ای مِل تو میرے گور کے پیارے	ए मिल गुरू शिष्यऐमिल तूमेरे गुरूके प्यारे
ایک رہاؤ	(यकरहाव)
ے گن ہر بھاوے دیش گوردتے پائے	हरिके गुरा हरिभाव देशगुरूते पाय
ن گور کا بھانڑا ان منیاں تن گھوم گھوم جائے	जिनगुरू का भांड़ा मनियांतिन घूम २ जाय
ن ست گور پیارا دیکھیا تنکو ہون واری	जिनसतगुरूप्यारादेखिया तिनकोहूं वारी
ن گور کی کیتی چاکری تن صد بلہاری	जिनगुरू की कीती चाकरीतिनसदबलिहारी
ر ہر تیرا نام ہی دکھ مٹن ہارا	हरि २ तेरानामहै दुःखमेटन हारा
و سیوا تے پائیے گورمکھ نستارا	गुरू सेवाते पाइये गुरु मुख निस्तारा
و ہر نام دھیائے دے تے جن پردھان	जो हर नाम ध्याय देते जन प्रधान
ن وٹھو نانک واریاں سدا سدا قربان	तिन विटहु नानिक वारियां सदासदाकुरवान

س وقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا اُسوقت میر خان مغل نے اپنے دل مین کچھ خیال کیا اور فوراً ہی بابر بادشاہ ے پاس جاکر عرض کیا کہ حضور ان قیدیون مین ایک شخص فقیر بھی قید ہو گیا ہے اور اُسکے ساتھ اور بھی فقیر قید ہو گئے ہین اُسکے ت مین ایک کرامات اُسکی یہ ظاہر ہے کہ اُس فقیر کے سر کا بوجھا اُسکے سر سے خود بخود ہاتھ بھر اونچا اونچا جاتا ہے سوائے اُس فقیر کے ایک قوم ڈھاڑی بھی اُس فقیر کے ساتھ ہے اُسکے ہاتھ مین مین نے اپنا گھوڑا پکڑا دیا تھا چنانچہ اُسنے گھوڑا چھوڑ دیا کہ جو خود بخود اُسکے ساتھ چلا آتا ہے اور وہ خدا کی بندگی کرتا ہے یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ ایسے فقیر اِس زمانہ مین نہین ہین میر خان مغل نے عرض یا کہ حضور خود چلکر ملاحظہ فرماوین اُسوقت اُسکی کیفیت معلوم ہو جاوے اتنے عرصہ مین مرد اور عورت جو لوگ قید تھے اُنکو سرکار ی طرف سے سرکاری فوج کے واسطے دانا دلنے و آٹا پیسنے کا حکم ہوا اور سب کو چکی پیسنے کا حکم ہوا چنانچہ سبھون نے تعمیل حکم کی یہانتک ہ بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے بھی آٹا پیسنا شروع کیا لیکن ست گورو مہاراج کی چکی خود بخود چلنے لگی ادھر تو یہ کیفیت تھی اُدھر میر خان مغل سوار کے عرض کرنے کے موافق بابر بادشاہ ست گورو مہاراج کے پاس آیا اُس وقت ست گورو مہاراج نے یک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	राग-आसा महल १
ن سر سوہن پٹیاں مانگ پائے سیندور	जिन शिर सोहैं पाटियां मांग पाय सेंदुर
و سر رانی موتی ان گل بچ آوے دھور	सो शिर राती मोतिया गलविच-आवे धूंड

محلان اندر ہوندیان ہونڑ باہر نہ ملے ہد ڈر	महलां अन्दर होंद्रियां ऊंड बाहर न मिले हदूर
آدیس بابا آدیس	आदेश बाबा आदेश
آد پورکھ تیرا انت نہ پایا کر کر تھکے دیس	आदि पुरुष तेरा अन्त न पाया कर २ थके वेष
ایک رہاؤ	(यकरहाय)
جد ہوسی آوے آہے الاثری سوہ نیاس	जद होसी आवै अहे अलारागि सोहनिपास
ہنڈولے چڑھاے اند کھنڈ کیتے راس	हिन्दोले चढ़ाय अन्दर खराड किते रास
اوپر ہو پانی واریے جھلے جھلکن پاس	ऊपर हो पानी वारिये झले झलकन पास
ایک لکھ لہن باہرمان لکھ لہن کھڑیان	एक लाख लिहन बाहरियां लख लेहन खड़ियां
گری چھوہارے کھادیان مانڑ سنجڑیان	गिरी छोहारे खादियां माड सजड़ियां
تن گل مل کالا پائیا تدہ نے موت سرآن	तिन गल मिल काया पाइयां तुद्धने मोत सरि आन
دھن جوبن دوئی دیری ہوے جن رکھے رنگ لاے	धन यौवन दुई वैरी होय जिन रक्खे रंग लाय
دوتانون فرمائیان لیچلے پت گنواے	दूतायों फर्मादृयां लैचले पति गवाँय
جو تس بھاوے دے وڈائی جو بھاوے تدہ اس جاے	जोतिस भावेदेय वड़ाई जोभावे तुद्ध इसजाय
آگے دیکھیے چیتی آت کا اِت ملے سزاے	आगे दीजिये चेती अतकाइत मिले सज़ाय
شاہا صورت گنواے رنگ تماشے چاے	शाहा सूरत गवाय रंग तमासे चाय
بابر دانی برگئی کوئی رن روٹی کھاے	बाबर वाणीं फिर गई कोई रन रोटी खाय
ایکنا وقت کھواے یکنا پوجا جاے	यकना वक्त खुवाय यकना पूजा जाय
چوکے درہندوانڑیان کیون ایک کڈھے ناے	चौके वरहिन्द वाणियां कों एक कढ़े नाय
رام نہ کبھون چیتیۓ ہونڑ کہنڑ نہ ملے خداے	राम न कबहूं चेतिये होंड़ कहड़ न मिले खुदाय
یک گھر آوے آپنے یک مل مل پوچھے سکھ	यक घर आवै आपने यक मिल २ पूछे सुख
یکنا سو لکھوئی سونہی نانک کا یا منکھ	यकना यक्क लिखिये वहि २ रोवे दुःख

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ بابر نے آکر پٹھانون کو قتل کیا اور اُنکی عورتون کو قید کر لیا اور اُنکے گھرون کو خوب لوٹ لیا جنکے سرون پر پٹیان بالون کی خوشنمائی رہتی تھین اور سندور مانگون مین بھرے رہتی تھین اُنکا سر کاٹ لیا اور زیور بھی اُتار لیا جس مُنہ سے یہ لوگ چھتیس پرکار کا بھوجن کرتی تھین اُنھین مونہون مین آج خاک اور دُھول پڑی ہے یہ سچ ہے کہ جس مُنہ سے پرمیشر کا نام نہین نکلیگا اُسمین خاک وُ دُھول کیا بلکہ میلا بھرا جاویگا دیکھو یہی لوگ ہین کہ جب اپنے اپنے مکانون مین اور محلون مین رہتے تھے کبھی سنتون اور سادھوون کے درشن تک بھی نہین کرتی تھین بلکہ درشن کرنا کیسا فقیرون کے بیٹھنے کے روادار تک نہین ہوتی تھین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سچ ہی کہ واہ گورو بڑا ہی بے انت ہی پس اُس واہ گورو کو نمسکار کرنا ہی واجب ہی اور اُسکا حکم بجا لانا ہی واجب ہی اور اُسی کی انتہا اور انت کے واسطے تمام مُنی ورکھی تلاش کر کے تھک گئے لیکن کچھ نہ پایا منجملہ اُسکی قدرت کے ایک یہ تماشا دیکھو کہ جب یہ عورتین بیاہ کر آئی تھین ہنڈولون پر چڑھ چڑھکر آئی تھین اور جب اپنے خاوندون کے پاس تھین ہزارون طرح کی نعمتین کھاتی تھین ہمیشہ شکر و میوہ سے اُنکے منھ بھرے رہتے تھے ایسی عیش و عشرت سے بسر کرتی تھین کہ اپنے ہاتھ سے پانی بھر کر نہ پیتی تھین اچھی اچھی پوشاکین پہنتی تھین آٹھ پہر گری اور چھوہارے ہی کھاتی تھین کسی بات کی تکلیف نہ تھی اب اُس پرمیشر کی قدرت دیکھو کہ اُن عورتون کے جوبن اور حسن دونون دم کے دم مین جاتے رہے علاوہ اسکے اب انھین عورتون کے واسطے یہ حکم ہی کہ جو شخص چاہے اُن عورتون کو جبراً گرفتار کر کے بے عزت کر ڈالے اُنکی فریاد سنی نہ جاویگی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو مرضی واہ گورو چاہتا ہی وہ کرتا ہی یعنے جسکو چاہتا ہی بڑائی دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی گدائی دیتا ہی پس جو شخص اُسکے احکام نہ بجا لائیگا وہ ضرور ہی سزا پائیگا بادشاہ لوگ تکبری اور مغروری کے دریا مین غرق آب ہو کر پرمیشر کو بھلا دیتے ہین اور اُسکے رنگ اور تماشہ مین محو کر بیٹھ جاتے ہین اسوقت بابر ہی بابر ہو رہا ہی اور بابر ہی کی دوہائی پھر رہی ہی اور پہلے کے رئیسون کی یہ کیفیت ہی کہ اُنکو و نیز اُنکے مصاحبون کو روٹیان تک نہین میسر ہوتی ہین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ہندو لوگون کی یہ کیفیت ہی کہ چوکا لگا کر تلک وغیرہ کھینچکر کھانا کھاتے ہین لیکن دل اُنکا واہ گورو مین نہین لگتا اسلیے اُنکا پوجا پاٹ سب محض بیکار ہی اسیطرح مسلمانون کی کیفیت ہی کہ اُنکے دل سے کبھی خدا کا نام نہین نکلتا ہی اب اُن لوگون کے دُکھ اور سُکھ کو ہی لوگ یاد کرتے ہین اور اکثر لوگ اُنکے لیے روتے ہین پس جو مرضی واہ گورو کی ہوتی ہی وہی کرتا ہی انسان کے ہاتھ کچھ بھی نہین ہی۔

ست گورو مہاراج نے جسوقت یہ شبد فرمایا بابر بادشاہ شبد سُنکر نہایت خوش ہوا اور حیرت مین آگیا بعد اسکے بادشاہ موصوف ست گورو مہاراج سے کرامات کا طالب ہوا بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ کرامات نام قہر کا ہی اسکو چھوڑ کر جو چاہے مانگ یہ کلام سُنکر بادشاہ موصوف ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر قدمبوس ہوا اور آپس مین کہنے لگا کہ اس فقیر کے منھ سے صرف ایک خدا ہی کا نام نکلتا ہی اور یہ شخص خدا ہی بولتا ہی اتنے مین ست گورو مہاراج کے قدمون پر جسقدر ہندو اور مسلمان وہان موجود تھے گر کر سمائیگا بعد اسکے بادشاہ موصوف نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای فقیر صاحب آپ کچھ خدمت مجھ سے بھی لیجیے اور کسی قسم کی نذر میری قبول کیجیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ مجھکو تو کسی چیز کی ضرورت نہین ہی۔

بابر بادشاہ قلندر درویش کی طرح رہتا تھا یعنے دن کو بادشاہی کرتا تھا اور رات کو اپنے پیرون مین سنگل ڈالکر سر کے بل خدا کی عبادت کرتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تو اُٹھ کر نماز پڑھتا تھا اور پورا قرآن یعنے تیسون سپارون کا وظیفہ کرتا تھا بعد اسکے کھانا کھاتا تھا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج شبد گانے اور پڑھنے لگے اور لوگون کو دیکھکر ست گورو مہاراج بہت رنج کرنے لگے کیونکہ ست گورو مہاراج دیا اور کرپا کے تو سمندر ہی تھے دیا کر کے ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ آسا محل پہلا	शब्द राग आसा महल १
خراسان خصمنا کیا ہندوستان ڈرایا	खुरासान खस्मना क्या हिन्दुस्तान डराया
آپے دوش دیوے کرتا جم کر مغل چڑھایا	आपे दोय न देय कर्त्ता जम कर मुगल चढ़ाया
ایتی مار پئی کورلانری تاکے درد نہ آیا	एती मार पइ करलाणि ताके दर्द न आया
کرتا تو سبھنان کا سوے	कर्त्ता तू सभना का सोई
جو سکتا سکتے کو مارے تا من روس نہ ہوے	जो सक्ता सक्ते का मारे ता मन रोष न होई
یک رہاو	(यकरहाव)
سکتا سہی مارے پیر گو خصمی سا پورسائی	सक्ता सिंह मारे पइ गौ खस्मै सा पुरसाई
رتن وگاڑ دگوائے کوتی مویا سار نہ جائی	रत्न विगाड़ विगोये कुत्ती मोया सार न जाई
آپے جوڑ وچھوڑے آپے دیکھے تیری بڑائی	आपे जोड़ विछोड़े आपे विखे तेरी वडाई
جو کوئی ناؤ دھرائے وڈا صادق ردم نہ بھائی	जो कोई नाउ धराये वड्डा सादक रस मन भानी
مرمر جیوے تان کچھ پاوے نانک نام بکھانی	मर कर जीवे तां कुछ पावे नानक नाम वखानी

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے

یہ شبد سنکر بابر بادشاہ نے اپنے ملازمون سے ارشاد فرمایا کہ اس فقیر کو اندر لاؤ چنانچہ فوراً ہی ست گورو مہاراج کو وہ لوگ اندر لے گئے اُسوقت بادشاہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای فقیر صاحب جو شبد تم نے ابھی فرمایا تھا وہی شبد پھر فرمایئے چنانچہ ست گورو مہاراج نے وہی شبد پھر فرمایا اُسی وقت بابر بادشاہ کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں۔

بابر بادشاہ کو بھنگ کا بہت شوق تھا اُسی وقت ست گورو مہاراج سے بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ ای درویش صاحب آپ بھی کچھ بھنگ کھائیے بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مین نے ایسی بھنگ پی ہے کہ اُسکی خماری کبھی نہین جاتی ہے یہ سنکر بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ اے درویش صاحب وہ بھنگ کس قسم کی ہوتی ہے کہ جسکی خماری کبھی اُترتی ہی نہین ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ تلنگ محل پہلا	शब्द राग तेलंग महल्ल पहिला घर दो. २
بھاو ترا بھانگ کھلڑی میرا چیت مین دیوانہ بھیا اتیت	भाव तेरा भांग खलड़ा मेरा चित मैं दिवाना भया अतीत
کر کاسا درشن کے بھوکھ مین در مانگون نت نیت	कर कासा दर्शन के भूखे मैं दर मांगू नित नीत
تو درشن کی کرو سمائے	तु दर्शन की करो समाय
مین در مانگون بھکیا پائے	मैं दर मांगू भिक्षया पाय
یک رہاؤ	(यकरहाव)
کیسر کسم مرگ مین رہران سرب سریر چڑھران	केसर कुसम मृगमें रहना सर्व शरीर चढ़ना

चन्दन भक्त जो त्याने हिंसव्वै परमल करना — چندن بھگت جو تیا تو نہہ سرپے پرمل کرڑان
घांपद मांडा कैहे नकोई ऐसा भक्त वरनमें होई — کھان پد بھانڈا کہے نکوی ایسا بھگت درن منہ ہوئی
तेरानाम नधरहि लवलाप। नानिक तिन भिक्षपा पाय — تیرا نام نہ دھرہیہ لولاپے نانک تن بھکھیا پاے

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بادشاہ پرمیشر کا جو بھاو ہی وہ تو بھنگ ہی اور میرا جو دل ہی وہ کھلڑی ہی بس اسکے درشن کیواسطے فقیر ہوا ہون مجھکو ست گورو کے ساتھ سکھ ملے جو کرتا پورکھ کے درشن مجھکو ہووین اسوقت کیسرا اور پھول اور کستوری سے مرگ چھال سب سے اچھا معلوم ہوتا ہی بس ای بادشاہ اگر پرمیشر کی بھگتی تم بھی گورو کی کرپا سے پاؤگے تو تر یعنی مکت ہوجاؤگے اور ای بادشاہ یہ بھی یاد رکھنا کہ جو لوگ اسکا نام جپتے ہین جو خواہش رکھتے ہین فوراً ہی پاتے ہین اور یہ بات تو ظاہر ہی کہ دنیا فانی ہی چند دن کی یہان زندگانی ہی ہمیشہ نہ کوئی رہا ہی اور نہ رہیگا بس اگر تم صاحب کی بندگی کروگے یا سادھون اور سنتون کی سیوا کروگے تو تمہاری بھی دین بادشاہی بچیگی اور اگر سنتون اور سادھوون کو تکلیف دوگے نسٹ ہوجاؤگے ۔

یہ شبد سنکر بابر بادشاہ نے ست گورو مہاراج سے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای فقیر صاحب اب مجھکو آپ کچھ اپدیش ایسے ہدایت فرماوین تاکہ مین اسپر عمل کرون اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ دھرم کے ساتھ انصاف کرنا اور پرالکا کرنا جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ ہدایت بابر بادشاہ نے سنی اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ای فقیر صاحب اب آپ یہین قیام فرمایئے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ اب ایک دن یہان پر میرا اور قیام ہوگا یہ سنکر بادشاہ موصوف نے عرض کیا کہ ای فقیر صاحب حضور تین دن یہان ضرور قیام فرماوین اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بادشاہ ہم نے تمہارا کہنا منظور کیا اب ہم یہان تین ہی دن قیام کرینگے لیکن ان قیدیون کو دیکھ دیکھکر ہم نہایت رنجیدہ رہتے ہین اسقدر ست گورو مہاراج فرماکر حالت وجد مین ہوگئے ۔

ست گورو مہاراج پہنچے بادشاہ کی سچی درگاہ مین جا بیٹھے اسوقت الہام ہوا کہ ای نانک تمہارا آنا کیسے ہوا ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہی گو کہ آپ سے کیا پوشیدہ ہی آپ پر سب روشن ہی اور آپ سبھی کچھ جانتے ہین یہ کہتے ہی الہام ہوا کہ ای نانک سب قیدی چھوٹ جاوینگے تمہارے درشن کے سب لوگ وہان کے محتاج ہین اب تم جاؤ اور سب کو اپنے درشن دیکر جلد چھوڑاؤ بعد اسکے ست گورو مہاراج کو نرنکار کی درگاہ سے مہربانی کا دگلہ مرحمت ہوا اور اس دگلہ کو پہنا کر سری نرنکار نے ست گورو مہاراج کو رخصت کیا اتنے مین بابر بادشاہ پھر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کی وہ حالت دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگا کہ اس فقیر کو کیا ہوگیا اسوقت اور لوگون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور یہ فقیر بہت دردمند آدمی ہی ان قیدیون کو دیکھ دیکھکر ایسی حالت مین آگیا ہی اسوقت بادشاہ نے کہا کہ ای بھائیو تو خدا کے آگے ہاتھ جوڑو کہ یہ فقیر اٹھ بیٹھے چنانچہ سب لوگ خدا کی طرف ہاتھ جوڑ جوڑ کر کہنے لگے کہ ای خداوند کریم ایسا کرم کر کہ تیری کرپی سے یہ فقیر اٹھ بیٹھے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج اٹھ بیٹھے اسوقت ست گورو مہاراج کا وہ جلال تھا کہ گویا کروڑون سورج وچاند ست گورو مہاراج کے چہرہ جلال جمال باکمال پر تصدق ہورہے ہین یہانتک کہ بابر بادشاہ وہ جمال نہ دیکھ سکا لیکن ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ اب تو نہال ہوگیا

[illegible]

یہ سُنکر بادشاہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے جُھک کر سات سلام ادا کیے اور عرض کیا کہ ای غریب نواز اب مجھپر مہربان ہوجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ اگر تو مجھکو مہربان ہونا چاہتا ہی تو کُل قیدیون کو یعنے پہلے اور پچھلے جو قید ہوے ہین سب کو رہائی کا حکم دیجیے یہ سُنکر بادشاہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر چنانچہ اُسوقت بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ کُل قیدی رہا کر دیے جاوین اور دست بستہ ہوکر بادشاہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے عرض کیا کہ میری ایک عرض ہی اگر ارشاد ہو تو عرض کرون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ جو تیری خواہش ہو وہ تو مانگ یہ سُنکر بادشاہ نے عرض کیا کہ میری بادشاہی اخیر تک چلے اور پُشت بہ پُشت بیٹھے کرسی بہ کرسی چلی جاے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ تیری بادشاہی جیسی تیری خواہش ہی چلیگی لیکن یہ شرط ہی کہ اگر تیرے خاندان والے انصاف پر قائم رہینگے یہ سُنکر پھر بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ اپنے فرمانے کے موافق قول دیجیے چنانچہ پھر ست گورو مہاراج نے اپنے فرمانے کے موافق قول دیا اور پھر فرمایا کہ ای بادشاہ تیری بادشاہی اخیر تک چلیگی بشرطیکہ تیرے خاندان والے انصاف پر قائم رہینگے یہ سُنکر بابر بادشاہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گِر کر مُتھا ٹیکا اور سب قیدیون کو اجازت اپنے اپنے مکانون کے جانے کی دی اور کچھ کچھ کپڑا وغیرہ بھی قیدیون کو دلوا دیا لیکن اُن قیدیون نے کہا کہ تاوقتیکہ ست گورو مہاراج نہ جاوینگے ہم لوگ بھی یہان سے نہ جاوینگے یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج بھی بادشاہ سے رخصت ہوے۔ غرضکہ ست گورو مہاراج چوتھے دن کُل قیدیون چھڑا کر اور سب کو اپنے ساتھ لاکر بمقام سیدپور تشریف لاے یہان آکر دیکھا تو قتل عام ہوگیا تھا اُس وقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ آسا محل پہلا	(शब्दराग आसा महल पहिला)
کہان سکھیلت بوسلے گھوڑا کہان تیری شہنائی	कहांसुखेलत चोले घोड़ाकहांतेरी सहनाई
کہان سوہ تیرا بنہ گاڈیرنثر کہان سولال کوائی -	कहांसोहतेरा वन्दगाडेराकहांसोलालकवाई
کہان سو آرسی پان منہ بن کے اِنتھے دیسے نانہہ	कहां सो आरसी पानमुंहवनेके अब्ये दीसै नाहिं
یہ جگ تیرا تو گوشائین	यहजग तेरा तूगोसाई
ایک گھڑی مین تھا پہوتھاپہہ جروندی دیوہ بھائی	एक घडी में थाप्येऊ थापहिजर वन्डीदेवहि भाई
ایک رہاؤ	(यकरहाव)
کہان سودر گھر منڈپ محلان کہان سو بنک سرائے	कहां सुदर घर मंडपमहलं।कहां सुबंक सराप
کہان سو سیج سوکہائی کامن جبن دیکھ نیند نہ پائی	कहां सुसेज सुखाली पाई कामिन जिसदेखे नींदन पाइ
کہان شتوئیبان تو بولی حرم ہو یا چھائی مائی -	कहां सुवान तूबोलो हरम होया छाई माई
اِس جگ کارن گھڑی دردتی جہڑین گھڑی کھوائے	इसजगकारण घड़ी विगोती जहहन घडीरखोवाई
پاپ بوجھ ہووے ناہین موئی آسا نہین جاے	पाप बोझ होवै नहीं मुई आसा नहिं जाई
جسنو آپ کھوائی کرتے کھلے چرائی	जिसनों आप खुवाई कर्त्ता रखसले चराई

کوتھو پیر ورج رہاے جان میر سنیا دھایا	कोटन पीर वर्ज रहाय जोमीर सुनया धाया
تھان مقام چلے نج مندر مُچھ مُچھ کوئی رُولایا	थान मुकाम चलेनिजमंदिर मुछ २ कोई रुलाया
کوئی مغل نہ ہویا اندھا کنّے نہ پرچا لایا	कोई मुग़ल नहोया अंध. किन्ने नप्रचालाया
مغل پٹھان بھئی لڑائی رن مین تیغ وگائی	मुग़ल पठान भई लड़ाई रन महँ तेग़ वगाई
اون نے توپ کی باڑھ چلائی اون ہست چلاے	उनने तोपकी बाड़ चलाई उन हस्त चलाई
جن کی چیری درگاہ بھانڈی تنہان مارن بھائی	जिनकी चीरी दरगाह फाड़ी तिना मारन भाई
یک ہندوانی اور تُرکانے بھٹیانی ٹھکرانی	यक हिन्दुआनी और तुर्कानी भट पांही ठकुरानी
یک ناپیرن سرکھوریا وسے یک ناواس وسانی	यक नांपैरन सर खुरपाटे यक नांवासमसानी
جنکے بنکے گھری نہ آئے تن کیون رین وہاڑی	जिनके बंके घड़ी ना आपे तिनकि रैन वहांडी
آپے کرے کرائے کرتا کس نون اکھ سنائی	आपे करे कराय कर्ता किसनो आख सुनाई
دکھ سکھ تیرا بھانڑان ہووے کس پہ آئے روائی	दुख सुख तेरभांडा होवे किस पे आप रुआई
حکمی حکم چلاے وگسی نانک لکھیا پائی	हुक्मी हुकम चलाये निगासे नानक लिख्या पाई

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اسکی قدرت کو دیکھو کہان گئے گھوڑے انکے اور کہان گئی نفیری اور تھہانَ کے باجے اور جو عورتین اپنا منھ آرسیون مین دیکھا کرتی تھین انکی کیفیت تو تم نے بخوبی دیکھ لی ہی کرتار سچ ہی کہ یہ جگت تیرا ہی اور تو سب کا گوسائین یعنے مالک ہی کیونکہ اس جگت کو ایک گھڑی مین پیدا کیا یعنے بنایا ہی اور تو جس وقت چاہتا ہی ایک ہی گھڑی مین پرلے بھی کر دیتا ہی دیکھو ابھی چار دن کی بات ہی کہ یہان گھر۔ اور مندر۔ اور سراے۔ اور محل سب موجود تھے دم کے دم مین سب کے سب نیست و نابود ہو گئے کہان گئے سیجون کے سونے والے یا کہ پان کے کھانے والے سب کے سب کہان چلے گئے اور کیسے کیسے ان لوگون نے دکھ اٹھائے سچ ہی کہ پاپ کی ناؤ کہان پار جاتی ہی انجام کو منجدھار مین ڈوب ہی جاتی ہی مردہ کیونکر زندہ ہو سکتا ہی لیکن ست گورو جسپر دیال ہوتا ہی وہ سب کچھ ہو سکتا ہی سری واہ گورو جسکو اسکی جڑ پر لگاتا ہی وہ اپنی جڑ یعنی اصلیت کو پاتا ہی اور جسکو واہ گورو بھولاتا ہی وہ خود ہی اپنی اصلیت کو گھولاتا ہی اور بیکار کامون مین اپنا دام و کام لگاتا ہی۔

ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہین کہ دیکھو جس وقت بابر بادشاہ کابل سے آیا تھا تو ان نے پیرون اور فقیرون کو بہت کچھ منایا لیکن کچھ بھی کام نہ آیا کیونکہ بابر بادشاہ کو خود نرنکار ہی لایا کیونکہ یہان پاپ بہت زیادہ ہو گیا تھا اور ان پاپیون کی سزا دینا واجب تھا اسلیے اسی نرنکار نے پھر ایک پیر و فقیر کو ہدایت کی تھی کہ جسکو یہ مارے اسکو کوئی نہ ابارے کوئی معجزہ یا کرامات اپنی نہ دکھاوے اسکے حکم کے سب پابند تھے اسی وجہ سے جس وقت بابر بادشاہ اور پٹھانون کی لڑائی یہان پر ہوئی تھی تو پٹھانون کے دروازہ پر مست ہاتھی کھڑا کر دیا گیا لیکن وہ اپنی کچھ بھی مستی بابر بادشاہ کو نہ دکھا سکا بلکہ بابر بادشاہ نے اسکو فوراً ہی قتل کر ڈالا اور قلعہ مین آگ لگا دی کہ جسکی وجہ سے پٹھانون نے قلعہ چھوڑ دیا اور بابر بادشاہ باسانی اندر قلعہ کے داخل ہو گیا اور قتل عام کر دیا بس ایک ظلم ہندوانی اور ٹھکرانی اور پٹھانی سب کی سب قتل ہوئین اور بہتون کو قتل کر دیا اور بہتون کو جان سے ہلاک کیا

جن عورتون کے خاوند قتل ہوئے اُنکی تمام عمر خراب ہوئی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ دکھ اور سکھ سب آپ ہی کر دیتا ہے جب کہ وہ خود ہی فعل فاعل اور مفعول ہے تب پکار کرنا محض طول و فضول ہے سچ تو سب کچھ واہ گورو ہی کرتا ہے اور جیو کرکے پاپ وپن بھوگتے ہین بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ سورٹھ	राग सोरठ
گئی نھوڑی بندی چھوڑی نرنکار دکھ داری	गई न्होड़ी वंदी छोड़ी निरन्कार दुख दारी
کرم نہ جانے دھرم نہ جانے لوبھی مایا دھاری	कर्म नजाने धर्म्म नजाने लोभीमाया धारी
نام پڑیو بھگتی گوبند کا یہ راکھو پیج ہماری	नाम पड़्यो भक्ती गोविन्द का यहु राखहु पेज हमारी
ہرجیون مانڑمان تومان	हरजीविन मांड्यां नूं मान
نیچ جیان جج کرے میرے گوبند تیری قدرت تون قربان	नीच जियां चिज करे मेरे गोविन्द तेरी कुदरत तौ कुर्बान
جیسے بالک بھاوے سو بھاوے لکھ اپرادھ کماوے	जैसे बालक भावै सो भाय लिख-अपराध कमावे
کر اوپدیش جھڑکے بہو بھانتی بہور پتا گلے لگاوے	कर उपदेश छिड़के बहु भांती बहुरि पिता गले लगावै
پچھلے اوگن بخش لیے پربھو آگے مارگ پاوے	पिछले-औगुन बखशालिये प्रभु-आगेमार्ग पावै
ہر انتر جامی سب بدھ جانے تان کس پہ آکھ سناوے	हरि-अन्तरजामी सब विधि जाने तांकिसपे आख सुनावै
کہن کتھن نا بھیجے گوبند ہر بھاوے پیج رکھایا	कहन कथन ना भाजे गोविन्द हरि भावै पैज रखाया
اور اوٹ مین سگلی دیکھی یک تیری اوٹ رہایا	और-ओट मैं सगली देखी एक तेरी-ओट रहाया
ہو دیال کرپال پربھو ٹھاکر آپے سنیے بنتی	होय दयाल कमाल प्रभु ठाकुर-आपे सुने बिन्ती
پورا ست گور میل ملاوے سب اترے من کے چنتی	पूरा सतगुरु मेल मिलावै सब उतरे मनके चिन्तो
ہر ہر نام اوکھد مکھ پایا جن نانک سکھ وستی	हर नाम-औखद मुख पाया जिन नानक सुखवसिनी

بعد اسکے ست گورو مہاراج بھی وہین بیٹھ گئے اور لوگ اپنے اپنے عزیز و اقارب کو کہ جو مارے گئے تھے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اکٹھا کرنے لگے ہندو اپنے کریا کرم مین مصروف ہوئے اور مسلمان بھی اپنے عزیزون و اقاربون کی تجہیز و تکفین مین مصروف ہوئے مقام سید پور مین کہرام مچا تھا اُنکے رونے پیٹنے اور ہائے ہائے کرنے پر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا	(राग-आसा महला १
جیسے روئل روئلے تیسے سنسار	जैसा गोयल गोयले तैसा संसार
کوڑ کماوے آدمی باندھے گھر بار	कूड़ कमावे-आदमी बांधे घर बार
جاگو جاگو سوتو چلیا ونجارا	जागहु २ सोतो चलया वणजार
یک رہاؤ	(यकरहाव)

نت نت گھر باندھیے جو رہنا ہووے	नित २ घर बाँधये जो रहना होय
پنڈ پڑے جیو چل سے جو جانے کوے	पिंडपरजीव चलसीजो जानेकोय
ہاے ہاے کیا کرد ہے ہوسی سوے	हाय २ क्याकरो है होसी सोय
تم رووُ اُسنے تمکو کون روے	तुम रोवहु उसने तुमको कौनरोय
دھند ھا پیٹو بھاے ہو تم کوڑ کماوہو	धंधापीटहु भाय हो तुम कोडु कमावहु
وہ سنہی لیکھے ہی تم لوک سناوہو	वह सुनहीकेलहि तुम लोक सुनावहु
جیتے سوتا نانکا جگاے سوے	जिसते सोता नानका जगाये सोय
جے گھر بوجھے اپنا تان نیند نہ ہووے	जेघर बूझे आपना तां नींद न होय
جو چلد اسے چلیا کچھ سپنے نالے	जो चलदा ले चलया कुछ सपने नाले
تان دھن سنچو دیکھ کے بوجھو بچارے	तां धन सनचहु देखके बूझहु बेचारे
ونج کرہو لکھ ست لیہو مت پچھتاوہو	वनिज करहु सुख सुख लेहु मत पाछे पछतावहु
اوگن چھوڑہو گن کرہو ایسے تت پراہو	औगुन छोडहु गुण करहु ऐसे तत परावहु
دھرم بھوم ست بیج کر ایسے کرم کماوہو	धर्म भूमि बीच कर ऐसे कर्म कमावहु
تان واپاری جانئے لاہا لیجاوہو	तो बेपारी जानये लाहा लै जावहु
کرم ہووے ستگور ملے بوجھے بیچارا	कर्म होवे सतगुरु मिले बूझे बेचारा
نام بکھانے سنے نام نامی بیوہارا	नाम वखाने सुने नाम नामे ब्योहारा
جیون لاہا توٹا تنے وات چلدی آوے	ज्यों लाहा तोटा तिनें वार चलदी आवे
جیون تس بھاوے نانکا سائی وڈیاے	ज्यों तिस भावे नानका साईं वड पायें

ست گورو مہاراج سے ایک دن بھائی مردانہ نے ارداس کیا کہ ای سچے بادشاہ اِس مقام پر ایک شخص نے بگاڑ کیا تھا اور یہان پر اسقدر لوگون کی جانین گئین اسکا کیا سبب ہے ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ ای مردانہ اُس درخت کے نیچے جاکر تم سو رہو اور جب تو سوکر اُٹھیگا اُسوقت تجھکو اِس بات کا جواب دیا جاویگا چنانچہ بھائی مردانہ اُسی درخت کے نیچے جاکر سو رہے تھوڑی دیر کے بعد بھائی مردانہ کے سینے پر چکنائی کا ایک بوند جا پڑا اُس چکنائی کے سبب سے بہت سی چیونٹیان بھائی مردانہ کے سینے پر آلپٹین اتنے مین چیونٹیان آپس مین لڑنے لگین چنانچہ بھائی مردانہ کا ہاتھ اُن چیونٹیون پر جا پڑا ہاتھ کے پڑتے ہی بہت سی چیونٹیان مرگئین بعد تھوڑی دیر کے بھائی مردانہ سوتے سے جگے اور ست گورو مہاراج کے پاس آکر بیٹھے اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی مردانہ سے دریافت کیا کہ ای بھائی مردانہ یہ کیا کیا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور چیونٹی آپس مین لڑین اور اُنپر میرا ہاتھ جا پڑا چنانچہ ہاتھ کی ضرب سے اسقدر چیونٹیان مرگئین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اسیطرح یہ لوگ بھی مرے ہین یہ سُنکر بھائی مردانہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرا اور شبد سنایا۔ اور تمام سید پور کے لوگ

ست گورو مہاراج کے سکھ بہت سے اور گورو کے ہو گئے جنمین منجملہ تیدیون کے ایک شخص آمی جھاردار بھی تھا اُسنے اُن باتون کو لکھ رکھا تھا بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس مقام سے آگے کو تشریف لے گئے ۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ چلو بھائی کشمیر کی بھی سیر کرتے چلین کیونکہ یہ زمین کسب جی کی بنائی ہوئی ہی جسطرح شیو جی نے کاشی پوری بنائی ہی اور سب تیرتھون کا وہ مقام ہی گنگا جی کے کنارے پر وہ آباد اسی طرح (کشب) جی نے کشمیر بھی بنائی ہو وہان پر بھی تمام تیرتھ ہین اور (امرناتھ) شیو جی بھی وہان رہتے ہین یہ سُنکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ جہان حضور کی مرضی ہو وہین چلئے بعد اسکے ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے کشمیر کی سرزمین کو تشریف لے چلے ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے کشمیر مین ایک بالے یعنی دنبہ کے چرواہے کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۹

ست گورو مہاراج نے پہونچکر دیکھا تو بہت دھرم وان پایا وہان کے برہمن اپنے تئین (کشب) کی اولاد مین بتاتے ہین کشمیر کی سرزمین مین پہاڑ وغیرہ بہت ہین ست گورو مہاراج ایک پربت پر جا بیٹھے اور اتفاق سے بارہ۱۲ دن اُس پہاڑ پر گذر گئے اور کسی نے خبر نہ لی تیرھوین۱۳ دن ایک دنبہ کا چرواہا اُس مقام پر آیا اور آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای بھائی تم یہان کیون بیٹھے ہو اور کون ہو کہ جو ایسے ویرانہ مقام پر بیٹھے ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی تجھکو ہم کیا دکھائی دیتے ہین بجواب اسکے اُس چرواہے نے کہا کہ ہمکو تو بھلے آدمی نہین معلوم ہوتے ہو کیونکہ ایسے جنگل اور ویرانہ مقام پر بھلے آدمی کا کام نہین بلکہ چور اور بٹ مار کا کام ہی اگر فقیر ہوتے تو آبادی ہی مین یا اُسکے نزدیک اپنا قیام اختیار کرتے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی تم اپنے گھر جاؤ اور تم ہمکو کچھ نہ کہو اتنے مین پھر اُس چرواہے نے کہا کہ اِس مقام پر تمکو خدا ہی لایا ہی ورنہ ابھی تک اس مقام پر کوئی نہین آیا ہی یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اب تم یہان سے چلے ہی جاؤ چنانچہ وہ چرواہا مذکور اُٹھکر چلا گیا اور اپنے گلہ دنبہ مین جو پہونچا تو عجب کیفیت دیکھی کہ کُل گلہ کا گلہ دنبہ اُسکا مرا ہوا پڑا ہی چرواہا مذکور یہ کیفیت دیکھکر حیران و پریشان ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ ای پرمیشر یہ کیا ہو گیا کیونکہ کچھ دور بھی مین نہین گیا تھا اور کچھ دیر بھی مجھکو نہین ہوئی تھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ مین انکو اچھی طرح سے چھوڑ گیا تھا اتنی ہی دیر مین ایسی کیا بلا آپڑی کہ ایکبارگی ہی تمام مر گئے اب اُنکے مالکون کو کیا جواب دونگا وہ لوگ مجھ سے اِنکی قیمت طلب کرینگے ای پرمیشر اب مین کیا کرون اور اب میرا گذر کیونکر ہوگا اور میرے خاندان کی پرورش کیونکر ہوگی اتنے مین اُس چرواہے کو ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنی گستاخی کا خیال آیا اور دل مین سوچا کہ کیا تعجب ہی کہ اُس فقیر کی کرامات ہی سے ہوا ہی اب یہی مناسب ہی کہ مین اُسی فقیر کے قدمون پر چلکر اپنے قصور کی معافی مانگون اسی مین میری بھلائی کی صورت نظر آتی ہی غرضکہ چرواہا مذکور یہ سوچ سمجھکر وہان سے اُٹھا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرا اور کمال عجز و انکسار سے کہنے لگا کہ ای غریب نواز جی

اسوقت ایک عجیب قدرت نظر آئی کہ جسکو دیکھکر میری بھی زندگی تلخ ہوئی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی کیا ہوا اُسوقت اُس چرواہے نے کہا کہ ای سائین جی مین لوگون کے دنبہ چراتا ہون اور اسی سے میری گذر ہوتی ہی اسوقت جو مین اپنے گھر گیا تو کل دُنبے مرے ہوئے پائے حالانکہ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا کہ جب مین گھر سے یہان آیا تھا اُسوقت اچھے صحیح و سالم تھے ای سنت جی صاحب اب جسوقت مین اپنے گھر جاؤنگا تو اُسوقت مالک جانوران مجھسے اِن جانورون کی قیمت طلب کرینگے اور سوائے انھین دنبون کے میرے پاس اور کوئی جائداد نہین ہی ای سائین جی مین اپنی نادانی اور غلطی کا نہایت شرمندہ ہون کہ جو آپ کے ساتھ مین نے گستاخی کی ہی اور آپ پرمیشر کے پیارے اور پرمیشر کے بھگت ہین اسلیے اپنے تقصور کی معافی کا خواستگار ہون اب مجھکو بخشیے چونکہ ست گورو مہاراج دیا کے سمندر ہی تھے اسکو دُکھی دیکھکر بہت ترس آیا اور آپ نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ ای بھائی تو جا اور واہ گورو کہکر ایک ایک دُنبے کو اُٹھا تو تیرے سب دُنبے زندہ ہوجاوینگے یہ سنتے ہی چرواہا گیا اور حسب ہدایت ست گورو مہاراج کے واہ گورو کہنا اور ایک ایک دنبے کو اُٹھانا شروع کردیا اور یہ بھی کہتا گیا کہ ای واہ گورو جی تیرے نام کی بدولت یہ گلّہ دنبہ جانورون کا زندہ ہوجاوے وہان کیا دیر تھی سب کے سب فوراً ہی زندہ ہوگئے یہ کیفیت دیکھکر اور سب کو زندہ صحیح و سالم پاکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ ای ست گورو مین اب اپنے گھر نہ جاؤنگا آپ کے قدمون مین اپنا بستر لگاؤنگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی تو اپنے گھر جا لیکن اُسنے اپنے گھر جانے سے انکار کیا یہانتک کہ اُس شب کو چرواہا ست گورو مہاراج کے قدمون ہی مین رہا جب صبح ہوئی دنبون کے مالک اُس چرواہے کو ڈھونڈھنے نکلے ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے چرواہے کو اُس مقام پر پایا جنگل مین اپنے دُنبے چرتے پائے اور چرواہے کو ست گورو مہاراج کے پاس بیٹھا دیکھا چنانچہ ڈھونڈھنے والونکی بھی ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا ست گورو مہاراج کو دیکھا کہ مست بیٹھے ہین اور چرواہا بھی بیٹھا ہوا ہی اتنے مین ست گورو مہاراج سے ایک شخص نے کہا کہ ای سنت جی یہ چرواہا ہم لوگون کے دنبے چراتا ہی یہ شام کو مکان پر چلا آتا تھا لیکن شام کو گھر نہین گیا تمام شب اسکا انتظار کیا گیا جب یہ آج صبح کو بھی اپنے گھر نہ گیا تو ہم لوگ اسکو ڈھونڈھنے نکلے لیکن بہت اچھّا ہوا کہ اسکی تلاش کی وجہ سے آپ کے درشن بھی حاصل ہوگئے اتنے مین وہ چرواہا بول اُٹھا کہ ای لوگو نانک جی یہ جو فقیر بیٹھے ہین سچ ہی کہ وہ خود خدا ہی ہین خدا این اور انمین ذرا بھی فرق نہ جانتا یہ سُنکر اُسکے مالک نے جواب دیا کہ یہ بات تونے کسطرح جانی وہ مجھسے کہہ اُس چرواہے نے اُن دنبون کی سرگذشت کہہ سُنائی یعنے یہ کہ مین کل ایک وقت اپنے دنبے چراتا چراتا یہان آنکلا اور سب اپنا گلّہ اچھّا بھلا چنگا چھوڑکر یہان آیا تھا ان سنت کو دیکھکر اپنی نادانی سے کہہ اُٹھا کہ تم چور ہو یا راستہ لوٹنے والے ہو کیونکہ تم نے ایسے ویرانے اور جنگل مین اپنی صحبت و قیام اختیار کیا ہی اگر فقیر ہوتے تو آبادی یا اُسکے نزدیک بیٹھتے اسطرح مجھسے بیوقوفی ہوتی گئی کہ کچھ دیر تک تمسخر و دلگی آمیز باتین مین نے کین لیکن سنت تو دیال ہی ہوتے ہین تاہم مجھ ایسے اندھے کو تا وقتیکہ تنبیہ نہ دکھائی جاوے کیونکر یقین آوے آپ نے فرمایا کہ تو یہان سے جا چنانچہ مین یہان سے چلا گیا جس وقت اپنے گلّہ مین پہونچا تو وہان ایک دم سے تمام گلّہ کا گلّہ مردہ پایا یہ کیفیت دیکھکر مین بہت گھبرایا اور کچھ عرصہ کے بعد مجھکو اپنی نادانی کا دھیان آیا اسلیے فوراً ہی انھین کے قدمون مین دوڑ آیا سنت جی نے جب مجھکو بہت حیران و پریشان پایا آپ نے فرمایا کہ جا اور واہ گورو کہکر ہر ایک دُنبے کو اُٹھا چنانچہ مین نے انکے حکم کے موافق ہر ایک دنبے کو واہ گورو کہکر اُٹھانا شروع کیا جسکو مین نے

ہاتھ لگایا اُسکو تو راُہی زندہ پایا یہانتک کہ تمام گلہ کا گلہ جو مردہ تھا زندہ ہوگیا بس موت اور حیات انھین کے ہاتھ ہے اب آپ لوگ اپنے اپنے دُنبے اپنے اپنے گھر لیجائیے اور مجھکو انھین کی خدمت مین رہنے دیجیے یہ سنکر اُس چرواہے کے مالک نے مکرر اس بات کو دریافت کیا کہ ای بھائی یہ واقعہ کیا تم سچ کہتے ہو بجواب اسکے اُس چرواہے نے کہا کہ ایک حرف اسمین جھوٹ نہین ہے یہ سُنکر اُس دُنبے کا مالک اپنے دُنبے اپنے گھر لایا اور ہر ایک سے یہ داستان کہ سنائی اور ہر ایک سے کہنا شروع کردیا کہ ای بھائیو یہان پر ایک فقیر آیا ہے اُسمین اور خدا مین کچھ بھی فرق نہین ہے کیونکہ موت اور حیات اُسی کے ہاتھ مین ہے اور اس بستی کے باہر جنگل مین آج چوداہ دن سے مقیم ہے ویرانہ مین مقام ہے بستی سے واسطہ نہین ہے اور کسی شی کی اُنکو طمع و خواہش نہین ہے یہ خبر سُنکر اُس بستی کے لوگ دوڑے اور ست گورو مہاراج کے آکر قدمبوس ہوے اور دست بستہ ہوکر عرض کرنے لگے کہ ای مہاپورکھ جی ہم لوگون کی خطا کو آپ معاف فرماوین کہ اتنے دن آپ لوگون کو یہان آئے ہوے ہوگئے اور ہم لوگون نے آپ کی خدمت کچھ نہ کی اب ہم لوگون پر کرپا کیجیے اور قصور بخش دیجیے کیونکہ ہم دنیادار ہین اور ہر ایک طرح سے گنہگار ہین اور آپ سنت ہین ہم لوگون کی خطاؤن کے بخشنے واسطے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج اُن لوگون سے بہت خوش ہوے اور وہان کے لوگون کو اپنا سکھ کیا اور نام کا اُنکو اُپدیش دیا چنانچہ وہ لوگ گورو گورو جپنے لگے اور واہ گورو واہ گورو کہنے لگے ۔

بعد اسکے کشمیر مین اُسوقت مین ایک بڑے بھاری پنڈت کہ جنکا نام (جتیر داس) تھا رہتے تھے اور اُنکے پاس پوجا وغیرہ کا بہت کچھ سامان تھا اُس پنڈت نے بھی سُنا کہ یہان پر آج کل ایک فقیر تشریف لائے ہین چنانچہ پنڈت مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور پنڈت مذکور اپنے گلے مین ٹھاکر جی کی مورت رکھتا تھا آتے ہی ست گورو مہاراج سے رام رام کہکر بیٹھ گیا چونکہ پنڈت مذکور نہایت ابھمانی شخص تھا یہانتک غرور و تکبری کے دریا مین غرق آب تھا اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ مجھ سا کوئی دوسرا ہے نہین مین بہت کچھ پوجا کرتا ہون اور کہا کرتا تھا کہ مین نے آگے بھی بہت کیا ہے اور اب بھی تپ کرتا ہون غرضکہ اسی غرور کی وجہ سے جو کچھ کہ پوجا و پاٹ وغیرہ کرتا تھا سب بیکار ہوجاتا تھا اُسکے کیفیت انترجامی ست گورو مہاراج کو تو معلوم ہی تھی اسلیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پنڈت جی کچھ کہو یہ سنتے ہی سورج کی روشنی کے سامنے اندھیرا کہان اُسنے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج میرے دل سے دُوجا بھاؤ جاتا ہی نہین ہے آپ ایسی کرپا کیجیے کہ دوجا بھاؤ جاتا رہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پنڈت جی تم گورو کرو بجواب اسکے اُسنے عرض کیا کہ ای مہاراج مین کس کو گورو کرون ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُس میدان مین چار فقیر بیٹھے ہین تم اُنکے پاس جاؤ وہ تمکو سمجھا دیوینگے جسکو وہ لوگ تم سے کہین تم اُسکو گورو کرنا یہ سُنکر پنڈت جتیر داس اُس میدان مین اُن فقیرون کے پاس گیا اور پیری پاسے کہکر بیٹھ گیا یہ یہ سُنکر اُن لوگون نے کہا کہ آو پنڈت جی تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ جتیر داس نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ مجھکو گورو کرنا منظور ہے جسکو آپ لوگ بتائین اُسکی خدمت مین ہم جائین یہ سُنکر اُن فقیرون نے کہا کہ ای پنڈت جی وہ مندر جو دکھائی دیتا ہے اُس جگہ تم جاؤ وہان پر تمکو تمھارا گورو خود ہی آملیگا یہ سُنکر پنڈت جتیر داس مذکور وہان گیا اور جاکر مندر کے دروازہ پر جاکر متھا ٹیکا اُس جگہ پر ایک عورت سُوہا لباس پہنے ہوے بیٹھی تھی اُسنے پنڈت جی کو جوتا لیکر مارا چنانچہ پنڈت بُرے حال سے روتے پیٹتے واپس آئے فقیرون نے پوچھا کہ کیون پنڈت جی تمکو گورو ملا یہ سُنکر پنڈت جی نے اپنی سرگذشت کہ سنائی اُسوقت

اُن فقیرون سنے کہاکہ ای پنڈت جی یہ بابا ہی جسکی تم سیوا کرنے ہو یہ سُنکر پنڈت چترداس ندکو کوگیان آگیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور پوجا کی ساگری علحدہ کردی اور پوتھیان وغیرہ بھی تقسیم کردین اُسوقت ست گورو مہاراج سنے پنڈت چترداس کو اپنا سِکھ کیا اور بہت صاف دلی سے گورو گورو لگا جپنے چنانچہ اُسوقت ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

اشلوک	श्लोक
گور ملیا من رہیا جیون وسکھے دہر نہ سنگار	गुरु मिलया मन रहसिया ज्यों विहे धर न सिंगार
سب دیسے ہرآولے سر بھرے سو بھرتار	सब देसे हरि आवले सर भरे सो भरतार
اندر سچے رنگ جیون مجھٹے لال گولال	अन्दर सचे रंग ज्यों संभफेट लाल गुलाव
کمل بگسے سچ من گورکے شبد نہال	कमल विगसे सच मन गुरु के शब्द निहाल
من مکھ دوجے طرف ہی دیکھو نظر نہال	मन सुख दूजे तर्फ़ है देखहु नज़र निहाल
پھاہی پھاتے سرگ جیون سر دیسے جم کال	फाही फाने मुर्ग जियों सिर दीसे जमकाल
کھودیا ترشنا نیند بوری کام کرودھ بکرال	खोइया तिसना निद्रा बुरी काम क्रोध विकाल
ان آنکھین نظر نہ آوسے جے جر شبد ن کرو بچار	इन अंखीन नज़र न आवै जे चर शब्द न करो विचार
تدھ بھاوے سنتوکھیان چوکے آل جنجال	तुध भावे संतोखीयां चुके आलजंजाल
مول رہے گور سیوسے گور پوڑی بوہانھ	मूल रहे गुरु सेवे गुरु पौड़ी बोहाथ
نانک لگی تت بے تون سانچا من سانچ	नानक लगी ततले तू सांचा मन सांच

بعد اِسکے کشمیر کے اور پنڈت لوگ بھی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوسے اور ست گورو مہاراج سے کہاکہ ای سنت جی باوجود اسکے کہ ہم لوگ ہمیشہ ہی بید و پوران و شاستر خود پڑھا کرتے ہین اور اکثر لوگون کو بھی سنایا کرتے ہین لیکن ہم لوگون کا اہنکار نہین جاتا ہی اب آپ کچھ ایسی کرپا کیجیے کہ ہم لوگونکو بھی سانت آجاوسے یہ سُنکر ست گورو مہاراج یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
سری راگ محل پہلا	श्रीराग महल १
لب کوتا کوڑہ چوہڑان ٹھگ کھاندھا مردار	लब कुत्ता कूड़ चोहड़ा ठग खाधा मुदीर
پرنندا پرمل مکھ سودہی اگن کرودھ چنڈال	पर निन्दा पर मल मुख सोधी अगिन क्रोध चंडाल
رس کس آپ سلاہنڑی یہ کرم میرے کرتار	रसकस आप सलाहणा ये कर्म मेरे करतार
بابا بولے پت ہوسے	बाबा बोलीं मन होय
اوتم سودر اوتم کہیے نیچ کرم بہہ روسے	उत्तम सूद्र उत्तम कहिये नीच कर्म बहि रोय
رس سوئی نا رس روپا کامن رس پرمل کی واس	रस सोई ना रस रूपा कामिन रस परमल की वास
رس گھوڑے رس سیجان مندر رس میٹھا رس ماس	रस घोड़े रस सजा मंदिर रस मीठा रस मांस

اتنے رس سریر کے کے گھٹ نام نواس	ऐते रस शरीर के कै घट नाम निवास
جت بولیان پت پائیان سو بولے پروانڑ	जित बोलयां पत पाइयां सो बोले परवांड
پھیکا بول وگوستا سن مورکھ من اجانڑ	फीका बोल विगोसता सुन मूरख मन अजाण
جو تس بھاوے سو بھلے ہور کے کہڑ وکھانڑ	जो तिस भावे सो भलो होर के कहण वखाण
تین مت تین پت تین دھن پلے جس ہردے رہا سما	तिन मत तिन पत तिन धन पल्ले जिस हिरदे रहा समाय
تین کیا کیا سلاہڑان اور سوالی او کاے	तिन क्या किया सलाहड़ा और स्वाली उकाय
نانک نظرے باہرے راچے دان ن ناے	नानक नज़र बाहरे राचे दान ना नाय

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو پنڈت جی لوبھ یعنے طمع جو اس جسم مین ہے وہ مثل کُتہ کے ہے اور جھوٹ بولنا جو ہے وہ چنڈال ہے اور ٹھگی کرنا مردہ کے مثل ہے اور برائی نندا کرنا مثل پرائی میل کے ہے اور غصہ مثل آگ کے ہے اور رس کس یعنے کھٹا میٹھا کھانا اور اپنی خود ہی تعریف کرنا یہ کرم جو بُرے ہوے ہین وہان پر پرمیشر کا نام کیونکر ٹہر سکتا ہے اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جب تک ست سنگ نہین ہوتا ہے تب تک اس جیو کا من کسی طرح شدھ نہین ہوتا ہے ہان جو لوگ شبھ یعنے نیک کام کرتے ہین وہ سب مین اچھے کہلاتے ہین اور جو خراب کام کرتے ہین وہ بُرے کہلاتے ہین اور یہ من جسم کی خواہشات یعنے لذائذ دنیاوی مین پھنسا ہوا ہے اُسکو نام کا رس کیونکر اچھا لگے کیونکہ دنیا مین بہت سے رس ہین مثلاً کسی کو سونے وچاندی کی خواہش کسی کو عورت کی کسی کو خوشبویات کسی کو سواری کسی کو مکان وعمارات کسی کو خوش ذائقہ کی غرضکہ انھین رسون مین دل پھنسا ہوا رہتا ہے پس جہان پر اسقدر رسون کی خواہش ہو وہان پر صرف ایک رس نام کیونکر آسکتا ہے۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ شیرین زبانی سے پت رہتی ہے سخت زبانی سے پت جاتی ہے جو لوگ واہ گورو کا حکم مانتے ہین اُنھین کی مت اوجل یعنے صاف دلی اُنھین کو حاصل ہوتی ہے اور اُنھین کی پت یعنے عزت بھی رہتی ہے اور اُنھین کے پاس نام - روپ - دھن - بھی ہوتا ہے جنکے دلون مین گورو کے بچن سمائے ہوے ہین وے لوگ اچھے اور خوبصورت ہین جب اسقدر باتین ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے کشمیر کے پنڈتون نے سنین ست گورو مہاراج کے قدمون پر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہونے کی خواہش ظاہر کی اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو اپنا سکھ کیا اور فرمایا کہ واہ گورو کا نام جپو سکھ سادھو وسنت آئے ہوے کی سیوا کرو بھاو بھگت کے ساتھ اسی سے تمہارا اُدھار ہوگا اور پرمیشر کے نام کا بھروسہ کرنا اور بھاو بھگت مین دڑھ رہنا یہ ہدایت سب کو کرکے ستگورو مہاراج وہانسے رخصت ہوے۔

آگے ساکھی ست گور مہاراج اور سلطان حمید قارون کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۱۰۱

ست گورو مہاراج نے ایک دن بھائی بالے سے فرمایا کہ بھائی بالے سلطان حمید قارون کو راہ پر لاوین کیونکہ وہ بہت ظلم کرتا ہے یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ چلیے حضور بہتر ہے کہ وہ حضور کی ہدایت سے راہ پر آجاوے اور ظلم سے ہاتھ اٹھا

ورنہ اسگلے قارون کی طرح غارت جاویگا اور انجام کو کچھ ہاتھ نہ آویگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوے اور روم کیطرف چلدیے غرضکہ پہلا بادشاہ قارُون تھا اور اُسکا چھوٹا بھائی جو تھا کہ جسکا نام ہارون تھا قارون یعنے بڑا بھائی بڑا ہی ظالم تھا اور نہایت ظلم کرتا تھا ویسے ہی اس بادشاہ کے وقت مین جسقدر روم کی سلطنت تھی سب اُسنے لوٹ کر تباہ و برباد کردی تھی اسگلے قارُون نے چالیس ۴۰ گنج کا خزانہ جمع کیا تھا اور اِس سلطان حمید قارُون نے پینتالیس ۴۵ گنج خزانہ جمع کیا غرضکہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے و بھائی مردانہ کے سلطان حمید قارُون کے شہر مین جا پہونچے اور اُسکے دروازے کے آگے جا کھڑے ہوے اور آپ نے جاکر دریافت کیا کہ سلطان حمید قارون کا دربار یہی ہے جس نے کہ پینتالیس ۴۵ گنج کا خزانہ جمع کیا ہے اور بعد اِسکے یہ بھی دریافت کیا کہ ای بھائیو یہ بادشاہ انصاف کیسا کرتا ہے اور اسکے یہان خیرات کس قدر ہوتی ہے یہ سُنکر دربانون نے کہا کہ ای فقیر صاحب یہ بادشاہ بہت ہی ظالم ہے اور انصاف اور عدالت کچھ نہین کرتا ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ بھی دریافت کیا کہ اِس بادشاہ نے اِسقدر خزانہ کس طرح پر جمع کیا ہے یہ سُنکر اُن دربانون نے کہا کہ ای فقیر صاحب یہ ایسا ظالم ہے کہ اپنی سلطنت مین جہان کہین دولت سُن پاتا ہے وہین سے منگواتا ہے اُسکو چھوڑتا ہی نہین ہے بعد اِسکے پھر کہا کہ سُنو فقیر صاحب ایک دن سلطان حمید قارُون نے اپنے وزیرون سے کہا کہ اب اور بھی کہین روپیہ ہے یہ سُنکر وزیرون نے عرض کیا کہ اب تو حضور کی سلطنت مین کہین روپیہ باقی نہین رہا ہے یہ سُنکر بادشاہ خاموش ہو گیا چند دن کے بعد بادشاہ نے ایک یہ کام کیا کہ اپنی خدمتگاری کہ جو نہایت خوبصورت تھی اُسکو اچھی پوشاک اور زیور پہنا کر اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ تم لوگ اِس خدمتگاری کو بازار مین لیجاؤ اور مشہور کردو کہ جو کوئی ایک روپیہ دے جاوے اِس خدمتگاری کو لیجاوے چنانچہ ملازم شاہی اُس خدمتگاری کو بازار مین و نیز تمام شہر مین لیکر پھرے اور جیسا کہ حکم تھا مشہور کر دیا کہ جو شخص ایک روپیہ دیجاوے اِس خدمتگاری کو لے جاوے چنانچہ ایک سوداگر کے لڑکے نے اُسکو بہت پسند کر کے اپنی والدہ سے جاکر کہا کہ بادشاہ ایک روپیہ پر اپنی خدمتگاری فروخت کرتا ہے ایک روپیہ مجھکو دیدو تو اُسکو مین اپنے گھر لے آؤن بجواب اُسکے والدہ نے کہا کہ ای بیٹا یہ بادشاہ کسی کے گھر مین روپیہ کب رہنے دیتا ہے مثل ہے کہ سلطان حمید قارُون یہان کا بادشاہ ہے ہان ایک روپیہ تمہارے والد کے مُنہ پر رکھکر قبر مین دفن کیا تھا وہ جاکر نکال لو چنانچہ اُسنے اپنے باپ کی قبر کھود کر روپیہ نکال لیا اور شاہی ملازمون کے ہاتھ پر لاکر رکھدیا اور اُس خدمتگاری کو خرید لیا چنانچہ اُن ملازمون نے بادشاہ سے آکر عرض کیا کہ حضور خدمتگاری فروخت ہو گئی یہ روپیہ جمع کر لیا جاوے بادشاہ نے دریافت کیا کہ کس نے خرید کی اُن ملازمون نے کہا کہ فلان سوداگر کے لڑکے نے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس سوداگر کے لڑکے کو گرفتار کر لاؤ ملازمان شاہی گئے اور اُس لڑکے کو گرفتار کر لائے بادشاہ نے دریافت کیا کہ ای لڑکے یہ روپیہ تونے کہان پایا بجواب اِسکے اُس لڑکے نے صاف کہدیا کہ ای بادشاہ یہ روپیہ میرے باپ کے مُنہ پر رکھکر قبر مین دفن کیا تھا چنانچہ اُسکی قبر سے مین نکال لایا ہون پس اُسی وقت بادشاہ نے اپنے وزیرون کو حکم دیا کہ جہانتک قبرین ہماری عملداری مین ہون اُنکو کھدوا کر روپیہ نکلوالو یہ سُنکر وزیرون نے عمل کیا لیکن کہین روپیہ کا نشان نہ پایا پس ای فقیر صاحب اب آپ خیال فرماوینگے کہ یہ بادشاہ ایسا ظالم ہے غرضکہ اُسنے اپنی دانست مین کہین روپیہ کا نام بھی رہنے نہین دیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دربانون یہ بادشاہ تو بڑا ہی گنہگار ہے خدا کی درگاہ مین بہت ہی سزا پاویگا اِسکی کمائی پر لعنت بھیجنا چاہیے اِسکی زندگی پر لعنت ہے

ای دربانون یاد رکھنا کہ یہ خدا کی درگاہ سے بڑا ہی سزایاب ہوگا پہلے قارون کو تو زمین نے بھی سنبھالا تھا لیکن اسکے ایسے فعال ہین کہ اسکو کوئی نہ سنبھالیگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دربانون اب تم سلطان حمید قارون سے جاکر کہو کہ ایک فقیر ڈیوڑھی پر کھڑا ہوا ہی اور یہ کہتا ہی کہ بادشاہ مجھ سے ملاقات کرے یہ سنکر دربانون نے بادشاہ سے جاکر اطلاع کی یہ سنکر بادشاہ مذکور فوراً ہی باہر آیا اسوقت ست گورو مہاراج کچھ ٹھیکریان چن رہے تھے بادشاہ نے آکر ست گورو مہاراج کو سلام کیا اور کہا کہ ای درویش یہ ٹھیکریان لیکر تم کیا کروگے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای بادشاہ یہ ٹھیکریان ہم خدا کی درگاہ مین لیجاوینگے بادشاہ نے جواب دیا کہ ای درویش یہ ٹھیکریان خدا کی درگاہ مین کیسے جاوینگی کیونکہ یہ تو آگے جا ہی نہین سکتی ہین یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سلطان حمید تم نے پینتالیس[۴۵] گنج خزانہ ظلم سے یکجا کیا ہی وہ تیرے ساتھ کیونکر جائیگا اور تجھ سے پہلے جو ایک تیرا ہم نام یعنی قارون تھا اور اسنے چالیس[۴۰] گنج خزانہ ظلم کرکے یکجا کیا تھا وہ بھی ساتھ نہ لیجا سکا پس تو پینتالیس[۴۵] گنج کو کیونکر ساتھ لیجاویگا یہ سنکر سلطان حمید قارون نے کہا کہ ای درویش کوئی ایسی تدبیر ہی کہ یہ خزانہ میرے ساتھ جاسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان بادشاہ ایسا ہو سکتا ہی لیکن اس شرط پر کہ تو اس خزانہ کو خدا کی راہ پر صرف کردے ورنہ یہین سب کچھ رہجاویگا اور اس خزانہ کا وارث کوئی دوسرا شخص ہوجاویگا اور تیرا خزانہ اور ملک ضبط کرلیویگا بعد اسکے تیری بھی قبر کھود دیگا دیکھو پہلے قارون کا خزانہ بھی سب زمین ہی کھاگئی اور وہ قارون تمام روے زمین و نیز آسمان کو اپنی ملکیت سمجھتا تھا بوجہ کثرت خزانہ و لشکر کے بہت ہی مغرور اور خدا سے مفرور ہوگیا تھا کہ کسی کو اپنے برابر ہی سمجھتا نہ تھا یہانتک کہ اپنے آپ کو خود خدا ہی سمجھتا تھا بلکہ سمجھتا ہی نہ تھا لوگون سے اپنے تئین خدا ہی کہلانے لگا تھا۔

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ اسطرح پر جب قارون مذکور نے شر سے سر اٹھایا اور اپنے تئین خدا کہلایا تب بذریعہ حضرت موسی اسطرح اسکو خبر دی گئی کہ اپنا چالیس[۴۰] گنج خزانہ خدا کی راہ پر خیرات کردیوے چنانچہ موسی نے قارون مذکور کو خدا کے حکم سے اطلاع کی ایک دفعہ مین بلکہ حضرت موسیٰ نے تین[۳] بار اسکو ہدایت کی لیکن اسنے بالکل نہ مانا چوتھی[۴] مرتبہ جب پھر خدا کا حکم آیا تب موسیٰ پیغمبر نے خدا کی درگاہ مین عرض کیا کہ مین نے قارون کو الہام غیبی سے اطلاع دی لیکن وہ نہین مانتا ہی اور اپنے سوا دوسرے کو خدا تک نہین جانتا ہی اس وقت خدا کا حکم زمین کو ہوا کہ مع خزانہ کے قارون کو غارت کردے چنانچہ زمین نے ویسا ہی کیا کہ قارون مع خزانہ کے غارت ہوگیا۔

بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن قارون زمین نے خدا کے حکم سے بوجہ عدول حکمی اور ظلم کے غارت کردیا۔

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن سلطان حمید قارون دیکھ پہلے قارون کا کیا نتیجہ ہوا اور اسکا چھوٹا بھائی جو ہارون کے نام سے تھا خدا کے احکام کی تعمیل سے یہ رتبہ اسنے پایا کہ بعد موسیٰ کے پیغمبری کا خطاب اسکو ملا اور تعجب کا مقام ہی کہ تو محمد مصطفے کی امت ہوکر اسطرح کے ظلم کرتا ہی جہانتک کہ پیسہ خواہ روپیہ کا نشان پاتا ہی اٹھوا منگاتا ہی پس ایسے ظلم کے خزانے تیرے ساتھ کیونکر ہونگے بہتر ہی کہ اب تو آیندہ ظلم کرنے سے باز آ یہ سنکر بادشاہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای غریب نواز جی میرا دل دنیا کی حرص مین غرق آب ہو رہا ہی خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب آیندہ کے واسطے مجھکو کچھ رہبری کیجیے کہ جسمین خدا کی جانب میرا اعتقاد ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے سلطان حمید قارون کو ایک نصیحت نامہ فرمایا۔

(रागतैलंग महल १	**راگ تلنگ محل پہلا**
(नसीहत नामा)	**نصیحت نامہ**
कीजे नेक नामी जो देवै खुदाय	کیجے نیک نامی جو دیوے خداے
जो देसी ज़मीं पर सो होसी फनाय	جو دیسی زمین پر سو ہوسی فناے
दायम व दौलत किसे वेशुमार	دائم و دولت کسے بیشمار
न रहेगा करोड़ी न रहेगा हज़ार	نہ رہیگا کروڑی نہ رہیگا ہزار
दमड़ा तिसिका जो खरचै और खाय	دمڑا تسی کا جو خرچے اور کھاے
देवै दिलावै रज़ाये ख़ुदाय	دیوے دلاوے رضاے خداے
होता न रक्खे अकेला न खाय	ہوتا نہ رکھے اکیلا نہ کھاے
तहकीक़ दिल दानी वही बिहिश्त जाय	تحقیق دل دانی وہی بہشت جاے
कीजे तवजा न कीजे गुमान	کیجے توجہ نہ کیجے گمان
न रहेगा दुन्या न रहेगा दीवान	نہ رہیگی دنیا نہ رہیگا دیوان
हाथी न घोड़े व लशकर हज़ार	ہاتھی و گھوڑے و لشکر ہزار
होवेगा ग़र्क़ कुछ लगेगी न वार	ہوویگا غرق کچھ لگے گی نہ بار
दुनया का दीवाना कहे मुलक मेरा	دُنیا کا دیوانہ کہے ملک مرا
आई मौत सिर पर न तेरा न मेरा	آئی موت سر پر نہ تیرا نہ میرا
कभी गावे देख बाजे बजाये	کبھی گاوے دیکھ باجے بجاے
रहेगा वही एक सांचा ख़ुदाय	رہیگا وہی ایک سانچا خداے
आया अकेला अकेला चलाया	آیا اکیلا اکیلا چلایا
चलते वक़्त कोई काम न आया	چلتے وقت کوئی کام نہ آیا
लेखा माँगे जो कि दीजे जवाब	لیکھا مانگے جو کہ دیجیے جواب
तोबा पुकारे तो पावे अज़ाब	توبہ پکارے تو پاوے عذاب
दुन्या लेकर जो दमड़ा कमाया	دُنیا لیکر جو دمڑا کمایا
खाया ऊंडाया आजाई गँवाया	کھایا ہونڈایا آجائی گنوایا
आख़िर पछताय करे हाय हाय	آخر پچھتاے کرے ہاے ہاے
दरगाह पाते तो पावे सज़ाय	درگاہ پاتے تو پاوے سزاے
लानत है नेको व तेरी कमाई	لعنت ہے نیکو و تیری کمائی

دروغ بازی کرکے دنیا لوٹ کھائی	दरोग़ बाज़ी करके दुन्या लूट खाई
پیوے پیالہ اور کھائے کباب	पीवे प्याला और खाय कवाब
دیکھو رو لو کے جو ہوتے خراب	देखो रोलेके जो होते खराब
جسکا تو بندہ اوسی کا سنواریا	जिसका तू बन्दा उसीका संवारया
دنیا کے لالچ نے صاحب بساریا	दुन्याके लालच ने साहब विसारया
نہ کیتی عبادت نہ راکھیو ایمان	न कैते इबादत न राख्यो ईमान
نہ کیتی حکومت پکارے جہان	न कीती हकूमत पुकारे जहान
اندر محل کے تو بیٹھا ہے جاے	अन्दर महलके तू बैठा है जाय
حرم سے کھولے خوشبوے ہواے	हर्मसे खुले खुशबोय हवाय
نہ پوچھے نہ بوجھے جو باہر کیا ہوے	न पूछे न बूझे जो बाहर क्या होय
حرامی غریبون کو مارے بگوے	हरामी ग़रीबोंको मोरे बिगोय
بستی اُجاڑے تاں پھیر نہ بساوے	बस्ती उजाड़े तां फिर न बसावे
کوکے پکارے تاں داد نہ پاوے	कोके पुकारे तां दाद न पावे
کروڑی لکھیری کرے بیشمار	करोड़ी लखेड़ी करे बेशुमार
کیئے کرسانڑ بیرے مرے دہ ہزار	किये क्रसांड वपेरमरे दह हज़ार
حاکم کہاوے حکومت نہ ہووے	हाकम कहावे हकूमत न होय
دُنیا کا دیوانہ پھیرے مست لوے	दुनया का दीवाना फिरे मस्तलोय
لوٹے ملک اور پہرے دکھاے	लूटे मुलक और पहरे वखाय
دوزخ کی آتش مارےگی جلاے	दोज़खकी आतश मारेगी जलाय
گریہ سونہ دیکھے دُنیا کے دیوانے	गर्भ सोनदेखे दुन्याके दीवाने
ہمیشہ نہ رہیگی تو ایسا نہ جانے	हमेशान रहेगी तू ऐसा न जाने
اُٹھاوے سبھا تس کو لاگے نہ بار	उठावे सभातिसको लागी न वार
کسکی دنیا کسکا گھر بار	किसकी दुन्या किसका घर वार
چند روز چلنا کچھ پکڑے قرار	चंद रोज़ चलना कुछ पकड़े करार
کیجے نہ حرص بہت دُنیا کو یار	कीजे न हिर्स बहुत दुन्याको यार
شرمندہ نہ ہو کچھ نیکی کماے	शरमिन्दा नहो कुछ नेकी कमाय
لعنت کا جامہ تو پہرے نجاے	लानत का जामा न पहरे मजाय

نوٹ شراب سے اور گوشت کھانے کی ممانعت۔

غفلت کریگا تو پاویگا مار	ग़फ़लत करैगा तो पावैगा मार
بیٹی و بیٹا کو لیوے گا نہ سار	बेटी व बेटा को लहैगा न सार
توبہ کرو بہت کیجیے نہ زور	तोबा करो बहुत कीजै न जोर
دوزخ کی آتش جلاویگی گور	दोज़ख़ की आतश जलावैगी गोर
مشائخ پیغمبر کیتے شاہ خان	मशायख़ पैगंबर किते शाह ख़ान
نہ دیسے زمین پر اُنھوں کے نشان	न दीसे ज़मींपर उन्हों के निशान
چلنتے کبوتر جانور کی چھاؤن	चलते कबूतर जानवर के छाँव
کیتے خاک ہوئے کوئی پوچھے نہ ناؤن	किते ख़ाक होय कोई पूछे न नांव
چالیس گنج جوڑ نہ رکھو اپنا نا	चालीस गंज जोड़ न रखो इतना
دیکھو رہے قارون ہوتے پر نشانا	देखो रे क़ारूं होते पर निशानां
نہ دانی نہ دنیا و فانی مقام	न दानी न दुन्या व फ़ानी मुक़ाम
تو خود سمجھ بینی یہ چلتا جہان	तु ख़ुद समझ बीनी यह चलता जहान
ہر وقت بندے تو خدمت نہ بسار	हर वक़्त बन्दे तु ख़िदमत न बिसार
غفلت و مستی سے بازی نہ ہار	ग़फ़लत व मस्ती से बाज़ी न हार
توبہ نہ کینیان کردیان گناہ	तोबा न कीतां कर दयां गुनाह
نانک ایسے عالم سے تیری پناہ	नानक ऐसे आलम से तेरी पनाह

ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جس وقت سلطان حمید قارون نے یہ نصیحت نامہ سُنا حیران ہوگیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای سنت جی مین ہوس دنیا مین غرق آب ہون تو میرا کیا حال ہوگا اور مجھکو تو آج ہی خدا کی صحبت ہوئی ہی ابھی تک تو مین غفلت کی نیند مین سوتا تھا مجھکو تو اُس صاحب کی حقیقت کچھ بھی معلوم نہ تھی ای باباجی آپ کا کلام سُنکر مین بہت مخوف ہوگیا ہون کہ میرے ساتھ اُسکے دربار مین کیا برتاو ہوگا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سلطان حمید قارون دلگی مین خدا کی محبت کبھی نہین لگتی ہی اور نہ خداوند کریم ایسی دلگیون سے کبھی خوش ہوتا ہی یاد رکھو کہ جسقدر دیر خدا کی بندگی مین ہوتی ہی اُسقدر دیر چھوٹنا مشکل ہی دُنیا کی دوستی کسی کام کی نہین ہی اور نہ آیندہ آنکے کھانے پانی کا وقت ہوگا تو کوئی یار ہوگا جتنی دیر لوگ ساتھ کھاتے ہین اُتنی ہی دیر تک یار غار ہین جس دن کھانا نہ پاوین اُسی وقت دُشمن ہوجاوین بدی کرنے لگین ای بادشاہ ایسا رواج اِس سنسار کا ہی کیا اپنا اور کیا پرایا دُنیا کے لوگ سب سُکھ کے دوست و یار ہین اور دُکھ مین کوئی دوست و یار نہین ہوتا ہی پس اِسوجہ سے سنسار کی دوستی کسی کام کی نہین ہی یہ سُنکر سلطان حمید قارون نے کہا کہ ای باباجی اگر سنسار کی دوستی پسند نہین ہی تو خدا کے ساتھ دوستی کسطرح کیجاوے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ تلنگ محل پہلا	**राग तैलंग महल (१)**

دوستی یارو دوستی جان سچ پر جاڑے
حکم پہچانے صاحب کا چلے خصمی مانڑے
ایک رہاؤ
دوستی تا پر جانیے جان گور چرن کمھانے
ہووے نمیری آوے خصم دوارے تا ہردے سمیا
جوز نال گو دوستی کا ہو کھترا ے
تان نانک دیکھ دیا ہین ست گور کے چرنی آئیا

दोस्ती यारो दोस्तीजां सच पर जाँडे
हुकम पहिचाने साहिबका चले खस्में मांडे
(एकरहावं)
दोस्तीः तां पर जानये जोगुरु चरण पखाने
होय निमकडे ध्यावे खस्में दुआरे तां हिदै समाने
जोतनालगो दोस्ती का लू खत राय
तां नानक देख दयाल्हि सतगुरु को चरनारन्आय

ست گورو مہاراج نے جسوقت یہ شبد فرمایا اُسی وقت سلطان حمید قارُون مذکور ست گورو مہاراج کے قدمون پر اگرا اور عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج جیسا آپ فرماوینگے ویسا ہی مین کرُونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِسوقت تک تمہاری سلطنت مین جسقدر قیدی ہین اُن سب کو رہائی دیدو تو تمہارا دونون جہان مین بھلا ہوگا اور اب آیندہ سے غریبون پر رحم کیا کرو اِسکے کرنے سے تمکو خدا کے راستے کی خبر ہوجاویگی یہ سُنتے ہی سلطان حمید قارُون نے جسقدر قیدی اُسکے جیل مین تھے سب کو رہائی کا حکم دیدیا اور جس جس شخص کا جسقدر مال ضبط کیا تھا اُن لوگون کو بجنسہٖ واپس کرادیا خواہ وہ مال بادشاہ کے یہان آگیا تھا یا کہ انھین کے مقام پر ضبطی سرکار مین تھا سب کا سب اُن لوگون کو دلوادیا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب آیندہ سے غریبون پر ظلم نہ کرنا اب خدا کی بندگی مین دل لگاؤ غرضکہ جہانتک اُسکی عملداری تھی اپنی سلطنت مین لنگر جاری کرایا اور عام حکم دیدیا کہ جملہ غریب و غربا سب لوگ کھانا لنگر سے کھایا کرین چنانچہ اُس ملک کے سب لوگ ست گورو مہاراج کو دھنّ دھنّ کرنے لگے ست گورو مہاراج کے قدمون کی بدولت اُس ملک مین بھی دھرم ہونے لگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج کا بادشاہ سلطان حمید قارُون مذکور مُرید ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُس بادشاہ کو پرمیشر کی بندگی کا اُپدیش کیا اور فرمایا کہ آیندہ سے آئے ہوے سنتوُن اور سادھوُون کے سیوا اور ٹہل کیا کرو اور سب مین پرمیشر کو حاضر و ناظر سمجھنا اور یہ بات یقین ماننا کہ پرمیشر ہر جگہ ہر یعنے معبود ہر جا موجود اور یہ بات بخوبی یاد رکھنا کہ جو لوگ پرمیشر کی طرف رجوع ہوتے ہین یا خدا کی بندگی کرتے ہین اُنکا کام خود خدا ہی انجام دیتا ہی اور تمہارے اوپر پرمیشر کی بڑی ہی کرپا ہوئی ہی کیونکہ جسپر بڑی کرپا ہوتی ہی اُسکو سنتوُن کے درشن حاصل ہوتے ہین اور جب سنتوُن کے درشن ہوتے ہین تب تمام کام سدھ ہوتے ہین اور تم یقین کرو کہ تم پر ہمنے مہربانی کی کہ جو تمکو ہدایت کی ورنہ پہلے قارُون کی طرح تم بھی ہلاک ہوجاتے بہت ہی اچھّا ہوا کہ تونے اول ہی مرتبہ پرمیشر کو یاد کرلیا اور اُسکی طرف رجوع ہوگیا بجواب اِسکے ست گورو مہاراج سے سلطان حمید قارون نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ نے بڑی ہی مہربانی کی گویا مجھکو ڈوبتے ہوے سے اُبار لیا آپ نے مجھکو دوزخ کی آگ سے بچالیا یہ کہکر بادشاہ مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے قارُون تیرا خدا بھلا کرے بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے قارُون اب ہم چلتے ہین قارُون مذکور نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب آپ کے کب درشن ہونگے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے قارُون دیدار ہمین

دیکھو خبردار بھول نہ جانا یہ سُنکر بادشاہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا ست گورو مہاراج اُسکی بھگتی دیکھکر بہت خوش ہوے بعد اِسکے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے و بھائی مردانہ کے وہان سے رخصت ہوکر دوسرے مقام پر جا بیٹھے چنانچہ وہان کے لوگ بھی ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے اور بہت بھاری سنگت اکٹھا ہونے لگی ایک دن ست سنگ اکٹھا تھی اور شبد کا اُچارن ہو رہا تھا اسی عرصہ مین ایک سکھ نے دست بستہ ہوکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر حضور کو تکلیف نہ ہووے تو ہم لوگون کو جو بعض ناواقف ہین سنتون کا مہاتم اور سنتون کے درشن کا پھل کچھ سُنائیے اور سنتون کی خدمت کا پھل بھی کچھ بیان کیجیے کہ جس سے ہم لوگون کا کلیان ہووے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج نے سنت سیوا کی بابت جو فرمائی وہ چلی

نمبر ۱۰۱

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو بھائی سکھو سنتون کا مہاتم تمام تو کہا نہین جاتا ہے لیکن تھوڑا سا کہتا ہون کہ جس سے تم لوگ خود ہی سمجھ لوگے یہ سُنکر سب سنگت نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ست بچن -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھائی سکھو ایک برہمن تھا اور وہ گنگا کے کنارے کسی گانون مین رہتا تھا اور اسی کے نزدیک ایک ٹھاکر دوارہ تھا اُس ٹھاکر دوارہ کی وجہ سے اُسطرف ہمیشہ سنتون اور سادھون کی آمد و رفت رہا کرتی تھی اور اُس ٹھاکر دوارہ مین سنتون کی سیوا بھی بہت ہوا کرتی تھی اور وہ برہمن بیپار کیا کرتا تھا زیادہ بیوہار جھگڑے کا کرتا تھا اور گوشت کھاتا تھا اور شراب پیتا تھا ٹھاکر دوارہ سے ملی ہوئی اُسکی بھی دیوار تھی اسوجہ سے آنے جانے والے سنتون کے اُس برہمن کو درشن ہوا کرتے تھے حالانکہ برہمن مذکور کو سنتون اور سادھوؤن کی بھاو بھگت نہ تھی غرضکہ اسیطرح پر اُسکی ساری عمر گذر گئی آخرکار اُس پاپی برہمن کی عالی دربار سے طلبی ہوئی چنانچہ دھرم راج کے دوت اُس برہمن کو پکڑ کر لے گئے دھرم راج نے اُس کے اعمال کو دیکھکر حکم دیا کہ اِس پاپی برہمن کو (کنبھی نرک) مین ڈالدو اُس نرک کی شکل یہ ہے کہ مُنہ اُسکا گھوڑے کی گردن کی طرح ہے اور جسم اُسکا (لاکھ جوجن) کا غرضکہ دوتون نے اُس برہمن کو اُسی نرک مین ڈالدیا اُسکے ڈالنے کی ایسی آواز ہوئی کہ جیسے کوئی بڑا بھاری پتھر کنوئین مین گرتا ہے وہ مقام بہت ہی خراب اور نہایت بدبودار ہے جو لوگ اُس نرک مین بھیجے جاتے ہین وہ دہائی تہائی ہاے ہاے پکارا کرتے ہین غرضکہ جب برہمن اُس نرک مین ڈالدیا گیا تو وہ آتشکدہ دہک رہا تھا اُسکے جاتے ہی نرک مذکور فوراً ہی ٹھنڈا ہوگیا جو لوگ پہلے سے وہان تھے اور ہاے ہاے کہہ رہے تھے ٹھنڈک پاکر خاموش ہوگئے وہ سب لوگ اِس برہمن کے آکر قدمبوس ہوے اور آکر کہنے لگے کہ آپ کے قدمون کی بدولت ہم لوگ جو دوزخ کی آگ سے پکار کرتے تھے ٹھنڈک پاکر خاموش ہوے ہین یہ کیفیت دھرم راج کو پہونچی اُسی وقت دھرم راج نے (چت گپت) سے دریافت کیا کہ وہ برہمن تو مہاپاپی تھا پھر کیا وجہ ہوئی کہ اُسکے جاتے (کنبھی نرک) کی آگ کہ جو ایسی تیز تھی ٹھنڈی ہوگئی کیونکہ اُسنے تا بہ عمر اپنے کسی سادھو و مہاتما کی خدمت کی اور نہ کوئی اور ہی اُس سے نیک کام ہوا پس یہ تو بتاؤ کہ آیا یہ شخص وہی برہمن ہے کہ جو جھگڑے کا روزگار کرتا تھا اور گوشت کھاتا تھا اور شراب پیتا تھا یا کہ کوئی شخص سہو سے آگیا ہے یہ سُنکر مہاراج (چت گپت) نے جواب دیا کہ

نوٹ - برہمن کو شراب پیے اور گوشت کھانے کی ممانعت -

نہین مہاراج یہ وہی شخص ہی کہ جسنے اپنا دھرم تیاگ کرکے ادھرم گرہن کیا گوشت کھایا اور شراب پی دھرم راج نے کہا کہ پھر کیا باعث اب اسکے اعمال دیکھے جاوین کہ کیا کام اس سے وقوع مین آیا کہ جسکا نتیجہ اسنے یہ پایا کہ آپ خود دوزخ کی آگ سے بچا اور دوسرونکو بھی بچایا جب اس امر کی تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس برہمن کا مکان ٹھاکر دوارہ کے نزدیک ہی تھا اسنے تمام عمر سادھوؤن اور سنتون ہی کے درشن کیے ہین انھین سنتون اور مہاتماؤن کے درشن کی بدولت ونیز چونکہ سادھو اور سنتون کے چرنون کی خاک اسکے اوپر تمام عمر پڑتی رہی ہی اسوجہ سے اسکا جسم ایسا پاک ہوگیا ہی کہ اسکے جاتے ہی تمام نرک کی آگ ٹھنڈی ہوگئی یہ سنتے ہی دھرم راج نے حکم دیا کہ اس برہمن کو فوراً ہی اس نرک سے نکال لاؤ چنانچہ دوت پہونچے اور اپنی معذرت کرنے لگے کہ اے برہمن دیوتا آپ اس قابل نہین تھے کہ یہان لائے جاتے یہ ہم لوگون کی غلطی کا باعث ہی کہ جو آپکو یہان آنا پڑا اسلیے اب آپ یہان سے فوراً ہی نکل چلیے بجواب اسکے اس برہمن نے کہا کہ اے بھائیو مین تو اکیلا اب یہان سے نکل نہین سکتا اگر ان سب کو میرے ساتھ نکالو تو البتہ چل سکتا ہون یہ سنکر دھرم راج کے دوت واپس آئے اور برہمن کی گفتگو کہی ہوئی کہہ سنائی آخرکار دھرم راج نے حکم دیا کہ بہتر اسکے ساتھ اور لوگون کو بھی جسکو وہ کہے نکال لاؤ چنانچہ اس برہمن کے ساتھ اسوقت جسقدر پاپی وہان موجود تھے نکل آئے اور سب کو مرت لوک مین بھیجدیا یہانتک کہ نرک بالکل خالی ہوگیا اور اس برہمن کو سچ کھنڈ سنتون کے ساتھ رہنے کو حکم دیا اور وہ وہان خوشی سے سنتون کے ہمراہ رہنے لگا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھائی سکھو سنتون کے سنگ کا یہ مہاتم ہی یہ سنکر سب سنگت نے سری ست گورو مہاراج سے استتی کی اور کہا کہ آپ مین اور پرمیشر مین کچھ فرق نہین ہی۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج نے شبد کی بابت جو فرمائی اسکی بابت چلی

نمبر ۱۰۲

راگ مارو محل پہلا	राग मारू महला (१)
شبد	शब्द
موہنی موہ لیو ترگنیا	मोहनी मोह लियो त्रगुनया
لوبھ بیاپے جھوٹی دنیا	लोभ व्यापि झूठी दुन्या .
میری میری کرکے سنچی	मेरी मेरी करके सच्ची
انت کے بار سکل ہے جھلیا	अन्त के वार सगल है छुलया
نربھو نرنکار دیالا	निर्भो निरंकार दयालया
جیا جنت سگلے پرت پالیا	ज्या जंत सगले प्रतपालया
ایک رہاؤ	(एक रहाव)
ایکی شرم گر گاڈی گڈھے	एके स्रम कर गाड़ी गोढ़े

ایکے سپنے دامن چڑھے	एके सपने दामन चढ़े
راج کماے کرے جن تھیلی تاکے سنگ نہ چل چلیا	राजकमाय करेजिन थैली ताकि संग नचलनचलचलया
ایکے پرانی پنڈ نے پیاری	एके प्राणी पिंड ते प्यारी
ایکے سنچی تج باپ مہتاری	एके संची तज बाप महतारी
سُت میت بھرات نے گھوجی تاکے نکٹ نہ ہووے کھلیا لڑکا دوست بھائی ۱۲	सुतमीत भ्रातते गुरूजी ताके निकटन होयपरखल्या
ہوے اَبدھوت بٹھالے تاڑی	होय अवधूत बिठाले ताड़ी
جوگی جتی پنڈت بیچاری	जोगीजतीपण्डित बेचारी
گرہ مٹر مسانڑی بن مین بستی اُٹھ تہاکے لاگی پلیا	ग्रहमरा मसाडी बनमें बस्ती उठ तिनाके लागी पलया
کاٹے بندھن ٹھاکر جاکے	काटे बंधन ठाकुर जाके
ہر ہر نام بسو جیان تاکے	हर २ नाम बसे ज्यां ताके
سادھ سنگ بٹھے جن مکتے گت پائی نانک نظر نہالیا	साधसंगभये जिन मुक्ते गत पाई नानिक नज़र निहालया

ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ شبد فرمایا اُسوقت ست سنگ ست گورو مہاراج کے حضور بیٹھی تھی منجملہ اُنکے اُس سنگت مین ایک کھتری بھی تھا کہ جو چار کروڑ روپیہ اپنے پاس جمع کیے تھا اور کبھی کسی کو کچھ دیتا نہ تھا اسقدر خسیس آدمی تھا کہ کبھی نہ اپنے رشتہ دارون ہی کو دیتا تھا اور نہ کبھی کسی غیر کو کچھ دیتا تھا دھرم کے کام مین بھی کبھی کچھ خرچ کرتا تھا غرضکہ محض بے فیض آدمی تھا ایک دن ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر نہایت مخوف ہوا اور دست بستہ ہوکر ست گورو مہاراج کے حضور مین عرض کیا کہ ای سچے گورو مہاراج میرا کلیان کسطرح ہوگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی تم سے پیشتر جو لوگ دولت ور گذر چکے ہین اور دولت کے پیچھے جو جو تکلیفین اُٹھائی ہین وہ ہم ذکر کرتے ہین سُنو۔

ایک شخص کے پاس بہت سا مال و اسباب تھا وہ شخص اُسکے اوپر پہرا رہتا تھا یعنے اُس دولت سے وہ شخص اسقدر محبت کرتا تھا کہ نہ آپ اُسکو صرف مین لاتا تھا اور نہ کسی کو کچھ دیتا تھا گو کہ سخت تکلیف خود اُٹھاتا تھا لیکن اُس دولت سے کچھ بھی خرچ نہ کرتا تھا آخرکار اُسکی زندگی پوری ہوئی اور نرنکار کے دربار سے طلبی آپہونچی چنانچہ جم کے دُوتون نے اُسکو آگھیرا اور آتے ہی پہلے تو زمین پر پٹک دیا اُسوقت اُسنے کہا کہ ای بھائی کیا کرتے ہو اور تم لوگ کون ہو بجز اس بات کے اُسوقت رام نام کبھی اُسکے منہ سے نہ نکلا جم کے دُوتون نے کہا کہ ہم لوگ جمراج کے دُوت ہین اور تجھکو (جم پوری) لیجاوینگے یہ سُنکر اُس دولتمند نے کہا کہ اچھا ایک بات ہماری سُن لو بعد اُسکے جو کچھ کرنا ہو وہ کرو دُوتون نے کہا کہ کیا کہتا ہے دولتمند نے کہا کہ جسقدر دولت میرے پاس ہو اُسکا ایک حصہ تم لوگ لے لو اور مجھکو یہین چھوڑ جاؤ یہ سُنکر دُوتون نے اُسکو اور مار دی اور گھر سے گھسیٹ کر باہر کردیا اُسوقت اُس دولتمند نے نصف دولت دینے کا اقرار کیا اور چھوڑ جانے کا پھر خواستگار ہوا یہ سُنکر دُوتون نے اُسکو اور مارا اور کہا کہ ہم تجھکو کسی طرح نہین چھوڑ سکتے ہین اور ہم لوگ دولت کی خواہش نہین رکھتے ہین آخرکار پھر اُس دولتمند نے کہا کہ ای بھائیو کل دولت میری تم لوگ لے لو لیکن مجھکو یہین چھوڑ دو یہ سُنکر اُن دُوتون نے جواب دیا کہ ارے نالائق اس پاپی کے ساتھ ہمارا

کچھ کام نہین ہی بلکہ تیری دولت کیا تمام روے زمین کا راج ہمارے کام کا نہین ہی ہمارا کام تو صرف تجھکو یا اورکو یہان سے لیکر لیجانے کا ہی اُسوقت اُس دولتمند نے کہا کہ اچھا بھائی اِس لچھمی سے ہم کو دو دو باتین کر لینے دو تب لیجاؤ یہ سُنکر اُن دُونون نے اُس دولتمند کو لچھمی کے پاس لے جاکر کھڑا کر دیا اُسوقت اُس دولتمند نے لچھمی سے کہا کہ ای لچھمی مین نے تجھکو نہایت محبت کے ساتھ رکھا تھا اور یہ سوچا تھا کہ کسی دن تو میرے کام آویگی چنانچہ اب وقت مجھپر آیا ہی اسوقت تو میری مدد کر کیونکہ مین تجھکو بڑے پیار سے رکھتا تھا یہانتک کہ خرچ بھی نہین کرتا تھا بلکہ اپنے اوپر تکلیف گوارا کرتا تھا اور تجھکو چھوتا بھی نہ تھا اور تیری حفاظت ہر طرح سے کرتا تھا یہانتک کہ اپنے جسم کو خشک کر دیا اور تجھکو خرچ نہ کیا مین ہمیشہ تیری ہی خدمت کرتا رہا نہ خود کھایا اور نہ اورون کو کھلایا اور سب امور اسلیے کیے تھے کہ تو میرے کبھی کام آویگی اور مجھکو چھوڑائیگی پس جبکہ مین نے تیرے ساتھ ایسی رفاقت کی تو اب زیادہ نہین تو چار قدم ہی مجھکو پہونچا دے اگر تو مجھکو ان لوگون سے چھوڑا نہین سکتی ہی تو اتنا تو میرا ساتھ اُس خدمت کا عوض دے یہ بات سُنکر لچھمی نے اُس دولتمند کو جواب دیا کہ ای پاپی جسطرح زمین مین تو نے مجھکو گاڑ رکھا ہی اسیطرح مین بھی تجھکو نرک مین ڈالونگی ای دُشٹ تو نے مجھکو کسی دوست کے پاس یا کسی تیرتھ یا کسی سنت سیوا مین یا کسی کنوان و باولی و تالاب و باغ یا کسی اتیت غریب کی سردی و گرمی کی حفاظت مین یا کسی دھرم کے کام مین صرف کیا نہ تو نے کسی طرح کا پر اپکار کیا نہ اپنے رشتہ دارون ہی کو میرے ذریعہ سے خوش کیا نہ پرمیشر کا جس مجھکو خرچ کرکے اپنے کانون سے سُنا یا اپنے منھ سے تو نے کبھی رام کے گُن بھی نہ گاے ای بھائی میرے ہوتے ہوے تو نے اچھے پدارتھ کبھی نہ کیے اور نہ کبھی اِس جیو کو کہ جو اسوقت میرے ساتھ ہی آرام پہونچایا بلکہ ہر قسم سے ہر وقت اسکو ترسایا پس ای بھائی مین کیا کرون اگر میرے ہوتے ہوے کسی قسم کا تو کچھ کام کرتا یا کسی غریب غربا کی شادی و بیاہ وغیرہ کر دیتا یا سنسار ہی مین اپنا نام کرتا تو بھی آج تیرے کام آتا اور مین بھی تجھکو یا برہم کے پاس لیجاتی نرک کی تجھ تک ہوا بھی نہ آتی بلکہ بکنیٹھ مین مین تجھکو خود ہی پہونچاتی کہ جسمین ہر طرح کا تجھکو سُکھ و آرام ملتا ای پاپی تو نے اپنے من تک کو بھی سکھ نہ دیا اور نہ خود کبھی اچھے اچھے بھوجن کیے اور نہ دوسرے کو کھلائے پس ای پاپی جس جس جون مین تو جاویگا وہین پر تو دالدری ہی ہوویگا غرضکہ دولتمند مذکور یہ سب جوابات سُنکر خاموش ہو گیا اور جم کے دُوت اُسکو اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ مارنے لگے اور مارتے ہی ہوے دھرم راج کے پاس لیگئے چنانچہ دھرم راج نے اُس دولتمند کو اندھ گھور نرک مین ڈالدیا۔

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنکر وہ دولتمند کھتری کہ جسکے پاس چار کروڑ کا اثاثہ تھا نہایت خوفناک ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج مجھپر کرپا کیجیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دھرم سالہ بنوا اور آئے ہوے سادھ و سنت کی خدمت کیا کر اور بھوکے کو اناج و غلہ و ننگے کو کپڑا وغیرہ دیا کر اور ہر آدمی سے شیرین زبانی سے باتین کیا کر اور تکبری و غرور سے دور رہو اور بہت عاجزی کے ساتھ سیوا کیا کر اور گوبند کا نام جپا کر اور اُسی کی سیوا کیا کرو اور دھرم کی کیرت یعنی روزگار کیا کر اور جس قدر تیری کمائی مین فائدہ ہوا کرے اُسکا دسوان حصہ پرمیشر کے نام پر دیا کر اِسی سے تیرا کلیان ہوگا ورنہ دیکھ یہ مایا وہ ہی جسکو اُس دولتمند نے اپنی جان سے زیادہ پیار رکھا تھا آخر کار یہ اُسکے کام نہ آئی اور ذرا بھی اُس بیچارے کو پہونچانے تک نہ آئی بلکہ صاف صاف جواب دیدیا یقین جان کہ یہ بالکل چھل روپ ہی گو کہ جیو جنت کی پرورش اِسی سے ہوتی ہی اسلیے اِسکے اوپر بھروسہ نہ کرنا چاہیے بلکہ اُسکو پرمیشر کا جاننا چاہیے اور پرمیشر کے نام پر اگر خرچ کرو تو اِس خرچ کا فائدہ اُٹھاؤ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج نے ایک بگھیا یعنی بھیڑیے کی بابت جو فرمائی وہ چلی

نمبر ۱۰۳

ست گورو مہاراج ایک دفعہ سمندر کے کنارے بیٹھے تھے اور بھائی مردانہ شبد گا رہے تھے اُس جگہ سے کچھ دور پر ایک مردہ پڑا تھا اُس مردہ کے نزدیک ایک بھیڑیا آیا گو کہ وہ اُسوقت بہت ہی بھوکا تھا لیکن اُس مردہ کو سونگھکر واپس چلا تھوڑی دیر کے بعد راستہ سے پھر پلٹ آیا اور اُس مردہ کے ہاتھ اور پاؤن سونگھے اور پھر واپس چلا لیکن تھوڑی دور چلکر پھر واپس آیا اور پھر اُس مردہ کا سینہ و سر وغیرہ سونگھکر پھر واپس چلا یہ کیفیت دیکھکر بھائی مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ ای ست گورو مہاراج بھیڑیے کا کام ہی کہ مردہ کو کھاوے لیکن یہ بھیڑیا عجیب قسم کا جانور ہی کہ اِس مردہ کو تین چار مرتبہ سونگھکر چھوڑ دیتا ہی یہ بات سُنکر اُسوقت اُس بھیڑیے نے جواب دیا کہ ای بھائی ست گورو مہاراج کی بدولت اور تیری زبان سے شبد سُنکر اُسوقت میرا من ایسا آسودہ ہوگیا ہی کہ باوجود اِسکے کہ مین اِسوقت بھوکا ہون اِسکو مین نے سونگھا تو کسی مقام سے اِسکے خوشبو نہ پائی اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ سنتون اور مہاتماؤن کے آگے اِسنے اپنا سر کبھی نہین جھکایا اور منھ سے پرمیشر کا جس اُسنے کبھی نہین گایا اور نہ کبھی کانون سے سُنا اور نہ اپنے ہاتھون سے سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت کی اور نہ کبھی اپنے دل سے پر اپکار اِسنے کیا اور نہ اپنے ہاتھون سے کبھی کسی کو کچھ دیا اور نہ اپنے پیرون سے بھگونت کے دوارے اور مندر اور تیرتھ اور سادھو اور سنت کے چلکر درشن کیے اِسلیے اِسکے گوشت کے کھانے سے مجھکو نفرت معلوم ہوتی ہی اور میرا انجام بھی خراب ہوگا اِسلیے مجھکو بھوک سے مر جانا گوارا ہی لیکن ایسا گوشت کھانا گوارا نہین ہی ست گورو مہاراج کے سامنے اُس بھیڑیے کا یہ کہنا تھا کہ اُسکے درشنون کی بدولت مردہ اور بھیڑیا دونون کا کلیان ہوگیا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ جو لوگ ست سنگ نہین کرتے ہین تو باوجود جسم انسان کے وہ لوگ پس ہی ہین کیونکہ بھگونت نے جسم انسانی پر اپکار و دیا و دان و گیان و دھیان و ست سنگ کے ہی واسطے دیا ہی کیونکہ ان باتون کے کرنے سے اور پرمیشر کا نام جپنے سے جسم سوپھل ہوجاتا ہی اور خصوصاً ست سنگ کرنے سے پاک اور پوتر ہوجاتا ہی اور پرمیشر کے نام کے پرتاپ سے سدگتی کو پراپت ہوتا ہی یہ سُنکر بھائی مردانہ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے آگے کو تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (ہارو) شہر مین تشریف لے جانے کی بابت چلی

نمبر ۱۰۴

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی اب پنجاب کی سرزمین کو چلین اِستنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین نے (ہارو) شہر تو نہین دیکھا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی چلو۔ یہ باتین سمندر کے کنارے پر ہوئین اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ ای مردانہ میرے پیچھے واہ گورو واہ گورو کہتا ہوا چلا آ یہ کہکر ست گورو مہاراج سمندر مین کو

ہنس خشکی کے چلنے لگے اور بھائی بالے اور بھائی مردانہ بھی پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے اُسوقت مردانہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ ست گورو مہاراج تو سوہنگ سوہنگ جپتے ہین اسلیے مین بھی سوہنگ سوہنگ جپون یہ خیال کرکے واہ گورو کا لفظ چھوڑکر سوہنگ سوہنگ لگا جپنے وہان کیا دیر تھی غوطہ کھانے لگا مردانہ کی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ گورو کے کرنے کو نہ دیکھنا چاہیے بلکہ سکھ کو وہی کرنا چاہیے کہ جو گورو سکھ کو بتاوے یہ سُنکر مردانہ واہ گورو واہ گورو لگا جپنے اور پھر غوطہ سے اُبھر گیا اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (مان سرودر) جا پہونچے درشن کیا دیکھا تو نہایت عمدہ مقام ہے اور ہنس وہان بیٹھے ہین اور موتی چگ رہے ہین اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ دھن ہین آپکی کرپا سے مین نے بھی یہ مقام دیکھ لیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ آنکھین بند کرلو بعد تھوڑی دیر کے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھین کھولو غرضکہ چشم زدن مین یعنے آنکھین کھولنے اور موندنے ہی مین ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (بارو شہر) مین جا پہونچے اُس شہر کا جو راجہ تھا وہ جوگی کا سکھ تھا اور وہ جوگی سیوڑا پنتھ کا تھا اور آپکو پرمیشر ہی کہلاتا تھا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اکثر اُس جوگی کے ذریعہ سے دنیاوی ضروریات لوگون کی رفع ہوجاتی تھین یعنے جوگی مذکور پانی برسایا کرتا تھا اکثر لوگون کو لڑکا اور لڑکی بھی دیا کرتا تھا غرضکہ جس قسم کی لوگون کو ضرورت ہوتی تھی اُنکی ضرورت رفع ہوجاتی تھی اسی سبب سے اُس جوگی کی وہان کے لوگ پوجا کیا کرتے تھے اور پرمیشر کو کوئی وہان کا باشندہ جانتا ہی نہ تھا غرضکہ ست گورو مہاراج اُس مقام پر پہونچکر گوبند کے گن گانے لگے اور جب وہان کے لوگون نے ست گورو مہاراج کو دیکھا تو ست گورو مہاراج کے پاس آئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے وہان کے لوگون کو ہدایت کی کہ اے بھائیو تم لوگ پرمیشر کا نام کیون نہین لیتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہمارا گورو کہتا ہے کہ سواے ہمارے اور کوئی نہین ہے جیسے تخم سے درخت اور گھاس سے گھاس ہوتی ہے ویسے ہی آدمی سے آدمی ہوتا ہے اسی واسطے ہم لوگ اُسی جوگی کی پوجا کرتے ہین اور جس چیز کی ہم لوگون کو خواہش و ضرورت ہوتی ہے وہ سب اُنھین جوگی کے ذریعہ سے رفع ہوتی ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس جوگی کی تمام کرامات کھینچ لی اتنے ہی عرصہ مین وہان کے لوگون کو بارش کی ضرورت ہوئی یہانتک کہ بغیر پانی کے اب لوگ تکلیف اُٹھانے لگے اور آسمانی پانی سے اُس ملک کے سب کام ہوتے تھے اور آسمانی پانی وہان کے لوگ پیا بھی کرتے تھے چنانچہ راجہ مع اپنے پرجا کے سب متفق ہوکر جوگی مذکور کے پاس گئے اور اپنی ضرورت بیان کی جسطرح پہلے جوگی مذکور پانی برساتا تھا وہ تدبیر کی لیکن پانی کی نشانی بھی نہ دکھائی دی علاوہ اُس تدبیر کے اور بھی تدبیرات جو اُس جوگی کے امکان مین تھین سب کی سب کین لیکن محض بیکار ہوئین اُسوقت سب لوگ مایوس ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین آئے اور اپنا عرض حال بیان کیا بہ جواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ بارش تو ہوگی لیکن اِس شرط سے کہ جب کہ تم لوگ (ست نام) کا جاپ جپو اور کڑاہ پرشاد کرو اور ارداس کرو اور جوگی کی پرستش چھوڑ دو تو ضرور ہی بارش ہوگی چونکہ اُس وقت وہان کے لوگون کو نہایت بارش کی ضرورت تھی اور بغیر پانی کے کاشتکارون کو نہایت اضطرابی و حیرانی و پریشانی تھی فوراً ہی راجہ نے مع کل اپنے پرجا کے بموجب ہدایت ست گورو مہاراج کے عمل کرنا شروع کردیا اور کڑاہ پرشاد کرکے ارداس کرنے لگے پھر کیا دیر تھی اُسی وقت بارش شروع ہوئی اور خوب پانی برسا یہ کیفیت سُنکر جوگی مذکور بھی ست گورو مہاراج کے حضور مین حاضر ہوا اور آکر ست گورو مہاراج کا سکھ

ہوا اور اُسکو دیکھکر وہان کے کُل راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے اور گورو گورو جپنے لگے بعد اِسکے وہان کے لوگون نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اب یہین تشریف رکھین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ ہمیشہ بانی کے ساتھ جس امر کی خواہش ہو کڑاہ پرشاد کرکے ارداس کرنا سچے دل سے متھا ٹیکنا جو چاہوگے پاؤگے سب کامنائین تمھاری پوری ہونگی سری واہ گورو سب کچھ پورا کریگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نام کا اُپدیش کرکے جب وہان سے رخصت ہونے لگے تو وہان کے راجہ نے ایک تھال موتی بھرکے بہت بیش قیمت ست گورو مہاراج کے سامنے لا کر رکھا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ میری نذر قبول فرمائی جاوے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہمارے پاس بہت بیش قیمت جواہر (ست نام پرمیشر) ہے اور یہ جھوٹے موتی ہین وہی سچا جواہر ہمارے کام کا ہے یہ ہمارے کام کا کوئی نہین ہے اتنے مین مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ہمارا ایک [illegible] سے موتی حضور لے لیوین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ جواہرات وموتی وغیرہ دُکھ دائی شے ہے صرف ایک پرمیشر کا نام ہی سُکھ دایک ہے وہ صرف سری واہ گورو کا نام ہے وہ مجھکو بخوبی مل چکا ہے پس تو گورو گورو جپا کر یہ سُنکر مردانہ نے سری ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا بعد اِسکے ست گورو مہاراج اُس راجہ پر بہت ہی خوش ہوے اور وہان سے رخصت ہوکر آگے کو تشریف لے چلے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک راچھس کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۰۵

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک مقام پر تشریف لے گئے جہان پر بڑا بھاری جنگل تھا اُس مقام پر کئی راچھس ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور اُن راچھسون کا جو سردار تھا اُسکا جسم بہت بھاری اور بہت بلند اور نہایت خوفناک تھا کہ جسکے دیکھنے سے ڈر وخوف معلوم ہوتا تھا اُسکے اوپر ایک کھال بھی پڑی تھی اُسکے دیکھتے ہی مردانہ ڈر گیا مردانہ کی مخوف صورت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ ڈر نہین شبد پڑھ تیرے نزدیک کوئی نہین آویگا یہ سُنکر مردانہ شبد پڑھنے لگا راچھس لوگ دیکھکر اپنے دل مین نہایت خوش ہوے تھے کہ آج ہمکو بہت خوش غذا نصیب ہوئی لیکن جس وقت اُن راچھسون نے شبد کی آواز سنی اُسوقت اُن لوگون کے دلون مین سانت آگئی اور ست گورو مہاراج کا پرتاب اُنکے دلون مین اثر کرگیا اُسی وقت سب راچھسون نے حاضر ہوکر ست گورو مہاراج کے حضور مین متھا ٹیکا اور پاس بیٹھ گئے جبکہ اُنکے دل نہایت شُدھ ہوے تو ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُن راچھسون کا جو راجہ تھا اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ہم لوگ تامسی جیو ہین آدمیون کے کھاجانے والے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی ہمکو بھی کھاؤ اُن لوگون نے جواب دیا کہ اِسوقت ہم لوگون کو یہی تعجب ہے کہ آپ کو دیکھکر ہمکو سانت آگئی ہے یہانتک کہ ہم لوگون کی طبیعتین ہر طرح سے آسودہ ہوگئی ہین اور بلکہ ہم لوگون کو یہانتک یقین آگیا ہے کہ آپ کی بدولت ہمارا کلیان ہوجاویگا پس اب آپ کرپا کیجیے اِسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تم لوگ ست نام جپو اور رہنے (ہاروسر) مین سکھ بسے ہین تم لوگ بھی وہان جاکر ست سنگ کیا کرو اور وہان کی سنگت مین سیوا اور ٹہل کیا کرو بلکہ وہان کے استھان مین جھاڑو دیا کرو اور پانی بھرا کرو غرضکہ اُس استھان

کی خدمت وصفائی کیاکرو اسمین تمھاری بھلائی ہی اور سب سنگت کے ساتھ ملکر شبد پڑھاکرو اور نام جپاکرو اور اُس مقام پر کڑاہ پرشاد ہوگا تم لوگ بھی کڑاہ پرشاد لیکر کھانا جب تم لوگ یہ کرم کروگے تو تمکو سانت ہوجاویگی اُسوقت تم سے راجس کا حسم بھی چھوٹ جاویگا پس تم لوگ جب سکھی کو دھارن کروگے اور نام جپوگے تو تمھارا اُدھار ہوجاویگا اور تمکو ضرور پرسندھی ہوجاویگی

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور سدھون سے جو چرچا ہوے اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۰۶

ست گورو مہاراج سے مردانہ نے ایک دن عرض کیاکہ حضور جس مقام پر گورکھ ناتھ نے تل کھاکر تپ کیا ہی وہ مقام کہان ہی کہ جسکا نام (تل گنجی) مشہور ہی چلیئے وہان کے بھی درشن ہوجاوین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ چلو بھائی بالے و بھائی مردانہ یہ کہکر انتر دھیان جو ہوے تو چشم زدن مین تل گنجی کے مقام پر جا پہونچے اور سدھون سے جلملے تب سدھون نے ایک تل ستگورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اور اُس مقام کا پانی بالکل خشک کردیا اور اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ صرف ایک ہی تل ہی دیکھین ست گورو مہاراج اِسکو تقسیم کس طرح کرتے ہین اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ای مردانہ اِس پہاڑ پر (کپل منی) تپ کرتے اور اپنی سمادھ مین استہت ہین اُنکے آگے جل کا تونبا رکھا ہی تو جاکر وہ تونبا ڈھلکا دے لیکن یہ خیال رہے کہ پیچھے مُڑکر نہ دیکھنا چنانچہ مردانہ نے جاکر ویسا ہی کیا غرضکہ وہ توپانی پایا اور بھائی بالے سے آپ نے ارشاد فرمایاکہ ای بھائی بالے اِس تل کو گھوٹو چنانچہ بھائی بالے نے ایک کونڈا تل مذکور سے بھردیا پس جسقدر سب سدھ وہان تھے سب کو بھائی بالے نے وہ پانی تقسیم کردیا یہ قدرت ست گورو مہاراج کی سدھ لوگ دیکھکر متعجب ہوگئے اتنے مین (منگل ناتھ) نے آکر کہاکہ ای نیاجی یہان پر بڑے بڑے تپ والے آسلئے ہین اُن لوگون پر سدھون کا زور چلا تھا لیکن تم پر سدھون کا کچھ زور نہین چلتا ہی اِس سے ثابت ہی کہ تم کوئی بڑے مہاپُرکھ ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ جنکے دلون مین مایا کا موہ ہوگا وہ جگت مین پڑجانے کے واسطے مکان بناکے بیٹھتے ہین اور آسن چھوڑکر دروازے دروازے مارے پھرتے ہین پس اُنکو سچ کس طرح پراپت ہووے کیونکہ وہ تو موہ اور ممتا کے موہت یعنے عاشق ہین عورتون کے اور مکاری ہین پس نہ تو وہ اُبدھوت ہی ہین اور نہ وہ سنساری ہی ہین سنو جوگیشر جو لوگ اپنے آسن پر بیٹھے ہین تو جو پرالبد مین ہوتا ہی وہ وہین پہونچتا ہی پس جسوقت وہ بدھا دل کی جاتی رہتی ہی تو مایا قدمون کے نیچے آجاتی ہی اور جو لوگ دروازہ دروازہ مانگتے ہین افسوس کہ اُنکو شرم نہین آتی ہی اگر وہ اپنے کرتار سے سچے رہین اور دل مین سانتی کرین تو سب کچھ حاصل ہوجاوے مثلاً شبد تو گاتے ہین لیکن وقت کو نہین جانتے یا سمے کو نہین پہچانتے اِسیطرح ترشنا کی آگ بغیر سانت کے بجھتی ہی نہین ہی پس جو لوگ گورو دون کے شبد کے ساتھ بھاو بھگت کرتے ہین اور سچ کی بھکیا چل پھر کے کھاتے ہین وہ البتہ پرمیشر کو پراپت ہوجاتے ہین اور جو شخص گورو سے ملکر کے نام کی بھکیا نہ کھاوے تو پھر کس طرح اُسکے سر سے آواگون کا بوجھ ٹلجاوے پس اسیلئے وہ لوگ آواگون مین لگے رہتے ہین اور جو لوگ کہ بندھن ہی نہین رکھتے ہین اُنکو کیا کہنا ہی اور جو لوگ مایا لیکر مانگتے پھرتے ہین اور دل مین دیا نہین رکھتے ہین اُنکو گیان کا اُجالا ہوہی نہین سکتا ہی کیونکہ وہ لوگ مایا کے سمندر مین غرق آب ہین اور بھیکھ بناکر اندر ہی اندر مایا کے جنجال مین پھنسے رہتے ہین یہ تو جانتے ہی نہین کہ بغیر نام و دان کے کیونکر پار ہونگے کیا صرف منڈ راہی

کان مین پہنچنے سے گیان پراپت ہوجاویگا ہرگز نہین گیان پراپت ہوگا کیونکہ اندریون کے ذایقون مین ڈوبے ہوے ہین یاد رکھنے کی بات یہ ہی کہ بغیر گیان کے مکت نہ ہوگی اور جو لوگ گورؤون کے شبد بچار کرتے ہین وہ فوراً ہی مکت کو پراپت ہوجاتے ہین کیونکہ جو لوگ گورؤون کے شبدون مین لگے ہوے ہین اُنکو گورو سب کچھ دیدیتا ہی اگر گورو جسوقت چاہے جسکو فوراً ہی گیان دیکر مکت کردیوے پس یاد رکھو کہ چیت - ست - سنجم - جسکے دل مین ہی وہ جوگی تینون بھون کا متر ہی -

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ بات سدھون نے سنی تمام سدھ لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اُسی وقت ست گورو مہاراج نے (سدھ گوشٹ) تصنیف فرمایا جبکہ سدھون کے دلون کو سانت آگئی اُسوقت سب سدھون نے ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا (لیکن بھنگر ناتھ) سدھ نے ست گورو مہاراج کو متھا نہ ٹیکا اور کہا کہ مین ابدھوت ہون یہ کہکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے نپاجی کچھ کرامات دکھاؤ تو البتہ تمہارے آگے ہم جھکینگے یہ کہکر (بھنگر ناتھ) مذکور نے مردانہ کا رباب اُڑا دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اپنے پیر کی کھڑاؤن کو حکم دیا اُس کھڑاؤن نے (بھنگر ناتھ) کو یار مارکر خوب ٹھیک کیا تب بھنگر ناتھ نے مردانہ کا رباب دیدیا اور ست گورو مہاراج کے آگے آکر متھا ٹیکا اُسوقت گورو رکونا تھ نے بھنگر ناتھ سے کہا کہ کرامات دیکھی آخر بغیر مار کھائے تسلی نہ ہوئی بعد اسکے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر سب سدھون نے متھا ٹیکا -

ست گورو مہاراج نے اُس (سدھ گوشٹ) کی بابت بردان فرمایا کہ جو کوئی میرا سکھ یہ سدھ گوشٹ کا پاٹ کریگا خواہ سنے گا اُسکو سکھی پراپت ہوگی اور جو شخص سناویگا اُسکا اُدھار ہوگا اور لوک پرلوک مین گت و مکت پراپت ہوگی اور اُسکی کہ جو پرمیشر کے نام کا مہاتم ہی سنے و سنائے و پڑھے و پڑھائے سے لوگون کے پاپ نشٹ ہوجاوینگے -

بعد اسکے سب سدھ لوگ رخصت ہوگئے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے سیت بندھ رامیشر و نیز لنکا مین تشریف لیجانے اور بھبھیکن و ہنومان کے ست گورو مہاراج کے پاس آنے کی بابت چلی

نمبر ۱۰۲

ست گورو مہاراج سے ایک دن بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج سری رام چندر جی نے سمندر مین جو پل باندھا تھا اور جسکے اوپر سے تمام سینا یعنے لشکر لنکا کو گیا تھا وہ بھی دیکھنے چلیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے یہ کہکر آپ نے فرمایا کہ آنکھین بند کرو چنانچہ ہر دو ہمراہیون نے آنکھین بند کرلین پھر کیا دیر تھی جیون ہی آنکھین بند کین تیون ہی ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے سمندر کے کنارے پر آپہونچے اُسوقت مردانہ نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ (شیولنگ) کیسا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جس وقت سری رام چندر جی نے پل باندھنا شروع کیا تو بندرون کو پتھر لانے کے لیے بھیجا سناتن دھرم ہی کہ اچھے لوگ ہر کام کے شروع کرنے مین گورؤون کی ارداس پوجا کرتے ہین کہ جسمین کام بھی اچھی طرح سے انجام پاوے چنانچہ سری رام چندر جی نے بھی اُسی وقت مین (شیو) جی کی پوجا کی تھی اور اسمین یہ مورت شیولنگ کی استھاپن کی تھی

بعد اِسکے پتھرون مین رام نام لکھکر پُل باندھا یہ سُنکر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ ای ست گورو مہاراج اگر سری رام چندر جی چاہتے تو تمام سمندر ہی سکھلاتے پھر پُل باندھنے کی کیا ضرورت تھی اُسوقت ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای بھائی بالے سری رام چندر جی نے سمجھا کہ ہمارے درشن دوام تو سب کو ملینگے ہی نہین اسلیے نام کا مہاتم خود ہی پتھرون مین لکھکر جتایا کہ جسکا منشا یہ تھا کہ نام جپ کر سب لوگ پار اُترینگے بھائی بالے نے عرض کیا ست ہی۔

ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ چلو تم لوگون کو (لنکا) بھی دکھا دین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور پُل کے اوپر ہی سے تشریف لے چلینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ پُل تو ٹوٹا ہوا ہی لیکن جس نام کے ذریعہ سے پُل بندھا ہی اُسی نام کی بدولت پار ہو جاوینگے یہ کہکر ست گورو مہاراج سمندر کے پار ایک چشم زدن مین ہو گئے اور لنکا مین جا پہونچے وہان دیکھا تو راچھس لوگ پھر رہے ہین راچھسون کو دیکھکر بھائی مردانہ ڈر گئے مردانہ کی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اِس جسم کو فانی سمجھ اور شبد پڑھ ست گورو مہاراج کے یہ فرماتے ہی مردانہ کو گیان آگیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج گو کہ مین پہلے بھی شبد پڑھتا اور سنتا تھا لیکن اِسوقت آپ کے فرماتے ہی میرا ایسا اطمینان ہو گیا کہ جسکا بیان مجھسے ہو نہین سکتا ہی اب یہانتک مجھکو گیان ہو گیا ہی کہ چاہے اب مین سو برس اور زندہ رہون یا کہ ابھی مر جاؤن مجھکو اِس جسم سے کچھ تعلق ہی نہین ہی جیسے کہ سانپ کینچلی کو چھوڑ دیتا ہی اور اُسکی کچھ فکر ہی نہین کرتا ہی اسیطرح مین نے بھی اب اِس جسم کا خیال اپنے جی سے ٹال دیا ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین دو راچھس آکر کھڑے ہو گئے اور پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کہان سے آئے ہو بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم لوگ رام چندر کے آدمی ہین یعنے اُنکے دوت ہین اور بھبھیکن راجہ سے ملنے کو آئے ہین یہ کیفیت سُنکر راچھس مذکور نے راجہ بھبھیکن سے کہا کہ ای مہاراج تین آدمی آج یہان مہمان آئے ہین یہ سنتے ہی راجہ بھبھیکن برہنہ پا اپنے دو آدمی لیکر فوراً ہی آیا اور سری ست گورو مہاراج کے آکر قدمبوس ہوا کچھ پھل اور پھول اور کچھ میوہ ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدی ست گورو مہاراج نے بھبھیکن سے دریافت کیا کہ تمہین رام چندر کے دوت تھے اب بچھڑ گئے ہوینگے چونکہ بھبھیکن مذکور رام نام ہردے مین رکھے ہوے تھا جواب دیا کہ ای سنت جی مین ہرگز رام سے بچھڑا نہین اور مجھکو کبھی بچھڑا نہ سمجھیے گا کیونکہ رام جی نے مجھ سے کہا تھا کہ جسم کا بچھڑنا تب ہی ہوتا ہی کہ جب ہردے سے رام نام بھولتا ہی اور جو کہ نام ہردے مین رکھتے ہین وہ کبھی نہین بچھڑتا ہی چنانچہ مین اُس نام نامی کو ابھید کر جانتا و مانتا ہون بلکہ جسوقت مین سری رام چندر جی کو ملا تھا اُسوقت میرا دل راج کرنے کو تھا اور میرے دل مین یہی خواہش تھی کہ مجھکو سری رام چندر جی لنکا کا راج مرحمت فرمادین لیکن جسوقت مین نے اُنکے درشن کیے اُسوقت سے راج کو مین نے مثل ایک اندھے کنوئین کے سمجھا کیونکہ راج کے کام کی وجہ سے پھر کیون درشن ہونگے گو کہ اُسوقت یہ کام ہو گیا تھا لیکن پہلے میری خواہش کو انترجامی سری رام چندر جی نے مجھکو دیکھتے ہی فرمایا کہ آؤ (لنکیش) یہ سُنکر مین نے عرض کیا کہ ای مہاراج اب میرا دل آپکے درشنون کی بدولت راج کی خواہش نہین رکھتا ہی یہ سُنکر سری رامچندر جی نے فرمایا کہ ای بھبھیکن جسوقت گھر سے چلے تھے تو راج کی خواہش تھی اور میری یہ عادت ہی کہ جس شخص کی جو خواہش ہو اُسکی خواہش پوری کردون ہان بعد اُسکے نہکام کا رتبہ دیتا ہون یہ کہکر بھبھیکن نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای مہاراج رام رام سب کا آدھار کرتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھبھیکن تم دھن ہو اِسی وجہ سے سری رامچندر جی نے

(چرچیو) پد دی تمھین کو عطا فرمائی ہی یہ سُنکر ببھیکن نے عرض کیا کہ اے مہاراج سنتُون مین اور پرمیشر مین تو فرق کچھ بھی نہین ہی اسلیئے آپ مجھکو کچھ اُپدیش کرین بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ جسوقت پل باندھا تھا اُسوقت گورو کا دھیان کرکے پتھرون مین رام نام لکھا تھا پس اسی وجہ سے پانی پر پتھر تیرنے لگے تھے جسکے ذریعہ سے لنکا لوٹ لی اور بہت سے راچھس مارے اور گورمکھون کو اور تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتون کو سری رام چندر جی نے اُدھار کیا اے ببھیکن اب سمجھو کہ جو گورُون کے بچنون پر عمل کرتے ہین وہ بھوجل کے پُل سے پار اُترتے ہین اور اودیا یعنی اگیان کو مثل لنکا کے اُسوقت سمجھو تو اُسکو فتح کرکے لوٹ لیتے ہین - کام - کرودھ - جو راچھس ہین اُنکو مار کر گورمکھ لوگ فتح پاتے ہین اور سری رام چندر جی کا جو نام ہی۔

اُسکو ابھیاس کرکے من روپ بھجنگ کو مار کرکے اُسکو قابو کیا گورمکھون اور سنتون کے من مارنے کے واسطے مٹ دیا ہی اور گورو کے بچن کرکے گیان روپ سمندر مین اگیانی شخصون کو تارا ہی اِسیطرح تینتیس کرور دیوتا بھی انصاف طلب تھے اُنکا اُدھار مہاراج نے کیا ہی ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو ببھیکن تم گورُون کے بچنون کا ابھیاس کرکے سنتون کا ست سنگ کرنا اور رام نام کا بھجن کرنا تو تم بھی اُدھر جاؤگے یہ سُنکر ببھیکن نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اتنے مین سنگورو مہاراج سے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج سُنتے ہین کہ ہنومان جی لنکا ہی مین ہین یہ سُنکر ببھیکن نے جواب دیا کہ ہان وہ ہین اور راون کی چتا پر بیٹھے ہین اگر تم کہو تو بلا دون لیکن ایک بات کہنے کے لائق ہی کہ وہ بغیر سری رام چندر جی کے اور کسی کو متھا نہین ٹیکتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بلاؤ اُسکو ہم رام کے روپ ہی مین درشن دینگے یہ سُنکر ببھیکن نے ہنومان کو بلا لیا اتنے مین سری ست گورو مہاراج خود تو سری رام چندر کا روپ اور بھائی بالے کو لچھمن جی کا روپ اور مردانہ کو سیتا کا روپ رکھکر بیٹھ گئے اب ہنومان جی آ گئے اور دیکھتے ہی ست گورو مہاراج کو متھا ٹیکا اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ہنومان ہمکو سرب بیاپی کرکے جانوگے تو سری رام چندر جی نہ بچھڑینگے اب تم یہ جاننا کہ جسقدر روپ ہین وہ سب سیتا ہی کے دھارے ہوئے ہین بلکہ انھین سیتا نے رام و لچھمن کا بھی روپ دھارن کیا ہی اور انھین سیتا نے جاموَنت - انگد - بالی - سگریون و ہنومان کا روپ بھی دھارن کیا ہی رام جی کی طاقت سے سیتا جگت کو اُتپت کرتی ہی بلکہ انھین سیتا نے راون و ببھیکن وغیرہ دیگر راچھسون کا روپ بھی دھارن کیا ہی غرضکہ اُتپت کرکے پرلے بھی کر دیتی ہی اور رام سرب بیاپی ہین یہ سُنکر ہنومان جی نے کہا کہ اے غریب نواز مین آپ کو ٹھیک جانتا ہون اُپاسنا کرکے آپ کا داس ہون اور آپ کو پرمیشر ہی کرکے جانتا ہون گیان کرکے تمھین بیاپک ہو اور مین کچھ نہین جانتا اسقدر چرچا کرکے ہنومان جی نے متھا ٹیکا اور اپنے استھان کو چلے گئے بعد اِسکے ببھیکن بھی ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر رخصت ہوئے مابعد اِسکے سنگورو مہاراج نے اپنا و نیز بھائی بالے و بھائی مردانہ کا پہلا روپ دھارن کیا۔

بعد اِسکے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور مجھکو بغداد کے دیکھنے کا بھی بہت شوق ہی حضور دکھا دیوین سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے مردانہ بغداد دیکھنا چاہتا ہی وہ بھی اُسکو دکھا دیوین۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے گدھو بغداد مین تشریف لیجانیکی بابت چلی

نمبر ۱۰۹

ست گورو مہاراج شہر بغداد مین پہونچکر شہر کے باہر اپنا قیام فرمایا مردانہ لگا شبد گانے وہان کے لوگ مردانہ کو گاتے دیکھکر مانع ہوے کہ سرود مت کرو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گانا اگر تمہارا پیر آوے اور منع کرے تو شاید بند کر دیا جاوے ورنہ گانا بند نہ ہوگا چنانچہ لوگون نے جاکر یہ کیفیت اپنے پیر سے کہی یہ سُنکر پیر مع اپنے مُریدون کے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا کہ سرود بند کردو بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بغیر سرود کے رُوح خوش نہین ہوتی ہی بلکہ پرمیشر نے جسوقت بابا آدم کا قالب بنایا تھا اُسوقت اِس قالب مین رُوح داخل نہین ہوتی تھی تب پرمیشر نے فرشتون کو حکم دیا کہ اِسکے سر مین سرود کرو پس جسوقت سرود ہوا تو اُسی وقت رُوح فوراً قالب بابا آدم مین داخل ہوگئی پس تعجب ہی کہ تم لوگ خود سرود کیون نہین کرتے ہو اور دوسرونکو سرود کرنے سے مانع ہوتے ہو افسوس کہ جسکا ذکر پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی اُسکو تم منع کرتے ہو کیا پیغمبر صاحب نے سرود کو بدفعلی مین قائم کیا ہی یا یہین فرمایا ہی کہ سرود کرنا بدفعلی مین داخل ہی تم لوگ یہ سنو اور اپنی عمر اِسکے نہ سننے مین ضایع نہ کرو ہماری دانست مین سچ تو یہ ہی کہ خدا کی یاد کا باعث سرود ہی ہی بلکہ یہ اُسکی صفت ہی کہین پر سرود کو منع نہین کیا گیا ہی اگر منع ہی تو ہان بدفعلی منع ہی اُسکو مین بھی منع کرتا ہون۔

ست گورو مہاراج نے پھر فرمایا کہ اُسکی قدرت لاانتہا و بے محدود ہی کیونکہ لاکھون اکاس ہین اور لاکھون پاتال اگر کوئی اُنکو بھی طی کرنا چاہے تو بھی اِسقدر باقی رہ جاوے کہ اُڑتے اُڑتے بازو تھک جاوین تو بھی کوئی اُسکا بھید نہ پاوے یہانتک کہ (بید) نے بھی کہا ہی کہ بے انت ہی تیرا انت نہین ہی یہ سُنکر بغداد شہر کے پیر نے کہا کہ ہمارے پیغمبر نے تو صرف سات اکاس اور سات پاتال بیان کیے ہین اور تم یہ کہہ رہے ہو۔ بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہین اُنکو بھی بہت دکھائی دیے ہین یہ سُنکر پیر مذکور نے کہا کہ کہان لکھا ہی اور کس مقام پر اُنھون نے کہا ہی

ثبوت

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسوقت جبرئیل پیغمبر صاحب کو معراج کو لیے جاتے تھے تو راستہ مین بہت سے مقامات طی کرنیکے بعد پیغمبر صاحب نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ قطار قطار جو برابر جارہی ہی کب اپنے مقام پر پہونچیگی بجواب اِسکے جبرئیل نے کہا کہ مین جب پیدا بھی نہین ہوا تھا اُس سے اور پیشتر یہ صندوقون کی قطار کی قطار غول کے غول چلے جارہے ہین پیغمبر صاحب نے کہا کہ اِنمین سے کچھ صندوق ہمکو لاکر دکھلاؤ چنانچہ جبرئیل نے منجملہ اُن صندوقون کے تین ۳ عدد صندوق لاکر دکھائے جب پیغمبر صاحب نے اُن صندوقون کو کھلایا اور دیکھا تو اُنمین تمام انڈے ہی بھرے ہوے پائے چنانچہ پیغمبر صاحب نے ایک انڈے کو توڑکر دیکھا اور خود پیغمبر صاحب مع جبرئیل کے اُس انڈے کے اندر گئے تو وہان یہ کیفیت دیکھی کہ سات طبق زمین اور سات طبق آسمان اور سورج اور چندرمان اور پیغمبر اور جبرئیل وہان سب سامان اور کا اور یہی موجود ہی اور اُسکے اندر قطار کی قطارین جارہی ہین یہ کیفیت دیکھکر جبرئیل نے پیغمبر صاحب سے کہا کہ باقی اور انڈون مین بھی یہی کیفیت ہوگی اور لاکھون قطارین جارہی ہین پس ای پیغمبر صاحب ہم اور آپ تو صرف ایک ہی انڈے کے رہنے والے ہین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ مہاراج کی قدرت کا انت نہین ہی بھگونت کے جسم مین جو رونگٹے ہین وہ مثل درختون کے

ہین اُن درختون مین برھمانڈ شکل پھل لگے ہین جنکا شمار نہین ہی جیسے کہ گولر کے درخت مین پھل ہوتے ہین اور اُن پھلون کے اندر بیشمار جیو بھی رہتے ہین اسیطرح کتنے ہی آکاس اور کتنے ہی پاتال اور کتنے ہی جیو جنت بلکہ بیشمار دیکھے ہین غرضکہ پیغمبر صاحب و نیز جبرئیل نے اُس انڈے کو دیکھکر اور اُس صندوق کو کہ جسکو کھولا تھا پھر بند کرکے اُسی قطار مین باندھ دیا بعد اُسکے درگاہ مین گئے تو اونچے درکے پردہ کے اندر سے سوال کا جواب آتا تھا اتنے مین پیغمبر صاحب نے اُس پردے کی چادر کو اُٹھاکر دیکھا تو جسطرح پیغمبر پردہ کے باہر پگڑی باندھے تھے اُسی طرح کی شبیہ خدا کی بھی دیکھی اُسوقت خدا کا فرمان ہوا کہ مین تیری شبیہ نہین ہون بلکہ تو میری شبیہ ہی جس طرح کہ آئینہ مین اپنی ہی صورت جیسی ہوتی ہی ویسی ہی دکھائی دیتی ہی لیکن آئینہ صاف ہونا چاہیے بس مین سب جگہ ہون اگر تیرا آئینہ صاف اور نرمل ہو تو تجھ مین میری شبیہ نظر آتی ہی اور اگر اپنا دل۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار کے زنگ سے سیاہ ہی تو کچھ بھی ظاہر نہوگا یہ بات پوشیدہ رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا مین تجھ سے شہرگ سے زیادہ نزدیک ہون لیکن یہ بھید پوشیدہ ہی رہے غرضکہ یہ سُنکر پیغمبر صاحب واپس آتے تھے کہ راستہ مین ایک دیوانہ نے آواز دی کہ ای پیغمبر خدا نے آدمی کو اپنی شکل پر بنایا ہی اب تو خدا کو کہان ڈھونڈھتا ہی بس دوسرے دن پیغمبر نے درگاہ مین جاکر دریافت کیا کہ جس راز کو پوشیدہ رکھنے کو حکم ہوا تھا اُس راز کو ایک مستانہ و دیوانہ کی زبانی راستہ مین مین نے سُنا ہی بجواب اسکے آواز آئی کہ جو لوگ دیوانہ اور مستانہ ہین وہ میرے صادق ہین اُنسے مین چھپا نہین ہون اسمین غافل نہ ہونا چاہیئے بلکہ سیدھی راہ جانا واجب ہی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ خدا کی قدرت کا بیان نہین کیا جاتا ہی اور تیرا نام جو (مجید الدین) رکھا گیا ہی اسکی کیا وجہ ہی ای پیر بغداد کچھ بیان کر یہ سُنکر اُس پیر نے جواب دیا کہ پیغمبر کی وفات کو تو بہت عرصہ ہوا اب تو بہت مسلمان ایمان سے پھر گئے نماز و روزہ و بندگی چھوڑکر تکبر و شہوت و بخیلی مین لپٹ گئے مذہب نہایت کمزور ہوگیا اسی وجہ سے میری پیدایش خدا کے حکم سے ہوئی ہی کہ دین کو ترقی دون اور ضعیف مذہب کو جوان کرون تسبیح و نماز و روزہ سکھاؤن بلکہ مجھکو خدا نے اسیلیے بھیجا ہی کہ سب کو راہ راست پر لاؤن اور تم بتاؤ کہ تم کس واسطے آئے ہو اور کس خاندان سے ہو بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پہلے تمہارے پیر ہوئے جنکا نام عبد الرحمان تھا اُنھون نے ٩ نو خاندان کیئے دوسرے عبد الواحد ہوئے اُنھون نے ٥ پانچ خاندان بنائے چنانچہ سب ملکر ١٤ چودہ خاندان ہوئے تم جو کہتے ہو کہ مذہب کی تنزلی ہوئی اسواسطے خدا نے مجھکو بھیجا ہی کہ مین ترقی کرون اسمین کیا نقصان ہوا بلکہ اگر سچ پوچھو تو ہندو و مذہب والون نے اپنے دھرم و کرم چھوڑ دیے تھے اسیلیے پرمیشر نے کرم و دھرم پر گشت کرنے کے واسطے مجھکو بھیجا ہی یہ سُنکر پیر نے کہا کہ ایمان لاؤ اور کسی خاندان کے مرید ہو ورنہ سنگسار کرونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اونچا سُر کرکے آواز بلند کی

شبد	शब्द
گورپرا کال ست سری سری آکال	गुरु पर अकाल सत श्री श्री अकाल
چت چرن نام کرکر پرنام سب پر کرپال خوشحال	चित चरणा नाम कर२ प्रणाम सबपर क्रपाल खुशहाल

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد جیون ہی نکلکر مسلمانون کے کانون مین گیا اسی وقت سب کے سب مسلمان بیہوش ہوگئے یہانتک کہ اُن لوگون کو بولنے اور دیکھنے کی طاقت نہ رہی اُسوقت پھر ست گورو جی مہاراج نے منجملہ اُسکے

ایک شخص کو ہوشیار کر دیا جسوقت وہ ہوش مین آیا تو پیر و مرید دُتن کو بیہوش دیکھکر حیران ہو گیا اس قدرت کو دیکھکر اُس ہوشیار شخص نے کہا کہ یہ کوئی بڑا ہی فقیر کامل ہی کہ جو اِسنے تمام خاندان کو رد کر دیا اور یہ فقیر صرف ایک پرمیشر ہی کو جانتا ہی یہی وجہ ہی کہ زمین و آسمان مین یہ شخص مشہور رہوا ہی کیونکہ بغیر خدا کے یاد کے کوئی دم خالی نہین جاتا ہی اتنے مین اُسی شخص نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ای نانک فقیر جسطرح سے آپ نے اپنی نظر مہربانی سے مجھکو ہوشیار کیا ہی اُسی طرح ان لوگون کو بھی ہوشیار کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ تو ہمکو پتھر و سنگسار کرنے آئے تھے اب سنگسار و پتھراؤ کیون نہین کرتے یہ سنکر پیر مذکور نے اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ای فقیر صاحب اس بغداد مین کرامات کسی کی آجتک نہین چلی ہی اور آپ کی کرامات ظاہر ہی کہ سب کے سب از مرید تا پیر بیہوش پڑے ہین اس سے ثابت ہی کہ آپ بڑے پیر اور بھاری فقیر ہین جس نے یہان معجزہ دکھایا اب ہم لوگون کے قصور معاف فرمائیے اور ان لوگون کو ہوش مین لائیے یہ عجز و انکسار ست گورو مہاراج نے دیکھکر اپنی کرپا درشٹی ایسی کی کہ فوراً سب لوگ ہوش مین آگئے اور سب لوگ دست بستہ ہو کر ستگورو مہاراج کے حضور مین تعظیم بجا لائے اُسوقت پیر نے عرض کیا کہ ای فقیر صاحب آپ نے جو کہا تھا کہ لاکھون پاتال ہین اُس سے ہمکو آگاہ فرمائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے جو قطارین دیکھین اُنکو ایک ایک بیل کہا اور اُسی بیل کے نیچے کے حصہ کو ہفت طبق زمین اور اُوپر کے حصہ کو ہفت طبق آسمان بیان کیا ہی اور بہشت اور دوزخ دونون صندوق ہین جو اُنھون نے کھلوایا تھا اُنمین جس جس خلقت کے بچے ہین وہ صندوق مین اندھے ہین بس ایک آدمی مین بھی چودہ طبق موجود ہین بس خدا کی قدرت بے انت ہی جس طرح تم دین کے بڑھانے کے واسطے دنیا مین آئے ہو اُسیطرح کرتار نے دھرم کے واسطے ہم کو بھی بھیجا ہی کیونکہ کلجگ مین دھرم کے تین پیر تو ٹوٹ ہی گئے اب صرف چوتھے پیر سے دھرم کھڑا ہی روز بروز سب ابھیاس اور کرم و دھرم دور ہوتے جاتے ہین اسیلیے مین کرتار کے حکم سے کرتار نام امرت سے ہندو جو مردہ ہین اُنکو زندہ کرونگا اور ست نام کا منتر پڑھاؤنگا بیج لگاؤنگا تو ضرور دھرم کا پیر اور طاقت ہو جاویگی اور مسلمان جاہ مین گرے ہندوون کو شاستر پڑھواؤنگا بس جو شخص بیج کماوینگے اُنکا دونون دن پرتاپ بڑھتا جاویگا اور اگر آپس مین نااتفاقی کرینگے تو پرتاپ جاتا رہیگا اتنے مین پیر نے کہا کہ آکاس و پاتال دکھاؤ۔

ست گورو مہاراج نے پیر کے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آنکھین بند کر چنانچہ پیر کے لڑکے نے آنکھین بند کر لین اتنے مین ستگورو مہاراج مع پیر کے لڑکے کے انتردھیان ہو گئے چنانچہ پہلے تو آکاس دکھایا اور لاکھون پھیرے کرائے بعد اُسکے پاتال مین لاکھون پھیرے کرائے جبکہ لڑکا مذکور نہایت تھک گیا تب کہا کہ لوٹ چلیے تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارا باپ یقین نہ مانیگا اسیلیے یہان سے تم کڑاہ پرشاد لیتے جاؤ اتنے مین اُس لڑکے نے دیکھا تو سب سنگت اکٹھا موجود تھی اور کڑاہ پرشاد تقسیم ہو رہا تھا اُسوقت پیر کے لڑکے نے کڑاہ پرشاد لیکر خوب اپنا دامن بھرا اور زمین مین آکر اپنے پیر کے آگے وہ کڑاہ پرشاد رکھدیا اُسکو دیکھکر پیر نے دریافت کیا تو اُسکے لڑکے نے جواب دیا کہ ای باپ مین تو آکاس و پاتال دیکھ دیکھکر تھک گیا جہان جہان گیا تھا وہین وہین سنگت پاتا تھا اور بابا نانک کا نام لیکر لوگ پرمیشر کا جس گاتے تھے اسقدر دیکھا لیکن انتہا نہ پائی یہ کڑاہ پرشاد وہین سے لایا ہون یہ سنکر پیر نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ آپ کی کلا ظاہر ہی بعد اسکے پھر پیر مذکور نے دریافت کیا کہ بابا آدم نے

دوسری اوداسی [illegible]

آدمی کے ظروف یعنے برتن بنائے ہین ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہان (کلال چاک) کے اوپر بناتے ہین جسطرح سے یہان چاک پھرتا ہی اوسی طرح آدمی کے سروپ بھی گڑھے جاتے ہین جسطرح یہان پر کچے برتن کام مین نہین آتے ہین آوین مین پک کر کام مین آتے ہین اُسیطرح سے بابا آدم **کلال چاک** جو آسمان پر ہی پھرتے ہین اور اُسکی گردش سے خلقت پیدا ہوتی ہی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ بزرگون کی صحبت مثل آوین کے ہی کہ اسمین انسان پک جاتا ہی تو خوش رہتا ہی ورنہ مثل کچے برتن کے خراب وذلیل ہو جاتا ہی اتنے مین پھر سرہند گورے سوال کیا کہ ای ست گورو مہاراج مسلمان لوگ کہتے ہین کہ روح آدمی کی پھر نہین آتی ہی اور ہندو کہتے ہین کہ آتی وجاتی رہتی ہی اسکو آپ صاف کر دیجیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی جو مسلمان ہین وہی ہندو ہین جو شخص گیان کی آگ سے پختہ ہو گیا وہ آواگون سے چھوٹ جاتا ہی اور جو لوگ اگیانی ہین وہ بیشک آواگون مین پھنستے رہتے ہین مثلاً کچے دانہ اناج جمتے اور اُگتے رہتے ہین اور جب وہی دانے بھن جاتے ہین تو پھر نہین اُگتے ہین گیانی لوگ نہ پیدا ہوتے ہین اور نہ مرتے ہین بس جو لوگ اپنے دل کو مضبوط کر کے خدا کی صفت کرتے ہین وہ ضرور خدا کے حضور ہو جاتے ہین یہ سنکر سب نے ست گورو مہاراج کے آگے گر کر متھا ٹیکا اور سجدہ کیا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے۔

آگے ساکھی بھائی مردانہ کے مرنے کے بابت چلی

نمبر ۱۰۹

ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے سے تشریف لائے تو مردانہ نے دریافت کیا کہ آپ کہان آگئے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ (پوست) کا راج ہی مردانہ نے پھر دریافت کیا کہ ای مہاراج یہان سے مکان کتنی دور ہی اور اب آپ کب مکان تشریف لیچلینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جب کرتار لیجا دیگا بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ کیا تو گھبرا گیا ہوا ہی تو تجھکو لے چلتے ہین یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ کیا آپ مجھکو جدا کرتے ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم کبھی نہین جدا کرتے ہین لیکن تجھی نے آج اپنے گھر کا خیال کیا ہی مردانہ نے عرض کیا کہ جیسا کہ ہمیشہ مین عرض کیا کرتا تھا ویسا ہی اس مرتبہ بھی کہا ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے مردانہ تو پہلے ہی سے رخصت ہوتا ہی یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ ست گورو مہاراج ایسا نہ کیجیے بلکہ ساتھ نباہیے گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ کرتار کی تری ہی کرپا ہی اور ہم بھی تجھ سے بہت خوش و پرسن ہین کہ تو نے کسی سے کچھ نہین مانگا لیکن تو اکثر کہا کرتا ہی کہ مین بھوک کے مارے مرا جاتا ہون اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو دو پھول بہت عمدہ ملے ہین اُن پھولونکی مالا مجھکو دو اور وہ تعجب کے پھول ہین کہ کبھی تر مردہ نہین ہوتے یعنے کمھلاتے ہی نہین ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ گندھرب تیرے لینے کے واسطے آئے ہین اسواسطے اُن لوگون نے تجھکو سرگ کے پھول لا دکھائے کیونکہ جب ہم مرت لوک مین آئے تھے تو تجھکو گندھرب لوک سے لائے تھے اب تو آگے چل باقی ہم بھی کام کر کے آوینگے اُسوقت تو بیکنٹھ دھام جاویگا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ جو حکم ہوا ای ست گورو مہاراج یہ تو فرمائیے کہ میرا جسم کہان چھوٹیگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہت اچھی جگہ پانچ دن کے بعد اور ہم تیرے پاس موجود ہونگے تو اطمینان رکھو مگر ہان یہ تو کہو کیونکہ برہمن کے واسطے جل داغ اور چھتری کے واسطے اگن داغ اور بیس کو پون داغ اور شودر دبائے جاتے ہین اب تو اپنے لیے بتاؤ مین تجھکو کونسا داغ دون یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ ای مہاراج آپ کے شبد کی بدولت

میرے جسم سے ابھمان یعنے غرور بالکل دور ہوگیا ہی مین تو جسم کا نقط گواہ ہون اب جیسی آپ کی مرضی ہو ویسا ہی کیجیے گا بعد اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ تیری منڈھی بناکر جگت سے پوجائی جاویگی یہ سُنکر مردانہ نے کہا کہ سر پر منڈھی نکالتے ہین اور بعد اسکے پھر منڈھی مین رکھتے ہین اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ تو نے برمہ کو پہچانا ہی بجواب اسکے مردانہ نے کہا کہ جو کچھ کرتار نے مجھکو دکھایا ہی وہ مین نے دیکھا ہی جو یہان پر جلتے ہین وہ پاک ہوجاتے ہین اور دریا مین جاتے ہین وہ آگے کو سڑتے ہین اس لیے ای ستگورو مہاراج مجھکو جلا دیجیے گا۔

بعد اسکے ستگورو مہاراج (ڈو بیلہ) شہر مین تشریف لے گئے اُسوقت مردانہ نے دریافت کیا کہ ای ستگورو مہاراج کیا میرا جسم نہین چھوٹیگا ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ نہین تیری اولاد یہان رہیگی مجھکو خورمہ شہر لے چلتے ہین تاکہ تو وہانکے خورمہ کھالے تیرا تھوڑا سا دانا پانی کا باقی ہی غرضکہ پانچوین دن مردانہ نے خورمہ شہر مین جاکر پھل کھاتے اتنے مین گھڑی بھر دن گذرا اُسوقت ستگورو مہاراج نے مردانہ سے کہا کہ کیون مردانہ جسم اور آتما کی بھی کچھ خبر ہی بجواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ طیاری ہین اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ کس طرح پر ہوتا ہی مردانہ نے عرض کیا کہ ای ستگورو مہاراج میری ناف سے ہوا کی گانٹھ کھل گئی ہے نوّے سانس باقی ہین جامین تو حضور گن لیوین یہ سُنکر بھائی بالے لگے گننے پس جس وقت کہ نوّے سانس پوری ہوئین اُسی وقت مردانہ کا جسم ٹھنڈا ہوگیا چنانچہ بھائی بالے نے ہاتھ لگایا تو جسم مین سانس کچھ بھی نہ تھی اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ پورا ہوگیا اور بعد اسکے ستگورو مہاراج نے کرتار کے آگے متھا ٹیکا اور فرمایا کہ دیکھو بھائی بالے کرتار کے رنگ و تماشہ کہ کتنی کرپا مردانہ پر کی ہے بجواب اسکے بھائی بالے نے کہا کہ دھن کرتار ہی اور مردانہ بھی دھن ہی کہ جسکے گورو آپ ہین اُسپر کیون نہ کرتار کرپا کرے بعد اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ خورمہ کی لکڑیان اکٹھا کرو چنانچہ لکڑیان اکٹھا کرکے ایک چادر ستگورو مہاراج نے اپنی اور ایک چادر بھائی بالے کی اور ایک مردانہ کی ان تینون چادرون کا کفن سلاکر اُنھین مین مردانہ کو لیٹاکر جلا دیا بعد مردانہ کی اولاد کو دھین پر لا بسایا بعد اسکے ستگورو مہاراج پنجاب کی سرزمین کو روانہ ہوئے۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے ملتان کے پیرون کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱

ستگورو مہاراج ملتان شہر کے باہر جہان پر (سمت مرخ) نے تپ کیا تھا اُسکے پاس جاکر ٹھہرے ستگورو مہاراج کی تشریف آوری کی خبر ملتان شہر کے پیرون کو ہوئی چنانچہ اُن لوگون نے ستگورو مہاراج کے پاس ایک کٹورا دودھ کا بھرکر بھیجا جسکا مطلب یہ تھا کہ ملتان پیرون سے بھرا ہوا ہی اُس کٹورے کو دیکھکر ستگورو مہاراج نے ایک چنبیلی کا پھول اُس دودھ کے کٹورے پر رکھہ دیا جسکا مطلب یہ تھا کہ ہم مثل اس پھول کے علحدہ ہین یہ سُنکر ملتان کے تمام پیر یکجا ہوے اور ستگورو مہاراج کے پاس آئے اور آکر سوال کیا۔ ڈرے مارنے کے سانپ نہین مرتا۔ سانپ کس منتر سے قابو مین آتا ہی۔ وہ کون سا شبد ہی کہ جسکے ذریعہ سے من قابو مین ہو۔ اور دل صاف ہو۔ یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جگت جھوٹا ہی اور پرمیشر کو ست جانیے جسقدر خلقت یعنے یہ جگت ہی من کے سنکلپ سے ٹھہرا ہی من شبد کا زور لگاتا ہی تب صاف دل ہوتی ہی۔

یہ سُنکر (بہادل جی) نے کہا کہ گو کہ مایا کو جھوٹ کہتے ہین لیکن بغیر مایا کے بیوہار سدھ نہین ہوتا ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسطرح مایا جھوٹی ہی اُسی طرح بیوہار بھی جھوٹا ہی صرف ایک پرمیشر ہی سچا ہی اور نام بھی اُسکا سچا ہی - یہ سُنکر رکن الدین نے جواب دیا کہ سنت کے لچھن کیسے - بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا - بیراگ کی سنگت - اور صحبت مین پرمیشر کا نام سُنکر خوش ہونا - ہنردار آدمی کی خدمت کرنا - سب کو بڑا ہی جاننا - گورو اور پیر کو ماننا - مثل خدا کے شبد اور آتم گیان کی عادت کرنا - غیر عورت کا سنگ نہ کرنا - ذی علم آدمی سے محبت کرنا - جسکی وجہ سے سنت ناخوش ہوون اُسکو ترک کرنا - غرور کو چھوڑ کر سنتون کی خدمت کرنا - صحبت بد سے پرہیز کرنا - یہ سُنکر ملتان کے پیرون نے کہا کہ دھن ہو نانک شاہ جی اب ہمکو بھی کچھ اُپدیش کرو - اُسوقت ست گورو مہاراج نے کپاس یعنے روئی کی تمثیل دیکر فرمایا کہ دنیا کے لوگ کھانے اور پینے کے واسطے گمراہ ہوے ہین جس بات کو اُنکا دل خواہش کرتا ہی وہی بات وہ کرتے ہین اِسی وجہ سے گمراہی کے پھندے مین جا پڑتے ہین دیکھو پہلے کپاس یعنے روئی بوئی جاتی ہی بعد اُسکے کاشتکار چنکر اکٹھا کرتے ہین اور لاٹھیون کی چوٹون سے پیٹی جاتی ہی پھر سب اکٹھا کرکے چرخے مین سخت دبائی جاتی ہی بعد اِسکے تخم نکال کر کاتی جاتی ہی جب سوت بنا تو جولاہے نے تانہ مین رکھکر خوب تنا جب کہ کپڑا تیار ہوا تب درزی نے قینچی سے کاٹ چھانٹ کر پھر سوئی سے سیا جب میلا ہوا دھوبی نے پاٹے پر پٹکا اور کونڈی کے حیلے سے مونگریون سے خوب کوٹا تب وہ کپڑا پہننے کے لائق ہوا اُسوقت آدمی اُس کپڑے کو دیکھکر خوش ہوتے ہین -

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای بھائی پیرو دیکھو کہ کپاس یعنے روئی کے سر پر کیا کیا سختی گذرتی ہی پس انسان یعنے غرور والون پر اِس سے بھی زیادہ مشکل اور سختی گذریگی یہ سُنکر ملتان کے پیرون نے کہا کہ دھن ہو نانک جی تمھاری تعریف کس سے ہو سکتی ہی سب طرح سے آپ بڑے ہین اور فقیری اِسی کا نام ہی ٹھیک ہی کہ فقیری تمھاری ہی ہی اور اِسی وجہ سے گوروائی بھی تمھین کو ملی ہی - بعد اِسکے اُن پیرون نے یہ بھی کہا کہ (زہد شیخ فرید نے کیا) بھگتی بھگت کبیر نے کی) جوگ گورکھ نے کیا - تیاگ راجہ جنک نے کیا اور جت لچھمن نے کیا - اور دوسرا جوگ ہنومنت نے کیا - جودھ جدھشتر نے کیا - سوگ رام نے کیا - ہٹ دھرو بھگت نے کیا - ست سیتا نے کیا - اور دوسرا تیاگ دیودت نے کیا - گرہستی بابا آدم نے کی - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پیر جی خدا کو یاد کرنا - بزرگون کی صحبت کرنا - خدا کا خوف ماننا - جنکے دلون مین آٹھ پہر بسا رہتا ہی اُنھین کو مکت پدوی پراپت ہوتی ہی -

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے ایسی ہدایت سُنکر ملتان کے پیرون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کو خدا کا ٹھیک روپ جانا بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر آگے کو تشریف لیگئے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے نوشہرہ مین ایک دولتمند کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۱

ست گورو مہاراج نوشہرہ مین تشریف لائے اُس مقام پر ایک ساہوکار نہایت دولتمند رہتا تھا اُس ساہوکار کے بہت لوگ ملازم تھے باوجود اِسکے کہ ست گورو مہاراج اُسکی دکان کے سامنے بیٹھے رہے لیکن کثرت کاروبار سے ساہوکار مذکور نے ست گورو مہاراج کی طرف کچھ خیال نہ کیا اُسکی طرف دیکھکر بھائی بالے نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج یہ شخص باوجود اِسقدر دھن دولت کے

کچھ دان نہین کرتا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے دکھ پاپون کا پھل ہی اور بغیر گیان کے سکھ ہو ہی نہین سکتا اب تم اِس سے جاکر دریافت کرو کہ آیا تمکو کسی قسم کا دُکھ تو نہین ہی یہ سُنکر بھائی بالے نے اُس ساہوکار کے پاس جاکر دریافت کیا کہ ای ساہ جی تمکو کسی قسم کی تکلیف خواہ فکر تو نہین ہی یہ سُنکر ساہوکار مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے پاس بیٹھکر اپنا دکھ بیان کرنے لگا کہ ای سنت جی صاحب مجھکو بڑا بھاری دُکھ و رنج ہی جیسا کہ مجھکو رنج ہی میری دانست مین دنیا بھر مین کسی کو ایسا رنج نہ ہوگا اب اُس رنج کی کیفیت سُنیے کہ میری عورت سے مجھکو نہایت محبت تھی اتفاق وقت سے میری عورت بیمار ہوگئی اور ایسی سخت بیمار ہوئی کہ امید اُسکی زیست کی نہین پائی جاتی تھی مین نے اُسکے ہاتھون سے دان پُن بھی بہت کرایا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا جب مین اُسکی زندگی سے مایوس ہوا تب مین نے کہا کہ اب تیری زندگی دشوار معلوم ہوتی ہی بجواب اِسکے اُس عورت نے کہا کہ تم مرد ہو دوسری شادی کروگے تو مجھکو بھول جاؤگے یہ اُسکی تقریر سُنکر کمال ملال ہوا اور اُسی ملال مین مین نے اپنی علامت مردی کو کاٹ ڈالا اور اتفاق وقت سے چند دن بعد وہ عورت اچھی ہوگئی چند دن مجھکو بھی تکلیف رہی لیکن مین بھی اچھا ہوگیا اب میری موجودگی مین میری عورت دوسرے مرد سے ہم بستری کرتی ہی اور مین اُسکو دیکھ دیکھکے رنجیدہ ہوتا ہون یہانتک کہ اندر ہی اندر جلا جاتا ہون ای سنت جی صاحب مین نہایت ہی تکلیف مین ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دُکھ اور سُکھ تو پورب جنم کے پاپ اور پُن کا پھل ہی پاپ سے دُکھ اور پُن سے سُکھ پراپت ہوتا ہی جیسا جو کرتا ہی ویسا وہ اُٹھاتا ہی اُسکو گیانی لوگ تو اُس پرمیشر کی لیلا جانتے ہین اور اگیانی دُکھ و سُکھ مانتے ہین بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گیان ونت آدمی دُکھ اور سُکھ کو کچھ بھی نہین خیال کرتے ہین اور ایک پرمیشر ہی کو ست مانتے ہین ای ساہ جی کرمون کا پھل سبھون نے بھوگ کیا ہی جیسے کہ ۔ اندر نے ہزار جگ کیے تو دیوتون کا راج پایا لیکن اچھرائین بھوگتے بھوگتے گوتم کی استری کے پاس کبھی جا پہونچے اُسوقت گوتم نے بددعا دی کہ ایک عورت کے جسم کے واسطے تو یہان آیا ہی پس تیرے ہزار جسم عورتونکے ہوجاوینگے چنانچہ اندر کو ہزار جسم عورت کے ہوگئے اور کیسے رنج اُٹھانے پڑے کہ پانی مین جا چھپا اِسیطرح پرسرام جی نے اکیس دفعہ نکھترا این زمین کو کیا تب سری رام چندر جی نے اُنکا زور کھینچ لیا تو وہ سمندر نکل کر طبلہ مین جا چھپا کہ وہ جو جیو ہی اور برہمنو کو بھکھیہ مانگتے دیکھکر روتا ہی ۔ سری رام چندر جی کے بن باس کے وقت مین سیتا جی کو راون لے گیا ۔ لچھمن جی کو سکتی لگا تو وہ بھی رنجیدہ ہوے راون گو کہ بڑا بھاری راجہ تھا لیکن جب سری رام چندر جی نے راون کو مار کر بھبھیکن کو راج دیا لنکا کا تمام خاندان ناس ہوگیا تو راون بھی رو دیا ۔ پانڈوان اور جرجودھن نے جوا کھیلا اور جوے مین اپنی عورت و دولت ہار کر راجہ بیراٹ کے شہر مین پوشیدہ ہوے اور جرجودھن نے دروپدی کے لات ماری اور پانڈوان جوے مین ہار کر بارہ برس کو جنگل کو گئے تو پانڈوان بھی روئے ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہین کہ جس وقت سری کرشن مہاراج کو پانڈوان نے یاد کیا تھا تو مہاراج اُنکے پاس آئے تھے اُسوقت (راجہ جنمیجے) نے بیاس سے پوچھا تھا کہ ای مہاراج راجہ جدھشٹر نے دھرم کے پُتر ہوکر جوا کیون کھیلا تھا اور بہت تعجب کا مقام ہی کہ اُنکو جوا کھیلنے سے کسی نے منع بھی نہین کیا بجواب اِسکے بیاس نے کہا کہ ای راجہ ہم لوگ سب منع کرتے تھے لیکن پرمیشر کی مرضی ہی ایسی تھی یہ سُنکر پھر راجہ جنمیجے نے کہا کہ اگر پہلے سے خبر ہو تو کسی طرح غلطی نہ ہو بجواب اِسکے بیاس جی نے کہا کہ ای راجہ تم ایک گھوڑی خرید کروگے اور گھوڑی مذکور ایک دریائی گھوڑے سے جُفتی کھاویگی کہ جسکے کان کالے رنگ کے ہونگے اُس سے بچھیڑا پیدا ہوگا

بعد اِسکے تم جگ کروگے اُسوقت مین تمھاری عورت کا کپڑا ہوا سے اُڑجاویگا اور وہ ننگی ہوجاویگی اُسوقت برہمن لوگ ہنسینگے اور تم برہمنون کو مار دوگے اِسوجہ سے تم کوڑھی ہوگے اُسوقت تم اٹھارہ پرب مہابھارت سنوگے تو بھیم کے چلاے ہاتھی اکاس منڈل مین جو پھرتے ہین اُسوقت اُسکا دان مانگوگے تو آچھے ہوجاوگے لیکن توبھی ایک مقام پر (کُشٹ) بنا رہیگا اُسی بیماری سے تم مُردگے گو کہ بیاس جی نے (راجہ جنمیجے) کو آگاہ کردیا لیکن جب یہ باتین سب پوری ہوئین تو (راجہ جنمیجے) بھی رُودیا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ علاوہ اِنکے تمام شیخ اور پیر مشائخ سب رُدی ہین کیونکہ انجام کار ایک دن سب کو (جم راج) کے پنجہ مین پھنسا ہوگا دیکھو گوپی چند بھی کان پھڑاکر گھر گھر بھیکھ مانگ کر روئے غرضکہ دُنیا مین جس کسی کا دھن دولت بیکار جاتا رہتا ہی وہ سبھی روتے ہین پس تمام سنساری اگیان کے سبب سے دُکھی رہتے ہین ہان جو شخص بھگونت کا نام جانتے و مانتے ہین وہ خوش رہتے ہین۔ جب اِسقدر باتین ست گورو مہاراج نے فرمائین تو اُس دولتمند ساہوکار کو اطمینان ہوا اور فوراً ہی اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سانس سانس مین واہ گورو کا نام جپا کرو اِس سے تمھارا جنم و مرن کٹ جاویگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے اُسکی عورت کو بلا کر سمجھایا کہ جو عورت پرائے مرد سے صحبت کرتی ہی وہ اندھہ گھور نرک مین جاتی ہی اور اُن کے کھمبون مین باندھی جاتی ہی یہ سُنکر دونون نے ہاتھ جوڑ ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ہمارا آپ بھلا کیجیے اور لوک اور پرلوک سودھارئیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اپنی کرپا درشٹی سے ساہوکار ندگور کا جسم مردی پھر سے بنا دیا اُسوقت دونون پرانی ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے اور نام جپنے لگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور کنیا یعنی لڑکی سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۲

ست گورو مہاراج ایک دن ایک میدان مین شام کا وقت تھا کہ بیٹھے تھے بھائی بالے (رہ راس) کا پاٹ کررہے تھے اُسی کے قریب ایک جھونپڑی تھی اُس مقام پر ایک لڑکی رہتی تھی اور وہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی ست گورو مہاراج کو دیکھکر ست گورو مہاراج کے قریب آئی اور آکر عرض کیا کہ آپ لوگ کون ہین بجواب اِسکے بھائی بالے نے کہا کہ رات بھر یہان گذر کرینگے اور صبح چلے جاوینگے بعد اِسکے لڑکی مذکورہ ایک چاکو لیکر اندر اپنی جھونپڑی کے گئی اور اندر سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیکر آئی اور اُس ٹکڑے کو ترازو مین لاکر تولا تو دو سیر کا وہ ٹکڑا نکلا بعد تولنے کے اُس لڑکی نے کہا کہ ایک سیر تم لوگ کھانا اور ایک سیر مین کھاؤنگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے یہ گوشت کیسا ہی یہ سُنکر اُس لڑکی نے کہا کہ اگر آپ لوگ پکانے کا پس و پیش کرتے ہون تو مین پکا بھی دُونگی لیکن اِس بات کو کسی پر ظاہر نہ کیجیے یہ بات سُنکر بھائی بالے نے اپنے دل مین خیال کیا کہ پوشیدہ رکھنے سے اور ظاہر نہ کرنے سے اِس لڑکی کا کیا مطلب ہی یہ سوچ سمجھکر بھائی بالے نے کہا کہ ہمکو جسکا یہ گوشت ہی دکھا دو اُسنے کہا کہ اگر تم مانتے ہی نہین ہو تو چل کر دیکھ لو چنانچہ بھائی بالے جب اندر گئے تو دیکھا کہ ایک مُردہ آدمی لٹکا ہی بھائی بالے نے دریافت کیا کہ کیا اِسی کا گوشت کھاتی ہی اُسنے کہا کہ ہان یہ سُنکر بھائی بالے واہ گورو واہ گورو کہتے ہوے باہر نکل آئے ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے بھائی بالے کیسا دیکھا بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ لڑکی آدمی کا گوشت کھاتی ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُس

دریافت کرو کہ آخر اسکا کیا باعث ہی کہ جو مردہ کا گوشت کھاتی ہی کیا اور کچھ کھانا تجھکو نہین ملتا ہی بس معلوم ہوا کہ تو بیشک راچھسنی ہی یہ سنکر اُس لڑکی نے جواب دیا کہ ای بھائی تمھارا نام کیا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ میرا نام بالے ہی اُسوقت اُس لڑکی نے پھر کہا کہ اِس راز کو پوشیدہ ہی رکھو تم کو میرے راز فاش کرنے سے کیا فائدہ ہوگا بھائی بالے نے جواب دیا کہ ای لڑکی اب تو اِس بات کو پوشیدہ نہ رکھ سب بھرم ظاہر کرکے مجھ سے بتا دے یہ سنکر اُس لڑکی نے کہا کہ ای بھائی یہ میرا باپ ہی جس وقت مین نے اِسکے گھر مین جنم لیا تھا تو مجھکو یہ بہت ہی پیار کرتا تھا اور بہت ہی عمدہ عمدہ کھانا مجھکو کھلاتا تھا اور اچھے اچھے کپڑے پہناتا تھا جس وقت مین سولہ برس کی ہوئی اور جسم میرا کھل نکلا تو ایک کھتری کے گھر مین مجھکو دیدیا اور میرے جسم کو اسنے اُس کھتری کے ہاتھ فروخت کرڈالا اور یہ عوض میرے اسنے اُس سے بہت دولت لی بس ای مہاراج مین تو راچھسنی نہین ہون لیکن یہ میرا باپ بیشک راچھس ہی تھا کہ جس نے میرے جیتے ہی میرا گوشت بیچکر کھا لیا ای مہاراج جسوقت یہ مرا تو دھرم راج نے مجھکو اور اپنے جم کو حکم دیا کہ اِسکو کُمبھی نرک مین ڈالدو چنانچہ ہم دونون نے کُمبھی نرک مین اِسکو لیجاکر ڈالدیا بعد اِسکے جس کھتری نے مجھکو خرید کیا تھا اُس سے میرے سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک لڑکی ہوئی اُسوقت میرے خاوند نے کہا کہ اِس لڑکی کو مار ڈالو مین نے انکار کیا اور کہا کہ مین لڑکی کو نہ مارونگی یہ سنکر میرے خاوند نے کہا کہ اگر تو اِس لڑکی کو نہ ماریگی تو میرا اور تیرا ساتھ نہین رہیگا اُسوقت مین مجبور ہوئی اور اُس لڑکی کو مین نے مار ڈالا آخر کار جب مجھکو بھی موت نے آدبایا تو جم کے دوت مجھکو دھرم راج کے پاس لے گئے اُسوقت دھرم راج نے مجھکو دیکھکر کہا کہ ای پاپی تو نے اپنی لڑکی بلا قصور مار ڈالی اِسلیے تجھکو سزا یہ دی کہ مرت لوک مین جنگل و میدان و بیابان مین رہکر اپنے باپ کا گوشت کھایا کر بس ای مہاراج دنیا کے تمام پدارتھون کے بدلے اپنے باپ کا گوشت کھاتی ہون اگر کوئی آدمی راستہ کا بھولا ہوا اِس طرف آجاتا ہی تو البتہ میری نظر مین آدمی نظر آتا ہی ورنہ یہ جنگل اور بیابان اور مین صرف تنہا حیران و پریشان بسر کرتی ہون کینیا مارنے کے بدلے بے مارے مرتی ہون یہ داستان سنکر بھائی بالے تعجب مین ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ای مہاراج کلجگ مین یہ جیو کس طرح ترینگے اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ تلنگ	(रागतैलंग)
کینیان درب کرے اہار سو نرک جاے	कन्या द्रव्यकेरे-आहार सो नरके जाय
جنم پاے کے سوکرت جو کیا سو سب برتھا جاے	जन्म पायके सुकृत जो किया सो सब वृथा जाय
ایک رہاؤ	एक रहाव
مورکھ کیون جنم لیا سنسارا۔	मूर्ख क्यों जन्म लिया संसारा
سوکرت کارن مانس دیہہ دھاری پاپ اُٹھایا بھارا	सुकृत कारन मानुष देह धारि पाप उठाया भारा
انت سمے تیرا کوئی نا بولے کینا اپنا پاوے	अन्त समय तेरा कोई ना बोले कीना अपना पावे
اِس دھن کارن جنم گنوایو پھر یہ ہاتھ نہ آوے	इस धन कारन जन्म गँवायो फिर यह हाथ न आवै
کیا کمایا کھولو پرانی جتنے پاپ کمایا	किया कमाया खोयो प्रानी जेते पाप कमाया
اپنا کیا بھوگ توُن آپے آگے تیرے آیا۔	अपना किया भोगनूं आपे आगे तेरे आया

कितघन और निन्दा पराई यह दोनों हत्या भारी
कहनानक यह कभइन उबरे भावे गंगा जाव किदारे

کرتگھن اور نندا پرائی یہ دونون ہتیا بھاری
کہو نانک یہ کبھون نہ اُترے بھاوے گنگا جاو کدارے

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی بالے یہ بڑی بھاری ہتیا ہے یعنے کنیا کا درب لینا اور کنیا کو مار ڈالنا لیکن سنساری لوگ اِس مہاؤن میں پھنسے ہوئے ہین اِسی وجہ سے انمین ست نہین رہتا ہے اُنکے کرم کی ریکھ پیچھے لگی رہتی ہے اور اِسی سبب سے وہ لوگ ہمیشہ ہی نِردھنی رہتے ہین علی ہٰذا القیاس پرائی نندیا کرنے والے بھی ایسے ہی پاپی ہوتے ہین یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ستگرو مہاراج تمہاری گت مین جانو لیکن اِسوقت اِس لڑکی کی مصیبت کو کاٹیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج اُس لڑکی کے پاس خود تشریف لیگئے اُسوقت اُس لڑکی نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا تب ست گورو مہاراج نے اُس لڑکی کی پیٹھ ٹھونکی بس اُسی وقت اُس کنیا کو گورمت ہو گیا اور اُسکی ہتیا اُتر گئی اُسوقت ست گورو مہاراج نے کرتار کا نام لیکر اُس لڑکی کے مُنہ پر پانی کا چھینٹا مارا چنانچہ اُس چھینٹے کا جل اُس مردہ پر کچھ جا پڑا اُس جل پڑتے ہی پھر کیا دیکھتی وہ مُردہ بھی مُکت کو پراپت ہو گیا اور اُس کنیا کا بھی اُدھار ہو گیا

جب یہ تذکرہ

بھائی بالے گورو انگد جی صاحب سے بیان کر چکے اُسوقت گورو انگد نے فرمایا کہ دھن ہو بھائی بالے تم دھن ہو اور دھن ہین ست گورو مہاراج جنکی کرپا سے ایسے ایسے پرانیو نکو مُکت پراپت ہوئی۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے ہمکو سادھو اور لالا مردانہ کو خورمہ شہر مین قائم کرانا ہے سوا اِسکے دو سادھو اور تند دھار شہر مین ہین اُنسے اقرار ملاقات کرنے کا ہے یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج مردانہ کا لڑکا تو (تلونڈی مین) ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے اُسکو خورمہ شہر مین ضرور پہونچانا ہے بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی آپکی مرضی ہو اور جہان آپ کا جی چاہے وہان تشریف لے چلیے بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے (پانڈوان) کا تختگاہ بھی دیکھتے چلین بھائی بالے نے کہا کہ بہتر۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (ہستناپور) مین تشریف لیجانیکی بابت چلی

نمبر ۱۱۳

ست گورو مہاراج شہر دہلی معروف ہستناپور مین پہونچکر ایک باغ مین جاکر فروکش ہوے اتفاق سے اُسوقت اُس باغ مین بادشاہ کی سواری کا ایک ہاتھی مرگیا تھا جو لوگ اُس ہاتھی کے واسطے ملازم تھے رو رہے تھے کہ اِسکی وجہ سے ہمارے روزگار گئے ستگورو مہاراج نے اُنکو روتے دیکھکر فرمایا کہ بھائی روتے کیون ہو سب کا خالق اور سب کا رازق ایک پرمیشر ہی ہے سب جیون کا پالنے والا وہی ایک ایشر ہی ہے کسی اور حیلہ سے تمکو رزق پہونچیگا یہ سُنکر فیلبان مذکور افسوس کرنے لگا کہ یہ ہاتھی بہت خوبصورت تھا اور بادشاہ کو نہایت ہی پسند تھا یہ کہکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ لوگ سامرتھ وان ہین اگر آپ کی کرپا سے یہ زندہ ہو جاوے تو اِسکے ذریعہ سے ہمارا خاندان پرورش پاوے آپ لوگون کا کہنا خدا قبول فرماتا ہے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم تو اُسکے دروازے کے دربان ہین جیسا کہ حکم خدا کا ہوتا ہے ویسا ہی ہم لوگ مانتے ہین جیسا کہ تم لوگ بادشاہ کا حکم مانتے ہو

اگر اُسکی عدول حکمی کرو تو رزق ہٹ جاتا ہی اور دربار سے بھی نکالا جاتا ہی ہان یہ بات حضوری کے لوگون کو حاصل ہوتی ہے کہ جسکو چاہتے ہین مالک سے ہاتھ پیر جوڑ کر بچا لیجاتے ہین بس ایسے ہی جو کام کرانا ہم لوگون کو منظور ہوتا ہی وہ عرض و معروض کرکے کرا لیا جاتا ہی بس بہتر ہی کہ تم پرمیشر کے آگے دست بستہ ہو کر عرض کرو کہ ای پرمیشر یہ ہاتھی زندہ ہو جاوے چنانچہ فیلبان نے حسب ہدایت ست گورو مہاراج کے عمل کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جل لاؤ جب جل آیا تو ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کو حکم دیا کہ ست نام کہکر ہاتھی پر جل جھڑکو بعد اِسکے ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد

جہان ہار جو آئے سوئی اور نہ کوئی راکھے

ست گورو مہاراج نے جیون ہی یہ شبد پڑھا اور بھائی بالے سے پانی ہاتھی پر چھڑکوایا اُسی وقت ہاتھی مذکور زندہ ہو گیا فیلبان مذکور نے اِس بات کی اطلاع فوراً بادشاہ کو کی کہ حضور اِسوقت ایک فقیر صاحب نے حضور کا فلان ہاتھی مُردہ زندہ کر دیا ہی یہ سُنکر بادشاہ خود آیا اور اُسکے ساتھ قاضی بھی آیا آتے ہی قاضی نے اپنی سیاہ دلی سے کہا کہ ای فقیر کیا یہ ہاتھی تمھین نے زندہ کیا ہی اگر تم مین یہ طاقت ہی تو اِس ہاتھی کو پھر مار دیجیے یہ جواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جیسی مرضی کرتار کی ہو گی ویسا ہو گا ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا تھا کہ پھر ہاتھی مذکور مر گیا اُسوقت (نظام الدین) اولیا بھی وہان موجود تھے اُس قاضی سے کہا کہ ای قاضی فقیر کا کہنا خدا بھی مانتا ہی یہ سُنکر اُس قاضی نے پھر کہا کہ ای فقیر اِس ہاتھی کو پھر آپ زندہ کر دیوین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای قاضی خدا کے مارے ہوے کو کوئی نہین جلا سکتا ہی پرمیشر کا کوئی انت نہین ہی جو وہ چاہتا ہی کرتا اُسہی کے اختیار مین سب کچھ ہی جسکو چاہتا ہی دُکھ دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہے سُکھ دیتا ہی جسکو چاہتا ہی مارتا ہی جسکو چاہتا ہی جلاتا ہی غرضکہ جیون کے جیسے کرم ہین ویسے ہی اُنکو بھوگ کراتا ہی پاپیون کو نرک دُکھ دھرم آتما اور دیاوان کو بیکنٹھ و سُکھ سُرگ بھوگ کراتا ہی غرضکہ کرن کارن پرمیشر آپ ہی ہی سوا اُسکے مین کِسکو کہون جس نے جگت بنایا ہی اُسی کی تمام کیرت ہی۔

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُنکر (نظام الدین اولیا) و نیز بادشاہ و قاضی سبھون نے ہاتھ جوڑ کر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج اب آپ مہربانی فرماوین کیونکہ آپ پرمیشر کے ولی ہین تمھارا کہنا خدا بھی مانتا ہی اب یہ ہاتھی پھر زندہ ہو جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے پانی منگوا کر اور ست نام کہلا کر بھائی بالے سے اُس ہاتھی پر چھینٹا دلوایا چھینٹا پڑتے ہی ہاتھی مذکور پھر زندہ ہو گیا یہ کیفیت دیکھکر نظام الدین اولیا اور بادشاہ اور قاضی نے و نیز جو اور لوگ وہان موجود تھے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

اشلوک

آپے بھاندے ساجیان آپے پورن دے
ایکن دودھ سمائی یک چولی رہن چڑھے
یک نہالی پیسون یک اوپر ہرن کھڑے
تِنا سنوارے نانکا جاکو نظر کرے

श्लोक

आपे भांडे साज्यां आपे पूरन दे
एकन दूध समाई यक चोली रहन चढ़े
एक निहाली पैसे एक ऊपर हरन रखडे
तिना सवारे नानका जाको नज़र करै

پونڑی	पौड़ी
وڈے کیا وڈائی یا کچھ کہنا کہن نہ جاے	वड़े क्या वड़ाई पा कुछ कहना कहन नजाय
سو کرتا قادر کریم دیجیان رزق سواے	सो कर्ता क़ादर करीमदीजपी रिज़क सबाय
سائین کار کماوڑین دھور جھونڈی تن تے پاے	साईं कार कमावड़ीं धुर छोंडी तिनने पाय
نانک ایکے باہری ہور دوجے ناہین جاے	नानक एकै वाहरी ऊर दूजो नाहीं जाय
سو کرے جو تس رضاے۔	सो करे जो तिस रज़ाय।

یہ اشلوک ست گورو مہاراج کی زبان سے سنکر بادشاہ قدمون پر گر پڑا اُسوقت ست گورو مہاراج نے بادشاہ سے فرمایا کہ سُن بادشاہ دھرم کا انصاف کرنا اور قاضی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ رشوت نہ لینا کیونکہ جو لوگ دھرم کا انصاف کرتے ہین اور رشوت نہین لیتے ہین اُنکا حکم سب لوگ مانتے ہین اُسی کے موافق ساکھی سُنو۔

ست گورو مہاراج یہ ساکھی فرماتے ہین

ایک سوداگر تھا اور وہ دھرم کا کام کرتا تھا اور نفع مین دسوان حصہ پرمیشر کے نام پر صرف کرتا تھا چنانچہ سوداگر مذکور ایک دفعہ ال لاد کرکے ایک جہاز پر کسی دوسرے ملک کو گیا اتفاق سے جہاز مذکور ڈوب گیا اُسنے قاضی سے کہا چونکہ قاضی کو اُسنے کچھ دیا نہ تھا لہذا قاضی نے اُسکی فریاد مطلق نہ سُنی جب سوداگر نہایت دق ہوا مجبور ہوکر پرمیشر کا نام لیکر سمندر مین کود پڑا اُسوقت سمندر مین ہل چل پڑی پرمیشر کے نام کی بدولت اُس سوداگر کا جہاز سمندر سے باہر نکل آیا چنانچہ سوداگر مذکور اپنا مال ے کر اپنے گھر آیا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای بادشاہ تم بھی دھرم کا انصاف کرنا اور آئے ہوئے سنتون اور سادھوون کی سیوا ٹہل کرنا اُنکو کھانا کپڑا دینا اور پرمیشر کا نام جپنا اور اپنی کمائی مین دسوان حصہ دینا تو تمھارا بھلا ہوگا غرضکہ ست گورو مہاراج اسقدر ہدایت کرکے وہان سے رخصت ہوے اور فرمایا کہ چلو بھائی بالے (جمو) جو جامونت کی جگہ ہے دیکھنے چلین ست گورو مہاراج کا فرمانا تھا کہ چشم زدن مین (جمو) مین ست گورو مہاراج داخل ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے یہ جگہ (جامونت کی ہے کہ جو تریتا جگ مین سری رام چندر کے ساتھ تھے اور اِس جگہ پر اُس جامونت کی گوپھا تھی بعد اِسکے جبکہ باون اوتار ہوا تو اُس اوتار نے اپنا جسم بڑھایا راجہ بل کی دنیہ ناپنے کے واسطے ۲ قدم تینون لوکون سے زیادہ بڑھا دیے بعد اِسکے جب راجہ بل پر آپ خوش ہوے تو پاتال کا راج اپنا دیدیا ای بھائی بالے اُتنی ہی دیر مین چار پکرمان جامونت نے اُس اوتار کی کین تھین اور دواپر جگ مین بھی سری کرشن جی کے ساتھ لڑائی کی تھی اور اِسی وجہ سے سری کرشن چندر نے جامونتی بیاہی تھی اتنی باتین ست گورو مہاراج نے فرمائین تھین کہ (جمو) کا راجہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوس ہوا عرض کیا کہ ای غریب نواز مجھپر کرپا کیجیے اور مجھکو اُپدیش دیجیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم دھرم کا انصاف رنا اور پر اُپکار کرنا اور جگت کو سوپن یعنے خواب سمجھنا اور نام کا جپ کرنا تو تم بائیس ۲۲ دھار تک راج کروگے اور آئے ہو

ساوہ سنت کی سیوا کرنا اگر ایسا کروگے تو سکھ پاؤگے بعد اسکے واہ گورو کے نام کا اُپدیش کیا اُسوقت ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہونے لگے تب راجہ نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج آپ یہین تشریف رکھیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نام جپو تمہارا جنم درست ہوجاویگا یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے بعد اسکے ست گورو مہاراج انتردھیان ہوکر ایک چشم زدن مین بمقام (تلونڈی) آپہونچے اور چند رہان یعنے والد بھائی بالے کے کوئین پر اُترے اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے راے بولار تو اب جہان فانی سے راہی ملک جاودانی کے ہوگئے اگر تُن یائینگے تو لالو رام جی مجھکو کہینگے اور اسوقت مجھکو نہایت ضرورت ہے کہ مردانہ کے لڑکے کو یعنے سجّادہ کو غورمہ شہر مین پہونچادون اسلیے تم تھکے سے سجّادہ کو جاکر بلا لاؤ لیکن خبردار اس عقلمندی سے جاکر لے آنا کہ کسی کو خبر نہ ہووے پس جبکہ چار گھڑی رات گذری تو بھائی بالے نے سجّادہ کے مکان پر پہونچے اور اُسکو آواز دی آواز سُنکر سجّادہ مذکور اپنے گھر سے نکلا دیکھا تو بھائی بالے سندھو ہین کہ جو ست گورو مہاراج کے ساتھ رہتے تھے اور میرا باپ بھی اُنھین کے ساتھ رہتا تھا پہچان کر سجّادہ مذکور نے بھائی بالے کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بھائی بالے نے کہا کہ کرتار تیرا بھلا کرے بعد اسکے کہا کہ ست گورو مہاراج تمکو بلاتے ہین یہ سُنکر اُسنے دریافت کیا کہ میرا باپ کہان ہے بجواب اسکے بھائی بالے نے کہا کہ ست گورو مہاراج کے پاس ہے یہ سُنکر سجّادہ مذکور بھائی بالے کے ساتھ ہوا اور آکر ست گورو مہاراج کے قدمون مین گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجّادہ تمہارا باپ قضا کر گیا اب ہمکو مناسب ہے کہ تمکو سُر دیا بخشین پس جو چیز تو پسند کرے وہی تجھکو دیجاوے بجواب اسکے سجّادہ نے عرض کیا کہ آپ جیسا کہ میرے باپ کو دیتے تھے وہی مجھکو بھی آپ بخشین اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجّادہ تیرے باپ نے اپنے واسطے جلانے کی وصیت کی تھی چنانچہ ویسا ہی کیا گیا پس اگر تو وہان چلکر آباد ہو تو تو ہی اُسکا جانشین ہوگا بجواب اسکے سجّادہ نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج جہان پر میرا بابا ہے اگر آپ مجھکو وہان بھیجیے تو کرتار وہان بھی میرا مددگار ہوگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے یہ کہکر اور سجّادہ کو ساتھ لیکر ست گورو مہاراج (لاہور) شہر مین تشریف لائے اتفاق وقت سے ست گورو مہاراج (قصاب) کے محلہ مین آگئے سوا پہر دن چڑھا تھا اور اُسوقت (لگاے بدہ) ہوتی تھین اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

लाहौर पाहर जाहर क़हर सवा पहर

لاہور شہر ظاہر قہر سوا پہر

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ہم تو (لو) جی کی نگری سمجھکر آئے تھے لیکن ملچھون کے زور کی وجہ سے سوا پہر دن چڑھنے تک ظاہر قہر برت رہا ہے خیر جب ہم دسوان جامہ پہنین گے اُسوقت ملچھون کو ناس کرینگے اب چلو بھائی بالے شہر کے باہر قیام کرین غرض کہ ست گورو مہاراج نے وہان سے اُٹھکر بمقام (شہدرہ) پہونچکر رات بھر قیام فرمایا بعد اسکے ست گورو مہاراج (سیالکوٹ) مین پہونچکر بیر کے نیچے آبیٹھے اور سجّادہ کو دو پیسے دیکر آپ نے فرمایا کہ شہر مین جاکر جھوٹ اور سچ خرید لاؤ چنانچہ وہ پیسے لیکر سجّادہ مذکور تمام شہر پھرا اور سب سے پوچھتا تھا کہ جھوٹ اور سچ کہان بکتا ہے غرضکہ ایک بازار مین (ایک ملنا مید واری) آیا ہوا تھا اور وہ ہر روز دھرم سالہ مین شب کو جایا کرتا تھا اُسنے سجّادہ سے دونون پیسے لے لیے اور اپنے پاس رکھ لیے اور اُس نے کہا کہ (جینا) جھوٹ اور (مرنا) سچ ہے یہ بات سُنکر سجّادہ مذکور نے ست گورو مہاراج سے آکر کہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی

اسکے درشن کرین چنانچہ ست گورو مہاراج اُس بازار مین تشریف لے گئے اور اُس مُلّا سے فرمایا کہ ای بھائی کیا مرنا تو سچ جانتا ہی بجواب اسکے اُسنے جواب دیا کہ مین نے سنا ہی اگر آپ کی کرپا ہو گی تو جان بھی دونگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تو تمکو سچ بتایا جاویگا یہ سنتے ہی ملّا مذکور اپنا کُل اسباب لٹا کر ست گورو مہاراج کے ہمراہ ہو لیا وہان سے چلکر ست گورو مہاراج ملعون شہر مین تشریف لائے اُس مقام پر ایک شخص (سجن) نامے اشنو پنتھہ کا رہتا تھا اور دیکھنے مین نہایت پاک اور صاف طرح سے رہتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج نے (سجادہ) کو فرمایا کہ جاؤ آبادی کی سیر کر آؤ اور کسی سے خوف نہ کرنا یہ سُنکر سجادہ نے عرض کیا کہ حضور رہتے ہوتے ہوے مجھکو کِسکا ڈر ہی یہ کہکر گانون مین گیا اور اُس سجن اشنو سے ملکر ست رام کیا چونکہ سجادہ کی پوشاک اچھی تھی سجن نے دیکھ بھال کر کہا کہ آؤ بھائی بیٹھو دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اور تمھارے کوئی اور بھی ہی سجادہ نے جواب دیا کہ پردیسی ہین (تلونڈی) سے آئے ہین اور تم کا مریاتی ہون اور نانک پتا جو مشہور ہین انھین کے مین ہمراہ ہون یہ سُنکر سجن نے کہا کہ نانک پتا کھتری ہین اور بڑے بھاری اوتاری ہین اور بڑے ہی سنت ہین یہ کہکر سجن مذکور نے اپنے آدمیون سے کہا کہ ای بھائیو یہ جو بڑے آدمی کا مریاتی ہی اِسکی خدمت اچھی طرح سے کرنی چاہیے اور انکو بہت اچھی طرح سے کھانا کھلوانا یہ کہکر سجادہ سے کہا کہ ای بھائی انکے ساتھ جاؤ چنانچہ سجادہ مذکور ان آدمیون کے ساتھ اندر چلا گیا اُن آدمیون نے سجادہ کو اندر لیجا کر مشکین باندھ اور کپڑے بھی اُتار لے اور کہا کہ اگر اور بھی کچھ تمھارے پاس ہو تو حوالہ کرو یہ کیفیت دیکھکر سجادہ نے ست گورو مہاراج کو اپنے دلمین یاد کیا کہ ای ست گورو مہاراج بجز آپ کے اور کوئی میرا مددگار نہین ہی ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی بھائی بالے سے فرمایا کہ چلو بھائی بالے سجادہ پھنس گیا ہی جھوڑا لادین مردانہ کی طرح یہ بھی بندھا بیٹھا ہی یہ کہتے ہی ست گورو مہاراج نے فوراً سجن کے گھر پر پہونچکر دیکھا تو سجن اشنو دھرم مورت شکل بنائے بیٹھے تھے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجن ہمارا مریاتی یہان آیا ہی سجن نے جواب دیا کہ نہین یہان تو کوئی نہین آیا بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مُکرتے کیون ہو سجن نے جواب دیا کہ ای سنت جی صاحب آپ اتیت فقیر ہین آپ سے مین مُکرتا کیون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے سجادہ کو اندر سے جاکر نکال لاؤ اتنے مین بھائی بالے نے اندر جاکر سجادہ کو آواز دی سجادہ نے جواباً کہا کہ ای ججمان آپ نے مجھکو کہان سیر کرنے کو بھیجا انھون نے تو میرے کپڑے اُتار کرکے مجھکو باندھ رکھا ہی بھائی بالے نے کہا کہ ای سجادہ نکل ست گورو مہاراج کھڑے بلاتے ہین تو مجھکو کپڑے اور دلوا دینگے پس جن لوگون نے سجادہ کو باندھا تھا وہ سب کے سب شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ یہ تو یون ہی نیا آیا تھا بھائی بالے نے کہا کہ چل سجادہ تیرے کپڑے وہین پہونچ جاوینگے غرضکہ سجادہ نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہو کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ حضور یہ سجن بھگت تو عجیب بھگت ہی یہ تو اصل مین ٹھگ ہی کھانا کھلانے کے بہانے سے اندر لیجا کر میرے کپڑے چھینو الئے کیا بھگتون کے کام ایسے ہی ہوتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجن یہ کیا کام کرتے ہو یہ سُنکر سجن مذکور شرمندہ ہو گیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا ۔

شبد

اوجل کیہا چلکنا گھوٹم کالی مس
دھوتی جوٹھہ نہ اوترے جیسے دھوبی تس

ਸ਼ਬਦ

ਉਜਲ ਕੈਹਾ ਚਿਲਕਣਾ ਘੋਟਮ ਕਾਲੀ ਮਸ
ਧੋਤੀ ਜੂਠ ਨ ਉਤਰੈ ਜੇ ਸਉ ਧੋਵਾ ਤਿਸ

سجن سے نال مین چلدیا نال چلن	सज्जन से नाल मे चलदिया नालचलन
جتھے پیکھا منگئی تتھے کھڑے دیسن	जिथे लिखया मनगई तिथे खड़े दिसन
ایک رہاؤ	(एकरहाव)
آئین پھل جنم یا بوی ہرتے دھرم سال	आइन पिपल जनमया वोयहैतेधर्म साल
باہر دیسے سوہڑا اندر کھوٹے لال	बाहरदीसे सोहड़ा अन्दर खोटे लाल
متھے ٹیکا حال ہر گل مین مالا چار	मथेटीका हाल हैगल मैं माला चार
بات فروشی سیکھیا ٹھگن کو سنسار	बानफ़रोशी सिख्यां ठगन को संसार
کوٹھے منڈپ ماڑھیا پاسو چھٹ دھایا	कोठे मंडप माड़यां पासु छुटधाया
ڈبے کام نہ آونی ویچو سکھریا	डब्डे काम न आवनी विचोसखडयां
بگا بگے کپڑے تیرتھ منجھ وسن	बगावगे कपड़े तीरथ मंझ वसन
گھٹ گھٹ جیان کھاونے بگے نکہیان	घुट२ ज्यां खावते वगे न कदियां
سمبل روکھ سریر مین منجن دیکھ بھولن	समल रूख सरीर में भंज्जन देख भूलन
سے پھل کام نہ آونی سے گن مین تن ہن	सेफल काम न आवें वैसे गुन मेंतिन हन
اندھلے کار اوٹھایا ڈگر باٹ بہت	अन्धलेकार उठाइयां डुगर वाट चढ़न
انکھ لونڈن لدادھ جڑھ لنگھا کیت	आख लौंडिन लदादड़ चढ लंघा कीत
چاکریان چنگیان اور سیانپ کت	चाकरयां चुगयां औरसयनिप कित
نانک نام سنبھال لون بادھا چھوٹے جت	नानक नाम संभाललूं बाधा छूटे जत

یہ شبد سنکر سجن مذکور سری ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اُسوقت ست گورو مہاراج نے سجن مذکور سے فرمایا کہ ای سجن جس وقت یہ کام چھوڑ دوگے تو کرتار تمہارے اوپر مہر کریگا اور کرتار کرتار نام جپا کرو تو تمہارے جیو کو بھلا ہوگا یہ سُنکر سجن نے کہا کہ ای سنت جی مجھکو رکھ لیجیے گا کیونکہ مین نے بہت سے اوگن کیے ہین اب مجھکو یقین ہوگیا کہ آپ میرے ہی واسطے اس طرف تشریف لائے ہین بہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سُنو سجن یہ سجادہ مریاثی تمہارا گورو ہوا ہی اگر تم اسکو مانوگے تو کرتار تم پر مہربان ہوگا بشرطیکہ برے کام چھوڑ دو بجواب اسکے سجن نے کہا کہ ای غریب نواز پچھلے گناہ میرے بخشدیجیے اور اب آیندہ نہ کرونگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سجن ہم تیرے ہی واسطے یہان آئے تھے اُسوقت سجن مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا تب ست گورو مہاراج نے سجن کو سرفراز کیا اور آگے کو تشریف لے گئے بعد اسکے ست گورو مہاراج سجادہ کو لیکر خور رمہ شہر مین تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ای سجادہ یہ تیرے باپ کی سمادھی ہی یہ سُنکر سجادہ نے متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجادہ اب تو یہان ٹھہر کر یہین آباد ہو مردانہ ہمارا یار تھا اُسوقت سجادہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج تمام خاندان تلونڈی مین ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ کی نسل یہین بہت زیادہ

ہوگی اور اب تو اپنے خاندان کے لوگون کو بھی یہین لے آنا یہ سُنکر سجادہ نے عرض کیا کہ حضور کہان ہونگے مین یہان کس کے ذریعہ سے رہونگا بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجادہ جس وقت تو ہمکو یاد کریگا ہم اُسی وقت تیرے پاس پہونچینگے تو یقین کامل رکھنا یہ سُنکر سجادہ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ جو حکم حضور کا ہوگا اُسکی تعمیل مین کرونگا غرضکہ اپنے خاندان کو لے کر سجادہ خورمہ شہر مین جاکر آباد ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے قندھار مین ایک فقیر کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۴

ست گورو مہاراج قندھار مین (یار علی) کے پاس پہونچے وہان پر ایک فقیر مغل رہتا تھا اُسنے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا نام نانک نرنکاری ہی یہ سُنکر مغل فقیر نے کہا کہ تمہارا کون پیر ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا ایک خدا ہی پیر و مرشد ہی جسکا تمام عالم مرید ہی ہم بھی اُسی کے مرید ہین اور ہمارا مرشد ایسا ہی کہ جسکی نگاہ سے دوسرا ساد جاتا رہے اور یکتائی آگے ہی اسی وجہ سے خدا ہی کو مین ہر جگہ حاضر و ناظر جانتا ہون یہ بات سُنکر اس مغل فقیر نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کا مرید ہوا۔

اتنے دن مین ایک پٹھان مشرف نامی بدر شہر دکھن کی سرزمین کا تھا کہ جو اس مغل فقیر کا دوست تھا اسوجہ سے اِسکی ملاقات کو وہ پٹھان مذکور آتا تھا پٹھان مذکور نے مغل فقیر کو دیکھکر کچھ اور طریقہ پر پایا اُسوقت پٹھان مذکور نے مغل فقیر سے دریافت کیا کہ آپ کا کون وقت ہی بجواب اُسکے مغل فقیر نے کہا کہ تم کو کیا دکھلائی دیتا ہی پٹھان نے کہا کہ مجھکو تو کچھ اور ہی دکھائی دیتا ہی یہ سُنکر مغل فقیر نے کہا (خدا داری چہ غم داری) یہ سُنکر پھر پٹھان نے کہا کہ کچھ کہو تو سہی بجواب اِسکے مغل فقیر نے جواب دیا (ہمچو حال مست) یہ سُنکر پٹھان نے کہا کہ کس طرح سے بجواب اِسکے مغل فقیر نے کہا (کہ ایک فقیر ہمچو پیر شدی) یہ سُنکر پٹھان مذکور نے کہا کہ مطالب پورا ہوا ہی بجواب اِسکے مغل فقیر نے کہا کہ (بندہ اور اخلاص بے مطلب دروغ نمی آئی) یہ سُنکر اُس پٹھان نے کہا (کہ شما برادر شما رضا سے شدی) مغل فقیر نے کہا (کہ مطلب دیدار اور رضا سے) یہ سُنکر پٹھان نے کہا کہ (گفت شما برادر یار وفادار) مغل فقیر نے کہا (کہ این لطف خدا سے) پٹھان نے کہا کہ (اورا اوراکے) ۔

غرضکہ آگے تو وہ پٹھان جب آتا تھا تو دو خواہ تین دن رہکر چلا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ پٹھان مذکور جم کر بیٹھ گیا بعد چند روز کے پٹھان مذکور ست گورو مہاراج کا مرید ہوا بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے (دینا ناتھ) کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۵

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک مقام پر جا پہونچے اُس شہر کے باہر کچھ رات باقی رہی تھی کہ ایک کھتری کا لڑکا جو دہ پندرہ برس کی عمر کا سوا پہر رات رہے ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اُسکو دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی تم کون ہو

اور تمھارا کیا نام ہی اور تمھارا گورو کون ہی یہ سُنکر اُس کھتری کے لڑکے نے جواب دیا کہ ای بھائی تم کیون پوچھتے ہو بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِس جگہ پر ایک شخص (عمل جوت) نامی ایک تنبولی رہتا ہی اور وہ (راجہ جنک) کا بیٹا ہی یہ سُنکر اُس کھتری کے لڑکے نے جواب دیا کہ ای سنت جی تم بھی کب کی باتین کرتے ہو (راجہ جنک) تو تریتا جگ مین تھے اور اب کلجگ ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر وہ ہوگا تو مجھکو پہچان لیگا یہ سُنکر اُس کھتری کے لڑکے نے کہا کہ ای سنت جی صنا بھلا تمھارا کیا نام ہی آپ نے فرمایا کہ ہمارا نام نانک نرنکاری ہی بجواب اِسکے اُس کھتری کے لڑکے نے کہا کہ ای سنت جی سچے کا نشان تو آپ نے خوب تبلایا لیکن اب مجھکو تبلاؤ تو مین جانون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیا پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ یہ فرمائیے کہ میرا جسم کب چھوٹیگا اور میرا کیا نام ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھارا نام (دینا ناتھ) ہی اور تمھاری دیہہ جب چھوٹیگی کہ جب ہم اپنی دیہہ چھوڑینگے اب سے ایک سو برس پیچھے دیہہ تمھاری چھوٹیگی یہ سُنکر دینا ناتھ نے جواب دیا کہ ای پتا جی تم میرے بڑے گور بھائی ہو اور زمانہ تریتا مین ہم اور تم اکٹھا تھے اور اب کبھی آملے اب یہ تبلاؤ کہ زمانہ دواپر مین ہم اور تم کہان تھے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم (ہر پرشاد) بنیے کے گھر مین تھے اور ہم باندوان کے گھر مین تھے اور ہمارا نام (سندر) تھا اور تمھارا نام (رام سہاے) تھا یہ سُنکر دینا ناتھ نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہوا کہ پُرانے یار سے ملاقات ہوئی اور بہت اطمینان کے ساتھ نشان بھی پایا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہمکو رخصت دو بجواب اُسکے (دینا ناتھ) نے کہا کہ تم ہمارے بڑے گور بھائی ہو اتنی جلدی کیون کرتے ہو اول تو آپ نے یہی کہا کہ ہماری دیہہ سو برس بعد چھوٹیگی اور دوسرے اسقدر جلدی کرتے ہو ابھی تو آئے ہو اور ابھی رخصت ہوتے ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا تمھارا اقرار یعنے بچن بھاو تھا اُس بچن کے باندھے آکھڑے ہوے جس سے اور جس جگہ کا قول ہو وہان ضرور ہی آنا چاہیے یہ سُنکر دینا ناتھ نے کہا کہ کچھ دن تو رہیے یہ بھی تمھاری ہی جگہ ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِدھر اور اُدھر تمہین تو ہو اور ہمکو بہت کام ہی بجواب اِسکے دینا ناتھ نے کہا کہ تم میرے بڑے گور بھائی ہو تو میرا فیصلہ کرکے جائیے تو بہت اچھا ہوتا تم مجھکو بہت ہی دور ڈال چلے ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو کچھ ہی وہ کرتار کے ہاتھ ہی میرے ہاتھ کچھ بھی نہین ہی دینا ناتھ نے کہا کہ ای پتا جی تم ست کہتے ہو غرضکہ ست گورو مہاراج تین دن وہان قیام فرماکر رخصت ہوے۔

ست گورو مہاراج بعد اِسکے ولی قندھاری کے پاس تشریف لے گئے اُس جگہ پر (مشرف علی) پٹھان بھی بیٹھا تھا اُسوقت ست گورو مہاراج کو دیکھکر ولی قندھاری نے سلام علیک کہکر کہا کہ آؤ پتا جی بیٹھیے سرافراز کیجیے لطف و کرم بخشیے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا (لطف خدا) بندہ گمراہی) کرم بخشنے سائل ہی) اتنے مین مشرف علی پٹھان بول اُٹھا کہ ای نانک پتا جی ٹوپی کیا کہتی ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

نثر	नसर
کُل کلاہ	कुल कुल्लाह
ایک خدا سے سب تیرا ہی بے پرواہ	एक खुदाए सब तेरा है बे परवाह
صفت دھرے ایک نشانا	सिफ़त धरे एक निशाना

سب سے ہو رہے بیگانا۔	सबते होरहे बिगाना
ب کھلے درست آپانا۔	तब खुले दुरुस्त आपाना
ہ سنکر پھر مشرف پٹھان نے کہا کہ کفنی کیا کہتی ہے۔	
جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔	
نثر	नसर
فنی خبر خدا کا دیکھ	कफनी ख़ैर ख़ुदा का देख
رده ہووے تان سب بھیس	तुहीं होवे तजे सब भेस
ملہ جہان اللہ نے کہا	जुमला जहां अल्लाह नेकिया
خالق ایک اور نہین دوجا	ख़ालिक़ एक और नहिं दूया
سنو مشرف درست مانیے	सुनो मशरफ़ दुरुस्त मानये
یہ جو حق پہچانیے	यह जो हक़ पहचानये
بعد اسکے پھر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ (سیلی) کیا کہتی ہے۔	
جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔	
نثر	नसर
سیلی سانس ہوکر جہان مین رہے۔	सेलीसांस होकर जहां में रहे
چارون کتابون کو کان چھیدے	चारों किताबों को कान छेदे
سارا سر ہمتن مانے	सारा सिर जतगजनमाने
طریقت معرفت کا داون رکھے	तरीक़त मारफ़त का दांव रक्खे
باہر شاہ اندر لال	बाहर शाह अन्दर लाल
ہر تو پنچے محل مین پہونچے	कहतू केती महल में पहुंचे
یہ سنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ کرمون سے مکت کیسے ہوتی ہے۔	
جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔	
نثر	नसर
رجب خدا کی مہر ہووے	कीजय ख़ुदा की महर होवे
اور دوجا بھاو جاوے۔	और दूजा भाव जावे
تو راستہ ادراک کا پاوے	तो रास्ता इद्राक पावे
یہ طریق رہنے پھر تو ایمان درست رہتا ہے زور اور ظلم چھوڑ سے حلیمی پکڑے۔	

یہ سُنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ گودڑی کیا کہتی ہے
بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

نثر

گودڑی گیان ایک خدائے کو سمجھے
چھوڑے پکڑے اور سچ کا دھاگا پاکر سب سے آپ کو نیچا جانے
اور اُسکی رضا پر راضی رہے۔

नस्र

गुदड़ी ग्यान एक ख़ुदाय को समझे
ड़े पकड़े और सच का धागा पाकर सबसे आपको नीचा जाने
और उसकी रज़ा पर राज़ी रहे

یہ سُنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ (کونس) کیا کہتا ہے۔
بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ

نثر

کونس تبھی پہنے کہ جب تمام کامناؤن کو روکے یعنی یہ کہ دل کہین
جانے نہ پاوے یہ بات جو مانیگا وہی شخص اپنے نج گھر کو پہونچیگا
اور پرمیشر کو ہر جگہ جانے آٹھون پہر یہی یقین دل مین رکھے
فقیر کہتا ہے ہتکڑا ہاتھ مین وجود کا سمجھے اور خدا کے نام کی بھکیا
مانگے دوجا بھاو چھوڑے اس ملت و مذہب مین رہے تو البتہ
جنم مرن سے چھوٹیگا اور جسطرح پر کہ خدا نے بنایا ہے اسپر گمان نکرنا چاہیے

नस्र

ंस तबहीं पहने कि जब तमाम कामनाओं को रोके या
ने यह कि दिल कहीं जाने न पावे यह बात जो मानेगा वही
शख़्स अपने निज घर को पहुंचेगा और परमेश्वर को
हर जगह जाने आठों पहर यही यक़ीन दिल में रखे फ़क़ीर
कहता है हतकड़ा हाथ में वजूद का समझे और ख़ुदा
के नाम की भिख्या मांगे दूजा भाव छोड़े इस मिल्लत और
र मज़हब में रहे तो अलबत्ता जन्म मरन से छूटेगा और
जिस तरह पर कि ख़ुदा ने बनाया है उस पर गुमान न करना चाहिये

یہ سُنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ بیراگ کیا ہے۔
بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

نثر

بے آرتھ ہونا اور پرمیشر کو ہی سب کا خالق جاننا اور اُسکی صفت
کرنا اور گورو کو ملکر ایک خدا کو پہچاننا

नसर

बेअर्थ होना और परमेश्वर को ही सबका ख़ालिक़ जानना और उसकी सिफ़त करना और गुरू को मिलकर एक ख़ुदा को पहचानना

بعد اسقدر گفتگو کے مشرف پٹھان نے ست گورو مہاراج کے قدمون کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ تو پیر ہین اور مین آپ کا مرید ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مشرف اب تم بدر شہر کو جاؤ بجواب اسکے مشرف پٹھان نے عرض کیا کہ ای پیر نانک جی آپ کا دیدار مجھکو اب کب میسر ہوگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیدار دل مین رکھنا اور اگر بہت خواہش ہو تو (سجادہ) مرثانی جو خورمہ شہر مین ہے اُسکا دیدار کرنا تو گویا میرا ہی دیدار ہوگا یا ولی قندھاری کا دیدار کرنا یہ سُنکر مشرف پٹھان نے عرض کیا کہ ای پیر جی صاحب آپ کی مجھپر بڑی ہی عنایت ہوئی بعد اسکے ولی قندھاری نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج کچھ میرے اوپر بھی مہر فرمائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای ولی قندھاری دوجا دعوی دور کرو کیا (سُنّی) کیا (راوزی) جسقدر فرقہ ہین سب خدا ہی کے ہین اور اُسی کے بنائے ہوئے ہین یہ فقیری کی روش ہے یہ سُنکر ولی قندھاری نے کہا کہ ای بابا جی صاحب

جسوقت سے آپکا دیدار ہوا ہی اُسیوقت سے یہ سب دعوی دُور ہوگیا ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کی رضا ہوئی یہ سُنکر ولی قندھاری نے کہا کہ ای پتا جی صاحب مجھکو اپنے ساتھ ہی لے چلیے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم کو یہین رکھنا ہی یہ سُنکر پھر ولی قندھاری نے کہا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج ولی قندھاری سے رخصت ہوے اور کابل کی سرزمین مین تشریف لائے اُس جگہ بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور نے ولی قندھاری پر بہت ہی مہربانی فرمائی اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اِسنے زمانہ ترتیا جگ مین ہماری بڑی ہی خدمت وسیوا ٹہل کی تھی یہ سُنکر ست گورو مہاراج سے بھائی بالے نے پھر عرض کیا کہ ای مہاراج یہ مسلمان کیون ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِسنے (کُتا) مارا تھا اِسوجہ سے مسلمان کے گھر مین جنم لیا ہی اور اِسکے ساتھ ہمارا قول تھا۔ اوّل ولی قندھاری۔ دوم مشرف پٹھان۔ یہ سُنکر پھر بھائی بالے نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج کیا ولی قندھاری اور مشرف دونون صاحب برابر ہین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ولی قندھاری زیادہ ہین مگر ساتھ ہی اُسکے مشرف بھی مہاپورکھ ہین صرف اِسقدر فرق ہی کہ مشرف کوئی کوئی راستی پر آئے ہین اور ولی قندھاری سے سیکڑون شدھ ہوے ہین اور سیکڑون اُدھر گئے بلکہ ولی قندھاری گورُون کے مقام پر ہی یہ سُنکر پھر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ ای مہاراج (دینا ناتھ) کس مقام یعنے کس رتبہ پر ہین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے (دینا ناتھ) آگے تو پورن تھا اور اُسکو بھنگم بھگتی ہوئی اور ہماری بیکنٹھ بھگتی ہوئی ہی یہ سُنکر پھر بھائی بالے نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج کسطرح ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُسکو بھنگم بھگتی اِسطرح ہوئی کہ اُسمین (مایا) نہین لگی اور جنم جنم مین بھگتی ہی لیتا رہا ہی نہ اِسنے کبھی گرہستی کی اور نہ کوئی کام کیا یہانتک بےلوث اور بےلگاؤ کا وہ شخص ہوا ہی کہ نہ نقصان کی فکر ہوئی اور نہ راج کی خوشی ہوئی اور نہ فائدہ و نفع مین جی لگایا اِسلیے (دینا ناتھ) بڑھا ہوا ہی اب اگر یہ شخص گرہستی بھی کریگا تو اُسکی اولاد مہاپورکھ ہوگی اِسوجہ سے بھنگم بھگتی کا لقب اُسکو ملا ہی اور ہم بھی گرہست ہوے ہین اِسوجہ سے ہماری بیکنٹھ بھگتی ہوئی ہی یہ سُنکر پھر بھائی بالے سے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے ایک سادھو پٹھانون (بااکیلا کے جسم مین) ہی مین اسوقت تک اُسکو نہین ملا ہون آگے بھی ضرور ملنا ہی اور ست گورو مہاراج کے ساتھ وہ (مولا کھتری) بھی اُسوقت تک تھا اور ہمیشہ ست سنگ مین حاضر رہا کرتا تھا اور روز چرچا سنا کرتا تھا۔

ست گورو مہاراج ایک دن ایک دکان پر جا بیٹھے وہان پر ایک پٹھان نے آکر دریافت کیا کہ تم کون ہو ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ خدا کے بندے ہین بجواب اِسکے اُس پٹھان نے کہا کہ خدا کے بندے تو سب ہی ہین تمہارا نام کیسکے ساتھ ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم فقیر ہین اور یہان پر (مال چند) کھتری ہمارا ایک دوست ہی اور اُسکے باپ کا نام (خان چند) ہی یہ سُنکر اُس پٹھان نے کہا کہ چلو ہم تم کو اُنکے پاس لے چلین بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم تو وہان نہ جاوینگے وہ خود ہی ہمارے پاس آویگا یہ سُنکر پٹھان مذکور خاموش ہوگیا اور شہر مین جاکر اُس کھتری کو خبر کی کہ تمہارا ایک دوست فقیر بازار مین بیٹھا ہی اور یہ کہتا ہی کہ خان چند کھتری کا لڑکا مال چند ہمارا دوست ہی اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی کہتا ہی کہ وہ آپ ہی ہمارے پاس آویگا یہ سُنکر مال چند نے کہا کہ ہمارا دوست کوئی فقیر تو ہی نہین اُس پٹھان نے کہا کہ بھائی وہ فقیر تمہارا ہی نام لیتا ہی یہ سُنکر مال چند نے

اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کون شخص ہے یہ سوچ سمجھکر مان چند مذکور ۲ دو سیر میوہ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین آیا دیکھا تو ست گورو مہاراج کا [illegible] اسکی شناخت مین نہ آیا اُسوقت مان چند نے اپنے دل مین کہا کہ فقیر تو نہین ہین میوہ اسکے آگے رکھدینا چاہیے اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او مان چند ست کرتار آؤ بیٹھو یہ سُنکر مان چند بیٹھ گیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہاراج گو کہ فقیر سب کے دوست ہوتے ہین اور فقیر کے سب کوئی سیوک ہوتے ہین لیکن یہ تو فرمایئے کہ آپ مجھکو کب سے جانتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ بھی تمکو خود ہی معلوم ہو جاویگا یہ سُنکر اور دست بستہ ہوکر مانچند نے عرض کیا کہ آپ کا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے مان چند نے کہا کہ دیس اور وطن کہان ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند کیا دیس اور وطن بھی بھول گیا تمکو دیس اور وطن سب معلوم ہے مان چند نے کہا کہ اے سادھو جی دیکھا تو نہین لیکن سنتا ہون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم پورو وطن سے آئے ہین جہان کا بادشاہ ایک اونکار ہے اُسی نے ہم کو یہان بھیجا ہے کہ مان چند کو راستہ بتاؤ اسلیے تم کو ہمنے بلایا ہے یہ سُنکر مان چند نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب آپ تو اور باتین کرنے لگے یہ بات سمجھنا میرے لائق نہین ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند اصلی بات تو یہی ہے اور سب باتین نقلی ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ تلنگ محل پہلا	**राग तैलंग महल (१)**
جن کیا تن دیکھیا کیا کہے رے بھائی	जिन किया तिन देख्या क्या कहे रे भाई
آپے جانے کرے آپے جن واڑی ہے لائی	आपे जाने करे आपे जित वाड़ी है लाई
رایس پیارے کا رایس جت سدا سکھ ہوے	रायस प्यारे का रायस जित सदा सुख होय
ایک رہاؤ	एक रहाव
جس رنگ کنتھ نہ راویا سا پچھوتاوڑی	जिस रंग कंथ न रावया सा न छोड़े तांडी
ہاتھ پچھوڑے سر دھنے جب رین دھاڑی	हाथ पछोड़े सिर धुने जब रैन विहांड़ी
پچھتاوا ان مٹئے جب چوکے گی ساری	पछुतावा मिटे नब चुकेगी सारी
تان پھر پیارا راوے جب آوگی واری	ता फिर प्यारा राव्य जब आवेगी वारी
کنتھ لیا سوہاگنی مین تے ودھوی ایہہ	कंथ लिया सोहागनी मैं ते वधवी ओह
سوہاگن مجھے نہ آونی کیجے دوس دھریہہ	सोहा गुण मुझे न आवनी कीजे दोष धरेह
جن سکھی شوہ گنوایا تن پوچھینگی جاے	जिन सखी सोह गंवाया तिन पूछेंगी जाय
پاے لگون بنتی کرون لے آوگی پنتھ بتاے	पाय लगूं विन्ती करूं ले आवेगी पंथ बताय
حکم پچھانے نانک بھو چندن لاوے	हुक्म पिछाने नानक भो चन्दन लावे
گن کامڑ کا من کرشنے تو پیارے کو پاوے	गुण कामड़ कामन करे तो प्यारे को पावे
جو دل ملیا سو مل رہیا ملیا کہیا رے سوے	जो दिल मिलया सो मिल रहया मिलया कहया रे सोय

جو بھو تیرا لوچیے یاتے میل نہ ہوے जोभवतेरा लांचे याते मेलन होय
دھات ملے پن دھات کو لیو لیوے کو دھاوے धात मिलै पुन धातको लेवलेव को धावै
گور پرشادی جانیے تو ان بھو پاوے गुरु प्रसादी जानये तो इन भी पावे
پانا ڈری ہوے گھر گھر سار نجانے पानावड़ी होय घर खरसार न जाने
رسیا ہووے مشک کا تو پھول پہچانے रसया होवे सुपक का तो फूल पहचाने
آپے پاوے جو نانک بھرم بھرم مین سماوے आपे पावे जो नानक भर्म भर्म में समावे
سہجے سہجے مل رہے امر پد پاوے सहजे२ मिलरहे अमर पद पावे

یہ شبد سنکر مان چند نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اس جیو کا بھلا کس طرح پر ہووے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی مان چند جی اس جیو کا بھلا تب ہی ہوتا ہے کہ سواے ایک پار برھم پرمیشر کے اور کوئی بات یاد نہ رہے اور سانس سانس پر کرتار ہی ہردل وچت بجا رہے یہ سنکر مان چند نے کہا کہ حضور مجھ کو وہی تدبیر بتا دین کہ جس طریق سے پرمیشر کی یاد آٹھ پہر رہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نرسنگھ کی فکر کرو اور کرتار کا سمرن اسطرح پر کرو کہ آٹھ پہر نظر مین معبود موجود رہے یہ سنکر مان چند مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اسوقت ست گورو مہاراج نے اپنے ہاتھ کا ڈنڈا مان چند مذکور کو دیا اور فرمایا کہ اسکو خبرداری سے رکھنا چنانچہ مان چند مذکور نے اس ڈنڈے کو اپنے سر پر رکھا پھر کیا دیر تھی ڈنڈے کا سر پہ پہونچنا تھا کہ مان چند کی اندرونی آنکھین کھل گئین اور بیہوشی کا عالم ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند اب تم کرتار کرتار رہو سے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ بات نکلتے ہی مان چند مہابورکھ ہوگیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ست کرتار ست کرتار یہ کیفیت دیکھکر وہ مولا کھتری جو ایک عرصہ سے ستگورو مہاراج کے قدمون مین حاضر تھا بڑے ہی آنند مین ہوگیا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے۔

اب مولا کھتری کی کیفیت سنیے کہ مولا مذکور اپنے گھر سے اپنی تنگی کر کے آیا تھا ایک دن اسکے دل مین یہ بات آئی کہ اگر مین اپنے گھر مین ہوتا تو ان دنون مین میری شادی ہوتی ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی مولا کے دل مین جیسے ہی یہ بات آئی ویسے ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہو مولا شادی کے واسطے تمہارا دل چاہتا ہے اور مولا کے گھر مین بوجہ مفقود الخبر مولا کے یہ سامان کیا گیا تھا کہ اگر اب آٹھ پہر کے اندر مولا نہ آجاوے تو شادی مذکور مولا کے بھائی کے ساتھ کردی جاوے مولا مذکور نے ست گورو مہاراج سے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور یہان سے مقام بہت دور ہے کس طرح سے پہونچ سکتا ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھین بند کر اسوقت مولا نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے پاس تو کچھ خرچ بھی نہین ہے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسقدر ڈھیلے بچھے ہوے ہین اٹھا لا چنانچہ مولا نے ویسا ہی کیا۔ اور مولا نے جب ان ڈھیلون پر نظر کی تو بیشمار دولت تھی غرضکہ مولا مذکور نے یہ تمام خزانہ لیکر آنکھین بند کین پھر کیا دیر تھی اسی وقت مولا مذکور (مقام سیال کوٹ) اپنے مقام پر آ پہونچا اور اپنے گھر کو دیکھکر بہت خوش ہوا کیونکہ وہان شادی کا سب سامان موجود ہی تھا لوگون نے مولا کو دیکھکر دولھا بنایا اور تیل وغیرہ چڑھایا اور شب کو شادی بھی ہوگئی۔

ست گورو مہاراج کابل کی سرزمین سے نکل کر ایک مقام پر کہ جہان (مال گودائی جوگی) رہتا تھا تشریف لائے اور ست گورو مہاراج

کوئین کے پاس آ اُترے جوگی مذکور کا طریقہ نہایت ہی عمدہ تھا یعنے یہ کہ آئے ہوے کی خدمت ہر قسم سے کرتا تھا کھانا دیتا تھا اور ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ علیحدہ مکانات بھی بنا رکھے تھے رسوئین کا مکان علیحدہ جنس وغیرہ رکھنے کا مقام علیحدہ کپڑے وغیرہ کے مکانات علیحدہ توشہ خانہ جدا اصطبل علیحدہ تھے علاوہ اِس انتظام کے یہ انتظام اُسکا اور بھی زیادہ تھا کہ اپنے مکان سے دو دو کوس کے فاصلہ سے اپنے ملازم تعینات کر رکھے تھے کہ جو کوئی تھکا ماندہ ہو جاوے اُسکی خدمت ہر طرح سے کیجاوے اور اُسکو ہر چیز کی مدد دیجاوے غرضکہ جوگی مذکور بہت ست دھرم پر چلتا تھا -

ست گورو مہاراج کے پاس بھی اُسکے چیلے حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ای اتیت جی صاحب اندر چلیے وہان ٹھہریے بھنڈارا لیجیے آسن پر بیٹھیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی ہم یہین اچھّے ہین اندر جانے سے کیا غرض ہی یہ جواب سُنکر چیلہ واپس آئے اور اپنے گورو یعنے بال گودائی سے جاکر کہا کہ وہ صاحب فقیر اندر نہین آتے ہین باہر ہی بیٹھے ہین یہ سُنکر بال گودائی نے حکم دیا کہ اُنکے واسطے سواری سُکھ پال کی لیجاؤ اور اُسپر اُنکو اندر لاؤ اور بہت عجز سے عرض کرنا کہ پانی گھرا ہوا ہی برسنے چاہتا ہی اسپر سوار ہوکر آپ اندر چلیے اور مندر مین چلکر اُتریے چنانچہ چیلہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین گئے اور سب طرح سے عرض کیا لیکن ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم یہین اچھّے ہین ہمکو یہین آرام ہی مندر مین چلنے سے کیا کام ہی یہ سُنکر چیلے پھر واپس گئے اور کیفیت بیان کی یہ سُنکر بال گودائی خود آیا اور کہا کہ ای سنت جی اوپر سے پانی برسنے ہی چاہتا ہی یہان پر تکلیف ہوگی اِس سے بہتر ہی کہ مندر مین چلکر آرام کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای جوگیشر جی یہین اچھا ہی جسطرح گذر ریگی گذر کر لیوینگے کہان کہان آسن اور مندر ڈھونڈھتے پھرینگے فقیر اور اتیت کو یہی چاہیے کہ جسطرح گذرے گذر کر لیوے یہ سُنکر بال گودائی نے کہا کہ ای سنت جی آپ کا فرمانا سچ ہی لیکن جہان جیسا موقع ہو ویسا کرنا چاہیے یہان تو الکھ پورکھ کا دیا ہوا سب موجود ہی بس الکھ پورکھ کی دایا سے جو کچھ آملے اُسکو نہین بھی نہ کرنا چاہیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے بھائی بالے نے عرض کیا کہ بہت اچھّا غرضکہ بال گودائی جوگی نے خود اپنے ساتھ لیکر ست گورو مہاراج کو مندر مین اچھی جگہ آسن دیا اور ست گورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر مندر کی سیر کرانے لگا اور کہا کہ دیکھیے ای سنت جی صاحب یہ الکھ پورکھ کے مندر رچے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ راج لیلا کو کیا دیکھنا ہی بعد اِسکے جوگی مذکور نے ست گورو مہاراج سے پوچھا کہ ای سنت جی صاحب آپ کا نام کیا ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِسکا نام بھائی بالے ہی اور ہمارا نام نانک نرنکاری ہی یہ سُنکر بال گودائی جوگی نے دریافت کیا کہ نانک پتا تمھارا ہی نام ہی کہ کوئی اور شخص اِس نام کا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مین ہی ہون اتنے مین جوگی مذکور نے کہا کہ ای سِدھ جی اگر اوپر سے بارش ہوتی اور آپ مندر مین نہ آتے تو بیشک آپ کو سخت تکلیف ہوتی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی گذر ہی توجاتی ہو دُکھ سے گذرتی ہی یا سُکھ سے گذرتی ہی اور یہ تو ظاہر ہی ہی کہ میدان مین بارش کے وقت مین آرام کہان تکلیف تو ہوتی ہی ہی بعد اِسکے جوگی مذکور نے خود ہی کہا (ساگ کی ترکاری اور مکرے کے آٹے کی روٹی) میری غذا ہی یہ سب دولت و حشمت الکھ پورکھ کی ہی ہمارا تو کچھ بھی نہین ہی اور دُنیا تو اُسی کو لکھتا ہی کہ جو اچھّے اچھّے کھانے کھاتے ہین اور عمدہ عمدہ کپڑے پہنتے ہین بقول شخصے کہ (ستی اووے اوہنتو لکھی لکھادے) ہمکو اِس سے کچھ تعلق نہین ہی اِس سے کتنے ہی جیو سکھ پاتے ہین اِس بارے مین آپ کی کیا راے ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ اصلی جوگیشر ہین یہ باتین تمنے اچھی سمجھ رکھی ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ

کیون بھائی بالے یہ بات تو اچھی ہی بھائی بالے نے جواب دیا جسکو آپ اچھی کہتے ہین اُسکے اچھے ہونے مین کیا شک ہی بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے ۔

ست گورو مہاراج ایک دن ایک کنوین پر تشریف رکھتے تھے ایک شخص اہمی (لاہوترومی) نے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین آکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور کہا کہ کرتار کرتار بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی (لالو) ست کرتار لالو نے عرض کیا کہ آج مین نہال ہوا کہ حضور کے قدمون کے درشن پائے بلکہ سچ تو یہ ہی کہ نئی زندگی ہوگئی ستگورو مہاراج اُس مقام پر سات یوم مقیم رہے ۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج مولاچوڑا[؎] کے پاس تشریف لائے یہ مقام وہی ہی کہ جہان پر آپ کی سسرال تھی جب کہ مولا چوڑا کو خبر ہوئی کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین تو بیقدری کے الفاظ منہ سے یون نکالے کہ یہان مجھکو جلانے کو آئے ہین لیکن جسکے یہان یہ مولا صاحب ملازم تھے یعنے (اجیتی رندھادی) نے سنکر کہا کہ جاؤ مولا کچھ کھانے کو لیجاؤ اور کچھ کپڑے بھی لیے جاؤ یہ سنکر مولچند عرف مولا ایک تھالی مین کچھ کھانا لیکر آئے اور اپنی طبعی خاصیت سے جاکر کہا کہ اے نانک جی پرشادی کھاؤ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی مولا کے دل کی بات سمجھکر فرمایا کہ مین پرشادی نہین کھاتا ہون یہ سنکر مولا مذکور واپس آیا جب یہ بات (اجیتی رندھادی) نے سنی کہ ست گورو مہاراج نے مولا کی پرشادی بھوجن نہین کی اُسی وقت اجیتی رندھادی مذکور نے کھانا اپنے مکان مین بنوایا اور خود لے کر بڑے پریم سے ست گورو مہاراج کی حضور مین حاضر ہوا ست گورو مہاراج نے اُسکی بھاؤ بھگتی دیکھکر بھوجن پایا اتنے مین مسماۃ چندرانی یعنے خوشدامن ست گورو مہاراج کے پاس آئین اور آتے ہی کہا کہ ایسا بڑا کارخانہ تمھارے گھر مین ہی اور اسقدر آمدنی بھی تمھارے مکان مین ہی غرضکہ ہرطرح سے تمھاری عزت وآبرو دنیا مین ہی اور لڑکے بالے بھی موجود ہین اُن سب کو چھوڑکر اور گھربار سے منھ موڑ کر فقیری اختیار کی سچ تو یہ ہی کہ تم نے ہرطرح پر میری لڑکی خراب کی اور یہ کرم اختیار کیے حالانکہ اب بھی کچھ نہین گیا اپنا گھربار بال بچے دولت ومال سنبھال کر بیٹھو تب بھی خیریت ہی کیونکہ اب تو بہت کچھ پھر چکے ہو غرضکہ ایسی ایسی باتین چندرانی مذکور کہتی رہین اور ست گورو مہاراج چپکے خاموش بیٹھے سنتے رہے اتنے مین باباسری چندجی کی والدہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرین اور لکھمی داس جی کو بھی قدمون پر آگرایا اور اپنی آنکھون کے آنسو ست گورو مہاراج کے قدمون پر نچھاور کیے اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے مہاراج یہ شکل مجھکو دکھاکر ایکبارگی ہی آپ نے چھوڑ دیا اب کرپا کیجیے اور ہمارے قصورون کو معاف کیجیے اپنے گھر مین رہیئے کیونکہ اب تو آپ بہت سیر کر چکے ہین مجھکو بھی اپنے قدمون مین رہنے دیجیے یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس ہرطرح کی تکلیف بھوک پیاس ننگے بھوکے کی ہوتی ہی اگر منظور ہو رہو بجواب اسکے باباسری چندجی کی والدہ نے عرض کیا کہ آپ کے قدمون مین رہنا بھوک پیاس کا دُکھ سہنا ہرحال مین ہمکو منظور ہی اتنے مین سری چندجی صاحب نے بھی آکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اب تو پھوپھا جی رام جی اور پھوپھی بی بی جی چلدیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ سب جگت چلنے ہی والا ہی اور ہم کو بھی کسی دن چلنا ہی اتنے مین بعد مولچند عرف مولا نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اگر آپ کچھ کھاتے پیتے نہین ہین تو حسب ذیل کپڑے موجود ہین پہنیے ۔۔ لال کورتی ۔۔۔ پیلی شلوار ۔ ٹیکا ۔ پگڑی سفید فرغل ۔ مہال ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا ۔

[؎] ستگورمہاراج کے خسر کا نام ہی ۱۲

شبد	शब्द
سب رس مٹھے منے سیئے ایسا لیئھ	सबरस मीठे मन्य सानी ऐसालेंह
کھٹ ترشی مکھ بولنا مارن نادے کیہہ	खट तुरशीमुख बोलना मारननादेकहे
چھتیس امرت بھاوے یک جاکو نظر کرے	छतीस अम्रतभावे यकजाको नजरकरे
بابا ہوڑ کھانڑ خوشی خوار	बाबा होड खांड खुशी ख्वार
جت کھاندے تن پڑھے من مین چلے دکار	जित खाडतिन पह मन महिं चले विकार
رتا رتا نائیڑ من رتا سوپے دستا دان	रता न पीडर मन रता सोपे दिस्ता दान
تیل سیاہی کدکرن پردھان	नील स्याहीकदकरन पर धान
کمربند سنتوکھ کا دھن جوبن تیرا ناؤن	कमरबन्द संतोष काधनजोबन तेरा नाव
بابا ہوڑ پیڑن خوشی خوار	बाबा होड पड़न खुशी ख्वार
جت پے دھون پیڑسے من مین چلے بیکار	जितपे धोतन पडे मनमें चले विकार

یہ شبد سنکر مولچند عرف مولانے آکر (اجیتے رندھادی) سے کہا کہ نانک جی نہ کچھ کھاتے ہین اور نہ کچھ پہنتے ہین ذرا آپ ہی چلیئے چنانچہ (اجیتی رندھادی) بھی مولا کے ساتھ ست گورو مہاراج کی خدمت مین آیا اور ایک گھوڑی اپنے ساتھ لیتا آیا اور ست گورو مہاراج سے آکر کہا کہ یہ گھوڑی آپ کے سواری کے واسطے موجود ہے اسپر سوار ہوکر مکان کو تشریف لے چلیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
گھوڑے پاکھر موے نے ساکھت بوجھن تیری داٹ	घोंडे पाखर सुयें न साखत बुझ नतेरी वाट
ترکش تیر کمان سانگ تیرا بندگن دھاٹ	तरकश तीरकमान सांग तेराबंद गुणधार
داجانے جانت سون پرگھٹ کرم تیرا میری ذات	वाजाने जानत सो प्रघट कर्म तेरा मेरी वाट जात
بابا ہوڑ چڑھنا خوشی خوار	बाबा होड चढ़ना खुशी ख्वार
جت چڑھے تن پیڑے من مین چلے بکار	जित चढ़ा तिनपीढ़ मन महि चले विकार
گھر مندر خوش نام کی نظر تیری پردار	घर मंदिर खुशी नामकी नज़र तेरी पर वार
حکم سوئی تدھ بھاؤسی ہور اکھن بہت اپار	हुक्म सोई तुधभावसी होर आखन बहुत अपार
نانک سچا بادشاہ پوچھن کرے بچار	नानक सच्चा बादशाह पूछन करै विचार
بابا ہو سونا خوشی خوار	बाबा हो सोना खुशी ख्वार
جت سونے تن پیڑی من مین چلے بکار	जित सुते तिन पीहण मनमह चले विकार

غرضکہ ست گورو مہاراج نے اُس جگہ پر ایک دھرم سالہ بنوایا اُسمین بہت لوگ آنے لگے جب ایک مہینہ تک ست گورو مہاراج نے

وہین قیام فرمایا تو ایک دن ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای بھائی بالے کتنے برس پیچھے یہان آنا ہوا ہی بھائی بالے نے عرض کیا کہ ست بچن غرضکہ ست گورو مہاراج نے دو مہینہ تک وہین قیام فرمایا بعد اِسکے ست گورو مہاراج مع بابا سری چند جی و نیز آنکی والدہ و مع بھائی بالے کے کرتارپور تشریف لائے کرتارپور مین دھرم سالہ اور مکانات پختہ جو پہلے سے بنے تھے وہین فروکش ہوئے اور بھائی بالے کو بھیجکر (تلونڈی سے) اپنے والدین کو بھی بلوایا جب بھائی بالے تلونڈی مین پہونچے اور اپنے والدین سے ملکر ست گورو مہاراج کے والدین کے مکان پر گئے تو ست گورو مہاراج کی والدہ و بھائی بالے کو تنہا دیکھکر رنجیدہ ہوئین اُسوقت بھائی بالے نے پیغام ست گورو مہاراج کا کہا اور کہا آپ لوگون کو ست گورو مہاراج نے یاد کیا ہی یہ سنتے ہی والدین تلونڈی سے چلنے کو جب طیار ہوے تو بھائی لالو رام یعنے کالو رام جی کے بھائی بہت رنجیدہ ہوئے اور بھائی بالے سے کہا کہ میری طرف سے کہنا کہ ابھی تک تو امید تھی کیونکہ کالو رام یہان موجود تھے لیکن اب یہ لوگ بھی جاتے ہین ایک دفعہ مجھکو بھی دیکھ جاؤ بعد اِسکے ست گورو مہاراج کے والدین کرتارپور کو روانہ ہوئے اور کرتارپور مین پہونچکر ست گورو مہاراج کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ست گورو مہاراج نے بھی والدین کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا کالو رام جی نے ست گورو مہاراج کو بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ لیا اور والدہ نے بھی ایسا ہی کیا بابا سری چند جی صاحب و بابا لکھمی چند جی صاحب بھی ملے اور آنکی والدہ نے بھی اپنے ساس و سسر کو متھا ٹیکا اُن لوگون نے آشیرباد دیا اُسوقت والدہ نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ بچہ تم نے ہمکو نہال کیا جو درشن دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے والدین کے حسب حال ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ ڈوہنس مین	(राग वडहंस पाठ)
عملی عمل نہ ابنڑی مچھی نیر نہ ہوے	अमली अमल न आवड़ी मछी नीर न होय
جو رتے شوہ اپنے تن بھاوے سب کوے	जो रते सोह आपने तिन भावे सब कोय
ہون واری و نواکھنے یہ دیوانو صاحب کا ناون	हौं वारी विनारवंडी पहु वंचाते साहब का नाय

ست گورو مہاراج نے جسوقت یہ شبد فرمایا تو کالو رام جی نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای بیٹا اب تم فقیرانہ لباس چھوڑکر گرہستی لباس پہنو اچھے اچھے کپڑے پہنا کرو اشنان کرکے تلک لگایا کرو اور سیدھا مارگ چلو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پتا جی تم سری پرمیشر جی کی یاد کرنے کی گت جانتے ہو بجواب اِسکے کالو رام جی نے کہا کہ مین تو نہین جانتا ہون اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
کوڑ کی کایا رتن کی لالتا اگر واس تن سانس	कुड़ की काया रतन की लालता अगर वास तिन सांस
اٹھسٹھ تیرتھ کا مکھ ٹیکا تت گھٹ ست بگاس	अठसठ तीर्थ का मुख टीका तिन घटमन विगास
اوت مت سلاہنا سچا نام گن تاس	उनमन सलाहुदां सचा नाम गुन तास

یہ شبد سنکر اپنی طبعی خاصیت سے کالو رام جی نے کہا کہ ایک سدھ پیر ہین آنکو تمام خلقت جانتی ہی اور اُنکے آگے پوجا چڑھتی ہی لنگر لگتے ہین ہر طرح کی خوشی رہتی ہی اُنکی بدولت سنسار چھوٹیگا اور اُنھین کے ذریعہ سے پرمیشر کا بھی بھاو ہوگا یا نہین یہ تو

مجھکو بتاؤ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
پوجیگا پیراکھیا سب مل سنسار	पूछे गा फिर आखया सब मिल संसार
نام سنائے اپنا ہووے سِدھ شمار	नाम सुनाये आपना होवै सिद्ध शुमार
جاپت لیکھنا پووے تان سب پوجا خوار	जापत लेखना पावै तां सब पूजा ख्वार

یہ شبد ست گورو مہاراج سے سُنکر کالورام جی نے دریافت کیا کہ کیا خبر ہے کہ جسکی وجہ سے سنسار سے رہائی ہو اور پرمیشر کے ساتھ ہی رہے اور سنسار کو بھی لیے رہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد	(शब्द)
جنکو ست گور بھیٹیا تِن میٹ نہ سکے کوے	जिनको सतगुरु भेंटया तिन मेट न सकै कोय
اوتان اندر نام ندھان ہے نام پرگھٹ ہوے	उना अन्दर नाम निधान है नाम प्रघट होय
نام پوجے نام مانے اکھنڈ سدا سچ ہوے	नाम पूजेया नाम मानै अखंड सदा सच सोय

یہ شبد سُنکر پھر کالورام جی نے پوچھا کہ جو لوگ نام نہین سمرن کرتے ہین اور اُنکی عمرین اِس سنسار مین کیرت ہی کرتے گذرتی ہے اُن لوگون کا درگاہ مین کیا حال ہوگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
کھوہ کھوہ چلائیان تان جیون کھوہا ہووے	खोह खोह चलाइयां तां जीवन क्योंहा होय
چلیان سب سپائڑیان اُٹھ چلیان رووے	चलयां सब सपांइयां उठ चलयां रोय
نانک نام بسارے درگاہ گیا کیا ہووے	नानक नाम विसारयां दरगाह गया क्या होय

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جن لوگون نے نام نہین جپا اُنکو پرمیشر کی خبر ہی نہین ہوتی ہے۔

یہ سُنکر کالورام جی نے کہا کہ بچا ٹھیک ہے لیکن تم مہاپرکھ ہو اب یہ تو بتلاؤ کہ مین نے نام نہین جپا میرا کیا حال ہوگا کیونکہ مینے تو پرمیشر کا نام کبھی لیا ہی نہین اور نہ اب لیتے ہین تو ہمارا انجام کیا ہوگا۔

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای تپاجی جو میرا حال وہ تمھارا حال۔

یہ سُنکر کالورام جی نے ست گورو مہاراج کے آگے گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج اپنے والدین پر دیال ہوے پس اُسی وقت سے وہ لوگ واہ گورو واہ گورو جپنے لگے۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے اوداسی بھیکھ اُتار کر گرہستی پوشاک پہنی اور باپ کے حکم کی تعمیل کر کے چارپائی پر بیٹھکر سکھون کو درشن دیتے تھے اور بانی اُچارن کرتے تھے جو سکھ سیوک بانی سنتے تھے اُنکو گیان کا اُجالا ہوجاتا تھا اور پرمیشر مین اُس شخص کی پریت یعنے محبت بڑھتی تھی اور ست گورو مہاراج کا اُس حالت مین یہ قاعدہ تھا کہ صبح کو (جپ جی صاحب) کا پاٹھ کرنا اور سوا پہر دن چڑھے آرتی سُنکر پرشادی کرتے تھے اور سیوک اور سکھ کو پرشادی تقسیم کراتے تھے اور شام کے وقت کا یہ

قاعدہ تھا کہ (سودر) سنکر دیگ تقسیم ہوتی تھی اور سادھو و نیز سنگت سب اکٹھا ہوتے تھے یہی معمول ست گور و مہاراج نے اپنا مقرر کیا اب ست گور و مہاراج کے والدین بھی نام جپ کے پرم پد دیہج کھنڈ مین جانے کے ادھکاری ہوئے ۔

ست گور و مہاراج کے پاس ایک دن کچھ سِدھ لوگ آئے اور ست گور و مہاراج سے کہا کہ آپ جگت کو کرامات بہت دکھاتے ہین کچھ ہمکو بھی دکھائیے بجواب اِسکے ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ کرامات سب نرنکار ہین یہ سُنکر سِدھون نے کہا کہ ہم لوگ گُپت ہوتے ہین اور تم ہم لوگون کو ڈھونڈھو اور پھر تم چھپنا ہم تمکو ڈھونڈینگے یہ کہکر سب سِدھ لوگ روپوش ہوگئے اُسی وقت ستگورو مہاراج نے سب کو پکڑ بلایا چنانچہ سدھون نے شرمندہ ہوکر یہ حرکتین کرنا شروع کین کہ کوئی آکاش مین اوڑ گیا اور کوئی مرگ چھالہ پہ بیٹھکر اُڑا اور کسی نے پتھرون کی بارش کی کسی نے شیر کا سروپ رکھا اور کوئی اور جانورون کی شکل بناکر خوف دلانے لگا کیفیت دیکھکر ست گور و مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے یہ لاٹھی لیکر (رام کار کردے) چنانچہ بھائی بالے نے اُس لاٹھی سے رام کار کردیا اب سدھون کا زور اور جگہ تو چلتا تھا لیکن رام کار کے اندر کچھ بھی کارگر نہ تھا آخر کار مجبور ہوکر سب سدھون نے ستگورو مہاراج کے قدمون کے نیچے اپنے اپنے سر رکھکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سِدھو اب مین چھپتا ہون اور تم مجھکو ڈھونڈھو اور اگر تم مجھکو نہ ڈھونڈ سکو تو ای بھائی بالے ایک ٹکہ رکھکر ارداس کرنا تو مین فوراً ہی ملجاؤنگا یہ کہکر ستگورو مہاراج نے دیہہ کے تت سب تتون مین ملادئیے یعنے تن پورکھ کو نرنکار کرتار مین لین کردیا ۔

سب سِدھ لوگون نے بہت کوشش کی لیکن کچھ کارگر نہ ہوئی آخر کار تھک کر شیمہ رہے مجبور ہوکر بھائی بالے کے پاس سب سِدھ لوگ آئے اور کہا کہ اب تمھین ڈھونڈھو چنانچہ حسب ہدایت ست گور و مہاراج کے بھائی بالے نے ایک ٹکہ رکھکر ارداس کیا بس اُسی وقت ست گور و مہاراج آکر موجود ہوئے سب سِدھون نے ست گور و مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور کہنے لگے کہ جو کام آپ نے کیے ہین وہ سب دھن کے لائق ہین اور آپ دھن ہین ای نانک نرنکاری ۔

بعد اِسکے ایک دن بڑی اندھی چلی کہ اُس اندھی مین بہت سے جانور مرگئے اُنکو دیکھکر ست گور و مہاراج کو بہت ترس آیا اُسوقت آپ نے (ست نام نرنکار) کہکر کہا کہ ای پنچھو یعنے جانورو تم اوڑجاؤ چنانچہ ست گور و مہاراج کی زبان سے یہ بات نکلتے ہی کل جانور جو مردہ پڑے تھے زندہ ہوکر اوڑ گئے بعد اِسکے ست گور و مہاراج نے دل مین غور فرمایا کہ مین کون تھا کہ پرمیشر کے حکم کے خلاف مینے یہ امر کیا یہ سوچ سمجھکر بہت پشیمان ہوئے یہانتک کہ اپنا جسم جلایا اور سانس کو ہوا مین ملایا اسیطرح پر بہت سی تکلیف اُٹھائی ست گورو مہاراج کی تکلیف دیکھکر نرنکار پرتکھ آکھڑا ہوا اور کہا کہ ای نانک تم اپنے جسم کو کیون تکلیف دیتے ہو جسطرح میری مرضی ہوتی ہے اُسیطرح تمہارا جسم کام کرتا ہی تمہارے اختیار مین کچھ بھی نہین ہی مین خود ہی اپنی مرضی کے موافق کرتا ہون اب تم تکلیف نہ اُٹھاؤ یہ تکلیف تمہارے جسم کو نہین ہوتی ہی بلکہ میرے جسم کو ہوتی ہی یہ سُنکر ست گور و مہاراج نے عرض کیا کہ ای سری نرنکار جی اور ای سری کرتار جی دای کرتا پورکھ جی میری کیا مجال ہی کہ مین دکھ دون بلکہ مین کون کیٹ یعنے کیڑا ہون یہ سُنکر نرنکار نے کہا کہ ای نانک تجھ مین اور مجھ مین کچھ بھی فرق نہین ہی تم جو کچھ کرتے ہو وہ میرے پران سے ہوتا ہی تمہارا اُسمین کچھ اختیار ہی نہین ہی اِسلیے اب تم کچھ خوف نکرو مین تمہارے ذریعہ سے سب کراتا ہون بعد اِسکے کرتار کا حکم ہوا کہ ای نانک جی جو کچھ اپنے دل سے تم کروگے وہی ہوگا یہ کہکر ستگورو مہاراج کو نرنکار نے ۔ صدق ۔ صبوری ۔ نام کا سر دیا ۔ دیکر فرمایا کہ ای نانک جی اب تیرتھون مین میرے نام کا چکر پھراؤ اور جو شخص

تمھارے پیچھے ہوگا وہی اوُدمعری گا یہ حکم سنتے ہی ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ ای بھائی بالے تھوڑے دن اوداسی ہوکر تیرتھ جاترا بھی کرنا چاہیئے ۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (کل چھتر) تیرتھ پر تشریف لائے اور کھت درشن میلہ مین اکٹھا ہوے اُسوقت یہ بہت بھاری میلا تھا کہ جسکا شمار نہ تھا اتفاق سے (پٹنہ) شہر کے راجہ کا لڑکا کہ اُسکے دشمن نے اُسکو نکال دیا تھا اُس میلے مین آیا ہوا تھا اور اُسوقت شکار کھیلکر اور (ہرن) مار کر لایا تھا چونکہ وہ راجہ کا لڑکا تھا اور اپنے راج سے نکالا ہوا تھا تہیدستی دامنگیر تھی یہانتک کہ اُسکے پاس کچھ خرچ نہ تھا ست گورو مہاراج کو دیکھکر درشن کیئے اور وہی ہرن مارا ہوا اشکار پیش کیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے گرہن پوجن نہین آئی اب دیگ لاکر ایک سیر سالن رکھو بھائی بالے نے عرض کیا کہ ست بچن غرضکہ بھائی بالے نے چولھا بناکر گوشت مذکور چڑھادیا یہ کیفیت دیکھکر جو لوگ وہان پر ہوم وغیرہ کرتے تھے یا دان دیتے تھے یا جگ کرتے تھے یا نہارہے تھے ست گورو مہاراج کے اوپر کوئی لاٹھی کوئی ڈنڈا کوئی ہتھیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ارے تو کون ہی آج کے دن تو مسلمان بھی ترس کھاتے ہین باوجود اسکے کہ تم ہندو ہو اب سچ کہو کہ اس دیگ مین کیا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی ہمکو بھونک لگی تھی ہانڈی چڑھائی ہی آخرکار جب وہ لوگ پُر بہ فد ہوے کہ تبلاو اس ہانڈی مین کیا ہی تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس ہانڈی مین ماس یعنے گوشت ہی یہ سُنکر وہ لوگ کہنے لگے کہ ادھر گرہن لگا ہی اور تم اسوقت مین اس کو بناکر کھاتے ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گیان مین باتین کرو تو مین تمھارے ساتھ شاستراتھ کرنے کو موجود ہون اور مین جھگڑا و فساد مین نہین پڑتا ہون یہ سُنکر ایک سنیاسی نے سب کو ہٹاکر کہا کہ اچھا بھائی گیان ہی کی بات کرو اُسوقت ستگورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا ۔

اشلوک	श्लोक
پہلے مانس ہوئے میان مانسے اندر واس	पहला मांस होने मिया मांसे अन्दर वास
جیان اوپاے مانس موہہ ملیا ہاڈ چام تن مانس	ज्यां उपाय मांस मोह मिलया हाड चाम तिन मास
مانسے باہر کڈھیا ممو مانس گراس	मांसे बाहर कढ़या ममूं मास ग्रास
موہہ مانس کا جیبھ مانس کے مانسے اندر مانس	मुह मांसकर जीभ मांस के मासे अन्दर मास
وڈا ہویا بیاہا گھر لے آیا مانس	वड्डा होया व्याहा घर ले आया मांस
مانس ہی مانس اوپجے مانسہو سبھی سانس	मासहि मास उपजे मांसहु सभी सांस
ستگور ملیا حکم پوچھیا تاکو آوے راس	सतगुरु मिल्या हुक्म पूछया ताको आवे रास
آپ چھٹے نہین چھوٹیا نانک بچن ونڑانس	आप छुटै नहिं छूटया नानक बचनविडांस
مانس مانس کر مورکھ جھگڑے گیان دھیان نہین جانے	मांस मांसकर मूर्ख झगड़े ज्ञान ध्यान नहिं जानै
کون مانس کون سگا کہاوے کس مین پاپ سمانے	कौन मास कौन सगा कहावे किसमें पाप समाहे
گھوڑا مار ہوم جگ کینا دیوتیان کے باڑے	घोड़ा मार होम जग कीया देवतयां के पांडे
مانس چھوڑ بنس کر پکڑے رانے مانڑس کھانڑے	मांस छोड़ बेसन कर पकड़े राते माड सरवांडे

پھرکر لوگان کو دکھلاوے گیان دھیان نہین سوجھے	फरकर लोगों को दिखलावे ज्ञान ध्यान नहिं सूझै
نانک اندھے سو کیا کہے کہے نہ کہیا بوجھے	नानक अन्धे सो क्या कहे कहे न कहिया बूझै
اندھا سوئی جو اندھ کماوے جس ہردے سیلوچن ناہین	अंधा सोई जो अन्ध कमावे जिस हिरदे से लोचन नाहीं
مات پتا کر کتنے بھتے مچھی مانس نہ کھاہین	मात पिता कर कितने फने मछी मांस न खाहीं
استری پورکھ جاتس میل اُدتھے اندہ کماہے	स्त्री पुरुष जातसमे लउथे अंध कमाहीं
مانس ہونے من مانس ہرجنمے ہم مانس کے بھانڈے	मांस होने मे मांस है जन्मे हम मांस के भांडे
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہین چتر کماوے پانڈے	ज्ञान ध्यान कुछ सूझै नाही चतुर कहावे पांडे
باہر کا مانس مند اسوامی گھر کا مانس چنگیرا	बाहर का मांस मंदा स्वामी घर का मांस चंगेरा
جیا جنت سب مانسی ہووے جیا لاسے ابہ میرا	ज्यांजंत सब मांस होय जिया लाय अब मेरा
بھکھ بھکھی بھکھ تج چھوڑے اندھے گورجن کیرا	अभक भखहि भख तज छोडे अन्धे गुरू जिनकेरा
مانس پورانی مانس رکھتی جہون جگ مانس کمانڈ	मांस पुरानी मांस केतवी चहुंजुग मांसक मांड
جون کاج بیاہ سوہاوے اوتھے مانس مسانڈ	जोन काज व्याह सुहावै उथे मास समांड
استری پورکھ پنچھی مانسہی بادشاہ سلطان	स्त्री पुरुष पंछी निपजे मासहिं बादशाह सुलतान
جیون خدمت نرک جاندی تان اونکا دان نہ کنشر	ज्यों खिदमदि नर्क जातां ठनका दान नलागै
دہ نند انرک سرگ لیندی دیکھو ہوے ہوراٹر	देंदा नर्क सुर्ग न देखि होय दोरांड
اپنا بوجھے لوک بوجھاے پانڈی کرامانٹر	अपना बूझे लोक बुझाय पांडेकर खरास्मांड
پاندے تو جاوے ہے ناہین کتھے مانس اوپن	पांडे तू जाने नहीं किथे मांस उपन
تو ماہو انک ماندک پاہا تو پاہو ترکھبون گن	तोनऊ अंक मांदक पाहा तो पाहो त्रिभवन गुरा
تونا الکھو اٹھا ودھو ہجنا تونا بہت بیکار	तोबा आरवे उथाह विध हुआ तो बावहुत विकार
اتنے رس چھوڑے ہووے سنیاسی نانک کہے بچار	एते रस छोडे होवे सन्यासी नानक कहे विचार

یہ شبد سنکر کھٹ درشن کے لوگون کو اطمینان ہوا اور سب نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر گر متھا ٹیکا چنانچہ شہر پٹنہ کے راجہ کا لڑکا ونیز اُسکی عورت ست گورو مہاراج کے حضور مین بہت عاجزی کرکے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ نام جپو اسی سے تمھارا بھلا ہوگا اور اسی سے راج بھی تمکو ملیگا ۔

بعد اسکے (گرہن) صاف ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسی راجکمار کے ہاتھ سے اُسی دیگ سے کہ جسمین ہرن کا مانس چڑھایا تھا سب کو کھلوایا اور سب کو رخصت کیا اُسوقت ست گورو مہاراج کے سکھ بہت لوگ ہوے ست گورو مہاراج نے بھی اپنی مہربانی سے سب کو خوش کیا ۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج گنگا جی کے میلہ کے واسطے پورب کو تشریف لائے اُسوقت گنگا جی پر بھی بڑا بھاری میلہ تھا اور جاتری

لوگ بہت سے اکٹھا ہوئے یعنی ۔ جتی ۔ ستی ۔ چرن جیو ۔ سادھک ۔ سدھ ۔ نوبانم ۔ باون بیر ۔ دیوتی ۔ راچھس ۔ گھر گندھرب کنر ۔ دانو ۔ بھیرون ۔ ایچھر ۔ گرہست ۔ بان پرست ۔ جوگی ۔ جنگم ۔ کھتری ۔ برہمن ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ غرضکہ سب لوگ جمع تھے ۔ جو دن پورنماشی کا تھا پہلے ست گورو مہاراج نے اشنان کیا اور گنگا جی کے کنارے ایک چبوترہ پر بیٹھکر کرتار کا دھیان کرنے لگے اتنے عرصہ مین (مردانہ) کا بھائی مسمی (دانا) ست گورو مہاراج کے قریب آبیٹھا اور حسب ذیل شبد پڑھنے لگا ۔

شبد	शब्द
ہرکے بھجن کون کون نہ ترے ۔	हरिके भजन कौन कौन न तरे
کھگ تن مین تن مرگ تن باراہ تن سادھو سنگ اودھرے	खग तन मीन तन मृग तन बाराह तन साधूसंग उधरे
ایک رہاؤ	एकरहाव
دیوکل دیت کل جکھ کنر نر ساگر اترے پارے	देव कुल दैतकुल जख किन्नर नरसागर उतरे पारे
جو جو بھجن کرین سادھ سنگ تاکو دکھ بدارے	जो २ भजन करे साधूसंग ताके दुःख विदारे
کام کرودھ مہا بکھیا رس ان تے بھئے نرارے	काम क्रोध महा बिख पारस इनते भये निरारे
دین دیال جپیون کرنا من نانک صد بلہارے	दीनदयाल जपहु करुना मन नानक सद बलहारे

اتنے مین سب لوگ آپس مین چرچا کرنے لگے کہ ای بھائی یہ عجیب قسم کے سادھو ہین غرور اور ہٹ مین اور اہنکار مین بھرے ہوئے ہین چلکر انکو دیکھنا چاہیے آپس مین یہ صلاح کرکے ست گورو مہاراج کے اردگرد بہت سے لوگ جمع ہوگئے اتنے مین ست گورو مہاراج کی زبان سے نکلا کہ بے انت بے انت یہ سنکر ایک پنڈت نے کہا کہ ای مہاراج بے انت تو سبھی کہتے ہین لیکن یہ تو فرمائیے کہ اوتار وغیرہ بھی پرمیشر کا انت جانتے ہین یا نہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر پرمیشر کا انت اوتار وغیرہ جان لیوین تو بھگونت کو انت ونت کہا جاوے بے انت پھر وہ نہین ہو سکتا سچ تو یہ ہی کہ اسکا انت اوتار وغیرہ بھی نہین جانتے ہین اور اسکا ثبوت یہی ہی کہ اگر وہ لوگ جانتے تو اسکو پرمیشر کے نام سے نہ پکارتے اس سے صاف ثابت ہے کہ اوتار وغیرہ بھی نہین جانتے ہین پرمیشر بیشک بے انت ہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی کی کروڑون برس کی عمر بھی ہو اور وہ بہت سانت وریاضت کرے یہانتک کہ صرف پتون ہی اہار کرے اور ایسی جگہ مین اپنی نشست اختیار کرے کہ جہان مہا اندھکار ہووے کہ سورج اور چاند بھی نظر نہ آوین اور شب بیداری ایسی اختیار کرے کہ خواب مین کبھی نیند نہ آوے اور پرمیشر کے نام ہی کا جپ کیا کرے یہانتک کہ کوئی اپنا جسم بھی کاٹ ڈالے یا جلاوے یا خاک مین ملاوے تو بھی اسکا انت نہ کوئی پاوے سچ ہی کہ وہ سچا نرنکار بے انت ہی کوئی شخص مثل جانور کے سیدھا ہوکر اڑے اور آکاس مین جا پہونچے اور کھانا پینا چھوڑکر ایسا ہلکا ہوجاوے کہ جیسے درخت کا پتا تو بھی اسکا انت کوئی نہین پاسکتا ہی ست گورو مہاراج نے یہانتک فرمایا کہ لاکھون کاغذ اور تمام جہان کی روشنائی اور ہوا کے موافق کوئی لکھنے والا بھی ہو تو بھی واہ گورو کا انت کوئی نہین پاسکتا ہی یہ سرشٹی پرمیشر نے اپنی قدرت سے بنائی ہی جس نے پرمیشر کو سچ کرجانا ہی اسی کا اودھار ہوا ہی جسم انسانی کا یہی کام ہی کہ اسکی بھگتی کرے اور اسکا نام جپے ۔

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنکر جتنے لوگ وہان تھے ایکبارگی قدمون پر بیہوش ہوکر گر پڑے چنانچہ ستگورو مہاراج

رگون کو ست نام کا اوپدیش کیا ۔

گنگا جی مہارانی بھی آدمی کا جسم رکھکر اُس جلسہ مین موجود تھین اور یہ سب تقریر ست گورو مہاراج کی زبان سے سنی جسقدر سادھ و سنت وہان موجود تھے سبھون نے باتفاق کہا کہ بیشک یہ شخص سری پرمیشور جی کے پورے بھگت ہین اتنے مین سری گنگا جی نے ایک تھال موتیون کا بھرکر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اور متھا ٹیک کر عرض کیا کہ ای مہاراج بڑے بڑے پاپی ادھرمی کوکرمی مجھ مین آکر اشنان کرتے ہین اور اس کلجگ کے لوگ جیسے ہین ویسے ظاہر ہین پس مین بہت ہی گھبراتی ہون بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای گنگا جی ماتا جو سری ٹھاکر جی کے بھگت سادھ و سنت ہین اُنکے چرنون کا دھیان کرو اور جو سنت و سادھو نرموہ اور نرانکاری اور نربیر ہین اور اس جگت کو جھوٹ کرجانتے ومانتے مین اُنھین کے چرنون کے دھیان کرنے سے تمہارا اودھار ہوجاویگا کیونکہ تمہارے دھارے مین اُنکے چرن آپڑینگے پس تم شدھ ہوجاؤگی بلکہ تم ایسا صاف ہوجاؤگی جسطرح کہ آسمان صاف ہی اور تمہارے ذریعہ سے اس کلجگ کے لوگ بھی شدھ ہوجاوینگے ست گورو مہاراج کی زبان سے گنگا ماتا نے جسوقت یہ سنا قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ تھال مین جو پدارتھ تم لائی ہو اُسکا بھنڈارہ تم پرمیشر کے نام پر کردو کیونکہ یہ مایا پرمیشر کی ہی ہی اُسوقت گنگا جی نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ بھی بھنڈارہ پائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا گنگا ماتا تم بھنڈارہ کرو ہم بھی بھنڈارہ پاوینگے یہ سُنکر سری گنگا جی نے پرمیشر کے نام کا بھنڈارہ تیار کرایا اور سب جیوون اور جانورون کو تقسیم کرایا اُس بھنڈارہ مین سب لوگ موجود تھے ۔

شدھ ۔ سادھ ۔ جتی ۔ ستی ۔ سورج ۔ چندرمان ۔ برہما ۔ بشن ۔ شیو ۔ پون ۔ پانی ۔ غرضکہ آدمی کا جسم رکھ رکھکر سب لوگ شریک بھنڈارہ ہوئے اور سنتون نے بھوجن کیا گنگا ماتا نے پرمیشر کا بھنڈارہ سمجھکر سب کو بھوجن کرایا اور ست گورو مہاراج نے (دکھنی پان) سیوا کی سب لوگ رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانون کو گئے اُس وقت گنگا جی بھی اپنا اصلی سُروپ جیسے کہ برف کی تیلی دھارا ہوتی ہی ہوگئین ۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (متھرا بندرابن اور گوکل) کیطرف تشریف لائے ۔

ایک دن ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ چلو بھائی بالے (متھرا) پُوری جہان پر سری کرشن کا اوتار ہوا ہی جمنا ندی کے کنارے اور گوبردھن پربت پر گوئین کبھی چرائی ہین سیر کرین بھائی بالے نے عرض کیا کہ بہتر بس پھر کیا دیر تھی ستگورو مہاراج متھرا بندرابن مین جا پہونچے اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ ای مہاراج یہان پر پربت کیسے آیا ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جسوقت سری رام چندر جی سمندر مین پُل باندھ رہے تھے اور پتھرون کے واسطے بندرُون کو روانہ کیا تھا تو ہنومان جی سنجیو اور پتھرون کے اس گوبردھن کو بھی اُٹھانے لگے اُسوقت یہ پربت گویا ہوا کہ مجھکو کہان لیے جاتے ہو بجواب اسکے ہنومان جی نے کہا کہ چلکر سری رام چندر جی کے درشن کرو یہ کہکر لے چلے جسوقت متھرا کی سرزمین پر پہونچے اُسوقت معلوم ہوا کہ پُل تیار ہوگیا اب پتھر کی ضرورت ہی نہین رہی پس جو جو شخص جہان جہان جو جو پتھر لیے تھا وہان رکھدیا پس ہنومان جی نے اُسکو یہان پر چھوڑ دیا جسوقت یہ خبر سری رام چندر جی کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس پربت سے کہلا بھیجا کہ ہم اس پربت پر کرشن چندر اوتار رکھکر بہت سی لیلا کرینگے بس ہنومان جی اُسکو یہین پر چھوڑکر آپ سری رام چندر کے حضور مین چلے گئے پس جبکہ سری کرشن چندر اوتار

ہوا تو اس مقام پر حسب قول سابق (رہس رچا گیا) یہ کہکر ست گورو مہاراج نے جمناجی مین اشنان کیا اور سب مقامون مین جا کر درشن کیا وہان کے لوگون کو حسب ذیل پایا - اہنکاری - لوبھی - لپی - ان کامون مین برہمنون اور برہمچاریون کو زیادہ پایا ست گورو مہاراج کو پرمیشر کا پریت کرنے والا کوئی نہ ملا تو آپ نے فرمایا کہ ای بھائی باے - بشنو و بیراگی - کرمون کے بندہن مین بندھے ہین کم عقلی سے کو کرم کرتے ہین خوبصورت عورت اور لڑکیون سے بھوگ کرتے ہین غرضکہ مہا اندھا دھند برت رہے ہین بعد اسکے ست گورو مہاراج نے کاتک پورنماشی کو رہس میلا جا کر دیکھی اور یہ شبد فرمایا -

شبد	शब्द
سوئی چند چڑہے سو وارے سوئی دینے او نیت نہ رہے	सोई चन्द चढ़े सो हारे सोई दीने अौर तपत रहे
سادہ ایتا پوتر جھولارے جگ جگ کھیل بنایون کیسے	साभ रतीसा पवरा भुलारे जुग २ खेलेयनायों केसे
سون طلب بچار ہو وہی پردان کرے	नीचन तलव निचार होवहिं प्रवान करै
وہی گانڑ کل لکھن بچارے	धिगाड कुल लिखड विचार
ایک رہاؤ	एक रहाव
کیتے دسما سنیا تیرتہ پاس نہ بیٹھے	केतेदेसन्या सुनयानीर्थ पास न वैठा
داتا دان کرے نے ناہین محل اوسارن بیٹھے	दाता दानकेरे ते नाहीं महल उसारन वैठा
جی کو اوست کرے سو چھینجے تب گھر تپ نا ہوے	जेको सत करे सो छीजेतपघर तपनाहोय
جے کو نائے سے بدنامی کل کے لکھنڑ ہوے	जेको नापले वदनामी कुलके अखड होय
جس سکداری تسے خواری جا کر کے ہے ڈرنا	जिस सिकदारी तिसे खुवारी जाकरकेहेडरना
جان سکداری پوے زنجیری جا کر ہاتھ بد مرنا	जासकदारी पवे जंजीरि चाकर हाथऊ मरना
اکھان گن کل آئیان	अखन गुन कुल आइया
تینون جگ کے راہیات پاوس جو گن دینہ تبائیا	तिऊ जुग के रहिया वृत पायसजो गुन देह वनाइया
کل کل والی سگن میڑی کا جی کرشنا ہوئیا	कुलकुल वाली सगुन वेड़ी काजो कृषाण होया
بانی برہما بید اتھربن کرنی کیرت لہیا	वानी ब्रह्मा वेद अथरवन करनी केवत लिहया
بت دنڑ پوجا ست وڑ سنجم جت دنڑ کا ہے جنوے	पतवन पूजा सतवड़ संजम जतवड़ काहेजनेवे
نہاوڑہ دھوؤڑہ تلک چڑھا وڑہ ست وڑ سچ شوے	नहावड़ धोवड़ तिलक चढ़ावड़ मतवड़ सु चनहोय
کل پروان کتب قران	कुल परवान कुतुव कुरान
پوتھی پنڈت رہے پوران	पोथी पंडित रहे पुरान
نانک ناو بھیا رحمان	नानक नाव भया रहमान
کر کرتا تون ایکو جان	करकरता तू एकै जान

نانک نام ملے وڈائی اندو پر کرم نہین	नानक नाम मिले वड्डयाई इनदोपरकरम नहीं
جے گھر ہوندے منگن جاسے یہ پھر اولٹا ٹہین	जे घर होन्देमन्धन जायथहीफिरउलटामिलेनहीं

ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ شبد سُنکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو پرمیشر کے نام ہی سے چھٹکارا ہے اور نام ہی جپنے سے سُکھ و بڑائی ملتی ہے نام جپنے کے برابر کوئی اور کرم نہین ہے اور پرمیشر سنتون کے ہردے مین بستا ہے پس اسلیئے تم لوگ بھی پرمیشر کا نام ہی جپو اور ست سنگ کرو اور آپس مین تقسیم کرکے کھایا کرو اور آئے ہوئے سنتون کی سیوا وٹہل کیا کرو تو تمھارا بھلا ہوگا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے پھر یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
سن سن پوچھے منے ناؤن	मुन २ पूंछे मानै नांव
تاکے صد بلہاری جاؤن	ताके सद वल्हारी जांव
آپ بھولاے ٹھور نہ ٹھاؤن	आप भुलावे ठौर न ठांय
تو سمجھاوسے میل ملاؤن	तू समझावे मेल मिलाव
نام ملے چلے مین نال	नाम मिलाय चलेसो मे नाल
بن نامے باندھے جم کال	विन नामे वांधे जमकाल
کھیتی بنج نامے کا اوٹا	खेती वनिजः नामे का ओटा
پاپ پن بیج کا بوٹا۔	पाप पुन्य वीज का वोटा
کام کرودھ جیان مین چوٹ	काम क्रोध ज्यां में चोट
نام بسار چلے من کھوٹ	नाम विसार चलेमन खोट
سانچے گور کی سانچی سیکھ	सांचे गुरु की सांची सीख
تن من سیتل سانچ پریکھ	तिन मन सीतल सांच परीख
جل پوراین رس کمل پریکھ	जल पुरयन रस कमल परीख
شبد رتے اندر سن ایکھ	शब्दरते मानो रस ईख
حکم مان جو گھر گھر دسوان دوار	हुक्म मान जो घर गड दसवां दूार
پنچ وسے مل جوت اپار	पंच वसें मिलि ज्योति अपार
آپ تول آپے بنجارا	आप तोल आपे वनजारा
نانک نام سنوارن ہارا	नानक नाम संवारन हारा

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو لوگ پرمیشر کے نام سے پریت کرتے ہین اور اُسی کے نام کی اوٹ لیتے ہین اُنکے سب کام سِدھ ہوتے ہین بعد اِسکے ست گورو مہاراج (کاشی جی) مین تشریف لے گئے وہان پر پنڈتون سے ملاقات ہوئی وہان کے پنڈتون نے

کہاکہ ای نانک جی بیدون مین اس پوری کا مہاتم لکھا ہی جو شخص اس (کاشی) مین پاپی ہو خواہ پونے ہو اگر اپنا جسم چھوڑیگا وہ سیدھا شیوپوری کو جا پراپت ہو ویگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِسکی وجہ یہ ہی کہ مرنے کے وقت شیوجی رام نام کا منتر کان مین سنا دیتے ہین پھر کیا اُسی وقت مکت پراپت ہو جاتی ہی ای پنڈت جی پرمیشر کا نام ایسا ہی کہ جو کوئی اسکو پڑھے یا سُنے اُسی وقت اُسکو مکت پدارتھ عطا فرماتا ہی دیکھو (کبیر بھگت) کاشی کو تیاگ کرکے (مگہر) دیس مین گئے وہان پر سادھ سنگت کرکے جیومکت ہوتے ہین سچ تو یہ ہی کہ بھگونت کا نام مکت کرتا ہی بلکہ کاشی مین مکت کرنے صرف اُس نام ہی کی بدولت مکت ہوتی ہی یہ سُنکر پنڈتون نے کہا کہ ای سنت جی پرمیشر کے نام تو اینک ہین بس جیو کا مکت کون نام کرتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دریا مین کشتی بہت سی ہوتی ہین جو شخص جس کشتی پر سوار ہو وہ اُدھر ہی جاتا ہی کسی کشتی کے جیو جنت نہین بس اُسیطرح پرمیشر کا نام بھی ہی لیکن یہ امر ضرور ہی کہ جو شخص گورمکھ ہو اور اُسکے گورو نے جس نام کا اوپدیش (اپنے گورمنتر سے مکت ہوتی ہی) اُسکو کیا ہو وہی نام اُسکے لیے مکت داتا ہی اور اُسی سے اُسکا کلیان ہوتا ہی یہ سُنکر کاشی کے پنڈتون کو اطمینان ہوا بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے ست نام کا اُپدیش اُن پنڈتون کو کیا اور سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج (گیاجی) کو تشریف لے گئے جس وقت ست گورو مہاراج گیاجی مین پہونچے اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج (گیاجی) کس طرح سے ہوئی ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے (گیاسُر) ایک دیت ہوا ہی اور اُسنے بڑا بھاری تپ کیا ہی اُسکے تپ کی وجہ سے اُسکو مہراج کی بھگتی پراپت ہوئی ہی جب کہ اُسنے پرمیشر کا ارادھن کیا اُسوقت پرمیشر اُسپر بہت ہی خوش ہوا اور حکم دیا کہ بر مانگو یہ سُنکر (گیاسُر) نے کہا کہ ای مہاراج آج سے کوئی نرک کو نہ جاوے یہ سُنکر پرمیشر نے کہا کہ ای (گیاسُر) جو اپنے کرمون کا بھوگ ضرور کرینگے ورنہ سنسار اور جگت کا طریق خراب جاویگا یہ سُنکر گیاسُر نے عرض کیا کہ حضور تمام جیودن کا کرم مین یہین بھوگ کرونگا بجواب اِسکے پرمیشر نے کہا کہ ای گیاسُر اب تو اِس سرزمین مین سوجا اور جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو شخص اِس سرزمین مین آکر اپنا جسم چھوڑیگا وہ میری پُوری کو پراپت ہوگا سوا اِسکے یہ اور بھی ہوگا کہ جسکے (تیرم) اُگت یعنے اکال مرت مین مرے ہونگے وہ شخص یہان آکر (نید سل) کریگا تو اُسکے (تیر) کا اودھار ہو جاویگا۔

ست گورو مہاراج تو بھائی بالے سے یہ بات فرمارہے تھے کہ اتنے مین (گیاجی) کے پنڈون نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای سنت جی تم بھی اپنے (پتردن) کا اودھار کرو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمنے اپنے پترون کو ونیز اپنے سکھون کے پترون کو اودھار کرا دیا ہی ہمنے پہلے ہی سے کریا کرم ونیز پنڈ امل کر دیا ہی اور اُنکے اگیان کا اندھیالا دُور کر دیا ہی اور اِسکا سبب یہ ہی کہ سرگ اور نرک دونون اگیان مین ہین اور جنکو گیان روپ دیو کال ہی اُنکا اودھار ہو گیا ہی یہ کہکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا

شبد	पाश्द
دیوا میرا ایک نام دکھ وچ پائے تیل	दीया भेरा एक नाम दुख विच पाया तेल
آون جانڑ وہ سکھیا چوکا جم کا میل	उन जोइ रह सुरव्या चूका जम का मेल
لوکان مت کو پکڑ پائے	लोका मत को पकड पाय
لکھ مڈیان کر ایکٹھے یک رتی لے بھائے	लख मड़्या कर एकठे यक रतीले भाय

پنڈ تِل میری کیسی کریا سچ نام کرتار	पिंडा तिल मेरी केसी किरिया सचनाम करतार
ایتھے اوتھے آگے پیچھے یہ میرا آدھار	ऊपेरउथे आगे पीछे यह मेरा आधार
گنگا بنارس صفت تمہاری ناوے آتم راو	गंगा बनारस सिफ़्त तुम्हारी नावे आतम राव
سچا نہاون تان سیجے اہ نس لاگے بھاؤ -	सच्चा नावन तां निभे अहिनिस लागे भाव
ایک لوک ہور چھمچھم کری بامن وٹ پنڈ کھاسے	एक लोक होर छमछम करी बामन बट पिंडु खाय
نانک پنڈ بخشش کا کبھوں نکوٹس ناسے	नानक पिंडु बखसीस का कबहूं निखोटिस नाय

یہ شبد ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے گیان سنکر پنڈے دنیر اور دوسرے شخص جو وہان موجود تھے سنکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہر بھائی (ست نام سری واہ گورو) کا جاپ جپو تو تمہارا اودھار وکلیان ہوجاویگا اور (منو باس باستا) کے تت گیان کا ابھیاس کرو اور پیرانایام کرکے منو باس ہوتا ہی پرمیشر کا نام جپو تمہارا اودھار ہوجاویگا - یہ اپدیش شنکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے -

بعد اسکے ست گورو مہاراج (جگناتھ) کو تشریف لے گئے اور بھائی بالے تو ہمراہی تھے ست گورو مہاراج جگناتھ جی کے مندر مین جا بیٹھے جب مندر مین آرتی کا وقت ہوا تو پنڈہ لوگ آرتی مین مصروف ہوئے لیکن ست گورو مہاراج سمادھ مین استھت رہے یہ بات پنڈون کو ناگوار ہوئی اور ست گورو مہاراج سے کہنے لگے کہ اے سنت جی تم جاترا کو آئے ہو اور آرتی مین تعظیم نہین کی بیٹھے ہی رہے کھڑے تک نہ ہوئے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک آرتی ایشور کی ہی اور ایک آرتی جیو کی ہی اب تمہین بتاؤ کہ ہم ان دونون آرتیون مین سے کون سی آرتی کرین۔ یہ سنکر پنڈون نے کہا کہ اے سنت جی آپ کون سی آرتی کرتے ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا -

شبد	शब्द
گگن مین تھال رب چند دیپک بنے تارکا منڈلا جنک موتی	गगन में थाल रव चंद दीपक बने तारका मंडल जनक मोती
دھوپ ملیان لون پونر چورون کرے سگل بن رای پھولنت جوتی	धूप मलयां लो पवन चौंरो करे सगल बनराय फूलन्त जोती
کیسی آرتی ہوے بھو کھنڈنا تیری آرتی انہد شبد باجنت بھیری	कैसी आरती होय भो खंडना तेरी आरती अनहद शब्द वाजन्त भेरी
ایک رہاؤ	एक रहाव
سہس تو نین نن نہا تین تو ہہ کو سہس مورت نن ایک توہی	सहस तव नैन नन नैना हैं तोह को सहस मूर्ति नन एक तोही
سہس پد بمل نن ایک پد گندھ بن سہس تون گندھ اون چلت موہے	सहस पद बिमल नन एक पद गंध बिन सहस तव गंध इव चलत मो ही
سب مین جوت جوت ہی سوئی	सब महि जोत जोत है सोई
تس دے چانڑن سب مین چانڑن ہوئی	तिसदे चांडर सभ में चांडर होई
گورساکھی جوت پرگٹ ہوئی	गुरु साखी जोत परगट होई
جو تس بھاوے سو آرتی ہوے	जोतिस भावे सो आरती होय

ہرچرن کمل کرند لوبھت منو اندن موہے آے پیاسا	हरचरनकमल मकरन्दलोभितमनो अन्दनमोह आई प्यासा
کرپا جل دیہہ نانک سارنگ کو ہوے جاتے تیری نیو آسا	कृपा जलदेह नानक सारंगको होयजाते तेरी न्योआसा

یہ آرتی کا شبد سنکر پنڈون نے ستگورو مہاراج کے آگے گر کر متھا ٹیکا۔ بعد اسکے جب پنڈے ٹھاکر بودہ اوتار کا بھوگ لگانے لگے تو بھوگ مقبول نہ ہوا یہ کیفیت دیکھکر پنڈون نے دست بستہ ہوکر عرض کیاکہ آج ہم لوگون سے کیا قصور سرزد ہوا کہ جسکی وجہ سے بھوگ مقبول نہین ہوتا ہی اُس وقت آواز آئی کہ کلجگ مین (نانک نرنکاری) نامے جگت مین میرا بھگت ہی اور وہ آج یہان موجود ہی اُنکو تم اندر آنے سے روکتے ہو اسلیے ہم بھی بھوجن نہ کرینگے بس بھوگ تب ہی لگیگا کہ جب تم اُنکو بہ تعظیم و تکریم اندر لاؤ اور بھوجن کراؤ اور یہ بھی یاد رکھو کہ آیندہ جو شخص اُنکے پنتھ کا یہان آوے اُسکو ہمیشہ بہ تعظیم و تکریم بھوجن دیا کرے تب ہم بھوگ قبول کرینگے یہ آواز سنتے ہی تمام پنڈا ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ ہوکر عرض کیاکہ اے بابا جی اندر چلیے بانا یعنی چہاند لیجیے اور درشن کیجیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم سری ٹھاکر جی کے درشن یہین بیٹھے ہوے کرتے ہین یہ سنکر تمام پانڈے جگناتھ جی کے مندر کے اپنے گلے مین انگوچھا باندھ باندھ کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ چلیے اور ہمارا قصور معاف کیجیے ست گورو مہاراج اُسوقت مندر کے اندر تشریف لے گئے اور سری ٹھاکر بودہ اوتار کے درشن کیے اور پرشاد لیا پھر کیا دیر تھی جس وقت ست گورو مہاراج نے پرشاد لیا اُسوقت جگناتھ جی نے بھی بھوگ قبول فرمایا اور آیندہ کو حکم ہوا کہ جو نانک شاہی یہان آوین بہت آزادی کے ساتھ درشن پاوین کوئی مزاحمت کسی قسم کی اُنسے نہ کرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس مقام پر ایک دھرم سالہ بنوانے کو حکم دیا اور ایک باولی بھی بنوائی اور اُس باولی کا جل بہت میٹھا ہی۔ آئے ہوے سنتون کو بھوجن ملنے کا حکم ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
رت آئی لے سرسب سنت مانھ	ऋत आई लेसरसब सन्त माहिं
رنگ راتی ردھے سے سری چاہ	रंग राती रचह से तेरी चाह
کس پونج چڑھاوو لاگے پاے	किस पुज चढ़ावऊ लागे पाय
تیرے درشن داس کہو راے	तेर दरशन दास कऊ राय
جگ جیون جگت نا ملے کاسے	जग जीवन जुगत ना मिले काय
تیری صورت ایک بہت روپ	तेरी सूरत येक बहुत रूप
کس پونج ڈرہاد ہو دیو دھوپ	किस पूज डरावऊ देव धूप
تیرا انت نہ پایا کہان پاے	तेरा अन्त न पाया कहां पाय
تیرے درس درس کہو راے	तेरे दास नदास कऊ राय
تیرے شبہ سنت سب تیرتھا	तेरे सठ सत सब तीर्था

تیرے سرن مین پرمیشرا	तेरसरणा में परमेश्वरा
تیری گت اوگت نہین جانٹے	तेरी गत औगत नहिंजाने
انجانت نام بکھانے	अनजानत नाम बखाने
نانک بچارا کیا کہے	नानक वेचारा क्या कहे
سب لوگ سلاہے ایک سہے	सबलोग सलाहे एक सहे
سرنانک لیکھا پاوہی	सिर नानक लिखा पावहिं
بلہاری جاون جو تیرے ناوہی	बलहारी जाऊं जोतेरे नावहे

یہ شبد سنکر سب پوجاری ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو ست نام اوپدیس کیا چنانچہ وہ لوگ گورو گورو جپنے لگے ۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے واپس ہوئے اور واپسی مین سری اجودھیاجی کی بھی جاترا کی اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بھائی بالے یہ سری رام چندرجی کی نگری ہی یہ کہکر ست گورو مہاراج سرجو ندی کے کنارے پر جا اُترے اُس جگہ پر دو آدمی سری ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے بھائی بالے نے اُن آدمیون سے پوچھا کہ ای مہاراج اِس نگری کو تو سری رام چندرجی اپنے ساتھ لے گئے تھے پھر یہ کہان سے آئی بجواب اُسکے اُنھون نے کہا کہ ای سنت جی سری رام چندرجی اِن گھرون کو تو اپنے ساتھ نہین لے گئے زمین اور گھر تو وہی قائم ہین لیکن جو لوگ سری رام چندرجی کے درشن کرتے تھے خواہ اُنکا نام جپتے تھے وہ البتہ بیکنٹھ دھام کو جا پراپت ہوئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُن لوگون سے کہا کہ تم بھی گورو سے ملکر پرمیشر کا نام جپو اور گورو کا دھیان کرو تاکہ تم بھی بیکنٹھ کو پراپت ہو یہ سنکر اُن آدمیون نے کہا کہ ای سنت جی گورو کتنے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تین پرکار کے یہ سنکر اُن پنڈتون یعنے آدمیون نے کہا کہ ای سنت جی اکثر گورو اورونکو اُپدیش کرتے ہین لیکن آپ خود کچھ بھی نہین کرتے ہین اُنکے ملنے کا کیا فائدہ ہوتا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُن پنڈتون سے گورؤون کی صفت بیان کی ۔

اول ۔ ایک وہ لوگ جو اُبدھوت ہوتے ہین اُنکی بدیا روپی ہاتھ وپاون نہین ہوتے ہین یعنے وہ لوگ خود کوئی بدیا ہی نہین پڑھتے ہین کسی سنت جیسے ملکر گیان پراپت ہوجاتا ہی بس وہ لوگ خود ہی اودھر سکتے ہین کسی اور کو نہین اودھار کر سکتے ہین ۔

دوسرے ۔ وہ لوگ جو مہاپرکھ گورو ہین وہ خود ہی مُکت کے روپ ہی ہین جو اُنکو ملا اُسی کا اودھار ہوگیا ۔

یہ سنکر اجودھیاجی کے لوگ بہت جمع ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر عرض کیا کہ ای سنت جی صاحب اب ہمارا کلیان کیجیے کیونکہ ہم لوگون کو معلوم ہوگیا کہ آپ مہاپرکھ ہین اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون سے فرمایا کہ جگت کو اَست جانو اور آئے ہوئے سنت سادھو کی سیوا ٹہل کیا کرو اور سچ اور صاف دل سے پرمیشر کا نام جپا کرو اِسمین تمھارا کلیان ہوگا ۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج (پراگ راج) مین تشریف لے گئے وہان کے لوگون نے بھی ست گورو مہاراج سے آکر چرچا کی

اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو - کوئی سنسکرت پڑھتا ہے - کوئی پُران پڑھتا ہے - کوئی چت و الاسے نام جپتا ہے - کوئی ترلٹی کا دھیان لاتا ہے - لیکن مین تو ہمیشہ سے بجز اُسکے نام کے اور کچھ نہین جانتا ہون اے کرتار مین نہین جانتا کہ میری گت کس طرح سے ہوگی مین تو مہا مورکھ بُدھن اور مہا اگیانی ہون لیکن ہان تیرے سرن ہون تیری کرپا سے میری لاج اور میری پت رہیگی اور میرا تن سنکلپون مین بندھا ہوا ہے اور اسوجہ سے آکاش اور پاتال کے دُکھ اور سُکھ بھوگتا رہتا ہے گوپال کی طرح کرمون مین بندھا پھرتا ہے بلکہ چارون کھونٹون مین پھرتا ہے افسوس کہ یکسوئی سے ہرنام نہین جپتا ہے بلکہ جس دن یہ جیو (ماتا) کے گربھ مین آیا اُسی دن مرنے کا وقت بھی اُسکی پیشانی پر لکھدیا گیا اور جب یہ اندھا ہوتا ہے تو اورون کا مرنا اپنے انکھون سے دیکھتا ہے اور باوجود اسکے کہ اتنی عمر گذرتی ہی دیکھتا ہے اور یہ باتین بھی بخوبی جانتا ہے تاہم اُسکا نام نہین جپتا ہے اور اہنکار مین ڈوبا رہتا ہے اور اس مایا مین ایسا غرق آب ہورہا ہے کہ کہتا ہے کہ یہ لڑکے اور یہ بھائی میرے ہین اور میری مدد کرینگے حالانکہ یہ سب اُسکا خام خیال ہے کیونکہ یہ سب چیزین اُسی کرتار ہی کی ہین بس جسپر اُس کرتار کی کرپا ہوتی ہے اُسی کو ستگورو کے ذریعہ سے نام پراپت ہوتا ہے اور وہی لوگ نام بھی اُسکا جپ کرتے ہین اور وہی نام اُنکو مدد دیتا ہے -

ست گورو مہاراج کے بچن اَمولک سُنکر پراگ کے لوگ جسقدر وہان اُسوقت تھے کیا سِدھ اور کیا سنت و کیا پنڈت ستگورو مہاراج کے قدمون پر آکر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب اب آپ ہم پر بھی کرپا کیجیے کہ جسمین ہمارا بھی کلیان ہووے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو ایک من ہوکر پرمیشر کا ارادھن کرکے نام جپو اور نِرابھمان ہوئے غرور دُور رکھو آئے ہوے سادھ سنت کی سیوا ٹہل کیا کرو اسی سے تمہارا کلیان ہوگا -

بعد اِسکے ست گورو مہاراج اور تیرتھون مین بھی تشریف لے گئے یعنے دوارکا اور گوداوری وغیرہ دیگر تیرتھون کی بھی پردکھنا کی اور ہر ایک جگہ پر پھر کر بھگونت کے نام کے اوپاسکون کے درشن کیئے اور تیرتھون کا پھل لیا -

ست گورو مہاراج نے ایک دن بھائی بالے سے کہا کہ اب اور تیرتھون کے بھی پھل لیتے ہوے پنجاب کی طرف چلین بجواب اِسکے بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی ہو یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اتنے مین گورکھ ناتھ سے ملاقات ہوئی اتفاق سے گورکھ ناتھ اور بہت سے سِدھ تھے ست گورو مہاراج کو دیکھکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ آدیس نانک تپا جی آدیس ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آدپورکھ کو آدیس سِدھ مونا تھو جبیو سِدھون نے کہا کہ اے نانک تپا جی تم پورے مہاپورکھ ہو اور تم دھنی ہو تم کو ایسا شبد پراپت ہوا ہے اتنے مین گورکھ ناتھ نے کہا کہ کہو تپا جی کچھ شبد اُچارن کرو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا -

شبد	पाठ
تھاپیا نجاے کیتا نہ ہوے	थापया न जाय कीता न होय
آپے آپ نرنجن سوے	आपे आप निरंजन सोय
جن سیویا تن پایا مان	जिन सेवा तिन पाया मान
نانک گاوے گنی ندھان	नानक गावे गुनी निधान
گاوے سنے من رکھے بھاے	गावे सुने मने रखे भाव

دکھ پر ہر سکھ گھر لیجاے	दुखपर हर सुख घर लेजाय
گورکھ نادنگ گورکھ بیدنگ گورکھ رہا سماے	गुरु मुखनादंग गुरुमुख वेदंग गुरु मुख रहा समाई
گور ایشر گورکھ برمھا گور پاربتی ماے	गुरु ईश्वर गुरु गोरख गुरु ब्रह्मा गुरु पारवती माई
جیئون جانا اکھانا ہین کتھا کتھن نہ جاے	जेहों जाना आखा नाहीं कथना कथन न जाई
گوران ایک دیہ بوجھاے	गुरां एक देह बुझाय
سبھنان جیان کا ایک ہی داتا سو مین بسر نجاے	सभना ज्यांको एकही दाता सोमें विसर नजाई

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای گورکھ ناتھ سب جیودن کا ایک ہی دینے والا ہی وہ مجھکو کبھی نہ بھولیگا مین یہی مانگتا ہون یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ سدھ وہا پورکھ کے ملنے کا یہی پھل ہی کہ کوئی کیسا ہی پاپی ہووے لیکن مکت کو پراپت ہوجاوے اور زندگی بھی ٹہری ہوجاتی ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای گورکھ ناتھ میری تو یہی خواہش رہتی ہی کہ پرمیشر میرے ہردے سے کبھی نہ بھولے ۔ راج ۔ مال ۔ ٹہری زندگی ۔ یہ سب فانی ہین صرف اُسکی ذات جاودانی ہی اور نیز اُسکی یاد مجھکو تو آٹھ پہر یہی آرزو وجستجو رہتی ہی کہ میرے ہردے مین وہ بنا رہے یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ ای نانک تپا جی تمہاری اکھنڈ بھگت ہوئی ہی اور اس کلجگ مین تم ایسا کوئی نہین ہوا ہی اور نہ کوئی آیندہ بھی ہوگا بعد اِسکے سب سدھ لوگ آدیس آدیس کہکر رخصت ہوے بعد اِسکے ست گورو مہاراج راوی ندی و بیاسا ندی کے درمیان آ بیٹھے شیخ فرید کی ٹِبن سے دو کوس کے فرق پر (مٹر) کا پیر شیخ فرید کی اولاد کہ جسکا نام (شیخ برہنہ) تھا چنانچہ شیخ برہنہ کا مرید خدا کا پیارا لکڑی لینے باہر گیا تھا اور کمال درویش نامی فقیر خدا کا جاننے والا بلکہ خبردار تھا اُس جگہ پر ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا ۔

اشلوک	श्लोक
آپے پتی قلم آپ آپے اوپر لکھ بے تو	आप पती क़लम आप आपे उपर लिख वेतो
ایکو کہے نانکا دوجا کاہے کو	एको कहये नानका दूजा काहे को

یہ شبد سُنکر درویش مذکور ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور آکر سلام کیا اور عرض کیا کہ پیر سلامت یہ شعر پھر سنائیے ست گورو مہاراج اشلوک مذکورہ بالا پھر سنایا اور مطلب بھی سمجھایا کہ سب کچھ خدا ہی ہی یعنے اِس خلقت کا خالق وہی ہی اور اپنی خلقت مین آپ خود ہی رہتا ہی یہ سُنکر درویش مذکور نے جاکر شیخ برہنہ سے کہا کہ پیر سلامت نانک بیدی تو خدا کی صفت و صورت ہی آج مین اُنکو دیکھ آیا ہون وہ اللہ کو جانتا ہی حق تعالے کو خوب پہچانتا ہی یہ سُنکر اُسکے پیر نے کہا کہ ہندو کیونکر خدا کی صورت و صفت ہو سکتا ہی یہ سُنکر کمال درویش نے شیخ برہنہ سے کہا کہ نانک ہندوون مین بیشک خدا ہی ہی بجواب اِسکے اُسکے پیر نے کہا کہ تو میرا سوال لیجا اگر میرے سوال کا وہ جواب دیوے تو البتہ مین اُسکو جانون ورنہ جھوٹ مانو ۔

سوال شیخ برہنہ	सवाल
ایک صاحب دو ہندی	एक साहब दो हिन्दी
کہڑا سوے کہڑا رہوے	कहड़ा सोई कहड़ा रही

اِس سوال کا منشا یہ ہی کہ ہندو کہتے ہین کہ خدا ہم مین صحیح ہی اور مسلمان کہتے ہین کہ خدا ہم مین صحیح ہی اور خدا تو ایک ہی ہی بس کون صحیح ہی اور کون غلط ہی یہ سوال لیکر کمال درویش نے ستگورو مہاراج کے پاس جاکر اپنے مرشد کا سوال سُنایا بجواب اِسکے ستگورو مہاراج سنے یہ اشلوک فرمایا ۔

اشلوک	श्लोक
دوجا کاہے سمرے جنمے تے مرجاے	दूजा काहे सुमिरे जन्मे ते मर जाय
ایکو سمرے نانکا جو جل تھل رہا سماے	एको सुमरे नानका जो जल थल रहा समाय

ست گورو مہاراج سنے فرمایا کہ صاحب تو ایک ہی ہی اُسکو مانے اور دوسرے کو ردّی جانے یاد رکھو کہ جو لوگ دوسرے کو مانتے ہین وہ ہرگز ہرگز خدا کو نہین جانتے ہین اور نہ اُسمین داخل ہو سکتے ہین بلکہ اصل تو یہ ہی کہ دوسرے کو مار کر آپ کو سمرے جو سب مین آتا ہی بس ہندو کون اور مسلمان کون بلکہ سب مین ایک ہی خدا ہی یہ سُنکر کمال درویش نے شیخ برہنہ کو جاکر کل جواب کہ سنایا اُسوقت شیخ برہنہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ بجا اسمین بہت عظمت ہی مرید نے کہا کہ سب کچھ آپ پر روشن ہی بعد اِسکے پیر نے کہا کہ چلو مین خود چلتا ہون یہ کہکر اور ایک سُکھ پال منگاکر اپنے مرید کو بھی ساتھ لیکر ست گورو مہاراج کے نزدیک پہونچکر سواری سے اُترکر کے کہا کہ یار سلام علیک ۔

سوال شیخ برہنہ نثر	सवाल शेख ब्रहना (नसर)
برخدا اے شیخ چون درگاہ کو	बराय खुदा सच्चे दरगाह को
دیسی الکھنڈی کہا و شیخ تو	वेसी अखंडी खाक शेख नू
جواب ستگورو مہاراج نثر	**जवाब सतगुरु (नसर)**
شیخ اللہ پیر درگاہ سوہے نسچیا	शेख अलह पीर दरगाह सोहे निश्चया
کوڑے کوڑا بھیکھ پھر چوراسی سوئیا	कोड़े कोड़ा भेख फिर चौरासी सूइया

یہ سُنکر پیر سنے کہا کہ دھن ہو نانک بیدی خدا کے پیارے ۔

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھی فرمایا کہ ای پیر جی ہم سرافراز ہوے یہ کہکر دونون آدمی آپس مین گلے ملے اور بہت محبت سے ساتھ بچھونا بچھاکر دونون آدمی بیٹھ گئے پیر کا مُنھ پچھم کی طرف تھا اور ست گورو مہاراج کا مُنھ پورب کے رُخ تھا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پیر کیا تم سنے اسطرف کچھ صحیح کر لیا ہی بجواب اِسکے شیخ برہنہ نے کہا کہ ای نانک جی مسلمان کا دین تو پیر کے تُھور ہی ۔ ست گورو مہاراج سنے فرمایا کہ خدا کے بھولنے کی یہی علامت ہی بعد اِسکے شیخ برہنہ نے کہا کہ تمھارا وہ شعر سُنکر مین بہت حیران تھا بس اُسوقت مین سنے اپنے دل مین ٹھان لیا تھا کہ جسکا یہ شعر ہی اُسکے دیدار کرنے چاہیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ میرا دل تمھارے دیدار سے نہایت ہی خوش ہوا بلکہ سچ تو یہ ہی کہ مین نہال ہوگیا بعد اِسکے شیخ برہنہ سنے ستگورو مہاراج سے سوال کیا۔

سوال شیخ برہنہ	सवाल ब्रह्म शेख
مال ہتھ و صیح کرے کمل ڈی پہرو	मारस मत लाधक्करे कमलड्डीपहरेय

جن دیسی سوہ ملے سوئی دیس کرو	जिन देसी सोह मिले सोई वेस करो
جواب ست گورو مہاراج	जवाब सतगुरु महाराज
کائی پتولا پاڑتہ نے کمبلڑی پہرے	काई पटोला पाडती कम्बडी पहरे
گھر مین بیٹھے سوہ ملے جن نے انتر رس کرے	घरहिं बैठे सोहमिलै जोने अन्तररस करे
سوال شیخ برہنہ	प्रश्न ब्रह्म
ندی کنتھ نہ راویا ڈوری تھی سوآس	नदीकंथन रावया घड़ी थी स्वास
دھن کو کے گورمین تے صحیح نہ ملیاس	धनकोके।दीगुरु मैने सही हनमिल्यास
جواب ستگورو مہاراج	गुरूजीकी वाक्य
محل کونج جی کوڑی کل منوہو کسودہ	महलकोंचजी मकघड़ीकुलमनहु कसुदह
جو گن نا پرروسے نانک اوگن موندہ	जोगुन नापरखै नानक औगुन मूंद
سوال شیخ برہنہ	प्रश्न ब्रह्म
کون سو اکھر کون گن کون سو منڑیان منت	कोसो अखड कौन गुन कौनसो मड़या मंत
کون دیس ہو کرے جس بس آوے کنت	कौन सो वेसो होकरे जित बस आवे कंत
جواب ستگورو مہاراج	सतगुरु वाक्य
نیون سو اکھر کیمون گن جبہ باسنٹریا سنت	निवड़सो अखर खवन गुन जहंबास डयामत
یہ تربھون دلیس کرتا بس آوے کنت	यह त्रिभुवन देश करता वस आवे कंथ
سیوا کرے جو کنت کی کنت تسی کا ہوے	सेवा करे जो कंत की कंत तिसीका होय
گر بیہ کنت ناپائیے جے کھری سوالو ہوے	गर्भकंथ न पाइये जो खरी स्यालहु होय
سیوا سالس بھاؤ سے جاکے نظر کرے	सेवा सालिस भावसे जाकी नजर करे
نانک سب صحیح آپ سرن کنت تسے کا ہوے	नानक सबे सहीह आप सरन कंथ तिसी का होय

جس وقت یہ سوال ست گورو مہاراج اور شیخ برہنہ کے ختم ہوئے اسوقت شیخ برہنہ نے ست گورو مہاراج کے قدم اٹھا کر اپنے سر پر رکھے اور کہا کہ واہ نانک جی تم سچی خبر خدا کی دیتے ہو بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہم کو آپ نے خدا کی راہ بتائی کہ جس سے ہمکو خبر نہ تھی آج جو ہوئی آج ہم پر خدا کا بڑا ہی فضل ہوا گویا ہماری زندگی ہوئی اور مجھکو گویا آج خدا ہی ملگیا اب خدا سے ملنے مین کوئی شک ہی نہین رہا بعد اسکے شیخ برہنہ نے کہا کہ ای نانک جی ایک خدا کے نام کی جو شی ہو مجھکو عنایت کیجیے کہ جسکے ذریعہ سے ہم بھی نہال ہوجاوین اسوقت ستگورو مہاراج نے (آسا کی وار پڑھی) کہ جسکو سنکر شیخ برہنہ نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرگر متھا ٹیکا اسوقت شیخ برہنہ نے کہا کہ ای نانک جی آپ پیر ہین اور مین آپ کا مرید ہون بعد اسکے ست گورو مہاراج شیخ برہنہ سے بہت خوش ہوئے اور وہان سے رخصت ہوئے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج و شاہ عبد الرحمان کی ملاقات بمقام روم کی بابت چلی

نمبر ۱۱۶

ست گورو مہاراج کی تعریف (ادباری خان) پٹھان نے بمقام روم جاکر شاہ عبد الرحمان سے کی عبد الرحمان ست گورو مہاراج کی تعریف مسلمان کی زبان سے سُنکر تعجب مین ہوگیا اور حقارت سے کہاکہ ہندو کی بابت کیا تعریف کرتے ہو یہان سے اٹھا کر دور کردونگا بجواب اسکے پٹھان مذکور نے کہاکہ کسکو اُٹھاکر دور کردوگے عبد الرحمان نے کہاکہ جسکی تم تعریف کرتے ہو پٹھان نے کہاکہ شیخ جی کیا خدا کو اُٹھاؤگے کیونکہ وہ تو خود خدا ہی ہین شیخ نے کہاکہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ ہندو کے واسطے تم خدا کہتے ہو یہ سُنکر شیخ سے اُس پٹھان نے کہاکہ اے شیخ جی وہ تو ہندو اور مسلمان دونون سے فارغ ہین سچ تو یہی ہی کہ اُنکے خدا ہونے مین کسی طرح کا شک نہین ہی بیشک وہ خدا ہی ہین یہ باتین سُنکر عبد الرحمان اور بھی غصہ مین ہوا لیکن پٹھان کو کچھ کہہ نہ سکا۔

بعد اسکے ایک دن ادباری خان پٹھان مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مع ایک تھان بافتہ کے کہ جو سولہ گز کا تھا نذر لیکر حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین پٹھان مذکور لاکر رکھدیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر ہاتھ لگایا اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ پرمیشر تیرا بھلا کرے اور تجھپر اپنے نام کی مہر کرے اور یہ بھی فرمایاکہ میان ہم لوگ فقیر ہین ہمکو ایسے ایسے کپڑے اچھے نہین لگتے ہین اب ہمکو پہونچ گیا اسکو تمہین پہنو یہ سُنکر ادباری خان نے عرض کیاکہ مجھکو خدا سے دور نہ کیجے کیونکہ یہ تھان آپ ہی کی عنایت سے ہوا ہی اسلیے آپ ہی کا ہی اب اسکو قبول فرمائیے یہ عجز و انکسار دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ اچھا بھائی جیسی مرضی اسکو درزی کو دیدو اور چادرہ بنواؤ چنانچہ ادباری خان مذکور نے اُس تھان کے ڈو چادرے بنوائے اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک خود لے لیا اور ایک بھائی بالے کو دیدیا تب پٹھان نے عرض کیاکہ اب مین نہال ہوگیا غرضکہ آج یہ کپڑا خود خدا ہی نے پہنا ہی اِسکے ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان سے مخاطب ہوکر فرمایاکہ کہو خان جی شیخ عبد الرحمان کی خبر یہ سُنکر ادباری خان نے کہاکہ آپ پر سب کچھ روشن ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ شیخ ہم پر بہت خفا ہین اُسوقت ادباری خان نے کہاکہ حضور وہ فقیر تو کہلاتے ہین لیکن فقیری سے دور ہی ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ خان جی تم سچ کہتے ہو ادباری خان نے کہاکہ جو کچھ اُسنے کہا وہ مین حضور کے سامنے عرض نہین کرسکتا ہون ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ کہو پٹھان کہو کچھ ہرج نہین ہی یہ سُنکر ادباری خان نے کہاکہ حضور وہ کہتا ہی کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو بجواب اُسکے مین نے کہاکہ وہ تو ہندو اور مسلمان دونون سے فارغ ہین بلکہ عین خدا کی صورت ہین یہ سُنکر شیخ مذکور بہت غصہ ہوا لیکن مجھپر اُسکا کچھ اختیار نہ چلا بلکہ اُسکے منہ سے یہ بھی نکلاکہ اُنکو اُٹھاکر دور کردونگا یہ سُنکر مین نے کہاکہ وہ تو خدا ہی ہین کیا تم خدا کو اُٹھاکر دور کردوگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایاکہ چلو بھائی بالے شیخ کو دیکھ آوین بھائی بالے نے عرض کیاکہ چلیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے ادباری خان سے کہا کہ پٹھان تم آگے چلو ہم پیچھے آتے ہین پٹھان نے کہاکہ مین بھی ساتھ چلون مجھکو اُسکا کچھ خوف نہین ہی بجواب اِسکے پٹھان سے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ڈر نہین لیکن فقیری کا ادب بعید ہی یہ سُنکر اُس پٹھان نے کہاکہ یہ بات تو آپ ہی کو خدا نے عطا کی ہی یہ کہکر ادباری خان وہان سے روانہ ہوا اور ست گورو مہاراج مع بھائی بالے کے تشریف لے گئے جس وقت ست گورو مہاراج وہان پہونچے

اُسوقت شاہ عبد الرحمان مذکور پالکی پر سوار تھے لوگون نے کہا کہ نانک تپا آئے ہین یہ سنتے ہی شیخ نے فوراً سواری چھوڑ دی اور آکر فوراً ست گورو مہاراج سے ملاقات کی ہاتھ ملایا اور کہا کہ تپا جی خیر ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان خیر ہی لیکن خیر نہین یہ سنکر شیخ نے کہا کہ ای تپا جی صاحب یہ بات آپ کی سنکر مجھکو تعجب ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا کہ اُٹھا دینگے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ ہم نے تمہاری کون سی جگہ روکی ہی کہ جو تم ہمکو اُٹھا دوگے یہ سنکر شیخ نے کہا کہ کون کہتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہین کہتے ہو اُسوقت شیخ نے کہا کہ جو کہتا ہی وہ جھک مارتا ہی یہ سنکر ادباری خان پٹھان نے کہا کہ شیخ جی تمہین کہتے تھے کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو ہم اُٹھا دینگے اور اب کہکر مکرتے ہو یہ سنکر شیخ نے کہا کہ خان جی اس بات کو تم سے کیا تعلق ہی تپا جی جائین یا ہم جائین کیونکہ ہم دونون فقیر ہین آپسمین سمجھ لیوینگے تم بیٹھے رہو یہ سنکر ادباری خان نے کہا کہ ہمارا ٹھکانا تو تپا جی کے ساتھ ہی کیونکہ ہم تو تپا جی کے مرید ہین اور ایسا کلمہ پیچھے کہنا اور منھ پر مکرنا اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای شیخ تم کہتے ہو کہ ہم فقیر ہین پس تمکو اسطرح چاہیئے تھا یہ سنکر شیخ کو کچھ غصہ آیا تو آپ نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای تپا جی تم ہندو ہو کہ مسلمان ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم دونون سے علیحدہ ہین —

نثر	(नसर)
نہ ہم ہندو نہ مسلمان	ना हम हिन्दू ना मुसलमान
دونون بیچ بسے شیطان	दोनों बीच बसे सैतान
ایکا ایک ایک سبحان	एकाएक एक सुभहान
گورو جی کہین سُن عبد الرحمان	गुरूजी कहें सुन अबदुलरहमान
دعوی بھولے تو ایک پہچان	दावा भूले तो एक पहचान

یہ سنکر پھر شیخ نے دریافت کیا کہ آپ کا مذہب کون سا ہی

ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہمارا مذہب سچا نام جسنے ایک سے انیک کیے بیج بونجی بیج مارکھی بیج کا مخالف جھوٹا ہی اور جو زیادہ جاویگا ایک پر نظر رکھے صرف خدا سچا ہی بندہ جھوٹا ہی دعوے والا گندہ جھوٹا ہی ای پیر جی خدا دعوے مین نہین یہ سنکر شیخ نے کہا کہ ای خدا کے پیارے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو خدا کے پیارے ہین اُنکو خدا بھی پیارا ہی اور اُنکے دل مین ایک انکار ہی اسلیے وہ سب صورت مین خدا ہی کو دیکھتے ہین اور حلال کھاتے ہین حرام پر نہین جاتے ہین جو بندہ ایک صفت مین رہا ہی وہ درگاہ مین قبول ہوا ہی یہ سنکر شیخ نے جواب دیا کہ ای تپا جی صاحب آپ کی نظر مین کوئی نہین ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہماری نظر کشادہ ہی اور اوسکے خالق کے نزدیک رہتے ہین ہمکو ایک دم بھی خالق نہین بھولتا ہی ہمکو تو ایسی ہی راہ ملی ہی کہ صرف ایک خالق ہی جسنے تمام خلقت کو پیدا کیا ہی پس جو شخص اور کسی کو نہین جانتا ہی وہ خالق کا نزدیکی ہی اور سنو شیخ جی جس نے آپ کو حقیر جانا ہی اُسی نے صاحب کو پہچانا ہی یہ سنکر شیخ نے کہا کہ سنو تپا جی صاحب خدا کی آپ کے اوپر بڑی بڑی ہی عنایت ہوئی ہی پس مجھکو آپ اپنے دیدار دیا کیجیے اور مہربانی کیا کیجیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (بڑی) مہربانی خدا کی ہی ہی آپ سے حقیر تو فقیر کسی کو نہین ہوتی ہی جیسا پرمیشر نے جسکو بنایا ہی ویسا ہی وہ ہوتا ہی یہ سخن سنکر شیخ مذکور نے ستگورو مہاراج کے

قدمون پر ہاتھ رکھکر کہا کہ جو مجھ سے گستاخی ہوئی ہو وہ مجھکو بخش دیجیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کے پیارے کی کوئی گستاخی نہین ہر جنکے آٹھ پہر خدا ہی دل مین رہتا ہر وہ کبھی غافل نہین رہتے اتنے مین ادباری خان پٹھان نے کہا کہ دیکھیے شیخ جی تم باباجی صاحب کو اٹھاتے تھے یہ سنکر شیخ نے کہا کہ ای بھائی پٹھان مین جانتا تھا کہ ہندو بت پرست ہوتے ہین مگر انکی تو اور ہی کیفیت ہر ست گورو مہاراج سنتے رہے بعد اسکے ست گورو مہاراج دو دن وہان رہکر رخصت ہوے ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور شاہد جلال کے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۱۱۷

ست گورو مہاراج ایک دن مع بھائی بالے کے (شاہد جلال) کے یہان تشریف لے گئے چنانچہ صبح کے وقت ست گورو مہاراج امرت بیلا کے وقت اشنان کرکے بانی کا پاٹھ کر رہے تھے اسوقت اس مقام پر ایک شخص (شیدی) نام کا آدمی موجود تھا ست گورو مہاراج کی بانی سنکر دو جگہ پر معترض ہوا اول تو (گورمکھ) کے لفظ پر دوسرے (لکھ اکاسان اکاس اور لکھ پاتالان پاتال) ست گورو مہاراج کی زبان سے سنکر اپنے مرشد سے جاکر کہا کہ اسکو کچھ دیر ہو گئی اسکی ایک وجہ ہوئی اسکے مرشد نے کہا کہ ہان مین تجھ سے وجہ دیر کی دریافت کرنیکو ہی تھا اسوقت اسنے کہا کہ ای مرشد ایک ہندو فقیر بڑا کفر کہ رہا ہر کہ جسکو سنکر مین بہت تعجب مین آ گیا ہون مرشد نے دریافت کیا کہ وہ کیا کفر کا کلمہ کہ رہا ہی بجواب اسکے مرید نے کہا کہ حضور قرآن مین چودہ طبق لکھے ہین لیکن وہ لاکھون کہتا ہی یہ سنکر مرشد نے کہا کہ اچھا تم جاکر انکو یہان بلا لاؤ یہ سنکر (شیدی مرید) فوراً گیا اور جاکر کہا کہ آپکو میرا پیر بلاتا ہی ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی تیرے پیر کا بھی دیدار کرین چنانچہ ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے پیر کے پاس آئے ست گورو مہاراج کو دیکھکر (شیدی) کے پیر نے کہا سلام علیک ۔

سوال پیر نثر	सवालपीर
درویشو خدا کے گھر کی کچھ خبر دوگے	दरवेशो खुदा के घर की कुछ खबर दोगे
جواب ستگورو مہاراج نثر	जवाब सतगुरु (नसर)
گلی اپار مندیان جو مانگو سو دینا	गली अपार मंदयां जो मांगे सो देना
سوال پیر نثر	सवाल पीर
درگاہ کیتے دے شیخ	दरगाह केते वे पीरा
جواب ستگورو مہاراج نثر	जवाब सतगुरु
درگاہ سوہن سچیان	दरगाह सोहन सचयां
جھوٹی دے جگہ نہین جگ سوئی ڈھٹیان	झूठी बेजगाह नहीं जग सोई दुयां

ست گورو مہاراج اور اپنے مرشد کی تقریر سنکر (شیدی) مرید نے کہا کہ میرے سوال کا بھی کچھ جواب دیجیے کہ آپ اپنی ہی گفتگو کرتے رہیے گا ۔

چنانچہ اسکے پیر نے کہا کہ کہو بھائی کیا کہتے ہو (شیدی) مذکور نے کہا کہ پیغمبر و نیز قرآن مین لکھا ہر کہ چودہ طبق ہین لیکن یہ فقیر لاکھون کہتا ہی اب مین پوچھتا ہون کہ پیغمبر جھوٹا ہر کہ قرآن جھوٹی ہر کہ یہ درویش جھوٹا ہر ان تینون مین کون سچا ہر اسکے مرشد نے

کہاکہ ای بھائی نہ تو یہ درویش جھوٹا ہی اور نہ پیغمبر جھوٹا ہی اور نہ قرآن جھوٹی ہی جسکو جسقدر معلومات ہی اُسنے اُسی قدر بیان کیا ہی یعنے پیغمبر صاحب و نیز قرآن کو طبق چودہ ہی خبر ہی اس درویش کو لاکھون کی خبر ہی اُنھون نے لاکھون کہے ہین یہ کہکر مرشد نے ستگورو مہاراج سے دریافت کیا کہ ای درویش جی لاکھون کے آگے پھر کیا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بے انت جہانتک جسکی نظر پہونچی ہی وہین تک اُسنے بیان کیا ہی یہ سُنکر اُس (رشیدی) مرید نے کہاکہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ گورمکہ کسکو کہتے ہین یہ سُنکر اُسکے مرشد نے پھر ست گورو مہاراج کیطرف مخاطب ہوکر کہاکہ ہان بتاجی صاحب یہ بھی فرمائیے کہ گورمکہ کسکو کہتے ہین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مین نہین جانتا اُسوقت اُسکے مرشد نے کہاکہ نہین بتاجی صاحب ٹالیے نہین بلکہ فرمائیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی مین تو خود ہی تمھارے پاس دریافت کرنے آیا ہون یہ سُنکر اُسکے مرشد نے کہاکہ ای بتاجی صاحب ہمارے پنتھ کی یہ زبان نہین ہی بلکہ تمھارے فرقہ کی یہ بولی ہی یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہین اِسکو تو آپ ہی کو بتلانا ہوگا یہ سُنکر شاہد جلال مذکور نے اپنے شاگرد اور مریدون کو یکجا کرکے حکم دیا کہ ہمارے مکان مین یہ درویش اُترے ہین اِنکی ہر طرح سے خدمت کرنا مین انکو سنبھلاکر ایک کام کے واسطے جاتا ہون اِنکی خدمت مین کسی طرح کا فرق نہ آوے یہانتک کہ اِنکو مجھ سے زیادہ سمجھنا اور کبھی کسی کام مین عذر نہ کرنا جو یہ درویش فرمائین وہی بجالانا اور ست گورو مہاراج سے بھی عرض کیا کہ جبتک مین واپس نہ آؤن تب تک آپ یہان قیام فرمائیے گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پیر تم کہان جاتے ہو شاہد جلال نے کہاکہ گورمکہ کے دریافت کرنے کو مکہ شریف جاتا ہون یہ کہکر حسب ذیل پوشاک پہنی ـ گلے مین قبا ـ خول سر کے اوپر ـ داہنے ہاتھ مین عصا ـ غرضکہ پیر پیر کی صورت بناکر راہی ہوا جب کچھ دور گیا تب ست گورو مہاراج سے بھائی بالے نے دریافت کیا کہ ای مہاراج مکہ وہی ہی جہان مردانہ گیا تھا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان بھائی بالے وہی ہی پھر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ یہ وہان سے کیونکر دریافت کرآوینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے یہ فقیر عبادت و ریاضت کا پورا ہی لیکن اصلیت حقیقت مین خالی ہی ـ

اب سنیئے کہ شاہد جلال مذکور جہاز پر سوار ہوے بعد کچھ عرصہ کے اُس جہاز کے کنارے پر ایک پہاڑ آگیا شاہد جلال مذکور اُس مقام پر اوتر پڑے اور جہاز روانہ ہوگیا اُس پہاڑ کے اوپر ایک مندر تھا وہان فرش بھی بچھا ہوا تھا اور پلنگ بھی لگا تھا اور بہت سی چیزین آرام کی موجود تھین لیکن اُسوقت اُس مقام پر کوئی موجود نہ تھا شاہد جلال کے دل مین خیال آیا کہ جب یہان یہ سب سامان موجود ہی تو اِنکا صرف کرنے والا بھی ضرور ہی ہوگا یہ سوچ سمجھکر وہین بیٹھ گئے اور سمندر کیطرف نظر اُٹھاکر جو دیکھا تو بارش ہوتے معلوم ہوئی شاہد جلال نے اپنے دل مین کہاکہ ای خدا جس جگہ بارش کی خواہش ہی وہان پانی نہین برستا ہی اور جس جگہ پانی کی کوئی ضرورت ہی نہین ہی وہان پانی برستا ہی بس شاہد جلال کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً بارش بند ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد شاہد جلال مذکور اُس مندر کے قریب جا بیٹھے تو وہان پر دو شخص نظر آئے اور اپنی اپنی جگہ اُنکو بیٹھے دیکھا اور شاہد جلال کی نظر سے اُنکا سایہ بھاری بھی نظر آیا بعد اسکے شاہد جلال مذکور منجملہ اُن دو شخصون کے ایک شخص کے پاس جاکر بیٹھ گئے اتنے مین اُن لوگون کے واسطے قدرتی کھانا آیا اور شاہد جلال کے واسطے کچھ بھی نہ آیا یہ کیفیت دیکھکر اُس سادھو نے دوسرے سادھو سے کہ اُسکا وہ گورو تھا جاکر کہاکہ ایک آدمی کہین سے آیا ہی لیکن اُسکے واسطے مطلق کھانا نہین آیا بجواب اسکے اُسکے گورو نے کہاکہ کھانا بھی اُسی کا ہی اور وہ بھی کرتار کا ہی کہ یہ بتلاکہ تو کون ہی کہ جو کہتا ہی یہ سُنکر وہ خاموش ہوگیا اور اپنے مقام پر

آبیٹھا غرضکہ شاہد جلال مذکور رات بھر جگتے رہے اور دیکھا کیے کہ دیکھین یہ لوگ کہان کو جاتے ہین لیکن جب صبح ہونے کو ہوئی شاہد جلال کی آنکھ لگ گئی اور وہ لوگ چلدیے جب کہ شاہد جلال کی آنکھین کھُلین تو اُنکو نہ پایا بعد اِسکے شاہد جلال مذکور سمندر کی لہرین دیکھنے لگے تھوڑی دیر بعد اُنکی نگاہ ایک جہاز پر پڑی دیکھا کہ وہ ڈوب رہا ہی یہ کیفیت دیکھکر شاہد جلال نے کہا کہ ای خدا اِس جہاز مین جو آدمی ہین کوئی خود قرضدار ہوگا او کسی کے اور قرضدار ہونگے اب اِنپر رحم کر شاہد جلال کے مُنہ سے نِکلنا تھا کہ جہاز مذکور ڈوبنے سے بچ گیا اور فوراً کنارے جا لگا تھوڑی دیر بعد پھر شاہد جلال نے اپنے دل مین کہا کہ آج تو مین صبح سوگیا تھا اسواسطے مین نے اُن لوگون کو جاتے نہین دیکھا پھر اب اُن لوگون کو آتے تو ضرور دیکھونگا اپنے دل مین یہ بات خیال کرکے اُسی مندر مین آبیٹھے آخر جیوہین نگاہ کی تو اُن دونون شخصون کو بیٹھے پایا یہ کیفیت دیکھکر شاہد جلال مذکور ایک شخص کے پاس جاکر بیٹھ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد اُن لوگون کے واسطے حسب معمول کھانا آیا چنانچہ اُن لوگون نے کھانا کھایا شاہد جلال کے واسطے کچھ بھی نہ آیا پھر اُس سادھو نے اپنے گورو سے جاکر دریافت کیا کہ کل کا درویش کل سے بھوکا ہی اور آج بھی بھوکا ہی یہ سُنکر اُسکے گورو نے کہا کہ اُسکو یہان نہ بلاؤ کیونکہ اُسنے ایسی سخت گستاخی کی ہوگی کہ جسکے عوض مین اُسکی یہ سزا ہوئی ہی یہ سُنکر وہ سادھو شاہد جلال مذکور کو بُلالے گیا اُسکے گورو نے دریافت کیا تو کہان سے آیا ہی شاہد جلال نے کہا مین (اوچ ہی) سے آیا ہون یہ سُنکر اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ ای درویش اپنی عمر مین تو پہلے بھی کبھی بھوکا رہا تھا یا کہ اِنھین دنون مین شاہد جلال نے جواب دیا کہ آگے تو کبھی بھوکا نہین رہا یہ سُنکر پھر اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ ایسا تو نے کون سا گناہ کیا کہ جسکے عوض مین تجھکو دو دن سے کھانا نہین ملا شاہد جلال نے کہا کہ مین نے اپنے نزدیک تو کوئی گناہ نہین کیا بجواب اُسکے اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ پرمیشر کے قصور نہ کہنا چاہیے تو اپنی تقصیر ظاہر کر اِتنے مین شاہد جلال نے کہا کہ کل مین سمندر دیکھ رہا تھا سمندر مین پانی برستا تھا اُسوقت مین نے البتہ یہ کہا تھا کہ پانی مین بارش کی کیا ضرورت ہی میرے مُنہ سے یہ بات نکلی کہ اُدھر پانی برسنا ہی بند ہوگیا اور آج ایک جہاز ڈوبتا ہوا دیکھکر مین نے کہا کہ یا خدا اِنپر ترس کھا چنانچہ وہ جہاز بھی ڈوبنے سے بچ گیا یہ سُنکر اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ اس (بے مکھ) کو کیا کیا جاوے اِس منڈل مین یہ بات اچھی نہین ہی بس یہ شخص بڑا (بے مکھ) ہی بعد اِسکے اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ سُن بھائی پرمیشر اپنی مرضی کے موافق جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ اُسوقت بھی جو اُسکی مرضی تھی وہ کر رہا تھا لیکن تو نے اُسکے کام مین کیون دخل دیا اور اُسکے حکم کو تو مٹانے لگا اور تو اپنے آپ کو بُرا جاننے لگا بلکہ ساتھ ہی اُسکے تیرے دل مین یہ بھی آیا کہ اب میرا بھی کہنا ہونے لگا اسلیے تو محض (بے مکھ) ہی یہ سُنکر شاہد جلال نے کہا کہ ای سادھو جی (گورمکھ) کون ہوتے ہین بجواب اِسکے اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ (گورمکھ وہی ہین جو اُسکے کیے ہوے مین دخل ندین) یعنے اُسکے حکم کو مانتے ہین اور اُسکے کیے ہوے کو برحق جانتے ہین یہ سُنکر شاہد جلال نے کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہوئی کہ نزدیک ہی جواب ملگیا ای سادھو جی اپنے مکان پر ایک درویش کو چھوڑ آیا ہون صرف اِس بات کے دریافت کے واسطے کہ (منمکھ) کون ہین اور (گورمکھ) کون ہین دور جاتا تھا سو آپ کی عنایت سے یہین حاصل ہوگئی یہ سُنکر اُس سادھو کے گورو نے کہا کہ جسکو تم اپنے مکان پر چھوڑکر آئے ہو وہ سب کچھ جانتا ہی یہ سُنکر شاہد جلال نے کہا کہ سچ ہی بعد اِسکے شاہد جلال کے واسطے کھانا اُترا چنانچہ شاہد جلال نے کھایا اور اُس رات کو جگتے ہی رہے کہ دیکھین کہ یہ لوگ کس طرف کو جاتے ہین لیکن پھر اُسیطرح جب کہ اُنکا وقت جانیکا ہوا

تو شاہد جلال کی آنکھین پھر گئین اور وہ سوگئے اُسی عرصہ مین وہ لوگ چلدیے جبکہ شاہد جلال جاگے تو اُن لوگون کو نہ پایا اُسوقت شاہد جلال نے کہا کہ دھن ہی دھن ہی پرمیشر بے انت ہی اُسکا انت کوئی نہین پا سکتا ہی یہ کہکر شاہد جلال کے جی مین آیا کہ چلو بھائی اب اُسی درویش کے پاس اپنے مکان پر چلکر ملیے یہ خیال کرکے بیٹھے ہی ایک جہاز آیا آپ اُسپر سوار ہوکر اپنے مکان کو آگئے اور اپنے مکان پر پہونچکر ست گورو مہاراج سے آکر ملاقات کی اور ہاتھ جوڑین اور کہا کہ آپ کو سب کچھ روشن ہی اور جو خدا کے کیے ہوے کو مانتے ہین وہ گورمکھ ہین اور جو اُسکے حکم مین دخل دیوے وہی (بیمکھ) ہی بعد اِسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکر شکارپور تشریف لائے اور بازار مین سیر کرنے آپ گئے تو ایک شخص کہ جسکا نام (نورشیر) تھا گاے اور بکریان چراتا تھا وہ ست گورو مہاراج کو دیکھکر ایک (لوٹا) دودھ کا لایا ست گورو مہاراج نے اُس چرواہے سے دریافت کیا کہ ای بھائی یہ دودھ ہمارے پاس کس غرض سے لایا ہی بجواب اِسکے اُسنے کہا کہ حضور مین دھن کا نہایت دُکھی ہون اور مین نے سُنا ہی کہ فقیر لوگ بادشاہی بخش دیتے ہین پس مجھکو یہ خواہش ہی کہ اِس ملک کا راج مجھکو ملجاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ پچھلی رات کو پرمیشر کے نام کا جپ کر اور آئے ہوے سنتون کی سیوا کر تیری خواہش پوری ہوجاویگی۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج کے پاس ایک شخص اُسمی (داؤد) جولاہا ایک قالین بُن کر لے آیا اور رکھکر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای سنت جی یہ قالین آپ بچھائیے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پرمیشر نے ایسا عمدہ قالین فرش زمین کا بچھایا ہی کہ وہ کبھی پورانا نہین ہوتا بلکہ ایسی چیز بچی ہی کہ قالین بھی اِسی پر بچھایا جاویگا ای بھائی اب یہ بات بتاؤ کہ تیری خواہش کیا ہی یہ سُنکر اُس جولاہے نے عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج میرے گھر مین بہت سی اولادین ہووین تو مجھکو خوشی حاصل ہووے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سادھوون کی سیوا کیا کر اور سائین کا بھجن کیا کر تیری بھاونی پوری ہوگی۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج (سدھو کے کنڈ) پر تشریف لے گئے اُس جگہ پر ایک شخص تپ کرتا تھا اُسکا نام (سردر) تھا اُس جگہ پر ست گورو مہاراج بیٹھ گئے اور یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
دیوتیان درشن کے تائین دُکھ بھوکھ تیرتھ کیے	देवत्यां दरशनके ताईं दुख भुख तीर्थकिये
جوگی جتی جگت مین رہتے کرکر بھگوے بھیس بھئے	जोगी जती जुगतमें रहते कर२ भगवे भेसभये
تو کارن صاحب رنگ رتے	तो कारन साहव रंग रते
تیرے نام اینک رُوپ انت کہن نجاے گن تیرے	तेरे नाम अनेक रूप अनन्ता कहन नजायं गुन तेरे

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد سُنکر (سردر) مذکور چلہ سے اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی تیری کیا بھاونا ہی اور تمہارا چلہ کب تک کا ہی اُسنے عرض کیا کہ ای ستگورو مہاراج جسطرح ملتان کے پیر کی بڑی عزت و آبرو ہی اُسی طرح میری عزت و آبرو ترقی پاوے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی جسطرح مٹھائی مین مکھیان لپٹی رہتی ہین اسیطرح بھجن اور بندگی والے کی نزدیک دنیا دار لوگ لپٹے رہتے ہین خیر اگر تیری یہی منشا ہی تو تیری عزت اُنسے بھی زیادہ ہوگی لیکن جس جگہ پر ہم بیٹھے ہین اُس جگہ کو جھاڑو دیا کر اور اس جگہ چراغ بھی جلایا کر اور

ست نام کا جپ کیا کر اور ابھمان یعنے غرور نہ رکھنا سنتون اور سادھوون کی خدمت کرنا اسکے عوض مین نہکام کی پدوی تجھکو ملیگی اور تیری عزت بہت ہوگی یہ فرماکر ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے اور بھائی بالے سے فرمایا کہ چلو بھائی بالے اب کرتارپور چلین بھائی بالے نے عرض کیا کہ بہت اچھا۔

ست گورو مہاراج جب کرتارپور کیطرف روانہ ہوے اُس زمانہ مین (دہلی کا بادشاہ برہمنہ خان لودھی) تھا اُسکا ایک مصاحب قوم کا کھتری تھا وہ ست گورو مہاراج کے اوصاف حمیدہ سُن سُنکر جل رہا تھا اتفاق سے ایک روز موقع پاکر بادشاہ سے اسطرح پر شاکی ہوا کہ حضور فی زمانہ ایک شخص (نانک) نامے ہندو فقیر ہے وہ عجیب قسم کا مذہب رکھتا ہے نہ تو وہ بیدہی کو مانتا ہے اور نہ کتاب آسمانی کو جانتا ہے اسیلیے بہتر ہے کہ حضور آپ اُن سے دریافت کرین کہ آیا تمہارا ایمان کیا ہے یہ سُنکر بادشاہی فرمان جاری ہوا کہ فقیرونکو گرفتار کرو چنانچہ افسران وقت تعمیل حکم کرنے لگے منجملہ اُنکے ست گورو مہاراج بھی گرفتار کیے گئے دوسرا حکم شاہی اور نازل ہوا کہ فی فقیر ایک چکی اور سوا من غلہ دیدیا جاوے کیونکہ وہ لوگ مفت بن کھاتے ہین آٹا پیسین چنانچہ ست گورو مہاراج اور بھائی بالے کے پاس بھی چکی اور غلہ آیا غرضکہ سب لوگ بادشاہی حکم کے تعمیل کرنے لگے ست گورو مہاراج کی چکی خود ہی روان ہوئی اس بات کا چرچا پھیلا اور شور مچ گیا اور لوگ آپس مین کہنے لگے کہ لو بھائی (نانک پتا) جو دولت خان کے مودی خانہ کا کام کرتے تھے وہ بھی اس جلسہ مین ہین جو بعد مودی خانہ کے فقیر ہو گئے تھے غرضکہ (برہمنہ خان لودی) کو یہ خبر ہوئی کہ نانک پتا فقیر کی چکی خود بخود چلتی ہے اور بیشک وہ بڑا کامل درویش ہے یہ خبر سُنکر بادشاہ موصوف اُس مصاحب کھتری سے کہ جسکے اغوا سے ایسی حرکت ناشایستہ کا حکم دیا تھا بہت ناخوش ہوا اور حکم دیا کہ فوراً گورو نانک صاحب کو رہائی دو یہ حکم لیکر ایک ملازم شاہی ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے کہ گورو نانک صاحب کو فوراً چھوڑ دیے جاوین چنانچہ افسر جیل نے ست گورو مہاراج کو شاہی حکم سے اطلاع دی کہ اب آپ تشریف لیجائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم یہین بیٹھے ہین کہین نہین جاتے اتنے مین بھائی بالے نے عرض کیا کہ اب حضور تشریف لے چلین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے جو کام کرتار کرائے وہی کرینگے اب کرتار کا حکم یون ہی ہے۔

پیشین گوئی نثر

کہ انکو صاف اٹھا دیا جاوے اسوقت سے سات مہینہ اور سترہ دن اور رہینگے۔

یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور کیونکر اُٹھینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے دیکھوگے غرضکہ جب پانچ ۵ مہینے گذرے تب (پانی پت) کے مقام پر (بابر اور برہنہ خان) کا مقابلہ ہوا اُسوقت برہنہ خان مذکور مارا گیا اور ساتوین دن بابر کی دوہائی پھر گئی پس اُسی وقت بابر دہلی کا بادشاہ ہو گیا اُسوقت پھر لوگ گرفتار کیے گئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ دیکھا بھائی بالے کرتار کے رنگ کا تماشہ۔

غرضکہ ساتوین دن بابر بادشاہ کے سامنے جسوقت کھانا اور پوشاک آئی اُسمین سب کیڑے نظر آئے اُسوقت بادشاہ نے داروغہ باورچیخانہ کو طلب کیا اور کیفیت دریافت کی اُسنے عرض کیا کہ حضور اس کیفیت سے ہمکو آگاہی نہین ہے اور چاولون کی جگہ پر کیڑے

ہوگئے ہین چنانچہ اور لوگون نے بھی عرض کیا کہ حضور اسمین بادرچیخانہ کے ملازمون کا ذرا بھی قصور نہین ہی بادشاہ نے کہا دریافت کرو کہ ہمارے لشکر مین کون شخص کس قسم کا ہی اُسوقت لوگون نے عرض کیا کہ حضور بہت سے لوگ گرفتار کیے گئے ہین منجملہ اُنکے نانک فقیر ہندو بھی گرفتار ہوے ہین کیا تعجب ہی کہ یہ اُنھین کی بددعا کا تماشا ہو یہ سنتے ہی بابر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُنکو زود چھوڑ دو اور اُنکو کیون گرفتار کیا یہ سُنکر (میر حسین) کوتوال نے عرض کیا کہ حضور منجملہ اور لوگون کے سوا وہ بھی گرفتار ہوگئے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُنکو بڑی عزت سے ہمارے سامنے لاؤ چنانچہ کوتوال مذکور نے ست گورو مہاراج کے سامنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے پاک فقیر صاحب آپکو بادشاہ نے بلایا ہی تشریف لے چلیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ چلو بھائی بالے غرضکہ ست گورو مہاراج بابر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے بابر بادشاہ نے ست گورو مہاراج کو اُٹھکر سلام کیا اور عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب تمنے البتہ ایک خدا ہی کو تسلیم کیا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان بادشاہ نے عرض کیا کہ کس طرح یہ اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
لاکھ محمد ایک خداے	लाख मह़म्मद एक खुदाय
الکھ سانچا بے پرواے	अलख सांचा बे परवाह
کئی محمد کھڑے دربار	कई मुहम्मद खड़े दरबार
شمار نہ پاوین بیشمار	शुमार न पावें बे शुमार
رسول رسال دنیا مین آیا	रसूल रसाल दुन्या में आया
جب چاہا تب پھیر منگایا	जब चाहा तब फेर मंगाया
یون صحیح کیا ہی نانک بندے	यों सहीह क्या है नानक बंदे
پاک خداے اور سب گندی	पाक खुदाय और सब गंदे

ست گورو مہاراج کے شبد سنکر بابر بادشاہ نے کہا کہ اے نانک جی صاحب کیا محمد بھی گندہ ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جس نے (روی گوی) وہ پاک نہین ہی (کام) جسکے پیچھے لگا ہی اُسکی عزت نہین ہی اور اے بادشاہ خدا کی تعریف کرنی چاہیے خدا کے بنائے ہوے کی کیا تعریف ہی جو شخص نابالغ یعنے لڑکا ہوا ہی خواہ ضعیف یعنے بڈھا ہوا ہی یعنے پیدا ہوتا ہی اور مرتا ہی وہ ہرگز پاک نہین ہی یہ سُنکر بابر بادشاہ نے کہا کہ اے نانک جی صاحب آپ بہت دور اندیش درویش ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہماری نظر خدا کے حضور مین رہتی ہی پرمیشر مجھپر ایسی کرپا کرے کہ دور نہ کرے اپنے حضور مین منظور رکھے یہ سُنکر بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب خدا کا یہ حکم ہی کہ (فقیر میرا جسم ہی) بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ حق تعالے تو جسم سے پاک ہی جب جسم نہین تو آواز کہان پس جو بولتے ہین وہ دوجا بھاو مین جھک مارتے ہین یہ سُنکر بادشاہ نے دریافت کیا کہ اے نانک جی صاحب آپ کسکے مرید ہین اور کچھ دولت بھی قبول فرمائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کا دیا ہوا سب کوئی کھاتا ہی جو شخص بندہ کی اوٹ لیتا ہی اُسی کو دین اور دنیا کی تکلیف رہتی ہی اسلیے اُس داتا کو ہم نہین چھوڑتے ہین کہ جسکے بھکاری شاہ و بادشاہ

سبھی ہین پس جب اُسکو چھوڑ کر تم سے مانگے وہ احمق دیلے پیر ہی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ ای نانک جی صاحب جہان آپکا جی چاہے وہین تشریف رکھیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج بادشاہ سے رخصت ہوئے۔

ست گورو مہاراج کی تعریف و توصیف سُنکر ایک شخص (بابوترخان) نہایت غصہ مین ہوکر ست گورو مہاراج سے آکر اُسنے کہا کہ ای نانک جی تم کیا سمجھکر بیٹھے ہو کہ جسکی وجہ سے ہم کسی کو مانتے ہی نہین ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ بسنت

रागबसंत

نو سات چوده تین چار کر رت چار بہالی

नौसात चौदह तीन चार कर महलत चार बहाली

ست گورو مہاراج کا شبد سُنکر (بابوترخان) نے کہا کہ اگر ہندو اور مسلمان کچھ نہین ہین تو خدا نے آپ کو کیون پیدا کیا ہی یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (تینو ان گن) یعنے رجوگن وستوگن وتموگن سے خالق نے یہ خلقت پیدا کی ہی چنانچہ ہندو رام وکرشن کہتے ہین اور مسلمان رحیم و رسول کہتے ہین لیکن دونون غفلت مین ہین کیونکہ ایک خدا کو کوئی نہین مانتا ہی بلکہ سچ تو یہ ہی کہ دونون بھرم مین بھولے ہوے ہین بلکہ بید اور کتاب سے دونون دین دوزخی ہین ہان جس نے سچ کو جانا ہی اُنھین کو پار اُتر جانا ہی یہ سُنکر (بابوترخان) مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ای نانک جی صاحب آپ پیر ہین اور مین آپ کا مُرید ہون لیکن یہ تو فرمائیے کہ ہندو بھی دعوی کرتے ہین اور مسلمان بھی دعوی کرتے ہین انمین کون سچا ہی اور کون جھوٹا ہی یا کہ دونون جھوٹے ہی ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی (بابوترخان) اپنے مونہہ سے کہو کہ سب سچے ہی ہین لیکن جو اُسکی درگاہ مین پہنچے ہین وہی سچے ہین اسمین تفصیل کوئی نہین ہی یہ سُنکر (بابوترخان) نے کہا کہ اُسکی درگاہ کے سچے ہونے کی کوئی نشانی فرمائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسکے دل سے دعوی اُٹھ گیا ہی اور ہر صورت مین راضی اور شاکر اور خوش رہتا ہی۔

شبد ست گورو مہاراج

गुरू जी वाक्य

بید وکتب سے پرے ہی نگاہ

जنھون نے جانے درگاہ

बेद कतेब ते परे है निगाह

जिन्हों ने जाने दरगाह

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وسے درگاہ مین سچے یہ سُنکر (بابوترخان) نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج آپ خود ہی خدا ہین و آپ جو فرماتے ہین وہ سب سچ ہی فرماتے ہین۔

(بابوترخان) کا دوست (ادباری خان) تھا اُسنے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر آیا اور سلام علیک کیا بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ خانصاحب اسوقت ادباری خان مذکور نے بھی کہا کہ ای ست گورو مہاراج آپ یہ تو فرمائیے کہ آپ ہندو ہین کہ مسلمان یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد

शब्द

ہندو کی دیہہ

دن چار کی ہونی کھیہہ

हिन्दू की देह

दिन चार की होनी खेह

نام جو اُسکا مٹ بجائے	नाम जोउसका मिट बजाय
نانک ایسا بھیتر ایک خدائے،	नानक ऐसा भीतर एक खुदाय
ہندو جائے مسانے جلتے	हिन्दू जाय मसाने जलते
مسلمان گور گھر کرتے	मुसल्मान गोर घर करते

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہندو و مسلمان دونون غلطی مین ہین کیونکہ ہندو (کرشن) اور مسلمان (محمد) کو مانتے ہین اصل مین دونون خدا کو نہین جانتے ہین ہان جسپر خدا اپنی مہر کرتا ہی انھین کو پہچان بخشتا ہی اُسوقت وہ اپنے تئین بندہ کہتا ہی یہ سنکر (ادباری خان) نے کہا کہ دھن ہین آپ ست گورو مہاراج آپ دھن ہین یہ کہکر کہا کہ ای ست گورو مہاراج اپنے پیر کا ہمکو بوسہ لینے دیجیے یہ کہکر (ادباری خان) نے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک چومے اور آنکھون سے ست گورو مہاراج کے قدم ہمیت لزوم لگائے بعد اسکے ست گورو مہاراج سے (ادباری خان) اور بانوترخان دونون رخصت ہوئے اور آپس مین کہنے لگے کہ آج ہمنے خدا کا دیدار کیا اور ہمارا کُل شک دور ہوگیا اور بوقت رخصت عرض کیا کہ پھر حضور کی کب زیارت حاصل ہوگی بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کی مہر

بعد اسکے ست گورو مہاراج (موضع لکھو کی رندھاوی) یعنے خسرال کی طرف تشریف لائے اُسوقت ست گورو مہاراج سے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین (تلونڈی) جاؤن بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے کچھ دن ہمارے ساتھ اور گذر کر دو بھائی بالے نے عرض کیا کہ بہت بہتر بعد اسکے ایک دن ست گورو مہاراج (اجتی) رندھاوی کے کنوئین پر بیٹھے تھے اُسوقت (اجتی) مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہین (اجتی) لیکن (اجتی) مذکور تو قدم پکڑے ہی رہا اور کچھ دیر ہوگئی اور ست گورو مہاراج سمادھی مین مستغرق ہوگئے بعد کچھ دیر کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرتار کے پیارے اُٹھو اسطرح سے ست گورو مہاراج نے جبکہ تیسری مرتبہ فرمایا تب اجتی مذکور اٹھا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی (اجتی) اب اپنا منورتھ کہو بجواب اسکے اجتی نے کہا کہ آپ سب کچھ جانتے ہین کہنے کی ضرورت نہین ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای اجتی کام تو پورا ہوچکا ہی اب جاؤ قسمت زور آور ہی (رائے بولار سے) تو ہزار قدم آگے ہو الیکن اُسکی نظر دنیا مین نہین کھلی اور تیری نظر دنیا مین کھل گئی ہی یہ سنتے ہی (اجتی) کو روشن ضمیری حاصل ہوگئی اور اُسی وقت (اجتی) کا اور ہی روپ ہوگیا۔

بعد اسکے ایک دن ایک شخص (بوڑھے رندھاوا) اباٹر) جار سے آیا اُسکو سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کو بھیجکر بلوایا جب وہ حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ ای بھائی تم کون ہو بجواب اسکے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور جب تہا تو (سندھو رندھاوی) کا لڑکا کہلاتا تھا اور آپ کے نزدیک ہی رہتا ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جاؤ اُسنے عرض کیا کہ حضور نے مجھکو آج یاد بھی کیا تو کچھ ارشاد نہ فرمایا مین بھی اُمیدوار ہون کہ جو ارشاد ہو اُسکی تعمیل کرون تاکہ میرا بھی انجام بخیر ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جا تیرا منورتھ پورا ہوجاویگا یہ سنکر (بوڑھے) مذکور چلا گیا اُسوقت بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور نے اِسکا اطمینان

تو بہت اچھی طرح سے کر دیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے یہ شخص پورا سادھو ہی صرف اندرونی روشنی نہ تھی بعد اسکے وہی (بوڑھی) مذکور ایک دن ست گورو مہاراج کے حضور کچھ (گھی) لایا گو کہ وہ شخص بہت محنت سے ست گورو مہاراج کے حضور مین وہ گھی وہ لاتا تھا لیکن چوری سے لایا تھا گھی دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ ای بھائی یہ گھی تو کہاں سے لایا ہی اسنے عرض کیا کہ حضور اپنے گھر سے لایا ہون اور میرے والدین نے دیا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی یہ گھی ہمارے کام کا نہین ہی اب تو اسکو واپس لیجا ورنہ مالک ماریگا ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ لفظ سنکر (بوڑھی) مذکور رونے لگا ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ ای بھائی روتے کیون ہو مین نے تو تجھکو کچھ کہا نہین بجواب اسکے (بوڑھی) نے عرض کیا کہ حضور مالک جب ماریگا تب ماریگا لیکن تم تو ابھی مارتے ہو اسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو بھائی بالے یہ کہتا ہی کہ تم تو ابھی مارتے ہو حالانکہ مین نے تو اسکو کچھ کہا بھی نہین ہی یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور نے تو اسکے ساتھ بھلائی کی ہی لیکن اسنے اپنی غلط فہمی سے برا سمجھا یہ سنکر (بوڑھی) نے کہا کہ ای بھائی بالے یہ گورو ہین اسکے ساتھ برابری تو ہی نہین یہ کہکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور روشن چراغ کو کیون بجھاتے ہین اور آپکی ذات تو پورن پرکھ ہی اور نرنکار کے روپ آپ ہین اور کیا مین زیادہ عرض کرون اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای (بوڑھی) تو کرتار کے آگے متھا ٹیک اور پچھلی رات باقی رہے اشنان کر کے کرتار کرتار جپا کر یہ سنکر بوڑھی نے کہا کہ حضور کے درشن کرنا اشنان جوگ ہی غرضکہ جسقدر دیر تک آپ کے درشن ہوئے ہین گویا اتنی دیر اشنان ہی کیا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای (بوڑھی) کرتار تیرے نزدیک ہی ہی لیکن یہ بھی حیلہ ہی اور ای (بوڑھی) تیرے نزدیک بہت آدمی آوینگے اور تجھ سے ملکر بہت لوگ پاک ہونگے اُن لوگون کا اُدّھار تیرے ذریعہ سے ہو جاویگا یہ سنکر (بوڑھی) مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بس اُسی وقت بوڑھی مذکور کی اندرونی آنکھین کھل گئین اور روشن ضمیری حاصل ہو گئی اور پورا سادھو ہو گیا اور کرتار کرتار لگا جپنے بعد اسکے پھر ایک دن (بوڑھی) مذکور ست گورو مہاراج کے پاس آیا اسیطرح (بوڑھی) مذکور نے اپنا دستور کر لیا کہ ایک دن اپنے گھر رہتا اور باقی دن ست گورو مہاراج کے چرنون مین گذر کرتا تھا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے کے کرتار پور تشریف لائے اور بعد تھوڑے دنون کے ست گورو مہاراج نے ایک سخت عبادت کرتار پور مین اس شکل سے کی کہ دو کنوؤن مین دو ڈوریان باندھین ایک سرے سے جپ جی صاحب کا پاٹ شروع کرتے تھے اور جب دوسرے سرے پر پہونچتے تھے تب صرف بھوجن (ایک کنکری آگ کی) کرتے تھے اسطرح تین برس تک تپ کیا۔ ایک دن کرتار کا حکم ہوا کہ ای نانک جی تمہاری عبادت قبول ہوئی لیکن اب تم وہ کام کرو کہ جسمین تمہارے بعد بھی میرے نام نام کا اپدیش سنسار مین ہوتا رہے تاکہ جگت کا اُدّھار ہووے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے کرتار کے آگے متھا ٹیکا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ سب تیرتھون اور تمام مقامون مین پھر کر مین نے دیکھا اور یہ دل مین تھا کہ کوئی ایسے نام کا پریمی ملے لیکن کسی کو نہ پایا خیر اب پھر گنگا جی کے میلہ کو چلکر دیکھتا ہون۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے گنگا جی پر جا کر جو دیکھا تو لاکھون آدمیون کو نہاتے پایا لیکن پرمیشر کا پیارا بھگت کوئی نظر نہ آیا دیکھنے مین تو لاکھون ہی تھے لیکن ست گورو مہاراج کی نظر سے کوئی بھی نہاتا نہ تھا کیونکہ ست گورو مہاراج کی [illegible] درستی تھی

اور لوگون کی جھڑے کی آنکھین تھین کہ جیسے زمین و آسمان کا فرق تھا اتنے مین ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک	श्लोक
تیرتھ نہائے کون گن اوگن کرت رہیا	तीर्थ नहाये कौन गुन औगुन करत रहया
چار بید پڑھانے پتھر پوج دیا	चारों बेद पढ़ाने पत्थर पूजा दिया
عمر و ہاشرین مجھلیان گنگا نہا دیان	उमर पहाड़ीमल्लयां गंगा नाथदिया
جم کونڈی گھت ڈھائیان آسن لائیان	जमकुंडी धर दाहिया आसन लातलया
سندیان خوشیان لنیان عملون ڈرہ پائیان	संदयां रखपधा मानयां अमला नोडर पाइयां
نانک سچے نام بن دھرگ دھرگ جیو دیان	नानक सच्चे नाम बिन ध्रिग २ जीव दिया

یہ اشلوک پڑھکر ست گورو مہاراج نہانے لگے اسوقت بھی آپ نے عجب لیلا کی یعنے اور لوگ پورب رخ کرکے نہاتے تھے ست گورو مہاراج پچھم کا رخ کرکے نہانے لگے بعد اسکے پچھم ہی کے رخ پانی اولیچنے لگے یہ کیفیت دیکھکر سب لوگ کہنے لگے کہ ای پرمیشر کے پیارے تم ہندو ہو کہ مسلمان بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہندو ہین یہ سنکر لوگون نے دریافت کیا کہ آپ اس رخ پانی کسکو دیتے ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے بھی دریافت کیا کہ آپ لوگ کسکو پانی دیتے ہین اُن لوگون نے جواب دیا کہ اپنے پترون کو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تمھارے پتر یہان سے کتنی دور پر ہین لوگون نے جواب دیا کہ (ساڑھے اُنچاس کروڑ جوجن) پر ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پانی اُنکو پہونچا ہوگا یہ کہکر ست گورو مہاراج بھی پانی اُچھالنے لگے لوگون نے پھر دریافت کیا کہ آپ یہ پانی کس واسطے اُچھالتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارے مکان مین ایک کھیت ہی اور وہ ہر فصل مین خشک ہوجاتا ہی اسلیے مین اُس کھیت مین پانی دیتا ہون کیونکہ اُس کھیت کی عجیب کیفیت ہی کہ اجتک بارش کے بھی اُس کھیت مین پانی نہین ٹھرتا ہی یہ کیفیت سنکر لوگون نے کہا کہ ای سائین جی یہ پانی اُس کھیت مین کیونکر پہونچیگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو پترون کو تو اتنی دور پانی پہونچیگا تو میرے کھیت کو کیون نہ پہونچیگا ست گورو مہاراج کی بات سنکر لوگ آپس مین کہنے لگے کہ ای بھائی یہ شخص ضرور ہی مہاپرکھ ہی ہم تو ناحق کو یون ہی بھرم مین پڑے ہین آپس مین کہکر سب نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بعد اسکے سب لوگ اپنے اپنے کام مین مصروف ہوے یعنے کوئی پرمیشر کا سمرن کرنے لگا اور مالا جپنے لگا کوئی گایتری جپنے لگا اور کوئی سندھیا اور کوئی ترپن کرنے لگا سب لوگ اپنی پوجا و سیوا مین مصروف ہوے اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو ہندو نرک کو جاتے ہین یہ سنکر لوگون نے کہا کہ ای سائین جی پرمیشر کا نام جپنے سے بھی کوئی نرک کو جاتا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو من تو تمھارا بیوپار اور بیوہار مین لگا ہوا ہی اور دنیا مین پھنسا ہوا ہی اور ظاہر تم پرمیشر کا نام لیتے ہو تو کیسے ہو سکتا ہی ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ کلمہ سنکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب ہم لوگون کو بھی آپ اپنا سکھ کیجیے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو مین پرمیشر کے پیارے کو ڈھونڈھتا پھرتا ہون اور تم کو سکھ کیسکا کرون بجواب اسکے اُن لوگون نے کہا کہ ای مہاراج اب چاہے جو ہو لیکن ہمارے گورو تو آپ ہی ہین بعد اسکے اُن لوگون نے رسوئین بنائی اور بہت

عجز و انکسار سے ست گورو مہاراج کے پاس آکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج پرشادی پا لیجیے پرمیشر کے نمت اٹھکر پا لیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج پرمیشر کا نام لیکر اٹھے اور انکے چوکہ مین جا بیٹھے لیکن جب انکے کان کیطرف خیال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب یہ چوکہ ہمارے کام کا نہین ہی کیونکہ سوچا نہین رہا جب تک کہ تم نہ آئے تھے سوچا تھا تمہارے ساتھ نہ بچہ سے چھین گیا ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

کوبدھ ڈومن کُدائیا کسائن پرنندا گھٹ چوہڑی کرودہ چنڈال
कुबुधडोमनकदाइयांकसांइपर निन्दाघट चुह्रड़ीक्रो धेचंडाल
کارے کڈھی کیا تھیوے جا چارے بیٹھیان نال
कारिकढी क्या थीऐजांचारे बैठयां माल

یہ سُنکر لوگون نے پوچھا کہ ای مہاراج چوکہ پوتر کیونکر ہووے ست گورو مہاراج نے پھر یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

سچ سنجم کرنی کاگن ونٹر نام جپےہی
सच संजमकरनी का ग्रुन चड़ नामजपेह्रो
نانک آگے اوتم سوئی جو پاپ بندھن دئی ہے
नानिक आगेउत्तम सोई जोपापा पंधन देई

ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ اشلوک سُنکر جسقدر لوگ وہان موجود تھے اٹھکر قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ای مہاراج ہماری بھی گت کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تم پرمیشر کے نام پر جسقدر مال و اسباب رکھتے ہو ارپن کر دو ان لوگون نے فوراً ہی ست گورو مہاراج کے حکم کی تعمیل کی یعنے جسقدر مال و اسباب رکھتے تھے پرمیشر کے نام پر ارپن کر دیا پھر کیا تھا ست گورو مہاراج نے بھی اُنپر کرپا کی اور سب کو ست گورو مہاراج نے اپنا سکھ کیا چنانچہ وے لوگ پرمیشر کا نام جپ کرکے سدگتی کو پراپت ہووے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج کرتار پور مین تشریف لائے اُسوقت ست گورو مہاراج کے دھیان مین آیا کہ اپنے ہی انگ سے ایک شخص (انگد) نامے پیدا کرنا چاہیے اور اُسی کے ہاتھ مین نام کا بھنڈارہ سپرد کرنا چاہیے کیونکہ نرنکار کا حکم ہی تاکہ سنسار کی گتی مکتی ہووے جیسے ہی ست گورو مہاراج نے یہ بات خیال کی ویسے ہی نرنکار کا حکم آیا کہ ای نانک جی تم میرے پاس آؤ چنانچہ ست گورو مہاراج نے دست بستہ ہو کر بنتی کی کہ ای پاربرہم آپ کا حکم ہی کہ تیرا پنتھ چلیگا اور میرے نام کا اوپدیش جگت کو دے اور کلجگ مین جگت کے لوگون سے میرا نام جپائے اسلیے میری عرض یہ ہی کہ کوئی اپنا بھگت بھیجیے تاکہ مین اسکو جگت کا اوپدیش دینے والا تیرے نام کا گورو کرکے تھاپون یہ سُنکر نرنکار نے کہا کہ ای نانک جی جب مین نے باون ۵۲ اوتار دھارن کیا تھا اُسوقت (تلوچن رکھی) کو گورو کرکے تھاپا تھا کیونکہ رکھی موصوف پہلے بھی منیشٹرون اور دیوتاؤن کے گورو تھے اور تپشیا بھی بہت ہی کی تھی بعد اسکے (تریتا جگ مین اُس سے بھگتی بھی کرائی تھی بس اب میرے من مین ہی کہ انھین (تلوچن رکھی) اپنے گورو کو بھیجون یہ کہکر سری ٹھاکر جی نے (تلوچن رکھی) سے کہا کہ ای گورو جی اب تم کلجگ کے جیوون کو اوپدیش دیکر سنساریون کو اودھار کرو اور میری بھگتی کراؤ اور نانک جی کا پنتھ چلاؤ بس پاربرہم کی آگیا پا کر (تلوچن رکھی) جی رخصت ہووے اور آکر کلجگ مین بہ ملک پنجاب موضع (دنے کی سرائے) مین (تیہن کھتری) کے گھر مین (پھیرو نامی) کے یہان اوتار لیا اُسوقت آپکا نام (لہنا) قرار پایا آپ کو کیا کہنا تھا گیان لیکر جنمے ہی تھے

لڑکپن ہی سے شُدھ سرشت یعنی اچھی تھی جب آپ کی عمر چودہ برس کی ہوئی تو موضع (کھریا کی کھڈور) مین آپ کی شادی کہ جسکا نام (اہی کھتری تھا) ہوئی جب آپ کی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی تب آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام آپ نے (داسو) رکھا بعد اسکے ایک لڑکی بھی آپ کے ہوئی اُسکا نام آپ نے (امرو) رکھا اور آپ کی استری کا نام (بیرائی) تھا جب داسو جی کی عمر پانچ سال کی ہوئی اُسی زمانہ مین بلوچیون کی لڑائی ہوئی تھی چنانچہ اُسی لڑائی مین (موضع متے کی سراے) جہان پر آپ کا مکان تھا تباہ و برباد ہو گیا اُسوقت آپ نے اپنی سکونت اپنی خسرال یعنی (موضع کھریا کی کھنڈور) مین اختیار کی وہان پر ست گورو مہاراج نانک نرنکاری کے شبد اکثر لوگ گایا کرتے تھے بلکہ ایک سکھ وہان رہتا تھا کہ جو ہر وقت گورو گورو ہی جپتا تھا اور باقی لوگ وہان کی دیوی وغیرہ کی بھی پرستش کرتے تھے وہ سکھ جو گورو گورو جپتا تھا وہ آپ کی خسرال کے مکان کے قریب ہی رہتا تھا ایک دن سکھ مذکور جپ جی صاحب کا پاٹ کرتا تھا اتنے مین آپ نے اُس سے دریافت کیا کہ ای بھائی جی یہ شبد جو تم پڑھتے ہو کسکا ہی اس سکھ نے جواب دیا کہ یہ شبد نانک جی صاحب کا ہی بس اُسی وقت آپ کے دل مین آیا کہ جسکا یہ شبد ہی اُسی کو مین گورو کرونگا۔

بعد اسکے آپ بھی لوگون کے ساتھ درگا پوجن کو چلے چونکہ راستہ کرتارپور ہو کر تھا میلا کرتارپور مین اُترا آپ نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ موضع کسکا ہی لوگون نے کہا کہ نانک بیدی کا ہی اتنے مین ایک شخص نے کہا کہ ای لہنا جی تم جنکے شبد گاتے ہو اُنھین کا یہ گانون ہی ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی آپ کو معلوم ہوا کہ سیوک میرا راج کا دھنی یہان آیا ہی جسکو میرا پنتھ چلانا ہی اتنے مین ست گورو مہاراج باہر راستہ مین آ کھڑے ہوے اور سب لوگون سے علیحدہ آ کھڑے ہوے اور لہنا جی کو ملے اُسوقت آپ نے خود ست گورو مہاراج ہی سے کہا کہ ای پرمیشر کے پیارے نانک بیدی کے درشن کی میری خواہش ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل بھائی آگے ہو تو بعد اسکے لہنا جی آگے آگے اور ست گورو مہاراج پیچھے پیچھے دھرم سالہ مین آ کھڑے ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گھوڑے دروازہ پر باندھ دو اور تم اُس دروازہ پر جا کھڑے ہو بعد اسکے ست گورو مہاراج دوسرے راستہ سے اندر تشریف لے گئے اور جبکہ اندر پہونچے تب ست گورو مہاراج سنگاسن پر تشریف لے گئے اور لہنا جی اُسوقت اپنے دل مین کہنے لگے یہ تو وہی شخص ہین کہ جو پیشتر مجھکو راستہ مین ملے تھے اور اپنے ساتھ ساتھ یہانتک لائے تھے افسوس کہ مجھکو پیشتر سے کچھ آگاہی نہ ہوئی اور بوجہ نہ آگاہی کے مین نے کچھ تعظیم بھی نہ کی گھوڑے پر سے بھی نہ اُترا مین بڑا گنہگار ہون اپنے دل مین بہت نادم و پشیمان ہو کر ست گورو مہاراج کے قدم پر گر کر متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پور کنبان سکھ ہی آپ نے عرض کیا کہ آپ کے درشن کرنے سے سب سکھ ہو جے غرضکہ لہنا جی اُسوقت مارے ندامت کے کچھ بول نہ سکے لیکن اپنے دل مین کہا کہ اس مرتبہ پہلی ملاقات ہی اگر اب کی مرتبہ اپنے گھر گیا تو دوسری ملاقات مین اپنا حال عرض کرونگا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پور کہان تیرا نام کیا ہی آپ نے جواب دیا کہ حضور میرا نام (لہنا) ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی تجھکو لہنا ہی مجھکو دینا ہی اب تیرا نام آج سے (انگد) ہی اور تو میرے انگ سے پیدا ہوا ہی مین تجھ سے کبھی جدا نہ ہونگا خیر اب تم جاؤ اور کل پھر تم آؤ اب (لہنا جی) نے اپنے دل مین غور کیا کہ یہ شخص مہا پورکھ ہی میرے دل کی بات اپنی روشن ضمیری سے انھون نے دریافت کر لی اپنے دل مین یہ سوچکر اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر متھا ٹیک کر اپنے میلہ کے ساتھیون مین آ گئے اور سب سے کہنے لگے کہ ای بھائی اب تو تم سے میری رام رام ہی لوگون نے دریافت کیا کہ کیا تم کہتے ہو کیا تم یہین رہوگے جاترا کو نہ جاؤگے بجواب اسکے لہنا جی نے کہا کہ جس واسطے مین دیوی جی کے پاس

جاتا تھا وہ میرا اطمینان نہین ہوگیا لوگون نے کہا کہ ای لہنا جی ہمارا کیا حال ہوگا لہنا جی نے کہا کہ ای بھائیو اب تو تم جا کر دیبی کے درشن کرو جب تم وہان سے پلٹ کر آؤگے تو وہ گورو تمہارا بھی بھلا کریگا جب صبح ہوئی میلا درگا جی کی جاترا کو روانہ ہوا اور لہنا جی صاحب اپنے گھر کو واپس آئے لیکن اس بات کی کسی سے چرچا تک بھی نہ کیا گھر کے لوگون نے کہا کہ دیبی جی کے درشنون کو تم نہین گئے کیون پلٹ آئے آپ نے جواب دیا کہ سنگت کے لوگون کو رخصت کر آیا ہون لوگ خاموش ہوگئے ۔

اب لہنا جی کا دل ست گورو مہاراج کے چرنون کے فراق مین بیچین تھا جب رات گذری اور صبح ہوئی تو آپ نے اپنے سالے سے کہا کہ ایک من جنس تول کر لے آؤ اُسنے رسد لا دیا اُس جنس کو لہنا جی صاحب خود اپنے سر پر لیکر چلے حالانکہ اُسوقت آپ سے سالے نے کہا کہ کسی مزدور کے سر پر رکھا کر رسد لیجاؤ بلکہ سالے نے یہ بھی کہا کہ مین بھی چلتا ہون یہ سُنکر آپ نے جواب دیا کہ ای بھائی اگر کچھ دولت ملے تو تم دوسرے کو کیون دو بلکہ اب تم سے پوچھتا ہون کہ تم وہ دولت دوسرون کو دیدو یہ سُنکر اُنکے سالے نے جواب دیا کہ اگر مین کہین کچھ دولت پاؤن تو مین خود کھاؤن دوسرون کو ہرگز ہرگز نہ دون بعد اسکے لہنا جی صاحب وہ جنس لیکر ست گورو مہاراج کے قدمون مین آئے اور ماتا جی یعنے ست گورو مہاراج کی استری کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا ماتا جی نے دریافت کیا کہ ای بیٹا تو کون ہے آپ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو سرکار کا سکھ ہونا ہے اسلیئے میری یہ نذر قبول فرمائی جاوے اور یہ بتلائیے کہ ست گورو مہاراج کہان تشریف رکھتے ہین یہ سُنکر ماتا جی نے وہ نذر رکھ لی اور فرمایا کہ اسوقت دھانون کے کھیت مین ہین چنانچہ آپ اُس مقام پر پہنچے نزدیک پہونچکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر جا کر رکھدیا ست گورو مہاراج نے انگد جی صاحب کا سر اُٹھایا پھر کیا دیر تھی جوت مین جوت آ ملی انگد جی نے عرض کیا کہ مین بھی اس کھیت کی گھاس صاف کرون یہ سُنکر ایک شخص کو حکم ہوا کہ آپ کو بھی ایک کھرپی دیدو کھرپی لیکر آپ بھی گھاس اُکھاڑنے مین مصروف ہوئے تھوڑے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا بھوسے نہ بنے گا بس تم گھاس جمع کر کے مکان لے چلو یہ ارشاد سُنکر آپ فوراً پانی سے گھاس نکالکر اور صاف کر کے ست گورو مہاراج کے گھر کو لے گئے اُسوقت آپ کپڑے بہت اچھے پہنے ہوئے تھے گھاس لانے مین سب کپڑے خراب ہوگئے ست گورو مہاراج سے ماتا جی نے کہا کہ دیکھیے آپ کی بھی کیسی عادت ہے کہ بھلے آدمی کو گھاس لانے کو آپ نے حکم دیدیا اسکے کپڑے سب خراب ہوگئے اور کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ لاتا جب ایسا کام اس سے لیا جاویگا تب دوبارہ یہ کاہے کو آویگا بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ کیچڑ نہین بلکہ کیسر ہے اور اِنکے سر پر گھاس نہین دین دنیا کا چتر ہے کیونکہ یہ شخص میرے انگ سے ہے یہ بات سُنکر انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے بھی انگد جی صاحب کو اپنے گلے سے لگا لیا اور ہر طرح سے بھرپور کر دیا پھر کیا ماضی حال استقبال کا کمال ہوگیا اُسوقت سے انگد جی صاحب ست گورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوئے بعد اسکے وہ میلا جو دیبی جی کے درشنون کو گیا تھا واپس آیا اور واپسی مین وہ لوگ بھی ست گورو مہاراج کے درشنون سے فیضیاب ہوئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو بھی سنتوکھ دیا صبح کو سب میلا اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا لیکن انگد جی صاحب وہین حاضر باش رہے اور شب و روز ست گورو مہاراج کی خدمت سے آپ کو کام رہا اِسمین سب طرح کا آپ کو آرام رہا ایک رات کو پچھلے وقت ایک عورت سُوہی پوشاک پہنے ہوئے ست گورو مہاراج کے مکان سے نکلی اور اُس وقت انگد جی صاحب ست گورو مہاراج کے اشنان کے واسطے جل بھرکے لیئے آتے تھے آپ نے اُس عورت سے دریافت کیا کہ تو کون ہے

اسنے کہا کہ مین درگا بھوانی ہون اِس مندر کی خدمت کرتی ہون یہ طاقت اِنھین سنت کی بدولت ہی لہنا جی عرف انگدجی صاحب نے متھا ٹیکا۔

ایک دن ست گورو مہاراج کا پیر ہلتا دیکھکر انگدجی صاحب نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ گیت سنگت درشن کرکے جاتے تھے یہ سُنکر لہنا جی نے متھا ٹیکا۔

ایک دن ست گورو مہاراج کا چہرہ خشک اور سر پر کچھ خاک دیکھکر انگدجی صاحب نے دریافت کیا کہ ای سچے بادشاہ آج دھول لگی ہے اور چہرے پر خشکی ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تھا ایک چرواہا جھاڑیون مین بکریان چراتا ہے اور محبت کے ساتھ آرتی سوہیلا بھی پڑھتا ہے سو تھا جس جگہ کوئی شخص سوہیلا پڑھتا ہے مین اُس جگہ پر ضرور ہی جا پہونچتا ہون اسی وجہ سے چہرے پر خشکی ہے اور خاک بھی لگی ہے یہ سُنکر انگدجی صاحب نے اُس چرواہے کو بلوا کر کہا کہ ای بھائی سوہیلا رات کو بہت اچھی جگہ صاف بستر و مقام پر بیٹھ کر پڑھا کرو تو ہمارے گورو انگ سنگ رہینگے اور یہی حکم کل سنگت کو دیا کہ پاٹ اچھی جگہ پڑھنا چاہیے تاکہ ست گورو مہاراج کو وہان جانے مین تکلیف نہ ہو سنگت نے یہ حکم سُنکر متھا ٹیکا غرضکہ تین۳ برس انگدجی صاحب نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر رہکر خدمت کی اور چوتھے۴ برس ست گورو مہاراج کی اگیا پاکر موضع (متے کی سرائے) کو گئے جب وہان کے لوگون نے سنا کہ لہنا جی دیبی جی کے درشن جاتے وقت ست گورو مہاراج کے یہان رہگئے اور اب وہ وہین رہتے ہین اور فی الحال یہان آئے ہین انگدجی صاحب کے ملنے کے واسطے لوگ سن سُنکر آئے آپ نے بھی سب سے اُٹھ اُٹھکر ملاقات کی اُس مقام پر ایک شخص (تخت مل) نامی چودھری تھا وہ گورو انگدجی صاحب کے پاس آیا اور آکر قدمون پر گرا لہنا جی نے کہا کہ آؤ گلے ملین یہ سُنکر چودھری مذکور نے کہا کہ ای لہنا جی تم مہاپورکھ کے پاس سے آئے ہو اسلیئے تمہارے قدمبوس ہونا ہی بہتر ہے اور تم خود بھی مہاپورکھ ہو یہ سُنکر انگدجی صاحب نے چودھری مذکور کو بہت خوش کیا اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی کہا کہ چلو چودھری جی صاحب تم سری گورو نانک جی کے درشن کرو تو تمکو بھی بڑا ہی سکھ ہو اور پھر تمکو کسی بات کی کمی نہ رہیگی اسوقت اور لوگون نے بھی ہاتھ جوڑکر کہا کہ کچھ ہم پر بھی کرپا کیجیے یہ سُنکر انگدجی صاحب نے راگ سوہی مین یہ شبد فرمایا۔

شبد راگ سوہی	शब्द राग सोही
گورو انگدجی صاحب	गुरू अंगद जी साहब
جنکے بھانڈے بھاو تنا سنوارسی	जिनके भांडे भाव तिनां संवारसी
سکھی کرے پساؤ دکھ بسارسی	सुखी करे पिसाव दुख विसारसी
سہسا بھولے نانہہ سر پر تارسی	सहसा भूले नांह सिर पा तारसी
تن ملیا آئے جنکو لکھایا	तिन मिलया आय जिनको लिखाया
امرت ہرکا ناون دیوے دکھایا	अमृत हर का नाव देवे दिखाया
چلے ہی ست گور جاسے بھوا ہی نہ بھایا	चलोहे सतगुरु भाप भवहि न भिखाया
جاکو محل حضور دوجے نوے کیسا	जाको महल हजूर दूजे निवे केसा

در در واڑین نانہ موے پوچھے تینا
दर दर वाड़ी नाहँ मूले पूछे मैसा
پھوٹے تاکے بول صاحب نظر جیس
छूटै ताके बोल साहब नजर जैसा
گھلے اٹھری آپ جس ناہین دوجا مت کوئی
घले आड़े आप जिस नाही दूजा मत कोइ
ڈھاے اوسارے ساجی جانڑے سب سوئی
ढाए उसारे साजी जाने सब सोइ
نادن نانک بخشے سندر کرم ہوئی۔۔
नांव नानक बखसै सुन्दर कर्म होइ

جسوقت ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب کو گھر کے جانے کے واسطے ارشاد فرمایا اُسوقت یہ بھی فرمایا تھا کہ بچا میرے نزدیک مع خاندان کے کھڈور سے یہین آجاؤ اسوجہ سے گورو انگد جی صاحب مع تمام خاندان کے کرتارپور ہی مین آگئے ست گورو مہاراج نے انگد جی صاحب کی اطاعت و فرمانبرداری سے بھرپور کر دیا ایک دن انگد جی صاحب نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ انترجامی ہین اور ہماری گت تمہین جانو بس اُسی وقت ست گورو مہاراج نے سب سنگت کو حکم دیا کہ گورو انگد جی کے چرنون مین متھا ٹیکو اور یہ بھی فرمایا کہ اب سب چیزون کے یہی مالک ہین جو چاہین سو کرین ـ

بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک دن راوی ندی کے کنارے بیٹھے تھے اور انگد جی صاحب بھی وہین موجود تھے ڈیڑھ پہر رات باقی تھی اُسوقت ست گورو مہاراج نے اشنان کیا اور کرتار کے سمرن و بھجن مین معروف ہوے اسوقت صفت نرنکار کی کہا کہ واہ سچے بادشاہ تیری صفت کوئی نہین کرسکتا ہی بلکہ کسی سے ہو ہی نہین سکتی ہی مین خود تیری صفت ہون بس مین کہا کہ سکتا ہون ہان البتہ تیرا نام لیتا ہون بلکہ مین اُنکی بھی کچھ صفت نہین کرسکتا ہون کہ جو تیرا نام لیتے ہین ایک دل ہوکر جپ کرتے ہین تمام اُمید کو چھوڑکر تیرے ہی نام پر بھروسا کرتے ہین اور دھیان صرف تجھی مین لگاتے ہین پس وہ تو مکت ہی ہوگئے اور جو لوگ صبح اُٹھکر تیرا نام لیتے ہین مین اُن لوگون کا جاپ کرتا ہون سچ ہی کہ وہ لوگ بڑے دولتمند ہین بلکہ پورے ساہوکار وے ہین اے صاحب اُس امرت بیلا کے حفاظت بہت ہی کیونکہ بہت سا اُن ایسے ہین کہ اچھے و نیک راستہ سے لوگون کے دل پھیر دیتے ہین اسی وجہ سے اِس بُرائی کو اُسکو جاننا چاہی ایسے سوروان وے ہین کہ جنکو ساہون اور بادشاہون سے کچھ کام نہین ہی بس اُن سوروان کے آگے البتہ کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور جو لوگ پرمیشر کا نام نہین لیتے ہین اُنسے وہ سوروان پہلوان جودھا جُدھ کر کے بھگا دیتے ہین اور یہ پہلوان ہمیشہ اُنسے لڑتے رہتے ہین مگر یہ بھی بہت سچ ہی کہ کوئی پہلوان جو پورا ہو وہ اُنکا مقابلہ کرے کیونکہ مخالف آٹھون پہر اپنے داؤن گھات مین لگا ہی رہتا ہی وہی بڑا بیر و سوروان ہی کہ جسکے دل مین پچھلی رات کو پرمیشر کے سمرن کی فکر لگی رہتی ہی کیونکہ دل کی تو یہ کیفیت ہی کہ دن مین چار پہر ہوتے ہین وہ حسب ذیل مین جاتے ہین ـ

یعنی

۱۔ پہلے پہردن کے اگر کچھ من بھی لگا ـ ۲۔ دوسرے پہردن کے بہتیری راہون مین دل دوڑایا اور روزگار یا اور کسی قسم کے لالچ وغیرہ خوب ڈوب کر غوطہ کھاے ـ ۳۔ تیسرے پہردن کے بھوک و پیاس نے آدبایا اُسوقت پیٹ بھر کے کھانا کھایا اور پانی پیا بس نیند اور آلس نے آگھیرا آنکھین بند کر کے سو رہے ـ ۴۔ چوتھے پہردن کے پھر سب وہی دھندے اور وہی لالچون مین لگ گئے جب اُنکی گردن پر شیطان سوار ہوا تو کہنے لگے کہ مجھکو کسی کا ڈر نہین اور غرور مین ڈوب کر پکارنے لگے مجھ سا کوئی دوسرا

ہی نہین اسیلیے مجھکو کسی کا خطرہ نہین غرضکہ کسی وقت مین پرمیشر کو یاد نہ کیا۔

حالانکہ سب وقت پرمیشر کی یاد کے واسطے ہی ہین تاہم جو شخص امرت بیلہ مین صدق دلسے محبت کے ساتھ صفت کرے تو اُسکی عبادت گویا آٹھ پہر کی متصور ہی اور اٹھارہ تیرتھون کا پھل اُس شخص کو ملتا ہی۔

ست گورو مہاراج نے جسوقت یہ سب فرمایا تو انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ جو انکو ایک پہر کا بھاؤ ہی بہت ہی اور جو جیو بھگونت کو آٹھو پہر یاد کرتے ہین اُنکے مین بلہار یعنے قربان ہوتا ہون۔

ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب کی زبان سے یہ سنکر فرمایا کہ بچا مین نے تیرے اوپر ہاتھ رکھا ہی اسیلیے تو بھی اُستتی کر یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے کہا کہ اے سچے بادشاہ آپ ہی پورے گورو ہین مین نے تو آپ ہی کو پایا ہی اور جنکو آپ پورے گورو ملے ہین وہ بیشک ساہوکار ہوگئے ہین انکو آٹھو پہر اور کوئی رنگ ہی نہین لگتا ہی گو کہ وہ کیسے ہی مایا مین بھی لگے ہون لیکن مثل کنول کے پھول کے سب سے علیحدہ ہی رہتے ہین اور بلکہ وہ آٹھو پہر بے پرواہی بہ جپتے ہین اور صرف واہ گورو کے رنگ مین رنگے رہتے ہین انکے روپ کے درشن کا کوئی انت نہین ہی بس جسپر پرمیشر کی مہربانی ہوگی اُسی کو پورا گورو ہی ملیگا۔

یہ بچن انگد جی صاحب کے سنکر ست گورو مہاراج بہت خوش ہوے اور اُسوقت انگد جی صاحب کے سر پر ست گورو مہاراج نے ہاتھ رکھا اُسوقت انگد جی نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج پچھلی رات کے جاگنے کے اور پھل بھی فرمایئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا یہ جیو کسی کے جگانے سے نہین جگتا ہی بلکہ ہٹھ کرکے بھی نہین جگ سکتا ہی جب پرمیشر ہی اِس جیو پر مہربانی کرتا ہی اور اِس جیو کے اندر اپنی مہربانی اور کرم بخشی ڈالتا ہی تب ہی یہ جیو جگتا ہی اُسکو البتہ بانی سے محبت ہوتی ہی تب یہ جیو پچھلی رات کو جگتا ہی اُسوقت کے نام جپنے کا پھل یہ ہی کہ پرمیشر کی درگاہ مین امرت بیلہ امرت تقسیم ہوتا ہی اور خود صاحب اپنی کرپا کرتا ہی تو امرت دیتا ہی لیکن جسطرح پر کہ سونا پہلے صراف کی نظر چڑھکر اور بعد اُسکے کسوٹی لگ کر تاؤ چڑھکر کھرا ہوتا ہی ویسے ہی جو پرانی امرت بیلہ مین اشنان کرکے واہ گورو کا نام جپتے ہین سو پرمیشر کی درگاہ مین مقام پاتے ہین یہ سنکر پھر انگد جی نے ارداس کیا کہ اے سچے بادشاہ باقی سات پہر کا کیا پھل ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا باقی سات پہر کے ساتھ ہی کام مین چاہیے کہ کسی وقت مین غفلت نہ کرے اور نہین تو پچھلی رات کو تو واہ گورو کا سمرن ضرور ہی کرے اور ہند وشاستر پڑھے یا پڑھنے والے کے پاس ہی جا بیٹھے وہان پر پاپ اور پن کا بچار ہوتا ہی یعنے پن بھلا ہی اور کوڑہ خراب اِس سے عمر گھٹتی ہی پرمیشر کی درگاہ مین جھوٹ کے واسطے جگہ نہین ہی کھوٹے وہی ہین جنکے دلون مین کپٹ رہتا ہی اور جھوٹ بولتے ہین اور کوڑہ وکپٹ کمائی کرتے ہین وہ لوگ اُسکی درگاہ سے نکالے جاتے ہین اور جو لوگ سچ کمائی کرتے ہین اُنکو اُسکی درگاہ سے شاباشی ملتی ہی بس وہ لوگ ہمیشہ ہی اُس مین بغیر اُسکے نام کے جو گفتگو ہی وہ محض فضول اور بیکار ہی دکھ اور سکھ سب صاحب کے اختیار مین ہی جو صاحب کو یاد کرتا ہی اُسکا بھلا ہوتا ہی اور جس طرح پر وہ چاہتا ہی رکھتا ہی آدمی کو چاہیے کہ جو بولے وہ پرمیشر ہی کا نام بولے جس سے اُسکی سانس سوپھل ہو وے۔

یہ سنکر انگد جی صاحب نے ارداس کیا کہ اے سچے بادشاہ پرمیشر کہان قیام کرتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن بچا آٹھ کھنڈ پرتھوی یعنے زمین ہی اور نوان کھنڈ یہ سر ہی تمام زمین کا بسارا یعنے آٹھون کھنڈ کا اِس جسم مین ہی اور جسم اِسی سے پیدا

یعنے پاک ہوتا ہی یعنے جو پرمیشر کا نام ہی اُسمین پرمیشر کی بھگتی اِس جسم مین کھوجتے کھوجتے بھگونت کو پاجاتے ہین جنھون نے ایشر کو بلاس کیا ہی وے لوگ کرم ونت کہلاتے ہین پس اُسی کو گورو بھی ملا ہی بلکہ اُسکو پرمیشر کا ظاہری درشن ہوا ہی -

یہ سُنکر انگدجی صاحب نے پھر ارداس کی کہ ای سچے بادشاہ گورو بھی تمھین ہو اور گوبند بھی تمھین ہو بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا تجھپر پرمیشر کی مہربانی ہوئی ہی اور بہت ہی کرم بخشی ہوئی ہی بلکہ تیرے پیچھے جگت نام کی ارادھنا کریگا جنکے ہردے مین نام بسا ہی وے لوگ پر اُپکاری ہوئے ہین یہانتک کہ پرمیشر اُنکے قابو مین ہوجاتا ہی لیکن ای بچا تم بھی گورو و پرمیشر کا سچا - شبد - نام دان - اشنان - سیتل - سنجم - پر اُپکار - سنساریون کو ڈرانا یہ سُنکر انگدجی صاحب نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر ستھا ٹیکا اُسوقت ست گورو مہاراج بہت ہی پرسن ہوے -

ایک دن ست گورو مہاراج راوی ندی پر نہاتے تھے جاڑے کا موسم تھا پانی برستا تھا ہوا چل رہی تھی انگدجی نہاکر دریا کے باہر بیٹھے تھے اور ست گورو مہاراج دریا کے اندر کھڑے تھے اُسوقت انگدجی صاحب سردی کے مارے بیہوش ہوگئے جبکہ ستگورو مہاراج دریا سے باہر تشریف لائے کرتار کے آگے ڈنڈوت وبندنا کرکے کپڑے پہنے انگدجی کو جو دیکھا تو بیہوش پایا یہ دیکھکر ستگورو مہاراج نے پیرون سے ہلایا اُسی وقت انگدجی کو ہوش آیا ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ بچا کیا ہی انگدجی نے عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ آپ سب جانتے ہین میرے کپڑے پانی سے بھیگ گئے تھے اور مین اچھا بھلا ہون ٹھنڈک جاتی رہی یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے خوش ہوکر فرمایا کہ بچا جو سیوا مین کرتا ہون وہ تمھارے ہی لیے کرتا ہون بلکہ یہ سیوا سکھون کے واسطے ہی کرتا ہون تاکہ جو شخص نانک پنتھی ہونگے اُنکی مُکت ہوگی -

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے ایک تپ شروع کیا اُسوقت ایک ہی چادر بچھاتے تھے اور ایک ہی چادر اوڑھتے تھے اور ایک ٹیکا سر پر باندھتے تھے اور زبان سے فرماتے تھے (تیرا نام سوہا دا وقت سوہا دا) اور کبھی دھرم سالہ مین آکر بیٹھتے تھے اور سکھون کو امرت پرشادی کھلاتے تھے اور جو کوئی سکھ سیوک کچھ لے آتا تھا اُسکو لیتے نہ تھے اور اگر کوئی گیانی خواہ دھیانی یا اتیت وبیراگی جس خواہش سے آتا تھا اُسکی ست گورو مہاراج وہ خواہش پوری کرتے تھے اور اُسوقت ہر ایک جگہ ست گورو مہاراج کے نام کا جپ ہوتا تھا اور دنیا دار لوگ بہت آتے تھے خلقت اکٹھا ہوتی تھی اِسوجہ سے غل وشور زیادہ ہوا کرتا تھا اسی وجہ سے ایک دن ست گورو مہاراج سنساریون کے کام دیکھکر اوداس ہوکر سب سے علیحدہ جا بیٹھے چنانچہ وہان بھی خلقت کا ہجوم آنے لگا اُسوقت ست گورو مہاراج کے دل مین آیا کہ اِس جنجال سے ہمکو کیا فائدہ ہی -

ایک دن سب لوگ سوتے تھے ست گورو مہاراج باہر نکل گئے اُسوقت گورکھ ناتھ آملے اُسوقت اُس مقام پر صرف تین ہی صاحب تھے یعنے ست گورو۱ مہاراج اور انگدجی۲ صاحب اور گورکھ ناتھ۳ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای انگد یہ گورکھ ناتھ ہین یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ آدیس آدیس نانک بتاجی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نرنکار کو آدیس اُسوقت گورکھ ناتھ نے کہا کہ ای بتاجی تم نے تو بڑا آڈمبر کھڑا کیا ہی اور اب یہ تو بتاؤ کہ کوئی ساتھی بھی کیا ہی بلکہ مین تو چار کھونٹ بھرم آیا لیکن کسی کو ساتھی نہ پایا بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ساتھی کس طرح کا ہونا چاہیے گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ جس طرح کا من ہی اگر ایسا ساتھی ملے تو رکھنا چاہیے یعنے جیسا گورو ہووے ویسا ہی چیلہ ملے تو رکھنا چاہیے جسطرح کہ جگتی شبد مین کہی ہی ایسا چیلہ ملے تو بھلا ہی جس چیلہ کو گورو کی

جو نہین اُس چیلہ کو رکھنا دکھ ہی اِسواسطے مین تنہا ہی رہتا ہون اور تنہائی پسند کرتا ہون ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا انگد گورکھ ناتھ کو آدیس آدیس کہو یہ سُنکر انگد جی نے گورکھ ناتھ کو آدیس آدیس کہا اُسوقت گورکھ ناتھ نے کہا کہ ای بالکے خوش رہو تیرا بھلا ہو اور تو بھی بڑا مہا پورکھ ہوگا۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خلقت بہت اکٹھا ہوتی ہی کیا کیا جاوے بجواب اِسکے گورکھ ناتھ نے کہا کہ لنگر ایک وقت کیا کرو تو لوگ آپ ہی ہٹ جاوینگے اُسوقت سے ست گورو مہاراج نے لنگر کے واسطے ایک وقت کو حکم دیا بعد اِسکے یہ بھی حکم دیا کہ سب کو دیکھو لیا کرو جب سکھ لوگ دیکھنے لگے تب بہت لوگ اُٹھ گئے بعد تھوڑے سے بیٹھے رہگئے اُنکو ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ تم لوگ بھی بھاگو جب وہ بھی بھاگ گئے تب ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ اب میرے سکھون کو بھوجن کراؤ امرت پرشادی ہو جاوے بعد اِسکے جو تھیلی پکی ست گورو مہاراج کے حکم سے سکھون کو کھلایا اُسوقت ست گورو مہاراج نے خود جاکر دیکھا اور فرمایا کہ شاباش میرے سکھو آخر مین یہ کہا کہ ایک بات مین کہتا ہون اگر تمکو اچھی لگے تو کرنا وہ یہ ہی۔

یعنی

(دوہادی کمال تہائی بی ہے)

یہ سُنکر لوگون نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو وہ تعمیل کرین اور بجا لاوین اُسوقت ستگورو مہاراج نے یہ فرمایا۔

یعنی

(کھلواری اگلا ایک سانڈی وتو)

اِس جگہ کا مطلب یہ ہی کہ ست گورو مہاراج نے واسطے امتحان سکھون کے فرمایا کہ اپنے اپنے کھیتون مین آگ لگا دو یہ حکم سُنکر سکھ لوگ معذرت کرنے لگے کہ ای مہاراج بڑی محنت و مشقت سے کھیتی کی ہی اور آبپاشی کی ہی اب اپنے ہی ہاتھ سے کھیتون مین کیونکر آگ لگا دین اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر لوگ گرے۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے جب ہجوم کم پایا تو آپ نے کچھ اور ہی روپ بنایا یعنے سُور اور کُتے اپنے ساتھ رکھنے لگے اور چُھرا اپنے ہاتھ مین ایک لیئے رہتے تھے یہ کیفیت دیکھکر آپ ست گورو مہاراج سے کنارہ کش ہونے لگے یہانتک کہ جو لوگ وہان رہتے تھے وہ لوگ بھی چلے گئے اور سب لوگ کہنے لگے کہ ای بھائی نانک پتا بڑے کامل درویش تھے لیکن اب وہ دیوانے ہوگئے اُس وقت ست گورو مہاراج نے دہانک رُوپ کرکے یہ شبد فرمایا۔

شبد	शब्द
ایک سوان دو سوانی نال	एक सुआन दो स्वानी नाल
بل کے بھکے سد بیال	भलकाम्ह भेरव सद ब्याल
کوڑ چھوڑا موٹھا مردار	कोड छोड़ा मुठा मुर्दार
دہانک روپ رہا کرتار	धानुक रूप रहा करतार
مین پاتکی بندن کرنی کی کرال	मैं पातकी पद्न करनी की कार

ہون بگرے روپ رہان بکرال	हूं विगरे रूप रहा विकार
تیرا ایک نام تارے سنسار	तेरा एक नाम तारे संसार
مین یہان آس یہان ادھار	मैं यहां आस यहां अधार
مکھ نندا آکھ دن راتا	मुख निन्दा आख दिनराता
پر گھر جوہی نیچ سناتا	पर घर जोहे नीच सनाता
کام کرودھ تن بسے چنڈال	काम क्रोध तन बसे चणडाल
دھانک روپ رہا کرتار	धानक रूप रहा करतार
دھاسے صورت ملوکی دیسا	धारे सुर्त मिलोकी वैसा
ہون ٹھگواڑا ٹھگی دیسا	हूं ठगवाडा ठगी देसा
کھرا سیانڑا ست کر بھار	खडा स्याडा सन कर भार
دھانک روپ رہا کرتار	धानक रूप रहा करतार
مین کیتا نہ جانا حرام خور	मैं केता न जाना हरामखोर
ہون کیا منہ دسے سادشٹ چور	हूं क्या मोहदे सादिष्ट चोर
نانک نیچ کہے بچار	नानक नीच कहे विचार
دھانک روپ رہا کرتار	धानक रूप रहा करतार

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد سنکر لوگون کو اعتقاد آیا اور سب لوگ گورو گورو لگے جپنے -

بعد اسکے ایک دن ست گورو مہاراج نے ایک اور لیلا دکھائی یعنی لوگون کو ڈھیلا اور اینٹ مارنے لگے یہ لیلا دیکھکر لوگون نے کنارہ کشی اختیار کی اور آپ کو یہ منظور ہی تھا کہ زیادہ ہجوم نہ ہو اسیہ یہ نوبت آئی کہ صرف آپ اور بھائی بالے ونیز گورو انگد جی صاحب رہ گئے اسوقت ایک دن گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ اگر یہ میری جان حضور کے نثار ہوجاوے تو ہمارے تو بڑے ہی بھاگ ہین تب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تو بھی ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ اب میرے جی مین آتا ہے کہ مین صرف تنہا رہون اور کوئی میرے پاس نہ رہے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور نہایت خوفناک ہوے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ انگد مو سرکے دیکھا ہی نہین تو تو کیا یاد رکھیگا اس جگہ کھڑا ہی نہین ہو چلا ہی گیا لیکن گورو انگد جی صاحب مارے خوف کے اس مقام سے گھر کو چلے آئے اور نہایت بیہوشی کے ساتھ تشریف لائے جب گورو انگد جی صاحب آبادی مین پہونچے تب لوگون نے ست گورو مہاراج کی کیفیت دریافت کی اور کہنے لگے کہ اے غریب نواز ست گورو مہاراج کے حالات سے آگاہی فرمایئے لوگون کو ہراسان اور پریشان دیکھکر گورو انگد جی صاحب نے لوگون سے فرمایا کہ اے بھائی سکھو ست گورو مہاراج تو پرمیشر ہی ہین اسلیئے تم اپنے دلون مین کچھ بھی بھرم نہ کرو اور اگر اب ست گورو مہاراج کے درشن تمکو ہو دین تو تم لوگ ڈرو نہین کیونکہ ایسا کھیل و تماشا سب مہاپورکھون نے پہلے بھی کیا ہے آدا ونت

گورو انگد جی صاحب یہ ساکھی سکھون کو سناتے ہین

اور فرماتے ہین کہ رام جی اور لچھمن جی کو بشسٹ مُن نے جو لیلا دکھائی ہی مین کہتا ہون جو شخص اِس ساکھی کو سنیگا نہال ہو جاویگا

ساکھی

رام جی نے لچھمن جی سے کہا کہ ای بھائی مجھکو راجہ (جنک) کے گھر سے (سیتا) کو بیاہ لانا ہی لیکن یہان کوئی برہمن نہین ہی اور برہمن کی ضرورت ہی بجواب اِسکے لچھمن نے کہا کہ ای مہاراج یہان اینک برہمن موجود ہین جتنے ارشاد ہون آجاوین یہ سُنکر رام جی نے کہا کہ ای بھائی ایسا برہمن کوئی نہین کہ جسکی خدمت و سیوا مین کرون کیونکہ جسکی خدمت مین کرونگا وہ کوڑہی ہو جاویگا یہ سُنکر لچھمن نے عرض کیا کہ پھر جو ارشاد ہو کیا جاوے جسکو ارشاد ہو وہ بلایا جاوے کہ جسمین شادی مین ہرج نہ ہو بجواب اِسکے رام جی نے کہا کہ ہمارے کُل گورو یعنے پروہت (رگھوبنسون) کے گوشائین (بشسٹ) جی ہی ہین اور وہ بمقام (غزنین) رہتے ہین وہ آوین تو شادی کیجاوے اور وے میری خدمت کے متحمل ہو سکتے ہین پس بہتر ہی کہ اُنکو تم کسی طرح سے لے آؤ مگر ہان اِس بات کا خیال ضرور رکھنا کہ وہ مہاپورکھ ہین اگر وہ تمکو کسی قسم کی لیلا و تماشا دکھا دین تو دھوکا نہ کھانا مغالطہ مین نہ آنا جب رام جی یہ فرما چکے تب لچھمن اجازت کے خواستگار ہوے اور چلتے چلتے بمقام غزنین پہونچے اکثر لوگون سے دریافت کیا لیکن کہین پتا نہ پایا یہانتک کہ ڈھونڈھکر واپس آنے کا قصد کیا اُسوقت راستہ مین لچھمن جی کو خواب مین رام جی نے ہدایت فرمائی کہ مقام غزنین سے علحدہ ایک پہاڑ ہی اُسپر گوشائین بشسٹ جی مقیم ہین وہان تم جاؤ اور خالی واپس نہ آؤ اور اُسوقت بھی یہ ہدایت فرمائی کہ اگر وہ کسی قسم کی لیلا دکھاوین تو خوف نہ کرنا خواب مین یہ ہدایت پاکر لچھمن جی اُس پہاڑ پر تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک ابدھوت کھڑا ہی لچھمن جی کے خیال مین یہ آیا کہ بشسٹ جی یہ کیونکر ہو سکتے ہین یہ تو کوئی ابدھوت فقیر ہین کیونکہ وہ تو برہمن روپ پنڈت کے سروپ ہونگے یہ سوچ سمجھکر لچھمن جی پلٹ آئے جب رات کو آرام کیا تو رام جی نے خواب مین پھر ہدایت کی کہ ای لچھمن واپس مت آؤ یہی گوشائین بشسٹ جی ہین جب لچھمن بیدار ہوے پھر اپنی ہمت باندھکر اور اپنے جی مین یہ بات ٹھان کر کہ جو کچھ ہو بلا سے لیکن مین اُنکے قدمون پر جا گرتا ہون یہ سوچ سمجھکر نزدیک جا پہونچے اُسوقت بشسٹ جی نے کہا کہ ارے تو کون ہی کہ بار بار آتا ہی بجواب اِسکے لچھمن جی نے کہا کہ میرے واسطے رام جی کا حکم ہی کہ آپ بشسٹ جی ہین یہ کہکر اور قدمون پہ گرنے کے واسطے دوڑے یہ کیفیت دیکھکر بشسٹ جی نے ایک (چاقو) نکالا اور کہا کہ ای بھائی مین تو چانڈال ہون اور اپنی خوراک ڈھونڈھتا ہون چنانچہ اب تو میری خوراک آگیا تجھکو کھاکر آسودہ ہونگا یہ سُنکر لچھمن جی نے بہت مستقلی سے جواب دیا کہ ای گوشائین جی اب تک مین غلطی مین تھا مجھکو معاف کیجیے بجواب اِسکے بشسٹ جی نے کہا کہ خیر اِس مرتبہ تو مین تجھکو معاف کرتا ہون لیکن اگر دوبارہ پھر آیا تو مین تجھکو مار ہی ڈالونگا یہ سُنکر لچھمن جی نے عرض کیا کہ بہتر اِس مرتبہ چھوڑ دیجیے اب پھر کبھی نہ آؤنگا یہ سُنکر اور لچھمن جی بہت ہی مخوف ہوکر وہان سے چل دیے اور اپنے جی مین کہنے لگے کہ اِس مرتبہ تو جان ہی گئی تھی بہتر ہوا کہ کسی طور پر جان بری ہوئی اب واپس چلنا ہی مناسب ہی یہ سوچ سمجھکر واپس چلے جب کہ رات ہوئی پھر خواب مین منجانب رام جی یہ ہدایت ہوئی کہ ای بھائی تو مغالطہ مین نہ آ یہی گوشائین بشسٹ جی ہین اب تم بلا خوف جاؤ اُنکو میرے پاس لاؤ حالت خواب ہی مین لچھمن جی

سنے جواب دیاکہ مارنے کا خوف ہی پھر جواب ہوا کہ مہاپورکھ لوگ مارتے نہین بلکہ تارتے ہین اگر وہ مارینگے بھی تو بھی سرافراز کرینگے بیخوف تم جاکر اُنسے ملاقات کرو یہ ہدایت پاکر لچھمن جی واپس آئے اُسوقت بشسٹ جی کی عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک (شودر) مارکر اور شودر ہی کے دودھ مین پکا رہے ہین جیون ہی لچھمن جی کو بشسٹ جی نے دیکھا فوراً کہاکہ ارے تو کون ہے کہ جو بار بار آتا ہے یہ سُنکر لچھمن جی سنے جواب دیاکہ ای غریب نواز میرا نام لچھمن ہے اور مین راجہ دسرتھ کا لڑکا ہون (رگھوبنسی) رام جی سنے آپ کے پاس مجھکو بھیجا ہے یہ سُنکر بشسٹ جی سنے جواب دیاکہ ای اپرادھی تو مجھکو کیا سمجھتا ہے مین تو چانڈال ہون مین بشسٹ ہرگز نہین ہون وہ اور کوئی ہونگے کیونکہ تو یہی دیکھ کہ بشسٹ جی تو مہاپورکھ ہین اور رکھیشر بلکہ برہمن دیوتا ہین اور مین چانڈال (شودر کا چرانے والا ہی نہین بلکہ کھانے والا ہون دیکھ چمڑے کی بدھی میرے گلے مین ہے اور شودر کا ماس کھا رہا ہون اُسوقت تو دھوکے مین ہی جواب اسکے لچھمن جی سنے عرض کیاکہ ای مہاراج اب آپ چاہے مارین چاہے چھوڑین مین آپ ہی کے پاس آیا ہون یہ کہکر لچھمن جی سنے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا یہ دیکھکر بشسٹ جی سنے کہاکہ تو بھی کھانا کھائیگا لچھمن جی سے جواب دیاکہ ہان کھاؤنگا بشسٹ جی سنے کہاکہ ہان آؤ کھاؤ اُسوقت تک تو یہی کیفیت تھی لیکن جب لچھمن جی کھانے پہ آمادہ ہوئے تب اُنکی نظرون مین چوکا بھی معلوم ہوا اور بشسٹ جی دوادسس تلک لگائے مکٹ سر پہ جمائے نظر آئے اور تھال مین ہر قسم کے بھوجن کہ جہان صرف شودر کا گوشت تھا پوتر دکھائی دیے لچھمن جی سنے جب یہ کیفیت دیکھی تب اُٹھکر بشسٹ جی کے قدمون پر اپنے سرکو رکھدیا اُسوقت بشسٹ جی سنے کہاکہ ای لچھمن مین تجھسے بہت ہی خوش ہوا اور تم ہمیشہ ہی رام جی کے سنگھ رہوگے اب یہ تبلاؤ کہ تم کس واسطے آئے ہو بجواب اسکے لچھمن جی سنے کہاکہ رام جی سنے آپ کے پاس مجھکو آپ کے بُلانے کے واسطے بھیجا ہے کیونکہ رام جی کا بیاہ ہے راجہ جنک کے یہان رام جی کی برات جاویگی ۔

بعد اسکے لچھمن جی بشسٹ جی کو لیکر رام جی کے پاس آئے بوقت پہونچنے کے رام جی سنے اُٹھکر نمسکار کیا اور پوجا کی اور نہایت ہی خوش ہوئے غرض کہ بشسٹ جی سنے رام جی کی شادی کرائی اور بعد شادی کے واپس اپنے مکان کو آگئے ۔

اب سری گورو انگد جی صاحب فرماتے ہین کہ سُنو بھائی سکھو یہ لیلا آدِ اور انت مین اکثر مہاپورکھ لوگ کیاکرتے ہین اور ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہین بس تم لوگ اپنے دل مستقل رکھو گھبراؤ نہین اب جسوقت ست گورو مہاراج تشریف لاوین تو خوف نہ کرنا مطلق نہ ڈرنا ادھر سکھون سے یہ بات سری گورو انگد جی صاحب فرماہی رہے تھے کہ ست گورو مہاراج صرف ایک کوپین باندھے سرپر ایک ٹوپی رکھے (کوتہ) ہاتھ مین لیے اِس حیثیت سے تشریف لائے اور سب سے آتے ہی پوچھاکہ تم کون ہو سکھون سنے عرض کیاکہ حضور ہم لوگ آپ کے سکھ ہین یہ بات سُنتے ہی ایک (کوتہ) ایک سکھ کے اوپر پھینک مارا یہ کیفیت دیکھکر جسقدر سکھ وہان موجود تھے سب بھاگ گئے کچھ بیٹھے رہے ست گورو مہاراج جو لوگ بیٹھے تھے اُنکو مارنے لگے اُسوقت اُن سکھون سنے کہاکہ حضور جو چاہین کرین چاہے مارین چاہے چھوڑین لیکن ہم لوگ آپ کے قدمون سے جدا نہ ہونگے یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج سنے فرمایاکہ تم کس کے سکھ ہو سکھون سنے کہاکہ آپ کو کیا پرواہ ہے لیکن ہم سنے تو آپ کو اپنے سرپر رکھا ہے آپ ہمارے گورو ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج سنے فرمایاکہ تم ہمارے سکھ ہو تو ہمارا کہنا مانو سکھون سنے جواب دیاکہ جو ارشاد ہو اُسکی تعمیل ہم کرین یہ سُنکر ست گورو مہاراج سنے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو چنانچہ ست گورو مہاراج کے ہمراہ سکھ لوگ ہوئے جب بالکل ویرانہ مقام پر ست گورو مہاراج پہونچے تو لوگون سنے

دیکھاکہ (ایک چتا جل رہی ہی اُسکے پاس ایک مردہ رکھا ہی اور ہر طرح بندھا ہوا ہی) اُس جگہ ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ اگر تم لوگ ہمارے سکھ ہو تو اِس مردہ کو کھاؤ ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا تھاکہ سب سکھ لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھو تھو کرتھوکنے لگے اور بھاگ گئے جب صرف بھائی بالے اور گورو انگد جی صاحب ہی باقی رہے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُنسے بھی کہاکہ تم لوگ بھی جاؤ بجواب اِسکے اُن دونون صاحبون نے کہاکہ حضور ہم کہان کو جائین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب اور بھائی بالے پر ایکہ کوتہ کھینچکر مارا اور فرمایاکہ سکھ کہاتے ہو اور بچن نہین مانتے ہو گورو انگد جی صاحب نے عرض کیاکہ حضور میرے اختیار مین کچھ بھی نہین ہی جس طرح آپ بچن منا دینگے اوسیطرح ہم مانینگے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ مُردہ کھاؤ یہ سنتے ہی گورو انگد جی صاحب اور بھائی بالے مردہ کے پاس آکر بیٹھ گئے اور عرض کیاکہ جس طرف سے ارشاد ہو اُسطرف سے ہم لوگ کھاوین ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ پیرون کی طرف سے کھاؤ یہ سنتے ہی گورو انگد جی صاحب نے کپڑا مردے کا سمیٹ کر کھانا شروع کیا دیکھا تو مردہ کا نام و نشان بھی نہین ہی صرف ایک لونہ رکھی ہی یہ کیفیت دیکھ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گورو انگد جی صاحب و نیز بھائی بالے نے گرکر متھا ٹیکا اور عرض کیاکہ دھن آپ کی قدرت ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے ہنسکر فرمایاکہ ای بچا جو کچھ پرمیشر ہمکو دیتا ہی وہ ہم تمکو دیتے ہین کیونکہ جو تم ہو وہی مین ہون اور جو مین ہون وہی تم ہو پس اب تم گورو ہوے اور جگت تمہارا چیلا ہوا یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہوکر عرض کیاکہ ای سچے بادشاہ سب سکھون کو بخش لیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ای بچا مین نے تیرے پیچھے سارا سنسار بخش لیا ہی اور جو شخص تیرا نام جپے گا اُسکو مین نہال کرونگا مین ہر جگہ تیرے ساتھ ہی ہون یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور سب سکھ و سنگت کو کہاکہ جو کوئی ست گورو مہاراج کا نام لیگا وہ سب لوگ بھوجل سے پار اُتر جاوینگے اور اُنکو گورو نانک جی بخش لیوینگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج و نرنکار سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۱۱۹

ایک دن سری ست گورو مہاراج کرتارپور مین بیٹھے تھے دھیان کرکے دیکھا تو سری پرمیشر جی کو کوئی یاد بھی نہین کرتا ہی سب لوگ سنساری دھندون مین لگے ہوے ہین اُسوقت ست گورو مہاراج نے اپنے دل مین کہاکہ دیکھیے اِن لوگون کو پرمیشر کیاکرتا ہی اِتنے ہی مین سری نرنکار نے اپنے سیوکون کو بھیجاکہ تم جاکر گورو نانک کو لے آؤ چنانچہ گوبند لوک سے نرنکار کے سیوک ستگورو مہاراج کے پاس آئے اور ست گورو مہاراج کو نرنکار کے حضور لے گئے جب ست گورو مہاراج وہان پہونچے تو دیکھاکہ نرنکار سری پرمیشر جی سب جیوون کو کھانا تقسیم کر رہے ہین اور ۸۴ چوراسی لاکھ جون پرمیشر کی طرف دیکھ رہے ہین اور پرمیشر کو جپ رہے ہین اُسوقت نرنکار کا حکم ہوا کہ ای نانک جی تم بھی کچھ گاؤ بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے عرض کیاکہ ای نرنکار جی مین نے پنج تت کی دنیہ دھارن کی ہی مل موتر کا بھرا جسم ہی اِس جسم سے مین کیونکر صفت کر سکتا ہون سواے اِسکے مین کچھ نہین جانتا ہون تمام سرشٹ آپ ہی کو یاد کر رہی ہی نرنکار نے کہاکہ ای نانک جی تمہارا گانا اور دھانا مجھکو بھاتا ہی اِسلیے اب تم مجھکو گاؤ پھر ست گورو مہاراج نے عرض کیاکہ ای نرنکار مین آپ کو گا نہین سکتا یہ سنکر نرنکار نے کہاکہ ای نانک جی مجھکو کچھ گاؤ اُسوقت ست گورو مہاراج لگے اُستتی

کرنے استتی سنکر سری نرنکار جی نے بیچ صفت کا کھانا ست گورو مہاراج کے آگے رکھا اور کہا کہ اے نانک جی یہ کھانا کھاؤ کیونکہ یہ نام کا کھانا ہے مین نے تم کو اپنا نام دیا ہے اور یہی صفت تمکو بخشی ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے سامنے سات مرتبہ نمسکار کیا اور کھانا کھایا اسوقت ست گورو مہاراج نہایت عجز و انکسار کے ساتھ نرنکار کی صفت کرنے لگے ۔

شبد	पाठ
سن وڈا آکھے سب کوے	सुन वड़ा अक्खे सब कोय
کی وڈ وڈا ڈٹھا ہوے	केवड़ा वड़ा दीठ होय
قیمت پاے نہ کہیا جاے	क़ीमत पायन कहि यो जाय
کہنے والے تیرے رہے سماے	कहने वाले तेरे रहे समाय
وڈے میری صاحبا گہر گمبھیرا گنی گہیرا کوئی نجانے تیرا	वड़े मेरे साहबा गहिर गंभीरा गुणी गहीरा कोई न जानै तेरा
کہ وڈ چیرا سب سرتی مل سرت کماے	के वड चेरा सब सुर्ती मिल सुर्त कमाय
سب قیمتیان مل قیمت پاے	सब क़ीमत पा मिल क़ीमत पाय
گیانی دھیانی گور گور رہاے	ज्ञानी ध्यानी गुरु २ रहाय
کہن نجاے تیری تل وڈیاے	कहन न जाय तेरी मिल वड़वाई
سب ست سب تت سب چنگائیان سدھیان پورکھیان	सब सत सब तत सब चगाइयां सिद्धयां पुरुषांयां
کیا وڈیائیان تدھ بن سدھی کنہی نہ پائیان	क्या वडयाइयां तुध विन सिद्धी किन्ही न पाइयां
کرم ملے نہین ٹھاک رہائیان	कर्म मिले नहिं ठाक रहाइयां
آکھن والا کیا بچارا	अक्खन वाला क्या वीचारा
صفتی بھرے تیرے بھنڈارا	सिफ़्ती भरे तेरे भंडारा
جس تون دیہہ تسے کیا چارا	जिस तू देह तिसे क्या चारा
نانک سچ سنوارن ہارا	नानक सच संवारन हारा

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے نرنکار تجھکو سنکر سب لوگ بڑا بڑا کہتے ہین لیکن مین نے تو اپنی آنکھون سے دیکھا بیشک تو بے انت ہے اگم اپار ہے تیری قیمت نہین پائی جاتی ہے بلکہ تیری صفت کرنے والے تجھی مین سما جاتے ہین تو بڑا صاحب اور گمبھیر گہرا ہے اور گنی گہرا ہے تیرے دفتر کی خبر کسی کو نہین ہے کہ کہان ہے تمام سرتی اور سمرتیان لکھنے مین اپنی اپنی فکر اور دانشمندی سبھون نے جتائین گیانی دھیانی وغیرہ اور لوگون نے بھی تیری صفتین گائین یہانتک کہ تیری صفت بیان کرنے مین زبان اُن لوگون کی قاصر رہی ایک تل کے مقدار کے برابر بھی نہ پائی سب ست تت وغیرہ دیگر نیک باتین و سدھائیان اور ہر ایک قسم کی بڑائیان کوئی کرے لیکن بغیر تیرے کسی نے کچھ بھی نہین پایا کیونکہ سدھون کی جڑ تیری ہی ذات ہے بس جسپر تیری کرپا ہوتی ہے وہی پاتا ہے کیونکہ تیرے گھر مین صفت کے

بھنڈارے بھرے ہین جس نے تجھکو سچ کر جانا اور یقین مانا اُسی کو سب کچھ ملتا ہے۔

یہ شبد سُنکر پھر نرنکار نے فرمایا کہ ای نانک جی کچھ اور صفت کرو کیونکہ تمھاری صفت مجھکو بہت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے یہ سُنکر سُگورو مہاراج نے سودر کا شبد اُچارن کیا ۔

شبد	पाठ
سو در تیرا کیہا سو گھر کیہا جت بہے سرب سمالے	सोदर तेरा केहा सो घर केहा जितभें सर्वसमाले
واجے تیرے ناد انیک اسنکھا کیتے تیرے واون ہار	वाजे तेरे अनाद अनेक असंखा केते तेरे वावन हारे
کیتے تیرے راگ پری سوں کہین کیتے تیرے گاون ہاری	केते तेरे राग परी सों कहियन केते तेरे गावन हारे
گاوین تودہ نون پون پانی بیسنتر گاوین راجہ دھرم دوارے	गावें तुधनूं पवन पानी वैसन्तर गावें राजा धर्म दुवारे
گاوین تودہ نون چت گوپت لکھ جانے لکھ لکھ دھرم بچارے	गावें तुधनूं चित्तगुप्त लिख जाने लिख २ धर्म विचारे
گاوین تودہ نون ایشر برہما دیبی سوہن تیری سدا سنوارے	गावें तुधनूं ईश्वर ब्रह्मा देवी सोहन तेरे सदा सवारे
گاوین تودہ نون اندر اندرآسن بیٹھے دیوتیان در نالے	गावें तुधनूं इन्द्र इन्द्रासन बैठे देवत्यां दर नाले
گاوین تودہ نون سدھ سمادھی اندر گاوین تودہ نون سادھ بچارے	गावें तुधनूं सिध समाधी अन्दर गावें तुधनूं साध विचारे
گاوین تودہ نون جتی ستی سنتوکھی گاوین تودہ نون بیر کرارے	गावें तुधनूं जती सती संतोषी गावें तुधनूं वीर करारे
گاوین تودہ نون پنڈت پڑھن رکھیشر جگ جگ بیدان نالے	गावें तुधनूं पण्डित पढन रिखेसुर जुग २ वेदां नाले
گاوین تودہ نون موہنیان من موہن سرگان مچھ پیالے	गावें तुधनूं मोहन्या मनमोहन सुर्गा मछ प्याले
گاوین تودہ نون رتن اوپائی تیرے اٹھہ سٹھہ تیرتھ نالے	गावें तुधनूं रतन उपाई तेरे अठसठ तीर्थ नाले
گاوین تودہ نون جودھ مہابل سورا گاوین تودہ نون کھانی چارے	गावें तुधनूं जोध महाबल सूरां गावें तुधनूं खाणी चारे
گاوین تودہ نون کھنڈ منڈل برھمنڈ کر کر رکھے تیرے دھارے	गावें तुधनूं खण्ड मंडिल वरमंडा कर २ रक्खे तेरे धारे
سیئی تودہ نون گاوین جو تودہ بھاوین رتے تیرے بھگت رسالے	सोई तुधनूं गावें जो तुध भावें रते तेरे भगत रसाले
ہور تودہ نون گاوین سو موہہ چت نہ آوین جن نانک کیا بچارے	होर तुधनूं गावें सो मुहं चितन आवन नानक क्या विचारे
سوئی سوئی سدا سچ صاحب سچا سانچے ناہین ہے بھی ہوسی	सोई २ सदा सच साहब सांचा सांचे नाहीं है भी होसी
جاے نہ جاسی رچنا جن نے رچائی	जाय न जासी रचना जनने रचाई
رنگی رنگی بھانتی کر کر جن سے مایا جن اوپائی	रंगी २ भाती कर २ जिनसे माया जिन उपाई
کر کر دیکھے کیتا اپنا جیون تس دے وڈیائی	कर २ देखे कीता अपना ज्यों तिस दे वडयाई
جو تس بھاوے سوئی کرسی پھر حکم نا کرنا جائی	जो तिस भावे सोई करसी फर हुक्म ना करना जाई
سو بادشاہ شاہان پت صاحب نانک رہن رضائی	सो पातशाह शाहां पत साहब नानक रहन नजाई

یہ شبد سُنکر پھر نرنکار نے فرمایا کہ ای نانک جی کچھ اور بھی صفت کرو تمھاری صفت مجھکو بہت ہی پیاری و بھلی لگتی ہے یہ سُنکر ست گورو

مہاراج نے یہ صفت عرض کی۔

شبد	शब्द
وڈے وڈیائے جا وڈا ناؤ	वड़े वडपाप जा वड़ा नांव
وڈے وڈیائے جا سچا نیاؤ	वड़े वड़पाप जा सच्चा नियाव
وڈے وڈیائے جا نہچل تھاؤ	वड़े वड पाप जा निहचल ठाव
وڈے وڈیائی جانے لاو	वड़े वड़पाई जाने लाव
وڈے وڈیائے جا بوجھے سب بھاو	वड़े कड़पाई जो वूझै सब भाव
وڈے وڈیائے پچھین دات	वड़े वड़पाप जा वूझै दात
وڈے وڈیائے جا آپے آپ	वड़े वड़पाई जा आपे आप
نانک کارن کتھنی جائے	नानक कारन कथनी जाप
کیتا کرنا سرب رضائے	केता करना सर्व रजाय

ست گورو مہاراج کی زبانی سری نرنکار استتی سُنکر بہت خوش ہوئے اور سچی صفت کا کھانا ست گورو مہاراج کے واسطے اور مرحمت فرمایا اور فرمایا کہ ای نانک جی سچی صفت کا کھانا اور کھاؤ جس سے تمہارے دُکھ بھونک سب دور جاتے رہینگے یہ فرما کر اور قدرتی سروپا ست گورو مہاراج کو دیکر نرنکار نے رخصت فرمایا اور کہا کہ ای نانک جی اب تم مرت لوک مین جا کر سنگت کی خبر لو اور سنساری لوگون سے نام جپاؤ اور یہ یاد رکھنا کہ جو تم کہوگے وہی مین کرونگا اور جو کوئی تمہارے درشن کریگا یا تمہارا نام جپیگا یا سنے یا سنائیگا اُسکی مین مکت کرونگا تم سنسار سے میری صفت کراؤ یاد رکھنا کہ تم میرے ہو اور مین تمہارا ہون تم مین اور مجھ مین کچھ بھید نہین ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے متھا ٹیکا اور دم زدن مین کرتار پور مین آکر داخل ہوئے گورو انگد جی صاحب سے فرمایا کہ بچا نرنکار کی اگیا ہی کہ میری صفت پریم و محبت کے ساتھ کرنا بعد اِسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بچا ایک ایسی صفت کا مضمون باندھنا چاہیے کہ جسکے ذریعہ سے لوگ پرمیشر کا نام لیکر پاپی اور پونی اور دھرمی اور ادھرمی سب کی مکت ہو جاوے غرضکہ گرہست مین بیراگ ہو یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ جو کچھ آپ کی رسنا سے نکلیگا اُسی سے اِن جیوون کا ادھار ہوگا بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بچا جب تک کہ مین ہون جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا ہان ایک (منتر) ہونا چاہیے کہ جس سے سب جیوون کے مکت ہو جاوے کیونکہ کسی کسی کو میرے درشن ہونگے اسوجہ سے پرمیشر کی صفت ایسی کرو کہ جسکے پڑھنے سے یہ جیو پاربرہم مین لوین ہو جاوے پانی کی جڑ بندھ جاوے یہ فرما کر ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب کے ارشاد فرمایا کہ (جپ جی صاحب) کا آرنبھ کرو تا کہ جو کوئی شخص میرے بعد کو (جپ جی صاحب) کا پاٹھ کرے وہ مجھکو آ ملے پس ایسا جپ پاربرہم پرمیشر کا کرنا کہ جسمین یہ جیو مکت ہو جاوے کیونکہ بغیر پرمیشر کی صفت کے پرانی کی مکت نہین ہوتی ہی سنسار کے جیوون کو مایا نے اپنے قابو مین کر رکھا ہی اور یہ مایا بھگونت کو ملنے نہین دیتی ہی اور پرانی کو بغیر نام جپے کے گت نہین ہو سکتی ہی پس مکت کی پوڑی صرف نام ہی ہی بعد اِسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بچا مجھکو سری ٹھاکر جی کا حکم ہی کہ سنسار کو مکت کیجانا یہ سُنکر

گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ جو آپ کی زبان مبارک سے شبد نکلے گا وہی لوگون کا (جپ) ہوگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے سنسار کے پار ہونے کے واسطے پاربرہم کی اگیا سے (جپ جی صاحب) فرمایا جسکا پہلا اشلوک یہ ہے۔

اشلوک	श्लोक
ایک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر اکال مورت	एक ओंकारसतनामकरता पुरुषनिर्भौनिर्वैर्अकाल मूर्त
آجونی سے بھن گورپرشاد جپ آد سچ جگاد سچ	अजोनीसा भंग गुरुप्रसाद्जप आद सच जुगाद सच है
ہے بھی سچ نانک ہو	भी सच नानक हो
سی بھی سچ	सी भी सच।

بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا جو میرے کہنے کے مطابق (پونڑیان) ہین (سوُدر) سے لیکر وہ تم پڑھتے جاؤ اور دراس) کرکے سناؤ۔

غرضکہ (جپ جی صاحب) مکھ پاک ست گورو مہاراج کا ہی انگد جی نے پڑھکر ست گورو مہاراج کو سنایا جسکو سُنکر ست گورو مہاراج نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ شاباش بچا انگد۔

پوشیدہ نہ رہے کہ سب بانی ست گورو مہاراج کی مکھ پاک ہی اور امرت روپ ہی ہی جس طرح کہ صراف اپنے شاگرد کو کھوٹے دکھرے روپیہ کی شناخت بتاتا ہی اور اُسکے عیب وہنر سکھاتا ہی اور وہ امتحان مین پورا اُترآتا ہی تو اُستاد خوش ہوتا ہی اوسیطرح گورو انگد جی پر بھی ست گورو مہاراج (جپ جی صاحب) کو سُنکر نہایت خوش ہوے اور کل پرمیشر کی قدرت اور علم وہنر کا خزانہ گورو انگد جی صاحب کے حوالے کیا سنسار کے تارنے کے واسطے اڑتیس پوڑیان (جپ جی صاحب) ست گورو مہاراج نے فرمائین چنانچہ گورو انگد جی صاحب نے شگورو مہاراج کے حضور مین سوا پہر رات باقی رہے اشنان کرکے (جپ جی صاحب) کو سُنایا اُسوقت ست گورو مہاراج تاڑی لگاکر بیٹھے تھے ادھر گورو انگد جی صاحب ست گورو مہاراج کو سناتے تھے اُدھر ست گورو مہاراج نرنکار کے حضور مین اسی (جپ جی صاحب) کو سنا رہے تھے نرنکار (جپ جی صاحب) کو سُنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ ای نانک جی جو پرانی اِس (جپ) کو پڑھیگا وہ سنسار مین بھوجل سے پار ہوجاویگا پس اب تم سنسار مین اِس (جپ) کو پرگٹ کردو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب سے فرمایا کہ بچا اب سنجم یعنے اِسطرح پر جپ پڑھنا کہ اشنان کرکے ہمیشہ چت لاکر ہر ایک رسُون سے چت ہٹاکر جپ جی صاحب کو پڑھنا اور جو کوئی شخص پہر رات باقی رہے سری ٹھاکر جی کا جپ پڑھیگا وہ سادہ سنگت مین قیام پاویگا اور جو شخص تین گھڑی رات باقی رہے سے اشنان کرکے پاٹ کریگا وہ شخص جم کے خوف سے نجات پاویگا اور جو کوئی ایک گھڑی رات باقی رہنے سے اشنان کرکے پاٹ کریگا وہ میری پوری مین قیام پاویگا اور جو شخص آٹھون پہر میری بانی مین لپٹا رہیگا اور کیرتن کریگا اور میرے دھیان مین رہیگا مین اُسکے انگ سنگ بلکہ اُدھین ہی رہونگا یہانتک کہ جو کچھ وہ کہیگا وہ مین کرونگا اُسکے پاپ دم مین مین سب بخشونگا یہ بچن سُنکر گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ مہادیو کے منتر چلانے سے چلتے ہین کر اُسنے سے سب کام کرتے ہین بلانے سے آتے ہین اُنکی وجہ سے آدمی مرجاتا ہی اگر حفاظت کے واسطے کیا جاوے تو حفاظت کرتا ہی۔ موہن بسی کرن اوچاٹن مارن وغیرہ سب کچھ اُسسے ہوجاتا ہی اُن منترون مین سب طاقت ہی اب اِس (جپ جی صاحب کی) بدہ منتر کس طرح ہی

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا وہ منتر الّی اپنے مطلب پر چلتے ہین اور یون نہین چلتے اور ساتھ ہی اُسکے یہ ہی کہ اُن منتروں کے کرنے والے نرک کو جاتے ہین اور یہ منتر (جپ جی صاحب کا) نرنکار کی اگیا سے ہوا ہی سنسار کی مکت کرنے کو جو شخص اِسکے طریق پر رہیگا اُس شخص کے لوک پرلوک کے کام درست ہوجاوینگے اور سب مقصد دلی حاصل ہوجاوینگے غرضکہ سب کام کیواسطے ایک (جپ جی صاحب) کا منتر کافی ووافی ہی جو شخص ہمارا سکھ ہوکر اور سوا پہر رات باقی رہے اشنان کرکے (جپ جی صاحب) کا پاٹ کریگا وہ جیتا ہی مکت پد کو پراپت ہوجاویگا اور مین اپنے لوک مین اُسکو جگہ دونگا بلکہ وہ میرے نزدیک ہی رہیگا سن بچا اب تم سنساریون کو یہ منتر جپاؤ اور سب کو میری بانی مین لگاؤ نرنکار کی اگیا میرے واسطے ہی کہ سکھونکو اپنے ساتھ مکت کو پہچانا۔

ست گورو مہاراج نے راوی ندی کے کنارے گورو انگد جی صاحب کو (جپ جی صاحب) کا ماہاتم سُنایا اور یہ فرمایا۔

اشلوک	श्लोक
یہ جپ کرتے پورکھ کا سچ نانک کیا بکھان	यह जप करत पुरुष का सच नानक किया बखान
جگت اودھارن کارنے دھرے ہویا فرمان	जगत उधारन कारने धारे होया फरमान
امرت بیلہ سچ نام جپ جپے کر اشنان	अमृत वेला सच नाम जप जपे कर स्नान
ہت چت کر جو پڑھے سو پاوے درگاہ مان	हित चित कर जप जो जपे सो पावह दरगाह मान
جنم مرن بھو کٹے جو جپ سنگ لاوے دھیان	जन्म मरन भौ कटे जो जप सदा लावे ध्यान
جو کیونکر جپ کو پڑھے سو اُسکو چت ندھان	जो क्योंकर जप को पढ़े सो उसह चित निधान
جو منسا من مین دھرے سو پورن کرے بھگوان	जो मनसा मन में धरे सो पूरन करे भगवान
اہ نس جپ جپتا رہے داس نانک دیجیے دان	अहनिस जप जपता रहे दास नानक दीज्यै दान

ست گورو مہاراج نے ایک دن گورو انگد جی صاحب سے فرمایا کہ بچا تم نے خدمت بہت کی اور آجتک کسی بات کی خواہش نہ کی یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے عرض کیا کہ ای سچّے بادشاہ جو کچھ مجھکو خواہش تھی وہ خواہش بھی آپ نے میری شادی اب فقط یہ خواہش ہی کہ سُن سمادہ کے درشن کرا دیجیے بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا سمندر کے کنارے جاؤ اُنکو دیکھ آؤ یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب سمندر کے کنارے جا کھڑے ہوے اتنے مین ایک سادھو آگیا چنانچہ گورو انگد جی صاحب بھی اُس سادھو کے ساتھ پار ہوگئے بعد اُسکے ایک بستی مین گورو انگد جی صاحب جا پہونچے تو ایک شخص نے گورو انگد جی صاحب سے دریافت کیا کہ تم کہان سے آئے ہو گورو انگد جی صاحب نے جواب دیا کہ مین بابا نانک جی کے پاس سے آیا ہون یہ سُنکر پھر اُس شخص نے پوچھا کہ ست گورو مہاراج یہان نہین آتے یہ سب بستی تو اُوکھدیوُن یعنے اودبات کی ہی گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ بھائی گورو جی بھی آوینگے یہ سُنکر اُس شخص نے گورو انگد جی صاحب کی بہت ہی خدمت کی اور جب صبح ہوئی تو ست گورو مہاراج چلنے لگے تو دیکھا کہ وہان کے لوگون کے منھ و ہاتھ بالکل سیاہ ہین اُنسے گورو انگد جی صاحب نے دریافت کیا کہ ای بھائی سُن سمادہ کی نگری یہی ہی یہ سُنکر اُن لوگون نے جواب دیا کہ آگے ہی یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب آگے کو چل دیے جب شام ہوئی تو ایک مقام پر قیام فرمایا جب صبح ہوئی تو پھر گورو انگد جی صاحب چلنے لگے تو اُن لوگون کے منھ بہ شکل (سور) نظر آئے گورو انگد جی صاحب نے

کچھ نہ کہا صرف اِسقدر دریافت کیا کہ سن سمادھ کی نگری کہان ہی اُن لوگون نے بھی کہا کہ آگے ہی یہ سُنکر گورو انگدجی صاحب نے وہان سے چلکر جب شام ہوئی تو پھر ایک مقام پر قیام فرمایا اُن لوگون نے بھی گورو انگدجی صاحب کی بہت کچھ خدمت کی جب صبح ہوئی تو گورو انگدجی صاحب چلنے کو طیار ہوے خیال کیا تو وہان کے لوگون کے منہ پیچھے پھرے ہوے معلوم ہوے اِس امر کو بھی کچھ دریافت نہ کیا صرف یہی پوچھا کہ سُن سمادھ کی نگری کہان ہی اُنھون نے بھی آگے کو کہا گورو انگدجی صاحب چلدیے جب شام ہوئی تو ایک مقام پر آپ نے قیام فرمایا جب صبح کو آپ چلنے لگے تو دیکھا کہ وہان کے آدمیون کے منہ مین کیلین ٹھُکی ہوئی ہین اُنکی بھی کیفیت دیکھکر آپ نے کچھ نہ پوچھا صرف یہی پوچھا کہ سُن سمادھ کی نگری کہان ہی اُنھون نے بھی کہا کہ آگے ہی یہ سُنکر گورو انگدجی صاحب چلدیے آگے جاکر گورو انگدجی صاحب اچھرا اُن کے ملک مین جا داخل ہوے شام کو جب آپ نے قیام فرمایا تو دیکھا کہ اچھرائین نہایت خوبصورت ہین اور ایک کیفیت عجیب قسم کی دیکھی کہ اچھراؤن نے مُردون کو ٹانگ رکھا ہی اور کسی کے نیچے ایک اور کسی کے نیچے دو بیٹھی ہین اور مُردون کو کھاتی ہین اور مردہ ہاے ہاے کر رہے ہین لیکن اچھرائین اُنکو چھوڑتی نہین ہین باوجود اِس سب کیفیت دیکھنے کے پھر بھی گورو انگدجی صاحب نے کچھ بھی دریافت نہ کیا صرف یہی پوچھا کہ سُن سمادھ کی نگری کہان ہی چنانچہ اُنھون نے کہا کہ آگے ہی یہ سُنکر گورو انگدجی صاحب آگے کو تشریف لے گئے ایک مقام پر جب شام ہوئی تو گورو انگدجی صاحب ٹھہرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے وہان یہ کیفیت دیکھی کہ سب کے دروازہ پر کیلین ٹھُکی ہین یعنے سب کے دروازے مقفل ہین اور اُس بستی مین کوئی آدمی نہین ہی چونکہ شام کا وقت تھا گورو انگدجی صاحب وہین ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ کچھ سوار آگئے اور کچھ چارپائیان بھی قدرتی آئین چنانچہ ایک چارپائی پر گورو انگدجی صاحب نے بھی آرام فرمایا جس طرح قدرتی چارپائیان آئین تھین اُسی طرح کھانا بھی قدرتی آیا چنانچہ سبھون نے اپنا اپنا بھوجن پایا منجملہ اُنکے گورو انگدجی صاحب نے بھی اپنا بھوجن پاکر نوش فرمایا جب صبح ہوئی سب لوگ وہان سے چلے گئے گورو انگدجی صاحب جب بیدار ہوے اور وہان کسی کو نہ پایا تب سوچنے لگے کہ ہم نے سُن سمادھ کا پتہ اُن لوگون سے رات کو نہ دریافت کر لیا اسلیے گورو انگدجی صاحب اُس روز وہین مقیم رہے جب شام ہوئی تب اُسی طرح پر سب لوگ آگئے اور کھانا بھی اُسیطرح آیا چنانچہ سب لوگ کھاپی کر جب بیٹھے اُسوقت گورو انگدجی نے دریافت کیا کہ ای بھائیو سُن سمادھ کہان ہی یہ سُنکر اُن لوگون نے جواب دیا تمھارا کیا کام ہی ہمکو تو کسی سے کچھ واسطہ نہین ہی تمکو بابا نانک نے بھیجا ہی اسلیے تم سے اِسقدر بات بھی کی ہی خیر اب ہم نے جو تم سے بات چیت کی ہی تو تم سے ہم کہتے ہین کہ اپنے کان لگاکر ہمارا جسم دیکھو یہ سُنکر گورو انگدجی صاحب نے اُنکے جسم مین اپنے کان لگائے خیال کیا تو اُنکے رونگٹون سے واہ گورو کی آواز آتی ہی یہ آواز سُنکر گورو انگدجی صاحب نے فرمایا کہ ای بھائیو ایک بات تو بتاؤ یعنے پہلے مقام کے لوگون کے ہاتھ و منہ جنکے کالے دیکھے اِسکی کیا وجہ یہ سُنکر اُن لوگون نے جواب دیا کہ وہ لوگ وہ ہین جنھون نے مرت لوک مین سنگت مین بیٹھکر اردَاس کرایا لیکن پرشاد کا قرضہ ادا نہ کیا اسوجہ سے اُنکے ہاتھ و منہ دونون کالے ہین بعد اِسکے دوسرے مقام کی کیفیت پوچھی اُسکا جواب اُن لوگون نے یہ دیا کہ جن لوگون نے مرت لوک مین کچھ دان تو کیا لیکن غرور اور ابھمان کے ساتھ اور پرائی نندا کی سنتون اور گورون کے آگے سر نہین جھکایا اسوجہ سے اُنکے منہ (سُور) کی شکل پر ہین بعد تیسرے مقام کی کیفیت دریافت کی بجواب اُسکے اُن لوگون نے کہا کہ جن لوگون نے مرت لوک مین اُن لوگون سے کسی غریب نے سوال کیا تو اُن لوگون نے گورون کے نام [illegible] نہین دیا اسلیے اُنکے منہ پیچھے کو ہوگئے ہین کیونکہ نہ تو سوال ہی پورا کیا اور نہ اُس بیچارے کو

جواب ہی دیا یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے چوتھے مقام کی کیفیت پوچھی اُن لوگون نے جواب دیا کہ وہ لوگ وہ ہین جنھون نے مرت لوک مین غرور کے دریا مین غرق آب ہوکر کبھی کسی سِکھ وسنت پورکھ ومہا پورکھ وغیرہ دھرم سالہ وسنگت مین سر نہین جھکایا اسیلیے اُنکے منہ مین کیلین ٹھکی ہین یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے پانچوین مقام کی کیفیت دریافت کی بجواب اِسکے اُن لوگون نے کہا کہ وہ لوگ وہ ہین جنھون نے مرت لوک مین اپنی لڑکی بہنین بھانجی بھتیجی کو قیمت لیکر فروخت کیا ہی اسیلیے وہ اچھرائین اُن مردونکو کھاتی ہین جسکا مطلب یہ ہی کہ تم نے ہمارا گوشت بیچا ہم تمھارا گوشت کھاتے ہین یہ سُنکر اُن لوگون نے اپنی کیفیت بھی بیان کی کہ ہم نے مرت لوک مین بہت سا دان وپن کیا لیکن سانس مین رام نام نہین جپا اور دھرم سالہ خواہ سنگتون مین ارداس نہین سُنا گو کہ بجز اِن باتون کے اور بہت سی تپشیا کی بس تمام دن تو نرنکار کے حضور مین حاضر رہتے ہین لیکن شام کے وقت بوجہ نہ سُننے ارداس کے نرنکار کے دربار سے نکال دیے جاتے ہین بعد کو پھر پہر رات باقی رہے سے نرنکار کے درشنون سے فیضیاب ہوتے ہین یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے کہا کہ ای بھائیو مین ست گورو مہاراج کی خدمت سے یہ کیفیت یہان دیکھنے ہی آیا ہون وہ دیکھ چکا اب مجھکو واپس ست گورو مہاراج کے پاس جانا ہی یہ سُنکر سن سمادھیون نے کہا کہ تم آنکھین بند کرو یہ سُنتے ہی گورو انگد جی صاحب نے آنکھین بند کر لین کچھ دیر کے بعد جب آنکھین کھولین تو اپنے تئین ست گورو مہاراج کے حضور مین حاضر پایا قدمون پر گر کر ماتھا ٹیکا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور کے صدقہ سے سن سمادھیون کو دیکھ آیا۔

بعد اِسکے ایک دن ست گورو مہاراج (تلونڈی) تشریف لے گئے اُسوقت لالو رام یعنے چچا ست گورو مہاراج کے موجود تھے ست گورو مہاراج سے آکر ملاقات کی اور دنیاوی طریق پر بہت کچھ رنج وملال کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ای نانک جی آپ کے پتا بھائی کالو رام وغیرہ آپ کی ماتا اب تو دونون چل بسے اب تو تمھین ہمارے قوت بازو ہو جو کچھ کہوگے وہی مین کرونگا اسیلیے بہتر و مناسب یہی ہی کہ اب تم میرے ہی پاس رہو اب یہان سے نہ جاؤ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چچا جی ہمکو بھی چلنا ہی یہان پر کسی کو رہنا نہین ہی پھر لالو رام جی نے کہا کہ اچھا نانک جی مجھکو جو تم کہو وہی مین کرون غرضکہ ست گورو مہاراج اُس دفعہ پندرہ دن تلونڈی مین رہکر پھر کرتار پور پلٹ آئے۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج (لکھی کی رندھاوی) کو تشریف لیجانے لگے اُسوقت بابا سری چند کی والدہ یعنے ماتا (سبھ لکھمی) نے بھائی بالے سے کہا کہ ای بھائی بالے اب تو پتا جی کو کچھ دن ٹھہرنے دو پہلے ہی بہت کچھ سیر کر چکے ہین یہ کہکر اسباب بھی لے لیا اور عرض کیا کہ اب ہمارا گذران پتا جی کے قدمون مین ہونے دو اُسوقت بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے رخصت مانگی اور اپنے دلمین بھی کہا کہ ماتا سبھ لکھمین جی بہت صحیح فرماتی ہین اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے جہان رہوگے تم ہمارے ہی پاس رہوگے یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور اب چلنا کہ رہنا کیا مرضی ہی اور بعد کو کون ہوگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (لہنا کھتری پھیرو تہن کھتری کا پُتر ملیگا) وہ ہمارے پیچھے چلاویگا اور ہمین ایسا ہوگا اور سری چند اور لکھمی داس کو روٹی و کپڑے کی کمی نہ رہیگی اُنھین کے پیچھے پڑینگے لیکن جو چیز ہی وہ (لہنا) کی ہی۔

اب بھائی بالے گورو انگد جی صاحب سے کہتے ہین کہ گورو جی مین پھر اپنے مکان (تلونڈی) کو چلا گیا اِسکے بعد کی کیفیت کچھ مجھکو معلوم نہین ہی کرتار جانے کہ کسطرح ہوا۔

یہ کہکر بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے دریافت کیا کہ اب آپ ہی فرمایئے کہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین آپ کسطرحپر پہونچے یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے تمہارے ملنے سے مجھکو گویا ست گورو مہاراج کے درشن دوبارہ ہوگئے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج آپ مین اور ست گورو مہاراج مین فرق کچھ بھی نہین ہی بلکہ ایک ہی روپ اور ایک ہی جوت ہو مین جو جانتا ہون وہی عرض کرتا ہون ست گورو مہاراج تو نرنکار ہی کے روپ تھے اُنکی ابتک کتھائین اور ابتک لیلائین ہین کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا ہی مین تو ایک جیو ہون اور وہ پرمیشر تھے بس بے انت کا انت نہین ہی۔

بعد اِسکے پھر بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے عرض کیا کہ اب آپ ست گورو مہاراج کے ملنے اور اپنے مِلنے کی کتھا سنایئے یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے (کوٹ کانگڑے) کی دیبی کو بہت آدمیون کے ساتھ مین جاتا تھا راستے مین سُنا کہ نانک تپا بیدی یہین رہتے ہین یہ سُنکر مین نے جاکر ست گورو مہاراج کے درشن کیے درشن ہوتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے مجھ سے ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ بھائی تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہی اور کہان جاتے ہو اور کسکے لڑکے ہو یہ سُنکر مین نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج (جنگل متے کی سرائے) سے آیا ہون اور دیبی کے درشنون کو جاتا ہون نام میرا (لہنا) ہی باپ کا نام (پھیرو) قوم کا کھتری گوتر (تہن) ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جاؤ دیبی کے درشن کر آؤ مین نے عرض کیا کہ اب آنا جانا ختم ہوچکا کیونکہ جس غرض سے جاتا تھا وہ مجھکو مل گیا بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اگر تجھکو لینا ہی وہ لیگا بس اے بھائی بالے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ لفظ نکلنا تھا کہ میرے بدن کے جسقدر بندھن تھے سب کے سب ٹوٹ گئے اور دلمین یہی آیا کہ اب مین ست گورو مہاراج کی خدمت سے کہان جاؤن یہانتک مجھکو ہو گیا کہ اگر مین اُنکے قدمون سے جدا ہوگیا تو میری جان ہی نکل جاویگی بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے مجھ سے فرمایا کہ گھر جاؤ تاہم میرا دل گھر جانے کو بھی نہین چاہتا تھا یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ آپ نے اپنا نام (لہنا) فرمایا ہی یہ انگد نام کب سے اور کس طرحپر ہوا گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے مین تمکو بھی ست گورو مہاراج کا روپ ہی جانتا ہون اسواسطے اسکی کیفیت بھی سناتا ہون کہ ایک دن گوؤن کے واسطے گھاس مین اپنے سر پر لایا تھا مجھکو دیکھکر ماتا سُلکھمی جی نے فرمایا کہ اے تپا جی تم کبھی کسی کا خیال بھی کیا کرو کیونکہ یہ شخص کھتری کا لڑکا ہی گھاس لانے سے اِسکے کپڑے خراب ہوگئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اِسکے سر پر کیچڑ نہین ہی بلکہ کیسر ہی اور یہ خراب نہین بلکہ رنگا ہوا ہی اِسقدر فرماکر ست گورو مہاراج نے مجھکو بغل مین لے لیا اور گلے لگایا اور فرمایا کہ یہ میرے انگ سے پیدا ہوا ہی اب تیرا نام انگد ہوا۔ بعد اِسکے ایک دن ماتا سُلکھمی جی اپنے دونون بیٹون کو ساتھ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین آئین اور متھا ٹیک کر اور ہاتھ جوڑکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ کے بیٹے بیٹھے رہین اور آپ دوسرون کو پرساد دین یعنے بخشین یہ بات تو اچھی نہین ہی بجواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر کر دیکھو غرضکہ ماتا سُلکھمی جی بیٹھی رہین اتنے مین ایک (چوہی) مری ہوئی نظر آئی اُسکو دیکھکر ست گورو مہاراج نے بڑے بیٹے یعنے مہاراج سری چند جی سے کہا کہ اے بچا یہ چوہی یہان بُری معلوم ہوتی ہی اِسکو یہان سے اُٹھاکر پھینکدو بجواب اِسکے سری چند جی مہاراج نے کہا کہ مین تو اسوقت کبوتر اُڑاتا ہون اور کچھ ایسی بھاری چیز بھی نہین ہی بلی آتی ہی کھا جاویگی ست گورو مہاراج خاموش ہوگئے جب تھوڑی دیر اور گذری تو چھوٹے بیٹے مہاراج لکھمی داس سے کہا اُنھون نے یہ جواب دیا

کہ مہاراج آپ کے لڑکے ہوکر مردہ جانور اُٹھاتے اچھے لگینگے ذرا تامل فرمایئے کوئی سکھ آتا ہی اُٹھوا دیا جاویگا یہ سُنکر میری طرف ست گورو مہاراج نے دیکھا اور فرمایا کہ بچا انگد یہ چوہی مری ہوئی پڑی ہی پیر کی انگلی سے اُسکو پھینکدو مین نے اُسی وقت اُٹھا کر پھینکدی اُسوقت ماتا سُبھکھی سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو یہ پرایا ٹبر ہی اور اپنے لڑکے یہ مین سچ ہی کہ جسکو کرتار دیوے وہی لیوے میرا کیا اختیار ہی۔

پھر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ایک دن مین بھی حاضر تھا اور بھائی بُڈھے بھی حاضر تھے آدھی رات کے وقت مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو بھائی بُڈھے کتنی رات ہی بھائی بُڈھے نے دیکھکر کہا کہ ست گورو مہاراج آدھی رات ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہین صرف پہر رات باقی ہی غرضکہ تین دفعہ اِسطرح کے بچن ہوئے یعنے بھائی بُڈھے کہتے تھے کہ آدھی رات ہی اور ست گورو مہاراج فرماتے تھے کہ صرف پہر رات باقی ہی اسوقت بھائی بُڈھے کے دل مین کسیقدر یہ بات بھی سمائی ہوئی تھی کہ ست گورو مہاراج کی سیوا مین بہت کرتا ہون لیکن انگد سے ست گورو مہاراج بہت خوش ہین ایسے بھرم کے دور کرنے کے واسطے ست گورو مہاراج نے یہ بات دریافت کی تھی جب کہ تین مرتبہ بُڈھے سے ست گورو مہاراج نے دریافت کیا اور اُنھون نے وہی جواب دیا تب میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا مین نے بھی اُٹھکر دیکھا اور آکر عرض کیا کہ حضور آدھی رات ہی آپ نے پھر فرمایا کہ پھر دیکھو آدھی رات نہین ہی بلکہ پہر رات باقی ہی جب مین نے یہ سُنا تب مین نے عرض کیا کہ حضور مین بھول گیا بیشک پہر رات باقی ہی میرا قصور معاف کیا جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ انگد کی سیوا بہت محبت کے ساتھ ہی۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے گورو انگد جی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۹

ایک دن ست گورو مہاراج کرتارپور مین رات کے وقت بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بچا انگد دیکھو دن ہی کہ رات مین نے عرض کیا کہ حضور آپ کی بنائی ہوئی رات ہی یہ سُنکر آپ نے فرمایا کہ رات نہین دن ہی مین نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے مہاراج مین بھول گیا تھا رات نہین بلکہ دن ہی ہی یہ سُنکر آپ نے فرمایا کہ اگر دن ہی تو ہماری چادر باہر سے لیجاکر دھولاؤ چنانچہ مین بموجب حکم ست گورو مہاراج کے چادر لیکر باہر دھونے چلا گیا جب کہ مین بستی کے باہر پہونچا تو دیکھا کہ برابر دن ہی اور دھوپ بھی نکلی ہی غرضکہ جب ست گورو مہاراج کی چادر دھوکے مین واپس آیا تو پھر اُسی طرح رات ہی پائی یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر مین نے متھا ٹیکا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پورکھان دن ہی کہ رات مین نے عرض کیا کہ اے سچے پاتشاہ دن اور رات سب آپ کے ہاتھ مین ہی اور سب آپ کے حکم کے فرمانبردار ہین جو چاہے کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے انگد تم نہال ہوگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے گورو انگد جی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۲۰

ایک وقت مین کاتک سودی پورنماشی کو ست گورو مہاراج کے درشنون کے واسطے سنگت بہت سی اکٹھا ہوئی سب کا شمار پانچہزار

آدمی کا تھا سب لوگون نے ست گورو مہاراج کے درشن کیے اتفاق سے اُسوقت ایسی بارش ہوئی کہ دن اور رات پانی برستا رہا تین دن تک بارش بند نہ ہوئی تمام خلقت حیران و پریشان بلکہ محتاج نان تھی لنگر کی دیگ بھی تیار نہ ہوئی کسی کو کچھ کھانا نہ ملا تیسرے روز بادل ہٹا اُسوقت ست گورو مہاراج کے سمکھ حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ تمام سنگت بھوکی ہے ہم لوگونکو تین دن بھوکے ہوے ہو گیا کہ نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا اب پرشادی ملنا چاہیے اور اسقدر آدمیون کے واسطے ایسی جلدی پرشادی بھی تیار نہین ہو سکتی ہے اسلیے اے سچے بادشاہ آپ ہی کچھ کرپا کرین ست گورو مہاراج نے سنگت کی بنتی سنکر مہاراج سری چندجی صاحب سے ارشاد فرمایا کہ بیٹا تم جاکر باہر کیکر یعنے ببول کے درخت کھڑے ہین انکو ہلاکر سب سنگت کو انکی خواہش کے موافق بھوجن اور مٹھائی کھلا دو یہ سنکر مہاراج سری چندجی نے جواب دیا کہ اے مہاراج مین نہین جا سکتا اور ایسا ہو بھی نہین سکتا کہ کیکر کے درخت مین بھوجن اور مٹھائی ہو یہ سنکر بابا لکھمی داس جی سے ارشاد ہوا کہ تم جاؤ چنانچہ لکھمی داس جی نے بھی جواب دیا اور ستگورو مہاراج کا بچن نہ مانا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مجھکو نہایت دلجوئی سے ارشاد فرمایا کہ تو بھی جا سنگت کے باہر جو کیکر کے درخت ہین انکو ہلاؤ اور ہلاکر سب سنگت کو بھوجن چکھاؤ یہ سنکر فوراً مین اٹھا اور باہر آکر سنگت کو بلایا اور خود کیکر پر چڑھکر ہلا دیا پس ہلانے کے ساتھ ہی چھتیس ۳۶ پرکار کی مٹھائیان گرین چنانچہ سب سنگت کے لوگ چھک چھک کر آنند ہوے اُسوقت سب سنگت میرے ساتھ ہوکر ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور آکر متھا ٹیکا اور چرن بندنا کی اُسوقت دینا ناتھ ست گورو مہاراج بہت خوش ہوے اور مجھسے فرمایا کہ لہنا کہان نہال ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ جو سنگت ہے تیری ہی یہ فرماکر سب سنگت کی جو منوکامنا تھی سب کی پوری کی اور سب کو رخصت کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے میری جوت مین جوت ملا کر آنند کیا سنگت کے لوگ متھا ٹیک کر دھن دھن کہتے ہوے اپنے گھر گئے۔

ایک دن ست گورو مہاراج کرتارپور مین چلے جاتے تھے ایک بڑا گندہ نالا تھا اُسوقت ست گورو مہاراج کے ہاتھ مین ایک کٹورا تھا اُس کٹورے کو اُس گندہ نالہ مین پھینکدیا تمام شہر کا پانی اُسی گندہ نالہ سے بہتا تھا اتفاق وقت سے دونون صاحبزادہ ہمراہ تھے ست گورو مہاراج نے سری چندجی صاحب کو حکم دیا کہ بیٹا کٹورا نکال لاؤ یہ سنکر سری چندجی نے جواب دیا کہ اے مہاراج ایسے کٹورا کے واسطے ایسے گندہ نالے مین مین تو نہین جاتا ہون اور کٹورے گھر مین بہت ہین اسکی کیا حقیقت ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے چھوٹے صاحبزادہ کو حکم دیا تو اُنھون نے کہا کہ کسی آدمی کو بلاکر نکلوائے لیتے ہین آپ جس کام کے واسطے چلے ہین وہ کام کیجیے نکلوا کر لاتا ہون بعد اسکے ست گورو مہاراج نے میری طرف دیکھا ست گورو مہاراج کے اشارے کے ساتھ ہی فوراً اُسی گندہ نالہ مین غوطہ لگایا اور وہ کٹورا نکال لایا اور سر سے پیر تک تمام کیچڑ اور بودہ مین ڈوب گیا مجھکو اس حالت مین دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہ اے لہنا تجھکو لینا اور مجھکو دینا۔

بعد اسکے گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ سنو بھائی بالے ہمارے ساتھ اسطرح پر ہوا ہے جیسا کہ مین نے تم سے کہا ہے یہ جواب

اسکے بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور جو بچن فرماتے ہین بہت سچ ہین۔

پھر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے یہ ست گورو مہاراج کی کتھا ہے اسکو جو شخص سُنے گا خواہ سنائے گا اور یقین مانے گا اسکے تمام اوگن اور پاپ دور ہو جاوینگے اور وہ بلا کسی مزاحمت کے سچی درگاہ مین چلا جاویگا جس جگہ ست گورو مہاراج ہین

وہان جا پہونچیگا اور سنسار مین جو خواہش کریگا اُسکی کل منو کامنا ست گورو مہاراج پوری کرینگے یہ سُنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور آپ مین اور ست گورو مہاراج مین ذرا بھی بھرم اور بھید نہین ہے یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے ست گورو مہاراج تو کرن کارن تھے اور ہم تو اُنکے بنائے ہوے ہین اور پہلاد - دھرو - دتاتریہ - راجہ جنک وغیرہ سے پورن بھگتی ست گورو مہاراج کی نرنکار کے حضور مین ہوئی ہے بعد اسکے گورو انگد جی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اے بھائی بالے جس دن نرنکار ایک نرنکار ساری سرشٹ کو یقین کریگا یہ سب نرنکار کی جوت مین ملجاوینگے اور جو لوگ سکھ نہین ہوے یا سنگت مین نہین جاتے ہین وہ گویا کسی کے ساتھ نہین ہین یقین جانو کہ انکا کوئی والی و وارث نہین ہے اور نرمل سکھ وہی ہین کہ جو بجز گورو کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور نرمل گورو وہ ہین جو سکھون سے نذر نہین لیتے اے بھائی بالے یاد رکھو کہ جو گورو ہو کر لین دین ہو یا روالے کا دھان کھاتا ہے وہ گورو بھی ملین ہوجاتا ہے اور سکھ ملین وہ ہے کہ جو گورو کے بچن پر نہین چلتا ہے اے بھائی بالے یہ ست گورو مہاراج کا بچن ہے اور یہ بات ست گورو مہاراج نے کرتار سے پائی ہے ورنہ اچھے اچھے گورودون کے دل نذرین دیکھکر بدل جاتے ہین ثابت قدم رہنا بہت سخت مشکل ہے بعد اسکے فرمایا کہ اے بھائی بالے تمھارے اوپر کرتار کی بڑی مہربانی ہے -

بھائی بالے نے عرض کیا کہ گورو مہاراج آپ ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کی کتھا سنائیے یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کے وقت بھائی بڈھے موجود تھے مجھکو تو ست گورو مہاراج نے بمقام (کھڈور) بھیجدیا تھا یہ سُنکر بھائی بالے نے بھائی بڈھے سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ اچھا بھائی بالے جو مجھکو معلوم ہے وہ کہتا ہون سنو -

بھائی بڈھے کہتے ہین کہ ایک دن پتا کالو رام جی نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ بیٹا نانک جی ہم سے پتروں نے خواب مین کہا ہے کہ تم بیکنٹھ دھام کو چلو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو وہین رہیئے یہ سُنکر کالو رام جی نے کہا کہ تمھاری کرپا سے اس جسم سے ہم علحدہ ہین پیدا ہونا اور مرنا جسم کا دھرم ہے لیکن ہم صرف گواہ ہین اب تو تمھارے درشن کی خواہش ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر اب آپ بیکنٹھ دھام کو چلیے ہم بھی آتے ہین -

بعد اسکے کالو رام جی نے اپنا کل اسباب مع تمام جائداد کے نصف دونون بیٹون کو دیدیا اور بقیہ نصف پُن کردیا اور راوی ندی کے کنارے بیٹھکر پدم آسن پون دسوین دوارے چڑھاکر برھمانڈ توڑکر بیکنٹھ دھام کو تشریف لے گئے اور ست گورو مہاراج نے اچارج کو بلاکر اسکو پارچہ اور زیور دیکر بید ریت اور کل ریت اور دیس حال کے موافق اپنے پتا کا سب کام کیا اور کڑاہ پرشاد برتایا تیرہ ۱۳ دن بعد ماتا ترپتا نے بھی اپنا جسم اسیطرح ندی کے کنارے بیٹھکر تیاگ کیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے ماتا کا بھی داغ دیکر کریا کرم دھرم سب بید ریت اور کل ریت اور دیس حال کے موافق کیا اور بہت کچھ دان پُن کیا اور آٹھ پہر کیرتن ہوتی رہی سب سنگت والے من بانچھت پھل پاکر اپنے اپنے گھرون کو گئے

بعد اسکے ست گورو مہاراج سب سکھون کو (ست نام) کا اپدیش کیا کرتے تھے اور کرتار پور مین ایک درخت پیپل کا تھا وہان پر ست گورو مہاراج کا دربار ہوا کرتا تھا اُسوقت ست گورو مہاراج ایک چارپائی پر آپ تشریف رکھتے تھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین ایک شخص (دکلی) نامے خدمتگار تھا اکثر گوؤن کے واسطے گھاس وغیرہ وہی لاتا تھا اور دودھ اور گھی وغیرہ کا کام بھی وہی کرتا تھا

ایک دن خدمتگار مذکور جنگل کو گھاس کے واسطے جاتا تھا وہان دیکھا کہ تین۳ جوگیشر بیٹھے ہین اُن لوگون نے خدمتگار مذکور کو بُلا کر کہا کہ ای کملیا یہ مٹی کا ڈھیلا ہمارا پیغام ست گورو مہاراج کو پہونچادے بجواب اسکے اُسنے کہا بہت اچھا جب گھاس لے کر جاؤنگا آپ کا پیغام بھی لیتا جاؤنگا یہ سُنکر منجملہ اُن تین۳ جوگیشرون کے ایک صاحب نے اُٹھکر کملی خدمتگار مذکور کا ایک مٹھی گھاس کاٹکر بھر دیا اور کہا کہ اب جسقدر گھاس لیا چاہتا ہی لے چنانچہ خدمتگار مذکور نے گھاس کا بوجھا باندھ لیا اور وہ مٹی کا ڈھیلا بھی لے لیا اور گھر گیا ست گورو مہاراج نے اُسکو دیکھکر فرمایا کہ ای کملیا آج تو تو بہت جلد آگیا کیا کہین سے گھاس چورا لایا ہی یہ چورائی ہوئی گھاس ہماری گووؤن کو نہ دینا یہ سُنکر خدمتگار مذکور نے جواب دیا کہ ای ست گورو مہاراج مین نے کسی کی گھاس نہین چورائی ہان ایک بات یہ البتہ ہوئی ہی کہ آج جنگل مین تین جوگیشر ملے تھے اور اُنھون نے ایک پیغام آپ کو دیا ہی اور کہا ہی کہ یہ مٹی کا ڈھیلا ہی ہمارا پیغام ہی ست گورو مہاراج کو دیدینا اور گھاس کی یہ کیفیت ہوئی ہی کہ اُنھین جوگیشرون مین سے ایک نے مجھکو کاٹ دیا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا تو پیغام آیا ہی ست گورو مہاراج نے تین دفعہ یہی بچن فرمایا بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ کملیا سادھارن کو بلالاؤ اور اُس سے یہ بھی کہدینا کہ بہت جلد آوے اُس زمانہ مین ست گورو مہاراج اُسی سادھارن کے یہان بھوجن پاتے تھے اور کپڑا وغیرہ بھی اُسی کے یہان پہنتے تھے یہ سُنکر کملیا مذکور سادھارن کے یہان گیا اور اُس سے کہا کہ تم کو ست گورو مہاراج نے بلایا ہی سادھارن نے جواب دیا کہ مین بھوجن کر رہا ہون چلتا ہون غرضکہ کملیا سادھارن کو ساتھ لے کر آیا سادھارن نے آکر ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اسوقت حضور نے مجھکو بہت جلدی کے ساتھ طلب فرمایا ہی کیا حکم ہی یہ سُنکر آپ نے فرمایا کہ ای سادھارن اسوقت کملیا درگاہ کے چلنے کا پیغام لایا ہی اب تو میرے ساتھ چل یہ فرماکر اور سادھارن کو اپنے ساتھ لے کر بستی کے باہر تشریف لے گئے جس جگہ پر ست گورو مہاراج کا کھیت آٹھ بگھہ کا تھا اُس کھیت مین جاکر آپ نے فرمایا کہ ای سادھارن یہ مقام کیسا ہی سادھارن نے جواب دیا کہ حضور بہت اچھا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سادھارن ہمارے لیے لکڑی نہین رکھنا لیکن یہ بات کسی سے نہ کہنا بعد اسکے ست گورو مہاراج مکان پر تشریف لائے اور سادھارن کو حکم دیا کہ ہماری چادر دھولا چنانچہ سادھارن مذکور ست گورو مہاراج کی چادر دھولایا حکم ہوا کہ کوٹھے پر چھوڑ آ پھر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ سادھارن یہ مکان بہت اچھی طرح سے لیپ دپوت دے چنانچہ سادھارن نے بہت جلد مکان لیپ دپوت کر صاف کر دیا اور سادھارن مذکور (جپ جی صاحب) کا پاٹھ کرتا رہا جسوقت سادھارن مذکور نے مکان صاف کر لیا اُسوقت ست گورو مہاراج کے چرنون مین آکر متھا ٹیکا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سادھارن مکان بہت اچھی طرح سے لیپا دپوتا ہی سادھارن نے عرض کیا کہ حضور چلکر دیکھ لیوین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے خود جاکر دیکھا اور بہت خوش ہوے اُسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے نکلا کہ نہال سکھ نہال۔

بعد اسکے بھائی بوڑھے پھر بھائی بالے سے کہتے ہین کہ ای بھائی بالے ایک دن ست گورو مہاراج کرتار پور کے دھرم سالہ مین بیٹھے تھے اور اپنے من مین بچار کیا کہ اب سچ کھنڈ مین سری نرنکار کے چرن کمل مین چلنا چاہیے ادھر ست گورو مہاراج کے دھیان مین یہ بات آئی اُدھر سری ٹھاکر جی گھٹ گھٹ کے انترجامی بھگت وچھل اور بھگت کے آدھین اور بھگت کے مان رکھنے والے سچ کھنڈ مین سینا لگائے ہوے بیٹھے تھے اور بھگت لوگ اپنے اپنے مقامون پر دست بستہ کھڑے تھے اتنے مین سری ٹھاکر جی

نرنکار سے فرمایا کہ نانک بھگت مرت لوک سے میرے استھان کو آیا چاہتا ہی یہ بات سنکر سب بھگتون نے عرض کیا کہ ای مہاراج نانک جی آپ کے بڑے بھگت ہین پس جیسی آنکی اچھا ہووے کرنا چاہیے اتنے مین سری نرنکار نے اپنے سیوکون کو کہ جو خاص سیوک تھے فرمایا کہ نانک بھگت کو بڑی عزت اور آبروے ست کار کے ساتھ میرے حضور لاؤ یہ سنکر نرنکار کے بیچ سیوک ست گورو مہاراج کے پاس آکر حاضر ہوے اور ہاتھ جوڑکر ان سیوکون نے ارداس کی کہ ای ست گورو مہاراج جو آپ کے دل مین خواہش ہوئی ہی کہ مین بیچ کھنڈ مین جاؤن اسیلیے سری ٹھاکر جی کا حکم ہوا ہی کہ نانک بھگت کو بیچ کھنڈ مین لے آؤ اسیلیے ہم لوگ حاضر ہوے ہین اور بیچ کھنڈ مین آپ کے رہنے کے واسطے مندر سجائے گئے ہین حکم ہوا ہی کہ نانک بھگت خود آکر دیکھ جاوین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سواے ٹھاکر جی کے میرا اور کون ہی اور انتر کا جاننے والا میرا سواے نرنکار کے دوسرا کوئی نہین اسیلیے نرنکار کے بلہار جاتا ہون یہ کہکر ست گورو مہاراج بیچ کھنڈ کو تشریف لے گئے اور سری ٹھاکر جی کے چرنون پر متھا ٹیکا اور ہاتھ جوڑکر کھڑے ہوگئے سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ای نانک جی تم میرے پرم بھگت ہو راضی اور خوشی ہو ای نانک جی تمہارے من مین یہان آنے کی خواہش ہوئی ہی اسیلیے تمکو بلایا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ ای غریب نواز مین بلہار جاؤن سواے آپ کے اور میرا کون ہی مین محض ناچیز ہون سب کچھ آپ کے ہاتھ مین ہی جو تیری مرضی ہی وہی اچھا ہی یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای نانک جی تم انگد جی کو اچھی طرح سمجھا دینا کہ سنسار کو میرے پاس لاوے جو تیری بانی کو سنکر سمجھے گا اور کما دیگا اسکا مین بھلا کرونگا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج پھر مرت لوک مین تشریف لائے اور گورو انگد جی صاحب کو سب باتین سمجھائین اور پانچ پیسہ اور ناریل اور گوڑ ریوڑی سری انگد جی صاحب کے آگے رکھکر ست گورو مہاراج نے خود متھا ٹیکا بعد اسکے گورو انگد جی صاحب نے ستگورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ای غریب نواز جی آپ کارن دکرن ہین اور آپ نے مجھکو متھا ٹیکا اسیلیے مین کوڑھی ہو جاؤنگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای انگد تو اپنے سروپ کو پہچان یہ جسم تیرا اور میرا پنچ تت کا بنا ہوا ہی تجھ مین اور مجھ مین جو جوتی کلا ہی جسطرح کہ سورج سب جگہ پرکاش کرتا ہی ویسے ہی آتما سب سریرون مین ایک ہی اور تو سمجھ کیونکہ سب گیان کا جاننے والا ہی اور اچار جیون کی یہ ریت ہی کہ گورو سکھ کا بھاؤ رکھتے آئے ہین اب تمہارے منہ سے یہ بات جو نکلی ہی وہ بھی پوری ہونی چاہیے اسوجہ سے بیشک کچھ روگ تمہارے چرنون مین رہیگا اور وہ پرمیشر کو یاد کرادیگا جو سمجھ گیان کی تمکو پراپت ہوئی ہی اسوجہ سے ہمنے متھا ٹیکا ہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی کو اپنے گلے سے لگایا اور اپنے سنگھاسن پر انکو بٹھایا اور سب سنگت سے کہا کہ انکے آگے متھا ٹیکو اور انکو اب ہمارا ہی روپ جاننا بعد اسکے لڑکون کو بلا بھیجا لیکن ان لوگون نے آنے مین دیر کی اتنے مین پھر ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی سے فرمایا کہ بچا اب تم کھنڈور مین جاکر قیام کرو ورنہ تم سے لوگ فساد کرینگے یہ سنکر گورو انگد جی نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ کے بیچ کھنڈ مین جانے کے وقت مجھکو درشن ہونگے اس بارے مین جیسا ارشاد ہو تو مین حاضر ہون بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مین تمہاری ہی طرف ہوکر بیچ کھنڈ کو جاؤنگا پار برہم کی اگیا اسطرح پر ہی مجھکو حضور مین بلایا ہی تم پرتھوی کو پرمیشر کے نام پر لگانا سری ٹھاکر جی کی اگیا سے یہ کام کیا ہی اور تم اسطرح پر کرنا یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے کچھ دیر تک بیراگ یعنے رنج کیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے بہت جلد سنتوکھ کر دیا اور فرمایا کہ گوپریان

نام کتاب	قیمت
تلسی کرت رامائن خوشتر۔ اُردو منظوم از منشی جگناتھ خوشتر یہ انتخاب رامائن تلسی کرت ساتون کانڈ کا شاعرانہ نہایت فصیح ہے۔	۱۲ر۶
برج بلاس۔ بخط فارسی زبان بھاکھا مولفہ برجباسی لال۔	۱۰ر
آتما بودھ۔ از منشی میوا لال تخلص عاجز سب انسپکٹر پولیس۔	۶ پائی
ترجمہ بھونر گیت۔ از سور ساگر بزبان بھاشا مترجمہ منشی نتھو لال بھارگو کاغذ حنائی۔	۶ر
رامائن اسور کرت۔ مترجمہ منشی نتھو لال بھارگو۔	۳ر
مخزن برہم گیان مسمی بہ آئینہ مذہب ہنود از لالہ بیدیال سنگھ۔	۴ر۶
ست نام بہار بندرابن۔ مصنفہ رائے بندرابن جی۔	۱۲ر
ترجمہ پوتھی جاتکا بھرن مترجمہ لالہ جی گوپال عرضی نویس۔	۱ر۶
گیتا مہاتم و گنیش چوتھ۔ از منشی رام سہائے تمنا۔	۱ر
مہابھارت منظوم۔ از منشی طوطا رام شایان۔	۹ر۶
گور بیواہ منظوم۔ از منشی رام سہائے تمنا لکھنوی۔	۳ پائی
سدا مان چرتر منظوم۔ فارسی و اُردو	

نام کتاب	قیمت
باتصویر از منشی جگناتھ سہائے۔	۹ پائی
رام گیتا منظوم۔ از منشی میوا لال تخلص بہ عاجز۔	۶ پائی
کتھا نرسنگھ اوتار و بمن رکھیشر اوتار مرتبہ منشی نتھو لال بھارگو۔	۶ پائی
پرہلاد چرتر مسمی بہ رتن پنج ادھیائی مترجمہ لالہ نبی دھر مطبوعہ غیر	۶ پائی
جانکی بجے منظوم۔ از منشی شنکر دیال فرحت۔	۶ پائی
سیتا سوئمبر منظوم از بابو گوبند نرائن	۲ر
کتھا ست نارائن مسمی بہ مثنوی دافع عذاب از منشی جوالا شنکر تخلص امیر	۶ پائی
کتھا ست نارائن منظوم از جگناتھ سہائے	۹ پائی
ایضاً حسب مراتب بالا۔	۶ پائی
گیان چوسر عجیب و غریب کھیل۔ گیان مین۔ کاغذ حنائی۔	۶ پائی پ
اور خریداران صدی کے لیے۔	عہ پ
کیرت ساگر۔ مولفہ منشی لالجی کایستھ	۵ر
اننت کتھا۔ باتصویر از منشی رام سہل تخلص مبارک۔	۳ پائی
پرہلاد چرتر۔ منظوم مترجمہ لالہ گردھاری لال کھتری۔	۱ر
ترجمہ سودامان چرتر منظوم مسمی بہ منظوم فرخ از منشی گردھاری لال کایستھ۔	۶ پائی
گجندر موکش۔ منظوم از منشی جگناتھ خوشتر۔	۶ پائی

نام کتاب	قیمت
ست نام بھاشا۔ از منشی جگیان	۳ پائی
شکت چالیسی۔ از منشی شنکر دیال فرحت۔	۳ پائی
امان پت و گیجے۔ از منشی لالجی مل سوانح عمری سری پنڈت امان پتہ تیواری اجودھیا نواسی۔	۱ر۶
مجموعہ بدھان۔ یعنی مدن مکھ چپٹیکا شامل بھوجن کرات۔ گرو کرن نت کرم بھرتری شک وغیرہ از منشی لالجی۔	۳ر۶
دیوی چرتر مع قصائد مدحیہ جانکی چرتر و پرہلاد چرتر از لالہ مہابلی پرشاد۔	۱ر
گیا مہاتم۔ مترجمہ منشی لالجی۔	۱ر۶
پوتھی موکش گیان۔ از جگو پال۔	۶ پائی
ہنومان چالیسا۔ منظوم مصنفہ بابو رام پرشاد لال صاحب۔	۳ پائی
ہنومان چالیسا۔ منظوم از منشی رام سہائے تمنا۔	۲ پائی
رام لیلا۔ منظوم باتصویر از منشی رام سہائے تمنا۔	۲ر۶
بشن لیلا منظوم باتصویر حسب مراتب بالا	۱ر۶
خیالات ماتادین جسمین خیال لاونی برہم گیان عجیب و غریب مرقوم ہین۔ مصنفہ لالہ ماتادین کایستھ لکھنوی۔	۶ر
لاونی بنارسی۔ از کاشی گر بنارسی برم ہنس جی۔	۳ر۶

نام کتاب	قیمت
سائین کے سوخیال معروف بہ چمنستان خیالات کو مجموعۂ خیال لاؤنی وٹھری وغیرہ از منشی گینڈا لال حصہ اول۔	عہ
ایضاً حصہ دوم حسب صراحت بالا	۵ر
سائین کے سوخیال حصہ اول و ۲ حسب مراتب مذکورۂ بالا۔	۱۰ر
مجموعۂ صفات انسانی۔ از منشی لالجی مل قوم کایستھ۔	ار ۲ ۹
کلمات دین۔ برہمو سماج۔	ار ۲ ۹
طریقت عبادت۔ برہمو سماج۔	ار
کایست دھرم درپن۔ در اظہار برن و فرائض ذاتی کایستان ترجمۂ منشی لالجی کاکوروی۔	۵ر
کاشف دقائق مذہب ہنود مصنفہ حکیم لکھن لال۔	ار
ہتوا پدیش۔ از منشی لالجی کاکوروی	۸ر
لنگ پوران بھاشا حرف بحرف ترجمہ ناگری بخط فارسی ترجمۂ منشی سوامیدیال	عہر ب
بھگت مال مع فرہنگ از منشی تلسی رام	۱۲ر ب
جوگ رتن مصنفہ سری مہنت ست گورسرن داس جی۔	۲ر ۶ ۹
پوتھی گیان پرکاش۔ اردو مصنفہ منشی گلزاری لال صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر ملک روہیلکھنڈ۔	۲ر ۶ ۹
رکمنی منگل۔ اردو منظوم منشی چھیدی لال	ار ۶ ۹

نام کتاب	قیمت
نرسی لیلا اردو نظم مصنفہ منشی چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	ار
بارہ گھڑی ہست اوپدیش اردو نظم مصنفہ منشی چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	۳ پائی
بارہ گھڑی بروزن بارہ گھڑی۔ دت لالجی صاحب اردو نظم مصنفہ منشی چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	۶ پائی
بارہ گھڑی بخلاصۂ رامائن۔ اردو نظم مصنفہ چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	۳ پائی
جانکی نبجے۔ اردو نظم مصنفہ منشی چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	۶ پائی
سرون کتھا۔ اردو نظم۔ مصنفہ منشی چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	۳ پائی
دھرو لیلا۔ اردو نظم۔ مصنفہ منشی چھیدی لال صاحب کایستھ بھٹناگر۔	ار
فارسی کتب متعلقۂ مذہب ہنود	
رامائن مسیحی مصنفہ شاعر یکتا المتخلص بہ مسیح جو کہ نور الدین جہانگیر بادشاہ کے عہد میں تصنیف ہوئی عجب رتبہ کی کتاب ہے	۱۲ر ب
سفرنگ ست سئی ملقب بہ خیابان عشق ترجمۂ جوشی آنندی لال صاحب شرما تحصیلدار پرگنہ چھمن گڑھ راج الور بزبان فارسی و ریختہ منتخب دوہائے بہاری ست سئی۔	۱۰ر

نام کتاب	قیمت
مہابھارت۔ مصنفہ فیضی۔	
۱ آدی پرب۔	۶ر ب
۲ سبھا پرب۔	[illegible]
۳ بن پرب۔	[illegible]
۴ براٹ پرب۔	۲ر ب
۵ ادیوک پرب۔	۱۲ر ب
۶ بھیشم پرب۔	۳ر ب
۷ درون پرب	۵ر ب
۸ کرن پرب۔	۱۰ر ب
۹ شل و سوپتک استری پرب	۳ر ب
امر پرکاش رامائن۔ از منشی امر سنگھ بعبارت سلیس و لطیف۔	۱۴ار
مجموعۂ بیداشت سار۔ چار رسالہ ۱ مشارق المعرفۃ خلاصۂ جوگ بششٹ ۲ رسالۂ اطوار در حل اسرار ۳ رسالۂ رام گیتا۔ ۴ مثنوی چندربھان۔	۲ر
رامائن بالمیکی۔ منظوم از منشی امانت رائے معروف۔	عہ
برجبلاس مسمیٰ بمظہر حسن اعلیٰ کاغذ سفید۔	۵ر
نرگستان۔ ترجمۂ رامائن از استاد مرزا بیدل۔	۳ر ۶ ۹
پربودھ چندرودے ناٹک از بنوالی جی۔	۳ر
راماسمید مسمیٰ بہ جہان نما مفرح از لکھن لال	۵ب